بعون صناع مکین و مکان و فضل خلاق زمین و زمان

بفضلہ تعالی کتاب فیض انتساب شرح معمای نظم و نثر کتاب شبستان الموسوم

چراغ ایمان

۱۳۰۶

شمع شبستان

باہتمام بابو منوہر لال بھارگو سپرنٹنڈنٹ

مطبع منشی نولکشور لکھنؤ میں مرتبہ طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رکھ خامہ سجدے مین سر اپنا
جان و زبان و کان و لب سے
کیسا ہی قدوس و منزہ
عالم ظاہر و غیب وہی ہے
دونون عالم کی پھلواری
مہرسے اُسکے گلخن گلشن
عرش برین سے فرش زمین تک
وہ بھی قدرِ وزنِ سوزن
دو عالم کے ہین جو بانی
آئینۂ رحمت شانِ رافت
مہر سلیمان زیر نگین تھی
کسکے ہوے ہین تابعِ فرمان

کہہ سبحان رب الاعلےٰ
حمد اُسیکی جسکی نہو مطلع
اللہ اللہ اللہ اللہ
ارض و سما و نجم و ستارے
اُسکے قلم کی ہی گلکاری
دیکھو تو نمرود کی آتش
ساری خلقت آن و این تک
نور کو اپنے اُسنے بانٹا
ثانی اوّل خود لاثانی
حضرت احمدؐ سرورِ عالم
اُنکی مہر وہ باتمکین تھی
کسکو خلد سے مرکب آیا

حمد کر اُسکی حمد ادب سے
مطلع مقطع سب ہوا قطع
بے نقص و بے عیب وہی ہی
دو حرفون سے ہوگئے سارے
قہر سے اُسکے گلشن گلخن
باغ ارم شداد کی نازش
ہی اُسکے ہی نور سے روشن
اُسکے قابل اُنکو چھانٹا
حسن مطلع مطلع وحدت
صلے اللہ علیہ وسلم
حور و جنت غلمان رضوان
کسکو رفرف رفرف لایا

کسکے رکاب مین روح اعظم
پار کھا تھا منت رکھکر
کسکو کلام خاص سنایا
ہین یہ فضل احمد کی مدہین
صدیقؓ و فاروقؓ و عثمانؓ
ہر اک مین ایک ایک سے افضل
سایۂ حق کے سایہ تھے یہ
جنکا نہ تھا کوئی ہم پایہ
آل کا جسنے دامن پکڑا
سایہ سایہ جنت جائے
زہراؓ پارہ اُنکے جگر کی
پہونچے اونپر تا بقیامت

تھے دم کس سے بیکس بیدم
کسکو ندا تھی یہ بے نیتی
کسکو جمال پاک دکھایا
جیسے چار ملک ہین مقرب
حیدرؓ صفدر شیر یزدان
ایک تھے باہم آب و گل مین
کیسے عالی پایہ تھے یہ
فرماتے با صد خوشحالی
دامن ترکا پھر کیا جھگڑا
وہ حضرت حسنینؓ و زہراؓ
اور حسنینؓ آنکھونکی پتلی
اور توابع اشرف و ارفع

کسکی کفش نے عرش کے سر پر
اُدن منی اُدن منی
شور اُٹھا بس چارون حد مین
آپکے چار اصحابؓ مہذب
چار فضایل چار مفضل
آب و گل کیا جان و دل مین
پایہ انھون نے اُنسے پایا
اللہ اللہ فی اصحابی
سایہ سے انکے سایہ پائے
ہر اعلے سے اعلے اعلے
حق کا سلام و درود و رحمت
رضی اللہ عنہم اجمع

اب بعد اسکے کہتا ہی یہ ناچیز بے تمیز ذرہ نشان عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان ساکن جہانگیرآباد عرف پیلی بھیت کہ یہ کتاب عالی نصاب یعنی شبستان نکات جو آیندہ شروع ہوتی ہی مع متن و شرح کے ایسی عجیب و غریب کتاب قابل پسند مشکل پسندون کے ہی جسکی تعریف و توصیف حد بیان سے باہر ہی بس جو کوئی اِسکو بنظر غور و شوق دیکھے گا وہی دیکھیگا جو کچھ دیکھیگا لیکن بسبب نزاکت نکتون اور باریکی مضمون کے ہر کسی کی سمجھ سے دور تھی بقول حضرت نظامی رح شعر اگر نخل خرما نباشد بلند ٭ زتاراج ہر طفل یا بدگزند : اکثر لوگ اسکی حسن و خوبی کیا معنی نام سے بھی واقف نہین اور یہ مثل مشک خطاے بخطا اور نافہ چین عنبر آگین کے غلاف کتاب مین نہان اور پنہان لہذا مین نے چاہا کہ بوے خوش اِسکی منتشر ہووے اور مشام جہان کا معطر ہو بس سنہ ١٣٠٦ ہجری مقدسہ مین شرح اُسکی اُردو مین لکھی اور حتی الامکان نکات اور معمات اُسکے آسان کیے بعد ختم حسب الطلب مطبع منشی نولکشور صاحب اودھ اخبار لکھنؤ کو بھیجی اس سبب سے کہ وہان دو کتابین میری اور بھی یعنی شرح سکندر نامہ اُردو اور شرح قصائد عرفی

اُردو چھپ چکی تھین چنانچہ ۹ نومبر ۸۹ء کو بعد رجسٹری بسبیل ڈاک مین نے ابلاغ کی اور ۲۵ نومبر ۸۹ء کو رسید کتاب کی مطبع موصوفہ سے میرے پاس آئی کہ معہ رسید رجسٹری میرے پاس موجود اب انتظار طبع مین اتنا عرصہ گذرا نطبع ہوتی ہی نہ مطبع سے کچھ جواب اتنا ہی بار ہا خط بھیجے معلوم ہوتا ہی کہ یا تو کسی نے چورالی یا اور کسی صورت سے تلف ہو گئی غرض میری اس تطویل لاطایل سے ایک اشتباہ ہی کہ مبادا اُس کتاب کو میری کسی زمانہ مین کوئی اپنے نام سے جاری کرے کہ وہ میری ہی ہو گی اور وہ شخص میرا سارق چاہیے پیرایۂ فارسی مین کیون نہ بدل دے القصہ پھر مین نے اسکو تازہ کیا اور دوبارہ لکھا تا با وصف ایسی خوبیون بے اندازہ کے پردۂ خفا مین مخفی و متواری نہ ہے اور مشہور و پر آوازہ ہو جاے اگرچہ میری یہ مجال نہین کہ دعوی اسکی شرح نویسی کا زبان پر لاؤن ع بال خفاش کجا چشمہ خورشید کجا تاہم بحکم محکم ما لا یدرک کلہ لا یترک کلہ رطب و یابس جو کچھ ممکن ہوا اسی کو اچھا جانا کہ جہل اشیٔ سے علم شے اچھا ہوتا ہی اور جو یہ کتاب فیض انصاب اسرار دین و ایمان اور پند و نصایح مین زیادہ ہی اور سنہ ۱۳۰۶ھ مین ختم ہو گئی تھی لہذا تاریخ اسکی اور نیز نام اسکا وہی پہلا چراغ ایمان مقرر کیا گیا رباعی ہون خاک ہوا ے سر نشینی کیسی + نقش کف پا کو اوج بینی کیسی + خود خامہ ہی میرا حسن اصلاح طلب + پھر کیسی کسی کی خورده چینی کیسی + بعد الحاح اصلاح خیر و صلاح اسطایۂ فلاح و نجاح کی اس ترتیب و تہذیب پر سمجھی کہ اول نکتہ متن کا ہو پھر لغات متن من بعد معنے ترکیبی نثر و نظم بعد اسکے معنے مہماے نثر و نظم پھر محسنات کلام پھر اختلاف راے جو میرا اور شارح سابق کا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان شعر

سبق غیر خوانده میخوانم	عون حق را معین میدانم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نکتہ حمد خدائرا کہ چشمۂ میم حمدش دریائیست درحد کمال کرم و دائرہ میم نعمتش سفرہ الیست
در نعت نوال قدم شعر عین نعم چشمہ الیست در نم دریاے او ؛ میم درم حلقہ الیست بردر آلاے او ف
اللغات حمد ستودن وستایش اصطلاحًا تعریف خاص خداے تعالیٰ کی تعریف حمد کے معنی لغت
مین یہ کہ ثنا کرنا کسی کی کسیکی خوبیون اختیاری پر اسکی تعظیم جتانیکو جیسے کہین زید خوشنویس
ہی اور اصطلاح مین وہ فعل کہ خبر دے تعظیم منعم سے خواہ بزبان ہو خواہ بدل خواہ بدست
اور مدح ثنا کرنا اُس خوبی کے ساتھ جو اختیاری نہو جیسے کہین زید حسین ہی اور نہایت
ذہین بعض کے نزدیک دونون مرادف ہین بلا شرط اختیاری و غیر اختیاری کے حد بالفتح
والتشدید حائل میان دو چیز و نہایت و کنارہ ہر چیز کمال تمام اور تمام ہونا کرم بفتحتین جوانمردی
و مردی و عزیزی و بزرگواری اور بخشندہ ہونا دائرہ بکسر ہمزہ خط گرد دگردش زمانہ و نام سازو
حلقہ مجلس نعمت دسترس و مال و روزی و ناز و آسایش نعت بالفتح تعریف اور وصف کرنا
لیکن استعمال اسکا مطلق ثناے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین ہی اور اسم فاعل
اور اسم مفعول کے معنے مین اور نیز صفت مشبہ کے بھی آتا ہی آلاء بالمد نعمتہا جمع آل بالفتح

معنے ترکیبی نثر یعنے حمد خاص اُس خداوند تبارک و تعالی کو سزاوار ہی جسکی میم حمد کا چشمہ ایک دریا ہی کہ حدِّ کمال کرم مین واقع ہوا یعنے جو شخص اُسکی حمد و ثنا سے تر زبان ہوتا ہی کمال کرم کی حد کو پہونچتا ہی میم کو چشمہ بنظر مدور چشمہ وار لکھے جانے کے کہا ہی جیسا کہ خط نسخ مین لکھتے ہین اور وہ خدا ایسا منعم حقیقی ہی کہ ادنی دائرہ اُسکی میم نعمت کا ایک سفرہ ہی جو نعت نوال قدم مین بچھا ہوا ہی یعنے نعمتین اُسکی صفت بخشش قدم کے ساتھ موصوف ہین کہ ظاہر و باطن ہمیشہ ہمیشہ سب پر جاری و ساری ہین **شعر** ادیم زمین سفرۂ عام اوست + برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست **معنے ترکیبی شعر** یعنے عین نعم کا ایک چشمہ ہی اُسکے دریا کی نم مین اور میم درم کا ایک حلقہ ہی اُسکی نعمتون کے دروازے پر یعنے جتنی نعمتین جو سمجھی جاتی ہین اُسکی دریاے نعمت کے نم کے مقابل مین سب ایک ادنی چشمہ ہین اور درم و دینار کہ یہ بھی منجملہ نعم کے ہین اُسیکے نعمت خانہ کے دروازہ کے ایک حلقہ ہین جنکے مثل حلقہ در کی کچھ پرسش ہی نہین **معنے معماے نثر** حمد کا اول آخر حد ہی اور کرم کی حد میم جب یہ میم حد مین چشمہ بنے گا حمد ہوجائیگا نعمت کا اول آخر نعت ہی میم نوال قدم کا آنیسے نعمت حاصل ہوگا **معنے معماے شعر** نعم کے نون میم لینے سے نم ہوتا ہی اور نم مین عین لانے سے نعم درم کا جزاول در ہی اور در کا حلقہ جب میم بنیگا درم ہوجائیگا **محسنات کلام** حرف میم کیا ہی خوب واقع ہوا کہ لفظ تم اسمین موجود ہی اور جو با کو اوپر کی میم کے ساتھ قلب کرین تب بھی یم ہی مناسب چشمہ اور دریا کے ایسی ہی کمال مین نعط ما بمعنے آب عین کے لفظ مین ابہام عین چشمہ نم دریا سب مناسب یک دیگر۔

نکتہ کاف شکرش بندہ را حاجب ست درمیان شر و اندیشۂ شر کش رائے باطلیست در قلب شک **شعر** تا عدم با عین صنع رحمت او دم زدہ + شکر انعامش بناے شرک را برہم زدہ **اللغات** شکر بالضم سپاس و ثنا کرنا منعم کا بسبب حصول نعمت کے چنانچہ تعریف شکر کی یہ ہی کہ وہ ایک فعل ہی کہ دلالت کرے تعظیم منعم پر بسبب اُسکے انعام کے چاہے وہ فعل زبان سے ہو چاہے دل سے چاہے ہاتھ پانون سے حاجب بکسر جیم دربان و پردہ دار و چوبدار قلب بالفتح اُلٹا اور لوٹا ہوا اور دل اور میان ہر چیز صنع بالضم

پیدا کرنا اور کام کرنا اور نیکی کرنا کسی پر دم زدن سخن گفتن معنے ترکیبی نثر مصرع کہتے ہین شکر
مین جو کاف ہی یہ بندہ کے اور شر کے درمیان مین ایک حاجب ہی یعنے دربان کہ اُسکو ہر شر
و بدی سے بچائے رہتا ہی اور جو اُسکے ساتھ شرک کرتا ہی اور کسی کو اُسکا شریک ٹھہراتا ہی
یہ رائے اور اندیشہ اُسکا محض باطل ہی جو اُسکے شک کے قلب مین پیدا ہوا ہی کہ اُسکی
وحدانیت اور مالک مطلق ہونیکا خاص الخاص یقین نہین رکھتا معنے ترکیبی شعر
یعنے جب سے وہ اپنی رحمت عام سے عدم کو اس عین صنع کے ساتھ جیسے کہ ظاہر مین ظہور
مین لایا ہی اور نیستی نے اس خوبی کے ساتھ ہستی سے دم مارا ہی اُسی وقت سے اُسکے شکر
نے بناے شرک کو لوٹ پوٹ کر دیا ہی اور وہی قابل اس شکر گزاری کے ہی کہ ہمکو اور
ہر شی کو اُسنے ہمارے واسطے پیدا کیا جیسے کہ فوائد اُنکے ظاہر ہماری ذات پہ مترتب ہو رہے
ہین دوسرے کو یہ قدرت کہان شعر بازان منت ہستی نہ آمد + کہ ہست او نیست را
ہستی دہ آمد + معنے معماے نثر لفظ شر کے درمیان مین اگر کاف حاجب بنے گا شکر ہو جائیگا
شرک کے اول آخر سے شک حاصل ہوتا ہی اور جب راے باطل شک اسکا قلب بنے گی
شرک ہو جائیگا معنے معماے شعر عدم مین لفظ دم کا موجود جب عین اسکے ساتھ لگائی جائیگی
عدم ہوگا شرک کہ شین را کاف سے بنا ہی جب یہ بنا اسکے برہم ہوگی شکر ہو جائے گا
محسنات کلام شکر مین کاف کو حاجب کہنا کیسا لطف ہی کہ دو آدمیون کے درمیان
مین ہوتا ہی ایسے ہی عدم اور دم زدہ کہ دونون مین لفظ دم کا ہی اور عین صنع کہ عین اُسمین
ہی بھی اور نیز وہ معنی جو مقصود ہین اور سوا اُنکے فتامل -

نکتہ ہاے ہوے ہویت لاہوتش دردل لات ہوا فگندہ و جیم جلوہاے جال و جلال جبروتش
از درون جبت رونمودہ قطعہ ہر کہ در تشنگی مزرع آمال نیافت + از غمام کرمش آب عنایت
غم دید + شین شمن از رحمت عامش من برد + صاد چشم صنم از گریہ خوفش نم دید +

اللغات نکتہ سخن پاکیزہ کہ پوشیدہ ہو جو ہر کوئی اُسکو نجانے اور نقطہ کے معنے مین بھی
ہی ہو بواو معروف خوف و اسم ذات باری تعالی ہویت بضم اول و کسر واو و یاے مشدد
مفتوح مرتبہ وحدت و ذات باری تعالی و لاہوت لاہوت عالم ذات آلہی کہ سالک کو

ص برعکس یعنے عکس برعکس مستوی ۱۲

اس مقام مین فنا فی اللہ حاصل ہوتی ہی بقول بعض لاہوت اصل مین لاہوا لاہو
ہی اورحرف تا زائد موافق قاعدہ عرب کے ہی کہ جو کلمات مغلق بولتے ہین کچھ حذف کرتے ہین
کچھ بڑھا دیتے ہین تو نامحرم اُسکی حقیقت سے محروم رہین لبس لاہو نفی ہی یعنے طائفہ افراد سے
کسی کو تجلی صفات کی نہین ہی مگر تجلی ذات حق لبس ہو اسم ذات ہی اور صحیح یہ ہی کہ لاہوت اصل
لغت مین مصدر ہی فعلوت کے وزن پر لاہ سے کہ اصل لفظ اللہ کی ہی ماخوذ لیہ سے بمعنی پوشیدن
و در پردہ رفتن جیسے رغبوت و رحموت لات بت کہ حضرت شعیبؑ کی قوم اُسکو پوجتی تھی جبروت
بفتحتین عظمت و بزرگی و تکبر اور عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی و مرتبہ وحدت کہ حقیقت
محمدیؐ ہی متعلق بمرتبہ صفات اور ملکوت بفتحتین پادشاہی و پروردگاری و تصرف و عالم
فرشتگان و عالم معنی یعنی عالم ارواح بقول بعض ملکوت عالم عبادت فرشتگان کہ بے قصور
و بے فتور حاصل ہونا سوت عالم اجسام جو دنیا ہی مجازاً شریعت و عبادت ظاہری ہی جبت
بالکسر بت و کاہن و ساحر و سحر اور سوا خدا کے جسکی پوجا کرین آمال جمع امل اُمید غمام بفتح ابر و
سحاب شین بالفتح زشتی و عیب ضد زین شمن بفتحتین بُت پرست من بفتح و تشدید نون
نعمت دنیا و ترنجبین و گز انگبین اور جو رطوبت شیرین کہ بعض درختون پر جم جاتی ہی مثل بیدانجبین
اور شیر خشت اور وہ ترنجبین جو قوم موسیٰ پر برسی تھی معنے ترکیبی شعر یعنے ذات اُسکی کہ لاہوت
ہی اور ہویت اُسکی ظاہر کہ سوا اُسکے کوئی نہین ہی اِس ہو کی ہا نے لات کے دل مین کہ
مراد غیر خدا سے ہی ہو رکھا ہی کہ جب لاہوت کو دیکھے تو جانے اور ڈرے کہ اُسکے سوا کوئی
نہین ہی وہی ہی غیر کوئی چیز نہین اور جیم جلوہ و ن اُسکے سفات جلال و جمال جبروت
کا کہ عالم عظمت و جلال اسماے صفات الٰہی اور حقیقت محمدی کا ہی درون جبت سے رونما ہو
رہا ہی کہ جبت کوئی شی نہین ہی سارے جلوے جلالی و جمالی اُسی کی ذات پاک صفات
کے ہین معنے ترکیبی قطعہ جسنے مزرعہ آمال کا بویا اور اُمیدین لگائین اگر اُسکی بے پروائی
نے اُسکی تشنگی و آرزومندی پر نظر نہ کرکے غمام کرم یعنے ابر کرم کی آب عنایت سے
آبیاری نہ کی تو اُسنے محروم ہو کر غم دیکھا جو محرومی کو لازم ہی اور رحمت عام ایسی کہ شین
شمن یعنے بت پرست ہا و حذف شین و زشتی کے س و احسان لے گیا اور صاد چشم صنم نے

اُسکے گریہ خوف سے نم دیکھا اُس شعر مین یہ دونون مضمون بنظر من شمن اور نم صنم کے بظاہر لکھے ہین
اور بحقیقت یہ ہی کہ مقبول مردود کرنا اُسی کے اختیار مین ہی یفعل اللہ ما یشاء و یختار **معنے**
معماے نثر لاہوت کے اول آخر لات ہی اور لات کے دل مین ہو ڈالنے سے
لاہوت ہو جائیگا ایسے ہی جبروت مین لفظ جبت کا ہی جب جبت کے درونسے لفظ رو ظاہر ہوگا جبروت
حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** غمام مین لفظ ما بمعنی آب کے ہی اگر یہ نہوگا غم رہیگا شین کے
کے ساتھ شمن مین من موجود صنم مین صاد چشم ہی اور اس چشم سے نم لگا ہو اظاہر **محسنات**
کلام ہاے ہو ہویت لاہوت لات ایسے ہی جیم جلوہ جمال جلال جبروت جبت اور شین شین
شمن اور صاد صنم نم سب لفظ ایسے ہین کہ سر ہر یک کا ایک ہی سے حرف ہین شین شین تجنیس تام
اور سوال کے۔

نکتہ۔ از عین عقل تا نون نفس دیباچہ آیت عنایت اوست و از پشت افلاک تا روے تختہ خاک
شطری از حدود مملکت او **قطعہ** چرخ را بر خاک رخ در ساحت اوج جلالش + ماہ را بر چہرہ آب
از چشمہ ہاے بہاش + بیند از روے ریایش کاف و باے سرنگون + ہر کہ آرد کبر ہر حرف ندا
کبریایش + **اللغات** عقل بالفتح دانش امدوہ ایک قوت ہی جس سے انسان تمیز دقایق
اشیا کا کرتا ہی حکما کے اصطلاح مین ایک فرشتہ ہی دس فرشتون سے جو انکے نزدیک معین
ہین نفس بالفتح جان و روح و حقیقت شی اور ہستی اہل تصوف کے نزدیک وہ تین قسم ہی
ایک امارہ بدی کا حکم کرنے والا دوسرا لوامہ کہ بدی کرکے آپکو نہایت ملامت بھی کرے تیسرے
مطمئنہ کہ صفات ذمیمہ سے پاک ہوکے قرب الٰہی سے اطمینان پایا ہوا ہی بعض کے نزدیک
چار ہین ایک ملہمہ اور ہی جس سے ارادت مختلفہ دل مین گذرتے ہین دیباچہ بیاے مجہول
و جیم فارسی ایک قسم کپڑا ابریشمین اور خطبہ کتاب بعض کے نزدیک بیاے معروف و جیم
عربی عربی لفظ ہی بمعنی چہرہ و روے و رخسار خطبہ کتاب کو اس سبب سے کہتے ہین کہ بمنزلہ رو کے
کتاب کے ہی شطر بالفتح نصفے ہر شی و پارہ چیزے و جانب و طرف جلا بالفتح وطن سے نکالدینا
و بالکسر سرمہ اور ایک سرمہ مخصوص اور زنگ پاک کرنا و روشن کرنا بہا بالفتح روشے
کبریا بالکسر بزرگی کب بالفتح خوار کرنا ہلاک کرنا مُنھ کے بل گرانا **معنے ترکیبی نثر** مصرعہ

کہتے ہین کہ حیوانات مین عین عقل سے نون نفس تک یعنے ذوی العقول وغیر ذوی العقول
یہ سب اُسکی آیت عنایت کے ایک دیباچہ ہین یعنے ادنی جزآور پشت افلاک سے روے تختہ
خاک تک کہ تمامی ماسوا اسیمین ہی یہ جملہ اُسکی مملکت عظمی کے ایک جانب اور ایک گوشہ ہی
اے قلیل و اندک **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے چرخ جو خمیدہ ہو رہا ہی اُسکے میدان جلا کی خاک پر
اپنا رُخ رکھے ہوے اور کیسا جلا پا کے مجلا و مصفا ہوا ہی کہ آٹھون آسمان کے تلرے دکھاتا ہی اور ماہ
کے چہرہ پر جو آب ہی اور نور و تاب اُسی کے چشمہ بہا سے ہی اور اُسی کی روشنی سے روشن آور
جو کوئی اُسکی ندائے کبریائی پر کبرلائیگا تو کاف و با سے جو کب بمعنے سرنگون کے ہی اور روے
ریا سے کبر دیکھیگا **معنے معماے نثر** عین عقل اور نون نفس اور آیت عنایت تینون کے
جمع ہونے سے عنایت ہوتا ہی پشت افلاک کے تا ہی اور روے خاک خا اور حد مملکتہ کی تہ کہ
مجموع سب کا تختہ ہوا **معنے معماے قطعہ** چرخ کے لفظ مین لفظ رُخ موجود جسکے اوج پر جیم جلا کا
جو حرف جیم فارسی ہی رکھا ہوا ہی اور ماہ کے چہرہ پر جو ہا ہی مدور لفظ مار کھا ہوا ہی کہ بمعنی آب
کے ہی کبریا مین حرف یا موجود اور کاف و بے سے کب ہوا اور کب سے جب را ریا کی لگائی
جائیگی کبر ہوگا اور یہ کبر جب ندا کے یا پر لایا جائیگا کبریا ہوگا -
نکتہ عرش را بنیاد بر آب از آنست کہ چشم بر رش عین عطاے او نہادہ و کرسی را شی پایہ از آن
دست دادہ کہ سایہ کرم بے پایان او بر سرش اُفتادہ **مثنوی** عرش را رائیست از نور ش
مجیب + عش او زینا و عظیم ست و غیب + داغ شوقش داد و کرسی را نسق + ذات او سرگشتہ
بین در داغ حق + **اللغات** عرش بالفتح عرش حق تعالی کہتے ہین کہ یا قوت سرخ سے ہی
کہ نور خداے تعالے سے روشن ہی و تخت و سقف خانہ رش بالفتح فارسی مین ایک قسم
جامہ ابریشمی و بازو و تبشدید شین ٹپکنا آب و اشک کا اور چھڑکاؤ اور باران اندک
عین بالفتح آفتاب و چشمہ و ابر و دینار سرخ و زر و مہتر و برگزیدہ و ذات شی کرسی بالضم
تخت کوچک و فلک ہشتم و کرسی خط برابر ہونا خط کا و کرسی مکان بلندی مکان دست
دادن میسر ہونا بیعت کرنا مجید بزرگوار و گرامی عش بالضم آشیانہ مرغ جو شاخ درخت
پر لکڑیون کا ہو اور جو دیوار مین ہو اُسکو وکر کہتے ہین اور جو زمین مین ہو اُسکو افحوص و

اوجی رغید بفتح خوش عیش و نعمت نسق بفتحتین روش اور دستور و ترتیب دینا **معنے ترکیبی نثر** مصر فرماتے ہین کہ عرش اعظم کی بنیاد پانے پر جیسا کہ فرمایا ہو وکان عرشہ علی الماء اس بنا پر ہی کہ عرش نے آنکھ اپنی اُسکے باران ابر عین عطا پر لگائی ہی اور کرسی کو جو فلک ہشتم ہی سارے ثوابت و اشکال اسی پر واقع ہین پائے جو ہاتھ آئے یہ سبب ہی کہ اُسکے کرم بے پایان نے سایہ اپنا اُسکے سر پر ڈالا ہی اس سبب سے اُسکو یہ فضل ہوا ورنہ تخت و کرسی کے چار پائے ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** عرش کی رائے جو اُسکے نور پاک سے بزرگ و گرامی ہو رہی ہی یعنے اُسی کی مہر و محبت مین مشغوف ہی اسی سبب سے عش اُسکا یعنے آشیانہ بزرگ و عظیم ہی اور خاطر خواہ حسب مرضی اور حسب خوشی رکھا ہوا اور کرسی نے جو اُسکے عشق مین داغ شوق کا کھایا ہی اُس داغ نے اُسکی ترتیب و روش کو درست کر دیا اور اپنے داغ مین سرگشتہ فرمایا **معنے معماے نثر** عرش مین ظاہر عین عطا کی رش پر رکھے ہوے ہی کرسی مین لفظ سی موجود اور کرم بے پایان کر جب کرسی پر سایہ ڈالیگا کرسی حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** عرش کا اول آخر عش ہی جب رائے نور الٰہی کی اسمین داخل ہو کے عرش ہو جائیگا کرسی کے اول آخر کیے ہی یعنے داغ رہا رے اور سین یہ مقلوب کرنے سے سر ہوتا ہی جو اُسی کی مین کشتہ ہو رہا ہی بس کرسی مین کے اور سر دو معنے نکالے ہین اور سر کے ساتھ کشتہ کہ رے و شین کشتہ یعنے مقلوب ہوتا ہی **محسنات کلام** اب رش عین عطا کرم اور اُسکے ساتھ بے پایان اور کرسی اور سی اور سواے اسکے اور سب صنایع سے خالی نہین ہین ۔

نکتہ برق قہر ش لامعیست کہ عالمی بہم بر زدہ اوست و حبل المتین طاعتش رشتہ ایست کہ فرشتہ سر افگندہ اوست **قطعہ** ہر کو بزیر قاف بلا شد اسیر قہر + کردہ بردی جانب انعام او رہاست + نام فرشتہ از تہ فرش عبادتش + چون آفتاب بر سر ما ہم سر سماست + **اللغات** لامع روشن و درخشان حبل المتین بمعنے رسن استوار و اکثر مراد قرآن مجید سے ہوتی ہی رشتہ تار و سلک مروارید و رسن فرشتہ بکسر تین اصل مین فرستہ تہا بسین حطہ مفعول فرستادن سے پھر سین حطہ کو شین معجمہ سے بدل کیا اور یہ ترجمہ ملک کا ہی الوکہ سے بمعنے فرستادن انعام بالکسر نعمت دینا اور ناز ک کرنا اور زیادہ ہونا بالفتح جمع نعم

رہا بکفتح خلاص یافتہ فرش بالفتح بساط کردن افگندن انداختن کشیدن کے ساتھ مستعمل ہوتا ہی ما
بمعنے آب سما بمعنے آسمان اور سما ماخوذ سمو سے ہی کہ بمعنے بلند یکے ہی علم نجوم مین علامت
آفتاب کی سین ہی کہ حرف آخر اُسکا ہی **معنے ترکیبی** نثر مصنف فرماتے ہین کہ برق اُسکے قہر
کی ایک روشنی اور لامع ہی جسکا ایک عالم برہم اور لوٹ پوٹ کیا ہوا ہی اور رسی مضبوط
اُسکی بندگی وطاعت کی ایک رشتہ ہی کہ فرشتہ جس سے سرافگندہ ہی یعنے گردن نہادہ یا حیران شدہ
یا بسبب قصور وکوتاہی کے پشیمان **معنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی قاف بلا کے نیچے دب کر اسیر
اُسکے قہر کا ہوا یعنے اُسکے قہر وغضب کے سبب سے کسی بلا مین پڑ گیا اگر اُس حال مین اُسکے
انعام واحسان کی طرف راہ لے گیا اور شاکی نہوا اور یہ خیال کیا کہ کیسی کیسی اور نعمتین عطا کی ہین
اگر ایک بلا ہی تو ہی بس فوراً اُس بلا سے وہ رہا ہی کچھ قہر اُسپر نہین رہتا ایسا حلیم ورحیم ہی
اور فرشتہ کا نام اگرچہ فرش عبادت کی تہ مین چھپا ہوا تھا اور وہ عبادت ہی کے واسطے
مخلوق ہوا ہی لیکن آفتاب کی طرح ہمارے سر پر بھی ہی اور سما کے سر پر بھی ایسا اُستی فرش
کی پڑی چنیر کو اُسنے علو وعروج بخشا ہی **معنے معمائے** نثر لامع کو برہم کرنے سے عالم ہوتا ہی
فرشتہ کا سر فا ہی افگندہ کرنے سے رشتہ رہیگا **معنے معمائے قطعہ** ہر کے لفظ پر جو قاف آئیگا
قہر ہوگا رہ کا لفظ جو انعام کیطرف راہ لیجائے گا الف ضم ہونے سے رہا ہو جائے گا فرشتہ مین
فرش اور تہ دونون موجود آفتاب سر آب پر ظاہر کہ جزا خیر اُسکا ہی اور اول آخر آفتاب سے
بھی آب حاصل ہوتا ہی سما مین سین علامت آفتاب کی ہی اور وہ لفظ ما پر واقع **محسنات**
کلام سوائے صنایع دیگر کے بر سر ما اور ہم سر سما کیسا لطف باریک ہی کہ آفتاب ہمارے
سر پر بھی ہی اور آسمان کے سر پر بھی اور دونون مین بر سر آب ہی جو لفظ ما ہی —
نکتہ بنائے دلکشائے سما از حروف اسم اور فیع ست وفضائے ارض از ترکیب رضائے
او وسیع **مثنوی** الف اسم او ست بر سر سم + تیغ افسونگر سموم ستم + شرفہ سین اسم او والا ست
وز شرف آفتاب در دل ماست + الف آمد زبان و دندان سین + میم نیز از دہان نمونہ ببین +
چون بود اسم او ادات بیان + سخنے جز باسم او نتوان + **اللغات** رفیع شریف وبلند وبلند
آواز رضا بکسر خوشنودی وبفتح ومد خوشنود ہونا اور راضی قضائے الٰہی پر ہونا وسیع فراخ

بے

ونام آب شرفہ بالضم کنگرہ شرف بفتحتین بزرگی وشرف آفتاب ادات آلہ حصول کسی چیز کا اور
ہتھیار کاریگرون کے اور اصطلاح علمی مین حروف کہ اسم وفعل کے مقابلہ مین ہی معنے
ترکیبی نثر معنے یہ کہ بنا دلکشا سما یعنے آسمان کے جو پیش نظر ہی اُسکے نام پاک کی بدولت
رفیع وبلند ہی اسواسطے کہ حروف اُسکے اسم کے سما مین شامل ہین اور فضا زمین کا جو
اسقدر وسیع وفسیح ہی جیسا کہ دیکھتے ہو اُسی کی ترکیب رضاے وسیع ہو رہا ہی چنانچہ ارض
مین اُسکے رضا داخل معنے ترکیبی مثنوی یعنے الف اُسکے نام کا سر ستم پر واقع
ہوا گویا ایک اشارہ اس بات کا ہی کہ یہ الف تیغ ہی واسطے قطع فسو نگری سموم ستم
کے یعنے ستم کا محافظ اور رکھونے والا ہی اور جو اسمین سین ہی یہ ایک بڑا شرفہ بلند ہی اور محل شرف
آفتاب ہمارے دل کا کہ اس شرفہ مین اُسکو شرف ہوتا ہی اور مخفی نرہے کہ لفظ اسم مین الف
تو مثل زبان کے ہی اور سین ایسا جیسے دندان اور میم جو اسم مین ہی وہ نمونہ وہان کا بس ہرگاہ
کہ ثابت ہوا اسم اُسکا ادات یعنے آلہ بیان سے ہی تو ضرور ہی کہ سوا اُسکے نام کے کوئی سخن ہی
منھ سے نہ نکالے ورنہ وضع شی کی غیر محل مین ہوگی معنے معماے نثر سما کی بنا یعنے آخر مین
الف واقع ہوا ہی جب اسکو رفیع کرینگے اسم ہوگا اور ارض کی ترکیب مین رضا موجود مرکب
ہی معنے معماے مثنوی سم پر تیغ الف کے آنے سے اسم حاصل ہوتا ہی سین اسم کو
شرفہ بلحاظ دندانہ دار ہونے کے کہا ہی اسم کا سین آفتاب ہی اسلیے کہ علامات تنجیم مین
سین علامت آفتاب کی ہی اور سین کے ادھر الف ہی ادھر میم جسکا دل یعنے قلب ما ہوا
موافق اُس ایما کے جو دل ما کہا ہی الف زبان اور سین دندان اور میم دہان کے جمع کرنیسے
بھی اسم حاصل ہوتا ہی محسنات کلام سما اسم سموم ستم اور نیز اسم سب مین سین شرفہ
شرف آفتاب اور بنا و فضا وسیع و رفیع مناسب یکدیگر۔

نکتہ خیاط صنعش اطلس فلک را اس ور جیب و دامن گرفتہ تا طل بکیرا انش را نو شیدہ
وفیاض مہرش چشمہ آفتاب را آب از پیرامن نمودہ تا تف دلش را پوشیدہ رباعی تا یافتہ
شق شوقش از پیرامن + شق کردہ شفق بمہر جیب و دامن + خم شد سر و پاے خاتم چرخ کہن +
تا گشت نگین او ز مہرش روشن + اللغات خیاط بفتح و تشدید یا درزی و بکسر و تخفیف

سوزن و نیز رشتہ صنع کاریگری اور پیدا کرنا اور کسی سے نیکی کرنا اطلس بالفتح درم بے سکہ اور
بے نقش اور جامہ ابریشمی سادہ اور سطح مقعر فلک نہم یعنے اُسکی گہرائیکی جگہ جسکی سطح محدب
کو عرش کہتے ہین کہ مثل درم بے نقش کے کواکب سے سادہ ہی فلک بفتحتین آسمان و چرخ
ریحان و معظم و کرداز ہر چیز و موج بحر و ریگ تودہ گرد و مادہ زمین گرد و بلند بر آمدہ و آب
متموج آس بہر سہ حرکت و مشہور بضم و تشدید بنیاد و اصل ہر چیز جیب بالفتح سینہ و دل
و گریبان پیراہن و بالکسر نام شام کے دو قلعون کا طل بفتح و تشدید لام باران نرم و تری
شبنم رطل بالفتح آدہ سیر و بکسر ہیز و مرد سست و جوان نحیف و پیمانہ شراب بقدر آدہ سیر
و مطلق پیمانہ شراب عطل بضم و ضمتین مرد بے زر و بے مال و بے ادب و کمان بنزہ و مرد
بے سلاح و زن بے پیرایہ و اسپ و شتر بیداغ بفتحتین بزرگ جثہ ہونا اور بیزار ہونا
عورت کا و شخص و قامت و گردن اور خوشہ خرما کران بفتح کنار و انتہائے ہر چیز فیاض
جوئے پر آب و جوانمرد و بسیار بخشش و آب بسیار جو اطراف سے بہ چلے تہر بالکسر محبت
و آفتاب و نام ماہ کاتک جو شمسی ہی آفتاب معروف اور دھوپ اور شراب اور حلقہ تار
و قرص خورشید پیراہن بیائے مجہول و ضم میم مخفف و بالفتح بر وزن پیراہن گرداگرد کسی چیز کا
تف بالفتح بخار و گرمی و بالضم آب دہن دل معروف و مجازاً قلب یعنے لوٹنا شق بالکسر و التشدید
ٹکڑا کسی چیز کا اور کرانہ کوہ و برادر و دوست و بالفتح شگاف و شگافتن اور کسی پر کام مشکل
پڑجانا شفق معروف سرخی صبح و شام خاتم بفتح تا و کسر نیز انگشتر مگر فتحہ مختار ہی اور یہ وزن فاعل کے
بمعنی ما یفعل بہ کے ہی جیسے خاتم بمعنی ما یختم بہ یعنے جس سے مہر کی جاتی ہی چرخ ہر گول چیز
اور کمہارون کا چاک اور چرخ چاہ اور آسمان اور ہر گھومنے والی شی و دامن قبا وغیرہ اور کپڑا
ابریشمی جسکو اطلس چرخی کہتے ہین اور کمان سخت و رقص و گریبان پیراہن معنے ترکیبی خضر
یعنے خیاط صنعت الٰہی نے اطلس فلک کے جیب و دامن مین کہ مراد اُسکے سراپا سے ہی
ایک ٹانکا اور لگایا جو عبارت اُسکی شدت استحکام سے ہی بموجب وَبَنَيۡنَا فَوۡقَكُمۡ سَبۡعًا
شِدَادًا تو طل بیکران بے نہایت اُسکا پیا اور سیراب ہوا یعنے کمال عزت و عظمت پائے
اور چشمہ آفتاب جو کمال تف و حرارت عشق کی اپنے دل مین رکھتا تھا اس سبب سے

اُسکی فیاض مہر نے گرد آفتاب کے اب ظاہر کیا تو تف دل کو چھپایا اور بجھایا **معنے ترکیبی رباعی**
جب سے شفق نے شق یعنے ٹکڑا جو مراد اقل سے ہی اُسکے شوق کا اپنے گرد مین پایا ہی بسبب
استیلاے شوق وبیصبری کے جیب ودامن کو چاک کیا جیسے کہ عادت عشاق شوریدہ سر
کی ہی اور جب خاتم چرخ کہن کا سر وپا اُسکی طاعت مین خم ہوا جیسی کہ صورت خاتم
کی ہوتی ہی اور حال کہن سالون کا تب اُسکی مہر سے نگینہ اُسکا روشن ہوا اور نگین خاتم
چرخ کا آفتاب جس سے سارے نگین عالم کے پرآب ورنگ ہین **معنے معماے نثر**
اطلس کے جیب ودامن یعنے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی اور جو اطلس کو بیکران گرد
کہ وہ کنارے الف اور سین ہین تو طل نکلتا ہی آفتاب کے گرداب ہی یعنے اول الف
اور آخر با جس سے آب پیدا ہوتا ہی تف کا دل یعنے قلب فت جب فت کو آب مین
لائینگے آفتاب ہوجائیگا **معنے معماے رباعی** شفق کے گرد سے شق حاصل ہوتا ہی
اور ایسے ہی شوق سے سراپا خاتم کا خا و میم جس سے خم ہوا اور جو تا کشت کہا ہی اس
سے ایما قلب تا کا ہی جو ات ہوا جب ات کو خم مین لائینگے خاتم ہوجائیگا **محسنات شعر** خیاط
واطلس اور جیب ودامن اور فلک ونیز خیاط بکسر وتخفیف بمعنی رشتہ وسوزن ومہر وچشمہ
وآفتاب وآب وفیاض وتف باہم مناسبات آور شق بکسر وشق بالفتح تجنیس تام ایسے ہی
مہر اور مہر وا ورشوق اور شق اور شق او شفق سب کے اول آخر شین وقاف آئے ہی خم وخاتم
سر کلمہ خا اور خا اور تا کہ حروف تہجی سے بھی ہین اور نگین وروشن سب حسن کلام سے
ہین اور تا کشت کس خوبی کے ساتھ ہی **الاختلاف** شرح مین بجاے طل کے رطل وعطل
بھی دو نسخے لکھے ہین کہ بیکران کرنے سے طل رہتے ہین ظاہر کہ مصرح نے ایک لفظ تجویز
کیا ہوگا پھر خاص وہ لفظ مصر کا یعنے اطلس جسمین سے طل نکالا ہی چھوڑ کے اور لفظون
کی طرف جانا خلاف راہ مصر کے ہی اور یون تو اکثر لفظ ایسے ملینگے جو بیکران کرنے
سے طل رہ جائینگے جیسے سطل اور بطل ور علے ہذا اور جب ہر طرح لفظ طل مقصود ہی
اور وہ مصر کے لفظ مین موجود تو اس تحصیل حاصل للطایل سے کیا نتیجہ دوسرے
شارح نے لکھا ہی کہ آفتاب مین ایک آب نصف ہی یعنے لفظ الف اول کا اور دوسرا

آب پورا جو بعد تا کے ہی اور اسکی تاویل یہ کہ کرہ آب کا اوپر کی کل زمین پر محیط نہین ہے
ربع مسکون کھلی ہی اور نیچے کی کل زمین پر محیط ہی وہ پورا آب ہی اول تو صرف الف بمعنی
آب کے کیسے سمجھا جاے دوسرے مصرنے آب از پیرامن کہا ہی جس سے وہی اول
کا الف اور آخر کی با سمجھی جاتی ہی ورنہ دو آب کہتے بلکہ اس معلوم ہوتا ہی کہ آخر آفتاب
مین جو آب حاصل ہوتا ہی اشارات معما کی رو سے اُسپر مصر کی نظر نہین ہی اگرچہ صنعت
سے خالی نہین اور لفظ پیرامن پر اکتفا کیا کہ اِدھر اُدھر سے گھیرے ہوے ہی اور موافق
ایما مصر کے بھی بس بہتر یہی ع قدم در حد خویش باید نہاد +
نکتہ فلک دوار را جاذبہ مہر انور او در چرخ آوردہ دریاب کہ چون فلک را در چرخ آورند
کلف شود یعنی دلوع و شغف بو دو کوکب سیار چون سپر مکوکب بر قبہ زرنگار ہدف آثار
اقدار او ست بنگر کہ چون نجم را بگردانند مجن شود قطعہ کوئیست دل کو کب گردیدہ نہان
در کب + تا ساختہ گردانش چوگان قضاے او + شد دامن اختر تر بر روے سما چون دیدہ
دندانہ سین سبزہ بر آب عطاے او + اللغات دوار بروزن غفار بہت پھرنیوالا
اور گھومنے والا جاذبہ تاثیر و کشش اور ایک قوت ہی اعضا مین کہ مفید و مناسب
کو جذب کرتی ہی در چرخ آوردن رقص مین لانا اور گھومانا کلف بالفتح حریص و شیفتہ ہونا
و بفتحتین چھائین و لوع حریص اور حریص ہونا شغف بالفتح شدت محبت و بفتحتین پردہ دل
تک پہونچنا محبت کا اور لپٹنا کسی چیز کا کسی چیز کو اور شیفتہ کرنا کوکب ستارہ روشن
و بزرگ ہر چیز مکوکب بضم میم و بر دو کاف عربی ستارہ دار کی ہوئی کوئی چیز اور جسمین
چاندی سونے کی کیلین لگی ہون قبہ بنائے گرد جیسے گنبد اور مثل اسکے جیسے قبہ سپر
اور قبہ عماری کبھی اس سے مراد ہوتی ہی چتر اور خیمہ اور کنگرہ اور کلس سے و قبہ سپر معرب
کبہ قباب اسکی جمع آثار جمع اثر بفتحتین نشان و نشان زخم و سنت رسول صلی اللہ
علیہ وسلم اور کوئی کام شروع کرنا اور ارادہ کرنا اقدار جمع قدر بالفتح و فتحتین اندازہ
خدا و حق ہر بندہ مراد ف تقدیر و حکم الٰہی کلی مجمل مجن بکسر میم و فتح جیم و تشدید نون
سپر کب بالفتح والتشدید مُنھ کے بل گرنا اور گولہ ریسمان کا بنانا تر حرف التفضیل بمعنی صاف

وآبدار وتازہ وپاکیزہ جیسے گوہر تر واختر تر وبوسہ تر اور سوا اسکے سما آسمان وسقف خانہ وسائبان وابر وباران سبزہ اسپ وگیاہ ونام اسپ معنے ترکیبی نثر یعنے فلک دوار کہ ہر وقت گردش اور چکر مین ہی اُسیکی تاثیر وکشش مہر ومحبت انوار نے اسکو اس چرخ مین ڈالا ہی قد قال اسکا یہ کہ جب فلک کو چرخ مین لاتے ہین یعنے گھماتے ہین تو کلف ہوتا ہی جسکے معنے شدت محبت کے ہین اور شغف کے جو محبت پردہ دل تک پہونچی ہوئی کو کہتے ہین جیسا کہ زلیخا کی صفت محبت مین آیا ہی قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا اور کوکب سیار جنکو نجومی باعث خیر وشر اور نحوست و سعادت کا جانتے ہین اُنکا یہ حال کہ فلک پر جو بصورت قبہ زرنگار یعنے خیمہ اور گنبد کے ہی سیر کوکب کیطرح خود نشانہ اُسکے تیر آثار اقدار یعنے نشانون تقدیر وقدر کے ہو رہے ہین دیکھو کیسی سچی بات ہی کہ جب نجم کو گردش مین لاتے ہین تو مجن ہوتا ہی جو بمعنی سپر کے ہی جسپر تیغ وتیر روکتے ہین کما قال اللہ تعالی وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ معنے ترکیبی قطعہ پھر مصرح کہتے ہین کہ کوکب کا تو اُسکی اطاعت وفرمانبرداری مین یہ حال کہ دل اُنکا ایک گیند ہی کہ چوگان قضا سے سرنگون غلطان ہی اور ایسا سرنگون کہ سرنگونی مین چھپ گیا ہی یعنے حد درجہ سرنگون اور جیسا اُسکے حکم نے سرگردان کیا ہی ویسا ہی سرگردان کیا مقدور کہ سر مو قصور کرے چنانچہ فرمایا وَسَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَائِبَيْنِ اور اختر کی یہ کیفیت کہ جب سے اُنھون نے دندانے سین سبزہ کے روے سما پر بہ آب عطا دیکھے ہین مطلب یہ کہ سما پر نمود ہوے اور اُسکو اس صورت سے دیکھا ہی تب ہی سے اُنکا دامن بھی اُس آب عطا سے تر ہوا ہی یعنے صاف وآبدار اور تازہ وپاکیزہ جیسا کہ ظاہر ہی چنانچہ فرمایا وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا دامن اختر ذات اختر بتغائر فرضی سین سبزہ کی فک اضافت کو اختلاف مین لکھونگا معنے معمائے نثر فلک کو چرخ مین لانیسے کلف ہوتا ہی دوار کا الف حذف ہو جانے سے دور رہتا ہی سپر مین جب الف کہ بصورت تیر کے ہی لگایا جائے گا سپار ہوگا اور حرف پے اوسے معما مین ایک ہین بنظر صورت کے نجم کو گردش دینے سے مجن ہوتا ہی معنے معمائے قطعہ کوکب کا دل واو اور کاف ہی جب قلب کرینگے کو ہوگا کسواسطے دل کوکب سے ایا قلب کا ہی اور کاف فارسی وعربی معما مین یکسان کب رہ جائے گا جسمین کو نہان ہین

اگرچہ لفظ کوکب کے اول مین بھی ہی لیکن معما مین مقصود نہین اسلئے کہ نہ دل کوکب ہی نہ
نہان ورکب دامن اختر کا ظاہر تر سما مین سین سبزہ کا لفظ ما پرجو بمعنی آب کے ہی موجود
سین سبزہ سے فقط سین مقصود ہی جو عربی مین رسم خط اسکا دندانون کے ساتھ مخصوص
ہی اور سما لفظ عربی جیسے وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوجِ ایسے ہی ہر جگہ بدندانہ لکھا جاتا ہی
محسنات کلام فلک مہر انوار چرخ کوکب مکوکب قبہ ہدف تیر نجم سپر مجن زرنگار گوے
چوگان اختر تر آب یہ سب مناسب یکدیگر دوار سیار انوار وغیرہ ہموزن سیارہ و سپہر
دونون کا سر کلمہ سین علی ہذا سما و سین و سبزہ و دندانہ مہر و قبہ مین ایہام بھی ہی اور
اخیر شعر مین جو ہی برروے سما چون دید دندانہ سین سبزہ برعایت ظاہر سبزہ کہ اسپ کے
معنے مین بھی ہی جیسے خنگ و ابلق وغیرہ مراد آسمان سے ہوتی ہی اس سے بھی بس اس صورت
مین چون دید دندانہ کہ اکثر گھوڑے کے دانت بھی دیکھتے ہین اور اختر اسکے سوار جیسے نعمتخان عالی
نے لکھا ہی چون انجم سوار نیلہ وکبودان افلاک یہ رعایت بھی سمجھی جاتی ہی لیکن معنی مین کچھ
دخل نہین **الاختلاف** شارح نے کوکب سیار مین بڑی بحث کی ہی اور تاویلین لکھی
ہین اول یہ کہ کوکب سیار سیارہ سبعہ مگر بطور تمثیل نہ تخصیص دوم یہ کہ مطلق کواکب اسلئے
کہ اگرچہ سواے سبعہ سیارات کے سب ثابتات کہلاتے ہین لیکن حکمانے انمین بھی حرکت
بطی ثابت کی ہی اور بسبب بطی الحرکتی کے ثابتات کہلاتے ہین تیسرے مجموع کو سیار کہنا باعتبار
بعض کے ہو کہ یہ شائع ہی چوتھے سیار صفت کوکب کی نہو بلکہ سیار سے مراد آسمان بس کوکب
سیار کہنا ایسا ہی جیسے کوکب آسمان کہا اب شارح کہتے ہین کہ ان ملاحظات مین دو وجہ
تخصیص کی بھی بیان کرنا لازم ہین ایک یہ کہ کوکب کو آسمان سے کیون نسبت دی دوسرے
آسمان کو سیار سے کیون تعبیر کی پہلی وجہ یہ کہ تصریح کرنا عزت و بزرگی کوکب کا ہی جو آسمان
سے نسبت دی کہ نہایت بزرگ ہی دوسرے آسمان کو سیار کہنا اسواسطے ہی کہ آسمان
ہدف ہی اور متحرک۔ اور ہدف جبتک کہ ہدف ہی متحرک ہی بعد اسکے فرمایا بہر تقدیر مراد یہ ہی
کہ حکیم کوتہ اندیش خیر و شر عالم کو سیر کواکب سے نسبت دیتے ہین اور یہ غلط ہی انتہی اب مین
اس ساری تقریر کو دو باتو نمین تمام کرون کہ جب خود شارح لکھتے ہین کہ حکما خیر و شر

کوسیر کواکب سے منسوب کرتے ہین کہ غلط ہی بس بتائین کہ سوائے سبعہ سیارہ کے کون سے
ستارے ہین جنکی سیر سے خیر و شر لیجاتی ہی چاہے بطی الحرکۃ ہون چاہے سریع الحرکۃ ہوا کرین
کچھ کسی سے غرض نہین اور یہ ساتون بالاتفاق سیارہ پھر کیا واہیات اور جھگڑا ہی تمام
نجوم مین یہی ساتون مدار خیر و شر کے ٹھہرا رکھے ہین اور بس پھر شارح نے لکھا ہی مکوکب مین
حرف میم گویا ایک تیر ہی کوکب مین چھپا ہوا یہ تو کوئی تشبیہ ٹھیک نہین میم و تیر کی کیا
مشابہت یہ تو ایسا ہی جیسے کہا ہی این ہم بچہ شیر ست تیر تو وہی الف تھا جو سیر مین لگانے
سے سیار ہوا ہی اور لکھتے ہین کہ اختر سیارکہ جداگاہ اسکی آسمان ہی دامن اسکا اس
سبب سے تر ہوا کہ دندانے سین سبزہ کے اسکی آب عطا پر دیکھے ہین اور دامن تر کرنا ہو یا
ہونا آب عطائے حق سے کہ چشم اسکی آب عطائے حق پر پڑی ہی پھر خود لکھتے ہین کہ یہ احتمال
مستبعد ہی اسواسطے کہ یہ جب ہو کہ اضافت سین کی سبزہ کی طرف ہو جسکی گنجایش نہین
مین کہتا ہون کہ اختر کی طرف نسبت جداگی کیسے شاید شارح کو یہ سبز باغ سبزہ نے دکھایا
اور اسکے سوا معنے بھی جو کچھ ہین وہ ہین احتمال خود دلیل عجز و عدم صحت کی ہی جیسا کہ لکھا
یہ احتمال مستبعد ہی اور سین سبزہ مین فک اضافت جائز اسواسطے کہ اسمین مدہ کے
بعد نون ہی جیسا کہ حضرت جامی نے فرمایا ع زشیرینی دہان شان در شکر خندہ و نیز غنیمت
ع کنیزان کافری آمادۂ کار + دوسرا احتمال انکا سنیے کہ دامن اختر تر ہوا ہی جب سے
روے لفظ سما پر دندانہ سین کو سبز دیکھا ہی بر روے آب عطا کہ وہ کلمہ ما کا ہی سما مین تیسرا
احتمال سیمائے سما مین سبزہ دندانے سین کے دیکھے ہین جو سبزہ نو دمیدہ کو دندانہ سین
سے مناسبت ہی ہر ایک کو ایک دوسرے سے نسبت دے سکتے ہو پھر کہتے ہین کہ
ان دونون احتمالون مین وہ وجہ جس سے دامن اختر کا تر ہونا اور دندانہ سین کو سبزہ دیکھنا
یا عکس اسکا پایا جاے خاطر مین نہین گذرتے سوا اسی علت کے جو اول احتمال مین مذکور
ہوئی اعلیحضرت گستاخی معاف ع خورشید چہ تہ کرد کہ مہ خواہد کرد۔
نکتہ پردہ گلگون شفق از تازگی رنگ مہر او گوی شفق یعنے پردہ تنگیست بر قلہ قاف کشیدہ
و اطلس سبز رنگ فلک از تازگی آب فیض او پنداری ظل یعنے شبنمیست درمیان

درخت آس چکیدہ **بیت** زآنروے آس آسمان عالیست از احسان او + کز سر درے
اسم او آنیست در بنیان او + **اللغات** پردہ حجاب و پردہ سرود وغیرہ جسکی ہندی سندی
ہی و مقامی از دوازدہ مقام موسیقی جیسے پردہ عشاق و پردہ خراسان وغیرہم مگر تحقیق
یہ ہی کہ مقامات دوازدہ گانہ جدا ہین اور پردہ اور شعبہ جدا گلگون سرخ رنگ و نام اسپ
شیرین مجازاً ہر اسپ بہتر کو ہی مجازاً بمعنے تشبیہ و شک شف کی تفسیر خود مصورح نے
کردی ہی تنک بفتحتین و کاف عربی باریک و کم و اندک و لطیف قلہ بالضم و تشدید لام
سر کوہ اور بالاے سر ہر چیز و خم و سبوے بزرگ اور خم وہ جسمین تین سو من پانی سماے
قاف نام کوہ کہ گرد عالم کے ہی کہتے ہین زمرد کا ہی آس بالمد ایک درخت ہی جسکی فارسی
مورد ہی آس بالفتح و تشدید بنیاد و اصل شی روے بو او معروف چہرہ و سبب و طاقت
و امید اور کانسے آسمان مرکب آس بمعنے چکی اور مان مرخم مانند سے اہے مانند چکی اسواسطے
کہ بلاد شمالی مین گردش اسکی بلحاظ گردش آفتاب کے مثل چکی کے ہی نہ دولابی یا یہ کہ
مثل چکی کے **نصفے** معلوم ہوتا ہی آن طرز و ادا اور وہ کیفیت جو حسن معشوق مین ہوتی
ہی مینیا آن بالضم بناے خانہ **معنے ترکیبی نثر** یعنے پردہ سرخ رنگ شفق کا اسکی مہر و
محبت کے رنگ مین ڈوبا ہوا نازک و لطیف کہ گویا شف یعنے تنک اور سبک اسکو کہین
کیسا چوٹی قاف پر تنا ہوا ہی اور اطلس سبز فلک اسکے آب فیض سے تازگی پائی ہوئی
ایسی جانی جاتی ہی کہ ایک طل ہی یعنے شبنم جو تازگی و رونق بخشنے والی اور ونکی ہی درخت
آس مین ٹپکی ہی جس سے یہ سبز ہو رہی ہی **معنے ترکیبی شعر** یعنے اصل و بنیاد
آسمان کی اسکے احسان سے اس سبب سے عالی و بلند ہی کہ اسکے اسم کی صورت
سے ایک آن و ادا اسکی بنیاد مین موجود ہی **معنے معماے نثر** لفظ شف کو جب
قاف کے سر پر لائینگے شفق حاصل ہوگا اطلس کے اول آخر سے اس حاصل ہوتا ہی
اور اسکے بیچ مین طل ہی جس سے اطلس ہوا چکیدہ سے یہ اشارہ کہ آس چکیدہ
نکلتا ہی یعنے بدون مد اور آس مین بالمد ہی اور مد بعض درختون سے ٹپکتا ہے
معنے معماے شعر آس شعر مین لفظ آسمان مادہ معما کا ہی مع اشارات چنانچہ

روے آسمان اس ظاہر اور عالی کہکے یہ جتایا کہ آسمان کا اس عالی ہی یعنے بالمد بڑھا ہوا اور یہ بالقصر اور سروری اسم سے یہ مراد کہ آسمان کا سر الف ہی اور اللہ کے اول بھی الف جسکا ایک عدد ہی ترجمہ احد کا اور لفظ اسم بھی موجود اور آخر مین جو بنیاد آسمان کی ہی لفظ آن کا جسکو آنیست کر کے جتایا ہی کہ وہ محدودہ نہین نکلتا ہی بلکہ مقصورہ جسکو نقش کہتے ہین یعنے صورت کہ معما مین صورت ہی کافی ہوتی ہی بس اس اور اسم اور آن تینون نقش ہین اسلیے کہ معما مین ضیق کلام ہوتی ہی نہ گنجایش **محسنات کلام** گلگون سنبر شفق مہر مع ایہام بمعنے آفتاب تازگی نازگی نوعے تجنیس رنگ قلہ قاف کہ دونون مین سر کلمہ قاف ہی اطلس شبنم آب طل اور شبنم مع ایہام کہ کپڑا بھی ہوتا ہی باعتبار اطلس اس آس نوعے از تجنیس احسان بنیان کہ دونون سے لفظ آن نکلتا ہی بلکہ احسان سے اس بھی اسم و عالی برعایت معنوی کہ اسم مشتق سمو سے ہی بمعنی علو **الاختلاف** بجاے بنیان کے پنہان بھی نسخہ ہی لیکن بنظر اس کے ٹھیک نہین اور شارح نے اس اس کو آس بھی گمان کیا ہی نہ معلوم انکے حصہ مین یقین بھی ہی یا نہین۔

نکتہ دور میم شمس درمیان سی صد و شصت درجہ فلک حلقہ کمند مشیب اوست کہ از یک جانب شمِ حیات بذرات کائنات میرساند و از دیگر جانب مس جسلو دہر تراب ممات می افگند **رباعی** در قطع امید بندہ از غیر خدا + کردارہ صفت سین سما بر سوا + در قلب سما دورہ خور ساخت چو میم + بس رو بکرانہ بر دو نمود مسا **اللغات** دور بالفتح گھومنا و دور میم حلقہ میم کہ رسم خط عربی مین گول لکھا جاتا ہی درجہ بفتح اول و دوم و سوم رتبہ اور تین سو ساٹھوان حصہ فلک کا جاننا چاہیے کہ آسمان کے بارہ حصے کیے ہین جو بارہ مہینے سال کے ہین انھین کو برج کہتے ہین اور ہر برج کے تیس تیس حصے ہر حصے کو درجہ کہتے ہین اور یہ تیس تیس دن ہر مہینے کے ہین اور ہر درجہ کے ساٹھ ساٹھ ٹکڑے ہر ٹکڑے کا نام دقیقہ کہ یہ ساٹھ ساٹھ گھڑیان رات دن کی ہین اور ہر دقیقہ کے ساٹھ ساٹھ حصے جنکو ثانیہ کہتے ہین جو پل اور منٹ کہلاتے ہین علی ہذا ثالثے رابعے حلقہ دائرہ مشیت بروزن طبیعت خواہش مگر وہ خواہش جو مختص بمرضی

حق تعالی ہی اُسمین مستعمل ہی اور ارادہ آلہی بعض کے نزدیک مشیت خاص ہی ارادہ سے کہ انبیا اولیا کو بعض ارادون سے اُسکی خبر ہوتی ہی اور مشیت سے نہین ہوتی شَم بالفتح وتشدید سونگھنا اور بوے خوش مَس بالفتح وتشدید ملنا اور چھونا ہاتھ سے اور جماع کرنا جلود پوستہاے حیوانات تُراب بالضم خاک خشک ممات بفتح مرگ بندہ مرکب ہی بند اور ہا نسبت سے اے منسوب بہ بند بس اصل وضع اسکے واسطے غلام چھوکرے کی ہی کہ بند مین لاتے ہین اور بیچتے ہین پھر تمام نوع انسان پر اسکا اطلاق ہوگیا اس صورت مین مضاف طرف حق تعالی کے ہوگا اَمْس بالفتح دیروز مَسا شام کرانہ بفتح اول ونون کنارہ ہر چیز **معنے ترکیبی نثر مصرع** کہتے ہین شمس جو تین سو ساٹھ درجون مین فلک کے دور کرتا ہی کچھ اسکی عادت وخلقت سے نہین ہی بلکہ اسکی کمر مین جو حلقہ میم کا ہی یہ حلقہ کمند مشیت حضرت خالق برحق کا ہی کہ اسکو اندر جون مین کھینچے پھرتا ہی اور فائدہ اسکا یہ کہ ایک جانب سے تو بوحیات کی تمامی ذرات کائنات کو پہونچاتا ہی کہ وہ جانب دن ہی اسواسطے کہ بموجب اَلنَّوْمُ اَخُ الْمَوْتِ کے رات کے مرے ہوے صبح ہوتے ہی زندہ ہوجاتے ہین اور دوسری جانب سے مس وحس کو جو حیوانات کی جلد ونمین ہی خاک مرگ پر ڈال دیتا ہی جیسا کہ رات کو جملہ حیوانات بے مس وحس ہوکر خاک مرگ پر پڑے رہتے ہین کما قال اللہ عزّ وجلّ وَجَعَلْنَا اللَّيْلَ لِبَاسًا وَجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا چنانچہ تصدیق اسکی معنے معماے سے حاصل ہوگی **معنے ترکیبی رباعی** یعنے خالق مطلق نے جو سین سما کا ارہ کیطرح دندانہ دار یا اگر موافق رسم خط فارسی کے سین کشش کا ہو تب بھی خود صورت ارہ کی ظاہر ہمارے سر پر رکھا ہی مشعر اس بات پر ہی کہ بندہ کو سواے مالک حقیقی کے سب سے قطع اُمید کرنا چاہیے ورنہ یہ ارہ ہی اور اُسکا سر ہی اور اُسی خالق ارض وسما نے دن بھر دورہ آفتاب کا میم کیطرح قلب سما مین رکھا ہی کہ روز روشن رہتا ہی اور وہی پھر کنارہ کیطرف لیجاتا ہی جس سے مسا یعنے شام ہوجاتی ہی **معنے معماے نثر** شمس مین شین ومیم لینے سے شم ہوتا ہی اور میم وسین سے مس اور شین کے تین سو عدد ہین اور سین کے ساٹھ انھین سے تین سو ساٹھ درجے مراد ہین اور میم کہ اندونون

کے درمیان مین ہی دور اسکا آفتاب کہ عربی مین میم مدور لکھا جاتا ہی بصورت حلقہ کے **معنے معماے رباعی** سین سما کا دندانہ دار ہو خواہ کشش والا بصورت ارہ کے ظاہر اور یہ سین ما کے سر پہ ہی بر سر ماکس لطف وخوبی کے ساتھ ہی جسکے معنے ہمارے سر پر اور نیز سما مین جو ما ہی اُسکے سر پر سما کا قلب میم ہی اور امس بمعنی روز اور جب یہ سما یا امس اپنا مونھ جو سین ہی یا الف ہی کنارہ کیطرف لیجائیگا مسا ہو جائیگا **محسنات کلام** دور میم شمس فلک درچہ حلقہ کمند میم شم حیات ذرات مس ممات بندہ خدا قطع ارہ قلب رو و نظیر ہم اور اکثر اس نکتہ مین لفظ میم دار ہین **الاختلاف** شارح نے اگرچہ اس نکتہ کے معنے لکھے ہین جسکا خلاصہ یہ ہی کہ ظاہر بین ہر چند حرکات اجرام علویہ کو بقا و فنا ذرات کائنات مین موثر جانتے ہین اور اُسی سے نسبت دیدیتے لیکن اہل باطن جو کچھ کہ عالم سفلی مین گذرتا ہی خواہ خیر وشر خواہ بقا و فنا سب کو اُسی کے قبضہ تصرف مین سمجھتے ہین اور اُسی سے منسوب کرتے ہین آئسی ہی رباعی کے معنے مین خیر وشر نکالی ہی میری دانست مین یہ معنی عبارت مصرح سے ایسے دور ہین جیسے عالم سفلی سے عالم علوی مصرح نے صرف شمس کو لکھا ہی کہ اسکا دورہ اور گردش اُسکی مشیت سے ہی نہ بذات خود نہ باختیار خود جسکا نتیجہ رات و دن ہی کہ نمونہ حیات وممات کے ہین روزمرہ مرنے جینے سے متنبہ کرتے ہین نہ رباعی مین کچھ خیر وشر سے مطلب ہی اسواسطے کہ آفتاب کی گردش خیر وشر سے خالی ہی اسلیے کہ آفتاب نہ سعد ہی نہ نحس بخلاف اور سیارون کے کہ کوئی سعد ہی کوئی نحس اور معنی وہی ہونا چاہیین جو متن چاہے بہت سی بے میل باتون سے سواے فضولی کے اور کیا حاصل وصول جسکا جی چاہے شرح دیکھے۔

نکتہ اگر عناصر دراصل ناصر جون و عنایت او نداشتی سرمایہ ایشان عین عنا بودی و موالید را اگر درمیان والی ولایت او نبودی اول و آخر ایشان را از عدم محال اہمال بنمودی

قطعہ پردہ رائے کج از قلب عناصر بکشا + تا در آئینہ او جلوہ صانع بینی + وزرہ لفظ موالید دلیلی بردار + تا موالی قضا جملہ متابع بینی + **اللغات** عناصر جمع عنصر بضم عین و صاد اصال اور بنیاد اور اطبا کے نزدیک منجملہ آب و آتش باد و خاک کی ایک شے کو کہتی ہو

عون بالفتح یاری و مددگاری عنایت بفتح و بکسر قصد کرنا اور اہتمام رکھنا کسی چیز کا اور رنج
اٹھانا دوسرے کے واسطے سرمایہ مین سر زائد ہی مایہ اصل و مادہ و مقدار نیز و ضد نر
و نام کاو جسنے فریدون کو دودھ پلایا تھا عین ذات شی و چشمہ و آفتاب و حرف عنا بالفتح رنج
موالید بفتح فرزندان جمع مولود اور نباتات و حیوانات جمادات کہ بچے عناصر افلاک کے ہین
والی دوست و حاکم و مالک و خویش و قریب ولایت بکسر ایک ملک پادشاہ کا ہفت
ولایت سے و زمین آباد اور متکفل کسی کے کام کا ہونا اور دوستی و تقرب و حکومت
و امارت سلطان اور تقرب بندہ نیک کا خدای تعالی سے و بفتح مدد دینا و صداقت مد
بالفتح کشش و افزونی و درازی اور نظر کرنا کسی چیز کی طرف اور مد الف اور مد حساب محال
بضم امر نابودنی جسکا ہونا ممکن نہو و بفتح جاہای فرود آمدن و جاہای کشادن و مطلق جا و بکسر
مکر و حیلہ اہمال چھوڑ دینا کسی چیز کو نجو دو درتک دلیل و دال بمعنے راہبر تارے فکر و حرف
معروف کہ عربی مین ٹیڑھی لکھی جاتی ہی قلب دل و میانہ ہر چیز اور لوٹنا ہر چیز کا اور یہ دو
قسم ہوتا ہی مستوی و غیر مستوی جلوہ بالکسر ایک خاص طور سے آپکو ظاہر کرنا موالے
یاران و خداوندان و جمع مولی بمعنی غلام متابع بضم اول و کسر با پیروی کرنے والا اور پیچھے
چلنے والا معنے ترکیبی شر مصرع فرماتے ہین کہ عناصر جو حکما کے نزدیک آب و آتش خاک
و باد ہین اور ہر شی کی اصل و بنیاد اگر عناصر اُسکے عون و عنایت کا ان عناصر کی اصل مین
نہوتا تو سرمایہ انکا عین عنا ہوتا اے ہمہ تن رنج و تعب بذات خود انسے کیا ہو سکتا گو کیسی
ہی جان مارتے اور رنج اوٹھاتے اور موالید جو نباتات و حیوانات و جمادات ہین اگر ان
موالید کے درمیان مین والی اُسکی ولایت کا یعنے مددگار اُسکی مدد کا نہ پڑتا انکے
اول آخر سے مد محال اہمال کی صورت ظاہر نہوتی یعنے انکا اپنے حال پر رہ جانا اور
بیکار رہونا محال نہوتا معنے ترکیبی قطعہ یعنے تیری رائے کج کا پردہ نیز اور عناصر کے
قلب مین جو میانہ شی ہی پڑا ہی اس سبب سے تو عناصر کو اصل و بنیاد اشیا کی
جانتا ہی اگر اس پردہ کو کھول ڈالے اور دور کردے تو اُسی عناصر کے آئینہ سے بطور خاص
جلوہ صانع کا دیکھے جیسے آئینہ کا پردہ ہٹانے سے صورت نظر آتی ہی اور موالید کی راہ

ہین جو دلیل حکماکی ہی کہ آبائے علوی اور امہات سفلی کی حرکت و آمیزش سے وجود موالید کا
ہی گویا یہ انکے بچے ہین اسی سبب سے انکو موالید کہتے ہین یعنے موالید جمع مولود کی اور مولود
بمعنی بچہ کے اس دلیل کو انکی راہ سے دور کر اور یہ دلیل حرف دال ہی موالید کا ہم معنی
دلیل اسلیے کہ دونون اسم فاعل ہین بمعنی راہبر و رہنما کے جب اُس دلیل کو دور کرے گا
تب دیکھیگا کہ یہ سب موالی و متابع حکم قضا کے ہین نہ غیر کے وہ جس راہ چلاتا ہی اُسی راہ
چلتے ہین **معنے معماے نثر** عناصر کی اصل مین ناصر موجود اور اول مین عین عنا کہ جز سے
ارادہ کل کا ہی جیسے کاف کن و قاف قلم یعنے خود عنا موالید کے درمیان مین والی اور
اول آخر سے مدعا حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** عناصر کی را دور کرتے اور اُسکے قلب
کرنے سے صانع ظاہر ہوتا ہی اور موالید کی دال اُٹھا لینے سے موالی رہتا ہی **محسنات کلام**
عناصر ناصر دراصل کس لطف کے ساتھ ہی کہ ناصر اس کلمہ کی جڑ ہی اسلیے کہ آخر مین ہی ایسے
ہی عناصر کے اول بھی اور عون اور عنایت کے اول بھی عین بلکہ عنایت مین پورا لفظ عنا کا
موجود کہ آتا ہی عین عنا کس خوبی کے ساتھ ہی کہ عنا مین عین ہی بھی اور ذات عنا بھی کہہ
سکتے ہین ایسے ہی سرمایہ عین عنا کہ عنا کی مایہ کا سر عین ہی موالید میان مد محال سب کا
سر کلمہ میم سر اور عین بمعنی چشم اور رو باہم مناسب والی ولایت دونون کا سر کلمہ واو
محال اہمال دونون ہموزن راے مین ایہام ہی جو بمعنی فکر اور حرف را کے ہی اور کج
جو اُسکی صفت واقع ہوا کس ادا کے ساتھ ہی کہ فکر اور حرف را دونونکے مناسب جو
عربی مین ٹیڑھی لکھی جاتی ہی بدینصورت ر قلب و کج باہم مناسب ایسے ہی آئینہ
اور جلوہ کہ عروس و داماد مین بھی ہوتا ہی اور راہ اور دلیل و دال مناسب یکدیگر اور
علے ہذا موالی و متابع لفظ موالید کو خیال کرنے سے ایسی ہی صورت سمجھ مین آتی ہی جیسی
مصرح نے ٹھرائی ہی یعنے حرف دال آگے آگے گویا رہبر ہی اور موالی مثل مردم کے اُسکے
پیچھے **الاختلاف** اس مد مین کیا لکھون شارح کی شرح دیکھکر یہ مصرعہ یاد آیا بس اسی
پر بس کرون ع سمجھا ہون مین کچھ اور وہ سمجھائے ہی کچھ اور +
نکتہ نون نار و ہاے ہوا و میم ما و تاے تراب رونماے نہمت یعنے حرص و ہمت در مائدہ نعمت

اوست وجیم جماد ونون نبات وحاے حیوانات نشان سرفرازی جنخ یعنے کنف لطف واحاطت
اوست **مثنوی** زنورش صورت انس ارندیدی + کے آتش درسناے دل رسیدی +
دلیلش گرنہ بخشد از دم خویش + نیارد پانہادن باددرپیش + زآب رحمتش تاجستہ مرعی +
ہمی پیچد زسرعت آب رایا + شراب آغشتہ ہین ازفیض وہاب + وجوداوبین تربرسرآب +
اللغات نار آتش ہوا باد ما آب تراب خاک کہ اربع عناصر ہین نہمت کے معنے خود مصرح
نے لکھدیے مائدہ خوان پرطعام ونعمت جنخ بالکسر اسکی تفسیر بھی مصرح نے کردی ہی کنف
بفتحتین پناہ وجانب وبال مرغ احاطت گھیرنا اورجاننا انس خوپکڑنا اور آرام پکڑنا کسی
چیز سے سنا بالقصر وبفتح روشنی وبالمد بلندی وبلند دم بالفتح نفس وجرعہ اب اورلوہارون
کی دھونکنی اور پونیار مضارع یارستن سے بمعنی توانستن مرعی بفتح چراگاہ وگیاہ سبز
آغشتہ آغشتن سے بفتح غین ملانا ترکرنا آلودہ کرنا وہاب بروزن قہار بسیار بخشندہ
معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ یہ عناصر اربع جنکو مایہ اور مادہ جملہ اشیا کا سمجھ
رہے ہین چارون کی صورت سے ظاہر ہورہا ہی کہ انکو نہایت ہی نہمت یعنے حرص
وخواہش ذلی اسکے مائدہ پر فائدہ نعمت بے حدوپایان مین ہی کہ مثل حریص کے سیر
نہین ہوتے اوربس نہین کرتے جب توکارخانہ انکا جانے کب سے جاری چلا آتا ہی و
کب تک جاری رہیگا بس اسی کے خوان احسان سے حاصل کرکرکے اپنا نام جاری کررہے
ہین ایسے ہی موالید ثلاثہ کہ انکو سرافرازی اور نشانمندی اسکے نشان جنخ سے ہی یعنے
پناہ لطف واحاطت سے کہ سب کو گھیرے ہوے ہی اور سب کی پناہ اور سب کا محافظ
جیساکہ فرمایا وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ پس جو اسکے احاطہ مین ہی اس پر کس کا احاطہ
ہوسکتا ہی اوروہ کسکے احاطہ اور پناہ کا محتاج ہی **معنے ترکیبی مثنوی** معنے یہ کہ آتش
اگر اسکے نور سے صورت انس کی ندیکھتی اور خوگر نور پانے کی اس سے نہوتی تو سناے
دل یعنے روشنی دل کو کب پہونچتی اور روشن دل کیسے ہوتی اور اگر باد کو اپنے دم پاک
سے دلیل نہ بخشتا تو باد کہ اب دم بھر مین کہین سے کہین پہونچتی ہی ذرا بھی پانون آگے
نہ بڑھا سکتی ٹھہری رہتی جیسے وہ ہوا کہ جوف فلک مین نیچے کرۂ نار کے ہی اور آب جبس سے

ہر گیاہ تروتازہ ہوتی ہی جب سے اسنے اپنا مرعی یعنے چراگاہ ڈھونڈھ لیا ہی کہ وہ اُسیکا آب مرحمت ہی تب سے بے اختیار برابر اُدھر ہی کو دوڑا چلا جاتا ہی ایسا کہ مارے سرعت کے پا پیچ کھاتے ہین اور گڈ بڈ ہوے جاتے ہین جیسا کہ صورت رفتار آب سے ظاہر تراب بھی اُسی وہاب بخشندہ کے فیض سے آلودہ اور تربتر ہی دیکھو وجود اسکا جو تراب ہی ہر وقت تر اور بر سراب ہی ایسا فیض اُسکا اسپر جاری ہی **معنے معماے نثر** نون نار اور ہاے ہوا اور میم ما اور تاے تراب جمع ہونے سے نعمت حاصل ہوتا ہی اور جیم جماد اور نون نبات اور حاے حیوانات کا مجموع جنج جنکے معنے لغات مین تحریر ہوے **معنے معماے مثنوی** آتش انس تصحیف یکدیگر سنا کا دل ہے قلب انس دلیل سے ارادہ دال کا ہی اسلیے کہ ہم معنے ہین دم کا اول دال اور باد کا پا نون دال با دمین جو با ہی تصحیف پا کہ معما مین با اور پا ایک ہین پا کو پیچ دینے سے آب ہوتا ہی تراب مین تراب کے سر پر ظاہر و باہر **محسنات کلام** اول فقرہ مین رونما کیا ہی خوب واقع ہوا کہ نار و ہوا اور ما و تراب چارونکا رونون و ہا اور میم و تا ہی ایسے ہی دوسرے فقرہ مین سر مراد ہی کہ جماد و نباتات و حیوانات تینون جیم و نون و حا سے سرفراز باقی الفاظ دو نون فقرون کے مناسب یکدیگر علی ہذا نور آتش سنا صورت دل دلیل دم در پیش تینون مین سر کلمہ دال باد در پیش مین کیا ہی خوبی ہی کہ باد کا پا نون دال ہی اور در پیش مین دال اگے یعنے پیش مین پا نون نرکھ سکے اب رحمت اے باران اسکو مرعی اب کا کہنا کیسا لطف ہی کہ اب آب رحمت سے قوت مدد پاتا ہی گو یا اُسکی قوت کا ٹھکانا ہی ایسے ہی ہمی پیچ کہ جلدی مین روندہ کا پا نون پا نون مین کبھی اُلجھ بھی جاتا ہی اور پانیکا پا نون تو اُلجھنا ہر دم ظاہر تراب آغشتہ کیا خوب کہا ہی کہ سر سے پانون تک تر اور نم ہی اسواسطے ہین کہکے اسکو جتا یا ہی تراب اور وہاب اور بر سراب سب مین لفظ آب موجود اور انکے سوا فتامل **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ یہ فقرہ قطع نظر معنی معماے کے معنے ترکیبی سے بالکل خالی ہی اور اہل معمانے خواہ یہ کتاب ہو خواہ دیگر کتب خالی ہونا عبارت کا معنے ترکیبی سے عندالضرورۃ جائز رکھا ہی اور اس جواز کے قائل ہین کہ فن معما

مین جائز ہی انتہی اوّل تو شارح نے این فقرہ لکھ کے وہ فقرہ نہین لکھا جو معنے ترکیبی سے
خالی ہی میری سمجھ مین تو دونون فقرے معنی ترکیبی سے لبالب ہین سمجھ مین نہ آنا دوسری
بات مصرح ایسے شخص عاجز معلوم نہین ہوتے کہ یہ نقص چھوڑتے بلکہ اُستاد کامل کہ
ساری کتاب معانی و محسنات سے بھری ہی اور شارح کی سمجھ تو اُنکی معانی سے جو اس
نکتہ کے لکھے ہین ظاہر خصوص تیسرے شعر کے معنے جو بوجوہ لکھے ہین جسکا ترجمہ بجنسہ
لکھتا ہون اوّل یہ کہ طلب کرنا آب کا چراگاہ کو اس سبب سے ہی کہ قدر و قیمت چراگاہ
مین بہت ظاہر ہوتی ہی اور ہر کوئی طالب عزت کا ہی اور یہی موقع ہی کہ معشوق طالب
عاشق کا ہوتا ہی دوسرے یہ کہ آب طالب مرعی باین معنی کہ اپنے مرعی کا طالب ہے
اسوقت مین مرعی آب اُس جگہ سے اشارہ ہی جہان جریان آب کا بہت ہو تیسرے
کہتے ہین ہو سکتا ہی کہ مصداق اس معنی کا بھی وہی مرعی مطلق ہو یا سوا اُسکے تم کلامہ
اللہ اللہ کیا خوب کسی نے کہا ہی خشتین خشتین دو لڑکیان معاویہ کی تھین فقط اور یہ
جو شارح نے لکھا ہی کہ بعض شراح نے اس نکتہ کی مثنوی سے اِنّی آنَسْتُ نَارًا ا
یہ معما بھی نکالا ہی اور اسکے نکالنے کی صورت لکھی ہی مین اسکو کالعدم جانتا ہون چاہے
خود انھین شارح نے نکالا ہو چاہے اورون نے مین اپنی کتاب مین وہ بھرتی نہین
بھرتا جو خلاف مصرح کے ہی اس آیت کریمہ کے نکالنے کی کونسی صورت بیان کی ہی
اور کونسے اشارے ہین جنکے ہین وہ موجود باقی سب خلاف مقصود ایک لفظ نارا اور
انست سے لفظ الانس پر لحاظ کرنے سے انست نارا تو پیدا کر لیا آب و باد و خاک جنکا
ذکر ابیات مین ہی یہ کہان جائینگے انست نارا ان سب پر کب حاوی ہوگا میرا
عمل مصرح کی عبارت و اشارات پر ہی نہ باد ہوائی باتون پر جو مفت کی خاک
اُڑائی ہی اور آگ لگا کے شارح پانی کو دوڑے ہین کہ آخر مین خود لکھا کہ استخراج اس
معما کا مقارن ببعض خلاف ہی اور یہ جب کہ پانچوین مصرعہ مین بجاے تا مرعی بتا کے
نامرعی نہون کہا جاے کہ اسی پر بنا اس معما کی ہی والا فلا اور نامرعی سے معنے ترکیبی
بگڑے جاتے ہین شاید اسی معما کی خاطر او پر بندش باندھی ہی کہ معنی ترکیبی سے

عبارت کا خالی ہونا ارباب معمانے جائز رکھا ہی القصہ مین نے تو اسکو ترک کر کے قول حضرت نظامی رح کا اختیار کیا **شعر** مشو نا پسندیدہ را پیش باز + کہ در پردہ ؑ کج نیا بند ساز +

نکتہ از کاف کالبد تا نون جان عنا تیش از دو حرف کن پیدا کردہ و از قاف قول تا لام مقول ہدا تیش بدو حرف قل گویا ساختہ **قطعہ** دل دہ بما لکے کہ کلامش شفاے جانست + تا بدو حرف او بنہادہ بناے گل + میم دہان و دو قلم زان سخنور ست + کاوردہ بر سر از خط فرمانش امر قل + **اللغات** از ابتدائیہ ہی اور تا انتہائیہ کالبد بلام موقوف و با مضموم و مفتوح نیز قالب ہر چیز اور بدن آدمی و حیوانات عنایت قصد و اہتمام کن امر ہی کان یکون سے جسکے معنے ہو جا قول بالفتح گفتار مقول بصیغہ آلہ زبان و بفتح صیغہ مفعول بمعنے گفتہ شدہ قل بصیغہ امر بمعنی بکو اور ترکی مین بمعنی غلام شفا بکسر اول و ہمزہ صحت و تندرستی بعد از مرض و بفتح و ہمزہ آخر و کنارہ عمر تا یہ تا علت کا ہی کل بضم و تشدید لام بمعنی ہمہ و جمیع اور یہ لفظ مفرد ہی بمعنی جمع کے **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح کہتے ہین کہ کالبد سے جان تک نہ یہ کہ فقط کالبد یا فقط جان کہ کسی کو اُس نے پیدا کیا ہو کسی کو اور نے بلکہ سب کو اُسی کے قصد نے پیدا کیا اور ظاہر کہ تمامی موجودات مین کوئی شی ایسی نہین کہ بے قالب ہو یا بیجان لیکن اُسکے قصد کو انکے موجود کرنے مین کچھ ایسا بڑا اہتمام بھی نہین کرنا پڑا صرف دو حرف کن کے ساتھ امر فرمایا کہ سب کچھ موجود ہو گیا ایسے ہی اُس موجودات مین جتنے کہ گویا ہین اور ناطق اُن سب کو قول سے مقول یعنے کلام سے زبان تک اُسی کی ہدایت نے دو حرف قل سے گویا کیا نہ کلام کسی کا پیدا کیا ہوا ہی نہ زبان کسی کی گویا کی ہوئی **معنے ترکیبی قطعہ** مصنف رح فرماتے ہین کہ ہر شی سے اپنے دل کو چھڑا کے اُس مالک کی ملک کر دے جسکا کلام شفاے جان ہی جیسا کہ فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَاءَ كُمْ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّكُمْ وَشِفَاءٌ لِمَا فِي الصُّدُورِ اور وہ مالک جسنے بنا کل کی اپنے دو حرف امر یعنے کن پر رکھی ہی پھر کیا سبب جو کل کا جز ہو کے اُس مالک سے تو الگ ہوے اور وہ مالک کہ جس سے میم دہن اور دو قلم کا

اپنے سر پر اُسکے خط فرمان سے امر قل کا لائے ہین یعنے وہی حکم قل کا انکے پاس موجود ہی جو بولتے ہین اور گویا ہین اگر اس حکم کو انکے سر سے اُٹھالے کیا مقدور جو بول سکین **معنے معماے نثر** کالبد کے کاف اور جان کا نون جمع کرنے سے کن پیدا ہوتا ہی اور قل کے قاف اور مقول کے لام سے قل حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** مالک کا دل یعنے قلب کلام ہی اور اسی کی بنا مین کل رکھا ہوا ہی یعنے بنا لفظ مالک کے لام و کاف ہین جنکا قلب کل قلم کے سر پر قل موجود اور نیز دہن کی جو میم ہی دور قلم کا قاف جو مدور لکھا جاتا ہی اور دہن کو میم کہنا شائع اور ذائع ہی **محسنات کلام** کاف نون قاف لام حرف کالبد جان قول مقول قل گویا کہ مقول مین بھی قول موجود ہی سب باہم مناسب یکدیگر پہلے فقرے مین عنایت دوسرے مین ہدایت کیسے موافق مضامین فقرون کے ہین مالک کلام کل تینون لفظون مین کاف کیسا خوب واقع ہوا اور وہ بر سر کس خوبی کے بیٹھا ہی کہ سواے معنے معماے کے تنظیم خط فرمان کے یہی جتاتا ہی اور سوا اسکے فافہم **الاختلاف** شرح مین بجاے قول کے قلب بھی نسخہ ہی لیکن ٹھیک نہین اسلیے کہ قول سے تو مراد کلام ہی قلب سے کیسے ہو سکیگی اور شارح نے ایک نسخہ اور لکھا ہی یعنے عقل بجاے مقول کے میری دانست مین اگر عقل کو کام فرماتے تو ناکام ہونا عقل کا معلوم ہو جاتا بس اتنا ہی تو کہ عقل کے آخر لام ہی لیکن مقول تو بصیغہ آلہ زبان کے معنے مین ہی مناسب بکلام جو مفہوم قول کا ہی ایسے ہی شارح نے لفظ کن اور کلام نفسی و لفظی کی بہت سی بحث و تقریر لکھ کے میری دانست مین ناحق ریشم کی گرہ پر پانی ڈالا ہی اسلیے کہ ایک تو خود یہ کتاب ازبس دقیق و ادق دوسرے خارجی بحث غیر ضروری اُس مین شامل کرنا طالب معنی کو چکر مین ڈالنا اور نفس مطلب بگاڑنا کیا فائدہ شرح تو عام فہم ہونا چاہیئے نہ کہ خاص مطلب کی تو خبر نہین خارج کی باتین بھر دین اس سے کیا ہوتا ہی مگر بڑون کی بڑی بات کون کہے مین تو نفس عبارت اور نفس مطلب سے مطلب رکھتا ہون تا یہ نہو جاے **شعر**

گئے دونون جہان کے کام سے ہم نہ ادھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے +
نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم نہ اِدھر کے ہوے نہ اُدھر کے ہوے + والعاقبۃ بالعافیۃ۔

نکتہ حکمت او ہر چہ در کتاب مبین رقم حرمت بر آن کشیدہ در طے آن آیت رحمت نمودہ
و منت او ہر نعمت کہ در ضیافت خانہ قسمت شمردہ در نشر آن مائدہ عصمت کشودہ دریاب کہ
در کتاب حرمت او منشور رحمت ست و در حساب قسمت او قسم عصمت **قطعہ** زنقد ہستی خود
میرسد ترا آفت + اگر نہ روے دہد راے رافت عامش + انام را کرمش عین زان عطا فرمود +
کزان کنند تماشا جمال انعامش + **اللغات** حکمت بالکسر دانش اور جاننا حقیقت ہر چیز کا
و عدل و حلم و علم و نبوت و قرآن و انجیل و راست گفتاری و درست کرداری کتاب مبین
قرآن مجید حرمت بالضم و ضمتین وہ چیز جسکا کرنا ناروا ہو اور ناشایستگی طی بالفتح و تشدید
پانون پیٹنا اور لپیٹ رحمت مہربانی کرنا منت بالکسر و تشدید نون مفتوح نیکی اور احسان کرنا
کسی سے اور نعمت دینا اور اپنی نیکی بیان کرنا کسی پر نعمت بالکسر ناز و آسایش ضیافت
بالکسر کسی کا مہمان بننا قسمت بالکسر بخش نشر بالفتح بوی خوش گیاہ خشک بفتحتین پراگندہ
و پراگندگان مفرد و جمع ہر دو عصمت بالکسر باز رکھنا گناہ سے کتاب بکسر نوشتہ و نامہ و حکم و
اندازہ و فرض کردہ و تقدیر نمودن اور آزاد کرنا غلام کا عوض مال کے منشور پراگندہ کردہ
شدہ و فرمان قسم بالکسر بہرہ و بخش چیزے نقد بالفتح دینا اور کھرا کرنا درم و دینار کا ہستی
وجود و ذات آفت آسیب و زحمت رو دادن سامنے آنا رافت مہربانی انام بالفتح جمیع
آفریدگان جن و انس و بالمد نیز عین بالفتح چشم تماشا باہم پیادہ چلنا و عرف مین بمعنی سیر
اسواسطے کہ سیر کو اکثر باہم پیادہ جاتے ہین **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ حکمت حکیم
برحق نے جو ہر شی کی حقیقت و ماہیت سے ماہر ہی اور ہر چیز کا نفع و ضرر اسپر ظاہر اپنی
کتاب مبین مین جس شی پر رقم حرمت کی کھینچی ہی اور حرام ٹھہرایا ہی اسکے طے یعنے اس
راہ پر چلنے مین آیت رحمت کی بھی ظاہر کی ہی اور اسکے میزبان منت و احسان نے جو
نعمت کہ ضیافت خانہ قسمت مین کہ اسکا ہر کوئی مہمان ہی جسکے واسطے کہتے ہین کہ یہ ملنا چاہیئے اسکے پھیلانیمین
خوان عصمت کا بھی کھولا ہی کہ بے کم و کاست ملتی ہی کیا ممکن کہ سر مو تجاوز ہوا ور تصدیق اس دعوی کی اگر چاہیگا
تو انھین دونون فقرون مین پاویگا کہ کتاب حرمت مین منشور رحمت کا ہی اور حساب
قسمت مین حصہ عصمت کا کہ یہ بات معنے معمائے مین کھل جائیگی **معنے ترکیبی قطعہ**

مصارح فرماتے ہین توجو اپنی نقد ہستی کو کامل اور جید سمجھ رہا ہی محض خیال فاسد ہی یہ تو
اسی کی راے رافت عام سے رویا فتہ ہی جسکی مدد سے تورواں ہو رہا ہی اگر اسکی رافت
نہو تو ابھی تجکو خود اسی نقد سے آناً فاناً مین آفت پہونچے ذرا بھی دیر نہ لگے اور آنکھین
کھول کے دیکھ کہ انام یعنی مخلوق کو جو اسنے اپنے کرم سے عین عطا کی ہی جنکی مدد سے ہر شی کو
دیکھتے ہین محض اسی واسطے کہ انسے تماشا اسکے جمال انعام کا کرین جو ہر وقت انپر جاری ہی
معنے معماے نثر حرمت کو طے کرنے سے رحمت ہوتا ہی دوسرے فقرہ مین یہ کہ قسمت
وعصمت دونون ایک حساب مین ہین یعنے ہم عدد کہ دونون کے چار سو ساٹھ عدد ہین
معنے معماے قطعہ رافت کا رو را ہی اگر یہ رارودہ اسکی نہو گی آفت رہ جائیگا انام مین
عین للنے سے انعام حاصل ہوگا **محسنات کلام** حکمت حرمت آیت رحمت منت
نعمت ضیافت قسمت عصمت رافت آفت سب ہموزن کتاب رقم آیت حکمت
نعمت ضیافت خانہ قسمت مائدہ نشر منشور حساب قسم سب مناسب یکدیگر راے
رافت رود ہد کس خوبی کے ساتھ ہی کہ سبکا رورا ہی اور دونون مین پورا لفظ را عام مین
عطا تینون مین سر کلمہ عین را مین ابہام بھی ہی اور علاوہ اسکے غور و تعمق کے جتا دینے
کو اتنا بھی ہی کہ سوچے سمجھے **الاختلاف** بعض کتب متن مین آیت رحمتے و مائدہ عصمتے بیا
لکھا ہی میری دالنست مین بیا غلط ہی بے یا کے صحیح اسواسطے کہ اس یا کے نہونے سے
معنے ترکیبی مین تو خلل نہین اور معنے معماے کی رو سے مخل معنے اسلئے کہ رحمت صرف
حرمت کا طے ہی اور عصمت فقط حساب قسمت مین پھر یا محض فضول و زیادہ چنانچہ ظاہر ہی

فی نعت النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وصحبہ وسلم

نکتہ سین سنت حضرت نبوی دندانہ ایست کہ از عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ سخن میگوید
ہر کرا سرفرازی آن سین نباشد جز تن سرنگون نہ بیند و الفہاے اوامر مصطفوی
رقا ئیست کہ از ذروہ مَعَالِي الْأُمُورِ وَأَشْرَافِهَا نشان میدہد ہر کرا سر بلندی آن
الفہا نباشد چون مور پریشان و پامال و زبون شود **مثنوی** ہر کرا قرب ایزدی طلب ست
سنت خواجہ صورت سبب ست + امتش شد رفیع در قیمت + جمع بین در حروف امت مت +

کہ وہان حاجی لوگ حج کے دن کھڑے ہوتے ہین اور لبیک و دعا پڑھتے ہین اور نماز ظہر و
عصر کی شرع راہ راست اور گھر کا دروازہ راہ پر کھولنا اور وہ راہ جو خدائے تعالےٰ نے
بندون کے واسطے مقرر کی ہی جسپر حکم کئے جاتے ہین رفات بالضم ریزہ ریزہ عظام
بالکسر استخوان عظم جمع و نیز جمع عظیم اور ایک موضع ہی شام مین احیا بالکسر زندہ کرنا اور
فراخ نعمتی مین ہونا اور بارش مین ہونا قبہ بالضم و تشدید یا بنائے مدور بشکل گنبد کے
اور ہر چیز بشکل گنبد جیسے قبہ سپر و قبہ عماری وغیرہ و کلس گنبد میلاد بالکسر مکان و زمان ولادت
میل بالکسر قدر مد نظر جہانتک زمین پر پہونچے اور سلائی سرمہ کی اور جراحون اور کہالون کی
ابصار جمع بصر و بالکسر دیکھنا دکھانا اور آنکھین اور بینائیان زوار بالفتح زیارت کنندہ و بالضم
جمع اے زیارت کنندگان نظار بالضم جمع ناظر دادر د ماہ مخفف اسکا مہ چاند اور مہینہ شہر
ظاہر کرنا اور تلوار میان سے نکالنا اور ہلال و قمر جو قریب بکمال ہو مدینہ ہر شہر و شہر خاص
آنحضرت اور مہینہ مکہ نام شہر بہر کہ بالکسر حوض آب و بالضم مرغابی بزرگ سفید رنگ
و بالفتح درون سینہ و نیز بالکسر سینہ و بیرون سینہ کہ مخفف کوہ **معنے ترکیبی نثر**
مصرحہ فرماتے ہین کہ عین عرفات کی زمین جو گذرگاہ مشرکون کی تھی جب سے اُنکی
شرع نے قدم اپنا اسپر رکھا ہی چشمہ حیات کی ہو رہی ہی کہ رفات عظام یعنے بوسیدہ
ہڈیون کو زندہ کرتی ہی جیسے آب حیات زندہ کرتا ہی کہ مراد فراخ نعمتی اور باران رحمت
مین ہوتا ہی اور کلس گنبد میلاد شریف کا جسمین میل آہنی ضرور ہوتی ہی وہ الف
میلاد کا ہی جو میل سرمہ کیطرح زوار یعنے زیارت کنندون کی ابصار و بینائیون پر
رکھا ہی جس سے اُنکی آنکھین روشن ہوتی ہین اور دال رہنما ہی ناظرین انوار کی جو درد
دل کو چھپاتی ہی یعنے تسکین بخشتی ہی تا عاشق اور شایق اُسکے درد دل سے شور و فغان
مین نہ آئین اسلیے کہ آداب عشق کے خلاف ہی **معنے ترکیبی شعر** یعنے آنحضرت شہر مدینہ
کے ماہ ہین جنکا ظہور مظہر دین الٰہی ہی اور اسی ماہ سے دین الٰہی نے ظہور کیا ہی جیسا کہ
فرمایا هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ
اور اسی ماہ مدینہ کے نور سے دور مہیم مکہ کا کہ مہ در بصورت آفتاب کے ہی مہر کو وہ رحمت کا

بنا یعنے کوہ رحمت پر چہکا اور کوہ رحمت مکہ مین ایک پہاڑ ہی جسکو جبل الرحمۃ کہتے ہین باقی
اور خوبیان اسکی قریب مغنے معماے و محسنات کلام مین لکھونگا مغنے معماے شعر
قدم شرع کا عین ہی کہ عرفات مین ظاہر اور عرفات مین عین کے بعد رفات کہ عین رفات
کے واسطے چشمہ حیات کا میلاد کا الف بصورت میل سرمہ کے ابصار پر چہیان بعد الف
کے دال بس میل اور الف اور دال ملنے سے میلاد ہوگا اور الف و دال سے ادحاصل
ہوتا ہی جسکا دل یعنے قلب دا ہی یعنے درد جو اسمین چہپا ہوا ہی ان دونون فقرون
مین دو دو صورت پر معما نکالا ہی مغنے معماے شعر مدینہ کے اول آخر سے مہ
حاصل اور بیچمین اسکے دین موجود مکہ کے دور یعنے ادہر ادہر سے بھی مہ نکلتا ہی
اور مہ کو کوہ رحمت پر لے جانے سے کہ وہ رے ہی مہر حاصل ہوتا ہی جیسا کہ ایما ہی مہرے
بر کہ رحمت یعنے مہ ہی اور رے کوہ رحمت پر دوسری صورت یہ کہ میم کہ پر لانے سے مکہ
حاصل ہوتا ہی محسنات کلام عین عرفات عظام مین سر کلمہ عین ایسے ہی میلاد
میل میم مدینہ مہ منظر مکہ مہر کا سر کلمہ میم عین و عظام کہ نام شہرون کے بھی ہین ایہام
ہی اور یہی مناسب شہر و مدینہ و مکہ اور ماہ و شہر ان مین بھی ایہام باعتبار مغنے مدینہ
کے ہی حیا و حیات با ہمدگر مرادف کوہ رحمت مناسب بکہ ابصار نور انظار انوار ہوزن
لفظ نور مہر و ماہ دونون کے مناسب مہرے مین کیسا لطیف ایما ہی اور پہر بھی مین نے
لکھدیا ہی اب پہر جتاؤن کہ مہرے مین دو جز ہین ایک مہ دوسرا رے کہ حرف ہی بر کہ رحمت
کس خوبی کے ساتھ ہی کہ جسکے اوپر رے ہی اور علے ہذا القیاس بہت خوبیان کہ خواہان
غور و تامل کی ہین فتامل الاختلاف شارح نے رفات عظام را احیا میکند اسکی وجہ
مین لکھا کہ اہل غفلت جو مردون کی طرح عمر غفلت مین بسر کرتے ہین اور اکثر پیری مین
کہ جسم انکا مشت استخوان معلوم ہوتا ہی با وجود اسحال کے زیارت حرمین شریفین
اور وقوف عرفات سے وہ بیوقوف زندگی جاوید حاصل کرتے ہین اور تازگی پاتے ہین
اس سبب سے اس موضع کو بدین صفت موصوف کیا ہی یہ بات تو دل کی بنائی ہوئی
سی معلوم ہوتی ہی اور مین نے جو معنی ترکیبی مین وجہ اسکی لکھی ہی وہ موافق مغنے حیا کے ہی

جو لغت سے ثابت سوا اسکے غفلت و پیری و بیوقوفی یا الفاظ بھی ٹھیک اور مناسب نہین دوسرے مصرعہ مین شعر کی شرح اور متن مین مھر بر کہ رحمت زنور لکھا ہی یعنے بر کہ بالکسر بمعنے حوض آب اسکے معنے تو مطلق راست درست نہین ہوتے نہ ترکیبی نہ معانی اور شارح نے مھر بر کہ رحمت بھی لکھا کہ مخفف کوہ یہ بالکل غلط بدینوجہ کہ بر حرف استعلاء ہے جو مضاف الیہ ہو نہین سکتا اور بر کہ مخفف کاہ بمعنی وقت اسمین بھی وہی مھر مضاف حرف کیطرف ہوگا کہ ممتنع ہی اور بے معنی بھی تیسری دانست مین ع دور میم مکھرے بر کہ رحمت زنور + یون صحیح معلوم ہوتا ہی کہ دور میم مکہ باضافت بیانی خود مکہ ہی جسمین مہ ہی رے اسکی کہ رحمت پر جیسا کہ عبارت مصرع کی صاف بتا رہی ہی۔

نکتہ از کثرت نشر نفحات اخلاقش اجزاے طیب بروے ہواے طیبہ میتوان یافت واز غایت صفاے عین شریعتش جمال ملائکہ از ہرلاے کہ درون مکہ باشد میتوان دید

مثنوی تا سپاہش در تہامہ زد لوا + شد دل ماہ از تہ او رونما + کردہ تا جاوید خیلش در حجاز + خرد قطع کا فران زاطراف ساز + یافتہ از نور آن شمع حسب + روشنی قرب رب عین عرب + اللغات نشر بالفتح بوے خوش اور بچھانا اور فاش کرنا بفتحتین پراگندہ ہونا اور پراگندگان اور پراگندہ جمع واحد یکسان نفحات بفتحات بوہاے خوش طیب بالکسر بوے خوش و خوشی و خوش طبعی اور پاک ہونا طیبہ بفتح اول و سکون یا و فتح با مدینہ منورہ شریعت جوے بزرگ اور پانی کا کنارہ جہان سے مخلوق پانی پئین اور راہ پیدا کی ہوئی خداے تعالے کے بندون مین اور دین محمدی عبادات و معاملات مین لاے گل تیرہ تہ حوض و جوے آب اور کاد شراب کی و تاے جامہ تہا مہ مکہ معظمہ حجاز نام ایک ملک کا عرب سے کہ مکہ و مدینہ و طایف وغیرہ وہ شہر کہ غور و نجد کے درمیان ہین ہین ما خوذ حجز سے جسکے معنے دو چیز کے درمیان مین ہونا اور یہ ملک بھی مابین نجد و غور کے ہی و نام مقام موسیقی حز بتشدید بریدن ساز سامان اور باجہ مثل دف و چنگ وغیرہ و ترکیب و سلاح جنگ و اسباب و مہانی و موافق و چاق و توانا و سازوار و مکر و حیلہ و مانند و نفع و رسن تاز حسب بفتحتین اندازہ اور

شمار کسی چیز کا وشرف وبزرگی مال وجاہ ودین کی وبمعنی موافق اور یہ لفظ کبھی نسب کے
ساتھ مستعمل ہوتا ہی جو بالفتح شمردن اور موافق اور مثل اور بسندا ور مقدار کے معنے
مین ہی **معنے** ترکیبی نشر اکثر اخلاق کو خوشبو سے تعبیر کرتے ہین اسواسطے کہ دونون چیزین
مفرح اور مقوی دل ودماغ کے ہین بس مصرح بھی آنحضرت کے اخلاق عظیم کی صفت
مین کہتے ہین کہ ایسی خوشبوئین آپ کے خلق کی بکثرت پھیلی ہوئی ہین کہ طیبہ طیبہ مین روے
ہوا پر جو مراد جانب بالا سے ہی ہر جوینده اجزاے طیب کے پا سکتا ہی اسقدر چھا رہے ہین
اور ثبوت اس دعوی کا معنے معمائی مین ڈھونڈھنا چاہیئے اور ایسا چشمہ صاف وروشن
عین شریعت کا اُسمین بہایا ہی کہ جولاے اور کیچڑ کہ مکہ کے اندر ہی باوجود تیرہ وتاریک
ہونے کے ایسی مصفا اور مجلا ہورہی ہی کہ جمال ملائکہ کا اُسمین دیکھ سکتے ہین اور ظاہر
کہ جہان چشمہ بہتا ہی وہان کیچڑ بھی ہوتی ہی حاصل یہ کہ چشمہ شریعت کو ایسا صاف کیا ہی
جسکی کیچڑ اس رتبہ کو پہونچی ہی کہ ملائکہ جنکو کوئی نہین دیکھ سکتا اُنکا جمال اُسمین مرئی
ہوتا ہی اسکا لطف بھی معنے معمائی مین حاصل ہوگا **معنے** ترکیبی **مثنوی** ہے یعنے
جب اُنکی سپاہ نے تہامہ یعنے زمین مکہ مین اپنا نشان نصب کیا تب دل ماہ کا اسی تہامہ
کی تہ سے رونما ہوا یعنے ماہ تہامہ سے کہ ذات آنسرور کی ہی تہامہ روشن ہوا اور جب سے
اُنکے لشکر نے حجاز مین اپنی جا اور جگہ دیکھی قطع برید کا فرون کا اِدھر اُدھر حجاز سے ساز کیا
ای درست وآراستہ اور آنحضرت یہ ایک عالی ذات پاک صفات شمع حسب کے ہین جس
سے مراد شرف اور بزرگی مال وجاہ اور دین کی ہی کہ اسی شمع کے نور سے عین عرب کو
خواہ ملک عرب ہو خواہ شرفاے عرب سب کو قرب رب کا حاصل ہوا ہی **معنے**
معماے نشر طیبہ کی ہاے ہوا پر اجزاے طیب کہ حروف اُسکے ہین موجود جسکا اشارہ
بہ روے ہوا تھا مکہ کے اندر لاے آنے سے ملائکہ مرئی ہوتا ہی جو ایجا لاے درون مکہ
سے فرمایا ہی **معنے معماے مثنوی** تہامہ کا لوا الف ہی راست بصورت نشان اول
جز تہامہ کا تہ دوسرا امہ جسکا دل ماہ بس رونماے ماہ کی تہ تہامہ سے روشن حجاز
کے درمیان مین لفظ جا موجود اور ادھر اُدھر سے اسکے حز حاصل ہوتا ہی جسکا مجموع

پے.

حجاز لفظ رب سے جو قرب عین کا ہوگا عرب ہو جائے گا محسنات کلام طیبہ مکہ تہامہ حجاز عرب باہم مناسب ساز و حجاز دونون مین ایہام و تناسب ایسے ہی شریعت اور عین صفا اور لاے متضاد ایسے ہی رو اور درون سیاہ اور خیل اور لوا باہم مناسب علے ہذا شمع اور نور اور روشنی حسب رب عرب تینون ہموزن اور بہت باتین ہین کما ہوالظاہر الاختلاف شارح نے قطع نظر تعلق معنے ترکیبی نثر و مثنوی کے ایک معما اپنا ایسا لکھا ہی تہامہ کا کہ مصرح کا معما تو حل ہو گیا انکا معما کہ دریا کا سا پھیر ہی کچھ سمجھ مین نہین آتا لکھتے ہین کہ لفظ تا سیاہش تین جز سے تحلیل ہوا تاس و یا و ہش لفظ تاس کو کہ اسکا یا نون سین مسماے ہی لفظ ہا پیش ہوا اور حرف شین لفظ ہش مین شین ضمیر راجع بحرف ہا کہ کلمہ تہامہ مین ہی ردلوا سے اشارہ اُسکے استقرار و استحکام کا ہی یعنے ہا کا بس معنے یہ ہوے کہ حرف ہاے تہامہ مین مستقر ہوے دل کا لفظ ما کام ہی کہ تہامہ سے رونما ہوا بس لفظ ام منظروف لفظ تہ اور ہاے مسماے کا ہوگا تہامہ موجود ہو جائیگا انتہی یہ ترکی تو اُنھین نے سمجھی ہوگی جنھون نے ماہ کے لفظ سے جو عبارت شرح مین دل اخلاص سرشت کے بعد تھا ہا اور نسبت کے بعد سے باب کے با دو نون کو مٹا کے ما اور با رکھا ہی اسلیے کہ آخر کل ہی سمجھا ہوگا جب تو جز مین تصرف کیا اور مین تو سوا عبارت اور اشارات مصرحہ رحمۃ اللہ علیہ کے نہ اور کو سمجھون نہ مانون مصرح نے تہامہ مین جو معما نکالا ہی اُسکے اشارات شعر مین صاف صاف موجود وھو الکافی۔

نکتہ۔ زیر سناے سنان سیاہش قامت گردون نون گشتہ و در سائیہ عباے عبادتش قد ابدال دال شدہ قطعہ پیش خیش تیغ خیل آسنری + ماندہ انداز بہیسرے کفار فارہ + ہمچہ اخ یار اخ از اشفاق او + گشتہ باہم زمرۂ اغیار یار + ہر کہ بربستہ بکین او میان + دید چون شمع از تہ زنار نار + اللغات سنا بالفتح روشنی سنان بالکسر فسان و سر نیزہ و عصا اور تیزی کسی چیز کی نون گشتہ اے خمیدہ عبا بالفتح گلیم و پوشش پشمی عرب عبادہ بالضم و موحدہ مشددہ پرستندگان خدا ابدال بالفتح ایک گروہ ہی اولیا سے

کہ حق تعالی زمین کو انکی برکت سے قایم رکھتا ہی اور یہ ستر آدمی ہین چالیس شام
مین تنیس اور جگہون مین اور جو مر جاتا ہی دوسرا اوسکی جگہ قایم ہوتا ہی دال شدہ
یعنے کج سرے سردار و سرداری فار جمع فارہ یعنے موشان اور ایک مرض ہی
جس سے شتر لنگڑا ہو جاتا ہی اخ بالفتح برادر یار مددگار اشفاق بالکسر مہربانی کرنا
اور ڈرانا بالفتح جمع شفقت اخیار نیکوان و نیکوکاران زنار بالضم و تشدید نون وہ
ڈورا جو مجوس وغیرہ کمر پر رکھتے ہین خیل بالفتح سواران و اسپان زمرہ بالضم گروہ
معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ مین مصرح ثنا سناے سنان یعنے چمک دمک نیزون لشکر
آنحضرت صلعم کی فرماتے ہین کہ گردون ہرچند بڑا متحمل بار گران بلکہ معنًا خود آلۂ جر ثقیل کا
ہی کہ مہر و ماہ اور سیار و ثوابت بیشمار اوٹھائے پھرتا ہی تاہم جب شعاع و روشنی ان
نیزون کی اسکے پار ہوئی اور انکی سنا کے نیچے دبا تو قامت اسکا آخر نون کی طرح خم گشتہ کیا یعنی
خود نون ہی ہو گیا اور پار ہونا روشنی کا اجرام مصفا سے ظاہر اور روشن دوسرے فقرہ
مین صفت آپکے اومت کی عابدون کی ہی کہ اپنی عبا یعنے کمل کے سایہ مین ایسے عظمت
و اجلال کے ساتھ بیٹھے ہین کہ اوس عبا کے سایہ کے نیچے قد ابدال کا جو اخص بندگان
خدا سے ہین اور انکی برکت سے زمین قایم دال ہوا ای دوتا و کج خواہ بوجہ تعظیم خواہ
بار عظمت سایہ سے حال آنکہ سایہ ہر شی کا کیسی ہی گران ہو گران نہین ہوتا معنے
ترکیبی قطعہ یعنے پیش نیش تیغ زہر آلود غازیان لشکر آنسرور کے کفار ناہنجار بسیر ہو کے
فارہ گئے یعنے موشون کیطرح بھاگتے اور سوراخون مین گھستے پھرتے تھے اور ایسی
شفقت پدری آپکی اونپر تھی کہ جملۂ اخیار لشکر باہم ایسے یار و مددگار تھا ایک دوسرے
کے تھے جیسے اخ یار اخ کا یعنے بھائی کا بھائی کہ بھائی کے بدلے اپنی جان دیدیتا ہی اور
جسنے اونکی جنگ و کینہ پر کمر باندھی اور مطیع فرمان نہوا نہ اپنے کفر سے باز آیا اوس کا فر
ناری کی شمع کیطرح اپنے زناری کی تہ سے نار اوٹھی کہ اوس نار مین جل کے روسیاہ
ہوا معنے معماے نثر سنان مین سنا کے نیچے نون موجود ایسے ہی عباد مین عبا کے
سایہ مین دال ہی معنے معماے قطعہ کفار کو بسیر کرنے سے فار رہتا ہی اخ یار لخ

اول جز کو دوسرے جز کے ملانے سے اخیار حاصل ہوتا ہی اور دوسرے کو تیسرے سے ملاؤ تو
یار اخ ہی اور جو یار اخ کو قلب کے طور پر ملاؤ تب بھی اخیار رہی زنار کی تہ مین نار موجود
محسنات کلام مصرع نے اس نکتہ مین کیسی خوبیان بھری ہین سنا سنان سپاہ
سایہ سرے سب کا سر کلمہ سین ایسے ہی عباد عباد کا عین نون سنا و سنان مناسب
نون گردون ایسے ہی دال عباد و قد و ابدال بلکہ ابدال مین پوری دال ہی پیش نیش
تجنیس تام سری ببیری متضاد اور ببیری مین یہ لطف بھی کہ وہ بے سر و پا تھے ای
بے اصل و بنیاد کفار کا کاف تیغ کی صورت اور اسکے آگے فار کس خوبی کے ساتھ
ہی اور نیز نیش کے لفظ سے زہر بھی مفہوم ہوتا ہی جس سے چوہے بھاگتے ہین کفار
فار اور اخیار یار اور زنار نار نوعی تجنیس مطرف بر اور میان باہم مناسب تہ زنار کیسا
لطیف ہی کہ زنار تہ دار ہوتا ہی یعنے بٹا ہوا گویا اپنی تہ مین اُسنے نار انکے لیے چھوڑ رکھی
ہی اور تشبیہ شمع سے کیا ہی خوب ہی کہ اپنے زنار ہی سے جلتی ہی اور اس سارے
نکتہ مین رعایت تجنیس مطرف کی مرعی ہی **الاختلاف** شارح نے معنے ترکیبی جو اس
نکتہ مین لکھے وہ لکھے طرہ یہ کہ تیسرے مصرعہ مین اخیار کی جگہ اغیار بھی لگا دیا باوجود
موجود ہونے اخ یار اخ کے اور اسکے ساتھ یہ بھی کہ حرف خا و غین قریب المخرج ہین معما
مین ایسا فرق کم ہی **شعر** چشم بازو گوش بازو این ذکا + خیرہ ام در چشم بندے خدا +
نکتہ شب معراج باسپ فلک پا در آوردہ و اسباب قرب را مہیا ساختہ و در شام
دعوت بکاسہ ماہ دست آوردہ و مائدہ معجزے انداختہ **مثنوی** رہنما دید شکل نون
بابا + قاب قوسین یافتہ زدنے + مائدہ زو باز جبرئیل برہ + سدرہ دید پیشش از سدرہ +
کردہ صمصام ساعدش زجہاد + میم ماہ از الف دو چشمہ صاد + بر رخ بدر صورت ید اوست +
گر صفارا اوتمام نکوست + **اللغات** معراج آلہ عروج کہ نردبان ہی دعوت بالفتح
کسی کو کھانا کھانے کو بلانا معجز بالضم و کسر جیم عاجز کرنے والا اور خرق عادت اور کرامات
سے قاب قوسین مقدار دو کمان ایک لغت مین کہ موسوم بہ شمس اللغات تھا لکھا تھا
کہ یہ لفظ مقلوب اصل مین قابین قوس ہی یعنے دو گوشے ایک کمان کے دسنے بالفتح

یعنے نزدیک سد بفتح و دال مشدد مانع وحائل میان دو چیز سدرہ درخت کنار آسمان
ہفتم ہے کہ حد رسائی جبرئیلؑ کی ہی صمصام بالفتح شمشیر بران ساعد بکسر عین بازو اور
ہونچا جہاد بکسر اول جنگ با کفار بدر بالفتح ماہ تمام اور وہ جگہ جہان آنحضرت کے زمانہ مین
لڑائی ہوئی تھی اور ماہ تمام کو اس سبب سے بدر کہتے ہین کہ بعد غروب آفتاب کے
سب اشکال و کواکب سے پہلے طلوع کرتا ہی ید بالفتح و تخفیف دال دست و نعمت
و دولت و نیکی و ملک و منت و قوت و قدرت و خواری معنے ترکیبی نثر پہلے فقرہ
مین بیان شب معراج کا ہی معنے یہ کہ شب معراج آنحضرت نے اسپ فلک پر جو براق تھا
پاے مبارک رکھا اور معًا اسباب قرب الٰہی کا مہیا کر لیا یعنے پانون رکھتے ہی قرب الٰہی مین
فائز ہوگئے دوسرے فقرہ مین ذکر معجزہ شق القمر کا ہی یعنے شام دعوت اسلام مین
کاسہ ماہ مین ہاتھ لیجاتے ہی مائدہ معجزہ کا معًا لگا دیا یعنے قمر کو دو ٹکڑے کر دیا نہ وہ بُعد
مسافت حارج ہوے نہ یہ دوری ماہ کی مانع دونون فقرون مین واو معیت کی ہے
معنے ترکیبی مثنوی پہلا شعر مقتبس ہی آیت کریمہ ثُمَّ دَنَیٰ فَتَدَلّٰی فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ
اَوْ اَدْنٰی سے یعنے جب حضرت مقام دنی مین جو مراد قرب الٰہی سے ہی ہونچے رحمت الٰہی نے
لطف خاص سے رہنمائی کر کے قاب قوسین مین ہونچایا یعنے ایسا قرب حاصل ہوا
کہ انمین اور خداے تعالی مین فرق ایک کمان کے دو گوشون کا رہا یا اس سے بھی بہت
کم دوسرے شعر کے یہ معنے کہ حضرت جبرئیلؑ جو اس راہ مین انکے ہمراہ تھے باوصف
اُس قرب و منزلت کے ان سے پیچھے رہ گئے سدرہ جو انکی حد ہی انکا سد رہ ہوا
کہ مجال آگے بڑھنے کی نہ تھی تیسرے شعر مین پھر معجزہ شق القمر کا ذکر ہی یعنے وقت
جنگ کفار کے کہ خواہان معجزہ کے تھے انکی صمصام ساعد نے ماہ کے بیچ مین پڑ کے
میم ماہ کو دو چشمہ صاد اے صاد دو چشمہ بنا دیا جیسا کہ خوشنویس ہنگام اصلاح حروف
بنا دیتے ہین کہ سب نے اسکو اپنی دونون آنکھون سے دیکھا اور میم خط نسخ مین جو اصل
سب خطونکی ہی مدور لکھا جاتا ہی چوتھے شعر کے یہ معنے کہ وہ بدر جسکو آپ نے شق
کیا تھا ہمیشہ اُسکے رُخ زیبا پر نور پر انکا ید رحمت رہتا ہی جسکے سبب سے اسکی رہا ے

صاف ہمہ تن اور بالتمام نیک ہی تیرگی اور تاریکی سے دور **معنے معمائے** نثر اسپ مین
جو بالائینگے اسباب حاصل ہوگا اور ماہ جو مدور بصورت کاسہ کے ہی جب اسمین ید جو بمعنے
دست کے ہی لیجائینگے مائدہ موجود ہوگا اور فن معما مین باد پا یکسان ہین **معنے معمائے**
مثنوی رہ نما سے مراد دال ہی اور یہ جب شکل نون کی یا کے ساتھ دیکھے گا دنی ہو جائیگا
اور نون بایا سے شکل لفظ نبی کی بھی مرئی ہوتی ہی رہ کے سامنے سد آنے سے سدرہ
ہوجاتا ہی میم کے دور مین الف تیغ کا ہونے سے صاد دو چشمہ حاصل ہوتا ہی بدر کے رُخ
پر صورت ید کی ظاہر جب رائے صفا اس سے منضم ہوگی بدر ہوجائیگا **محسنات کلام**
شب شام معراج دعوت یا دست کاسہ ماہ مائدہ معجزہ سب باہم مناسب سدرہ سدرہ
تجنیس تمام ایسے ہی مائدہ مانده شکل رخ صورت باہم مرادف دست ید ساعد مرادف
یکدیگر اور جو حروف تہجی ہین اور سوا انکے کما؟ لایخفی **الاختلاف** شارح نے لکھا اسپ
فلک خواہ براق خواہ فلک مین کہتا ہون براق کا آنا تو ثابت و مروی ہی بروایات
صحیحہ اور اسپ فلک تو ایک مجاز دوسرے فن والون کا ٹھہرایا ہوا پھر اُس اصلی حقیقی
کے سامنے اس مجازی مستعار کی کیا حقیقت جو یہ بھی شمار کیا جائے اور جو کچھ تقریر ہی
اُسکو وہی جانین۔

نکتہ عین نعل براق در زیر پائے براق او براقع جمال افلاک طے کردہ و عکس آن
در دیدہ کج نظران عقارب گشتہ والف انگشت مبارکش ترکیب مہ را دو نیمہ کردہ واز
میان خاتم جلالت بجہت ختم رسالت انگشت نما شدہ **شعر** ملک النبوة میمہ کالخاتم +
لک ختمہ یا افتخار العالم + **اللغات** براق بفتح و تشدید رائے مہملہ جو چیز کہ مثل ابرک
اور سنگ سرمہ کے چمکتی ہوئی ہو براقع جمع برقعہ پردہ منہ اور کل جسم کا عکس بالفتح
اُلٹا کرنا اور وہ جو آب و آئینہ اور انکی امثال مین پیدا ہوتا ہی عقارب بفتح جمع عقرب
بمعنے کژدم خاتم بفتح و کسر تائے فوقانی مہر وانگشتری اور سوا اسکے جس سے مہر کرین
بمعنی ما یختم بہ جلالت بزرگ ہونا اور بزرگی انگشت نما کامل و مشہور تر و رسوا
نبوت بضمتین و تشدید واو خبر دینا اور پیغمبری لک اے برائے تو افتخار بالکسر فخر کرنا

ومابہ الفخر عالم بفتح لام مایعلم بہ الصنائع **معنے ترکیبی نثر** پہلے فقرہ مین صفت اُنکے براق
برق رفتار کی ہی یعنے براق کے پانُون کے نیچے جو نعل شفاف وبراق تھا اُسکی عین نے
براقع یعنے برقعے جمال افلاک کے طی کیے اور سب کا جمال تمام وکمال دیکھا اور سب
کی سیر کی اور پھرا اور حال یہ کہ عکس اُسکا یعنے براقع کا نہ کھولنا کج نظرون کی آنکھون مین
عقارب ہوگیا یعنے سخت دشوار ونا گوار دوسرے فقرہ مین دوسری صورت پر
پھر بیان شق القمر کا ہی کہ اُنکی انگشت الف نے ترکیب ماہ کو دو نیمہ کیا لے دو ٹکڑے
اور یہی الف خاتم جلالت مین سے ختم رسالت کو انگشت سے بتانے لگا کہ بیشک
خاتم ختم رسالت کی اُنکی انگشت مین ہی زیادہ توضیح معما مین ہوگی **معنے ترکیبی
شعر عربی** یعنے ملک نبوت کہ اُسکا میم جو مثل خاتم کے ہی جسکے زیر نگین ملک اور جملہ
اشیا اُسکی ہوتی ہی لے افتخار عالم خاص تمھارے ہی واسطے ختم خاتم نبوت کا ہی
کہ تمھین پہ نبوت ختم ہوئی جیسا کہ فرمایا لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ **معنے معمائے نثر** براقع مین
حرف عین جو عین نعل ہی براق کے زیر پا موجود اور عکس مستوی اسکا عقارب
مہ کے بیچ مین الف انگشت لانے سے ماہ ہوتا ہی اور مہ کے دو ٹکڑے الف کے
اِدھر اُدھر موجود کہ بدستور مہ ہی چنانچہ عیان **معنے معمائے شعر** لک کے اول
میم لانے سے ملک ہوتا ہی اور ختم مین انگشت الف کے داخل ہونے سے خاتم
محسنات شعر ونثر بُراق بَراق براقع تینون مین لفظ متجانس موجود ہین ایسے ہی
برعایت الف انگشت کے مبارک خاتم جلالت رسالت افتخار عالم سب ایسے لفظ
مذکور فرمائے ہین جنکے درمیان الف ہی مثل ماہ کے نیمہ بجائے دو نیم کے اسواسطے کہا ہی
کہ اسمین بھی مہ موجود ہی اور سوا انکے۔

نکتہ ہر کہ صاد چشم بر جب صحب او نہادہ صورت صحت امور اعتقادیہ یافتہ و ہر کہ ولای
اولاد او در دل نہفتہ اِذ یعنے داہیہ فساد از وے کنارہ گرفتہ **قطعہ** ببین در آخر اصحاب
خواجہ بے وبدان + کہ عاقبت بد وکون از بدی اصحا اند + دلیل آخرا ولاد ہم ببین کا یشان
بہ پیشوائی دال دیانت اولا اند + **اللغات** حب بالضم والتشدید دوستی وختم صحب بالفتح

بجمع اصحاب بمعنی یاران صحب بالکسر تندرستی و بے عیبی ولا بالکسر دوستی رکھنا اور دوستی داہیہ سختی و بلا اصحا جمع صحیح اولا بالفتح صواب ترو سزا وار ترو نیز بمعنی والی **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین صفت اصحاب و اولاد کی ہی چنانچہ فرمایا کہ جسنے اپنی صاد چشم کو اُنکی صحب کی حب و محبت پر رکھا اور محب اُنکا بنا اُسنے صورت صحت امور اعتقادیہ دین کی پائی اُسی کا اعتقاد صحیح و بے عیب ہوا اور جس نے دوستی اُنکی اولاد کی دل مین چھپائی اُسنے اِدُسے کنارہ پکڑا یعنے داہیۂ فساد سے جو بلا و سختی ہی بچگیا اور محفوظ رہا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دیکھ کہ آخر اصحاب کے بے ہی بس جان لے کہ آخر کار دونون جہان مین ہر بدی و بُرائی سے یہی اصحا ہین یعنے ہر بدی و برائی سے صحیح و بے عیب اور اولاد کے آخر کی دال کو دیکھ اور سمجھ لے جو لوگ رہنما دینداری کے ہین اُنکی پیشوائی کو یہی اولا ہین یعنے پیشواؤن کے پیشوا یہی ہین **معنے معماے نثر** صاد چشم کو جب حب پر رکھینگے صحب ہوگا اور اس سے صورت صحت کی بھی ہویدا ہی اولاد کا دل ولا ہی اور کنارون سے اسکے اد حاصل ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** اصحا کے آخر بے للانے سے اصحاب اور اولا کے آخر دال لانے سے اولاد ہوتا ہی **محسنات کلام** صاد صحب صورت صحت سب کا سر کلمہ صاد آیسے ہی بے بدان بدو بدی اور وہ کلمات جن مین حروف ایک جنس کے جمع ہین جیسے اد داہیہ فساد دال دلیل دیانت اولاد خالی صنائع سے نہین بدو کون مشعر اس اشارہ کے ساتھ ہی کہ اصحاب مین بے کے دو عدد ہین اور نیز اولاد مین دال کے چار جو چار حد عالم ہی اور سوا انکے دیکھو غور کرو کہ مَحِ جلَّ وَ جلَ فرمایا ہی **اختلاف** حاشیہ پر شرح کے بجاے دیانت نسخہ دلالت کا لکھا ہی میری دانست مین دیانت بہتر ہی اسلیے کہ رہنمائی دینداری کی ٹھیک و بے تکلف ہی اور رہنماے رہ نمائی بتکلف۔

فی المناجات

نکتہ الٰہی خط عفو تو روپوش خطاے ماست وآہ ما دامنگیر گناہ ما در معصیت چون میم و عین دل و دیدہ بر صیت رحمت تو کشادہ ایم و در منقصت قاف قلب بر منصت قبول تو نہادہ ایم

شعر بسیار گشت گرچہ سراپاے جرم ما + در دل زراے رحمتت آمد دو صد صدا **اللغات**
الٰہی بحذف حرف ندا منادی آگہ مضاف بیاے متکلم یعنے اے معبود من عفو بالفتح گناہ
معاف کرنا اور عذاب نہ کرنا اور کسی چیز کا نشان مٹانا اور عطا خط بفتح وتشدید طا
نوشتہ و نوشتن اور خط کھینچنا واسطے فال کے معصیت گناہ صیت آوازہ و ذکر خیر
منصت بفتح وتشدید صاد حجلہ عروس و بالکسر کوئی بلند چیز جسپر عروس کو بٹھائین قبول
بالفتح پذیرفتن جم بالفتح وتشدید میم چیز بسیار اور پانی جمع شدہ در چاہ و بالکسر شیطان
و بالفتح صدف جرم بالضم گناہ صدا بالفتحتین آواز کوہ و گنبد رحمت مہربانی کرنا **معنے
ترکیبی نثر** یعنے اے معبود میرے تیرا خط عفو ہماری خطا کا روپوش ہی یعنے خطا کا
منھ چھپائے ہوے جیساکہ خطا کے منھ پر ظاہر ہی اور ہماری آہ گناہ کی دامنگیر یعنے
اُسکے ساتھ ہے لگی کہ یہ بھی عیان اگرچہ معصیت کا رہین لیکن دل و دیدہ کو تیری
رحمت کی صیت و آوازہ پہ لگائے ہوے تک رہے ہین اور ہرچند منقصت شعار ہین
مگر قاف قلب کو تیری ہی منصت قبول پہ رکھے ہوے ہین **معنے ترکیبی شعر** یعنے
اگرچہ سراپا جرم ہماری کا بسیار ہوا یعنے جرم ہمارے بہت ہی بہت ہین لیکن اسی
جرم مین سے تیری راے رحمت سے دو سے صدائین بھی میرے دل مین آرہی ہین
کہ سیکڑون اُمیدین دلاتی ہین **معنے معماے نثر** خطا کے منھ پر لفظ خط کا موجود
گناہ کے لفظ مین لفظ آہ کا لگا ہوا ہی صیت پر میم و عین لگانے سے جو مشابہ دل و چشم
کے ہین معصیت ہوجاتا ہی اور منصت مین قاف قلب کا رکھنے سے منقصت ہوجائیگا
معنے معماے شعر جرم کا سراپا جم ہی بمعنی بسیار اور دل جرم کا را جسکے عدد دو سے
ہین اور راے رحمت سے ادعا کیا ہی **محسنات کلام** روپوشی خطا کی خط سے اور خط سے
رو کی کیسی الطف ہی اور دامن گیری آہ گناہ سے اور گناہ مین دامنگیر ہونا بھی عادت
ہی تشبیہ میم کی دل سے اور عین کی دیدہ سے کہ بمعنی دیدہ کے ہی بھی کیسی بالغ ہے
علیٰ ہذا قاف قلب اور مثل اسکے صد صدا تجنیس زائد **ع** ہر زیر برگے شتا بندہ ایست
الاختلاف کسی نے بسیار گشت اگرچہ کا بسیار اگرچہ گشت اصل کتاب مین بنادیا ہی

میری دانست مین تو اس تقدیم اگرچہ سے تو وہی تاخیر اچھی تھی آئندہ اپنی رائے

نکتہ آلہی اگر مغفر مغفرت وزی زین ستر تو نباشد تا و نون تن ما از برہنگی محشر سرنگون ورسوا ماند و اگر حفظ حفظ و من منن تو نباشد فا و نون فن ما در میزان قیامت بے بہرہ وبے وزن باشد **شعر** ز اشفتگی جرمم گر رجم تو شد حاصل + چون رجم ترا صورت رحمست شدم خوشدل

اللغات مغفر بالکسر خود آہنی مغفرت چھپانا بخشنا زی بالکسر جامہ زین بالکسر آراستہ کرنا ستر بالفتح پوشیدن بالکسر پردہ و پوشش بفتحتین سپر من بفتح و تشدید نون وزن معروف و ترنجبین اور نعمت دینا اور احسان رکھنا فن بالفتح و تشدید نون حال و گونہ و نوع از چیزی رجم سنگسار کرنا اور نفرین اور عیب و تہمت کرنا رحم بالفتح والضم بخشنا و مہربانی کرنا

معنے ترکیبی نثر یعنے آلہی اگر ہنگامہ محشر مین مغفر تیری مغفرت کا ہمارے سر پر اور زے زین ستر یعنے لباس آراستہ تیری پردہ پوشی کا ہمارے تن مین نہو تو اُس مجمع مین شرم برہنگی سے تا و نون ہمارے تن کو سوائے سرنگونی کے کیا حاصل ہوا آخر شرمندہ اور رسوا ہی رہے اور اگر تیری حفظ اور من منن سے حظ و حصہ نپائین تو فا و نون ہمارے فن یعنے حال و اعمال کی میزان قیامت مین بے بہرہ اور بے وزن ہو جاے کوئی نتیجہ اُسپر مترتب نہو **معنے ترکیبی شعر** مصنف رح فرماتے ہین کہ بر تقدیر میرے جرم کی آشفتگی سے اگر تیرا رجم حاصل ہوا یعنے تعذیب و سنگساری تب بھی مین خوشدل ہون نہ بیدل اسواسطے کہ رجم و رحم کی ایک صورت ہی پس اُمید کہ رجم نہو رحم ہی ہو **معنے معماے نثر** مغفرت سے مغفر اور زین سے زی حاصل ہونے کے بعد مغفرت کی تے اور زین کا نون رہا جسکا مجموع تن اور اسکا سرنگون ہونے سے نت جو مصحف نت کا ہی بمعنی فاش جس سے مراد رسوا ہی ایسے ہی حفظ کے اول آخر سے جب حظ لے لیا تو فی رہی اور منن سے جو من اخذ کر لیا تو نون رہا انکے جمع ہونیسے فن حاصل ہو گا **معنے معماے شعر** جرم کے آشفتہ ہونے سے رجم ہوتا ہی اور رجم و رحم تصحیف یکدیگر **محسنات کلام** مغفر اور مغفرت تجنیس زائد زی مین ایہام ہی یعنے حرف زی و لباس مغفر مغفرت زی ستر مناسب یکدیگر کہ سب اشیاے پوشش سے ہین

اور سترکی رعایت سے برہنگی خط حفظ من منن ما و میزان سب کا سر کلمہ ایک جنس کے
حرف ہین ایسے حروف تہجی باہم مناسب من منن فن میزان وزن ان مین کیسے نون
جمع کیئے ہین سوا اسکے اور جو قابل غور ہین **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ تا و نون سے
یہ مطلب کہ تا سے مراد جوانی ہی اور نون سے پیری اور یہی دو وقت آدمی کے ہین
مین تو اسکو جب معتبر جانتا کہ دوسرے فقرہ مین فا و نون سے بھی کوئی ایسی بات
پیدا کی ہوتی **واذلیس فلیس** مصنف رح نے دونون فقرے نکتہ کے تولے ہوے رکھے ہین
اگر یہ مطلب تا و نون سے ہوتا تو غا و نون مین بھی کوئی بات ضرور ہوتی اور معنے ترکیبی
و معمائے نکتہ کے جیسے ہین ویسے ہین —

نکتہ الٰہی اگرچہ نقد طاعت ما کم ست اما رائے کرم تو در دل بازار امید ما گرم میدارد
ولاف عفاف ما مین یعنے دروغست اما در عین میانہ عفو تو معین ماست **مثنوی**
عمر ما شد فوت در جہل و جفا + عین عفوت می فگن بر فوت ما + اے بباد از قہر تو عین عباد +
چشم ما را سر بہویت گشتہ شاد + بوے لطفت تا بچشم جان رسید + ہمچو شمعش روشنی شد
بر مزید + چشم تا دیدست از تو نقش خشم + می سزد گر دمع خون آید بچشم + عین انعام تو
در قلب انام + می نماید بجر دل از رحب و کام + عین ما را بر سر ما کز عما لست + در نخانعمائے
تو دیدہ نماست + عین ما از روے عفت پاک ساز + تا قرار از تفّ دل یابیم باز +

اللغات عفاف بفتح پارسائی و پرہیزگاری مین بالفتح دروغ و دروغ گفتن معین بالفتح و
کسر عین جاری حدوان و بضم میم و کسر عین یاری دہندہ و بفتح و تشدید مخصوص عمقرر کیا ہوا فوت بالفتح گذرجانا اور ریکلہ اجوف
ہی تا اسکی اصلی اور اگرچہ مصدر ہی لیکن فائت کے معنے مین مستعمل ہی جفا بالفتح و بے ہمزہ
ستم دمع بالفتح اشک اور وہ بیماری جس سے پانی آنکھون سے نکلتا ہی و بفتحتین نیز
رحب فراخ ہونا عما بفتح و تخفیف گمراہی و کوری و ابر سطبر و غلیظ و ابر تنک و رقیق مانند
دود تف بالفتح بخار و گرمی و بالضم آب دہن **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح فرماتے ہین
بار خدایا اگرچہ نقد ہماری طاعت و بندگی کا بہت ہی کم ہی بلکہ کچھ ہی نہین جو خریداری
متاع ثواب اخروی کی کر سکین لیکن رائے تیرے کرم کی دل مین بازار امید کا گرم کیے ہوے ہی

یعنے دل یہی کہہ رہا ہی کہ گو کم ہی مگر وہ ضرور ہی کرم کریگا اور ای معبود میرے ہرچند لاف
عفاف کا ہمارا محض یَین اور بالکل دروغ ہی لیکن عین عفو تیری کا جو درمیان مین پڑجاتا ہی
تو وہ البتہ مَعین یا مُعین یعنے مددگار ہوجاتا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے عمر ہماری
بالکل جہل وجفا مین فوت ہوئی اور گذری یعنے ہمیشہ نادان ہی بنے رہے اور اپنے
اوپر جور وجفا ہی کرتے رہے جیسا کہ تو ہی نے ہمکو ظلوم وجہول فرمایا ہی لیکن کیا عجب
کہ تو اپنے فضل سے عین عفو کی ہماری فوت پر ڈالے رہے دوسرا شعر اپنے مابعد سے
مربوط معلوم ہوتا ہی بحذف منادی یعنے ای معبود میرے اگر تو قہر کرے تو عین عباد
جو ذات عباد کی ہی برباد ہوکے باد ہی رہ جاے ای بے مزہ اور آہ اور نالہ اور ہماری چشم
کا سر تیرے ہی لطف کی بو سے شاد ہی یعنے تیری ہی امید وبو پہ ہم نے آنکھ کھولی ہی
جیسے تیرے لطف کی بو چشم جان مین پہونچی ہی شمع کیطرح روشنی اسکی دوبالا ہوگئی
اس دوبالا ہونے کی کیفیت **معنے معما** سے روشن ہوجائیگی پھر فرمایا چشم نے
جیسے منجملہ تیرے نقوش کے نقش خشم کو دیکھا ہی زار وگریان ہی اور یہ بات ہی بھی
سزا وار ولائق کسواسطے کہ خشم تیرا ایسا نہین کہ اسکو دیکھے اور اشک خونی چشم مین
نہ آئین اور یہ جو انام مین تیری عین انعام کی ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ ساری
مخلوق پر تیرا انعام عام جاری ہی یہ ضرور میرے بحر دل کو رحب وفراخی بخشتا ہی وحصول
مقصد کو بتا رہا ہی اور ہماری عین کو جو آنکھ ہی اور وہ عما سے ہمارے سر پر ہی کہ عما کے
سبب سے جو کوری وگمراہی ہی تیری نعمتین اسکو نہین سوجھتین تو انکو نمود ونما کرے
اسواسطے کہ نما مین تیرے نعما دیدہ نما ہین یعنے تو چاہتا ہی تو اپنی نعمتون کو آپ نمود
ونما کردیتا ہی اور سوجھا دیتا ہی اور کبھی ہماری عین کو روے عفت پر نہ پڑنے دے
اس سے دور وپاک رکھتا یہ زعم نہو کہ ہم اپنی عفت سے پاک ہونگے کہ یہ بالکل تف
ہی یعنے گرمی دل کی بس اگر یہ گرمی دل کی جاتی رہیگی تو دل کو قرار ہوجائیگا **معنے
معماے نثر** کم کا دل اگر راے کرم کی بنکے کرم ہوجائیگا اور مین کے بیچ مین عین
عفو کی پڑیگی معین ہوجائیگا **معنے معماے مثنوی** لفظ فوت پر جو عین ڈالی جائیگی

عفوت حاصل ہوگا عباد سے جو عین بباد کی جائیگی باد رہیگا سر چشم کا جیم ہی جب اُسکو
شم پر جوایما بو سے ہی لائینگے چشم ہو جائیگا بو مرادف شم اور چشم مرادف عین جب شم
عین پر پہونچیگی شمع حاصل ہوگا نکشم نقش چشم دمع مین دم بمعنے خون و عین بمعنے
چشم بس دم کو عین پر لالنے سے دمع ہوتا ہی انام کا قلب اگر عین ہوگا انعام
ہو جائے گا اور بجر کے دل یعنے لوٹنے سے رحب حاصل ہوتا ہی ما کے سر پر
عین ہونے سے عما اور نما مین عین داخل ہونے سے نعما ہو جاتا ہی عفت کا رو عین
ہی جب اس سے عین اُٹھا لینگے فت رہیگا جسکا دل تف ہی **محسنات کلام** کرم
اور گرم نوعی تجنیس برائے کرم کیسا خوب واقع ہوا ہی کہ حروف اور فکر دونون کو
شامل لاف مین دروغ باہم مناسب ایسے ہی نقد و بازار مین اور معین وماکہ عین
یعنے چشمہ اور معین آب روان اور ما بمعنی آب کے ہی کیسے الطف ہین اور سوا انکے
سارے نکتہ مین صنائع اور خوبیان بھری ہین متفطن پر خود پوشیدہ نہین جو مین
ظاہر کرون **الاختلاف** شارح نے دوسرے فقرہ مین جو معین ماست ہی اُسکو صرف
معین بالضم یاری دہندہ کے معنے مین لکھا ہی اور مین نے اگرچہ ماء معین بالفتح اور
معین بضم دونون لکھے ہین مگر میرے نزدیک پہلا مرجح ہی اسواسطے کہ عین وما بھی
اسکے مناسب ایراد کیے ہین اور معین بضم کے مناسب کوئی اور لفظ نہین سوا اسکے
یہ مناسبت بھی ہی کہ پانی دھونے والا ہر شی کا ہی اور عفو مٹانیوالی گناہ کی اور جو معنے
شارح کے بعض بعض اشعار کے ہین یہ انکی رائے ہی مجکو اُسکے حسن وقبح سے کیا غرض
عیسیٰ بدین خود موسیٰ بدین خود۔

نکتہ الٰہی اگرچہ قاف قبر کوہیست درپیش بر قیامت اگر پریشانی قبر ما را بقرب خود
رسانی چون برق ازان توان گذشت و ہر چند حلقہ میم مرگ داغیست بر سر رگ
زندگانی اگر نشان مرگ ما را بکرم منقلب گردانی از تفرقہ گمر شیطان توان رست
مثنوی از کنف تو دل اگر دم زند + تن کفن از شوق تو برہم زند + ور بود از گرد رہت
ہمدمی + خاک شود کاخ دل از خرمی + **اللغات** قاف کوہ گرد اگرد زمین قبر گور

اور گور مین گرنا بر با لفتح بیابان منقلب بالضم وکسر لام پھر نیوالا و بفتح لام پھرا ہوا اور جگہ پھرنیکی
کنف بفتحتین کنارہ وجانب وپناہ وحمایت اور بال مرغ **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین کہ
ای معبود میرے اگرچہ قاف ہماری قبر کا خود ایک پہاڑ ہی ہمارے سر پر اور سامنے اُسکے بیابان
ہولناک قیامت پھر کیسی پریشانی کی یہ بات ہی لیکن اگر اس پریشانی قبر کو اپنے فضل وکرم
سے اپنے قرب کو پہونچا دے تو ہم برق کیطرح اُس سے گذر سکتے ہین اور ہر چند حلقہ میم مرگ کا
مدور بصورت داغ رگ زندگانی کے سر پر رکھا ہی مگر تو اس نشان مرگ کو ہمارے اپنے کرم
سے اگر منقلب کردے تو بیشک تفرقہ مکر شیطان سے ہم نجات پا سکتے ہین **معنے ترکیبی مثنوی**
تیرے کنف وپناہ سے اگر دل دم مارے یعنے دعوے یا بیان کرے تو تن ہمارا تیرے شوق
سے کفن کو درہم وبرہم کر ڈالے اور اگر تیری راہ کی گرد کہ اُفتادہ ہوتی ہی میری ہمدمی
کرے تو کاخ بلند میرے دل کا اُسکی خاک ہو جاے یعنے نہایت ہی مطیع ومنقاد **معنے**
معمائی نثر قبر مین لفظ بر کا پیش قاف ظاہر پریشانی قبر سے قرب حاصل ہوتا ہی اور
قرب مین قاف لفظ رب سے لگا ہوا ہی جسکا اشارہ قرب خود ہی اور یہی قرب برق
بھی ہو سکتا ہی جسکا اشارہ چون برق ہی لفظ مرگ مین میم رگ پر برملا رکھا ہی اگر اس
مرگ کو منقلب کرینگے کرم ہو جائےگا نشان اسواسطے کہا کہ معما مین کاف تازی و
فارسی ایک ہین اور کرم مین تفرقہ ہونے سے مکر ہوگا **معنے معمائی مثنوی** کفن کے
درہم ہونے سے کنف ہوتا ہی خاک کا دل کل خ اور کاخ کا خاک ہی **محسنات کلام** میم مرگ
کو داغ رگ زندگانی کہنا کیسا خوب ہی کہ یہ داغ اسکے ساتھ لگا ہوا ہی قبر کی پریشانی کیسی
الطف ہی کہ وہ ہوتی ہی ہی ایسے بکرم منقلب گردانی قرب خود کہ قرب مین لفظ رب
موجود ہی عجب لطف رکھتا ہی غرض کہانتک خوبیان کلام مصرحہ کی بیان کی جائین اہل فہم
وذکا خود دریافت کر لینگے مین نے مشتے نمونہ واسطے توجہ خاطر شائقین کے لکھدئے
تاغور فرمائین اور دریافت کرین **الاختلاف** شارح نے معما رب کا نہین لکھا اور
بقرب خود خود رسانی پر لحاظ نہ فرمایا شاید اُنکے نزدیک نہو یا خیال ہی نہ کیا خیر
او داند وکار او—

نکتہ آلہی درانساعت کہ چون الف عریان وبے بضاعت سراز میان طین بر آریم وطیان
خوان احسان تو باشیم دندانِ اُمید مارا چون سین بر سر سفرہ مرحمت نعمت فرہ روزی رسان
وورآندم کہ صدائے چشمہ صاد صور بر عین سمع سم ریزد و مارا از عین عطش چشم بر طش
یعنے باران فیض ندائے ندائے تو باشد از سح آب سحاب غفران دل نائرہ مارا ریان
گردان **قطعہ** گرچہ بے آبی آمد بطش قہر تو دلیل + نیستم نومید کاخر دارد از باران نشان +
ورچہ تہدید عذابت زآتش آمد ہم خوشتم + کاول او چشمہ واخر آب آمد دربیان + **اللغات**
ساعت نجومیون کے نزدیک ڈھائی گھڑی وبمعنی قیامت واندک وزمان حال طین بالکسر
گل اور خاک نمناک طیان بالفتح وتشدید یا گرسنہ اور پیچیدہ اور کمہار فرہ بروزن کرہ
زیادتی وغلبہ وسبقت وظفر وزیادہ وافزون عطش بفتحتین تشنگی ندا بکسر آواز کرنا وبفتح تری
ونم غفران بالضم بخشش نائرسوزندہ ریان بفتح ویائے مشدد سیراب وتر وتازہ سح بفتح
وحائے مشدد آب روان وریختن آب بطش بالفتح سخت پکڑنا اور حملہ کرنا تہدید دھمکانا
ڈرانا **معنے ترکیبی نثر** مصورح فرماتے ہین کہ ای معبود میرے اُس ساعت مین کہ
ہم الف کی طرح عریان اور بے بضاعت کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ کوئی نقطہ طین یعنے
خاک سے سر نکالین جیسا کہ قیامت کے دن ہوگا کہ سب دوبارہ زندہ ہوئنگے
خاک گور سے ننگے بھوکے سر نکالینگے اور طیان ای گرسنہ تیرے خوان احسان کے
ہونگے اُسوقت مین تو ہمارے دندان اُمید کو مانند سین کے جو تیرے سفرہ مرحمت
نعمت پر دانت جمائے ہوئے ہی فرہ اور افزونی روزی کی پہونچائیو اور اُسوقت
مین کہ صدا صاد چشمہ صور کی جو قیامت کے دن پھونکا جائیگا عین سمع پر جو سمع ہی ہی
سم ہٹولے یعنے جسکے کان مین پہونچے وہ مرجائے اور اُس شدت عطش وتشنگی
مین ہماری چشم تیری طش یعنے باران فیض ندائے ندا جو نم ہی اُسپر ہو تو ہمارے
دل نائرہ سوزان کو سح یعنے ریزش آب سحاب اور ابر غفران وبخشش سے ریان اور
سیراب کیجیو **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے روز قیامت اگرچہ تیرے قہر وغضب
اور مواخذہ محاسبہ کا دن ہی اور بطش وسخت گیری تیرے قہر کی جتاتی ہی کہ ہم

بے آب وتشنہ ہی رہین لیکن ہم نومید نہین ہین کہ آخر بطش مین بھی نشان تیرے باران کا موجود ہی کہ وہ طش ہی بمعنی باران پھر بے آبی کا کیا غم اور ہرچند تہدید تیرے عذاب کی آتش سے ہی یعنے نار جہنم سے مگر ہم پھر بھی خوش ہین کہ خود عذاب کے اول چشمہ ہی اور آخر آب کہ دونون کشندہ آتش کے ہین لہذا کچھ پروا نہین **معنے معمائی** نثر طین سے جو الف سر نکالیگا طیان ہوگا اور فرہ پر سین لانے سے سفرہ سمع مین عین پر لفظ سم موجود طش پر عین رکھنے سے عطش ہوتا ہی ترکیب سح اور آب سے سحاب حاصل ہوتا ہی نائرکا دل ریان ظاہر **معنے معمائی قطعہ** بطش کے آخر مین طش جو نشان طش کا ہی بمعنے باران موجود عذاب کے اول عین بمعنے چشمہ اور آخر آب ظاہر **محسنات کلام** یہ نکتہ بھی سراسر خوبیون سے بھرا ہی پہلے فقرہ مین ساعت دوسرے مین دم کہ پہلے کے معنے قیامت اور دوسرے کے پھونکنے کے بھی ہین دونون مین ایہام ہی الف کی عریانی وبے بضاعتی جسکا بیان گذرا کیا ہی خوب ہی اور نیز الف کے ساتھ بے بضاعتی کی بے اور طین وطیان مین سر کلمہ طا ایسے ہی سین وسر وسفرہ اور صدا صاد صور اور سمع اور سم اور سوا انکی ندا وندا تجنیس تام چون سین بر سر سفرہ اور عین سمع اور عین عطش اور سح آب اور دل نائر وغیرہم غرض جہانتک غور کرو کوئی لفظ بیکار نہین ہی طبع فہیم خود سمجھ لیگی **الاختلاف** شارح نے لکھا کہ اگر دندان اُمید کی جگہ مصود ندان طمع کہتے تو الیق تھا طمع کے معنے زیادہ حرص کے ہین بس اس موقع پر امید وطمع کے معنون کا فرق ذہن مستقیم پر پوشیدہ نہین ہی لفظ کی نشست بھی کوئی چیز کے مصرحرنے خوب سمجھ لیا ہوگا کسی کی اصلاح کی حاجت نہین ہی اور خود ذاب کے معنے آب خوشگوار کے لکھے ہین حالانکہ غیاث اللغات مین ذاب کے معنے بحوالہ منتخب اور لطائف کے عیب اور سخت تشنہ جسکے پیاس کے مارے لب خشک ہوگئے ہون اور بمعنے گداختہ کے لکھا ہی اُنھون نے لفظ عذاب کے معما مین عین کو چشمہ ٹھہرانے سے جو ذاب بچتا ہی اُسی کو آب خوشگوار لکھدیا اور مصرح کے مصرعہ کو خیال نہ کیا جو فرمایا ہی کہ اول اُسکے چشمہ ہی اور آخر

اُسکے آب ذال سے کچھ غرض نہین اول آخر سے مطلب ہی حسب تصریح مصرع پھر اُنکے طمع کو کیسے الیق سمجھا جاے ع تو برون درچہ کردی کہ درون خانہ آئی +

نکتہ آلہی از تشنگی عین عفوت چون الف نحیف وعریانیم مارا از میان عذاب بیرون آور تا آتش عذاب بشربت عذب مبدل شود و در توب مغفرت جاے دہ تا بخلعت ثواب مشرف شویم **قطعہ** عین العذاب بنور العفو اذ طلعت + فی الخلد یکشف الراجین اسبابا + قد ذاب جوم الجرم تحت سناہا + ان العذاب لعین تحتہا ذابا +

اللغات نحیف لاغر و نزار عذب بالفتح آب شیرین و خوشگوار و خوش مزہ و خوردنی و نوشیدنی خوشگوار ثوب بالفتح جامہ و لباس ثواب بفتح فردواجر وجزاے خیر جو آخرت مین ملے مشرف بضم میم و تشدید راے مفتوح بزرگی یافتہ و خلعت یافتہ راجی بکسر جیم اُمیدوار راجین جمع ذاب گداختہ شدہ جرم بالضم گناہ و بالکسر جثہ و تن اور اطلاق اسکا اکثر فلکیات و سفلیات و معدنیات پر کرتے ہین جیسے جرم کوہ اور جرم قمر اور جرم گوہر سنا بالفتح روشنی تحت ضد فوق بمعنی زیر و پست **معنے ترکیبی نثر**

المعنے یعنے ای معبود میرے تیرے عین عفو یعنے چشمہ عفو کی تشنگی و شوق کے سبب سے ہم مثل الف کے جو جمیع حروف علت مین اخف والین ہی نحیف و عریان ہورہے ہین ہمکو میانہ عذاب سے نکال تو آتش عذاب کی شربت عذب ای شیرین و خوشگوار سے بدل جاے اور اپنے توب مغفرت مین جو پوشش کے معنے مین بھی ہی جگہ دے تا خلعت ثواب سے ہم مشرف ہوئین **معنے ترکیبی قطعہ** عین عذاب یعنے آفتاب عذاب کا جب نور عفو کے ساتھ طلوع کرتا ہی تو خلد کے اُمیدوارون کو خلد مین اسباب نجات کے کھل جاتے ہین کہ یہ اسباب نجات سے ہمکو حاصل ہوے اور تحقیق گل جاتے ہین جرم جرمون کے اُسکی روشنی کے نیچے جیسے برف وغیرہ گل جاتا ہے اور کچھ شک نہین کہ عذاب مین عین کے نیچے ذاب ہی **معنے معمائی نثر** عذاب مین سے جب الف کو نکال کے توب مین داخل کرینگے تو عذاب عذب یعنے آب خوشگوار رہ جائیگا اور توب ثواب ہو جائیگا **معنے معمائی قطعہ**

دوسرے شعر مین بس یہی معلوم ہوتا ہی کہ مین کے تحت مین جو بمعنی آفتاب کے ہی کلمہ ذاب کا لگا ہوا ہی کہ بمعنے گداختہ کے ہی **محسنات کلام** ثوب مغفرت کیسا لطیف ہی کہ مغفرت بمعنی پوشیدن کے بھی ہی اور اسی کی رعایت سے خلعت اور مشرف بمعنی خلعت یافتہ جرم وجرم تجنیس تام وغیر ذلک **الاختلاف** شارح نے عذاب کے معنے آب خوش کے لکھے ہین اور ذاب کے معنے یہان کیسے گداخت کے لکھے بخلاف نکتہ صدر

فی سبب تالیف الکتاب وتعریفہا فی الابواب

نکتہ بندہ فتاحی کہ پیش ہر زندہ دلے از نام خود صورت فنا نمودہ در حضرت اکابر کہ دراے دل دل پاک می نمایند می نماید کہ درین دور کہ ہلال زرین علم علم لام فلک و میم آسمان زار بودہ واجزاے ایشا تر افک وآسان نمودہ قامت الف اشعار شعار رفعت در بر گرفتہ وبجاذبہ کمند گیسوے غوانی معانی سر شعر از زیر بالا شدہ یعنے از وقت موی گشتہ وعین او چون چشم فتان بتان از میان شر سر بر آوردہ گوی قیام قیامت معائنیست کہ صورت شعرا چون اہل کذب دیدہ در میان سر ست نے نے کہ عین شعر آفتابیست کہ از قلب رش علیہم من نودہ طالع و منور ست قطعہ بجور شعرا را از آب رخ ابیات آن سحر ست + کہ طب آوردہ بر سر عین طبع از و بساحلہا + رباعی صورت باغیست در سیرابی ہر گل + بقاف قافیہ سنجان قصائد صائد دلہا + **اللغات** فتاحی تخلص مصرح فنا گذر جانا اور نیست ہونا صوفیون کی اصطلاح مین حدوث وقدم کی تمیز وتفرقہ کا زائل ہو جانا حی بالفتح زندہ ونام حقتعالے اور جمع کرنا اور گھیر لینا اکابر جمع اکبر بزرگان راے عقل وفکر وحرف معروف را می نماید بنمودن سے ظاہر کرنا دور بالفتح گھومنا ہلال بکسر ماہ نو تا سہ شب پھر قمر کہلاتا ہی وسر نیزہ دوشاخہ علم بفتحتین نشان لشکر اور بوٹہ کپڑے کا وکوہ ونشان وبالکسر آگاہ ہونا ودانش فک بالفتح وتشدید کاف جدا کرنا دو چیز بہم درشدہ کا اور قیدی کا چھوڑنا اشعار بالفتح جمع شعر بالکسر وموہا جمع شعر بالفتح شعار بالکسر وہ کپڑا جو نیچے ہو اور اوپر کا دثار اور نشان اہل حرب بجہت شناخت یکدیگر رفعت

بالکسر بلندی قدر اور بلند قدر ہونا در بر گرفتن پہننا پہنانا غوانی جمع غانیہ وہ عورت
کہ حسن وجمال مین اپنے شوہر کے سوا اور مردون سے بے نیاز ہو اور زن جوان
عفیفہ ومستورہ جسکو خواہش مرد کی نہو خواہ اُسکا مرد ہو یا نہو شعر بالفتح مو وبالکسر
شعر دقت بالکسر وتشدید قاف باریکی اور باریک ہونا فتان بالفتح وتشدید تا چور
اور شیطان اور فتنہ انگیز قیام کھڑا ہونا رش بالفتح وتشدید پانی ٹپکنا یا خون یا مثل
اسکے اور باران اندک طالع بکسر لام بر آمدہ وصبح کاذب وماہ نو اور وہ برج کہ
کنارہ افق کے ہو ہنگام تولد مولود یا سوال سائل کے جس سے حساب شروع ہو
بحر بالفتح سمندر وجوے بزرگ ووزن شعر بلحاظ تشبیہ سخن بانواع جواہر ونباتات
مثل دریا یا جیسے دریا مین پڑکے حیران وسرگردان ہوتے ہین ایسے ہی انمین پڑکے
آدمی سرگردان ہوتا ہی اور یہ اُنیس بحر ہین طویل مدید بسیط وافر کامل ہزج رجز
رمل منسرح مضارع مقتضب مجتث سریع جدید قریب خفیف مشاکل متقارب
متدارک طب بہرسہ حرکت پختگی ونرمی وسحر وجادوگری قصائد جمع قصیدہ صائد
شکار کنندہ معنے ترکیبی نثر مصرح آپکو غائب کرکے کہتے ہین کہ بندہ فتاحی
جسنے ہر بندہ کے سامنے اپنے نام سے صورت فنا کی ظاہر کی ہی زندہ سے مراد
سخنوران متقدمین و زمانہ خود اپنے زمانہ والون کا زندہ ہونا تو مخفی نہین مگر متقدمین
کا اس نظر سے کہ اُنکا نام اُنکے کلام سے چلا جاتا ہی گویا وہ زندہ ہین نہ مردہ اور
صورت فنا کی ظاہر کرنے سے یہ مراد کہ اُن سخنورون کے مقابل آپکو بے بود وبے نمود
جانتا ہی کہ یہ امر مبنی بر عجز وکسر نفسی ہی جو اکابر وبزرگوار ایسے ہین کہ جنکے
دل راے روشن پر نور سے اُنکا دل پاک نمایان ہی یعنے اُنکی راے دیکھنے سے
اُنکے دل پاک کی پاکیزگی ولطافت ظاہر ہوتی ہی غرض سخن اُنکا آئینہ اُنکے باطن
کا ہی وہ فتاحی ان اکابر کے حضور مین ظاہر کرتا ہی کہ اس دور مین ایسا ہلال زرین
علم علم کا نمود ہوا جسنے لام فلک اور میم آسمان کا چھین کے دونون کو فک وآسان
کر دیا ہلال کا زرین ہونا خود روشن اور عربی مین سر علین کا جو یہان مقصود ہی

ہلالی لکھا جاتا ہی یہان سر عین علم کو ہلال ٹھرایا ہی اور جزو سے ارادہ کل کا حاصل یہ
کہ اس ہلال نے ایسا اوج و عروج پایا ہی کہ فلک و آسمان دونون کی رفعت و
بلندی چھین لی اور انکے اجزا کو فک و آسان بنا دیا اب یہ حال ہی کہ الف
اشعار کا جو بصورت قامت ہی شعار رفعت کا بغل مین دبائے اور پہنے ہوے
ہی اور سر شعر کا جو بموجب اَلشِّعْرُ اَسْفَلُ الْعُلُوْمِ کے نیچا ہو رہا تھا بمدد جاذبہ کمند
گیسوے غوانی یعنے حسینون عفیفہ مستورہ معانی کے زیر سے بالا ہوا اور باریکی
و باریک بینی سے بال بن گیا عین اسکی گویا چشم فتنہ انگیز معشوقون کی ہی جس نے
شعر مین سے سر نکالا ہی یہ حال دیکھکر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ قیامت معانی کی برپا
ہوئی جب تو صورت شعر کی آنکھ اہل کذب کی طرح سر مین نکالے ہی جیسے کاذبون
کی آنکھین اس روز سر مین ہونگی اور شعر بھی اہل کذب سے ہی جیسا کہ کہا ہی
اَکْذَبُہٗ اَحْسَنُہٗ جو کہ اسمین نوعی مذمت شعر کی تھی لہذا اسکے تدارک مین بتاکید
و تکرار فرمایا کہ نہین یہ بات نہین ہی بلکہ عین شعر کا ایک آفتاب ہی کہ دَسْ عَلَیْہِمْ
مِنْ جُنُوْحِہٖ کے قلب سے طالع اور منور ہی یعنے ٹپکا اوپر اسکے نور سے معنے
ترکیبی قطعہ بحرونکو آب رخ ابیات سے وہ سحر و جادو حاصل ہوا ہی کہ عین طبع
کی کہ یہ عین بمعنی چشمہ کے ہی طبب کو جو سحر و ساحری ہی ان بحور سے نکالکر اور
سر پر لادکر کنارون پر لائی ہی اور ڈھیر لگا دئے ہین رباعی کو رباعی کیسے کہون وہ تو
صورت ایک باغ کی ہی جسمین اقسام گل سیراب و ریان ہو رہے ہین اور
قافیہ سنجونکے قصائد کا کیا بیان کہ انکا قاف کیسا صائد دلون کا ہو رہا ہی اور شکار
کرتا ہی قاف کی صورت پھندے کی سی ہی بھی چنانچہ ظاہر معنے معمائی نثر
فتاحی مین صورت فنا کی حی کے سامنے ظاہر اور دونون تصحیف ایک دوسرے
کی اسی لیے صورت کہا ہی را کا دل آرہی پاک کا دل کا ب جب کا ب دل را کا
بنے گا اکا بر ہوگا سر عین علم کا ہلال جب یہ ہلال لام فلک اور میم آسمان کو لیجائیگا
علم ہوگا اور فلک و آسمان فک و آسان رہ جائینگے اور لام و میم ملنے سے لم بھی

ہوتا ہی جو فک کے ایما سے سمجھا جاتا ہی مرادف لم کا ہی بمعنی نفی الف اشعار کے بغل مین
شعار موجود سر شعر کا شین ہی اور مکسور بمعنی کلام موزون جب زیر سے بالا ہوگا یعنے
مکسور سے مفتوح شعر بمعنے مو کے ہوجائیگا جسکا اشارہ موکشتہ سے کیا ہی اور شعر
کا اول آخر شر ہی اور شر کے درمیان مین عین کہ اس شر مین سر نکال کے شعر ہوا ہی
شعر کے اول آخر بطور تصحیف کے سر بھی ہی اور عین اس سر مین مثل دیدہ کے قلب رشس
کا شر اور جب آفتاب عین کا اسمین سے طلوع کرے گا شعر حاصل ہوگا **معنے معمائی** +
قطعہ ابیات کے رخ پر آب ظاہر موجود طب کو عین پر لانے سے طبع ہوجائیگا رباعی
مین باعی تصحیف باغی کے رہی رے اسکا ایما سیرابی سے کیا ہی کہ رے بمعنی سیراب
وریان کے ہی قصاید مین قاف کے بعد صاید لگا ہوا ہی **محسنات کلام** می نمایند
می نماید مرادف یکدیگر و تجنیس زائد علم علم تجنیس تام در بر گرفتہ کیا ہی خوب ہی
کہ شعار الف کے بغل مین ہی ایسے ہی زا زیر بالا جنسے کسرہ اور فتحہ بھی مراد ہی قیام و
قیامت صنعت اشتقاق دیدہ ور سر کیسا الطف ہی کہ سر مین ہوتے ہی ہین بحر ابیات
طبع طب سحر ساحل شعر کذب سب باہم مناسب رباعی کی رے کو سیرابی سے
کیا ہی جتایا ہی قافیہ سے پورا حرف قاف نکلتا ہی اور بہت سوا اسکے کہ ذہن
سلیم پر مخفی نرہینگے **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ کی شرح مین ایسی طول طویل
تقریر رنگ برنگ لکھی ہی اور تاویلین بتسویلین گوناگون کی ہین کہ شاید طالب
و شایق کو نفس مطلب کے بھی لالے پڑجائین اور ہر چند پاے فکر مین آلے آلے
آبلے ہوجائین تب بھی خار خلجان کا خاطر سے نہ نکلے لہذا مین تو یہی کہونگا ع
کس کام کا وہ گل ہی کہ جس گل مین بو نہین +

فی ذکر شعراء الماضیہ

نکتہ فردوسی از فردوسی ست در میدان فرسی و دو دلاور ست کہ اولا در نظر
فرو می آید وسی در آخر می نماید **شعر** فردوسی از بشعر بسی سال فرد زیست +
چون رفت فرد عاقبت نام او دوسی ست + **اللغات** فر بالفتح و تخفیف

شان وشوکت و نور و پرتو وزیبا فرسی منسوب بفرس بالضم فارس کے لوگ فرد تنہا و یگانہ سنی ۳۰ ہندی تیس دوسی ساٹھ عاقبت فرزند و آخر و انجام کار **معنے ترکیبی نثر** مخفی نرہے کہ مصرح نے بیان سبب تالیف کتاب کا شروع کیا ہی اسی سبب سے نکتہ صدر مین مجملاً کچھ صفت سخن اور سخنور و نکمی کی آب یہان سے بتصریح اسماہر ایک کے پھر ذکر اُنکا چھیڑا بس یہ تذکرہ شعرا کا بطور جملہ معترضہ کے ہی بعد انفراغ اسکے پھر اصل مقصود کیطرف رجوع کی ہی کما سیجیئ چنانچہ پہلے ذکر فردوسی سے شروع کر کے فرمایا کہ فردوسی ایسی فر اور شان وشوکت سخن کی رکھتا ہی کہ میدان فرسی مین اور فرسی تو ایک سی رکھتے ہین یہ دوسی والا ہی یعنے سب سے دونا اور المضاعف اور نیز دودل والا کہ اول نظر مین تو فرد معلوم ہوتا ہی اور آخر مین سنی ۳۰ ظاہر کرتا ہی گویا معرکہ سخن کا یکہ تاز بھی ہی اور نیز اکیلا برابر تیس ۳۰ کے **معنے ترکیبی شعر** مصرح کہتے ہین کہ فردوسی اس عالم فانی مین تیس برس فرد ہوکے جیا فرد خواہ اسوجہ سے کہ اپنا شغل نہین رکھتا تھا خواہ بدین لحاظ کہ بے تعلق و بے فرزند تھا اور جب پیمانہ اُسکی عمر کا پُر ہوا تو فرد ہی عالم باقی کو گیا لیکن کچھ مضائقہ نہین اسواسطے کہ دوسی اپنے نام و یادگار کے واسطے چھوڑ گیا کہ وہ کتاب شاہنامہ ہی جسکے ساٹھ ہزار شعر بتاتے ہین اور کہتے ہین کہ تیس برس مین لکھے ہین اور دوسی کے ساٹھ ہوے مین نے فرزند عاقبت کے معنے سے اخذ کیا ہی آور بعض قرینے بھی جیسے فرد فیت و نام اور کچھ مضائقہ نہین یہ جزا ہی محذوف چو نر فت کی **معنے معماے نثر** فردوسی کا اول جز فرد دوسرا دوسی ظاہر اور اول آخر کے جز لے لینے سے فرسی حاصل ہوتا ہی اور فرسی کے میدان مین دو گو دل کرنے سے فردوسی ہو جاتا ہی اور فردوسی کا پہلا جز فرد ہی دوسرا دسی کہ انکے امتزاج سے بھی فردوسی ہو جاتا ہی گو وسی مین معنے کی روسے واو حرف عطف کا ہی اور سی بمعنی تیس علحدہ **معنے معماے شعر** فردوسی کے نام کا ظاہر آغاز لفظ فردسی اور انجام اسکا دوسی ہر چنانچہ مصرح نے عاقبت نام سے ایما کیا ہی بس ہو سکتا ہی کہ آغاز کی روسے فرد کو لے گیا اور عاقبت کی روسے پھر دال کو ملاکے

دوسی کرلیا اورایک حرف دودفعہ لے لینا ممتنع نہین ہی محسنات کلام فردوسی
فردوسی فردسب کا سر کلمہ فا اور فردو شعر مناسب یکدیگرومن ورای ذلک الاختلاف
شارح نے معما فرسی کا نہین لکھا اور اسکے بدلہ مین بڑی بڑی تقریرین کہ ہم جیسے نافہم
اُسکو لایعنی و بیمعنی جانتے ہین لکھی ہین ہم تو ایسی عبارت معنلیش فی بطن قائل
کے قائل نہین ع نگہ دار مارازراہ خطا +

نکتہ آن سخن ازالف ونون انوری آفتاب وار برسروری دلیل روشن ست
کوے الف ویاے او قمر لیست کہ درحسن مطلع ومنزل نورسلامت سخن ست شعر
اطراف لفظ انوری ازمعنی نوشد عسل + نودرمیان آری ببین ازنام شیرینش مثل +
اللغات انوری نام شاعر آن طور وانداز اوروہ ادا جو حسن معشوق مین ہوتی ہی
وَر ایک کلمہ ہی کہ معنے فاعلیت کے دیتا ہی جیسے کہ سروری مین ہی اور
یا مفید معنے مصدری اورسین علامت آفتاب کہ اہل تنجیم کے نزدیک
آخر حرف سبع سیارات کا علامت اُس سیارہ کی ہی اور شمس کا آخر
حرف سین ہی آی ترکی مین ماہ کو کہتے ہین سلاست نرم وہموار
ہونا وروانی اوراصطلاحًا اداے کلمات بسہولت وآسانی کہ الفاظ ثقیل نہون اَری
بفتح کینہ ور اور شہد کرنا زنبور کا اور شہد اری السحاب باران مثل بفتحتین مانند
وصفت حال وداستان وقصہ مشہور شدہ معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین صفت
انوری کی فرمائی ہی کہتے ہین کہ آن وادا سخن کی الف ونون انوری سے آفتاب
کی طرح سروری پر دلیل روشن ہی یعنے انوری کے سخن مین وہ آن وادا ہی کہ آفتاب
کی طرح وری سخن تمی اُس سے ظاہر وباہر ہی اور الف وری انوری کی گویا ایک
قمر ہی کہ حسن وخوبی مین مطلع اور منزل نور سلاست سخن کا ہی یعنے نور سلاست سخن
کا اسی قمر سے طلوع کرتا ہی اور اسمین اُسکی منزل ہی معنے ترکیبی شعر مصرح کہتے ہین
کہ انوری وہ شیرین کلام ہی جسکے نام کا لفظ معنے نو کی کمال شیرینی سے اِدھر اُدھر
کے شہد ہو رہا ہی تو لفظ اری مین لفظ نو کو لا کے دیکھ تو اُسکے نام شیرین سے یہ

مثال ہی کہ نہین اور انوری شیرین کلام اُسمین ہی کہ نہین ہی **معنے معماے** نثر
الف ونون سے آن حاصل ہوتا ہی اور اس آن کو جوری کی سر پر لائینگے انوری
ہوجائیگا اول و آخر انوری سے آی حاصل ہوتا ہی بمعنے ماہ جب یہ ماہ مطلع اور
منزلِ نور کا ہوگا انوری بن جائیگا ممدودہ مقصورہ کا لحاظ معما مین نہین ہوتا تانکہا جا
کہ آن وآے کا الف ممدودہ ہی اور انوری کا مقصورہ **معنے معماے** شعر اطراف
لفظ انوری سے اری حاصل ہوتا ہی بمعنے شہد جب اری مین لفظ نو داخل ہوگا
انوری حاصل ہوگا **محسنات کلام** لفظ سروری کیا ہی خوب واقع ہوا سروری
اور سر اور وری سب کو شامل اور سر مین سین کہ علامت شمس کی ہی حسن کے
قریب مطلع کا لفظ جس سے حسن مطلع بھی سمجھا جاتا ہی منزل اور مطلع اور آفتاب
وماہ نور اور عسل اور شیر اور شہد سب مناسب یکدیگر الغرض کہان تک کہون ع
حاجتِ مشاطہ نیست روی دلارام را + **الاختلاف** شارح نے ایک بھرتی سوا
اپنی بھرتی کے اور ناحق کی بھری ہی کہ بعض نے یہ توجیہ کی ہی الف حساب مین
یکی ہی اور یکی کے چالیس عدد اور نون کے پچاس بس یہ سب نوے ہوے
اور نوہ سے حرف صاد ارادہ کیا اور صاد سے چشم اور چشم سے عین اور عین سے
آفتاب انتہی یہ تو لڑے سے لڑ خوب ملائی ہی لیکن کیا کیجیے کہ مصرح کا کلام و عبارت
اپنی آن و ادا مین اس سے جدا اور نرالا ہی اور کہتا ہی ع پیش کسے رو کہ طلبگار
تست + شارح کا قول ہی بر سروری را ہونا چاہیئے تا معنے معماے درست ہون میری
دانست مین تو را ایسا ہی جیسے اور معنے انکے آ ضافت جو ہی وہی کافی ہی ۔
نکتہ بلبل طبع سناے در حدیقہ سخن آراے نقش سنائی می نماید کہ کوی سینای
در درون دارد و عطار اعین عرفان از طارم بیکران دقایق چنان نور افشان ست
کہ پرتوے عطاے او بروے قمر تابان میرسد **قطعہ** لفظ سنائیست مہی در سنی
رای + کاندرمیان لفظ سنے آمدست آے + وز بسکہ یافت پایہ طیب بیان بلند
عطار بین بہ فرق عطارد نہادہ پاے + **اللغات** سنائی نام ایک ولی کا کہ حکمت

وشاعری مین بڑے عالی رتبہ تھے حدیقہ سنائی انکی کتاب ہی نی جسکو بجاتے ہین وگلوو
حلقوم حدیقہ وہ باغ جسکے گرد دیوار خواہ لکڑی خواہ خار سے احاطہ ہوستا نام ایک
لحن کاہی موسیقی سے اور طنبورہ سہ تارہ ومخفف ستار اور تین پیالہ شراب کے
جونہار پیتے ہین اور ایک قسم چادر کہ اُسکو شامیانہ بھی کہتے ہین عطار خوشبو فروش
مشہور دوا فروش مگر اسمین کراہت ہی اور نام ایک ولی کا کہ شاعر بھی تھے طارم بہر سہ
حرکت رابالاخانہ اور خانہ بلند اور خانہ چوبین دقایق جمع دقیقہ وآرد باریک اور چیز
باریک واندک حرف را اہل تنجیم کے نزدیک علامت قمر کی ہی آیسے ہی دال علامت عطارد
کی سنئی بروزن فعیل رفیع وبلند وروشن وتابان نیز آسے بمعنی ماہ طیب بالکسر
بوے خوش وخوشی اور پاک ہونا اور خوش طبعی **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین دو
شاعرون کی صفت ہی حکیم سنائی اور فریدالدین عطار چنانچہ فرمایا کہ طبیعت حکیم سنائی
کی کہ ایک بلبل خوش الحان کی ہی سخن آرائی کے حدیقہ مین اور نقش ستا کا دکھاتی
ہی جو ایک لحن ہی موسیقی لحنون سے اور ستا کیا گویا سینا اسکے گلوے درون مین ہین
یعنے قسم قسم کے الحان اور عطار عرفان شعار وہ شخص ہی کہ اُسکے عرفان کے عین
طارم بیکران کی دقیقون اور باریکیون سے ایسا نور بٹور رہی ہی کہ اُسکی عطا کا پرتو
قمر تابان کے منھ پر پہونچا ہی جیسے آفتاب سے نور قمر کو پہونچتا ہی اور اوپر عین کہا بھی
ہی جو آفتاب کے معنے مین ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لفظ سنائی اپنے سنی یعنے روشنی
وبلندی رائی مین ایک ماہ ہی کہ وہ آی ہی بمعنی ماہ جو سنائی مین موجود اور عطار
نے جو نہایت علو مرتبہ طیب کا بیان مین پایا ہی اور بڑے اوج کو پہونچا ہی لہذا دیکھو
تو کیسا پانوئن عطارد کے سر پر رکھا ہی حالانکہ وہ منشی ودبیر فلک کہلاتا ہے
معنے معماے نثر سنائی وستائی تصحیف یکدیگر سنائی کے اول آخر سے سی
حاصل ہوتا ہی اور دل اسکا نای ظاہر ایسے ہی سینا کا اول جزسے اور سے اور دوسرا نای ہی طارم
کا کنارہ میم ہی بیکران ہونیسے طار رہتا ہی عین عرفان کا آنیسے عطار ہو جائیگا اور جب عطارد کے قمر پر
کہ را ہی عطا بٹونیکا تب ہی عطار ہو جائیگا **معنے معماے قطعہ** سنی کے درمیا نمین آی آنیسے سنائی

حاصل ہوتا ہی علامت عطارد کی دال ہی جب عطار اسکے سر پر پانوٗن رکھے گا کہ عطار کا پانوٗن رے ہی عطارد ہو جائیگا **محسنات کلام** سنائی ستائی سینائی تینون ہموزن اور تینون کا سر کلمہ سین آور نیز تجنیس تام وزائد ایسلیے ہی عطار عین عرفان عطا عطارد کا سر کلمہ عین نور پرتو تابان سنے ماہ قمر اور بلبل حدیقہ طبع نقش رو و پا و فرق طبیب عطار سب باہم مناسب بیکدیگر الحاصل کوئی نکتہ نکتہ کا نکتہ سے خالی نہین وھو الظاھر علی المتفطن **الاختلاف** شارح نے قمر کی رے کو جو علامت اسکی ہی نہین لکھا شاید تحریر تقریر مین اپنی محو ہو کے بھول گئے یا خیال ہی نہ کیا۔

نکتہ نقطہ ہاے حروف خاقانی خال بیکران ست بر روی سرخ گلرویان بیان چشمہ ہاے ظہیر دیدہ اطفال بدایع مقال ست در آغوش ظہیر یعنے دایہ فضل وافضال **قطعہ** خورشید خاقانی نگر تابندہ از اوج ہنر + از خافقان آوردہ بربام شرف بادہ اثر + جان ظہیر ارشد زتن زد ہست جانی ہر سخن + گر زنحت از ظاہر یکی در لفظ او بین دہ دگر + **اللغات** نقطہ بالضم معروف اور اہل حکمت کی اصطلاح مین منتہاے خط قانی بمعنی سرخ خال وہ نشان سیاہ جو چہرہ و بدن پر انسان کے ہوتے ہین ہندی تل بیان بفتح روشن وظاہر بات کہنا اور روشن اور ظاہر بات خاقانی نام شاعر کہ حکیم بھی تھا ظہیر نام شاعر جسکو ظہیر فاریابی کہتے ہین اطفال جمع طفل بالکسر خرد اور ہر چیز نوزادہ و بالفتح نازک و تازہ از ہر چیز بدایع جمع بدیع کوئی چیز نو پیدا شدہ مجازاً عجائبات مقال بفتح گفتگو ظہیر بالکسر دلیر یہ لفظ مہموز عین ہی لیکن ایسی ہمزہ کا ابدال یا سے بھی جائز ہی خافقان مشرق و مغرب شرف بزرگی اور وہ بزرگی جو سیارون کو برج معین مین ہوتی ہی چنانچہ شرف آفتاب کا حمل مین اور ماہ کا ثور عطارد کا سنبلہ زہرہ کا حوت مریخ کا جدی مشتری کا سرطان زحل کا میزان مین ہوتا ہی اور بعض کے لیے دو دو برج بھی مقرر ہین **معنے ترکیبی** **نثر** اس نکتہ مین بھی دو شاعرون کے کلام کی صفت ہی چنانچہ فرمایا کہ نقطے جو حروف خاقانی کے ہین گویا یہ خیال بیکران ہین روے سرخ گلرویان بیان پر یعنے جیسے خوبی و خوشنمائی چہرہ خوبون کی خال سے ہوتی ہی اسکے نقطونسے

گلرویون بیان کی ہی اور چشمے ہی ظہیر کے آنکھین ہین اطفال بدیع مقال کے جو مراد ہی
نوزادون تازہ سے کہ وہ مضامین تازہ غیر دست سودہ ہین کہ آغوش ظہیر یعنے دایہ
فضل وافضال مین اپنی عجیب اور مزہ دار باتون سے ہر ایک کا دل خوش کرتے
ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے خورشید خاقانی کو کہ وہ خود خاقانی ہی ہی ذرا دیکھ تو
کیسا اوج ہنر سے تابان اور رخشان ہو رہا ہی جسنے خافقان یعنے مشرق مغرب سے
بام شرف پر پانون رکھا ہی اور مشرق مغرب مین اسکے شرف کا کوئی مقابل نہین
ہی اور کیسا پانون شرف پر رکھا ہی جسمین دس اثر ہین جو مراد کثرت سے ہی تعدد معین جیسے
آفتاب کے شرف مین اسکے اثر سے بہار ہوتی ہی اسمین ایسے اثر بکثرت ہین اور
ظہیر اگرچہ جان اسکے تن سے لے گئی لیکن ہر سخن مین اسکی جو جان اسنے ڈالدی ہی
بدستور باقی ہی وہ معدوم نہین ہوئی بس اگرچہ ظاہر کی روسے تو ایک کیا لیکن
اسکے لفظ مین تو دس اور موجود ہین اس دس سے بھی کثرت مراد ہی یعنے بکثرت
سخن جاندار اسکا موجود جس سے نام اسکا زندہ ہی پھر کیسے اسکو مردہ کہا جاے
معنے معماے نثر خال بیکران خا ہی اور قانی بمعنے شرح جب یہ خاقانی پر واقع ہوگا
خود خاقانی ظاہر ہو جائیگا اور جب ظہیر کے آغوش مین ہا ہوگے ظہیر حاصل ہوگا
معنے معماے قطعہ خافقان مین علامت شرف کی فا ہی جب اس فا پر پانون
رکھکر پامال کردینگے خاقان رہ جائیگا اور موافق اشارہ پا دہ اثر کے جو یاکہ یا و یا معما
مین ایک ہی یا کو خاقان کا پانون بنائینگے خاقانی ہو جائیگا اور ظاہر سے جو ایک
جائیگا کہ وہ الف ہی اور اسمین جب وہ دیکھینگے کہ وہ یا ہی دس عدد والے ظہیر
ہو جائیگا **محسنات کلام** خال بیکران کیسا خوب ہی دو معنے والا اور برعایت
قانی سرخ و گلرویان کہ رو کی مناسب خال ایسے ہی چشم و چشمہ و دیدہ خال اطفال
مقال افضال سب ہموزن از ظاہر یکے کا لطف بھی ظاہر اور علی ہذا القیاس ہر
لفظ قابل غور و لحاظ کے ہی **الاختلاف** شارح نے خافقان کو مولد حکیم خاقانی
کا لکھا ہی کہ ایک موضع ہی شروان سے مین نے تو لغت مین سواے مشرق مغرب کے

اور کوئی معنے اسکے نہین پائے اور ایسا بھی معلوم ہوتا ہی کہ بجاے بام کے نام اختیار کیا ہی
ظاہر تو قرینے بام ہی کے ہین جیسے اوج و شرف اور دوسرا معما جو شعر ثانی مین لفظ ظاہر
سے ظاہر ہی اسکو چھوڑ دیا اُنکی راے لیکن تو رع بکار خویشتن ہشیار میباش + اور دوسرے
فقرہ مین میری سمجھ مین چشمہ ہاے ظہیر مقابل نقطہ ہاے خاقانی کے بہتر ہی نہ چشم ہاے
ظہیر اور جو ایک معما شارق کا شارح نے لکھا ہی اور خود ہی اُسکو مجروح کہا اُس سے
کیا سروکار۔

نکتہ سین سعدی ازہ الیست بر سر عدی یعنے دشمنان سخن رانی و عین او دیدہ
اُستاد حاذق ست در سدی یعنے تار دیبای معانی و دال او راہ نمائیست در سعی
کعبہ تحقیق و پاے تو سیست در تدقیق یعنے محل سعد اکبر توفیق و گوہر نظم نظامی
در مخزن شیرین کلامی نقش نظامی دارد کہ گوے درمیان ہر نظمے الف الفت الماس وار
سوراخ کردہ بلکہ از گوہری کہ مکنون بحر ضمیر اوست در ہر نظمے لمی ظاہر کردہ رباعی
در راہ سخن کرد جہان شدی پے + سعدی کہ بماندہ دیدہ حیران در وے + تشنہ بہ نے
کلک نظامیست فرق + بنگر بظماء متفرق درنے + اللغات عدی بضم و کسر
دشمنان حاذق زیرک و اُستاد کار سدی بالضم والفتح تار جامہ غلاف سعی دوڑنا اور
کوشش کرنا تحقیق راست درست کرنا قوس بالفتح کمان و گزو نام برج خانہ
مشتری تدقیق باریک کرنا اور اچھا کہنا سعد اکبر مشتری کہ علامت اسکی تنجیم مین یا ہی
توفیق مدد کرنا کسی کی کسی کام مین نظم بالفتح آپسمین مل جانا اور جواہر پرونا اور
وزن و ترتیب سخن کی اور شعر اور رشتہ مروارید اور وہ تین ستارے جو جوزا سے ہین
سدی بضم و تشدید دال نام ایک دانشمند کا کہ کوفہ کی مسجد کے قریب معجرہ بیچتا تھا
فرق بکسر و فتح راجع فرقہ گروہ مردم ہے پیٹھ کہ کمان وغیرہ پر لپیٹتے ہین و بمعنی رگے
و پا و نشان قدم و عقب و کرت و مرت و تاب و طاقت ظماء بفتحتین تشنہ ہونا اور
بکسر تشنگان متفرق پریشان و جدا کردہ معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین سعدی نظامی
دو کا ذکر ہی اور سعدی کے ہر حرف سے ایک صفت عمدہ نکالی ہی چنانچہ فرمایا کہ

سین سعدی کا ایک آرہ ہی سر پر عدی یعنے دشمنون سخن رانی کے کیا مجال جو سر اٹھا سکین اور عین اسکی دیدہ ہی سدی یعنے دیباے معانی کا کہ تار تار موٹا مہین خوب دیکھا سمجھا ہی اور دال اسکی بڑی رہ نما ہی سعی کعبہ تحقیق کی یعنے تحقیق مین انکی بڑی سعی اور کوشش کو بتاتی ہی اور یا اسکی ایک قوس ہی تدقیق کی کہ خانہ ہی سعد اکبر کے مشتری جسکی تنجیم مین یا ہی علامت بھی ہی اور یاے ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہین اور خوشنو یسیون کی اصطلاح مین بھی ایک یا قوسی ہوتی ہی جسکو کھینچ کے لکھتے ہین اور خواجہ نظامی اپنے گوہر نظم کے مخزن شیرین کلامی مین ایسا نقش و نظام رکھتے ہین چنانچہ انکے کلام مین پیوستگی اور نظم ظاہر ہی اس نظم و پیوستگی سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ الف الفت کے الماس سے سوراخ کیا ہی اور ہر گوہر نظم مین الفت و پیوستگی کر دی ہی بلکہ ہر گوہر سے جو انکی بحر ضمیر مین مکنون تھا ہر ایک نظم مین ایک نم ظاہر کر دی ہی یعنے سیرابی و شادابی اس سے ظاہر و باہر ہی معنے ترکیبی رباعی یعنے راہ سخن مین ایسی ایک دیوار و سد جہان نے بنا دی ہی کہ دیکھنے والونکی آنکھین اسکو دیکھ کے حیران ہین کہ سعدی کے سخن سے سخن کی حد ہی اور سخن سعدی کے واسطے ہی اور فرقہ کے فرقہ تشنہ نی کلک نظامی کے ہین دیکھ تو اس کلک مین کیسا ظما پھیلا ہوا ہی کہ دلیل ثبوت دعوی تشنگی عام کی ہی معنے معماے نثر سعدی مین سین عدی پر اور عین سدی مین اور دال سعی مین لانے سے سعد ہوتا ہی اور سعد کا قوس مین محل ہونے سے جو یا ہی خواہ علامت مشتری کہ خود اسی سے مراد ہی یا یاے بمعنی کمان سعدی ہوتا ہی اور جو سین عین دال یا کو جو جدا جدا کیے ہین جمع کرین تب بھی سعدی ہی اگر لفظ نظم مین الف الفت کا سوراخ کرے گا نظام ہو گا نظامی بیاے معروف کا نقش نظامے بیاے مجہول ہی اور نظامی کے اول آخر سے نم بھی ظاہر اور ظاہر کردہ سے یہ اشارہ کہ نمے بیاے مجہول حاصل ہوتا ہی نہ فقط نم اور یا مفید ہی معنے ترکیبی مین لیکن یہ بھی صورت نظامی کی نمی کی ہی اور معما مین صورت کا اعتبار ہی معنے معماے رباعی سدی مین دیدہ یعنے عین لانے سے سعدی ہوتا ہی

نظما کو متفرق کرنے سے ظاہر ہوتا ہی اور نے مین پھیلانے سے نظامی **محسنات کلام** سعدی کے حرفون کو متفرق اور جمع کرکے کیا ہی لطف سے سعدی نکالا ہی مخزن کا لفظ کہ نظامی کی تصنیف ہی اور نیز برعایت گنجہ کہ انکا مسکن ہی کیسا خوب ہے قوس اوریاے سعد اکبر مناسب یکدیگر الف الفت الماس سب مین سر کلمہ حرف واحد ہی گوہر بحر مکنون نظم بھی برعایت یکدیگر تحقیق تدقیق توفیق تینون کلمے ایک وزن کے ہین اور علی ہذا **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ سعد اکبر توفیق راہ ساختہ یہ مصرع کی عبارت مین کہان ہی شارح نے لکھدیا اُنکی خوشی ایقین تو یہ ہی کہ کوئی مانے گا نہین بلکہ محل سعد اکبر کہا ہی کہ فی الواقع اُسکا خانہ ہی پھر نقش نظامی دارد اسمین کچھ جھگڑا حضرت نظام الدین اولیا کا لکھکر آپ ہی طے کیا ہی الحمد بدرع رسیدہ بود بلائے ولی بخیر گذشت + جانے ایسے لکھنے سے کیا فائدہ اور نقش کو نفس بمعنی دم کے بھی ٹھہرایا ہی اور اعراض کیا ہی مصرع نے تو نقش واسطے بجا و لفظ نظامی بیاے معروف کے اور نظامی بیاے مجہول کے کہا ہی نہ نظام الدین اولیا جیسے در ہر نظمے نمی ظاہر کردہ فرمایا ہی کہ اُسمین بھی معروف و مجہول کا لحاظ کرکے ظاہر کردہ کہا ہی واللہ المستعان وعلیہ التکلان۔

نکتہ عذوبت سخن کمال آبیست کہ در دل ہمہ جا دارد و عکس این آب در ہر کلز مین اُفتادہ کاملے سر بر آوردہ **شعر** بوستانہاے خیال از سخن عذب کمال + در تہہ آب روانسنت از انسنت کم آل + **اللغات** عذوبت خوش مزہ ہونا پانی کا اور شیرینی اور چیزون کے سواے پانی کی مجاز ہی کمال تخلص شاعر ہمہ ترجمہ کل کا عذب بالفتح آب شیرین و خوشگوار و نیز خوردنی و نوشیدنی خوشگوار آل فارسی مین بمعنے رنگ سُرخ و اسپ اور ایک قسم سراب و چوب و خیمہ اور ایک بیخ ہی کہ اُس سے کپڑے رنگتے ہین **معنے ترکیبی نثر** یعنے کمال کا سخن ایسا ایک آب شیرین اور خوشگوار ہی کہ جسکی سب کے دلون مین جگہ ہی اور یہ وصف رکھتا ہی کہ جس کلز مین پر اسکا عکس پڑ گیا وہان سے ایک کامل نے ظہور کیا ایسا اثر و فیض

اس آب کا ہی **معنے ترکیبی شعر** یعنے جتنے بوستان خیال کے ہین سب مین سخن
شیرین کمال سے آب روان رواں ہی اور اُسکے فیض سے سرسبز وریان اسی سبب
سے اُسکے سخن مین سراب یعنے دھوکا آب کا مطلق نہین ہی آب ہی آب ہی
معنے معماے نثر کمال کے اول آخر سے کل ہوتا ہی لفظ ما جب اسکا دل بنے گا
کمال حاصل ہوگا اور اسکے عکس غیر مستوی سے کامل نکلتا ہی **معنے معماے شعر**
اسمین بس یہی کہ کم اور ال کی ترکیب سے کمال حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام**
کلزمین کیسا خوب ہی کہ کل وگل دونون ہمعد ہین دردل ہمہ جادارد کیا ہی دو معنیین
واقع ہوا کہ سب مخلوق اور دل کل دونونکو شامل ہی اُفتادہ اور سر بر آوردہ
متضاد عذوبت اور آب اور عکس وروان سب مناسب یکدیگر خیال کمال ال
تینون ہموزن علے ہذا اور کہ صاحب غور پر پوشیدہ نہین الاختلاف شارح نے
کم وآل کے معنے مین لکھا ہی کہ لغت ترکی مین اسکے معنے کم گیر کے ہین اور مطلب
یہ لکھا کہ تمام زمینین دلون کی آب سخن کمال سے بہرہ ور ہین بس ہر صاحب دل
کو چاہیئے کہ اس آب سے تھوڑا لے تا سب کو فیض پہونچے اور کسی چیز کے منع کرنے
مین لفظ ترکی بہت مفید ہی اسواسطے مصر رہنے کم وآل ترکی کے الفاظ مین کہکے
بہت آب لینے سے منع فرمایا ہی چنانچہ حضرت آدم عم سے بھی ایک فرشتہ نے
چفنیک لفظ ترکی کہکے جب خطاب کیا فوراً جنت سے نکل کھڑے ہوے ورنہ نکلنے
نہین تھے شارح کو یہ تحقیق معنے لغت ترکی کی ہی اور ایسا موثر ومفید ہونا اُنکا منع کرنے
کے معاملہ مین اور سمجھنا اور جاننا زبان ترکی حضرت آدم عم اور فرشتونکا کہین
ثابت ہوا ہوگا جب تو لکھا ہم تو ظاہر یہ جانتے ہین کہ مصر رہنے عذوبت و
روانی آب سخن کمال سے نکتہ کو بھر دیا ہی بلکہ خود شارح اپنے معنے کو دیکھین پھر
کم گیری کیسی وعلی ہذا باقی تقریر الحاصل ع ہر کس بہ خیال خویش خبطے دارد اُنھون
نے اپنے معنے لکھے مین نے اپنے لکھے وللہ الخیار۔

نکتہ الف خواجوے نخلبند از عذوبت الفاظ وروانی معانی درمیان نقش دوجہ

نخل گفتگو انگیختہ وعین عماد برائے دام دل از سلسال بیان آب روان در شمر آوردہ
قطعہ از رشک سرو بستان ہمچون ہزار دستان + دارد ز نخل خواجو سرجوش آوخ دل + وز خامہ عماد ارابر ارچہ کشتہ دامع + برروے دیدہ بنگر ستر عماش حاصل +
اللغات خواجو نام شاعر نخلبند باغبان نخل درخت خرما عماد نام شاعر سلسال آب شیرین و خوشگوار وصاف عد بالکسر چاہ قدیم اور چشمہ جسکا آب روان منقطع نہو اور کثرت اور بسیاری کسی چیز کی و بالفتح گنتی اور گننا شمر بفتحتین حوض و تالاب و سرشیر سرجوش جوش اول جسمین روغن وغیرہ ہوتا ہی آوخ بفتح واو آہ وافسوس و کلمہ تعجب دامع آنسو بہانیوالا عما بفتحتین اندھا ہونا اور گمراہی وابر غلیظ وابر تنک رقیق مانند دود معنے ترکیبی نثر یعنے خواجو نخلبند سخن کے الف نے نہایت شیرینی الفاظ و روانی معانی سے درمیان نقش دو جو کے نخل گفتگو کا بلند کیا ہی یعنے جیسے نخل خرما رطب بار و پر برگ و شاخ اور بلند ہوتا ہی ایسے ہی نخل اسکی گفتگو کا بلند و پربار ہی اور عماد کے عین کہ ذات اُسکی ہی واسطے دل دام کے سلسال بیان کے آب روان سے آب شمر مین لائے یعنے تالاب و حوض کے آب مین اُسکے سلسال بیان سے آب ہوگئے معنے ترکیبی قطعہ یعنے رشک نخل خواجو سے سرو بستان مثل بلبل ہزار داستان کے سرجوش آوخ یعنے آہ وافسوس دل کا رکھتا ہی کہ ایسی راستی و درستی افسوس مجھ مین نہین ہی اور عماد کے قلم کا باران دیکھکر ابر اگرچہ واقع ہوا یعنے شرم و حسرت سے رونے لگا لیکن عماد کے روے دیدہ پر ستر عما کا حاصل ہی اس سے مترشح ہی کہ عماد نابینا ہی اور کور معنے معماے نثر خواجو مین پہلا خو تو نقش جو ہی دوسرا خود جو اور دونون کے بیچ مین الف آنے سے خواجو حاصل ہوگا دام دل ماد ہوا جب ماد پر عین عماد آئیگا عماد ہو جائیگا عماد کے اول آخر سے عد نکلتا ہی اور ما اسمین لانے سے بھی جو بمعنی آب کے ہی عماد ہو جاتا ہے معنے معماے قطعہ آوخ کا دل خوا ہوا اسمین سرجوش کا جو جو ہی ترکیب دینے سے خواجو ہو جاتا ہی اور ہرگاہ لفظ عما کا روے دیدہ پر جو دال ہی لائینگے عماد ہوگا عماد کے کشتہ ہونے سے دامع ہوتا ہی عماد کا معما نظم و نثر دونون مین

دو دو دفعہ پیدا کیا ہی اور خواجو کا ایک ایک صورت پر **محسنات کلام** عد کا لفظ جو عماد سے نکلتا ہی کیسا لطف رکھتا ہی کہ اگر بالکسر کہین تو مناسب ما و شمر کے ہوگا جو بمعنی آب اور چشمہ اور تالاب کے ہی جیسا کہ عد کے معنے مین لکھی گئی اور اگر بفتح کہین تو بمعنی گنتی کے مناسب شمر کہ امر شمردن کا ہو سکتا ہی ایسے ہی سرجوش جو دو معنے دیتا ہی اور روے دیدہ سوا انکے اور رعایات و مناسبات دیگر کما ھو الظاھر علی فھم الفھیم **الاختلاف** شارح نے تین قسم کے معنے آب روان در شمر آوردہ کے لکھے تینون مین لفظ شمار کا بجاے شمر کے اخذ کیا ہی بلکہ لغات کے معنے جو لکھے ہین انمین بھی لکھا ہی شمر بمعنی عدد و شمارہ اور لغت مین جو معنی شمر کے ہین مین نے لکھدیے شارح کا یہ حال ع در میکدہ زینمنے اصلا خبری نیست + ایسے سترعماش حاصل مین بڑی توجیہین اور نقش دو جو مین کافیہ اور عبد الغفور سب کو جمع کیا ہی اور طول طویل تسویلین خارج از ماخن فیہ بھر کے کاغذ سیاہ کیا ہی اور سرجوش ہین بملاحظہ معنے معماے شین ضمیر کا ٹھہرایا ہی اچھی شرح لکھی طالب معنے جو رجوع کرے کہ معنے متن کے معلوم کرون کہ صحیح کیا ہین تو بے ساختہ کہہ اٹھے کہ روزے بخشوانے آئے تھے اُلٹے نماز گلے پڑی۔

نکتہ سرسبزی حرف اول خسرو و طوطی شکرخاے ہندست کہ بر سر سرو راستی طبع بلند آشیان دارد و شیرینی مطلع حسن علاوہ حلاوہ سخن کہ بدندان نی قلم پیوستہ شدہ **قطعہ** شد نظم خسرو بحر ہند آب و سواد اونگر + طوطی کلک اوزنی آوردہ خس بر رونگر + از حسن شعر تر حسن آوردہ در کف بحر ہا + حسن بر سر نون قلم زاواز موج اونگر + **اللغات** خسرو نام شاعر طوطی ہند لقب انکا حسن نام شاعر مطلع انکا مشہور ہی علاوہ بکسر وہ بار جو کسی بارہ پر رکھین اور جو چیز کہ کسی چیز پر بڑھائین فارسی مین اسکو سربارہ کہتے ہین بفتح خطا ہی حلاوت شیرینی سن بالکسر و تشدید نون دندان سواد بفتح سیاہی رنگ و حوالی شہر و نواحی و ملکہ و ذہن خس بالفتح خاشاک و کاہ و بنہاے باریک اور ایک گیاہ خوشبودار و تخم کا ہو و بخیل و ناکس کف بالفتح

وتشدید پنجہ دست وکف پا اور جھاگ جیسے کف دریا اور کف صابون وسوختہ
چقماق حسن بالکسر وتشدید نون جاننا اور آگاہ ہونا اور معلوم کر لینا وآواز نرم
نون ماہی وشمشیر ودوات وسیاہی وشب وچاہ زنخدان **معنے ترکیبی نثر** حضرت
خسرو کہ طوطی شکر خا ہندوستان کے ہین انکا حرف اول جو خا ہی سرو راستی
طبع بلند کے سر پر آشیان رکھتی ہی اسی سبب سے ہمیشہ بہار اور مثل سرو کے
خزان سے بے آزار ہی اور مطلع حسن کی شیرینی علاوہ حلاوت سخن کے ہی کہ انکی
نی قلم کے دندان سے گھلی ملی ہوئی ہی اسوجہ سے گو سخن انکا شیرینی سے پر بار ہی
لیکن شیرینی مطلع کی اُس بار پر علاوہ اور زیادہ ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مقرر
کہتے ہین کہ نظم خسرو کی ایک بحر ہند ہی ذرا اسکے آب وسواد کو دیکھ کیسا طول وعرض
اور قعر وعمق رکھتا ہی اور اسکی طوطی کلک کو دیکھ کیسی نے سے خس رو پر لائی ہی
یعنے باوصف اسکے کہ کلک اسکی نی سے ہی جو خشک ہوتی ہی لیکن یہ خس یعنے
گیاہ سبز وخوشبو ظہور مین لائی ہی اور حسن اپنے شعر تر کے حسن سے ہر بحر کو اپنے
کف مین لایا ہی یعنے قبضہ قدرت مین اور اسکے نون قلم کے سر پر حسن لگا پھر آواز
اسکے موج کی دیکھ کہ وہ صریر کلک ہی جو اُس سے معج مار رہی ہی بحر وکف
دونون مین ایہام ہی بمعنی دریا وبحر شعر ایسے ہی کف بمعنی ہاتھ اور جھاگ اور دونون
کے موافق معنے ہوسکتے ہین یعنے دریا جوش حسرت سے جھاگ منھ مین بھرے
ہوے ہی **معنے معمائے نثر** سرو کے سر پر خا آنے سے خسرو حاصل ہوتا ہی
حلاوہ کا علاوہ حا ہی اور دندان مرادف سن جب حا علاوہ سن کے ہوگی حسن ہوجائیگا
معنے معمائے قطعہ لفظ خس جب لفظ رو پر آئیگا خسرو ہوجائیگا اور لفظ حس
نون پر آنے سے حسن ہوجائیگا **محسنات کلام** سر سبزی طوطی شکر خا ہند سر سرو
راستی بلند آشیان شیرینی حلاوت بحر آب تر کف موج سب باہمدیگر مناسب
حسن حسن تجنیس تام خس حس تصحیف آوردہ درکف بحر ہا کیسا الطف ہی
یعنے دریا کف مین لایا جو مراد قبضہ مین لانے سے ہی برعایت دریا کف بمعنی جھاگ

یا شعر کی بحر ہین کف مین لایا اسکی رعایت سے کف جو ایک قسم زحاف سے ہی یا دریا
کو جوش حسرت سے کف مین لایا سواد کیسا خوب ہی کہ بحر اسود بحر ہند ہی باقی اور
جو ہین تامل متامل پر چھوڑتا ہون الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ خسرو کا سر کلمہ
خا ہی اور خضر ؑ کا بھی اور خضر بمعنی رنگ سبز اسواسطے سر سبزی حروف اول خسرو مصرح
نے کہا ہی مانا لیکن سوائے سر سبزی کے کہ وہ مناسب طوطی کے بھی ہی اور بڑے
لطف کے ساتھ کہ اسکا سر سبز ہونا بھی ہی اور کوئی اشارہ مصرح کیطرف سے خضر ؑ
کا نہین ہی پھر کیسے یقین کیا جائے شعر دریا و کوہ دررہ و من خستہ و غریب + ای خضر ؑ
پی خجستہ مدد کن بہمتم +
نکتہ سواد ترکیب جلال در دیدہ تکلم جلاے مردم ست و آوحدی طوطی بلاغت
بیان اوحدی ست کہ شمع الف قلمش بر سواد وحی دلیلے دارد رباعی در باغ سخن
بلبل بستان بمقال + لال ست بہ پیش غنچہ جیم جلال + او جیست مصور اوحدے
را کہ گرفت + در سایہ اوچو تیر و برجیس مآل + اللغات سواد سیاہی و ملکہ و
ذہن و مسودہ ترکیب ایک چیز کو دوسری چیز مین ملانا اور رکھنا ایسا کہ وصل ہو جائے
جیسے نگین و خاتم تکلم سخن کہنا جلاء بفتح در آخر ہمزہ اور محاورہ فارسی مین بے ہمزہ
خانمان سے کسی کو نکال دینا یا خود ترک وطن کرنا بالکسر سرمایہ مخصوص اور زنگ سے
صاف کرنا کہ روشن ہو جائے جلال و آوحدی ہر دو نام شاعر بلاغت جوان ہونا
اور پہونچنا کمال اور منتہا کو اور لانا کلام نہایت مقتضائے مقام کے وحی بالفتح القاء و
الہام و کتاب و پیغام خدا اور سخن پنہان کہنا اور سخن پنہان اور لکھنا دلیل ڈال
ہر دو بمعنی راہنما بمقال کی باتوقیت کی ہی لال سرخ و گنگ آوج بلندی ضد حضیض
تیر عطارد کہ علامت اسکی نجوم مین دال ہی برجیس مشتری جسکی علامت یا ہی
مآل بمد ہمزہ بروزن مقال جائے رجوع و بازگشت و انجام کار معنے ترکیبی نثر
مصرح کہتے ہین وہ سواد یعنے تحریر جسکو جلال نے دیدہ تکلم مین ترکیب کیا ہی
ایک جلا ہی چشم مردم کے واسطے کہ چاہے اسکو سرمہ عام سمجھو چاہے سر مخصوص

چاہیے صفا اوحدی اُسکے بلاغت بیان کی طوطی اُس حد ہی کہ شمع جو اسکے الف قلم کی ہی
یعنے الف قلم سے جو شمع روشن کرتا ہی سواد وحی پر ایک دال و دلیل رکھتا ہی گویا
کلام اسکا القا و الہام ہی ہی کہ عالم غیب سے اسکے دل مین گذرتا پڑتا ہی
معنے ترکیبی رباعی جلال جسوقت کہ باغ سخن مین گفتگو و مقال کرتا ہی بلبل
اُسکے جیم کے سامنے کہ گل کی کلی کیطرح ہی لال و گنگ ہو جاتی ہی مجال مقال
کی نہین رکھتی اور اوحدی ایسا مصور با اوج ہی جسکے سایہ مین تیر یعنے عطارد کہ منشی
فلک ہی اور مشتری قاضی فلک دونون اپنی بازگشت اور جاے رجوع رکھتے ہین
اسقدر بلند اور روشن کلام ہی معنے معماے نثر لفظ جلا کو جب تکلم کے دیدہ مین
لائینگے جو لام ہی جلال حاصل ہوگا اوحدیست سے خود پورا اوحدی نکلتا ہی اور
الف جسکا اشارہ شمع الف قلم کے ساتھ ہی سواد وحی پر لائینگے اور دیل اسکی دال
ہوگی تب بھی اوحدی ہو جائیگا معنے معماے رباعی جیم کے سامنے لال ہونے
سے جلال بنجاتا ہی اوج و اوح باہم تصحیف جب اوح کے سایہ مین دال عطارد
اور یا مشتری کی آئیگی اوحدی ہوگا محسنات کلام اوحدیست کیا الطف ہی
جو ضمیر اوحدی کو بھی شامل ہی اور پورے نام شاعر کو غنچہ جیم کیا خوب کہا ہے کہ
خوشنویس بصورت غنچہ کے لکھتے ہین اور نسبت خموشی کے اسکی یعنے غنچہ کیطرف
کرتے ہین اور برعایت اُسکے لفظ لال آیسے ہی دلیلے دارد کہ وہ دال ہی مرادف
دلیل اور سایہ اور مال کہ اوحدی مین گویا دال عطارد اور یا مشتری کی اسکے سایہ
مین ہی اور سواد اور ترکیب اور دیدہ اور جلا لمعہ مردم وغیرہ سب برعایت یکدیگر
اور علاوہ انکے کیسے مرعایات و مناسبات بھرے ہین کہ ذہن رسا پر سب عیان
ہین و عیان راچہ بیان الاختلاف شارح کی فکر متفرعہ کو اس نکتہ مین بھی احتمال
شاخ در شاخ ہین اور مجکو تو پند سعدی رحہ کی یاد ہی شعر ثباتے بدست آر اے
بے ثبات + کہ بر سنگ گردان نروید نبات + سواے احتمال دیگر کے کہتے ہین
کہ دیدہ تکلم معتد بہا نہین ہی نہ معنے ترکیبی مین نہ معنے معماے مین میری دانست مین

دیدہ تکلم لام ہی حسب اصطلاح اہل معما کہ کاف چشمہ دار بھی اُسمین لگا ہوا ہی بس معنے معمے
مین کیا خلل ہی اور معنے ترکیبی تو باید و شاید موجود چنانچہ لکھے گئے ہان شارح نے جو
معما نکالا ہی اور مردم کے لفظ سے مر کو لام ٹھہرایا ہی اور لفظ دم کو دُم نام جلال کی کہ وہ
لام ہی قرار دیا ہی یہ بیشک خلل سے پاک اور موافق معنے ترکیبی و معمے کے ہی
مر لام کے معنے کہان ہی البتہ لام کے انواع اختصاص و تملیک وغیرہ سے ہی نہ خود
بمعنے لام اور مصرح ایسے شخص نہین ہین کہ جلال کے نام مین دُم لگاکے مورد جرح
اور قدح کے ہوتے مدح جلال کی کرتے ہین نہ مذمت و قدح اور بہت باتین ہین جسکا
جی چاہے انکی شرح دیکھے مین کیون کاغذ سیاہ اور اپنی اوقات تباہ کرون اپنی ہی
تحریر کی خیر مانگون خدا نہ کرے مرجع ضحک کے مین داخل ہون اَللّٰھُمَّ
احفظنا۔

نکتہ ناصر در آتش بیان از چشمہ صاد عین حیوان ظاہر کردہ و بیک نقطہ کہ از رشحات
اقلام بر چمن حروف نامے ریختہ ناضر شدہ شعر بنار عشق سراپاے یافتہ ناصر+
بلفظ او دل سامع ازان بود ناضر+ اللغات ناصر نام شاعر آتش بیان شاعر فصیح بیان
عین حیوان چشمہ حیوان رشحات جمع رشحہ بمعنی قطرات و چکیدگی نقطہ ریختن کنایہ
فال رمل سے دیکھنا سراپا خلعت و تمام اندام و تمام ہر چیز اول سے آخر تک
و وصف تمام اندام معشوق ناضر تازہ و نہایت سبز و نہایت سُرخ و نہایت زرد
و جامہ خوک معنے ترکیبی نثر ناصر کیسا اعجوبہ کار ہی جسنے بیان کی آگ مین صاد کے
چشمہ سے چشمہ حیوان کا ظاہر کیا ہی یعنے جتا تا ہی کہ مین آگ مین چشمہ بہاتا ہون
اور وہ بھی چشمہ حیوان ورنہ آگ مین چشمہ کہان یہ اسی کا حق و حصہ ہی اور جس
نام کے چمن حروف مین ایک نقطہ بھی اسکی قلمون کی چکیدگی کا ٹپک گیا وہ سراپا
ناضر ہو گیا اے تازہ و تر اور سراسر سبز ایسا فیض اسکے قلمون کا ہی معنے
ترکیبی شعر یعنے ناصر نے آتش عشق سے سراپا خلعت پایا ہی یعنے عشق سے
معزز و ممتاز ہوا ہی اسی سبب سے دل سامع کا اُس سے ایک نقطہ مین تازہ

اور ناضر ہوجاتا ہی یعنے نہایت ہی تازہ اور سبز یا سرخ و پر فروغ مثل آتش کے یا زرد
برنگ عاشقان اسلیے کہ وہ خود بھی عاشق ہی **معنے معمائے نثر** نار مین چشمہ صاد کا ظاہر
ہونے سے ناصر ہوتا ہی اور ناصر پہ ایک نقطہ ٹپکا دینے سے ناضر ہوجاتا ہی اور محل نقطہ کا
سوائے صاد کے اور کوئی نہین ہی **معنے معمائے شعر** ناصر کا سراپا نار ہی اور اسپر
نقطہ ہونے سے ناضر **محسنات کلام** آتش اور چشمہ صاد عین نقطہ قلم چمن حروف
وغیرہ سب مراعات یکدیگر **الاختلاف** اصل کتاب مین اگرچہ بلفظ الودل الخ
لکھا ہی لیکن میری دانست مین شاید بلفظ کی جگہ بنقط او ہو۔
نکتہ چشمہ میم سلمان باالف ماہی محیط معانی ست تمی بینی کہ سل کہ کشتی ست بر زبر دارد
ونون کہ ماہیست در زیر **شعر** حروف اول سلمان سل ست و آخر مان + کہ فن شعر
از و پرس دیگر یرا مان + **اللغات** سلمان نام شاعر محیط سمندر و کتاب فقہ سل کے معنے
مصرح نے خود لکھدیے اور نیز بمعنی پرس کہ امر ہی سال یسال سے نون کی تفسیر بھی
مصرح نے کردی مان بھی امر ہی ماندن سے جسکے معنی چھوڑنا ہین اور رہنا **معنے**
ترکیبی نثر میم سلمان کا چشمہ مع الف کے ایک ماہی محیط یعنے سمندر معانی کا ہی
تو کیا خیال نہین کرتا کہ سل جو کشتی ہی اپنے اوپر رکھے ہوے ہی اور نون کہ مچھلی ہی اپنے
نیچے رکھتا ہی پھر سمندر مین اور اسمین کیا فرق ہی یعنے اسکے نام سے ظاہر ہی کہ یہ شخص
بھی اسباب و متاع گرانمایہ سخن کے کشتی کیطرح لادے ہوے ہی اور غور معانی کو بھی
بخوبی مثل ماہی کے پہونچا ہوا ہی **معنے ترکیبی شعر** حروف اول سلمان کے سل
ہین اور آخر کے مان نبس اے مخاطب خود انھین لفظون سے یہ اشارہ ہی کہ فن شعر
مین جو کچھ پوچھے تو سلمان سے پوچھ اور سب کو چھوڑدے کوئی اس قابل نہین ہی
معنے معمائے نثر سلمان مین اول سل اور بیچ مین ما اور آخر مین نون خود
اُسکے نام سے ظاہر **معنے معمائے شعر** سل مرادف پرس اور مان دونون کی
ترکیب سے بھی سلمان حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** برعایت لفظ ما سلمان کے
معانی اور ماہی اور مان سب ما والے لفظ لائے ہین ایسے ہی ما اور محیط و کشتی

دونون سب مناسب یکدیگر زیر و زبر متضاد و قس علی ہذا ما محیط معانی تینون کا سر کلمہ سین **الاختلاف** شارح نے مصرح کے چشمہ میم باالف کہنے مین کچھ سوال و جواب لکھے ہین میری سمجھ مین یہ ہی کہ اگر پورا لفظ ما کہتے لفظ چشمہ کا جو میم کے لیے ضرور تھا رہ جاتا اور جو چشمہ میم ہی کہہ کے چھوڑ دیتے تو ما حاصل نہین ہوتا اور یہ کچھ ضرور نہین کہ میم کو چشمہ کہا تھا الف کو بھی خواہی نخواہی کچھ کہتے مقصود سے مقصود ہوتا ہی اور سے کیا غرض۔

نکتہ اگرچہ الف و فاے حافظ از ملامت وطعن کلمہ ملال ست در خط اہل طرب آما در نظر تیز بینان حاے او شکل پیکان ست بر الف تیر ہیکر فشاندہ تا ہر فظ غلیظ طبع را در پاے افگند **شعر** طبع حافظ ہست حالا لافظے مانند تیغ + بر ظرافت حاف رافت ریختہ او بید ریغ + **اللغات** آف بالضم ملامت وطعن خط بالفتح و تشدید بہرہ و نصیب و در فارسی خوشی و خرمی فظ بالفتح و تشدید بدخو و سخت دل و درشت سخن غلیظ سطبر و درشت ضد رقیق و ناپاک اس معنی مین بہت مشہور ہی حافظ معروف فارسی والے قوال و مطرب کے معنے مین لاتے ہین لافظ مرد لفاظ ظرافت خوش طبعی والا حاف گھیر نیوالا اور مہربان رافت مہربانی **معنے ترکیبی نثر** حافظ جو قوال کو بھی کہتے ہین برعایت اُسکے مصرحہ کہتے ہین کہ حافظ کے نام مین الف وفا کہ مجموع اُسکا اف ہی بمعنے طعن و ملامت اگرچہ اہل طرب کے خط و حصہ خوشی مین پڑی ہی لیکن کیا ہوا جو تیز بین ہین وہ خوب سمجھ رہے ہین کہ حا حافظ کے نام مین ایک پیکان ہی الف تیر ہیکر پر چڑھے ہوے تا ہر فظ غلیظ طبع کو گرا کے اپنے پانون پہر ڈالے اور سرزنش سے آپکو بچالے چنانچہ ظاہر نام حافظ سے یہ بات ظاہر **معنے ترکیبی شعر** یعنے حالا طبیعت حافظ کی ایسی لافظ اور باتون ہی مثل تیغ کے جسنے ظرافت پر حاف رافت کا بید ریغ بٹھو یا ہی یعنے بڑی ظرافت و رافت والی طبیعت ہی **معنے معماے نثر** حافظ مین الف و فا سے اف اور اسکے اول و آخر سے خط حاصل ہوتا ہی جب خط کے درمیان مین اف آئیگا حافظ ہو جائیگا حا مع الف بصورت تیر مع پیکان کے ہی اور پانون حا کا الف بصورت -

یا جب فظ اسکے زیر پا ہوگا تب بھی حافظ حاصل ہوگا **معنے معماے شعر** حالا کی حا جسکی لا کو دوسری لا سے لا کیا ہی فظ پر لانے سے حافظ ہوجاتا ہی اور جب حاف کو ظرافت سے رافت کو ریختہ کرکے لفظ حاف کا ظاہر لاینگے کہ ظا ہی رہیگی پھر بھی حافظ ہوجائیگا **محسنات کلام** اہل طرب خط ریختہ بنظر حافظ کیسا خوب ہی ایسے ہی پیکان اور تیر اور تیغ مناسب یکدیگر تیر تیز تصحیف حالا لافظی کہ پہلی لا کو دوسری لا سے لا کیا یعنے حالا کا لا نہین ہی نہ لافظ کا لا ہی کہ اسکی نفی پہلے سے کی ہی اور لافظی مین یا وحدت کی جو بتاتی ہی کہ ایک فظ یعنے فقط فظ کیسے الطف ایما ہین کہ للہ در المصنف ایسے ہی حاف رافت ریختہ اور انکے علاوہ غور کرنے سے مل سکتے طبع سلیم کو متوجہ کرنے کے واسطے بھی کافی ہین **الاختلاف** اصل کتاب مین پہلے فقرہ مین بجاے ملامت کے ملالت بھی نسخہ ہی لیکن لاطائل ملامت ہی ٹھیک ہی اور شارح کے معنے اپنے رنگ کے ہین مجکو اُنسے کیا۔

نکتہ عرائس نفائس انفاس شیخ خجندی را خدیست کہ پری در وی حیران ست وبساط انبساط بساطی بسطے دارد کہ منصوبہ قلب معانی در وی قایم ست واسپ تخئیل بہر کوے کہ باز گردانیدہ پیشش سطے آمدہ **قطعہ** از خامہ مریخ وش خاہی خجندی شد رقم + در ترکتاز معنوی جندی بزیرش از حشم + طاس فلک گردان شوو در پے چو مہرہ ہر کجا + طبعے لبسلطے خواند خوش نقشے بساطے از قلم + **اللغات** عرائس جمع عروس زن و مرد نو کد خدا نفائس بفتح اول وکسر ہمزہ جمع نفیسہ بمعنی شے عمدہ انفاس جمع نفس بفتحتین دم کہ وہ ہوا کا کھینچنا ہی ناک کی راہ سے راحت قلب کے واسطے اور پھر اسی راہ سے دفع بخار کا ہی اور دونون حرکتین مل کے مجموع ایک نفس ہوتا ہی خجند نام شہر وہان کے شیخ خجند ایک شاعر ہین خد بالفتح و تشدید و تخفیف رخسار جن بالکسر پری یہ اسم جنس ہی کہ قلیل وکثیر سب پر صادق آتا ہی بساط بکسر فرش و عرصہ وشطرنج وفراخی ومیدان ودسترس ومتاع وسفرہ چرمی بسط بالفتح فراخی وانبساط وگستاخی وکشادہ ہونا مجازاً خوشی بساطے تخلص شاعر

حاصل کرے اور وہ مشتری یا کاتبی کی ہی دامن اسکا پکڑے ہوے **معنے معماے نثر** عین کے پیچھے صمت آنے سے عصمت ہوتا ہی اور حرف کاف جب ا تب پر آیگا اور یا جو علامت مشتری کی ہی اسکا دامن پکڑے گی کاتبی ہو جائیگا **معنے معماے قطعہ** مصع کا مقلوب عصم ہوا اور جب تا جسکا ایا تا آمدہ ہی عصم کے آخر آئیگی عصمت ہو جائیگا اور کے مین جب تاب پریشان ہوگی کاتبی حاصل ہوگا **محسنات کلام** عصمت سلاست عذوبت خبرت صمت سب ہموزن کاف کلک کاتبی تینون کا سر کلمہ کاف برد نقش مشتری نور ذکا منور مصع مہر تاب شمع جمع پریشان سب مناسب یکدیگر تا آمدہ کیسا خوب ہی کہ علت اور حرف نا دونونکو شامل ہی اور علی ہذا القیاس اور بھی۔

نکتہ القصہ شہسواران میدان بیان چندان تباہی تخیل خیل معانی راجولان دادہ کہ سم سمند افہام خوردہ بینان سودہ تا ند یعنے ہمتاے ایشان یافتہ اند و آشنایان عمان معما چنان بسر موی چشمہ آبدار کشادہ اند کہ کف کفایت او ہام فرسودہ تا با بیت بحار ضمیر ایشان رسیدہ **نظم** بمیدان نظم از کلام مخیل + ز سرِ مخ معنے بر آوردہ ہر پیل + ز حل معما و شرح سخنہا + بنعماے بیجد رسیدہ دہنہا + **اللغات** القصہ کلمہ حصر کا ہی تخیل بروزن تامل خیال مین لانا خیل بالفتح سوار و گروہ مردم و گلہ اسپان و بمعنی بسیار و کم افہام جمع فہم خوردہ بالضم ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب و اخگر و اوادر بے واو دونون طرح اسکا لکھنا جائز ہی ند بالکسر و تشدید مانند و ہمتا و نظیر و نام بُت آشنا شنا ور و شنا وری عمان ایک شہر ہی یمن مین کنارے بحر اعظم کے اسیوا سطے اس بحر کو بحر عمان کہتے ہین کف بالفتح پنجہ و کف دست اور بند کرنا کسی کو کسی کام سے اور جھاگ دریا کی کفایت بکسر کافی ہونا اور بس ہونا اور سود حاصل کرنا او ہام بالفتح جمع وہم بحار بکسر جمع بحر مخیل خیال کردہ شد مخ بالضم و التشدید مغز سر و مغز استخوان مجازا خلاصہ پیل بفتح پہلوان نعما بالفتح در آخر ہمزہ نعمت اور یہ اسم جنس ہی و بقول بعض اسم جمع اور اسم جمع وہ کہ معنے جمع کے ہون لیکن وزن جمع کا نہو

معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بطور حصر بیان اہل سخن کا ہی جو مذکور ہوے چنانچہ فرمایا
کہانتک تعریف و توصیف ان لوگون کی کرون مختصر یہ ہی کہ یہ سب شہسوار میدان سخن
کے گذرے ہین سب نے تا تخیل یعنے معانی انکے خیال مین لاکر جو تلاش انسے افضل
اور فائق کی کی ہی اور یہانتک کہ سم سمند فہم باریک بینون کی اس تلاش مین گھس گئی
جب بھی اگر پایا ہی تو انکا ند یعنے ہمتا و نظیر ہی پایا ہی نہ بہتر و فایق اور جو پرنیوالے
عمان معما کے تھے ایسے کہ ہر سر مو سے انھون نے چشمے آبدار کھولے ہین ہر چند کہ انکے
اوہام کی کف کفایت یعنے جہانتک انکا بس چلا گھس گئین پھر بھی اُن دریا دلون
کی آیت یعنے ایک نشان ضمیر منیر کو پہونچے ہین پورے پورے نہین پہونچے کف گھسنا
اس سبب سے کہا کہ اکثر مطالعہ کیوقت کتاب دیکھنے والے ہتھیلیان بھی ٹیک
دیتے ہین **معنے ترکیبی نظم** یہ لوگ ایسے یل اور پہلوان میدان نظم کے تھے جنھون
نے اپنے سرون سے مغز و مخ کلام مخیل یعنے پر خیال کا نکالا ہی اور ایسے معاحل کیے
ہین اور ہر سخن کی شرح اور بسط کی ہی جس سے جملہ ذہن نعماے بیحد کو پہونچے ہین
یعنے بیحد و حساب لطف و مزے انسے پائے ہین **معنے معماے نثر** کلمہ خیل کو
جو حرف تا سے جولان کرینگے تخیل حاصل ہوگا اور جولان سے اشارہ تحرک یا ی
تخیل کا بھی ہی ورنہ خیل کی یا ساکن ہی کلمہ سمند مین لفظ سم کا موجود جب یہ گھس
جائیگا ند باقی رہیگا سر مو سے ارادہ میم کا ہی اور چشمہ مرادف عین کا اور آبدار سے
اشارہ بلفظ ماکہ انکے مجموع سے بھی معما حاصل ہوتا ہی کفایت مین لفظ کف ظاہر
جب کف گھس جائیگا آیت رہیگا **معنے معماے نظم** یل کا لفظ جب مخ ظاہر کریگا
مخیل ہوگا نعما کی حدون ہی جب بیحد ہوگا عمار ہیگا اور ذہن کہ بعمل تشبیہ میم ہی
عما کو جو نعماے بیحد ہی پہونچیگا معما ہو جائیگا **محسنات کلام** شہسوار میدان خیل
جولان تخیل کہ اسمین بھی لفظ خیل موجود ہی سم سمند آشنا عمان چشمہ آبدار کف
بحار یل سر مخ حل شرح معما سخن سب مناسب یکدیگر ایسے ہی افہام اوہام
کف کفایت مین سر کلمہ کاف ایسے ہی سر اور مو اور بہت ناظرین خیال فرمائین

الاختلاف شارح نے لکھا کہ بعض دہنہا سے دو میم ارادہ کرتے ہین تا معما ٹھیک ہو ورنہ عما مین میم مشدد نہین ہی اور اسکی بعض نے تردید کی ہی کہ دو میم نکالنا دہنہا سے کچھ ضرور نہین ہی ایک میم عما پر آنے سے معما ہو جائیگا پھر شارح کہتے ہین یہ سخن ضعیف ہی معما مین تین میم ہین تعجب ہی کہ میم مین تو شارح یا اورون نے جھگڑا ڈالا خیل اول تخیل اور یل اور مخیل کے پانون مین جھگڑا نہ کیا کہ کی تھین اور کی ہو گئین بس اصل یہ ہی کہ معما مین صورت معتبر ہی۔

نکتہ این ضعیف باوجود آنکہ چون مو درمیان غموم مغموم ست و در زیر دندان افعی سموم ہموم موم **شعر** بطنہ خاوی وفلس تحتہ + یدعی صدر الکمیم المفلس + **اللغات** غموم جمع غم مغموم بالفتح اندوہگین اور چھپایا ہوا افعی ایک قسم مار کہ نہایت زہرناک ہوتا ہی جسکے دیکھنے سے آدمی مرجاتا ہی اور یہ زمرد سے اندھا ہو جاتا ہی سموم بالفتح باد گرم کشندہ و بالضم زہرہا و سوراخہا ہموم بالضم جمع ہم و بالفتح چاہ آب خاوی بمعنی خالی فلس پشیز درم زبون تحت بالفتح ضد فوق یدعی صیغہ مضارع اے دعوے میکند صدر بالانشین و اول ہر چیز و سینہ و بالاے ہر چیز **معنے ترکیبی نثر** مصرح بعد تعریف و توصیف شعراے ماضیہ کے مفصل و مجمل اب استیناً فا رجوع طرف تصنیف کتاب کے کرکے اپنا حال بیان کرتے ہین کہ مین غموم مین ایسا مبتلا ہون کہ گھل گھل کے مو کیطرح زار و نحیف ہو گیا ہون اور نیچے دندان افعی زہرناک سموم ہموم کے موم کہ جسکا زہر مشہور و معروف ہی **معنے ترکیبی شعر** اور یہ حال کہ پیٹ خالی ہی اور تحت مین ایک پیسہ پشیز بااین ہمہ مثل میم مفلس کے دعوی صدارت و بالانشینی کا **معنے معماے نثر** مو کا لفظ کلمہ غموم و مغموم دونون مین موجود دندان سے ارادہ سین کا ہی سموم مین سین کے بعد موم ہی اور ہموم سے بھی موم نکلتا ہی لیکن اسکا کوئی اشارہ معماے نہین ہی **معنے معماے شعر** مفلس مین میم صدر کلمہ ظاہر اور اسکے تحت مین فلس موجود اور بطن مفلس کا لام اور وہ خالی ہی یعنے بے نقطہ **محسنات کلام** سموم غموم ہموم مغموم موم سب کے آخر

میم اور ہوزن۔
نکتہ پیوستہ از غایت ہم حلقہ کمند میم ہم بذروۂ عالم علوی پیوستہ تا معالم ابداع بر
طباع جلوہ نماید و اختراع اختراع بر افق سماے اسماع بر آید **نظم** جلوہ ہاے فیض نور از راے
من + نور خورشید ست بر اوج سخن + ہر کہ زین خورشید گشتش خوروشید + ہمچو مہ بر
مہر راے اور سید **اللغات** ہم بکسر ہا و فتح میم ہمتا و قصد ہا جمع ہمت عالم علوے
عالم بالا معالم بفتح میم و کسر لام عالم و جہان اسواسطے کہ جمع معلم صیغہ الہ کی ہی بمعنی علامت
اور یہ جہان علامت اپنے صانع کا ہی اسواسطے معالم جہان کو کہتے ہین ابداع بالکسر
کوئی نئی چیز پیدا کرنا اور ایک قسم صنایع شعرا سے طباع بکسر اول سرشت و خوی
مردم کہ زایل نہین ہوتی دبہ تشدید با صاحب طبیعت ذکی و گوزہ گر اختراع بالکسر
ایسی چیز پیدا کرنا کہ اُس سے پہلے مثل اُسکے نہوئی ہو اسماع بالکسر سنوانا اور گانا
و بالفتح گوشہا خور بالضم آفتاب شید بکسر و یاے مجہول بمعنی روشنی و آفتاب
و بکسر و یاے معروف گچ وغیرہ جس سے دیوار لیسین مگر خورشید مین یاے معروف
کے ساتھ فصیح لکھا ہی **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ ہر چند ہم و غم مفلسی مین
جیسا کہ شعر عربی کا مفہوم ہی مبتلا ہون لیکن ہمیشہ نہایت ہم سے حلقہ میم کمند کا
ذروۂ عالم علوی پر لگائے ہی رہا سواے بلندی کے ہمت اپنی کسی طرف مصروف
نہ کی نہ مائل پستی کا ہوا اس خیال سے کہ معالم ابداع کے طباع پر جلوہ نما ہوئین
یعنے جہان کے جہان نئے اور تازہ باتون کے میری طبع پر جلوہ نما ہون اور یہ اختراع
اختراع کے افق سماء اسماع سے نکلین یعنے یہ نئی نرالی باتین مخترع میری سماع مردم
مین جو پہلے ایسی دیکھی سنی نہون پہونچین **معنے ترکیبی نظم** اب مصرح موافق
سنت شعرا کے فخریہ کہتے ہین کہ میری وہ راے روشن ہی کہ نور اجو جلوے فیض
کے دکھارہا ہی اسی کے فیض سے ہین اور اوج سخن پر راے میری ایسی ہے
جیسے اوج فلک پر خورشید منور کہ سب اُسکو جانتے ہین اور جسکو میری
راے سے خوروشید حاصل ہوا ای روشنی بر روشنی اُسکی راے ماہ کی طرح مہر کو

پہونچی یعنے مقابل اور طرف مہر کے ہوئی **معنے معماے نثر** حلقہ میم کا جو غایت ہم سے پیوستہ ہوگا ہم ہوجائیگا اختراع مین آختر موجود اور اسماع مین سماظاہر ہی جب سما کے دونون افق پر کہ الف اور عین ہی یہ اختر چمکیگا اختراع حاصل ہوگا **معنے معماے نظم** پہلے شعر کے دوسرے مصرعہ مین سخن کے لفظ مین یہ معلوم ہوتا ہی بایا ے نور خورشید کے کہ سخن مین سین علامت شمس کی ہی اور خا خورشید کی اور نون نور کا جس سے سخن حاصل ہوتا ہی اور لفظ مہ کا جب را کو پہونچیگا مہر ہوجائیگا **محسنات کلام** پیوستہ پیوستہ دونون تجنیس تام ابداع طباع اختراع اسماع ایسے ہی ہم ہم عالم معالم کیسے سنجیدہ اور الطف ہین اختر افق سما جلوہ نور خورشید اوج و خورشید و ماہ و مہر حلقہ کمند میم سب مناسب یکدیگر اور بہت شایقین ناظرین غور فرمائین حظ اٹھائین **اختلاف** شارح نے احتمال و دغدغے تو لکھے لیکن معما سخن کا نہین لکھا شاید انکی راے مین نہو واللہ اعلم۔

نکتہ گاہی کلک پاکشیدہ گل رخسارم از رشحات عین معانی چشمہ در قلب مانی چنان بنماید کہ پہلوے دفتر ترمیشود وگاہ از الف خامہ سر بریدہ مہ فرسایم از تصویر بتان بیان چہرہ آزر بدانگونہ میکشاید کہ طبق ازرق فلک را درون پر زر می گردد

شعر چون زر خور لبسر کشند طارد کلک تیر من + عین عطارد آورد از فلک ضمیر من +

اللغات کلک بالکسر ہر نی عموماً و نی قلم خصوصاً عین چشمہ اور آفتاب اور زر اور ذات مانی نام مصور جسنے دعوی نبوت کا کیا تھا اور اپنی نقاشی کو معجزہ ٹھہرایا تھا دفتر بالفتح مجموعہ حساب یہ لفظ فارسی ہی تر شدن شرمندہ اور منفعل ہونا تصویر بر صورت بنانا آذر نام حضرت ابراہیم ؑ کے باپ یا چچا کا جو بت تراش تھے چہرہ کشادن تصویر بنانا اور شگفتہ کرنا ازرق تبقدیم زا بر راے مہملہ کبود و نیلگون و آب صاف طارد بکسر را شکار کنندہ تیر معروف و عطارد کہ دبیر فلک ہی **معنے ترکیبی نثر** پاکشیدہ گل رخسار صفت کلک کی ہی یعنے ناز و غرور سے پانون پھیلائے ہوے ہی اور گلرخسار باعتبار سرخ رنگی قلم یا سرخ روشنائی کے بس مصرع کہتے ہین

کہ کبھی یہ کلک موصوف بصفات مذکورہ میری رشحات عین یعنے چشمہ معانی سے
ایسا چشمہ قلب مانی مین نمایان کرتی ہی کہ پہلو اُسکے دفتر کا تر ہوجاتا ہی اور شرمندہ
ومنفعل یعنے مانی میرے معانی کی حسن ونزاکت دیکھکر شرم سے پانی پانی ہوجاتا
ہی کہ میری ارژنگ مین اس آب ورنگ کا کوئی نقش ونگار نہین آور مثل اسی فقرہ
کے دوسرے فقرہ مین سر بریدہ مہ فرسا صفت خامہ کی سر بریدہ ہونا خامہ
کا قطزنی سے ظاہر اور مہ فرسا ے باعتبار بلند رتبگی کے یعنے کبھی تو میری کلک کا
وہ حال ہی جو مذکور ہوا اور کبھی یہ حال کہ خامہ سر بریدہ مہ فرسا میرا جب بتان بیان
کی صورت بناتا ہی تو آزربت تراش کو ایسا شگفتہ اور مثل زر کے تازہ رو کردیتا ہی
کہ اُسکی تازہ روئی کی زر سے طبق ازرق فلک کا درون زر سے بھر جاتا ہی یہ نکتہ
بھی اپنے کلام کے حسن وخوبی مین لکھا ہی اور باقی معنے اسکے معنے معمائے مین
ظاہر ہونگے **معنے ترکیبی شعر** مصرحہ کہتے ہین کہ میری کلک تیر صفات کا طارد
ای شکاری جب زرخور بجاے سیاہی کے اپنے سر پر رکھے اور زرخور مبالغہ ہی کہ خود
اُسکو جسسے زر پیدا ہوتا ہی محلول کرکے اُسکے زر سے لکھے ومراد از حرف عین تو عین
عطارد جو ذات عطارد ہی خاص اپنے فلک ضمیر سے جسمین وہ عروج پارہا ہی نکالے
تحریر اور انشا اُسکی کیا چیز ہی مطلب یہ کہ جو لکھون وہ عطارد ہی ہو جو دبیر فلک
کہلاتا ہی **معنے معمائے نثر** کلک مین کاف جو بصورت پا کشیدہ کے ہی کشیدہ
یعنے ساقط کرنے سے کل باقی رہتا ہی جسکو خسارا اور پا کلک کا کہا ہی مانی کے
قلب مین عین لانے سے جو بمعنی چشمہ کے ہی معانی حاصل ہوتا ہی دفتر کے پہلو مین
لفظ تر ظاہر موجود خامہ کا سر خاے الف ہی جب یہ سر کاٹا جائیگا امہ رہیگا اور جب
مہ الف باقی ماندہ خامہ کو گھسیگا مہ رہ جائیگا بتان بیان مصحف یکدیگر چہرہ آزر کا
الف ہی جب چہرہ اسکا کھولا جائیگا یعنے الف ساقط ہوگا زر باقی رہیگا ایسے ہی
ازرق ظاہر ہی کہ اسکے درون مین زر موجود ہی **معنے معمائے شعر** طارد جب
عین جو بمعنی زر کے ہی سر پر لائیگا عطارد ہو جائیگا **محسنات کلام** کلک پا کشیدہ

گلر خسار اور پہلوے دفتر اور خامہ سر بریدہ فرسا کیا ہی خوب واقع ہوے کہ معنے
ترکیبی ومعمائی دونون اچھی صورت سے حاصل ہوتے ہین جو مذکور ہوے پار خسار
رشحات عین چشمہ ترسر تصویر بت چہرہ مانی آزر زر طبق ازرق فلک خور کلک
خامہ تیر عطارد ضمیر سب مناسب یکدیگر اور علی ہذا القیاس اور لطائف الاختلاف
شارح لکھتے ہین کہ کلک تو بدون پاکشیدہ کہنے کے بھی گلر خسار ہی اگر پاکشیدہ
نہو تو بہتر ہی اسواسطے آخر ساقط کرنے سے کل رہتا ہی انتہی اگر پاکشیدہ نہ کہتے
تو معنی معمائی مین کاف نکال ڈالنے کا ایما ہی کیا ہوتا یا یہ کہ ہر کوئی جو چاہے
نکال ڈالے جو چاہے بڑھالے مجکو ایک شبہہ ہوتا ہی کہ کتاب مین پہلے فقرہ مین
گاہے کلک پاکشیدہ ہی صرف اور دوسرے فقرہ مین از الف خامہ سر بریدہ بس
بنظر مطابقت وہان کاف کلک پاکشیدہ کہا ہو تو عجب نہین لیکن کتاب مین نہین ہی
لہذا بدستور رہنے دیا۔

نکتہ دور ہا بود کہ از دل شکستہ آفتاب و از این مہر سر برمیزد کہ از نظم و نثر نسخہ نویسم
کہ انشاے او آشناے دل دوستان و خط او نقش خط ہمکنان باشد **قطعہ** چمن دل
ندیدہ ور صفت او + قصد فہم کسے چو پاے صفا + فکر بیدل ز فر او روشن + طیب بیجا
زطے او پیدا + **اللغات** دور گرد گھومنا سر برزدن ظاہر ہونا نظم جواہر پرونا اور ملانا
اور سخن کو وزن و ترتیب دینا نثر پراگندہ ہونا اور پراگندہ کرنا نسخہ بالضم نوشتہ شدہ
انشا پیدا کرنا شروع کرنا اور آپسے کوئی چیز کہنا خط بالفتح و تشدید طا لکھنا و نوشتہ
خط بالفتح بہرہ و بخت و بہرہ مند شدن طیب بالفتح لذیذ و پاک ہونا کسی چیز کا و بالکسر
خوشبو **معنے ترکیبی نثر** بہت دور ہو گئے اور مدت گذری جب سے میرے دل
شکستہ آفتاب وار مین کہ شکستگی اُسکی بسبب غم و ہم مفلسی کے ہی جیسے کہ
اگلے نکتون سے ظاہر ہو گئی اور آفتاب بسبب نورانیت کے یہ مہر و آرزو
اُٹھتی رہی ہی کہ کوئی نسخہ نظم و نثر سے ایسا لکھون کہ انشا اُسکی آشنا دل دوستون
کی اور خط اُسکا خط سب کے دلون کا ہوئے یعنے اُسکے معنے اور لفظ سے ہر کوئی حسب

حیثیت و استعداد بہرہ یاب ہوے جیسا کہ اس کتاب مین ظاہر **معنے ترکیبی** بھی عمدہ ہین اور خفیہ **معنے معمائی** بھی موجود **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح اُسی نسخہ کو ایک چمن کہ جس مین اقسام انواع گل رنگین مضامین و معانی کے شگفتہ ہون ٹھہرا کر کہتے ہین کہ اس چمن نے کسی کے فہم کے قصد کا پانون اپنی صف مین ندیکھا ہو مثل صفا کے اگر ہو تو اسکی صف مین صفا کا پانون ہو وا لا اور کا مقدور نہین جو اسمین قدم رکھ سکے اور ایسا چمن کہ فکر کیسی ہی بیدل اور گھبرائی ہوئی ہو اسکے فروزیبائی سے روشن ہو جاے اور اُسکے طے کرنے اور لپٹنے سے ایسی طیب بیحد یعنے خوشی و پاکیزگی و خوشبو پیدا ہوئے یعنے لطافت ہی لطافت کہ جسکے لوٹ پوٹ کرنے سے نہایت ہی خوش ہو **معنے معمائے نثر** انشا کا دل آشنا ہوتا ہی خط و خط باہم نقش **معنے معمائے قطعہ** صف مین پانون صفا کا جو الف ہی آنے سے صفا حاصل ہو گا فکر کا دل کاف ہی بیدل ہونے سے فر رہیگا طیب کی حد با ہی بیحد کرنے سے طے رہیگا **محسنات کلام** دور آفتاب مہر نظم نثر نسخہ انشا خط نقش خط قنا سب ہین۔

نکتہ در ہنگام اختتام کتاب حسن اول کہ مطلع و مقطعش حل دقایق عشقبازی و غایت فحاوی آن حاوی لغت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم بود شبے دل را کہ از غایت شگاف کاف می نمود براے عرض استکانت دران آستانہ اعتکاف دادم دیدم کہ ازان عتبہ خانہ چشم بنیاد تبہ را راہ نماے نور دل از اجزاے درون روشن شد چشمہاے ہجوم معانی با نقلاب موج چندان در منظوم بر کنار سینہ مکدر ریخت کہ آنرا از کثرت دل رد کم توانستی کرد در مطلع شب بیپایان سوداے آن از سواد الفاظ و معانی معما شبستانی دیدم پر ا بکار بدایع کہ چون پری بر روی چنان آن حسن می نمود و چون پردہ از روی آن شبستان برداشتم بستانی دیدم کہ در دش در نعت یعنی در نُو د روی روح نمود و ریحان گلستان را بہم بر زدہ حیران میساخت با دل متفکر سر افگندہ گفتم **بیت عربیہ** اَللَّیْلُ حُبْلٰی بِالْحُظُوْظِ وَ لَیْلُنَا + بِالْغُصَصِ حَامِلَتُہٗ لِیَحْصُلَ نَیْلُنَا + فیض را دریاب وازین دریا ورے بر سر آب آر

قطعہ کہ کشتی دامان آخر زمان + زمایادگاری بود در جہان + وزین آسمان آفتاب برآر + کہ مانند بسی اسم تو در امان + **قطعہ** روضۂ نور دلش از رہ عیان + گشتہ برگ کرب دل زو برگران + بینی اندر تن زعکس او توان + یابی از معنیش از جا نہا جہان +

اللغات نحاوی بفتح اول جمع نحوی کی ای مضامین حاوی احاطہ کنندہ استکانت فروتنی و عجز و حقارت کاف مخفف شگاف گوشہ نشینی کا اعتکاف عتبہ بضم عین مہملہ دہلیز سودا سیاہ و خال سوادسیاہی ابکار بفتح اول جمع بکر کی زن و مرد نارسیدہ ورد بفتح گل ودّ بضم واو و دال مشدد محبت و داد جنان بفتح دل و بکسر جمع جنت کی

معنے ترکیبی نثر مصنف رح فرماتے ہین کہ وقت اختتام کتاب حسن و دل کے جسکا مطلع اور مقطع حل دقایق عشقبازی کا تھا اور غرض و غایت اُسکے مضامین کی حاوی لغت سید عالم صلعم کی تھی ایک رات مین نے دل کو کہ نہایت شگاف و کاوش سے کاف و زخمی معلوم ہوتا تھا اظہار فروتنی اور عجز کے واسطے اُس آستانہ رسالتمآب مین مراتب اور گوشہ گیر کیا تو کیا دیکھتا ہون کہ اُس عتبہ سے خانہ چشم بیاد تبہ میریکو ایک راہ نمایعنے نور دل اجزاے درون سے روشن ہوا پھر تو سرچشمہ ہاے ہجوم معانی نے بوجہ انقلاب و تلاطم موج کے اسقدر در منظوم سینہ مکدر پر ٹوٹے کہ اُنکو بسبب کثرت کے دل رد نہ کر سکا اور مطلع شب بے پایان خیال اُسکی مین سیاہی الفاظ اور معانی معما سے مین نے ایک شبستان دیکھا ایسے صنایع بدایع الکار اور اچھوتون سے پر اور آگندہ کہ جنپر دست فہم کسی ذی فہم کا نہین پہونچا تھا اور پری کے مانند میرے روے دل پر ادا اپنے حسن کی ظاہر کرتے تھے پھر جب اُس شبستان کے منھ سے پردہ اُٹھایا تو ایک بستان نظر آیا کہ جسکا ورد اے گل ود محبت مین رنخ روح اور تازگی کا دکھاتا تھا حاصل یہ کہ اُن گلون کے دیکھنے سے محبت تازہ ہوتی تھی اور دل کو فرحت و تازگی پہونچتی تھی۔ اور حال یہ تھا کہ ریحان گلستان کو درہم برہم کر کے حیران کرتا تھا۔ اُسوقت دل متفکر سے سر افگندہ ہو کر مین نے کہا **معنے ترکیبی بیت** عربیہ رات حاملہ ہی عموماً حظوظ کے ساتھ اور ہماری رات خصوصاً حاملہ ہی اُس رحمت کی

کہ حاصل کرے ہمارا مقصد **معنے ترکیبی جملہ** آہتو اُس شبستان فیضان حضرت سے جو
تو نے دیکھا ہی فیض حاصل کر پھر اُس فیض سے ایک در نکال **معنے ترکیبی قطعہ** ا
کہ یہی در زیب سفینہ دامان آخر زمان کا ہوگا یعنے لوگ زمان مابعد کے اپنے سفینہ
دامن مین یہ در رکھینگے اور ہمیشہ جہان مین ایک یادگار رہیگا - اب اُسی دریاے
فیض کو آسمان قرار دیکر فرماتے ہین کہ اس آسمان سے ایک آفتاب برلا کہ بہت
مدت تک تیرا نام امن وامان مین رہے - یہان در اور آفتاب دونون سے مراد
سخن ہی اور ظاہر ہی کہ آفتاب سخن اپنی ضیاے معانی سے سخندان معنی سنج کے
دلون کو تا قیامت منور اور روشن رکھیگا اور نام اہل سخن کا اپنے در سخن کی بدولت
صفحہ ہستی پر نیستی وفنا سے تا ابد الدہر محفوظ و مامون رہیگا - پھر جبکہ مرکوز دل مصنف ج
کا جسکا ذکر نکتہ بالا مین فرمایا ہی ببرکت فیض توجہ روح پاک حضرت رسول مقبول
صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان غیب سے لوح خاطر پر منقوش ہوا اور وہ تردد و
تفکر جو باعث خلجان خاطر اور کرب دل کا تھا دور ہوا تو اب فرماتے ہین **معنے
ترکیبی قطعہ دیگر** کہ وہ در اور آفتاب جسکے نکالنے کو کہتا ہون ایک ایسا روضہ
ہی کہ رہ وروش اُسکی پر ضو وضیا سے ہی اور اُسکی رہ سے روشنی قلب عیان
ہوتی ہی اور اُسی کی لطافت ونضارت کے سبب سے سامان کرب دل کا برطرف
ہوگیا - وہ ایسا مقوی اور جان بخش ہی کہ محض عکس الفاظ سے اپنے تن مین توان
تو دیکھتا ہی اور جب اُسکے معنی اور حقیقت کو غور کرتا ہی تو جانون کی جہان پاتا ہی
معنے معماے نثر حسن ودل کا مطلع یعنے پہلا حرف ح اور مقطع یعنے اخیر حرف
ل دونون کا مجموعہ حل ہوا فتاوی کی غایت حاوی شگاف کی نہایت کاف اور
اعتکاف کی انتہا بھی کاف ہی چشم کی مرادف عین حرفی کو تہ پر رکھنے سے عتبہ ہوتا ہی
اجزاے درون سے دال حرفی نکال کر باقی کو لوٹو تو نور ہوگا - ہجوم کی ہاے حرفی کو
جدا کرکے منقلب کرو تو موج ہوگا مگدر کے آخر در اور ردد کو لوٹو تو رد ہوگا شبستان مین
بستان شین کے پردہ مین روپوش ہی تخ روح کا ودمین لانے سے درد ہوگا

ہیجان کے دراہم برہم کرنے سے حیران ہوتا ہی دریا باب مین ایک در بر سر آب ہی
اور لفظ دریا مین بھی در ہی **معنے معماے قطعہ** کشتی کا مرادف سفینہ اور سفینہ کا
مرادف بیاض کتاب ہی اور آسمان سے حرف سین حسب قاعدہ رموز شمس جو
مرادف آفتاب کا ہی نکالنے سے امان ہوگا اور آسمان مین اسم کے ساتھ امان
موجود ہی روضہ مین لفظ ضو منقلب مرادف نور کا ہی جورہ کے اندر ہی برگ کا
منقلب کرب ہی اور تن مین او کا عکس واللنے سے توان ہوگا **محسنات کلام**
کتاب مطلع مقطع فحاوی وحاوی + اعتکاف کاف عتبہ تبہ آستانہ خانہ بنیاد +
چشمہ موج در + شب سودا سواد + شبستان پری جنان + بستان گلستان + فیض
دریا آب در کشتی + آسمان آفتاب + روضہ رہ برگ یہ سب باہم متناسب ول
حس وحسن مین تجنیس ہی واضح ہو کہ مصنف رح منجملہ کاملین سے ہین اور محب
صادق وواثق رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے جو کچھ انکو فیضان ہوا ہی
وہ بطفیل روح مبارک نبی علیہ السلام کے ہی جیسا کہ نکتہ ہذا وآیندہ مین ذکر
فرمایا ہی۔

نکتہ آز روحات نبوی بوی بدرون دل از پا فتادہ رسید و قبول طرح این نسخہ بر
آیت روایت رونمود وطرز این تحفہ بطور جدید وبخت سعید بدست آورد و این
سواد را شبستان نکات وگلستان لغات نام نہاد **قطعہ** گلستانی از عبہر خ دیدہ
راہبر + شبستان از صبح دل حور راجان + جمال معانی نہان زیر حرف + چو لفظ بتان درمیان
شبستان + **اللغات** روحات بالفتح جمع روح کی بمعنی بوہاے خوش وبادہاے خنک وآسایشہا و
خوشیہا روح بالضم جان و رحمت وقران ونام حضرت عیسی ونام جبرئیل علیہما السلام
قبول بالفتح اول پذیرفتن وبضمتین پیش آمدن طرح بالفتح انداختن ودور ساختن
وقایم کردن بناے مکان ونمونہ عمارت نو ونقاشی وکنارہ گرفتن از کارے
آیت نشان وعلامت روایت بکسر نقل کردن سخن جد بالکسر نوی وتازگی وبفتح
بخت عبہر نرگس **معنے ترکیبی نثر** فرماتے ہین کہ خوشبوئین روح نبوی صلعم سے

ایک بو میرے دل ازپا فتادہ و درماندہ مین پہونچی اور قبول بنیاد اس نسخہ کی نے نقل سخن کی علامت پر مُنھ دکھایا یعنے نقل سخن اور بیان کتاب نے بنیاد قبول کی اور مجکو متوجہ نقل وبیان سخن پر کیا - اور طرز اس تحفہ کا نئی انداز اور مبارک نصیب سے ہاتھ آیا اور نام اس مسودہ کا شبستان نکات اور گلستان لغات رکھا **معنے ترکیبی قطعہ** یہ نسخہ ایک گلستان ہی جسکی عبہر آنکھ کو بہرہ بخشتی ہی اور ایک شبستان ہی جسکی آسایش و فرحت اور تازگی وٹھنڈک اور خوشبو کے سبب سے حور کو جان ملتی ہی اور جمال معانی کا حرفون کی تحت مین ایسا پوشیدہ ہی جیسے بتان کا لفظ شبستان مین **معنے معماے نثر** دل ازپا فتادہ مین دل کا مرادف قلب ہی اور قلب کو ازپا فتادہ کیا یعنے ب گرائی تو قل ہوا اسکے اندر بو پہونچنے سے قبول ہوتا ہی روآیت کی آیت پر رو موجود ہی عبہر کا عین مرادف دیدہ کا ہی جدید مین بخت کا مرادف جد اور دست کا مرادف ید ہی جد کو ید پر لانے سے جدید ہوگا روح کے قلب سے حور ہوگا شبستان مین بتان کا لفظ روپوش ہی **محسنات کلام** روحات وروح مین صنعت اشتقاق ہی عبہر اور دیدہ مین مشابہت معنوی ہی اور جان مین ایہام ہی حور وجان کیا خوب مناسب ہین -

نکتہ ابواب حدود حریم این شبستان چون لفظ حریم بہشت بہشت افتاد ورای صافی بر دریای معانی کشاد تا ازین ہشت باب چون حباب صورت جناب عرضہ دہد والف کلک انتساخ احباب بر سروی سایہ انداز د **اللغات** حریم احاطہ گرداگرد خانہ حباب بالفتح گنبد آب ہندی ببولہ وبکسر دوستی کردن وبالضم دوستی ومار ودیو جناب بالفتح درگاہ وآستانہ وگرداگرد سرای عرضہ بالفتح یکبارہ ظاہر کردن چیزی را بر کسی وآشکار کردن وعرض نمودن وبالضم ہمت وحیلہ ودرمیان انداختہ شدہ وپیش آوردہ شدہ وانچہ کہ پیش کشیدہ شود وسپر انتساخ بالکسر نسخہ گرفتن **معنے ترکیبی نثر** فرماتے ہین کہ

ابواب حدود حریم اس شبستان کے مثل لفظ حریم بہشت کے کہ آٹھ ہین ہشت
پر واقع ہوے جیسے بہشت مین ہشت کا لفظ ہی اور بہشت کے دروازے بھی
آٹھ ہی ہین ایسے ہی اس شبستان کے باب بھی آٹھ رکھے تا مشبہ اور مشبہ بہ
مین مناسبت تمام رہے اور رائے صافی کو دریاے معانی پر کشادہ کیا یعنے
تیرایا تو کہ اس ہشت باب چون حباب سے کہ پیشتر سے اپنی معدومیت اور پھر
دفعتہً ایک صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ موجود ہونے مین مثل حباب کے تھے
صورت جناب کی پیدا اور ظاہر کرے اور الف قلم نسخہ گیری احباب کو اسی حباب
کے سر پر سایہ انداز کرے - مشابہت ہشت باب کی حباب سے یہ کہ ح کے
آٹھ عدد ہین جو بر سر باب ہی پس ہشت باب اور حباب ہمجنس اور ہم معنی ٹھہرے
اور چونکہ حباب کو فنا بھی بہت جلد ہوتی ہی تو شبہہ ہوتا تھا کہ کہین یہ باب بھی حباب
کی طرح جلد فنا نہو جائین تو اسی کے دفع دخل مین فرماتے ہین کہ مین نے اپنی
رائے صاف کو جب دریای معانی پر تیرایا تو ہشت باب چون حباب کو جناب
کی صورت یعنے ایک درگاہ پایدار پایا - اسواسطے کہ الف کلک انتساخ احباب
کو اسی حباب کے سر پر سایہ انداز کیا ہی جس سے اسکا سکون و استحکام کامل
متصور ہی بس اب یہ ہشت باب ہیچون حباب جناب ہو گئے اور بنا بھی انکی بوجہ
قلم نسخہ گیری احباب کے پائدار و مستحکم ہو گئی اور جو خدشہ کہ انکی معدومیت کا تھا
وہ بھی مٹ گیا تو اب آگے تفصیل ابواب و نقل سخن مین مصروف ہو تو احباب
بھی بلا وسواس نقل پرداز ہون اور یہی صورت اسکی پائداری کی ہی معنے
معماے نثر بلفظ بہشت مین ہشت اور حباب مین باب کے سر پر ح
جسکے آٹھ عدد ہین پس معنیً یہ ہشت باب بہشت ہی ہین حباب کے سر پر
الف لانے سے احباب ہوگا اور دریا مین رائے موجود ہی **محسنات کلام**
شبستان ابواب حدود حریم بہت مناسب ہین بہشت بہشت مین تجنیس
خطی ہشت باب اور حباب ضمناً مرادف جناب اور حباب اور احباب مین

تجنیس زائد۔
باب اول از الف تالیف اسلام سلام می گوید و بر نون ایمان کہ ہلال فلک اول امن و امان ست ایما می نماید **اللغات** تالیف دو چیز یا چند چیز کو جمع کرنا اور باہم ربط دینا ترتیب وار اور اس جگہ استعارۃً لفظ اسلام اور معناً اجتماع حروف اسلام سے مراد ہی سلام بفتح اول گردن نہادن و بے گزندی و بے عیبی و سلام گفتن ایمان بالفتح قوتہا و دست ہاے راست و سوگندہا و بالکسر گرویدن و امان دادن ایما بالکسر اشارہ **معنے ترکیبی فقرہ اولے** فرماتے ہین کہ یہ پہلا باب الف تالیف اسلام کی طرف سے مسلمانون کو سلام کہتا ہی اور کہتا ہی کہ ای مسلمانو لفظ سلام کے معنے اگرچہ سلامتی اور بے گزندی کے ہین مگر واقع مین اطلاق اور حصول و وصول اس معنی کا بدون اسلام کے محال ہی جب تم سلام پر الف لاؤ تو تمھارا اسلام پورا ہووے اس لیے تم پر واجب اور لازم ہی کہ اسلام کے جملہ ارکان و احکام بہ ترتیب اپنی ذات مین جمع کرو اور اُنپر جان و دل سے کاربند رہو تو اعمال شرع مین بے عیب اور عذاب آخرت سے سلامت اور بے گزند رہو گے اور مصداق سلامٌ علیکم طبتم فادخلوھا خالدین کے بنجاؤ گے معنی آیۃ سلامتی ہو تمکو اور خوشخبری پس رہو تم ہمیشہ بہشت مین **معنے ترکیبی فقرہ ثانی** اور وہی الف نون ایمان پر کہ ہم شکل ہلال فلک اول کے ہی ایما و اشارہ کرتا ہی کہ ای مومنو خدا اور رسول پر صدق دل سے ایمان لاؤ اور مومن کامل بنجاؤ کیونکہ اسمین تمکو امن و امان کے فلک کا ہلال دکھائی دیگا جسکو روز بروز ترقی ہی مثل ہلال فلک کے یعنے ایماندار کو روز افزون امن و امان ہی **معنے معماے ہر دو فقرہ** تالیف سے الف ظاہر ہی اور سلام پر الف لانے سے اسلام ہوتا ہی اور اسلام کا پہلا الف دور کرنے سے سلام ہوگا۔ نون خط نسخ مین مشابہ ہلال کے ہی ایمان مین امن و امان دونون موجود ہین۔ ایمان کا نون دور کرنے سے ایما ہوتا ہی اور تحتانی و الف ثانی

دور کرو توامن اور فقط تحتانی دور کرو تو امان اور الف ثانی دور کرو توامین یعنے بے گزند

محسنات کلام الف اسلام اور ایمان کا باعتبار اپنے عدد کے مناسب باب اول کے ہی اور تالیف والف اور اسلام وسلام اور ایمان وامن وامان مین صنعت اشتقاق ہی اور ہلال وفلک اول وایما بہت مناسب ہین۔

باب دوم بارگاہ ملوکی ست کہ در دولت را چون والی مسند دوم از عطاے عدل روسیاست دو لخت میگرداند **اللغات** والی مسند دوم حضرت عمر عادل رض کہ خلیفہ دوم ہین وعدل رو سیاست بترکیب مقلوب اے سیاست روندہ عدل لخت بمعنی پارہ وجز **معنے ترکیبی** یہ باب دوسرا بارگاہ ایسے بادشاہون کی ہی کہ جو اپنے در دولت کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح بسبب عطا ہونے سیاست عدل رو کے جو انکو بادشاہ حقیقی کی جانب سے ملی ہی دو ٹکڑے کرتے ہین اور اصلا جادۂ عدل سے قدم باہر نہین رکھتے یعنے نہ تو کسی غیر نفس پر ظلم کرتے ہین نہ اپنی ذات کو بغیر سزا کیے چھوڑتے ہین حتے کہ اگر اُنسے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جو قانون عدل مین قابل استیصال مکان ہو تو اپنے آپ ہی اپنے ہاتھ سے اپنے در دولت کی بیخ کنی کر ڈالین گے جیسے کہ حضرت عمر رض نے اپنے فرزند ابو شحمہ کو بجرم شراب خواری وزنا اپنے ہی ہاتھ سے حد شرع جاری کرکے شربت مرگ پلادیا **معنے معماے** دیکھو در دولت کے در اور دولت دو ٹکڑے ہین

محسنات کلام دوم اور دو برعایت باب دوم ہی بارگاہ ملوک در دولت والی مسند عدل سیاست مناسب باب کے ہین اُس باب کو بارگاہ سلطانی اسواسطے فرمایا ہی کہ اسمین ذکر سلاطین ہی اور نیز باہم تناسب۔

باب سوم از مثلث طیب اخلاق علما کہ بواسطہ سہ انگشت قلم جیم جدال از روی دلیل بکمال چون مثلث زہرہ بر فلک سوم جنگ می کشاید **اللغات** مثلث نام خوشبوی کہ قرص اُسکے سہ گوشہ بناتے ہین اور بعض کہتے ہین کہ مشک وزعفران اور کافور کے ہوتے ہین طیب بالکسر بوے خوش وخوشی و

وپاک شدن وخوش طبعی واسطہ ذریعہ ووسیلہ زہرہ بالضم نام ستارہ معروف
کہ فلک سوم پر ہی اور نام ایک عورت کا جسپر ہاروت و ماروت فرشتے
فریفتہ ہوکر چاہ بابل مین مقید ہین جدال بالکسر جنگ و خصومت کردن چنگ
بالفتح پنجہ دست و نام ساز وہی چیز خمیدہ ڈال یہ ند شکاری جسکو عقاب کہتے
ہین مثلث زہرہ ستار یا چنگ اسکا واضح ہو کہ اخلاق علما تین قسم کے ہین
ایک خاص خدا کے ساتھ یعنے عبادت بیریا دوسرے عام مخلوق کے ساتھ
یعنے معاملات ومقالات وملاقات وغیرہ تیسرے مشترک ساتھ خالق ومخلوق
کے مثل درس وتدریس وعظ وپند ارشاد وہدایت وغیرہ کے اور یہ مشتمل ہی
عبادت خالق ونفع خلق پر اسیواسطے اخلاق علما کو مثلث فرمایا ہی جدال
علما مناظرہ اور مباحثہ اور یہ اکثر تحریری بھی ہوتا ہی سہ انگشت قلم وہ انگلیان
جنسے قلم پکڑتے ہین لکھنے کے وقت معنے ترکیبی یہ تیسرا باب ان علما کے اخلاق
خوشبو مین سے ایک خوشبو ہی جنکے سہ انگشت قلم کے وسیلہ سے جیم جدال
جو وقت مباحثہ تحریری کے بجواب حریف ومقابل حیز تحریر مین آیا ہی از روے
دلیل بکمال وتمام کے کہ وہی وسیلہ سہ انگشت علما کا ہی مثل مثلث یعنے چنگ
زہرہ کے فلک سوم پر اپنا چنگ کھولتا ہی یعنے کسی عالم نے اپنے حریف کی تحریری
مجادلہ کا جواب لکھا تو اس حسن اخلاق سے لکھا کہ اسکے مضامین دلاویز خلق آمیز
سے طرف ثانی تو نرم وملایم ہو ہی گیا جیم جدال بھی جو جنگ وجدل مین سراپا
چنگ عقاب تھا ایسا نرم ہوگیا کہ مثل زہرہ مطربہ رقاصہ فلک کے فلک
سوم پر خوشی کے مارے چنگ نوازی کرنے لگا اور زبان حال سے گویا ہوا کہ
گو مین سر جنگ وجدال ہون لیکن مجکو تو علما کی انگلیون سے پکڑے ہوے
قلم نے بنایا ہی جو ہمہ تن اخلاق ہین اب میرا رتبہ فلک سوم تک پہونچ گیا
اور زہرہ کا ہمسر ہوگیا ہون اب مین اس مناظرہ اور مباحثہ کی جنگ وجدل
سے باز آیا ہین اپنا چنگ بجاؤن گا اور خوشی کی گیت گاؤن گا میرے چنگ کو

چنگ جدال نہ سمجھو چنگ ساز تصور کرو فلک سوم پر جیم جدال کا ہونا اس تقریر سے بھی ثابت ہی کہ دال حرفی اصطلاح تقدیم مین علامت برج اسد اور عطارد کی ہی بہرحال د حرفی سے مطلق فلک مفہوم ہوا اور چونکہ دال اسمی مین تین حرف ہین پس بادنیٰ ملابست لفظ دال سہ فلک ہوگیا پھر حسب قاعدے عمل انتقاد کے د فلک سوم الف حرفی فلک دوم ل حرفی فلک اول ہوگیا اب دال اسمی پر جیم حرفی لگائین تو وہی جیم جدال فلک سوم پر ہوجائیگا۔ جیم کا چنگ باعتبار خمیدگی سر اور تین عدد کے ہی۔ تیسری دلیل سے جب د حرفی کو اسمی لکھین اور اُس پر جیم حرفی لگائین تو جدال ہوگا **محسنات کلام** مثلث طیب باہم مناسب علما قلم جیم دلیل کمال جدال چنگ زہرہ فلک سوم چنگ متناسب اور چنگ مین ایہام ہی مثلث سہ جیم باعتبار سہ عدد کے فلک سوم برعایت باب سوم کے ہی۔

باب چہارم برباع مشایخ وعباد کہ عبای بر روی چار حد جاریہ دنیا را رابعہ وار از خانہ انداختہ اند وبہ پیشوای دال ورایت رایت مہر حق بر فلک رابع افراختہ **اللغات** عباد بالکسر بندہ ہای خدا جمع عبد کی وبالضم اول وتشدید موحدہ جمع عابد کی عبا بفتح گلیم ونام پوششی جاریہ حرف چہارم تحتانی کشتی و سفینہ وآفتاب وکنیزک ودختر وآب روان رابعہ بکسر موحدہ وفتح عین چھلا چیز چہارم ونام زنی زاہدہ کہ پدر خود را دختر چہارم بود در بصرہ ورآیت بکسر اول عقل ودانستن ودانش رآیت علم لشکر مہر بکسر محبت وآفتاب ورَبع بالفتح رای وسکون موحدہ منزل وسرای ورباع جمع اُسکی رباع مشایخ منازل اربعہ صوفیہ کہ شریعت وطریقت ومعرفت وحقیقت ہین یا وہ طریقہ کہ چارزانو بیٹھکر یاد الٰہی کرتے ہین **معنے ترکیبی** یہ باب چہارم اُن مشایخ اور عباد کے منازل اور مراتب پر شامل ہی جنھون نے چار اطراف کنیز دنیا پر اپنی کملی یا عبا ڈال اور اُسکی گٹھری باندھکر مانند رابعہ بصری کے گھر سے باہر اُسکو پھینک دیا ہی اور اُسکی محبت کو ناچیز جان کر ہے

اپنے سینے سے باہر کردیا ہی اور یہ پیشوائی اور رہ نمائی عقل وفراست کے جھنڈا محبت آلہی کا فلک چہارم پر بلند کیا ہی **نقل ہی** کہ حضرت رابعہ موصوفہ کو ایکبار ایام سرما مین کمل کی ضرورت ہوئی فورًا بحکم خدا ایک فرشتہ بصورت انسان کچھ روپے لیکر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ جیسا پسند ہو کمل لے لیجئے پس روپے تو لے لیے پھر خیال کیا کہ کمل کیسا خریدون سیہ یا سفید یا کبراجب وسواس زیادہ پیدا ہوے تو وہ روپے دریا مین پھینک دیے جو پیش حجرہ بہتا تھا اور فرمایا کہ اگر بھیجنا تھا تو کمل ہی کیون نہ بھیجا جیسا ہوتا ویسا اوڑھ لیتی جو اس روپے کی بدولت یہ خلجان پیدا ہوا اس سے تو مین یونہین خوش ہون **معنے معما** ے روے دنیا د پر عبالانے سے عباد ہوا اور د دنیا کی ایک حد یعنے کنارہ ہی جسکے عدد چار ہین پس چار حد ہو گئی اور د کو رایت کا پیشوا یعنے مقدم کرو تو درایت ہو گا **محسنات کلام** رباع مشایخ عباد عبا رابعہ پیشوا مہر حق متناسب ہین عباد اور عبا مین صنعت اشتقاق رباع چار حد رابعہ فلک رابع برعایت باب چہارم ہی اور مہر مین ایہام۔

باب پنجم پنجہ ایست کہ درزاویہ ہدایت پنج حس را زیر ہاے ہبت حسن اغراق چون پنجہ شیر ابیشہ پنجم بت بدی اخلاق شکند **اللغات** زاویہ کنج وگوشہ ہر چیز حسن بکسر حاے حطی وتشدید سین مہملہ قوت عضوی کہ پانچ ہین سامعہ باصرہ شامہ ذائقہ لامسہ ہبت بالکسر ہاے ہوز و فتح موحدہ بخشش و بخشیدن اغراق بالکسر و غین معجمہ غرق کردن وکمان سخت کشیدن شیر بیشہ پنجم مجازًا سیارہ مریخ کہ وہ جلاد فلک ہی اور فلک پنجم پر شمشیر بکف **معنے ترکیبی** یہ کہ باب پنجم ایک پنجہ مرشد ہی شمشیر ہدایت بکف مریخ کے مانند ڈرانیوالا بت پرستان حواس خمسہ کا کہ گوشہ ہدایت اور رہنمائی مین نیچے ہاے ہبت حسن اغراق کے اپنی سیر اور غور کرنیوالون کے پنج حس بت بدی اخلاق کو توڑتا ہی اور اُنکے اوصاف ذمیمہ کی اصلاح کرتا ہی ظاہر ہی کہ شکستگی حواس خمسہ کی جو بت کے مانند ہین اہل اسلام پر واسطے اثبات ذات واحد مطلق اور حصول اُسکی قربت کی مثل شکستگی اصنام باطلہ

کے واجب ولازم ہی اور یہ بدون توجہ اورہبت کسی ہادی کامل کے کہ وہ جبتک
حسن اغراق نہ بخشے غیر ممکن ہی-جب کوئی مرشد گوشہ ہدایت مین بیٹھکر ہدایت کرے
اور یہ خود بھی اُسکی ہدایت بموجب بوقت خاص ددیاے تامل وتفکر مین تہ دل
سے غوطہ زن ہو تو اس شخص کے حق مین وہ ہدایت اُن اوصاف رذیلہ کے
قلع وقمع مین ایک پنجہ ہو گی مثل پنجہ مریخ کے کہ وہ بھی فلک پنجم پر سے اپنی
شمشیر دکھاکر جلادی وخونریزی جتاتا ہی اور کہتا ہی کہ جس کسی نے اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول سے قدم باہر رکھا اُسی کا سر اُڑا دیا جائیگا-چونکہ یہ باب اپنے مضامین
مندرجہ کی ناظرین سے صفات ذمیمہ دور کرنے اور اخلاق حمیدہ پیدا کرنے مین خاصہ
پنجہ مرشد کا رکھتا ہی تو بمنزلہ مرشد ہی کے ہی کہ وہ بھی اپنے مریدون کے سر یا پشت
یا ہاتھ پر ہاتھ رکھکر تلقین واصلاح نفس کرتا ہی معنے معمائے ہدایت کا زاویہ ہ
جسکے پانچ عدد ہین پنج حس پر دلالت ہی اور ہ ہبت کی جوبت پر ہی وہی ایک پنجہ
مرشد کا ہی جوبت کے سر کو پکڑے اور دبائے ہوے ہی کہ اُٹھانے نہین دیتا محسنات
کلام زاویہ ہدایت پنج حس اغراق متناسب اور حسن وبدی متضاد-شیر وبیشہ
متناسب ہین-

باب ششم منصوبہ الیست کہ از جہات ستہ فاردان خانہ گیر-حرفت را کہ از سعادت
مشتری بر بساط ششم دہ ہزار بردارند از قید ششدر حریف امل طویل کشاد
می بخشد اللغات منصوبہ چیزی برپا کردہ شدہ وتدبیر کار و بازی شطرنج ونام
بازی ہفتم از ہفت بازی نرد فاردان جمع فارد کی بمعنی یگانہ زمانہ وجدا خانہ گیر
نام بازی چہارم از ہفت بازی نرد کہ فارد زیاد ستارہ خانہ گیر طویل ہزاران
منصوبہ حرفت بالکسر کسب وپیشہ مشتری بائع وخریدار ونام سیارہ فلک ششم
کہ سعد اکبر ہی اور اُسی کو قاضی سپہر کہتے ہین بساط بکسر فرس وعرصہ شطرنج و
فراخی میدان نرد بالضم نام بازی شطرنج کہ سب مہرے حریف کے کٹ
جائین اور بادشاہ رہ جائے تو یہ نصف مات حریف پر ہوتا ہی ششدر وہ

مقام ہی کہ رہائی اُس سے دشوار ہو اور عاجز و متحیر و حیران اور ششش خانہ کہ بازی مین
نرد کے ہوتے ہین حریف ہم پیشہ دہمکار آمل اُمید طویل دراز گشاد فراخی و فراخ اور
تیر کمان سے چھوڑنا و ناخوشی معنے ترکیبی باب ششم ایک منصوبہ ہی کہ یکتایان زمانہ
خانہ گیر حرفہ کو کہ مشتری بساط فلک ششم کی طرف سے ہزارون بردر کھتے ہین قید ششدر
حریف اُمید کی سے بڑی کشاد اور خوشی بخشتا ہی اور ایک تدبیر کار ہی کہ شش جہت
عالم مین اُنکو نامیدی و مایوسی کی فکر سے آزاد کرتی ہی اور جو اپنے پیشہ اور حرفہ مین
یکتاے زمانہ اور فرد ہین کہ گھر بیٹھے اپنے کسب و ہنر کی بدولت با مداد مشتری کہ
وہان بیٹھا ہوا اپنی سعادت سے اُنکی مدد کر رہا ہی بہ نسبت بے ہنرون اور غیر پیشہ ورون
کے بہت سی جیت مین ہین مصنف رح نے جو کہ مضمون اس باب کا اہل حرفہ
کے بیان مین بتلا زمہ شطرنج اور نرد کے لکھا ہی لہذا اسکو ایک منصوبہ اور تدبیر کا
قرار دیا جسکے معنی بازی قایم کی گئی کے ہین اور اہل حرفہ کو شطرنج باز اور نرد باز ٹھہرا کر
فاردان سے تعبیر کیا ہی یعنے بازی کھیلنے والے اور حرفہ کو فارد اور خانہ گیر اور ہزار فرمایا
کہ یہ بازیین نرد کی ہین اور امید کو حریف اسواسطے کہ مشکل سے بر آتی ہی اور اُسی کی
تردد و فکر کو ششدر پھر جو کہ اہل حرفہ کی کوئی اُمید اپنے پیشہ کی بدولت بستہ
نہین رہتی بدین وجہ اُنکے حصول اُمید و مقصود کو برد و کشاد فرمایا کہ یہ الفاظ
وقت مات کے حریف پر بولے جاتے ہین علی ہذا مشتری کو بھی ایک شطرنج باز
مقرر کیا اور اُسکے فلک کو بساط - چونکہ یہ سیارہ سعد اکبر اور اُسکا حریف زحل
نحس اکبر ہی اور بازیان اُنکی تاثیرات جو زمین اور اہل زمین پر سعد و نحس
واقع ہوتی ہین سعادت کا اثر فراخی و کشاد و نحوست کی تاثیر خرابی و بربادی
مخلوق متذکرہ بالا اُسکی بجان و دل طلبگار اور اُسکے نام سے گریزان و بیزار
ہوتی ہی پس وہ پہلے اس مخلوق کے حق مین برد اور وہ دوسری اسپر مات ہی
المختصر اہل حرفہ کی فراخی و کشاد مشتری کی سعادت سے بخوبی ظاہر ہی معنے
معماے نزاد محسنات کلام جہات ستہ فلک ششم ششدر برعایت باب

و دیگر الفاظ برعایت شطرنج۔

باب ہفتم درگہ ایست از درگہاے سبعہ ابواب صفات سباعی شہوات کہ ہفت عضو را چون ہفت اورنگ از تفرقہ زاے زلت بلت علت میرساند و چون حارس زندان ہفتم سیاہ روی نحوست میدہد اللغات درگہ بفتح اول وثانی وثالث طبقہ دوزخ وپایہ زیرین سبعہ ابواب سعادت دروازے مجازاً ہفت دوزخ سباع بالکسر جمع بمعنی درندگان شہوات بالفتح جمع شہوت کی بمعنی آرزو اور شوق نفس کا طرف حصول لذت ومنفعت کے ہفت عضو چشم گوش زبان بطن فرج دست پا ہفت اورنگ ہفت ستارے بنات النعش کہ ہمیشہ گرد قطب کے گردش کرتے ہین زلت بالفتح وتشدید لام وبالکسر لغزش ولغزیدن لت بالفتح زدن وکوفتن وپارہ علت بکسر وتشدید ثانی بیماری ووجہ وسبب چیزی حارس زندان ہفتم نگہبان وداروغہ ہفتم فلک کا مجازاً سیارہ زحل کہ نحس اکبر ہی معنے ترکیبی یہ باب ایک طبقہ ہی ہفت طبقات دوزخ صفات سباعی شہوات مین سے کہ ہفت عضو کو مانند بنات النعش کے جدا کرنے سے زاے زلت کے لت وکوب علت پر پہونچاتے ہین اور داروغہ فلک ہفتم یعنے زحل کیطرح روسیاہی نحوست کی دیتے ہین حاصل یہ کہ شہوات ولذات نفسانی کہ دیکھنے سننے ذائقہ شکم پری مباشرت پکڑنے چھونے چلنے پھرنے سے حاصل ہوتے ہین درحقیقت صفات حیوانی ہین جب ذات انسان مین یہ غالب ہوجاتے ہین تو جانورون کے مانند دین وایمان خوف ورجا عبادت وریاضت وغیرہ سے بے بہرہ اور بے خبر اور نیک وبد سے بے تمیز کردیتے ہین تو اُن ساتون عضو کو زلت ولغزش یعنے طغیان و عصیان مین مبتلا کرتے ہین پھر زلت سے جدا کرکے کسی علت ومرض مین پھنساتے ہین یعنی زلتین تو وقتاً فوقتاً غلبہ شہوت کے سبب سے اپنی ذات پر صادر ہو کر جدا ہوجاتی ہین مگر اُنکی شامت سے علتین لاحق ہوجاتی ہین مثل بنات النعش کے کہ وہ بھی کسی زلت کی علت سے ایسی مصیبت مین مبتلا ہوئی ہی کہ ایک

جنازہ اپنے سر پر رکھے ہوے ہمیشہ گرد قطب کے گھومتی ہی اور تا قیامت یہ علت
اُسکے سر سے دور نہوگی اور زلت سے علت یعنے مرض سوزاک و آتشک وغیرہ ضرور
ہوجاتے ہین اور بالفرض اگر کوئی مبتلاے بلاے جسمانی نہ بھی ہو تو بھی یہ علت آخرت
مین بیشک کسی طبقۂ دوزخ مین لیجائیگی اور کالا مُنھ کریگی نعوذ باللہ منہا؟
یہان شہوات نفسانی کو جو سباع یعنی درندون سے تشبیہ دی ہی وہ اسواسطے
کہ جیسے درندے انسان کو چیر پھاڑ کر ہلاکت کو پہونچاتے ہین اُسی طرح یہ شہوات
بھی آدمی کو ہلاک کرتی ہین بلکہ اُنسے بڑھکر ہین کیونکہ درندون کی گرفت سے
اول تو چھوٹ بھی سکتا ہی اور بر تقدیر نہ بھی چھوٹا تو یہ تکلیف یہین تک تھی۔ اور
سباع نفسانی کی ایسی ہلاکت ہی کہ اُسکے عذاب سے تا قیامت رہائی نہین بلکہ
ابدالآباد تک دوزخ مین رہنا پڑیگا اور چونکہ شہوات نفسانی علت اور سبب
دوزخ مین جانے کا ہین لہذا اُنھین کو سبعہ ابواب اور دوزخ فرمایا پس قبیل تسمیہ
مسبب بر سبب ہوا اور باب کو دوزخ سے اسیواسطے تعبیر کیا کہ اُسمین ذکر شہوات
ہی اور شہوتیان نفس کا مقام دوزخ ہی۔ مولانا ے محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ دوزخ اور بہشت کیا ہی یعنے اعمال حسنہ و سیئہ انسان کے ہین جو قیامت
مین دوزخ اور بہشت کی صورت ہو کر ہر ایک کو گھیر لینگے **معنے مصراع** زلت
سے ز جدا کی تو لت ہوا اور علت مین بھی لت ہی **محسنات کلام** در گہ سبعہ ابواب
ہفت عضو ہفت اور تنگ زندان ہفتم برعایت باب ہین زلت و لت صنعت
اشتقاق و تجنیس زائد ہی۔

باب ہشتم چون فلک ثامن باجتماع ثوابت فوائد متفرقہ درکشاینده خلد مثمن
ست واز ختم الابواب این شبستان کہ بر حرف حاست امید حیات برجاے صباح
نجاح و فلاح باشد **بیت** درکشاد این شبستانم اُمید خلد گشت + ختم ابوالبشر ازان
ہمچون بہشت آمد بہشت + **اللغات** فلک ثامن آٹھوان آسمان کہ محل جملہ ثوابت
کا ہی ثوابت بفتح اول و بائے موحدہ مکسور جمع ثابت کی بمعنی ستارے غیر متحرک خلد مثمن

آٹھوان بہشت جسکو فردوس کہتے ہین صباح بفتح صبح و خوب و جمیل و بہ تشدید موحدہ
صاحب حسن و شعلہ و قندیل و نام مردے مزور نجاح بفتح رستگاری و فیروزی و روائی
حاجت فلاح بفتح رستگاری و فیروزی و بقا و ماندن در خیر و نیکی و بفتح و تشدید لام
کشاورز و بزرگتر معنے ترکیبی فرماتے ہین کہ یہ باب ہشتم مثل فلک ہشتم کے مجمع
ثوابت فواید متفرقہ کا ہی اور در کشاے بہشت ہشتم کا اور بسبب ختم ہونے ابواب
اس شبستان کے کہ شمار مین مطابق اعداد حرف حا کے ہین مجکو اُمید اپنی
حیات کی حاے صباح یعنے خوبی نجاح و فلاح و بہبود پر ہی معنے ترکیبی بیت
اس شبستان کی کشادگی مین مجکو اُمید خلد کی ہوئی اس سبب سے کہ اسکے
ابواب کا ختم بہشت کی طرح ہشت پر ہوا کیونکہ فواید متفرقہ اسکے بحیثیت
تفرق اور انوار معانی کے مثل ثوابت فلک ہشتم کے پر انوار ہین فلک تو فقط
محل انوار ثوابت ہی ہی مگر یہ باب بوجہ اندراج اُنھین اپنے فواید متفرقہ کے
کشاینده در بہشت ہشتم ہی کسواسطے کہ پابندی و کاربندی اسکے مضامین کی
مومن کامل و صالح بنانے والی ہی بخلاف فلک ہشتم کے اور مؤمنین صالحین
ہی کے واسطے اللہ پاک نے فرمایا ہی اِن الذین اٰمنوا و عملوا الصّٰلحٰت
کانت لھم جنات الفردوس نزلا خالدین فیھا یعنے جو لوگ ایمان
لائے اور اُنھون نے کام کیے نیک اُنھین کے واسطے جنت فردوس ہی رہینگے
وہ اُسمین ہمیشہ - اب بطور خاتمہ ابواب و کتاب کے فرماتے ہین کہ ختم اس
شبستان کا مطابق عدد حا کے آٹھ باب پر ہوا اس سبب سے مجکو اُمید ہی
کہ میری حیات حاے فلاح و نجاح پر ہوا اور جب حیات فلاح و نجاح پر ہوئی
تو ضرور ہی کہ خاتمہ حیات کا اسی پر ہوگا پس نتیجہ اُمید یہ ہی کہ میری حیات اور
خاتمہ حیات کا دونون فلاح و نجاح پر ہونگے اور یہی بہبودی دارین ہی اور
اسی کا نام خاتمہ بالخیر ہی لطف یہ کہ یہ دونون لفظ خود مختتم حرف حا پر ہین جسکے
عدد آٹھ ہین اور انحصار بہشت کا بھی آٹھ ہی پر ہی پس یہ سب مطابق ہین

اور یہ مطابقت مصنف کے واسطے ایک فال مبارک ہی بنا بر حصول بہشت
کے جسکی اُمید رکھتے تھے **حاصل معنی بیت** یہ کہ تصنیف و تحریر مین اس
شبستان کے مجکو اُمید خلد کی ہوئی اسواسطے کہ اصول اسکے مبنی احکام شرعیہ
اور مسائل فقہیہ اور اُمور دینیہ اور کار صوفیہ اور فوائد بہیہ پر ہین اور اس قسم
کی تصنیفات موجب رضامندی خدا و رسول کے ہوتی ہین جو ذریعہ حصول
بہشت کی ہین **معنے معمائی** بہشت کی ب اگر دور کرو تو ہشت ہو گا یعنے یہ ب
ہشت باب ہی کی ہی جو بہشت مین ہی جس سے کچھ مغایرت بہشت اور
ہشت باب مین نہین ہی **محسنات کلام** ثامن ثمن اور حرف حا اور ہشت
بہ مناسبت باب ہشتم کے ہین اور فلک ثامن اور ثوابت و درکشاینده
شبستان و بہشت متناسب اور بہشت و بہشت مین تصحیف اور بہشت و
ہشت مین صنعت اشتقاق ہی۔

نکتہ اُمید بہ فضل افاضل و کرم اکارم آنکہ از عین رضا چشم بر میم مکارم دارند
تا عمیم کارم نیکو شود و از میم جرم این شبستان عین عفو دور ندارند تا حرم
و معفو گردد و قلم سیاح را الف وار بر سر صلاح بکشند تا اصلاح یابد **مثنوی**
در رقم کلکم چو کشند آن الف + بخت مرا نام شود موتلف + چشم کشاده دلم از قلب
وا + تا رسد نقش از دل پاکان دعا + از پئے جذب و کشش مرج بال + نقش خیال
سخنم بین حبال + ہست درین رای گدا را قرار + تا ز دلش خلق بود یادگار +
اللغات رضا بالکسر خوشنودی و بفتح و مد خوشنود شدن مکارم بالفتح میم و
کسر رای مہملہ نوازشہا و بزرگواریہا جمع مکرمت کی ہی عمیم تمام و ہمہ را فرا گیرنده
حر بالضم و تشدید آزاد ضد غلام سیاح بالفتح و تشدید بسیار سیر کننده صلاح
بالفتح نیکی ضد فساد و بکسر آشتی و مصالحہ موتلف خو گرفتہ شونده و ساز دار آینده
دا بمعنی درد مرج بفتحتین و جیم تازی آشفتگی و تباہی و فساد بال بمعنی دل
خیال بفتح پندار و صورتیکہ در خواب دیده شود یا در بیداری تصور کرده آید

یا در آب و آئینہ دیدہ شود حبال بالکسر جمع حبل کی بمعنی رسن و مجازًا استحکام و
مستحکم معنے ترکیبی فرماتے ہین کہ مجکو فاضلون اور بزرگون کے فضل وکرم
سے یہ اُمید ہی کہ عین رضا اور خوشی سے نظر و چشم میم مکارم اور نوازشات
اپنی پر رکھین تو عام و تمام کام میرے نیک اور بہتر ہو جائین اور میم جرم اس
شبستان کی سے عین عفو کو دور نرکھین تو یہ شبستان اپنے نقص و قصور سے
آزاد اور معاف کی گئی ہو یعنے جو جرم وخطا اور سہو کہ مجھسے اس شبستان مین
واقع ہوئی ہو اُس سے وہ پاک وصاف ہو جاے اور وہی بزرگ اپنے قلم
سیاح و روان ترکو سر پر صلاح کے الف کے مانند لائین تو وہ اصلاح پائے
معنے ترکیبی مثنوی تم یعنے میرے قلم کے نوشتہ مین وہ بزرگ اگر ایک حرف
الف ہی اپنی صلاح و سداد کی روسے کھینچین یعنے اُس سے قباحت رفع کردین
تو وہی الف اصلاح کا ہو جائیگا میرے نوشتہ کی خوبی و صلاح پر- اور میرے
بخت و نصیب کا نام موتلف ہو جائیگا اور مین جانونگا کہ میرا بخت میرے ساتھ
خوگر اور ساز دار اور الفت پذیر ہو گیا- میرا دل بسبب درد و پریشانی اپنی کے چشم
کشادہ اور منتظر اس بات کا ہی کہ پاکون کے دل سے اُسکو دعا پہونچے واسطے
جذب و کشش منافع اور دفعہ آشفتگی و تباہی دل کے نقش خیال سخن میرے کو
حبال دیکھ ای مخاطب یعنے سخن میرا جو مثل خیال و خواب کے ہی بے اصل و
بے بنیاد- ای مہربان تو اپنی نظر عنایت سے اُسکو حبال یعنے مضبوط اور مستحکم
جان اور دیکھ اور کوئی چیز نسمجھ تاکہ اُسکی بے بنیادی و بے اصلی کے باعث
سے جو میرے دل مین ایک آشفتگی و پریشانی ہی وہ سب جاتی رہے
اور اطمینان و تسکین خاطر ہو جاوے چوتھے بیت آخیر مین ایک مدعاے خاص کا اظہار
ہی یہ کہ مصنف رح عجز و انکسار کی روسے اپنے آپکو گدا قرار دیکر فرماتے ہین
کہ اب اس گدا کو سکون و قرار اس راے مین ہی کہ اپنے دل سے مخلوق کی
یادگار فراموش اور محو کرے اور اللہ کے ذکر کو اُس مین جگہ دے

معنے معماے نثر چشم کی مرادف عین حرفی کو میم اول مکارم اسمی سے ملائین تو عمیم ہوگا اور اسی میم کے جدا کرنے سے کارم ہوگا اور عفو کو جرم کی میم سے ملائین تو معفو ہوگا اور باقی نقش حر رہ جائیگا اور الف حرفی کو سر پر صلاح کے لانے سے اصلاح ہوگا **معنے معماے مثنوی** نم کے اندر الف حرفی لاؤ تو نام ہوگا اور چشم کے مرادف عین حرفی کو در د کے مرادف دا مین لانے سے دعا ہوتا ہی اور خیال وحبال ہم نقش ہین یادگار کو معکوس کرکے دیکھو تو راے مین گدا کو قرار گیر پاؤگے **محسنات کلام** امید و فضل و کرم متناسب ہین عین و چشم مرادف حرم اور شبستان اور حرا اور معفو متناسب اور عفو و معفو اور صلاح و اصلاح اور بال وحبال مین اشتقاق اور خیال وحبال مین تجنیس خطی اور تصحیف ہی نم اور نام مین اشتقاق اور دا اور دعا مین اشتقاق۔

الباب الاول فی الایمان والاسلام وفیہ فصول

فصل فی میامن الایمان وسلامت الاسلام

نکتہ الف اول ایمان تیر کشتی نجات ست بر سر یمان یعنے دو دریاے غیب و شہادت و الف ثانی تیغ توحید ست در وادی ایمن سعادت **فرد** بر سر ایمان الف زان میکشد تیغ ایمان تا کند زین دار قطع ماسوا از زمین آن + **اللغات** ایمان بالفتح سوگندہا و دستہاے راست و قوتہا و بکسر گرویدن و امان دادن تیر بالکسر چوب راست سقف و کشتی و طاقت و قوت و عطارد و بمعنی معروف غیب بالفتح پوشیدہ شہادت ظاہر ہونا اور گواہی دینا وحدانیت خداے تعالی پر اور رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر شجرہ بالفتح درخت و نسب نامہ مشایخان شعبہ بالضم طائفہ از ہر چیز و شاخ درخت اور وہ نغمہ جو اور نغمون سے نکالا گیا ہو وادی ایمن عبارت ہی اس جنگل سے کہ حضرت موسیٰ کو اول معراج وہان ہوئی اور تجلی

نور آلہی کی ایک درخت پر دیکھی اور یہ وادی کوہ طور سے جانب دست راست کے واقع
ہی اسیواسطے وادی ایمن کہتے ہین یمان ایک ملک ہی مشہور داہنی طرف کعبہ کے
تیغ وہان کی مشہور ہی ماسوا بکسر سین مھملہ جو کچھ سوا ذات حق تعالےٰ کے ہی کہ وہ سب
مخلوقات و موجودات ہی یمن بالضم خجستہ و مبارک معنے ترکیبی نثر مصنف رح نے یہ
نکتہ صفت ایمان مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو لفظ ایمان کا ہی گویا تیر
کشتی نجات کا ہی جس سے مضبوطی اور استحکام کشتی کا ہوتا ہی اور یہ الف سر پہ
یمان یعنے دو دریا کے واقع ہی اور وہ دو دریا غیب و شہادت ہین مطلب یہ کہ جو
امور غیب مین ہین اور پوشیدہ اُنکو بھی بدل مانے اور جو شہادت مین ہین اور
ظاہر اُنکو بھی حق جانے مثلاً غیب مین ذات پاک خداے تعالیٰ کی ہی اور فرشتے
اور قیامت اور دوزخ بہشت وغیرہم اور انبیاے سابق اور اُنکی کتب جو اُنپر
نازل ہوئین آور شہادت مین جو اپنے زمانہ کا نبی ہو اور اُسکی کتاب اور احکام
شریعت اور سوا انکے چنانچہ سورۂ بقر کے آغاز مین یومنون بالغیب سے
یوقنون تک یہ سب مراتب مذکور ہین اور اُنکے ساتھ ہی بشارت ہدایت و
فلاح کی ہی یعنے اولئک علی ھدی من ربہم واولئک ھم المفلحون
اور اسی کے مطابق مصنف رح فرماتے ہین کہ دوسرا الف جو لفظ ایمان کا ہی وہ ایک
درخت و شاخ ہی وادی ایمن مین جسپر انوار تجلیات آلہی جلوہ فرما تھے اور
حضرت موسیٰ نے سعادت دیدار آلہی اور اُسکی برکت سے مشرف ہو کر جیسا کچھ
رتبہ پایا سب جانتے ہین آور غیب و شہادت کے ضمن مین اشارہ اقرار لسانی
اور تصدیق قلب کا بھی ہی معنے ترکیبی شعر مصنف رح فرماتے ہین کچھ جانتے ہو
ایمان کے اول جو الف ہی یہ کیا بات ہی یہ ایک تیغ یمانی کشیدہ ہی تا اس تیغ
یمانی سے اس دار ناپائدار مین قطع تعلق ماسوا کا کرے جو جملہ موجودات و مخلوقات
ہی آور یکسوئی کے ساتھ اُسکی طرف رجوع لائے تب ایمان کامل ہووے اور
جب یہ اُسکا یعنے خدا کا ہو جائیگا تو پھر ماسوا کیا چیز ہی جیسا کہ فرمایا ہی

ع چون از و کشتی ہمہ چیز از تو گشت **معنے معمائی** نثر جب الف یمان کے سر پر آئیگا
ایمان ہو جائیگا اور ایمن کے درمیان مین الف آنے سے بھی ایمان حاصل ہوتا ہی
معنے معمائی شعر یمن مین ان کا لفظ ملانے اور یمین کا نون قطع کرنے سے
جو اشارہ قطع ماسوا کا ہی یمان حاصل ہوتا ہی اور پھر یمان کے سر پر الف آنیسے
وہی ایمان حاصل ہو جائیگا اور مغائرت دونون مین یہ ہو گی کہ پہلا یمان بمعنی دوئم
کے ہی اور دوسرا ایمان بمعنی ایک ملک کے جو یمن مین ہی بس دونون مین
فرق بین ہی اور معما جدا جدا **محسنات کلام** تیر مین ایہام ہی کہ بمعنی کشتی کے
بھی ہی ایمان یمان ایمن یمن سب مین اشتقاق یمان اول اور یمان مصرعۂ ثانی
مین تجنیس شعبہ مناسب شجرہ اور شجرہ برعایت وادی ایمن غیب و شہادت
متضاد تیغ و دار و قطع سب مناسب یکدیگر و قس علی ہذا **الاختلاف** شارح نے
اول تو وادی ایمن اور حضرت موسیٰؑ کے قصہ سے ایک ورق سیاہ کیا ہی بعد کو
شعر کے معنے مین لکھا کہ یمان مین احتمال ہی کہ ترکی ہو بمعنی بد کے کہ مصرح کبھی
لفظ ترکی بھی لاتے ہین اور صفت تیغ کی بدی کے ساتھ کنایہ اسکی خوبی سے
ہی جیسا کہ یہ طریقہ مشہور ہی اور کہتے ہین کہ فلان بد کسیست یا آنکہ بدست بطور کیہ
جو کچھ اسکے مشرب مین بد ہی ہمارے مذاق مین خوب ہی اور شعر کے معامین صرف
اسیقدر کہ یمن مین اجزا ایمان سے ہین فقط کیا کہنا ہی ان قیاسون کا اور ان احتمالون
اور ان اختصارون کا ع فلک گرچہ شد پیر تاہم ندید +
نکتہ حروف خمسہ اسلام کہ بنی الاسلام علی خمس مبین آنست الف اول
اشارت ست بانگشت شہادت کہ از الف اشہد ان لا الہ الا اللہ خبر میدہد
و سین کہ مقدمہ سلام ست از ادائے صلوۃ صلا میزند و لام کہ جامع و مقلوب
مال ست در بیان زکوۃ لن تنالوا البر میخوانند و الف ثانی از سر استطاعت طریق
حج راہ راست مینماید و دائرہ میم دہن بستہ و در سپر الصوم جنۃ می آراید
مثنوی جز و مومن بہ ست شش در دین + حرف او نیز شش نمونہ بین +

میم مالک ملک تعالیٰ دان + مبدع ما مہیمن منان + واو وحی کتب زواہب گیر +
باز میم از ملک نشان ونظیر + نون نشان از نبوت رسل ست + بے زبعث
حساب جزو وکل ست + ہے ہمہ چیز دانی از تقدیر + خیرہ شرہ ببین بضمیر +
اللغات خمسہ پنج مرد اور خمس پنج زن و پنج انگشت بنی الاسلام علی
خمس بنا کیا گیا اسلام پانچ بنا پر مبین ظاہر کرنے والا اور بیان کرنے والا انگشت
شہادت سبابہ اشہد ان لا الہ الا اللہ گواہی دیتا ہون مین کہ سوائے اللہ
کے کوئی معبود نہین ہی مقدمہ پیش روندہ یا کوئی مطلب جو پہلے کہین واسطے
سہل سمجھ مین آجانے دوسرے مطلب کے سلام بفتح مطیع ہونا سلام کرنا اور
تحیت دگزیدگی دپاکی از عیبہا صلوٰۃ دعا ورحمت وآمرزش خواستن ونماز صلوٰۃ
جمع صلاۃ واز طعام وانعام زکوٰۃ ایک حصہ مال سے جو راہ خدائے تعالیٰ مین دین
لن تنالوا البر ہرگز پناہ نہ پاؤگے تم نیکی وخوبی کو لام زرہ ہا لامہ واحد جامع اسکو
اس سبب سے کہا کہ اسمین معنی جمع کے ہین استطاعت قدرت ومقدور ودسترس
حج بالفتح وتشدید جیم کسی چیز کا قصد کرنا اور قصد طواف کعبہ بہ نیت عبادت اور
بجالانا اسکا الصوم جنۃ روزہ ڈھال ہی آتش دوزخ کا مومن بہ یعنے جو ایمان لانے
کی چیزین ہین اور انپر ایمان لانا فرض ہی مبدع نئی طرح شعر کہنے والا اور نئی بات
پیدا کرنے والا مہیمن گواہ ورقیب ونگہبان ومہربان منان بفتح وتشدید نون بصیغہ
مبالغہ انعام کنندہ ومنت نہندہ واہب بخشندہ بعث بالفتح برانگیختن اور بیدار کرنا
اور لشکر خیرہ وشرہ یعنے خیر بھی اُسی کی ہی اور شر بھی اُسی کی ہی جس سے مراد تقدیر
الٰہی ہی **معنے ترکیبی نثر** یہ نکتہ مصرح نے تعریف اسلام مین لکھا ہی چنانچہ فرمایا کہ
حروف خمسہ اسلام کے جیسے کہ لفظ اسلام سے ظاہر ہی کہ پانچ حرف رکھتا ہی
موافق بنی الاسلام علی خمس کے اس بات کے مبین ہین کہ جیسے لفظ اسلام
کے پانچ حرف ہین ایسے ہی پانچ بنا بھی اسلام کی ہین کہ وہ کلمۂ شہادت ہی
اور نماز وزکوۃ اور حج اور روزہ اور ہر حرف اسلام سے مصرح نے ہر پنج بنا کو

پیدا کیا ہی چنانچہ فرمایا کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی یہ اشارت ہی طرف انگشت شہادت
کے کہ الف اشہد ان لا الہ الا اللہ سے خبر دیتا ہی جیسا کہ معمول ہی کہ وقت
تشہد کے نماز مین انگشت شہادت اٹھاتے ہین اور اشارت کرتے ہین دوسری
بنا اسلام کی صلوۃ ہی اور اسلام کا دوسرا حرف سین کہ مقدمہ سلام کا ہی کہ یہ
ادائے صلوۃ کی صلا کرتا ہی کہ آؤ اور برگزیدگی و پاکی حاصل کرو اور بخلوص وحضور
قلب نماز ادا کرو اسواسطے کہ سلام ختم نماز کے وقت ہوتا ہی جیسے السلام علیکم
و رحمۃ اللہ تیسری بنا اسلام کی زکوۃ ہی اور اسلام کا تیسرا حرف لام کہ جامع
ہی اور مقلوب مال کا جو بیان زکوۃ مین لن تنالوا البر پڑھتا ہی کہ در صورت جمع
ہونے مال کے اگر زکوۃ نہ دوگے تو ہرگز نیکی نہ پاؤگے چوتھی بنا اسلام کی حج ہی
اور اسلام کا چوتھا حرف الف ثانی کہ یہ الف سر استطاعت سے یعنے مقدور
والیکو سیدھی راہ حج کی بتاتا ہی کہ اگر مقدور راہ کا رکھتا ہی تو حج کرے پانچوین بنا اسلام
کی روزہ ہی اور پانچوان حرف میم کہ دائرہ دہن بستہ روزہ دار سے دور سپر الصوم
جنۃ کو آراستہ کرتا ہی اور سنوارتا ہی دہن کی تشبیہ اکثر میم سے کرتے ہین اور
کبھی میم دہن بستہ بھی لکھا جاتا ہی اور دور سپر بھی مشابہ بدور میم یعنے دہن بستہ
روزہ دار کا یہی سپر آتش دوزخ کی ہی کہ روزہ سے اپنے بچاؤ کے لیے درست
کرے معنے ترکیبی مثنوی اب مصرح اُن چیزون کا بیان فرماتے ہین جو دین
مین مومن بہ ہین یعنے جنپر ایمان لانا واجب و لازم ہی اور وہ چھ چیزین ہین
اور چھ حرف مومن بہ کے بھی ہین کہ یہ نمونہ اُسکے ہین اور چھوٹے حرفون مین جز
اُن اشیا مومن بہ کا موجود اول میم سے تو مالک ملک تعالی کو جان اور اُس پر
ایمان لا کہ وہ مبدع ہمارا ہی اور مہیمن و منان ہی یعنے پیدا کرنے والا ہمارا اور بڑا
مہربان اور احسان کرنیوالا ہی دوسرا حرف واو ہی اس سے اُسکی وحی اور
کتابون کو جو نبیون پر نازل کی ہین مان اور گرویدہ ہو کہ اُسی واہب کی عطا
کی ہوئی ہین دوسرا میم جو ہی اُس سے نشان ملک کا اور نظیر اُنکی جو کروبی اور

حور و غلمان ہین قبول کر اور اُنکو بھی مان اور حق جان اور نون جو اُسمین ہی یہ نشان
نبوت رسولون کا ہی اور بے علامت بعث کی کہ بعد مرجانے کے قیامت کے دن
پھر اُٹھائے جائینگے اور حساب جزو کل کا ہوگا یہ دونون چیزین ہین انپر بھی ایمان
لانا ضرور و واجب آپ رہی ہے اس سے اشارہ یہ ہی کہ ہر چیز کو تقدیر سے جانے
اور اپنے دل مین بیقین کامل سمجھے رہے کہ خیر و شر دونون اُسیکی تقدیر سے
ہین ان سب باتون پر ایمان لانا بتصدیق قلبی و اقرار لسانی فرض و واجب
ہی گویا یہ مراتب مستنبط امنت باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر
والقدر خیرہ وشرہ من اللہ تعالیٰ والبعث بعد الموت سے ہین
مغنے معمائی نثر اس نثر مین معما ہی کہ الف اشہد اور سین سلام اور لام
لن تنالوا اور الف ثانی استطاعت اور میم صوم سب سے ملکر اسلام حاصل
ہوتا ہی **مغنے معمائی مثنوی** میم مالک واو وحی میم ملک نون نبوت بے
بعث ہے ہمہ چیز سب کے جمع ہونے سے مومن بہ ہوجائیگا **محسنات کلام**
حروف خمسہ اسلام اور بنائے خمس اسلام مین مصرح نے کیا ہی عمدہ بات
نکالی ہی ایسے ہی تشبیہ الف کی انگشت شہادت سے جو بصورت الف کے ہی
اور اسکے ساتھ اشارت اور الف اشہد کیا ہی خوب ہی اور سلام جس پر
خاتمہ نماز کا بھی ہی اور بعد نماز سلام رخصت بھی ہوتا ہی لام کے واسطے اختیار
آیہ لن تنالوا کہ دونون لفظون مین لام ہی اور پھر الف ثانی کہ استطاعت کے
سر پر ہی الف ہی راہ راست بمناسبت الف کے کیسا الطف ہی کہ خود بھی الف
رکھتی ہی اور دہن صایم کی تشبیہ میم دہن بستہ سے کہ اکثر بے چشمہ بھی لکھا جاتا ہی
صلوۃ وصلا مین تجنیس زائد اور سر کلمہ صاد ایسے ہی مبدع ماحیین منان مین میم
وحی واہب مین واو اور ہے ہمہ اور خیرہ شرہ کی ہا ضمیر کی رعایت سے لفظ
ضمیر کیسا الطف ہی الاختلاف شارح نے لکھا ہی کہ مصرح سے یہ بیتین جو اس
نکتہ مین مذکور ہوئین اگر ذکر ایمان کے ذیل مین ہوتین تو بہتر ہوتا انتہی میری

دانست مین یہین بہتر ہین اسواسطے کہ اس نکتہ مین ذکر اسلام کا ہی اور اسلام بدون ایمان ان امور مومن بہ کے صحیح نہین ہوتا صرف اسلام کی تعریف سے کیا ہوتا بیان ملزومات کا بھی ضرور لازم تھا متن مطبوعہ ہین مقدمہ سلام کو مقدمہ اسلام لکھا ہی اور صلوۃ کے بعد صلا نہین لکھا اور میز ند کی جگہ میز ندسپر کو سر بے کو پے غلط لکھا ہی۔

نکتہ ہاے دو چشمہ شہادت دو دیدہ ایست کہ بدان دو عالم را مشاہدہ نمایند و الف صورت زبانیکہ براستی توحید بکشایند ہر گرا ہا و الف شہادت بدرستی و راستی گواہی ندہد بواسطہ آنکہ ہا و الف براے گرفتاری موضوع ست در میان شدت گرفتار ماند شعر صدق الشہادت قد یھدی الی الجمع + لو لا توسطہا فمنہا الشت + اللغات شہادت خبر درست و گواہی راست مشاہدہ دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہین حاضر ہونا توحید ایک جاننا خداے عزوجل کا ہا بے ہمزہ بمعنی بگیر شدت بالکسر و تشدید دال سختی اور ایک بار حملہ لیجانا صدق بالکسر راستی خلاف کذب جمع بالفتح ہمہ و گروہ مردم و نخل بسیار بار توسط میانجی گری ہا و ہدایت کنندہ شت بالفتح و تشدید پراگندہ ہونا معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین شہادت مین جو ہا ہی ہا نہین ہی بلکہ دو دیدے ہین اور ایسے دیدے جنسے دو عالم کا مشاہدہ کرین یہ جو دیدے ہین انسے تو پورا پورا ایک عالم بھی نہین دیکھ سکتے اور الف جو شہادت مین صورت زبان کے ہی چاہیے کہ اسکو راستی توحید کے ساتھ کھولین اور سچا سچا اقرار خداے عزوجل کے واحد مطلق ہونیکا کرین بس ہا و الف اگر راستی و درستی کی شہادت ندین تو اس سبب سے کہ ہا واسطے گرفتاری کے بھی موضوع ہی شدت ہی مین گرفتار رہیگا نجات نہین پائیگا معنے ترکیبی شعر یعنے جو شخص صدق کے ساتھ شہادت بجالاویگا صدق ہی اسکا ہادی یعنے رہنما ہوگا طرف جمع کے جو بمعنی نخل بسیار بار کے ہی یعنے بہت ہی بہت بیشمار اسکا پھل پائیگا اور اگر اُسکے توسط مین یہ رہنما نہوگا تو اُسے

شہادت سے شست و پریشانی بیحد اٹھائیگا اور جمعیت کو نہ پہونچیگا **معنے معمائی**
نثر مصورحہ نے لفظ شہادت مین دو صورت پر تصرف کیا ہی ایک یہ کہ ہا کو دیدہ
الف کو زبان ٹھہرایا بس اگر یہ ہا مع الف اسمین براستی ودرستی نہو تو شدت رہیگا
دوسرے یہ کہ شہادت کا اول آخر شدت ہی اور میان مین اسکے ہا جو بمعنی گیر کے
ہی یعنے شہادت مین درصورت ناراستی نادرستی شدت کے سوا گرفتاری بھی
بھری ہی۔ **معنے معمائی شعر** شہادت مین شین وتا سے شست حاصل ہوتا ہی
اور بیچ مین اسکے ہاد ہی بمعنی رہنما **محسنات کلام** دوچشمہ دوعالم دو دیدہ کیسا
خوب ہی اور دیدہ کے واسطے چشمہ شست وجمع متضاد ہیدی سے اشارہ ہادکا کیا
ہی لطیف ہی **الاختلاف** دوسرا مصرعہ شعر کا اصل کتاب مین یون لکھا ہی
لولا توسطہا فمنہا شدۃ اورلولا وجمعہا الشست بہ نسخہ حاشیہ پر ہی میری
دانست مین یہ نسخہ ہی صحیح ہی مگر بجاے جمعہا فمنہا ہونا چاہیئے اسواسطے کہ جب
شہادت سے ہاد نکل جائیگا تو شست باقی رہیگا نہ شدۃ اور شدۃ کا معما نثر مین نکال
چکے ہین پھر مکرر کیون لاتے کہ شان مصورحہ سے بعید ہی شارح نے لکھا ہی کہ مصورحہ
نے جو ہا دوچشمہ کہا ہی یہ ایک امر مبتذل ہی سب ایسے ہی کہتے آئے ہین کوئی
نئی بات کہنا چاہیئے تھی اور لکھا کہ مصورحہ کا یہ کلام کہ بواسطہ آنکہ ہا والف کہ براے
گرفتاری موضوع ست معلوم نہین ہوتا اس سے کیا قصد کیا ہی اس سے یہی
قصد ہی کہ الف اور ہا جدا جدا مقصود ہی جسکا مجموع ہا ہی بمعنی بگیر یعنے الف جو مراد
زبان سے ہی اور ہا دوچشمی اگر گواہی ناراست دینگے تو وہ ہا ہی جو بگیر کے معنے مین ہی
خارج سے لانا نہین پڑیگی ورنہ ہا تو شہادت مین بھی موجود ہی جدجدا لانے کی کیا ضرورت
ہوتی اور پہلی بات کہ ہا کو دوچشمی کہنا مبتذل بتاتے ہین کوئی لفظ اپنا بھی اسکی
جگہ نہین لکھدیا تا مخترع مبتذل سے معلوم ہو جاتا اور ہا کو دوچشمہ ٹھہرانا تو کوئی
مبتذل بات نہین اسکے سوا اور کچھ اپنی منطق صرف کرکے لکھا ہی کہ یون کہنا
چاہیئے تھا بجاے گرفتاری موضوع ست کے سبب خلاصی از شدت شدہ است

مسمع

اُسکو آپ ہی سمجھین ہم نجانین نہ مانین اور متن مطبوعہ مین جو بجاے دوچشمہ کے
دوچشم اور گواہی ندہد کے ندیدہ لکھا ہی غلط معلوم ہوتا ہی۔

نکتہ اے درویش ہر چہ راے ترا از آخرت منع کند کفرست در لفظ کفر بنگر کہ کف منع ست
برروی راہی آخرت و ہر چہ دست دلت را بہ تیغ تجرید از علایق کوتاہ کند دین الہ
در کلمہ دین بنگر کہ دست دلت بنون یعنے تیغ منقطع یافتہ **رباعی** در مذہب عاشقان
غم جان کفرست + وز نعمت وصل دوست کفران کفرست + از تفرقہ فکر خویشتن
را باز آر + کز روی لغت، فکر پریشان کفرست + **اللغات** منع بالفتح باز رکھنا
کفر بالضم نا گزیدن و ناسپاسی و بالفتح پوشیدگی و کوزہ و بزرگ تجرید برہنہ کرنا
کسی چیز کو زوائد سے جو اُسمین ہون اور آراستہ کرنا کفران بالضم ناسپاسی
معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین اے درویش جو چیز تیری راے کو فکر آخرت
سے روکے جان لے کہ یہی کفر ہی دیکھ تو کفر مین لفظ کف جو بمعنی منع کے ہی راے آخرت
رو پہ ہی یا نہین اور جو چیز تیرے دل کے ہاتھ کو علائق دنیا کے فضول و زوائد سے
بہ تیغ تجرید کوتاہ کرے اُسی کو جان لے کہ یہی دین خدا کا ہی غور کر کلمہ دین کو کیسے
تیرے دست دل نے نون سے تیغ منقطع پائی ہی اور نون بمعنی تیغ کے ہے
معنے ترکیبی رباعی عاشقون کا مذہب تو یہ ہی کہ جو کوئی غم اپنی جان کا کرے
اور جان بچائے وہ کافر ہی اسواسطے کہ جان جانے مین تو بڑی نعمت عظمے
وصل دوست کی حاصل ہوتی ہی بس اسکو چھوڑ کے جان کا خیال کرنا
کفران نعمت ہی اور یہ کفر تو دنیا کے علائق سے اور اُنکے تفرقون اور پریشانیون
سے آپ کو بچا کے یکسوئی حاصل کر دیکھ تو از روے اصل کے کہ اگر فکر کو پریشان
کریگا کفر پائیگا **معنے معمائی نثر** را پر لفظ کف آنے سے کفر ہو جاتا ہی اور لفظ
دین مین جو دی ہی اسکا دل یدا اور یہ ید ظاہر نون پر جو بمعنی تیغ کے ہی رکھا
ہوا ہی بس لفظ دین حاصل **معنے معمائی رباعی** رباعی مین صرف
ایک ہی معما ہی یعنے فکر کو پریشان کرنے سے کفر ہو جاتا ہی **محسنات کلام**

فکر پریشان کیا خوب واقع ہوا کہ صفت کی صفت اور معما کا معما ایسے ہی دست دل
کہ مضاف مضاف الیہ بھی اور معما بھی اور سوا اسکے الاختلاف شارح نے اس نکتہ
مین کفر حقیقی و اصطلاحی کی بہت بحث لکھی ہی ہو میری دانست مین تو یہ نکتہ مصرح
نے موافق مذاق عاشقون کے لکھا ہی اسی واسطے لفظ درویش سے مصدر کیا
اور اسی کے مناسب الفاظ جیسے تجرید علایق اور مذہب عاشقان اور وصل
اور دوست وغیرہم ایراد فرمائے اور ان لوگون کا مذاق اور مشرب اور
ہی اہل شریعت کا مذہب اور چنانچہ سعدی رح نے فرمایا **شعر** اگر یار ے از
خویشتن دم مزن + کہ کفرست بایار و با خویشتن + شریعت والے بھلا خدا یتعالیٰ
کو یار کہہ سکتے ہین -

نکتہ اے درویش یکتائے کلمۂ توحید از الف زبان و پنج نوبت نماز بحضور پنج حواس
جنان و سی روزہ ماہ رمضان با تلاوت سی سیپارہ قرآن مغتنم دان تا در زمرۂ
اہل اللہ داخل گردی در حروف اہل اللہ بچشم انتباہ نگاہ کن تا در عدد یکی
و پنج و سی مشتمل یابی **قطعہ** یک شہادت با صلوٰۃ خمس و سی روز صیام +
و زکوٰۃ زر ادا در بست مثقال نصاب + ہر کرا جمع این عدد ہا نیست گر فرزند
نوح + باشد آید در خطابش لیس من اہلک خطاب + **اللغات** حضور
بضمتین مصدر ہی حاضر ہونا ضد غیبت کی اور نیز کلمہ تعظیم کہ ذات مخدوم پر
اطلاق کرتے ہین جنان بفتح بمعنی دل و بکسر جمع جنت زمرہ بالضم گروہ مردم
انتباہ آگاہ کرنا اور خبردار ہونا اور آگاہی مثقال بالکسر نام وزن کہ ساڑھے چار
ماشے ہوتا ہی نصاب بکسر نون اُسقدر مال جسپر زکوٰۃ واجب ہو کہ اقل اُسکا
چاندی سے دوسو درم ہو اور سونے سے بیس مثقال اور اکثر کی کچھ حد مقرر
نہین ہی غرض چالیسواں حصہ مال کا زکوٰۃ ہی بعد سال بھر کے اور مال و زر
اور سرمایہ کے معنے مین بھی مستعمل ہوتا ہی لیس من اہلک یعنے نہین ہی وہ
تیرے اہل و اولاد سے خطاب بکسر کسی سے روبرو بات کہنا اور لقب جسمین مدح ہو

اور ضد غیبت اور بمعنی عتاب نیز **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین یہ امور جو ذیل مین بیان
کرتا ہون انکے بجالانے کو غنیمت جان اور کما حقہ بجالا تب تو اہل اللہ مین داخل
ہوگا اور جب اس گروہ باشکوہ مین داخل ہوا تو کچھ خوف و خطر تیرے واسطے نہین
ہی چنانچہ اُنمین سے کلمہ توحید ہی یعنے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہ اسکو الف
زبان سے ادا کرے مع تصدیق اُسکی یکتائی و وحدانیت کے اور نماز پنجگانہ ہی
کہ وہ بھی بحضور قلب و خلوص دل پانچون حواس دل کے جمع کرکے بجالائے اور
تیس روزے ماہ رمضان کے مع تلاوت سی سیپارہ قرآن کے بس اس صورت
مین تو اہل اللہ سے شمار کیا جاویگا اور اُن مین داخل ہوگا ذرا چشم آگاہی سے
نظر کرتا تجکو معلوم ہو کہ خود لفظ اہل اللہ ایک اور پانچ اور تیس عدد کو مشتمل ہی
بس یہی اسکی تصدیق ہی **معنے ترکیبی قطعہ** پھر بتاکید و تائید کلام صدر کے
فرماتے ہین کہ ایک شہادت اور پانچ وقت کی نماز اور تیس روزے ماہ رمضان
کے اور بیس مثقال زر سے زکوۃ اگر اُس شہادت کے ساتھ یہ سب عدد جمع نہین
ہین تو بالفرض گو فرزند حضرت نوح ع کا ہی اور پیغمبر زادہ اُسکے خطاب مین بھی لیس
من اھلک کا خطاب آئیگا اور اُس اہل سے خارج کیا جائیگا ایسے ہی یہ زمرہ اہل اللہ
سے خارج کیا جائیگا مخفی نرہے جب کنعان بیٹا حضرت نوح ع کا ڈوبنے لگا آپ نے
اُسکی نجات چاہی اور کہا رب ان ابنی من اھلی خطاب ہوا لیس من اھلک
انہ عمل غیر صالح **معنے معماے نثر** الف اور ہے اور لام سے اہل ہوتا ہی
جسکا اشارہ مصرع نے ایک اور پانچ اور تیس کے ساتھ کیا ہی کہ یہی انکے عدد ہین
معنے معماے قطعہ اسمین مادہ معما کا اہلک موافق نثر کے کہ الف اور ہا
اور لام اور کاف جمع ہونے سے اہلک ہوتا ہی جیسا کہ ایک اور خمس اور سی اور
بست کے ساتھ اشارت کی کہ انکے یہی عدد ہین اور جو اس قطعہ مین نثر سے زیادہ
زکوۃ اور بڑھائی ہی اُسواسطے ایسا لفظ مذکور کیا جسمین کاف بھی بیس عدد والا
شامل ہی **محسنات کلام** لفظ اہل اللہ کے ساتھ اللہ کا لفظ کیسا پاکیزہ لائے ہین

کہ لفظ اہل جسمین موجود ہی بقلب ایسے ہی اہلک کا لفظ کہ کیسے تلاش عالی مصرح پر
حاوی ہی اور نثر و قطعہ دونون مشتمل بر سیاقۃ الاعداد اور جو کچھ خوبیان عبارت کی ہین خود
ظاہر ع حاجت مشاطہ نیست روی دلارام را + **الاختلاف** شارح نے اللہ کے
لفظ مین بھی قلب بعض کرکے اہل کا لفظ نکالا ہی اور ایک لام کو بحوالہ قاعدہ معما
کے معتبر نہین رکھا پھر لکھا رمضان کے تیس روزے اُسکے ساتھ تلاوت تیس
سیپارون کی تو دوسے ہونا چاہیین اس صورت مین دونون لام محسوب ہونگے
پھر بھی ایک الف اللہ کا اور رہا کہ اہل مین ایک ہی درکار ا ور اللہ مین دو اسکی
نسبت لکھا کہ صورت کتابی اللہ کی ایک الف کے ساتھ ہی ایسے ہی اہلک سے
ہلاک بطریقہ قلب بعض جو کہ مصرح کی جانب سے ان باتون کا کوئی ایما و اشارہ نہین
ہی میرے نزدیک سب پایہ اعتبار سے ساقط ہین اور مصرح کے معما کی رو سے انپر نظر
نہین ہان خوبی ایراد ایسے الفاظ مین کلام نہین گویا القاے غیبی ہی اسکے سوا شارح
نے اتنی کتاب لکھی یہ ابتک نہ جانا کہ مصرح نثر و نظم دونون مین ملحوظ رکھتے ہین
کہ جن قاعدون سے ایک فقرہ مین معما نکالتے ہین اُسی قاعدہ سے دوسرے
فقرہ مین ایسے ہی نظم کی ابیات مین نہ یہ کہ ایک اور پنج اور سی کے ساتھ قلب
بعض اور قلب کل اور کسی حرف سے اعراض اور کسی کا اختیار ایسے شش پنج
مین ٹرین طریق اُستادون کامل کا نہین البتہ ہم سے کچے پکے لوگ ضرور بھٹکتے بھکتے
پھرتے ہین اس سے اُنکو کیا غرض اگر اُنکی راہ پر نہ چلے تو وہ کیا کرین وہی مثل ہی
ع چشمۂ آفتاب را چہ گناہ +

نکتہ ای درویش حرف نفی در اسم خود کش کہ اسلام حقیقی آنست و بناے امانی را
برہم زن کہ ایمانرا این نشان ست **مثنوی** پا بنہ در عدت راہ فنا + از عبادت
گر ہمی جوئی سنا + چشم بر پاے اخلای الہ + دار اگر میخواہی از اخلاص جاہ +
اللغات حرف نفی حرف لا امانی بفتح اول و کسر نون و تشدید تحتانی بمعنی آرزوہا
جمع امنیہ بالضم بمعنی آرزو عدت بروزن مدت طیاری و آمادگی کسی چیز کی اور

ساختہ

ساخت اور ساز رفع حاجات سنا بفتح روشنی اخلا بفتح اور کسر خاے معجمہ ولام مشدد جمع
خلیل بمعنی دوست صادق **معنے ترکیبی نثر** مصرح فرماتے ہین ایدرویش اپنے
نام مین حرف نفی کا لگا دے اور آپکو ذات مطلق مین فنا کردے کہ اسلام حقیقی یہی
ہی نہ یہ اسلام ظاہری اور بنیاد امانی کو لوٹ پوٹ کردے کہ نشان ایمان کا یہ ہی
یعنے ہواے نفسانی اور مستلذات جسمانی سب کی بنیاد خراب وتباہ کردے **معنے
ترکیبی مثنوی** یعنے راہ فنا کا جو ساز و سامان ہی اُسکی طیاری و آمادگی کی راہ مین
چل یعنے قبل فنا ہونے کے آپکو فنا کر تب اپنی عبادت سے سنا و بہا ڈھونڈھ
بدون اسکے اُسمین سنا و روشنی نہ پائے گا دوسری بات یہ ہی کہ جو اللہ تعالیٰ کے
خلیل و دوست صادق ہین اُنکے قدمون پر آنکھین رکھے رہ تو تجکو جاہ اخلاص کا
حاصل ہو جبس اخلاص کی صفت مین کہا ہی **شعر** عبادت باخلاص نیت نکوست
وگرنہ چہ آید زبے مغز پوست + **معنے معماے نثر** لفظ اسم مین حرف لا لانے سے
اسلام ہو جاتا ہی اور امانی کو برہم کرنے سے ایمان کا نشان ملتا ہی **معنے معماے
مثنوی** عدت مین پار کھنے سے جو با ہی اور قاعدہ معماے مین پا و با ایک ہین
عبادت حاصل ہوتا ہی چشم سے ارادہ صاد اخلاص کا ہی جب صاد کو اخلا
کے پانٔون پر رکھینگے اخلاص ہو جائے گا **محسنات کلام** اسم و اسلام
امانی ایمان آن این سب کا سر کلمہ الف ایسے ہی اخلا الہ اگر اخلاص
اور سوا انکے۔

نکتہ اے درویش الف اسلام اشارت ست بذات حضرت احدی و سین
عبارت ست از سیادت سرمدی سدہ محمدی صلعم ولام کہ از روے لغت جامع ست
دلیل ست بر جبرئیل کہ رساننده جوامع کلم فیض وحی خدائیست بہ میم دہان مبارک
مصطفےٰ والف ومیم آخر بر معنی ہر دو مشعر ست میم متابعت حضرت محمدی صلعم را اسلمان
صفت تاج فرق سرفرازی بادان تا مسلمان باشی **رباعی** چون عزو کون دین
پیغمبر راست + کار ہمہ شد زدین پیغمبر راست + پیدا شدہ روی راستی از قدمش +

زین روی قدم در اسم پیغمبر راست + اللغات سیادت بکسر بزرگی وسرداری سرمدی ہمیشہ ودایم شدہ بضم وتشدید دال آستانہ جوامع الکلم بفتح کاف وکسر لام قرآن مجید اور چند احادیث کہ ہر ایک عبارت والفاظ مختصر مین مطالب کثیر کو شامل ہین سلمان نام ایک صحابی کا کہ اُنکو سلمان فارسی کہتے ہین اور نیز نام شاعر کہ اسکو سلمان ساوجی کہتے ہین معنے ترکیبی نثر مصرح لفظ اسلام مین دوسری طرح تصرف کر کے فرماتے ہین ایدرویش لفظ اسلام کی یہ کیفیت ہی کہ پہلا الف جو اسلام کا ہی اس سے تو اشارہ ہی طرف ذات پاک احدی کے بدین مناسبت کہ الف خود بھی فرد ہی نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب اور اسکا عدد بھی ایک اور خداے تعالے کی ذات بھی واحد احد اور سین سے ایما ہی جانب سرداری وبزرگی آستانہ محمدی ص کے جسکی سیادت دایم وسرمدی ہی یعنے اس آستانہ پر سر رکھے رہے اور اطاعت کرے اور لام کہ یہ جامع ہی بمعنے زرہ ہا کے دلیل ہی حضرت جبرئیل ع پر کہ جوامع الکلم جو قرآن مجید ہی کہ تھوڑی لفظون عبارت مین بہت سے معنے بھرے ہین بقول شاعر شعر جمیع العلم فی القرآن لکن + تقاصر عنہ افہام الرجال + کے اس جوامع کلم کو میم دہن مصطفے مین پہونچانے والے ہین اور وہ بھی فیض وحی سے جیسے کچھ خداے تعالے کی طرف سے ہوے تا نہ گمان ہو کہ اپنی طرف سے انکے منھ مین پہونچائے اب رہا الف ومیم تا نہ شبہ ہو کہ لام کے ذکر مین پورا لام لے لیا تھا بس الف شعر اُسی معنے پر ہی کہ وہ جوامع الکلم خداے تعالیٰ کی طرف سے تھے اور میم دہن آنحضرت ص مین پہونچائے گئے یا میم سے میم متابعت آنحضرت ص مقصود ہی کہ سلمان کیطرح اسکو تاج سرفرازی کا جانے رہ تب تو مسلمان ہوگا معنے ترکیبی رباعی پہلا را بمعنے برائی کے ہی یعنے دونون جہان کی عزت و بزرگی خاص واسطے دین پیغمبر ص کے ہی کہ دین راست وحق یہی ہی موافق اکملت لکم دینکم کے اور اسی دین پیغمبر ص سے سب کے کام راست ودرست ہوگئے اور سابق جو کج روی وگمراہی پھیلی ہوئی تھی سب نیست ونابود ہوگئی

اور اُنکے قدم مبارک سے صورت راستی کی پیدا ہوئی اسی سبب سے اسم پیغمبرؐ کا قدم
را ہی یعنے راست وسیدھا ہی کہ راستی اُنکے قدم پر مُنھ رکھے ہوے ہی اور اُنکے
قدمون سے لگی ہی معنے معماے نثر اس نکتہ مین بھی الف احد اور سین سدرہ
اور لام دلیل اور میم دہن سے اسلام کا لفظ حاصل ہوتا ہی اور میم متابعت تاج
سر سلمان ہونے سے مسلمان ہوجاتا ہی معنے معماے رباعی اس رباعی مین تین
جگہ لفظ راست آیا ہی جنکا روجو را ہی پیغمبرؐ کا قدم ہی کہ وہ بھی را ہی ایسے ہی راستی
کا رو را اور پیغمبر کا قدم را محسنات کلام الف اسلام اشارت احدی اور سین
سیادت سرمدی سدرہ اور لام دلیل جبریل اور میم مبارک مصطفے معنے مشعر
متابعت محمدیؐ سب مین حرف مناسب یکدگر اور سر کلمہ سلمان مسلمان تجنیس زائد
راست راست جو تین جگہ ہی تجنیس تام لیکن پچھلے مصرعہ مین کیسی خوبی کے ساتھ
ہی غور کرنا چاہیئے الاختلاف شارح کی تقریر خوب صاف صاف نہین سمجھ مین آتی
نکتہ ملحد میخواہد کہ بکلک شرک رقم نفی در کلام حضرت احدی کشد بنگر کہ در الحاد
حرف نفی یعنے لا در کلمہ احد کشیدہ و فلسفی میکوشد کہ بہ قلب عقل خود رخنہ در حدو د
دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ سیف اللہ ست آورد بہبین کہ در لفظ فلسفہ فل
کہ رخنہ کردنست بر سفہ نہادہ است قطعہ ملحد آوردہ است مل در پیش از
مستے وجہل + می نہ بیند حدت حد شریعت از قفا + فلسفے را فلسے از عقل ست
پس بر حرف ظرف + خلق را راندبدان از گنج شرع مصطفا + اللغات ملحد بالضم
میم وکسر حا راہ حق سے پھر نیوالا اور فاسق و بیدین آلحاد بالکسر اسکا مصدر فلسفی
حکیم فلاسفہ جمع اسکی حد بالفتح والتشدید سزاے شرعی جیسے جلد و قطع وغیرہ حدود
جمع سیف بالفتح شمشیر بران فل کے معنے خود مصرح نے لکھدیے سفہ بفتحتین وہای
ملفوظ سبکی عقل و نادانی مل بضم میم شراب حدت بکسر اول و فتح ثانی تیزی و
تندی اور تنہا ہونا فلس بالفتح ہندی پیسہ حرف ظرف فی اور معنے اسکے سواے
ظرفیت کے سایہ بعد از زوال اور زوال یعنے دوپہر سے قبل ظل اور خراج و غنیمت

وباز گذشتن وجماع مگر ظرفیت کے معنے مین بکسر ہی اور معنے مین بفتح یہان نے سے ظرف
ہی مقصود ہی معنے ترکیبی نثر ملحد چاہتا ہی کہ کلک شرک سے رقم نفی کی جولا ہی کلام
احدیت مین کھینچے اور الحاد وبیدینی سے اُسکو نیست وباطل کرے اسلیے کہ صفت الحاد
کی جو رکھتا ہی وہ خود مقتضی اسی بات کی ہی دیکھو الحاد مین حرف نفی یعنے لا کلمہ احد
مین کھنچا ہوا ہی اور فلسفی کوشش کرتا ہی کہ اپنی عقل کی کھوٹائی ونقص سے دین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدود مین کہ وہ دین بجال خود ایک ننگی شمشیر قاطع اور بران
ہی جسکے سامنے اسکی عقل ناقص ٹھہر نہین سکتی رخنہ لاوے اور پیدا کرے اسواسطے
کہ اُسکی سفاہت وحماقت اصلی اسی بات پر آمادہ کرتی ہی چنانچہ ذرا غور تو کر کے دیکھو
کیسا لفظ فل جو مفید معنے رخنہ کا ہی لفظ سفہ پر رکھا ہوا ہی جسکے معنے بیوقوفی ونادانی
ہین معنے ترکیبی قطعہ مصرحر کہتے ہین ذرا ملحد کو تو دیکھو کیسا مستی وجہالت کے
سبب سے مل اپنے سامنے رکھے ہوے ہی اور ہر وقت اُسکے نشہ اور مستی مین سرشار
اور یہ اُسکو نہین سوجھتا کہ کیسی تیزی وتندی حدت حد شریعت کی اُسکے پیچھے ہر وقت
لگی ہوئی ہی اور فلسفی کہ ایک فلس یعنے پیسہ بھر عقل رکھتا ہی سو بھی نہایت اقل ظرف
پر جو فے سے ارادہ کیا ہی بس حاصل یہ کہ عقل وظرف دونون اُسکی نہایت ہی اقل
وکمتر ہین اور اس عقل وظرف سے چاہتا ہی کہ خلق کو گنج شریعت مصطفے سے بھگا دون
بہرہ یاب نہونے دون بھلا کہان گنج شرع اور کہان اسکے پیسہ بھر عقل کیسا بیوقوف
وکمظرف ہی کہ پیسہ بھر عقل کے بھی سمائی نہوئی جو گنج بے پایان سے بھڑتا ہی معنے معماے
نثر احد کے درمیان مین لا لانے سے الحاد ہوتا ہی اور فل کو سفہ پر رکھنے سے فلسفہ
ہوتا ہی جو بمعنی حکیم ودانشمند کے ہی معنے معماے قطعہ ملحد کے سامنے مل موجود
اور پیچھے اُسکے حد لگی ہوئی ظاہر فلسفے کا پہلا جز فلس ہی اور دوسرا فے حرف ظرف
محسنات کلام لفظ کلام کیسا خوب ہی کہ اسمین بھی لا موجود کلک رقم کلام حرف
نفی کلمہ سب مناسب باہم حدت مین حد نفی مین بھی فی موجود اور علی ہذا القیاس
الاختلاف شارح نے بڑی بڑی توجیہین نکالی ہین افسوس انکو صفائی کے ساتھ

لکھ بھی دیتے کہ قریب الفہم پر کسی کے ہوتین۔
نکتہ گبر را خاصیت اعتقاد ثنویہ چنان در ظاہر اثر کردہ کہ اثنینیت در مراتب حروف نامش ظاہر ست **شعر** شد از توحید حق غافل مجوسی + چو داری یک خدا ایدل مجوسی + **اللغات** گبر بالفتح آتش پرست ثنویہ دو ہونا علی ہذا اثنینیت مراتب اعداد کے چار ہین احاد عشرات مآت الوف توحید ایک جاننا خداے عزوجل کا مجوسی منسوب بہ مجوس بمعنی آتش پرست کہ آتش اور ماہ اور آفتاب کو پوجتے ہین اور نیز مجوسی معرب منجکوش یعنے خورد کوش جو واضع دین مجوس کا مرد خورد کوش تھا اسواسطے یہ کہا ہی **معنے ترکیبی نثر** یعنے گبر کو جو اعتقاد دو خدا ہونیکا ہی ایک یزدان فاعل خیر ایک اہرمن فاعل شر اس دو ہونے کی خاصیت اسکے نام کے جو حروف ہین اُنکے مراتب تک پہونچی ہی اُنسے بھی اثنینیت ظاہر ہی چنانچہ معما مین یہ بات کھل جائیگی **معنے ترکیبی شعر** توحید حق سے مجوسی غافل ہوا کبھی ماہ و آفتاب کو معبود ٹھہرایا کہین آتش کو اور سوا انکے کہ سب کفر و شرک ہی لہذا اپنے دل سے مخاطب ہو کے کہتے ہین کہ ایدل تو ایک ہی خدا رکھتا ہی تو بہت سے خدا مت ڈھونڈھ کہ سرمایہ کفر و ضلالت ہی **معنے معماے نثر** گبر مین کاف کے بیس عدد ہین کہ عشرات مین دو ہین اور با کے دو کہ درجہ احاد کا ہی اور را کے دو سو کہ مرتبہ مات کا ہی جسکے از روے ہندسہ کے یہ صورت ہی ۲۲۲ **معنے معماے شعر** لفظ سی پر جب لفظ مجو آئیگا مجوسی ہو جائیگا **محسنات کلام** مجوسی مجوسی تجنیس تام اور کس ادا کے ساتھ **الاختلاف** شارح نے ایک راہ یہ پیدا کی ہی کہ گبر کا لفظ اسکو یون کہین کہ کاف با را یعنے کاف کو را سے مقارن کرین تو کافر حاصل ہوتا ہی لیکن مصرح سے اسکا کچھ اشارہ نہین سوا اسکے کافر ایک لفظ عام ہی اور گبر خاص کہ جسکی ثنویت کا بیان فرمایا ہی یہ عبارت کسکی گریبان گیر ہوگی **حکایت** والی بود کہ بر اہل ذمہ چون میم ذمہ بہ تشدید و زجر دہان گشادی و اہل کتاب را چون حروف کتاب زیر شکنجہ کاف خطاب تاب دادی گفتندش

ازین ملاعین کہ در عین مذلت مدام چشم بر قدم ملاء ملت اسلام دارند چہ حاجت کہ
جزیہ بضرب حربہ ستانی گفت معین ست کہ تا جہود را دو چشم از سر برنہ کنی صورت جود
نہ نمایند و ترسا تا حدیکہ تیغ از قفا نہ بیند ترسان نشود قطعہ بیگانہ را چو خانہ تیر ست
ہاے چشم + پیکان تو نیز از رخ بیگانہ وا مگیر + ترسا سپر بر و کشد از ترس پیش تیغ + بر ہم
کشد جہود در یغ از سہم پیش تیر + اللغات واکی حاکم اہل ذمہ اہل کتاب جیسے یہود
نصاری کہ عہد و امان کے ساتھ دار اسلام مین داخل ہون ذمہ بکسر و تشدید
میم عہد و امان تشدید استوار کرنا اور حرف کو مشدد کرنا اور کسی پر سختی کرنا زجر
بالفتح باز رکھنا کتاب بکسر نوشتہ و نامہ اور آزاد کرنا غلام و کنیزک کا عوض مال
کے شکنجہ عذاب و نوعی از تعذیب واکہ جلد گران تاب دادن امیٹھنا ملاعین بفتح
میم و کسر عین جمع ملعون ملا بفتح میم و در آخر الف آشکارا و عبارت از انجمن و در
آخر ہمزہ گروہ مردم اشراف و بزرگ جزیہ بالکسر جو کچھ ذمی کفار کے ذمہ سال بھر
مین مقرر کرین حربہ بالفتح آلہ حرب وجہ بدستی معین بضم میم و تشدید یا مخصوص و مقرر
کیا ہوا ترسا بالفتح نصاری و آتش پرست بیگانہ غیر و نا آشنا و نادر نیز ترس
بالضم سپر سہم تیر کمان سے چھوٹا ہوا فارسی مین بمعنی بیم و خوف جہود بمعنی یہود
معنے ترکیبی نثر ایک حاکم تھا کہ اہل ذمہ پر یعنے جو کافر ذمی جزیہ گذار تھے
مثل میم ذمہ کے تشدید و زجر کے ساتھ دہن کھولتا تھا مطلب یہ کہ بڑی سختی
کرتا تھا اور جب منھ کھولتا تھا گھر کی جھڑکی کرتا تھا اور اہل کتاب کو کہ وہ بھی یہود
و نصاری تھے مثل حروف کتاب کے شکنجہ عذاب کے نیچے کاف خطاب کیطرح
کہ اکثر معکوس اینٹھا ہوا بھی لکھا جاتا ہی تاب دیتا تھا اور اینٹھتا تھا غرض جزیہ
کے وقت بڑی ایذا و تکلیف دیتا تھا لوگون نے اُس سے کہا کہ یہ ملاعین تو عین
ذلت و خواری کے ساتھ ہمیشہ چشم شرفا اور ملاء ملت اسلام کے پاؤن پر
رکھی رہتی ہین اور نہایت عجز و اطاعت بجا لاتے ہین پھر کیا حاجت ہی کہ تو جزیہ
انسے ضرب حرب سے لیتا ہی اور زد و کوب کرتا ہی کہا کہ معین اور معمولی بات ہی

کہ جہود کے سر سے جبتک دونون آنکھین نہین نکالی جاتی ہین صورت جود کی نظر نہین آتی ہرگز بے تنبیہ سخت کے نہین دیتا ایسے ہی ترسا جبتک اپنے پیچھے تیغ نہین دیکھتا ترسان نہین ہوتا **معنے ترکیبی قطعہ** ہا کی صورت آنکھ کی ہی اور نیز ہا رقم برج سنبلہ کے جو خانہ عطارد کا ہی جسکو تیر کہتے ہین پس مصرع کہتے ہین کہ جب ہا خانہ تیر کا ہی اور بیگانہ جو اپنے دین سے غیر ہی اُسکے ہی آنکھ کی بہی خانہ تیر ہی یعنے اپنے غیرون کی طرف جب دیکھتا ہی تو ایسی نگاہ سے دیکھتا ہی گویا تیر مارا بس توبھی اُسکے مُنھ پر تیر برسائے جارو کے مت وارندے کہ وہ تجھپر تیر لگا سکے اور ترسا تلوار کے سامنے خوف و ترس سے سپر مُنھ پر لگاتا ہی اور جہود تیر کے سامنے ڈر سے مُنھ بگاڑتا ہی ورنہ دل سے یہ کیا مانتے ہین اور کب سمجھتے ہین **معنے معمائے نثر** ذمہ ذمہ دونون تجنیس تام اور کیسی تشبیہ کامل ہی لفظ کتاب مین بعد کاف کے لفظ تاب موجود جسنوقت عین زیر قدم ملا کے آئیگا ملا عین ہو جائیگا جہود کی دو آنکھین دو چشمے ہاے جب یہ آنکھین اُسکے سر سے نکال لینگے جو درہ جائیگا ترسا کے پیچھے نون لگانے سے جو بمعنی تیغ کے ہی ترسان ہو جاتا ہی **معنے معمائے قطعہ** لفظ خانہ سے اشارہ ہی کہ خا نہین باقی ماندہ پر پیکان آنے سے بیکانہ حاصل ہوگا ترسا مین الف بصورت تیغ کے ہی اور اسکے مُنھ پر ترس بمعنی سپر جہود کا مُنھ بگڑنے سے وجہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے سامنے تیر جو دال ہی رقم عطارد کی موجود **محسنات کلام** میم کے لیے دہان کشادن کیسا خوب آ ایسے ہی میم ذمہ اور تشدید شکنجہ اور کاف خطاب کہ واقعی خطاب کیواسطے ہوتا ہی اور خطاب بمعنی عتاب کے بھی ہی اور شکنجہ کی رعایت سے وہ کاف جو معکوس اینٹھا ہوا لکھتے ہین کیسا مناسب محل کے ہی جیزیہ حربہ تصحیف ایسے ہی بیکانہ پیکان مبہم مین ایہام ترس ترس تجنیس تام ترسا تجنیس زائد عین کہ بمعنی نہایت اور چشم کے ہی اور نیز لفظ چشم مرادف اُسکا کیسا خوب ہی اور سوا انکے خوبیان بہت ہین مین نے اتنی بنظر اشتعال جستجو شایقین کے لکھدی ہین **الاختلاف** شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا ہی کہ مذمت کے حاصل ہونے مین کلمہ ذمہ کا مشدد

درکار ہوتا تھا لفظ تشدید بھی معنے معماے مین مفید تھا لیکن وہ جو ضروری ہی ہیم
مخفف ہی انتہی اصل کتاب مین مذمت کو نسخہ کرکے لکھا ہی میری دانست مین
بجاے مذمت کے ذمت صحیح ہی مشتمل بر تجنیس تام متن مطبوعہ مین بجاے چہ حاجت
کہ حاجت اور جود کی جگہ خود اور قفا کے بجاے قفات کیسی غلطیان ہین واے بر مطبع
و مصحح۔

حکایت یکے از اہل تسلیم با جمعے از اہل اسلام احرام غزا بستہ بود و چون لفظ
اسلام بزیر الف حسام سلام نکرد دانستہ از قضا چون فاے کفرہ در گرہ کمند ایشان
اسیر گشت و چون قاف قید با صد سختی دستگیر و اسیر شد یکے از دونان تیغ چون الف
اُسر بر سر او بر افراشت و او چون سین اسلام درمیان آلام دندان ابتسام
کشادہ داشت یکے از سایلان ہمدم چون الف دران سیلان دم زبان کشیدہ
وخندہ را سبب پرسیدہ گفت ندانستہ کہ ثبات شہادت مومن آن باشد
کہ چون شمع منیر پیش تیغ تقدیر خندان باشد و آنیمعنی در لفظ مومن روشن افتادہ
کہ شمعے ست درحد تیغ نہادہ **قطعہ** از سر شادی دل مشرک اگر خندان شود + ہمچو
شین بنید ز حرف مرگ در گردش نشان + در دل مومن ز حمل جود بینی کشتہ مو +
من حق بنید محیط خویشتن از ہر گران + **اللغات** تسلیم سپرد کرنا اور سلام کرنا
اور گردن رکھنا احرام قصد و نیت اور احرام باندھنا غزا بفتح دشمن دین سے
لڑنا حسام بضم شمشیر سلام کردن نہادن اور سلام کردن اور بے عیبی اور برگزیدگی
کفرہ بفتحتین جمع کافر دستگیر بمعنی گرفتار آلام جمع الم دکھ و رنج ابتسام اندک
خندہ کرنا سیلان بالفتح تمام جزیرہ اور جاری ہونا آب و خون کا دم بالفتح خون
فارسی مین بمعنی نفس و سخن و تیزی شمشیر و ہنگام و وقت من بہ تشدید نون نعمت دینا
اور احسان کرنا اور ترنجبین **معنے ترکیبی نثر** مصر کہتے ہین کہ ایک شخص نے کہ
اہل تسلیم سے تھا یعنے رضاے الٰہی پر گردن نہاد ایک گروہ اہل اسلام کے ساتھ
احرام غزا کا باندھا تھا مطلب یہ کہ قصد غزا کا کیا تھا اور الف اسلام کیطرح الف حسام

کے نیچے سلام اپنا جانا ای بے عیبی اور بے گزندگی کہ اگر شہید ہونگا ہر وبال وعذاب
سے پاک ہوجاؤنگا اتفاقا فی کفرہ کی طرح کمند کفار کی گرہ مین اسیر ہوا یعنی کفار
نے اُسکو گرفتار کرلیا اور مانند قاف قید کے سو سختی کے ساتھ دستگیر ومقید ہوگیا
ایک نے دونون یعنی کفار سے تیغ مثل الف اسر کے اُسکے سر پر اُٹھائی اُسنے
سین اسلام کی طرح درمیان آلام کے دانت ابتسام کے کھولے یعنی مسکرایا
ہرچند حد درجہ رنج وآلام کا وقت تھا کہ جان جاتی تھی ایک نے سایلون ہمدم سے
مثل الف کے اُس سیلان دم مین زبان کھینچکے سبب خندہ کا پوچھا کہ اب کوئی
دم مین خون بہایا جاتا ہی پھر تو ہنستا کیون ہی کہا تو نہین جانتا کہ مومن کا شہادت
مین ثبات واستقلال یہ ہی کہ سامنے تیغ تقدیر کے شمع روشن کیطرح خندان رہے
چنانچہ یہ بات لفظ مومن سے روشن ہی کہ ایک شمع ہی حد تیغ مین رکھی ہوئی
مطلب یہ کہ مومن مثل شمع خندان کے ہی اور تیغ اُسکے ساتھ لگی ہوئی کہ تیغ
سے زیادہ روشن ہوے جیسے شمع تیغ سے زیادہ روشن ہوتی ہی معنے ترکیبی قطعہ
اگر سر شادی سے دل مشرک کا خندان ہوئے تو کیا ہوتا ہی کسو اسطے کہ یہ شین جو
سر شادی کا دل مین مشرک کے ہی اسکو تو حرف مرگ کے ادھر اُدھر سے گھیرے ہوے ہین
اور اُسکی مرگ کا نشان بتاتے ہین پھر خوشی کیسی اور اگر دل مومن کا جور اُٹھاتے اُٹھاتے
زار ونحیف مثل موکے ہوجاے تو کیا غم اسواسطے کہ یہ اپنے ہر کنارہ سے من حق
کو محیط دیکھے گا بس اسکو کیا پروا معنے معماے نثر اسلام کا الف بصورت
تیغ ظاہر اور اسکے نیچے لفظ سلام موجود کفرہ کی فے ظاہر گرہ مین ہی کہ گرہ مین
فے لانے سے کفرہ ہوتا ہی قید کی لفظ سے دوامر نکالے ہین ایک قاف جسکے سو
عدد ہین دوسرے ید بمعنی دست جنکا اشارہ بصد سختی ودستگیری ہی سر پر
تیغ الف کے لانے سے اسر حاصل ہوتا ہی جو جمع اسیر کی ہی اسلام مین سین
بمنزلہ دندان کے ہی اور درمیان آلام کے واقع سیلان مین الف کھینچنے سے
سایلان ہوتا ہی لفظ مومن کے اول موم جو بمعنے شمع کے ہی موجود اور اسکے

سامنے نون رکھا ہوا ہی اور نون بمعنی شمشیر **معنے معماے قطعہ** لفظ مشرک مین
سر شادی کا شین ہی باقی حرفون سے لفظ مرگ کا حاصل ہوتا ہی جو اس شین کو گھیرے ہے
لفظ مومن کا دل مو ہی بقلب یعنے دوسرا میم اور واو اور اول آخر سے مومن کے من
حاصل ہوتا ہی جو مومن پر محیط ہی **محسنات کلام** اسلام احرام حسام سلام
آلام ابتسام کیسے ہموزن لفظ ہین آور منجملہ انھین کے تسلیم از قضا کا لفظ اس موقع
موت پر کیسا برمحل ہی علی ہذا دستگیر برعایت بد اور اسیر مناسب قید سایلان ہادم
مین ہمدم کہ سب کے خون بہانے کا قصد تھا اور آپسمین دوست بھی تھے دم زبان
شمع منیر تیغ خندان روشن موم سب مناسب یکدیگر آور علی ہذا نشان اس سبب
سے کہا ہی کہ مشرک سے لفظ مرگ بکاف عربی نکلتا ہی اور چاہیئے بکاف فارسی
الاختلاف اصل کتاب اور نیز شارح نے چون الف اسیر بر سر الخ لکھا ہی بلکہ شارح
نے جو معنی لغت کے لکھے ہین یہی اسیر بمعنی اسیر کردن کے لکھا ہی آور معما جو نکالا ہی
اُسمین بھی لکھا کہ لفظ اسیر کہ الف ہمرنگ شمشیر ست بر بالاے کلمہ سر واقع شدہ
انتھی اب یہ بتائین کہ بالاے سر واقع ہوا یا بالاے سیر پھر معما کیسے ہوا مین نے
تو اس اسیر کو اسر بضمتین جمع اسیر کے بنادیا جیسے رغف جمع رغیف کی آور نذر جمع
نذیر کی آور قدر جمع قدیر کی تا معما سر کا بھی صحیح نکلے اور معنے مین بھی مناسب ہو
کہ وہ اسیر بھی ایک جماعت تھی اور متن مطبوعہ مین بھی اسیر ہی لکھا ہی۔

فصل فی الصلوٰۃ و ماینا سبہا نکتہ۔ سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نماز را
بجوے آب تشبیہ فرمودہ اند و فیض این معنی در لفظ نماز پیدا است کہ در اطرافش
تر و میانش ماست شعر نماز آتش حرص و ہوا نشاند باز + ازان نماز نم آمد بلفظ
بر سر آز + **اللغات** نم بالفتح و تشدید نا تر و تازگی وجوی آب ما بمعنے آب آز بالمد
و زاے معجمہ بمعنی حرص **معنے ترکیبی نثر** یعنے حضرت سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم
نے نماز کو جوے آب سے تشبیہ فرمایا ہی کیسا راست درست ہی کہ اُنکے فرمانے
کے فیض نے لفظ نماز مین اثر کیا اور یہ فیض اُس سے ظاہر ہی دیکھو لفظ نماز کو نز

یعنے تروتازگی ادھر ادھر سے گھیرے ہی اور درمیان مین بھی اسکے ما جو بمعنی آب کے ہی
معنے ترکیبی شعر نماز وہ چیز ہی کہ آتش حرص وہوا کو بالکل دبا بجھا دیتی ہی دیکھو
لفظ نماز کو کہ آز کے سر پہ ہر وقت نم رکھا ہوا ہی جو اسکو گلاتا رہتا ہی معنے معماے
نثر نماز کے اول آخر سے نز حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے ما موجود معنے
معماے شعر نماز کے دو جز ہین پہلا نم دوسرا آز جسکا مجموع نماز ہی متن مطبوعہ
مین بجاے در اطراف ش نز کے تر اور شعر مین بلفظ و بہ بعطف غلط لکھا ہی۔
نکتہ شستن و پاک کردن رو در وضو موجب دیدن نور و تازہ روے دو عالم
ست دریاب کہ چون رو از وضو پاک کنی ضو یابی و خلال لحیہ را بتخلیل خالی ساختن
سبب یافتن تراوت رش سحاب مغفرت ست بنگر کہ چون ریش را خالی سازی
رش یابی شعر محا کربۃ الملتحی سن مشطہ + ومن ثم تدعو اللحی بالمحاسن +
اللغات وضو بضمتین مصدر ہی منھ دھونا مجازاً منھ اور ہاتھ پانون دھونا نماز
کے واسطے بفتح اول وہ پانی جس سے وضو کرین ضو بالفتح روشنی آفتاب خلال
بکسر درمیان و فاصلہ دو چیز اور وہ لکڑی جس سے دانت کریدتے ہین داڑھی
کا خلال انگلیان کہ داڑھی مین وضو کے وقت کرتے ہین رش بفتح و تشدید شین
چکیدگی آب و اشک اور چھڑکنا اور باران اندک محا صیغہ ماضی کا ہی محا محو سے
محو بالفتح مٹا دینا کسی چیز کا اور چھیلڈالنا حرف و نقش کا تختی وغیرہ سے کربت بالضم
اندوہ ملتحی صاحب لحیہ یعنے داڑھی والا سن بکسر و تشدید نون دندان مشط بالضم
و بالکسر شانہ جسکو بالون وغیرہ مین کرتے ہین من ثم بنا بریں تدعوا صیغہ مضارع کا
دعا یدعو سے بمعنے میخوانی لحی بمعنی ریش و علی ہذا محاسن ریش مردان و بمعنی نکوئیہا
جمع حسن خلاف قیاس معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ وضو مین جو منھ
دھوتے پاک کرتے ہین اسکا نتیجہ نور و تازہ روی دونون عالم کا دیکھنا ہی بے
مین تجکو بتاؤن کہ جب رو وضو سے پاک کرے گا ضو دیکھیگا کہ یہان بھی روشن
پائیگا اور وہان بھی مثل آفتاب کے چمکتا نظر آئیگا اور خلال ریش کا تخلیل سے

خالی کرنا یہ سبب اس امر کا ہی کہ تجکو طراوت چکیدگی ابر مغفرت سے حاصل ہو یعنے مغفرت
تجھپر برسے دیکھ لے اگر ریش کو خالی کرے گا رش پائیگا **معنے ترکیبی شعر** مٹا دیتی ہین
داڑھی والے کے اندوہ کو اُسکی کنگھی کی دانتی یعنے جیسے کنگھی سے داڑھی کھل جاتی ہی
ایسے ہی اُسکا دل کھل جاتا ہی اسی سبب سے داڑھی کو محاسن کہتے ہین جو بمعنی
نکوئیون کے بھی ہی **معنے معماے نثر** اس نثر کی معما خود مصرح نے جتا دی ہین
کہ وضو کا مُنھ پاک کرنے سے جو وا وہی ضو رہتا ہی اور ریش کو خالی کرنے سے رش
رہتا ہی **معنے معماے شعر** محاسن کے دو جز ہین ایک محا دوسرا سن دونون
کے جمع ہونے سے محاسن ہوتا ہی **محسنات کلام** پاک کردن رو در وضو کیسا
پاک وشستہ ہی کہ وضو کا رو وا وہی تازہ روے دو عالم اگے بھی ظاہر کہ وضو سے
مُنھ تازہ ہو ہی جاتا ہی اور گویا خشک مُنھ لوٹ کے تازہ ہو جاتا ہی محا ملتحی لحی محاسن سب
مین جاے حطی خلال تخلیل خالی ان سب مین خاسن و مشط و محاسن سب مناسب
یکدیگر متن مطبوعہ مین محا کربت کی جگہ محا کرتہ اور من ثم کے بجاے من نم ہی پھر پتہ
معنے کا کیسے چلے۔

نکتہ سائلے باکی از متبحران ماوراالنہر ماجرا میکرد کہ بروایت ینابیع و محیط چرا کبود
دہ در دہ کز گران دارد حکم آب دریا بران جریان دارد گفت غور این معنے آشنای
ہر جویائیست کہ داند کہ دہ در دہ از روی شمر دریاست **قطعہ** بوزن دوصد و
پنجہ من آب استادہ + چو طرف جو شمر پاک شافعی در دہر + دلیل پاکی گفتار او بجو
و بیاب + شمار دوصد و پنجاہ از کنارہ نہر + **اللغات** متبحر مرد بسیار علم ماوراالنہر
مخفف ماوراءالنہر وہ چیز جو اُس پار نہر کے ہو جو ملک توران کا ایران سے
اُس پار نہر جیحون کے ہی اسواسطے ملک توران کو ایرانی عربی دان ماوراالنہر
کہتے ہین ینابیع جمع ینبوع چشمہاے بزرگ و فراخ محیط نام کتاب از امام محمد
در فقہ کر کہ بالکسر حوض آب کران بفتح اول کنارہ چیز و انتہای چیز جریان بفتحتین
روان شدن آب وغیرہ غور بالفتح عمق و قعر ہر چیز و فرو رفتن و فایدہ رسانیدن

شمر بفتحتین حوض کوچک و تالاب و سر شیر آب استادہ جو جاری نہو **معنے ترکیبی نثر** ایک سایل ماورالنہر کے علما سے ایک عالم متبحر سے کہتا تھا کہ ینابیع اور محیط کی روایت مین کہ مراد اس سے بند پانی اور بہتا پانی ہی اُس برکہ پر جو دہ در دہ گز کنارہ رکھتا ہی حکم آب دریا کا کیون جاری کیا ہی کہا اُس بات مین غور و فکر اُس جوینده کی آشنا ہی جو جانتا ہی کہ وہ دہ در دہ از روے تالاب کے دریا ہی دس عدد یا کے ہین جب در دہ دریا کہا جاَیگا یعنے در حرف یا خود دریا ہی ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دوسو پچاس من جو عربی مین سیر کو کہتے ہین اگر بند پانی ہو تو اُسکو شافعی مثل کنارہ نہر جاری کے پاک کہتے ہین جہان کہین زمانہ مین ہو اور اس گفتار پاکیزہ کی دلیل مین تجکو بتاؤن تو اُسکو ڈھونڈھ اور لے وہ یہ ہی کہ کنارہ نہر سے دوسو پچاس گن لے موجود ہین **معنے معماے نثر** نثر مین وہی معما دہ در دہ کا ہی یعنے دہ کو در دہ کر مطلب یہ کہ یا کو دہ سمجھ اور جب در دہ کہا جاَیگا ای دریا خود دریا حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** نہر کا ایک کنارہ نون ہی جسکے پچاس عدد ہین اور ایک کنارہ را جسکے دوسو ہین پس دوسو پچاس ہو گئے رہی ہا نہر کی اُس سے کچھ غرض نہین اسلیے کہ مصرع نے کنارہ نہر کہا ہی نہ لفظ نہر **محسنات کلام** کیسے اس نکتہ مین برعایت ذکر مسئلہ آب کے لطایف و صنایع بھرے ہین اول سایل کہ بمعنے جاری ہونے والے کے ہی پھر متبحر جسمین لفظ بحر کا ہی اور ماورالنہر کہ ما بمعنی آب کے بھی ہی اور نہر خود نہر ایسے ہی ماجرا کہ آب اور جریان کے معنے مین بھی ہی اور ینابیع و محیط اور برکہ اور دہ در دہ اور کران اور دریا اور غور اور آشنا جویا مین لفظ جو اور شمر اور پاک اور بجو مین جو اور دریاب مین آب اور شمار و شمر کہ امر شمردن کا بھی ہی اور انکے سوا کہ کوئی لفظ بیکار نہین ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اجرا برکہ کہ دہ در دہ گز کران دارد حکم اتنی عبارت نہین ہی افسوس مصحح کیا ہوے۔

نکتہ بعضے از دست نشینان چون بر عزم آبدست سر بشویند چہار فرض وضو بر نیت بجویند این نکتہ را از دست مدہ کہ چون سر بشوے دال بماند کہ

دلیل چارست و بعضے کہ چون از سر دست دست باز دارند فرایض وضو شش شمارند
این دستاویز بدست آر کہ اگر سر دست بشوی ست ماند کہ شش در شمار ست
قطعہ گفت نعمان فرض امر چار امر اندر وضو + لاجرم ترکیب لفظ امرد از امرست و چار
شافعی شش فرض گفت و شش جہت را نور داد + در وضو با شش حروف ضو
تو بنگر آشکار + **اللغات** دست معروف و مسند و صدر آبدست بمعنی وضو و استنجا
از دست دادن چھوڑ دینا کسی چیز کا بدست آوردن حاصل کرنا کسی چیز کا ست بکسر
سین و تا مشدد شش نعمان بالضم نام امام اعظم ابو حنیفہ رح امرد بالفتح بے ریش
و سادہ زنخ ضو بفتح اول روشنی آفتاب **معنے ترکیبی** نثر مصرح فرماتے ہین کہ بعض
صدر نشین یعنے علماے ذیشان بقصد آبدست کے جو وضو ہی سر ید کو دھوتے ہین
وضو کے چار فرض اپنے ارادہ اور نیت مین سمجھتے ہین تو بھی اس نکتہ کو ترک مت کر
کہ جب سر ید کا دھویگا دال رہیگی کہ دلیل ور ہنما چار کی ہی اور بعض جو سر دست
سے ہاتھ باز رکھتے ہین وہ فرض وضو کے چھ گنتے ہین تجکو بھی یہ دستاویز حاصل ہی
کہ سر دست دھونے سے ست رہتا ہی جو گنتی مین چھ ہی **معنے ترکیبی قطعہ** حضرت
نعمان رحنے جو امام ابو حنیفہ رح ہین وضو مین بے ریش و امرد کے واسطے چار فرض
فرمائے ہین اسی سبب سے امرد کی ترکیب امر اور چار سے ہی یعنے دال جسکے چار عدد
ہین حضرت شافعی رحنے چھ فرض بتائے اور شش جہت کو روشن کیا کہ وضو مین چھ
کے ساتھ حروف ضو کے ظاہر ہین اور لگے ہوے **معنے معماے** نثر ید کا سر دھونے
سے دال رہتی ہی جسکے چار عدد ہین اور دست کے سر سے دست باز رکھنے مین
ست رہتا ہی جو چھ کے معنے مین ہی **معنے معماے قطعہ** امرد کے اول لفظ امر کا
ہی اور امر کے بعد دال جو چار عدد والی ہی وضو کے اول واو ہی جسکے چھ عدد ہین اور
اسکے ساتھ حروف ضو کے ملحق ہین **محسنات کلام** اس نکتہ مین برعایت لفظ دست
کے جو دست نشینان کہا ہی کیسے لفظ ایک قسم کے جمع کیے ہین جیسے آبدست اور
از دست مدہ سر دست اور دست باز دارند دستاویز بدست آر آبدست مین اب

اور بجو بیند مین جو اور انکے سوا بہت باتین ہین الا اختلاف اصل کتاب مین بعزم آبدست سر دست بشو بیند لکھا ہی اور معماید کا بیان کیا ہی لہذا بجاے دست کے ید صحیح معلوم ہوتا ہی۔

نکتہ غین پوشش ست و غشیان و لام شخص انسان و سین غسل ارہ کہ پوشش و حجاب جنابت از جناب مقدس حضرت رحمان باآن از بدن انسان منقطع و مرتفع می شود قطعہ خواہی کہ خبث ز جنابت شود عیان + ریز آب بہر غسل بر اعضاے خود روان + ور آب نیست کاتش عصیان بدان کشی + در قلب بین ز خاک تیمم ممیت آن +

اللغات غین بالفتح ابر او روہ ابر کہ آسمان کو چھپالے و تشنگی و تیرگی غشیان بالکسر جماع کرنا اور بیہوشی اور بیہوش ہونا جنابت دوری مجازاً بمعنی حالت غسل کہ اسمین بھی دوری طہارت سے ہوتی ہی منقطع بریدہ شدہ مرتفع برداشتہ شدہ ممیت بروزن مجیب کشندہ معنے ترکیبی نثر اس نکتہ مین بیان غسل کا ہی چنانچہ فرمایا کہ غین غسل کی ایک پوشش و غشیان ہی کہ اس سے بھی مراد پوشش ہی اسواسطے کہ بیہوشی مین بھی آدمی پر پردہ پڑجاتا ہی جملہ محسوسات غیر محسوس ہوجاتے ہین اور غسل والا بھی ظاہر باتون سے چھپتا اور پوشیدہ ہوتا ہی مثلاً نماز و مسجد کا جانا اور طواف کعبہ وغیرہ اور لام غسل کا شخص انسان ہی یعنے وجود انسان کہ مشابہ بصورت لام کے ہی کہ جسپر یہ پوشش و غشیان عارض ہوتا ہی اسیواسطے لام کو غین سے قریب کر دیا ہی اور ذکر سین کا بعد کو فرمایا ہی کہ سین غسل کا ایک آرہ ہی باعتبار دندانون سین کے کہ اس پوشش و حجاب جنابت کو جو اسکو حضور مین جناب مقدس حضرت رحمن کے عارض و مانع ہو رہا ہی بذریعہ اس آرہ کے بدن انسان سے بریدہ اور برداشتہ کر دے اور اسکو قابل حضور بارگاہ تقدس کا بنادے معنے ترکیبی قطعہ اگر چاہتا ہی کہ جنابت سے جنت تجھپر ظاہر ہوجاے تو آب کو غسل کے واسطے فوراً اپنے اعضا پر بہا اور دھو کہ قابل پاک مقدس جگھون کے ہوجائیگا اور بر تقدیر اگر آب نہین ہی کہ جس سے آگ عصیان کی بجھائی جاے جو نہانیسے

لازم آئینگی تو تیمم کر خاک سے کہ خاک بھی کشندہ اُس آتش کی ہی اور ضرور خاک سے
بھی آگ بجھ جاتی ہی اور تیمم سے ہر ناجائز جائز ہو جاتا ہی دیکھ لے قلب تیمم کا ممیت
ہی بمعنی کشندہ **معنے معماے** نثر اس نثر مین سواے محسنات کلام کے کوئی معما
معلوم نہین ہوتا اور جو لفظ غسل کا غین اور لام اور سین سے حاصل ہوتا ہی خود
عبارت سے ظاہر **معنے معماے قطعہ** جنابت مین لفظ آب کا موجود ہی جب یہ
بہایا جائیگا جنت رہ جائیگا اور تیمم کا قلب ممیت ظاہر **محسنات کلام** غین و غشیان
مین سہ کلمہ غین اور نیز غشیان بمعنی جماع جس سے جنابت عارض ہوتی ہی حجاب و
جنابت جناب و جنت آب اور روان و آتش و خاک وغیرہم سب باہم مناسب
الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ غشیان عطف تفسیری ہی اگر پوشش پر اسکا ذکر
مصرمقدم کرتے اور پوشش کو عطف تفسیری غشیان کا کرتے تو الیق ہوتا اسواسطے
کہ معنے غشیان کے متعدد ہین اور غیر مشہور اور معنے پوشش کے واحد اور مشہور انتہی
یہ اصلاح شارح کی مصرح کے کلام مین ٹھیک نہین ہی اسواسطے کہ پوشش کے
دو معنے تو ویسے ہی ظاہر پہننا چھپانا اور انواع پوشش کے دونون معنے کی رو
سے بہت اور غشیان کے اول تو پوشش کے خاص معنے نہین جماع اور بیہوش
ہونے کے ہین باعتبار بیہوشی مجازی معنی پوشش کے لیتے ہین پھر تقدیم تاخیر
کرنے کی کون سی بات ہی ایسے فضول کے بھروسہ مصرح کب ہین متن مطبوعہ مین غین
اور غسل دونون بے نقط لکھے ہین مصحح کی عین بے التفاتی ہی۔
نکتہ آیدر ویش تیمم معنوی آنست کہ عاشق وار دست رد بر خاکدان دنی زدہ
پنجہ اختیار از غبار ظلمت نفسانی افشاندہ پے بسر چشمۂ محیط حقیقت بری دریاب
کہ تیمم عاشق ست پی بلب محیط بردہ **قطعہ** لا تخش نقصان ماء الغسل فی البرد
اذ کنت فی سفر شقت مراحلہ + فاختر صعیدا و تمم فی تیممہ + ان التیمم
یمم ساحلہ + **اللغات** دنی بفتح و تشدید یا ناکس و پست فطرت و سفلہ
تیمم بالفتح بندہ لا تخش صیغہ نہی کا ہی خشیتہ سے برگ جمع برکہ شقت صیغہ مونث مشقت سے

مراحل بالفتح میم وکسر حا منزلہا جمع مرحلہ فاختر صیغہ امر کا ہی اختیار سے صعید خاک
وروے زمین تمم امر ہی تمیم سے یم بالفتح دریا ساحل کنارہ **معنے ترکیبی نثر**
مصرح نے تیمم کو دو قسم کیا ہی معنوی اور ظاہری معنوی کو اس نثر مین ادا فرمایا ہی
اور ظاہری کو قطعہ مین چنانچہ فرمایا کہ ایدرویش تیمم معنوی وہ ہی کہ عاشق کیطرح
ہاتھ ردکا اس خاکدان ناچیز پر مارکے اور پنجہ اختیار کا غبار ظلمت نفسانی سے جھاڑ
کے طرف سرچشمۂ محیط حقیقت کے سراغ لیجاے اور اُسکا کھوج لگاے چنانچہ یہ امور
تیمم ظاہری مین بھی ہوتے ہین کہ خاک پر ہاتھ مار کر ہاتھونکو جھاڑتے بھی ہین اور
حکم شریعت کیطرف رجوع کرتے ہین آب تو اس بات کو معلوم کر کہ تیمم عاشق ہی جو
کنارہ محیط پر سراغ پہونچائے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مت خوف کر اس بات کا
کہ پانی غسل کے واسطے برکون مین کم ہی جسوقت کہ تو سفر مین ہو اور منزلون کی
مشقتین تجھپر گذرین اس صورت مین خاک کو اختیار کر اور اُسکو اپنے تیمم مین
پیرا سمجھ بیشک تیمم یم ہی اور تم اُسکا کنارہ ہی **معنے معماے نثر** تیمم مین لفظ تیمم
کنارہ محیط پر جو میم ہی بے بردہ ہو رہا ہی اور قدم رکھے ہوے **معنے معماے قطعہ**
تیمم مین دونون کنارون سے تم حاصل ہوتا ہی بیچ مین اسکے یم ہی **محسنات کلام**
دست پنجہ پے سر لب محیط ماء برک یم سب مین مراعات یکدیگر اور اور بھی ہین غور
فرمائین مثلاً تیمم تیم تمم تتیمم یم تم دیکھو کیسے لفظ جمع ہین کہ صفحہ کی رونق ہو جاتی ہی
الاختلاف شارح نے لکھا کہ اگر مسافر راہ مین بند پانی پاے اور مسافر بحال جنب ہو
اور ڈرے کہ تھوڑا پانی غسل مین صرف کرونگا تو برکہ کے پانی مین نقصان ہوگا پس وہ
نہ ڈرے اور خاک سے تیمم کرے کہ ضرورت مین خاک خلف آب کی ہی انتہی شارح
کے پہلے مصرعہ مین جو قول مصرح کا ہی نقصان ماء الغسل اس نقصان آب کو
اسپر حمل کیا ہی کہ پانی خرچ کرنے سے کم ہو جائیگا اور مین کہتا ہون کہ پانی برکہ مین حد
طہارت سے کم ہی ورنہ موافق قول شارح کے پانیکے ہوتے تیمم درست کب ہوگا
اور صرف کرنا کیا معنے اگر حد طہارت کے موافق ہی تو اسمین گھس کے کیون نہ غسل کرے

کہ وہ حکم دریا کا رکھتا ہی جانے شارح نے یہ مسئلہ اسطور پر کیسے حل کردیا متن مطبوعہ مین
بجاے تیمم عاشق ست کے نیم عاشق لکھا ہی مصحح کی بے توجہی سے یہ نیم رہ گیا
ٹھیک نہوا۔

نکتہ رفع یدین بندہ در تکبیر اول نماز اشارت بدو الف اللہ و اکبر از دستیاری
دو الف ایمان موید و مکبر **قطعہ** زان بندہ بر آورد بہ تکبیر نماز + دست از تک بیر
غفلت و شہوت و آز + کز ہر دو جہان دست تہی آمدہ ام + دستم یارب بذکر خود
عالی ساز + **اللغات** رفع یدین اٹھانا دونون ہاتھون کا تکبیر اولے مین اور سوا اسکے
دستیاری مددگاری و صلاح کاری مکبر بزرگی یافتہ شدہ تک بفتح کاف فارسی قعر
وعمق بیر بالکسر چاہ **معنے ترکیبی نثر** بندہ جو نماز مین تکبیر اولی کے وقت دونون ہاتھ
اٹھاتا ہی گویا دونون ہاتھون سے اشارت طرف دو الف یعنے الف اللہ اور الف
اکبر کے کرتا ہی تا ان دونون الفون کی دستیاری سے دو الف ایمان کو مدد ملے
اور بزرگی حاصل ہوے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے بندہ تک بیر غفلت و شہوت
و آز سے اُس سبب سے تکبیر نماز مین ہاتھ اٹھاتا ہی کہ دونون جہان سے مین
ہاتھ خالی آیا ہون ای رب میرے میرے ہاتھ کو اپنی یاد مین علو و بلندی عطا فرما
معنے معماے نثر اس نثر مین صرف یہی معما کہ دست مرادف ید کا ہی اور موید
مین ید موجود **معنے معماے قطعہ** تکبیر کا اول جز تک ہی اور دوسرا بیر جسکے
مجموع سے تکبیر حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** چھوٹا سا نکتہ جو کچھ خوبیان ہین ظاہر
ہین زیادہ تر مراعات بر عایت رفع یدین دست اور لفظ دو کے ہی۔

نکتہ صاد صلوۃ کہ مقدم آمدہ است مشعر بر آن ست کہ در نماز چشم صدق پیش
پاے خود باید داشت و لات خیالات فاسدہ را از قفا باید گذاشت و عین رکوع
نیز کہ در پایان واقع شدہ دلیل روشن ست کہ در حالت رکوع چشم بر قدم باید گماشت
مثنوی ہر کہ آمد چون الف اندر قیام + شد زدین قیمش عالی مقام + در رکوع آنگونہ
بنید پشت پا + بستہ بر چشمش رکو جہل و عما + **اللغات** لات نام بت کا کہ حضرت شعیب

کی توم اُسکو بوجتی تھی قیام بکسر قاف کھڑا ہونا قیم بفتح قاف وتشدید یاے مکسور برپا دارندہ جہل بالفتح نادانی عما بالفتح کوری وگمراہی **معنے ترکیبی نثر** لفظ صلوۃ مین صاد سب حرفون پر جو مقدم ہوا ہی اس بات کی خبر دیتا ہی کہ نماز مین چشم صدق کی پیش پا رکھنا چاہیئے اور بعد صاد کے جو لات ہی یعنے غیر خدا کا اُسکو پیچھے چھوڑنا چاہیئے جیسا کہ لفظ صلوۃ کا بتاتا ہی آور عین رکوع کی بھی جو اخیر مین واقع ہوئی دلیل روشن ہی کہ حالت رکوع مین چشم قدم پر جمانا چاہیئے کیونکہ رکوع کا پا نون عین ہی **معنے ترکیبی مثنوی** جو کوئی قیام نماز مین الف کی طرح ماسواے مجرد ہو کے داخل نماز ہوا وہ دین قیم سے عالی مقام ہوا اور اُسنے دین مین رتبہ عالی پایا اور جو کوئی رکوع مین اپنے پشت پا کو نہین دیکھتا اُسکی آنکھون کو رکو سے جہل وعمانے باندھ دیا ہی گویا پٹی باندھ دی ہی آور رکو ر رکو ہی رکوہ رکوک بضمتین لتہ وجامہ کہنہ ومطلق کرپاس اور چادر ایک پاٹ کی **معنے معماے** نثر صلوۃ مین جو سر صاد کا ہی یہی سر صدق کا ہی اور اس سر کے بعد جو بصورت الف بابت کے ہی وہی اسکا پا ہی جسکو مصرح نے چشم پیش پا باید داشت کہا ہی پھر صاد کے پیچھے لفظ لات کا ظاہر ہی رکوع کا قدم عین خود عیان **معنے معماے قطعہ** قیم مین الف داخل ہونے سے قیام ہو جائیگا رکو آنکھ پر باندھنے سے رکوع حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** صاد صلوۃ صدق سر کلمہ صاد خیا لات مین بھی لفظ لات موجود قیام قیم مقام صنعت اشتقاق مقدم پیش پا قفا پایان قدم پشت پا رکو جہل وعما سب مناسب یکدیگر ونیز متضاد **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ مین بھی بہت تاویلین کی ہین لیکن رکو کے معنے صریح نہین لکھے اور کچھ ضمناً لکھے ہین ایسا معلوم ہوتا ہی کہ حسب قیام قرینہ لگتے لگا لیے ہین تحقیق لغت کے موافق نہین ہین متن مطبوعہ مین لکھا ہی (صاد صلوۃ کہ مقدم آمدہ مشعر بر انست بدانکہ در نماز) مشعر بر انست اور بدانکہ یہ دونون لفظ کیسے باہم ٹھیک پڑینگے یہ بات بیشک بے توجہی یا بے ملاخظگی مصحح پر مشعر ہی۔

نکتہ سر از سجود بر داشتن وبہ قعود نشستن متضمن یافتن فیض نعمت وجود حضرت

واجب الوجود دست بنگر کہ چون سر از سجود بر داری جود یابی و از قعود سر فرو آوردن
و باز بسجود در رفتن عود و رجوع ست بمحل قرب و رحمت معبود دریاب کہ چون از قعود
سر بنہی عود بینی قطعہ بندہ چون سر بر آرد از سجدہ + جدۃ خلعت سری یابد + باز
چون سر نہاد از قعدہ + عدۃ راہ سروری یابد + **اللغات** سجدہ بالفتح ایک بار
سر زمین پر رکھنا سجود بضمتین جمع اور نیز سجدہ کرنا قعود بضمتین مطلق بیٹھنا اور
بیٹھنا بعد خواب کے حضرت واجب الوجود خدائے تعالی عود بالفتح باز گشتن و شتر
پیر جدۃ بالکسر و تشدید دال نو شدن و نوی و تازگی قعدہ بالفتح ایک دفعہ بیٹھنا و بکسر
نوعے از نشست عدۃ بروزن مدت بمعنے تیاری و آمادگی کسی چیز کی و ساخت
و ساز رفع حاجات معنے ترکیبی نثر مصرح فرماتے ہین کہ جو مصلی سر سجود سے
اُٹھاتا ہی اور قعود مین بیٹھتا ہی جسکو جلسہ کہتے ہین یہ سر اُٹھانا اور بیٹھنا اُسکا متضمن
فیض پانے نعمت جود حضرت واجب الوجود کا ہی دیکھ بدیہی ہی کہ سجود سے سر اُٹھائیگا
جود پائےگا اور قعود کے بعد سر جھکانا اور پھر سجدہ مین جانا عود و رجوع ہی طرف
محل قربت و رحمت معبود کے دیکھ اگر قعود سے سر رکھیگا عود دیکھے گا معنے ترکیبی قطعہ
بندہ جسوقت سجدہ سے سر اُٹھائے جدت خلعت سرداری کی پائے یعنے اُسنے جو
کمال عجز سے سر اپنا مالک حقیقی کے سامنے رکھا ہی اسکے انعام مین اُسکو تازہ بتازہ
نو بنو خلعت تازگی و نوی کا عطا ہوتا ہی کہ وہ سری و سرداری نو اور تازہ ہی اور
پھر قعدہ کر کے دوبارہ جو سر رکھتا ہی تو عدت راہ سروری کی پاتا ہی یعنے سارے
ساز و سامان راہ سروری کے اُسکو مل جاتے ہین **معنے معمائے** نثر سجود سے
سر اُٹھانے کا جو اشارہ ہی سین دور کرنے کا ہی کہ سین دور کرنے سے جود رہتا ہی
ایسے ہی قعود کے سر رکھ دینے سے عود حاصل ہوتا ہی **معنے معمائے قطعہ**
سجدہ کا سر سین ہی اُسکے اُٹھانے سے جدہ رہتا ہی اور قعدہ کا سر قاف اسکے
رکھ دینے سے عدہ رہتا ہی رسم خط ان تا کا مدور بصورت ہا کے ہی البتہ جدت
و عدت بتائے مستطیل بھی دیکھنے مین آئی **محسنات کلام** سر سجود سر فرو آوردن

سرنهادن سری سروری سب مین لفظ سرو سر کلمہ سین حضرت واجب الوجود مین
جود اور معبود سے بھی جود نکلتا ہی اور اکثر اسمین الفاظ متضاد بھی ہین کہ غور سے
سب معلوم ہو سکتے ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین مخفی نرہے کہ سجود سے
سر اُٹھانا بحسب ظاہری ترک سجود ہی پھر ترک سجود مین کیسے جود کا پانا مترتب ہو سکتا ہی
اور پھر اسکا جواب لکھا جانے انسے ان معنے کے واسطے کہ سجود سے سر اُٹھانا ترک سجود
کرنا ہی کہا ہی کسنے ہی اور کون ان معنے کو سنے گا یہان انسے غرض ہی کیا ع کس بشنود
یا نشنود من گفتگوئے میکنم + متن مطبوعہ مین حدہ خلعت سرے یا بد لکھا ہی
جانے کیا سمجھے۔
نکتہ ایدرویش مبداء احرام نماز کلمہ اللہ ست یعنے اللہ اکبر و ملجاء اختتام
ہم لفظ اللہ ست یعنے السلام علیکم ورحمۃ اللہ در ابتدا بعد از ذکر اللہ لفظ اکبر گوی
و در انتہا پیش از کلمہ اللہ توسل برحمت جوی دریاب کہ چون از ابتدا تا انتہای نماز
دل را حاضر و ناظر حضرت بے نیاز بہ نیاز گردانی و مبداء و معاد حضرت مقدس او را
دانی عاقبت از آنحضرت رحمتی استقبال تو نماید کہ در مقابلہ عظمت و کبریا لائق جلالت
و بہای او باشد **مثنوی** نماز اول الف آخر بود ہا + الف یک ہا بود پنج از عددہا +
بدان حد نماز از وے در ایام + کہ بس یک قبلہ ات در پنج ہنگام + الف با ہا بود
آہ اے نکو خواہ + بمیدانی تو سر این بیان آہ + کہ ہر آہی کہ از صدق و نیاز
ست + بدین درگاہ شامل بر نماز ست + سراغ راہ پاکان آہ جانست +
دل طاہر ہمہ بر آہ از انست + **اللغات** مبداء بالفتح صیغہ ظرف جگہ شروع
کرنے کی اور جگہ آشکارا ہونے کی ملجاء بالفتح جاے پناہ ماخوذ لجا سے بمعنے پناہ گرفتن
معاد بفتح جاے عود و جاے بازگشت جلالت بفتح بزرگ ہونا **معنے ترکیبی نثر**
مصرح کہتے ہین کہ ایدرویش مبداء احرام و قصد نماز کا کلمہ اللہ اکبر کا ہی جیساکہ
بعد نیت نماز کے اللہ اکبر کہتے ہین اور ملجاء اختتام کا بھی لفظ اللہ ہی یعنے السلام علیکم
ورحمۃ اللہ اسواسطے کہ انتہا مین پہلے کلمہ اللہ سے توسل اُسکی رحمت سے ڈھونڈھے

بس جان لے کہ ابتداے نماز سے انتہا تک دل کو حاضر ناظر حضرت بے نیاز کیطرف
نہایت عجز و نیاز سے کرے اور مبدأ و معاد اُسی کی ذات مقدس کو جانے آخر
اُسکی درگاہ پاک سے کیسی بڑی رحمت تیرا استقبال کریگی جو مقابلہ مین اُسکی
عظمت و بزرگی کے لائق اُسکی بزرگی اور بہا کے ہوگی **معنے ترکیبی مثنوی** نماز
کے اول الف ہی جسکا ایک عدد ہی جیسے الف اللہ اکبر کا اور آخر نماز کے ہا ہی جسکے
پانچ عدد ہین اور وہ ہا ورحمۃ اللہ کی ہی بس اس سے تو توحد نماز کی جان کہ پانچ
وقت کی نماز مین ایک ہی ذات مطلق کو اپنا قبلہ جان اور اُسیکی طرف رجوع ہو
بموجب انی وجہت وجہی للذی فطر السموات والارض حنیفا پھر دوسری طرح
مصرح اسی الف و ہا کو تعبیر کرتے ہین کہ الف و ہا ملکے آہ بھی ہوتا ہی اور تو ای
مخاطب اس بیان کا بھید نہین جانتا اور وہ بھید یہ ہی کہ جو آہ صدق و نیاز کے
ساتھ کسی کے دل سے اُسکے شوق مین نکلتی ہی وہ اُسکی درگاہ والا مین شامل
بہ نماز ہوتی ہی ظاہر ہی کہ نماز مین بھی خلوص اخلاص شرط ہی اور یہ آہ بھی خلوص
سے ہی اور یہی آہ سراغ ہی پاکون کی راہ کی کہ اُنکا پتہ بتا دیتی ہی اور نیز اُنکی راہ
کا کہ پاک لوگون ہی کی جان سے آہ نکلتی ہی دیکھ لے جو دل ظاہر ہین بالکل آہ
سے بھرے ہوے ہین **معنے معماے نثر** نثر مین جو کچھ معما تھے مصرح نے روشن
کر دیے کچھ حاجت بیان کی نہین ہی **معنے معماے مثنوی** الف و ہا ملنے سے آہ
ہوتا ہی ظاہر کے اول طا ہی اور آخر را اور دل مین اسکے آہ بھری ہی **محسنات کلام**
مبدا ملجا اختتام ابتدا انتہا مبدا معاد باہم متضاد ایسے ہی بے نیاز و بہ نیاز
آہ نکو خواہ درگاہ راہ سب مین ہا مدور۔
نکتہ قلب صلوۃ کلمہ لا واقع شدہ کہ علامت نیستی و فناست لاجرم مصلے را باید
کہ درمیان صلوۃ فقر و فنای خود را حاضر و حضرت لم یزل را ناظر داند تا بمعنے لا صلوۃ
الا بحضور القلب رسیدن تواند **قطعہ** لای صلوۃ را کہ بوا و آمدت بچشم + دانی
چرا الف شود اندر گہ بیان + یعنے نخست نفی کن از شش جہت نظر + وانگہ نذر گرایز دیکتا

کشاف زبان + **اللغات** **قلب** بالفتح میانہ ہر چیز کا **فنا** بفتح نیست ہونا اور صوفیون کے
نزدیک جاتا رہنا تفرقہ اور تمیز کا حدوث و قدم سے **مصلے** نمازی لم یزل ہمیشہ و پاینده
معنے حدیث نہین نیک ہی نماز مگر ساتھ حضور دل کے ایزد ایک نام ہی خدای تعالیٰ
کا اور جو اس نام مین چار حروف ہین لہذا اسکی ترکیب کو ایسا کہا ہی کہ مدار عالم کا طالع
اول اور عاشر اور سابع اور رابع یہ ہی کہ انکو اوتاد اربعہ کہتے ہین پس یہ نام بلحاظ اعداد
مذکور کے اسطور پر ترکیب کیا گیا کہ الف کا ایک عدد ہی اور یا کے دس اور زا کے سات
دال کے چار کہ حاوی ہی مدار عالم کو **معنے ترکیبی نثر** صلوۃ کے قلب مین کلمہ لا کا واقع
ہوا کہ علامت نیستی و فنا کی ہی پس **مصلے** کو ضرور چاہیے کہ نماز مین اپنی فقر و فنا کو حاضر
اور حضرت لم یزل کو اپنے حال کا ناظر جانے تو لا صلوۃ الا بحضور القلب کے معنے
کو پہونچ سکے اور پوری پوری نماز بجا لائے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے صلوۃ کی لا واو
کے ساتھ تو تیری آنکھ مین آتی ہی اور بیان کے وقت وہ الف ہو جاتی ہی کچھ جانتا ہی
اسکا کیا سبب ہی یہ سبب ہی کہ پہلے تو شش جہت سے کہ واو کے چھ عدد ہین اپنی نظر
کی نفی کر یعنے اس شش جہت سے نظر کو اٹھا لے پھر ایزد یکتا کے ذکر مین زبان
کھول یہ اشارہ ہی **معنے معماے نثر** اس نثر مین بھی سوا اسکے جسکو مصرح نے واضح
کر دیا اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا **معنے معماے قطعہ** صلوۃ کے الف کا رسم خط واو
کے ساتھ ہی اور واو کے چھ عدد ہین اور قلب صلوۃ مین لا اور الف کا ایک عدد ہی
محسنات کلام اول تو واو مین قطعہ کے جو کہا ہی بواو آمدت بچشم کیسی خوبی پیدا
کی ہی کہ للہ در المصنف اور پھر لا و نیستی و فنا اور فقر اور لم یزل مین لم اور لا جرم
مین لا اور لا صلوۃ مین لاے نفی یہ سب مناسب یکدیگر متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ مین
بواو مدت بچشم لکھا ہی آمدت کا الف رہ گیا۔
نکتہ ماموم کہ از براے آبرو در پا بمسجد رود چون آبرو پیش نماند در آتش ندامت و خجالت
موم شود و امام کہ بطمع دنیا امامت کند چون جماعت پریشان شود مجاعت بیند **قطعہ**
گوشۂ دیوار چو شد منہدم از خرص + نقش نماید خراب خانۂ تمکین + عاقبۃ

المقتدین حسبتہ دین + حظھم المقت حیثما فسد الدین + شعر
گوشہ محراب چو دید انہدام + نقش خراب ست مقام امام + اللغات ماموم امام کردہ شدہ یعنے مقتدی آمام بکسر پیشوا و رشتہ معماران فجاعت گرسنگی منہدم بضم میم وکسر دال ویران شوندہ اور عمارت اُفتادہ از ہم ریختہ انہدام مصدر اسکا تمکین جگہ دینا اور کسی جگہ قدم رکھنا و بمعنی قدر و وقع مقتدین جمع مقتدی حسبتہ مصدر بمعنی پنداشتن وحساب وشمار حظ بالفتح وتشدید ظاہرہ وحصہ مقت بالفتح دشمنی حیثما بالفتح وضم ثاے مثلثہ بمعنے ہر کجا فسد بصیغہ ماضی ای فاسد شد معنے ترکیبی نثر یعنے وہ ماموم ای مقتدی کہ بخیال حصول آبرو اور ریا کے کہ لوگ مجکو دیکھین اور اچھا جانین مسجد مین جاتا ہی اور حال یہ کہ ریا کا انجام بد آخر کھل جاتی ہی بس جب آبرو اُسکی نہین رہتی تو آتش ندامت وخجالت مین موم ہو جاتا ہی اور پگھلتا رہتا ہی اور جو امام بطمع دنیا کے امامت کرتا ہی جب جماعت پریشان ہو جاتی ہی مجاعت دیکھتا ہی اور فاقے مرتا ہی الحاصل ماموم و امام ریاکار اور طامع دونون کا انجام یہان بھی بد ہی وہان بھی بد ہی معنے قطعہ جب گوشہ دیوار خانہ دل کا حرص سے منہدم ہوا تو جو خانہ کہ عزت وتمکین کا ہی یعنے محراب مسجد تو پھر وہ خانہ خراب وویران معلوم ہوتا ہی آخر ایسے مقتدی جو دین کو دنیا جانتے تھے اُنکے حصہ مین عداوت ودشمنی ہو جاتی ہی ہر جگہ فساد دین مین اُٹھاتے ہین اگرچہ ان دونون شعرون کے معنے مین نے لکھدیے اور کتاب مین بھی رہنے دیے لیکن میرے نزدیک اچھے طور پر ٹھیک نہین ہین مصرح کا فقط یہی شعر معلوم ہوتا ہی گوشہ محراب چو دید الخ اور قطعہ کے پہلے مصرعہ اور اسمین تھوڑا ہی فرق ہی اور شعر بھی بامعنے ومعما چنانچہ فرمایا کہ محراب مقام قیام امام کا ہی اور آلہ واسطے حرب شیطان کے جب اسکا گوشہ منہدم ہو جائیگا تو نقش مقام امام کا سوائے خراب کے اور کیا رہیگا معنے معمائے نثر ماموم کے اول ما ہی بمعنے آب اور بعد اُسکے موم جسکا مجموع ماموم ہوا جماعت کے پریشان ہونے یعنے میم کو جیم پر لانے سے مجاعت حاصل ہوتا ہی معنے معمائے شعر

گوشہ محراب کا میم ہی جب منہدم ہو جائیگا نقش خراب کا رہ جائیگا یعنے حراب بصورت خراب **محسنات کلام** ماموم مین کہ ما بمعنے آب کے ہی اور نیز روے کلمہ آبرو اسکو ٹھہرانا کیسا لطف ہی ماموم اور آبرو اور آتش اور موم اور امام امامت جماعت وپریشان محراب مقام امام سب مناسب یکدگر اور انکے علاوہ اور شارح نے اور توبڑے محلہ اور محلہ کے لوگون کی باتین لکھی ہین لیکن قطعہ کی نسبت کوئی بات صفائی کی نہین لکھی جس سے جانا جاتا کہ شارح ہین۔

حکایت موذن بدآوازی بود کہ لام صلوۃ درمیان صوتش چون زرہ درہم پیچیدی ومد الف آذانش چون تیر میان اذان نشستی در وقت بانگ نماز چون اجزاے او مکرر گفتی در دل شب ہزار دیدہ از شغب نخفتی گفتندش تا کے از بالاے منار میم دہان کشادہ سازی و آتش بزیر اندازی گفت نشنیدہ کہ چون بناے منار از نون نغمہ اذان خالی ماند ماری باشد کہ جز پیچ پیچ از وہیچ حاصل نشود **قطعہ** منار چون الف وحلقہ در مسجد + چو میم وحلقہ نون ست طاق در محراب + بود زخیل بلا امن اہل ایمان را + چو زین سہ حرف بود شان امور دین بصواب + **اللغات** مؤذن بضم میم وفتح ہمزہ بصورت واو وتشدید ذال مکسور اذان دہندہ اور بانگ نماز کہنے والا لام بمعنے زرہ وحرف معروف اذن بضمتین گوش جمع اسکی آذان شغب بالفتح وفتحتین شور و خروش وفتنہ وفساد منارہ ومنار نشان کہ راہ مین سنگ وخشت سے قائم کرتے ہین وچراغ پایہ وجہ تسمیہ کی یہ کہ منارہ پر مسافرون کے راہ مل جانے کے خیال سے چراغ جلاتے تھے **معنے ترکیبی نثر** ایک مؤذن بدآواز تھا کہ لام صلوۃ کا اسکی صوت مین مثل زرہ کے پیچ پر پیچ کھاتا تھا اور اسکی اذان کے الف کا مد اذن یعنے گوش مین تیر کی طرح پیٹھتا تھا وقت بانگ نماز کے جب اجزاے مکرر کہتا دل شب مین ہزار آنکھین شغب سے نہ سوتین کہ اب لوٹ گے پھر کہیگا لوگون نے اس سے کہا کہ کب تک تو بالاے منار سے میم دہان کو کشادہ کریگا اور آتش نیچے پھیلائیگا کہا تو نے نہین سنا ہی کہ جب بنا منار کی نون نغمہ اذان سے خالی رہے

یعنے اذان اُسپر نہو تو منار ایک مار ہی کہ سوا پیچ پیچ کے اُس سے کچھ حاصل نہین اور منار
مین پیچ پیچ ہوتے بھی ہین **معنے ترکیبی قطعہ** منار راست تو ایسا ہی جیسے الف اور
مسجد کے دروازہ کا حلقہ مثل میم کے اور وہ طاق جو محراب مین ہوتا ہی حلقہ نون کا ہی
جسکے ان تینون حرف سے امور دین کے بصلاح وصواب ہوتے ہین وہی اہل ایمان
سے ہی اور اُسی کو لشکر بلا سے امن و امان حاصل **معنے معمائے** نثر صوت مین لام
لانے سے صلوۃ حاصل ہوتا ہی اذن مین الف لانے سے اذان ہوتا ہی شغب مین
غین تصحیف عین جس سے ارادہ دیدہ کا کیا ہی جب یہ دیدہ دل شب مین نسوئیگا
شب رہیگا اور غین کے ہزار عدد ہین اسیواسطے ہزار کہا ہی منار مین میم مشابہ
بدہان اور بعد میم کے لفظ نار یعنے آتش لفظ منار کو جو نون سے خالی کرینگے مار
رہ جائیگا **معنے معمائے قطعہ** مصرح نے منار کو الف ٹھہرایا ہی اور در مسجد کے حلقہ
کہ میم اور طاق محراب کو نون کہ مجموع انکا امن ہوا جیسے کہا ہی امن اہل ایمانرا
محسنات کلام چون تیر در اذن نشستی کس خوبی کی ادا کے ساتھ ادا کیا بالا
وزیر یعنے بالائے منارہ سے نیچے والون کو آگ بٹوتا ہی کہ نار زیر میم ہی بھی میم
دہن کشادہ کرنے سے اُسکا فتح بھی منظور ہی اور زیر بر عایت اُسکے پیچ پیچ کا لفظ
مار و منار کیواسطے کیسا خوب ہی اور اسی کا ہموزن ہیچ اور بہت خوبیان ہین
الاختلاف مصرح نے صرف یہ کہا ہی در وقت بانگ نماز چون اجزائے اوکرر
گفتی الخ شارح اس فقرہ کے معنے مین لکھتے ہین چند نوبت اذان کی تکرار کرتا تھا اور
اذان سے پہلے آہنگ غزل خوانی کا کرتا تھا انتہی مین تو مصرح کے قول سے
زیادہ کچھ نہین کہہ سکتا نہ بار بار اذان نہ غزل خوانی متن مطبوعہ مین و در دل شب
بعطف غلط ہی اور بعد پیچ پیچ کے بصورت و اداجانے کیا لکھدیا ہی۔

فصل فی الزکوۃ و ما ینا سبہا نکتہ در لفظ صدقہ اجزائے صدق برحرف ہا
کہ پنج ست واقع شدہ یعنے صدق دعوی ارکان خمسہ اسلام باداے صدقہ مسلم ست
شعر مباد صدقت برسر وقت دگر است + چشمے کہ دقیقہائے دین زان پیداست +

اللغات صدقہ بفتحات جو کچھ راہ خدا مین فقیر و نکو دین بسکون دال خطا ہی صدق بالکسر راستی خلاف کذب اور راستی و راست گفتن و نیزہ راست مسلم بضم میم و فتح سین و تشدید لام باور داشتہ شدہ و سلامت داشتہ شدہ و سپردہ شدہ **معنے ترکیبی نثر** یعنے لفظ صدقہ مین ظاہر ہی کہ اجزا صدق کے حرف ہے ہے جسکے پانچ عدد ہین واقع ہوے ہین اس سے انتباہ یہ ہی کہ جو کوئی دعوی ارکان خمسہ اسلام کا کرے تو وہ ادا ے صدقہ بھی بجا لائے تو دعوی اُسکا صدق کے ساتھ مسلم ٹھہرے والا فلا **معنے ترکیبی شعر** صاد صدقت کا جو سر دقت پر ہی دل کے واسطے ایک ایسی آنکھ ہی کہ جس سے دقیقے دین کے ظاہر ہین مگر وقت بھی اختیار کرے **معنے معماے نثر** صدقہ مین پہلا جزو صدق ہی اور دوسرا جزو ہا پانچ عدد والی جب ہا پر لفظ صدق کا لائینگے صدقہ ہو جائیگا **معنے معماے شعر** صدقت مین دقت کے سر پر صاد ہی جسکو چشم قرار دیا ہی **محسنات کلام** برعایت ہے کے ارکان خمسہ اسلام کیسا خوب واقع ہوا **الاختلاف** نسخہ مطبوعہ مین کہ بر حرف ہے واقع ہوا یہ کاف فضول لکھا ہی۔

نکتہ نصاب زکوۃ زر کہ بر بست ۲۰ نہادہ انداز روی لفظ تبرک ست یعنے تبر زر ست و کاف بست ہر کہ درین تبرک قلبے کند کربت بیند **شعر** التبر یتب المرء لولا داع رفد فی الاثر والنصر لولا وجر یجلان لہ فی البد وضر **اللغات** نصاب اُسقدر مال جسپر زکوۃ واجب ہو اقل درجہ اُسکا چاندی سے دو سو درم اور سونے سے بیس مثقال ہی تبرک برکت سے رکھنا اور مبارک پکڑنا اور اسم مفعول کے معنے مین بھی آتا ہی ای متبرک تبر بالکسر طلا قلب بالفتح واژگون و برگردانیدہ اور سیم و زر کھوٹا کربت بالضم اندوہ تب بالفتح و تشدید ہلاکت و زیانکاری مرء بالفتح مرد رفد بالکسر و بالفتح کاسہ بزرگ و بخشش اثر بفتحتین نشان پا و نشان زخم و مطلق نشان و سنت رسول مقبول نضر بالفتح زر و تازہ روے بدو بالفتح ظاہر ہونا و بیابان و صحرا ضر بالفتح و الضم گزند و سختی و بدحالی و لاغری و زیان و نقصان **معنے ترکیبی نثر** نصاب زکوۃ زر کی جو بیس پر یعنے بیس مثقال زر پر مقرر کی ہی از روے لفظ

تبرک کے ہی یعنے تبر زر ہی اور کاف بیس ہی بس جو کوئی اس تبرک مین قلب اور کھوٹائی
کریگا کربت دیکھیگا **معنے ترکیبی شعر** یعنے تبر جو زر ہی تبت وہلاکی آدمی کے واسطے ہی
اگر پای رفد و بخشش کی اسکے اثر و نشان قدم مین نہین ہی مطلب یہ کہ اگر بخشش
و بذل کو اپنی راے مین نہین رکھتا ہی تو ہلاک ہوگا اور نقر بھی زر ہی یہی حال اسکا ہی
جو وجہ بخلان کی ابتدا مین اسکے ساتھ نہین ہی تو وہ زر خاص ضرر ہی اور گزند سختی
معنے معماے نثر تبرک مین تبر بمعنے زر اور کاف جسکے بیس عدد ہین موجود
چنانچہ مصرح نے بیان فرمادیا اور تبرک جو قلب کیا جائیگا تو کربت ہو جائے گا
معنے معماے شعر تبر جو بمعنی زر کے ہی اگر راے رفد کی اسکے ساتھ نہوگی تب
رہ جائیگا یعنے ہلاکی اور نقر بھی زر ہی اگر اسکی وجہ اور رو داری نون بخلان یعنے
فراخ چشمی سے نہوگی ضر جو بمعنی ضرر کے ہی رہیگا **محسنات کلام** تبرک مین کیسا نکتہ پیدا
کیا ہی اور نیز اسکے قلب مین نصاب زکوۃ زر تبر قلب وغیرہ سب باہم مناسب
از روی تبرک کیسا لطیف ہی کہ تبرک کا رو بھی تبر ہی **الاختلاف** شارح نے تبت
جو بباے موحدہ ہی بمعنی ہلاکی کے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسکو تپ جو بجا رے سے
ارادہ کرتے ہین ٹھرایا ہی لغات کے جو معنے لکھے ہین وہان بھی اور معنے ترکیبی شعر کے جو
لکھے ہین اسمین بھی مگر وہ شعر عربی کا ہی جسمین یہ لفظ واقع ہی اب آگے وہ جانین
اور سمجھنے والے متن مطبوعہ مین بجاے تبر زر ست تیر اور التبر تب المرء کے الزبت
غلط لکھا ہی میری غرض فقط اس سے یہ ہی کہ کوئی شائق پڑھنے والا اخلجان
مین نہ پڑے متنبہ ہو جاے۔

نکتہ خد نصاب زکوۃ نقرہ کہ از دو صد یک پنجست صدقہ است مقبول و
موافق و لفظ صدقہ بران عدد دلیل ست صادق کہ صاد و دال مرکب صد ست
و قاف مفرد صد و ہا پنج در عدد **قطعہ** اگر نگاہ نداری دل فقیر بسیم + نگاہ کن کہ سراپاے
سیم سم بینی + گذر کن از سر سیم ذخیرہ چون معدن + کہ بر اثر ز عطاے خداے یم بینی +
اللغات نقرہ بالضم سیم گداختہ فقیر درویش کہ قوت چند روزہ عیال کا رکھتا ہو اور مسکین وہ

جو کچھ نہ رکھتا ہو سَم بالفتح وتشدید میم زہر یم بالفتح وتشدید وتخفیف میم دریا **معنے ترکیبی نثر** مصنف فرماتے ہین کہ چاندی کے نصاب کی حد دو صد مین پنج ہی گویا ڈھائی روپے سیکڑا اور یہ صدقہ مقبول وموافق ہی اسواسطے کہ اس دو صد و پنج پر لفظ صدقہ ہی کا دلیل صادق ہی کہ صاد و دال ملکے صد ہوتا ہی یعنے صد تو صد ہی ہی اور قاف مفرد اصد اور ہے کے پانچ عدد ہین بس دو سو کے ساتھ پنجہ زکوۃ کا لگا ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے اگر خدانے تجکو سیم عطا کی اور تو فقیر کے دل کا اُس سے خیال نرکھیگا تو خوب غور کے ساتھ دیکھ لے کہ سراپاے سیم سم ہی تجکو نظر آئیگا اور وہ سیم سم ہوجائیگی بس لازم ہی کہ سر سیم سے معدن کی طرح گذرجا جیسے معدن چھوڑ بیٹھتی ہی جسکا جی چاہتا ہی لے آتا ہی کسی کو مانع نہین ہوتی تو بھی اُنھین نشان قدمون پر اپنے قدم رکھ خداے تعالیٰ کی عطا کایم دیکھے گا **معنے معماے نثر** اس نثر کے معما کو بھی مصنف نے خود بیان کردیا ہی کہ صاد و دال مرکب صد اور قاف کہ صد عدد رکھتا ہی مفرد صد بس دو صد ہوے اور ہے کے پانچ عدد جو مجموع صاد و دال و قاف و ہا کا صدقہ ہوا **معنے معماے قطعہ** اول اخیر سیم کا سم ہی جب دل فقیر کے جو حرف یا ہی اسمین نگہداشت کیجائیگی سیم ہوگا اور سیم کا سر سین جب اسکے سر سے گذر جائینگے یم رہ جائیگا جو اسکے پیچھے لگا ہوا ہی **محسنات کلام** فقیر کے دل کی یا جو سیم کا دل بھی یا ہی کیا الطف لطیفہ ہی گویا فقیر کا دل سیم مین گھنسا ہوا ہی جیسا کہ ہوتا ہی اور فقیر کے دلکی خواہش پہلے ہی سے سیم مین رکھ دی ہی اور اسکے سوا جو اور ہین ذہن سلیم پر پوشیدہ نہین ہین **الاختلاف** شارح نے دل فقیر کا کچھ ذکر نہین کیا فقط سیم و سم پر معنے کو ختم کیا کیسی عمدہ بات چھوڑ دی حالانکہ داخل معما تھی متن مطبوعہ مین دو صد و پنج ست بواو عطف غلط لکھا ہی بلا عطف صحیح ہی-

نکتہ عین عشر سپر زر نیست در پیش لشکر شر و الف خراج تیر نیست در قلب خرج بہر دفع فتنہ و ضرر **قطعہ** پادشہ می برد از مال رعیت دہ یک + دہ بودیا و الف

یک بعدد نیک بدان + یا کمان ست الف تیر که از وی بکشند + تا کند شہ زسر خلق بدان دفع بدان + **اللغات** عشر بالفتح دسوان حصہ کسی سے لینا و بالضم دسوان حصہ کسی چیز کا بفتحتین عدد معروف شر بفتح و تشدید را بدی خراج بفتح اول محصول زمین و باغ اور جو کچھ پادشاہ و حاکم رعایا سے لے اس معنے مین کسرہ کے ساتھ خطا ہی بقول بعض جو کچھ فرروعات ملک سے حاصل ہو خراج ہی اور جو سوداگرون سے لیا جاے باج ہی خرج بالفتح و جیم عربی باہر آنا اور باہر جانا ضد دخل فارسی والے اُس مال کو کہتے ہین جسکو خرچ کر سکے بجیم فارسی غلطی ہی مگر کثرت استعمال سے چھپ گئی دہ یک وہی دسوان حصہ یا ہی کمان تیر اندازی یہ ترکی ہی **معنے ترکیبی** نثر یعنے عین عشر کا جو دہ یک ہی کہ پادشاہ رعایا سے لیتا ہی ایک سپر زرین ہی سامنے لشکر شر کے جس سے شر دشمن کو اپنی ذات اور حال رعایا سے ٹالتا ہی اور الف خراج کا جو ملک سے پاتا ہی ایک تیر ہی قلب خرج مین واسطے دفع فتنہ اور ضرر کے کہ اُسی خراج کو خرج کر کے فتنہ اور فساد کا مُنھ پھیرے رہتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بادشاہ جو مال رعیت سے دہ یک لیتا ہی درحقیقت دہ یک کی یہ ہی کہ لفظ دہ جو دہ یک مین ہی وہ تو یا ہی اور یک الف ہی اسواسطے کہ یا کے دس عدد ہین اور الف کا ایک بس اسکو خوب جان لے کہ وہ یا کمان ہی جیسا کہ ترکی مین کمان کو بھی کہتے ہین اور الف تیر کہ پادشاہ اس کمان سے یہ تیر کھینچے اور سر مخلوق سے اس تیر و کمان کے ساتھ بدی والون کو دور و دفع کرتا رہے اور امن و آرام مین رکھے **معنے معماے نثر** عین جسکو سپر زرین کہا ہی عشر مین اسکے سامنے لفظ شر کا موجود کہ دونون کی ترکیب سے عشر حاصل ہوتا ہی لفظ خرج مین الف کو داخل کرنے سے خراج ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** دہ یک مین دہ تو یا ہی جسکے دس عدد ہین بمعنی کمان حسب لغات ترکی اور یک الف کہ ایک عدد والا ہی تیر کہ دونون کمان و تیر کی ہم صورت ہین جیسے کہ یاے معکوس یا عربی کی یا کہ نون وغیرہ کی طرح کھینچ دیتے ہین مصنف نے اُس سے کمان و تیر نکالا ہے **محسنات کلام** لفظ بدان جو قطعہ مین تین جگہ واقع ہوا تجنیس تام ہی کہ صورت

ایک معنے جدا جدا پہلا امر ہی دالستین سے دوسرا بمعنے بسبب آن تیسرا جمع بد لشکر کے لفظ سے بھی شر نکلتا ہی **الاختلاف** شارح نے دوسرے فقرہ مین جو لفظ خرج کا ہی بجیم تازی اُسکو بجیم فارسی ٹھہرا کے معنے مین چرخ کے لکھا ہی کہ در دل چرخ ستمگر رسیدہ یہ تو معنے ترکیبی ہین اور معنے معمائے مین لکھا کہ قلب چرخ کا خرچ ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پہلے ہی سے در قلب خرج کو در قلب چرخ جانا ہی میری دانست مین تو خرج ہی کہ جسکے قلب مین الف لانے سے سیدھا اخراج حاصل ہوتا ہی نہ چرخ جسکو قلب کرکے خرچ بنائین اول تو خرچ غلط دوسرے الف کا خرج مین ٹھکانا بتانیوالا کون ہی جہان الف کو خرج مین قایم کرین اپنا قرینہ اور ہی ایماے معمای اور ہی تیسرے خراج رعیت سے بادشاہ لیتا ہی اور نیک و بد اور نفع و ضرر رعیت مین خرج کرتا ہی پھر فلک کے دل پر تیر لگنے کی وجہ کیا اگر رعیت کے دل پر لگے تو مضایقہ نہین کہ اُنسے لیا اور خرچ نہ کیا جو وہ فتنہ اور ضرر سے محفوظ رہتی کہان معاملات فلکی کہان مہمات ملکی لیکن شارح کیا کرین جب انکی فکر فلک فرسا بھی مانے۔

حکایت گدائے بود کہ در تملق گردن چون کاف گردن کج کردی و چون دال قامت را خم دادی و بر عصا چون الف تکیہ زدی گاہ سوال دندان بر سر والی شہر فرو بر دی و وقت التماس برای دیناری روی دینار ابر ہم زدی زر او از جیب عجیب بودی کہ بر کنار او فتادی و در نام او نادر بودی کہ درمے خرج کردی قضا را چون رای بد در شب شراب اُفتاد و زر یکہ بصورت حسرت حاصل کردہ بود چون عین عشرت در سر شرت شرب کرد گفتندش چگونہ بود کہ اول از طمع بر زر طم یعنے افزونی درم میخواستی و اکنون از جود جوی باسر دستت پیوند نمیگیرد گفت مگر این حرف نخواندہ آید کہ مستحق کہ حق خود بہر زہ پاشد باید کہ جز مست نبودہ باشد **قطعہ** ذات مسکین چون کہ شد بے عاقبت + چون سگے اُفتادہ در می ہنگرش + ار مل ار مل آشکارا می میکشد + ارہ میباید کشیدن بر سرش + **اللغات** تملق مکر و خوشامد دندان بچیزی فرو بردن در پے حصول کسی چیز

کے ہونا شب شراب وہ جسمین شراب پئین عسرت بالضم دشواری عشرت بالکسر
بمعنی خوشحالی اور خوش زندگانی کرنا شرت بکسر و تشدید حرص التماس چاہنا
برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا طم بالفتح و تشدید میم بہت ہونا پانی کا اور بہت ہونا
کسی چیز کا اور پر ہونا برتن کا ہزرہ بالفتح پوشیدہ ارمل بر وزن افضل بے توشہ و
مسکین و مرد بے زن وسال کم باران دوسرا ارمل ار مخفف اگرومل بضم شراب
معنے ترکیبی نثر ایک گدا تھا کہ وقت سوال کے جو تملق و چاپلوسی کرتا تھا تو
کاف کی طرح گردن کج اور مثل دال کے قامت خم کرتا تھا اور مثل عصا کے
الف پر تکیہ لگاتا تھا یعنے گردن ٹیڑھی کرکے اور قامت جھکا کے اور لاٹھی ٹیک کے
کھڑا ہوتا تھا اور اس ادا سے مانگتا تھا اور ایسا مانگنے والا کہ اگر والی شہر ہوتا تو
اُسکے سر پر بھی دانت سوال کے جماتا غرض ایسا اڑجاتا کہ بے لیے نہ ٹلتا اور
وقت درخواست دینار کے روے دنیا کو پریشان کرتا کنجوس منحوس ایسا کہ بڑی
عجیب بات تھی کہ زر اُسکا جیب سے نکل کے کنار مین آئے پھر خرچ کرنا کیسا اور
اُسکے نام مین نادر بات تھی کہ کہین ایک درم کا خرچ نکل آئے اتفاقاً مثل رلے
بد کے شراب کی شب مین پڑا یعنے رات کو میخواری کرنے لگا اور اس اندیشہ بد
سے جو زر کہ صورت عسرت و سختی سے حاصل کیا تھا عین عشرت سے خیال شرت
شرب یعنے ہوس مینوشی مین لگایا لوگون نے اُس سے کہا کہ وہ کیا بات تھی کہ تو
ایسی طمع زر پر رکھتا تھا کہ ہر وقت اُسکا طم ہی چاہتا تھا اور اب کیا حال ہی کہ شدت
جود سے ایک جو تیرے سر دست سے پیوند نہین پکڑتا یعنے ہاتھ مین نہین ٹھہرتا
جو ہوتا ہی فوراً خرچ کرڈالتا ہی کہا کیا تمنے یہ حرف نہین پڑھا کہ مستحق جب اپنے
حق یعنے جمع کردہ کو بیہودہ پریشان کرے تو سوا اسکے اور کچھ نہ کرے کہ ہمیشہ
مست رہا کرے کہ اُسکے نام کے مقتضیات سے ہی بس اسم بامسمی ہو جاے
معنے ترکیبی قطعہ یعنے ذات مسکین کی جب بے عاقبت ہوئی اور عاقبت کا
اُسکو اندیشہ اور تردد نہ ہا تو اُسکو ایسا جان لے کہ ایک گتہ ہی شراب مین پڑا ہوا

ای نحبس در نحبس اور ارمل ای بے توشہ و محتاج اگر میکشی آشکارا کرتا ہی تو اُسکے سر پر
آرہ رکھنا چاہیئے کہ با وصف بے توشگی کے ایسی بیہودگی کرتا ہی **معنے معمائے نثر**
کاف گردن دال قامت الف عصا تینون حرفون سے گدا حاصل ہوتا ہی والی کا
مخفف وال بھی ہی کہ قرآن شریف مین آیا ہی مثل واق و باق و ہاد و تعال و
متعال کے بس جب سین کہ مانند دندان کے ہی دال کے سر پر دانت جمائے گا
سوال ہو جائیگا دنیا کا رودن ہی اسکو برہم کرنے سے دنیا حاصل ہوا اور جب
باشارہ برائے دینار یکے را اسکے آخر مین لائینگے دینار ہو جائیگا عین زر کو
بھی کہتے ہین جب لفظ عجیب سے عین کنارہ پر پڑے گا جیب رہ جائیگا لفظ نام
مین جب نا کی جگہ در آئیگا درم ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ ہی نادر سے یعنے نادر ہی
شب مین جو حرف را واقع ہوگا شراب ہو جائیگا روے عسرت عین ہی اور جب
عین لفظ شرت پر آئیگا عشرت حاصل ہوگا طمع مین زر عین جب عین کے واسطے
طم چاہینگے طمع ہوگا سر دست دال ہی جو جو اس سے پیوند پکڑے گا جود ہو جائیگا
مستحق کا دوسرا جز حق ہی اگر یہ پاشیدہ ہو جائیگا مست رہ جائیگا **معنے معمائے**
قطعہ مسکین بے عاقبت کہ عاقبت نون ہی مسکی ہی اور مسکی کے اول آخر
مے اور بیچ مین اسکے سک اُفتادہ موجود کاف فارسی عربی معما مین ایک ہی
کلمہ ارمل مین ار مخفف ارہ کا مل بمعنی شراب جب یہ ارہ سر پر مل کے آئیگا
ارمل ہو جائیگا **محسنات کلام** گردن کردن تجنیس تام گدا گردن کاف کردن
کج کردی سب مین سر کلمہ کاف کاف کی کجی دال کا خم الف اور عصا کی راستی
اور عصا مین الف کا ہونا کیسا خوب ہی برائے دیناری کہ حرف را بھی مراد ہی اور اصل
معنے بھی جیب و کنار باہم مناسب نادر بودی یہ اشارہ کیسا الطف کیا ہی
کہ نام مین نادر ہی یعنے نا کو لفظ در جانو شرت شرب تصحیف ارمل ارمل تجنیس اور
علی ہذا القیاس کہ غور کرنیوالے پر مخفی نہ رہینگے **الاختلاف** شارح نے اس معما
کو بر سر والی والی پہ سین بڑھا کے سوالی نکالا ہی مین نے دال کو مخفف والی ٹھہرا کے

وال پر سین بڑھا کے سوال نکالا ہی اور دیناری کو لکھا کہ امالہ دینارا کا ہی جب
دینارا کو برہم کرینگے دیناری امالہ کے ساتھ ہوگا یہ دینارا مین امالہ کر کے دیناری
مع یا نکالتے ہین مین نے دیناری کی یا کو یاے وحدت جانا ہی اور را کو علامت
مفعول اور فقط دینار نکالا ہی براے کے اشارہ سے را ئیلی ہی جیسا کہ مرقوم ہوا
نا امالہ کا ما مصرع سے ہی نا مین نے را کو معما مین ملایا نا امالہ کیا شارح نے لکھا کہ
در لفظ نام ہر گاہ کہ لفظ نا کہ اکثر اجزاے اوست متبدل بلفظ در شود درم بحصول
می انجامد انتہی مین نے حسب ایما اسکے کہ نا در ہی نا کو در ٹھرایا ہی اور سوال سے اکثر
معنے مین انکی تقریر جو ہی سو ہی متن مطبوعہ مین در سر شرت پر نسخہ بہشت کا اور جز مست
کی جگہ جز مت متن مین اور جز نیست حاشیہ پر نسخہ لکھا ہی۔

فصل فی الحج والعمرة وما یناسبھا

نکتہ سر و پاے حاجی بحیات طیبات آنگاہ زندہ شود کہ در دل جا را قلب سازد
یعنے دل از مہر خان و مان بگرداند و چون حا و لام راحلہ در راہ حل نزول کند
شعر من کان فی عطش الی المیقات ساق راحلہ + واللہ فی میقات یوم الحشر
ساق راحلہ + اللغات حج بالفتح و تشدید جیم قصد طواف کعبہ کا بہ نیت عبادت
اور بجالانا اسکا اور کسی چیز کا قصد کرنا عمرہ بالضم ایک عبادت ہی حاجیون کے واسطے
کہ احرام باندھ کے موضع تنعیم کو کہ مکہ سے تین کوس ہی جاتے ہین اور وہان نفل
ادا کر کے پھر آکے طواف خانہ کعبہ کا کرتے ہین خان و مان خان مخفف خانہ و مان
بمعنی رخت راحلہ ستور بارکش و شتر سواری حل بالکسر و تشدید لام روا ہونا
احرام سے نکلنا و بالفتح کھولنا اترنا عطش بفتحتین تشنہ ہونا اور تشنگی میقات
بالکسر وہ جگہ جہاں سے احرام حج کا باندھین اور وقت اور ہنگام اور وعدہ گاہ اور
وہ جگہ جہان حق تعالی نے حضرت موسیٰ سے کلام کیا تھا اسی سے میقات موسیٰ
مراد ہی اور احرام باندھنے کی پانچ جگہ ہین ذوالحلیفہ وذات عرق و جحفہ و قرن

ویلیلم ساق بصیغہ ماضی سیاق سے بمعنی ہانکا چلایا شاق اسم فاعل ہی سخت
سختی اٹھانیوالا ساق یہ بھی اسم فاعل ہی ای ساقی آب و شراب پلانے والا
راح شاد ہونا اور شراب معنئے ترکیبی نثر حاجی گو سراپا حی ہی ای زندہ مگر زندگی
حیات طیبات سے اُسوقت زندہ ہوگا بمصداق حیوۃ طیبۃ کے کہ اپنے دل مین اپنی
جگہ اور جا کو الٹ ڈالے یعنے محبت گھر بار سے دل کو پھیر دے اور اپنی راحلہ کیطرح
راہ حلال مین حل کرے یعنے روان ہوئے اور نزول کرے مطلب یہ کہ جو امور
حلال و غیر ممنوع ہین اُنکو اختیار کرے اور حرام و ممنوع سے بچے معنئے ترکیبی نثر
جو کوئی حالت تشنگی و عطش مین میقات کیطرف چلا اور اپنی راحلہ کو ہانکا اور سختیان
اٹھائین تو خدا کی قسم ہی کہ میقات حشر مین حشر کے دن اُس آفتاب محشر اور تشنگی
کے حال مین اُسکے واسطے ساقی ہی کہ اُسکو سیراب کریگا یا شراب طہور پلائے گا
معنئے معمائے نثر حاجی کا سر حا ہی اور پانون یا جسکا مرکب حی ہوا بمعنے زندہ
اور جب جا کو قلب کرکے کہ اج ہوا دل مین جگہ دیگا حاجی ہوگا ایسے ہی راحلہ
کے اول آخر سے راہ حاصل ہوتا ہی اور اسکے قلب مین حل کو لانے سے راحلہ
ہوجاتا ہی کہ اسی سے اشارہ درراہ حل نزول کند ہی معنئے معمائے شعر راحلہ
جو پہلے مصرعہ مین ہی اسی کا محلل راح لہ ہی محسنات کلام در دل قلب سازد
کیسا جید فرمایا ہی کہ رعایت قلب کی دل کے ساتھ بھی ہی اور واژون کرنا بھی پہلے
فقرہ مین برعایت حیات زندہ شود دوسرے مین برعایت قلب بگرداند کیا ہی
خوب ہی اگر پہلے ساق کی جگہ شاق بمعنی مشقت کے کہین ممکن ہی اس صورت
مین شاق و ساق تصحیف یکدیگر اور درصورت ساق ساق تجنیس تام کہ ایک
ماضی ہی دوسرا اسم فاعل۔

نکتہ حاجی کہ از روے حاجت چون قاف بر سر قافلہ تمکین تمکن ورزد و بروح وراح
راحلہ چون باد از سر بادیہ بگذرد و بحرم رسد شک نیست کہ از حطیم مقبول و
از حجر حط گناہ و فضول و از صفا صف ملک رحمت و از منی من حق و نعمت و از

عرفات عرف رافت و عطا و آز مزدلفہ مزدولف الفاے الفت پیشباز ش آید قطعہ
بر سر قافلۂ و راحلۂ و بادیہ بین + اثر قرب خداوند جہان روے نما + مطلع مسجد و طوفش
نگر و من حجر + مطلع نور نظرہای آلہی ز صفا + اللغات قافلہ بکسر فا وہ گروہ جو سفر سے لوٹین
ماخوذ ہی قفول سے بمعنے از سفر باز گشتن اور تفول کی راہ سے جانیوالون کو بھی کہتے ہین
تمکین قایم کرنا کسی کو تمکن جا گرفتن روح بالفتح آسایش و نسیم و رحمت راح شادی نمودن
اور شراب بادیہ صحرا الحرہ بالفتح و تشدید گرما و گرم و زمین سنگلاخ حطیم بروزن نسیم شکستہ
و سنگ کعبہ ما بین رکن و زمزم و دیوار بیرون خانہ کعبہ جانب مغرب کہ وہان ناودان
کعبہ کا ہی حجر بفتحتین سنگ و دیوار شمالی خانہ کعبہ صفا پاک و بیغش اور نام کوہچہ در
مکہ معظمہ اور ایک اور کوہچہ ہی کہ مروہ اسکو کہتے ہین دونون مین تخمیناً دو سو قدم
کی مسافت ہی حاجی لوگ یہان دوڑتے ہین منی بکسر نام مقام در مکہ کہ وہان بازار
ہوتا ہی حاجی وہان قربانی کرتے ہین عرفات بفتحتین نام ایک جگہ کا کہ حاجی وہان
کھڑے ہوتے ہین بروز عرفہ کہ روز حج ہی اور وہ ایک صحرا فراخ ہی نو کوس پر مکہ
سے کہ حاجی وہان لبیک کہتے ہین دعائین پڑھتے ہین اور نماز ظہر و عصر کی وہان
ادا کرکے مکہ کو لوٹتے ہین عرف بالفتح بوی خوش و بالضم شناختگی و نکوئی و احسان
مزدلفہ بالضم و بفتح دال و لام مفتوح نام جاے بمکہ معظمہ لف بالفتح و تشدید فا در
پیچیدن و مجتمع و فراہم آمدہ و جاے انبوہ کبسیارے مردم الفا بکسر و بہ فا یا فتن پیشباز
و پیشواز ہر دو بمعنی استقبال اور سامنے آنا مس بالفتح و تشدید ہاتھ سے ملنا
اور چھونا کسی چیز کا مطمح جاے بلند داشتن نظر و جاے افتادن معنے ترکیبی
نثر مصرح فرماتے ہین کہ حاجی کہ از روے حاجت یعنے در حالت حاجت قاف
کی طرح قافلہ تمکین کے سر پر قرار و تمکن پکڑے اور ڈگ مگ نہ ہولے نہ مانگے
نہ سوال کرے اور روح و راح اپنی راحلہ کے ساتھ مثل باد تیز و تند کے سر بادیہ
سے گذر کے حر حرم مین پہونچے یعنے خوش خوش بلا اضطراب و اضطرار چست و چالاک
سنگلاخ حرم مین فائز ہو مطلب یہ کہ جب ان صفات سے موصوف ہوگا تو

شک نہین ہی کہ حطیم مقبول و حجر سے حط کہ بمعنی صیقل اور صاف کرنے کے ہی گناہ و
فضول کا اور صفا سے صف ملک رحمت کے اور منی سے من حق و نعمت اور عرفات
سے عرف یعنے خوشبو رافت دعطا کی اور مزدلفہ سے مزد اور لف الفا ألفت کا
یعنے فراہم ہونا اور حصول ان فوائد کا اسکے سامنے آئے اور اسکی پیشوائی کرے
ایسی حرمت و عزت پائے **معنے ترکیبی قطعہ** مصورح کہتے ہین کہ قافلہ اور راحلہ
اور بادیہ ذرا انکی طرف غور تو کر کہ سب کے سر پر نشان قرب خداوند جہان کا رونما
ہی اور راہ مین یہی تین چیزین ہوتی ہین جنسے حاجیون کو کام پڑتا ہی پھر وہان
پہونچکر مطلع مسجد اور اُسکے طوف اور مس حجر اسود کو خیال کر کہ کیسی مطلع نور نظرون
الٰہی کی ہو رہی ہین بسبب صفا کے جنمین وہ نور جھلک رہے ہین **معنے معمائے**
نثر اس نثر مین مصورح نے برعایت حاجی اور از روے حاجت کے کہ دونون کا
روحا ہی رووسر کلمات سے معمے نکالے ہین مثلاً قاف قافلہ سے اور راح راحلہ اور
باد بادیہ و حر حرم اور حط حطیم اور صف صفا اور من منا اور عرف عرفات اور
مزد مزدلفہ سے اور نیز الف الفت کہ یہ سب روا الفاظ مذکورہ کے ہین **معنے**
معمائے قطعہ قافلہ کے قاف راحلہ کی را بادیہ کی با کہ تینون سر کلمہ ہین
مرکب کرنے سے قرب حاصل ہوتا ہی ایسے ہی مسجد کا میم اور طوف کی طا
اور مس کا میم اور حجر کی حا جمع کرنے سے مطمح ہو جاتا ہی **محسنات کلام**
تمکین تمکن تجنیس زائد نعمت مین بھی من اور عرفات مین رافت اور مزدلفہ مین
مزد اور لف اور اُلفت مین بھی لف موجود سرور و نور و صفا وغیرہم سب
مناسب یکدیگر ایسے ہی رحمت کہ نام پہاڑ کا بھی ہی **الاختلاف** شارح نے
صف ملک رحمت کی جو بضم میم ہی ترجمہ مین صف ملائکہ رحمت لکھا ہی شاید
ملک بالضم کو ملک بفتحتین سمجھے ہین ملک کو ملائک کے معنے مین لینا کیسے
صحیح ہوگا اگر مصورح کو یہ منظور ہوتا کہ ملائک ہی نہ کہتے نظم بھی تو نہین جو ضرورت
ہی جنس ہی تصور کر لین بس ملک ہی بالضم ٹھیک ہوتا ہی فا فہو و الصف

متن مطبوعہ مین بجاے روح راح کے اوج راج اور بجاے حرحریم کے بجرم حریم
اور حط گناہ کی جگہ خط گناہ اور صفا صف کے ٹھکانے صفات صفت اور منی
کے بجاے منان اور الفا کے بجاے ایفا لکھا ہی کہ اکثر الفاظ غلط معلوم
ہوتے ہین -

نکتہ ہر کہ خواہد کہ احرام گیرد اول باید کہ چون الف مجرد و عریان از حرام
کنارہ گرفتہ بر حر ہواے حرم ثابت و صابر باشد و مس مسجد از روے جد نماید
و چون الف احرام بعد از بوسیدن سر و پاے حجر میم حلقہ کعبہ گیرد شعر الفہاے
احرام در دین ستونہا ست + و ارکان حج جاے حجاج از ورا ست + **اللغات**
احرام بالکسر حرام کر لینا اپنے اوپر بعض حلال و مباح چیزون کا چند روز قبل
زیارت خانہ کعبہ سے کہ اُسکی جگہین مقرر ہین ان روزون مین حاجی جامہ دوختہ
اور استعمال خوشبو اور اصلاح ریش و بروت اور مجامعت سب اپنے اوپر
حرام جانتے ہین بس دو چادر نادوختہ سے ایک کو بجاے تہ بند کے باندھتے
ہین اور ایک اوڑھتے ہین حر بالفتح و تشدید را گرمی و گرم شدن حرم احاطہ
گرداگرد خانہ کعبہ جسمین آدمی اور حیوانات کو قتل کرنا حرام ہی جد بالکسر و
تشدید کوشش حجر ای حجر اسود حجاج بضم حا و تشدید جیم جمع حاج بمعنی حج کنندہ
معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جو کوئی احرام اختیار کرنا چاہے تو لازم ہی
کہ اول تو مثل الف کے کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ مجرد و عریان ہو کے حرام
سے کنارہ اختیار کرے جیسا کہ الف نے کنارہ کیا ہی اور حرام کے حرفون سے
علحدہ ہی کسی کے ساتھ ملا نہین ہی کتابت مین اور اس صفت کے ساتھ حر
ہواے حرم پر ثابت و صابر ہوئے اور مس مسجد کا از روے جد و خلوص کے
بجا لائے اور پھر مانند الف احرام کے سر و پاے حجر کو چوم کے حلقہ در کعبہ کو
جو بصورت میم کے ہی پکڑے اور یہ سب یعنے احرام باندھنا اور مس مسجد
اور حجر کا چومنا اور حلقہ در خانہ کعبہ کا پکڑنا مناسک حج سے ہین جب انکو اس طور سے

ادا کریگا تب حج ہوگا الف لفظ حر کے پانون پر کہ بمعنی گرمی کے ہی روے مسجد مس ہی
اور بعد اسکے جد دونون کی ترکیب سے مسجد ہوتا ہی لفظ حجر کا سر جا ہی اور پانون
راجب الف اس جا اور را کا سر پانون چومے گا احرا ہوگا اور جب یہ میم حلقہ در
کعبہ کو پکڑے گا احرام حاصل ہوگا **مغنے معماے شعر** احرام مین دو نون
الف ایسے ہین جیسے ستون اور انھین دوستون مین حرم ہی حجاج کے اول
آخر سے حج حاصل ہوتا ہی اور حج کے بیچ مین جالانے سے جیسا کہ اشارہ ہی
جاے حجاج حجاج ہوتا ہی **محسنات کلام** الف کی تشبیہ احرام مین حرام
سے کنارہ پکڑنے اور حر کے پانون پر ہونے مین کیسی خوب ہی ایسے ہی از روے
جد ارکان اور احرام کہ دونون مین دو دو الف ہین کیسے خوب الفاظ ہین اور
انکے علاوہ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے میم حلقہ کعبہ کے حلقہ میم کہ غلط و
بے معنی ہی۔

نکتہ میقات خمسہ کہ حروف میقات بران دلیل ست حاجی باید کہ چون بوی
رسد حواس خمسہ را جمع آورد و از تفرقہ قیامت اندیشد **شعر** گر بمیقات رسی
و بود ت آن یارا + ہست میقات تو مرقات معالی یارا + **اللغات** میقات
کے معنے اور وہ پانچ جگہین جو میقات کی ہین کہ حاجی وہان سے احرام باندھتے
ہین اوپر لکھی گئین اور حواس خمسہ بھی پہلے مذکور ہو چکے ہین ظاہری بھی باطنی بھی
یہان باطنی مقصود ہین کہ وہ حس مشترک اور حافظہ اور متصرفہ اور خیال و وہم
ہین تفرقہ بروزن تذکرہ دو چیز مین فرق کرنا بفتح فا و سکون را خطا ہی مرقات
بالکسر نردبان و زینہ اس لفظ کو تاء مدور سے بھی لکھتے ہین معالی بفتح بلند یہا جمع معلی
بفتح میم و سکون عین مصدر میمے **مغنے ترکیبی نثر** میقات خمسہ جن پر حروف
خمسہ میقات کے دلیل ہین یعنے جیسے میقات کے پانچ مقام ہین لفظ میقات
کے بھی پانچ حروف ہین بس حاجی کو بھی چاہیے کہ جب وہان پہونچے جیسے انکے
حروف و معانی مین اتحاد ہی حاجی بھی اپنی ذات و حواس خمسہ مین اتحاد پیدا کرے

اور مجتمع رکھے پریشان نہونے دے اور ڈرے کہ قیامت کے دن بخوبی ہر نیک و بد
مین جدائی و تفرقہ ہوجائیگا گو دنیا مین چھپالے توکیا **معنے ترکیبی شعر** اگر میقات
مین تو پہونچے اور حال یہ کہ تجکو وہ قوت و قدرت جو بیان کی گئی یعنے یکسوئی دل
کی اور عدم پریشانی حواس کی حاصل ہی تو وہ میقات تیرے حق مین ای یار مرقات
و نردبان بڑے بڑے عالی درجون کی ہی جانے کہان تجکو پہونچائیگی **معنے معمائے نثر**
لفظ میقات مین تفرقہ ڈالنے سے قیامت اور قیامت کے تفرقہ سے میقات حاصل
ہوتا ہی **معنے ترکیبی شعر** میقات کی یا اگر حسب ایمائے یا را کے یعنے یا را ہی
را ہوگی تو مرقات ہوجائیگا **محسنات کلام** میقات خمسہ اور حروف خمسۂ میقات
اور حواس خمسہ کیسے مناسب یکدیگر ہین اور جمع اور تفرقہ ایسے ہی یارا یا رہ ا
کیسی الطف تجنیس تام ہی کہ اول بمعنی قوت و قدرت دوم موافق معنے
ترکیبی کے ای یار و بایمائے معمائے یہ کہ یا را ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ کے
پہلے مصرعہ مین بجائے یارا کے پارا اور بجائے مرقات کے مرفات غلط ہی
ایسے ہی معالی کی جگہ معابی۔

نکتہ ہر کہ در حرم احرام بست و بہ حرم محترم کعبہ پیوست اگر بوسیلہ قربان بقرب
حضرت رحمٰن نشتابد ازان حریم غیر از حرمان چیزی نیابد آین نکتہ دریاب کہ حاصل
حریم نحر ست در حساب **قطعہ** ہر کہ قربان کرد از روی حساب + خوان جشن
خلد را بیند مدار + ور برین برہان طلب داری ببین + اینکہ قربان جشن باشد
در شمار + **اللغات** محترم بالضم و فتح تا حرمت داشتہ شدہ قربان وہ چیز
کہ راہ خدائے تعالی مین تصدق کی جائے اور اسکو وسیلہ نجات کا جانین اور
قرب خدائے تعالی کا ڈھونڈھین حرمان بالکسر نومیدی نحر بالفتح شتر کشتن جشن
بالفتح نوروز و مجلس شادی و خوشی و کامرانی **معنے ترکیبی نثر** جس نے حرم
مین احرام باندھا اور حرم محترم کعبہ کو پہونچا اگر بوسیلہ جلیلہ قربان کی طرف قرب
حضرت رحمٰن کے ندوڑیگا درگاہ رحمٰن سے سوائے حرمان کے اور کیا پائیگا

اسمین ایک نکتہ ہی اُسکو سمجھو کہ حریم اور نحر حساب جمل مین ایک ہی ہین یعنے دونون
کے عدد برابر **معنے ترکیبی قطعہ** جسنے ازروے حساب کے جیساکہ شرعًا مقرر ہی
قربان کیا وہ اپنا مدار خوان جشن خلد کو پائیگا یعنے جشن خلد گھوم گھما کے اُسی
کے پاس رہیگا الگ نہوگا اور جو تو اسبات پر طالب برہان وحجت کا ہی تو دیکھ لے
قربان اور جشن دونون ایک شمار مین ہین ای ہمعدد **معنے معماے نثر** حریم
اور نحر دونون ہم عدد ہین یعنے ہر ایک کے دو سو اٹھاون **معنے معماے**
قطعہ قربان اور جشن ہم عدد ہین یعنے تین سو تریپن **محسنات کلام**
حریم احرام حرم محترم سب مناسب یکدیگر ونیز آخر حرف میم قربان بین قرب
رحمن مین حرمان اور نحر سب موجود شمار وحساب مرادف باہم **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے اگر بوسیلہ کے ۱۱ بوبلیہ یہ شکل لکھدی ہی گو خوبی کاتب کی ہو مگر
تصحیح پر تو بٹہ لگے گا اور رحمن کو اس صورت سے کہ رحمان کہ مسیلمہ کذاب کا نام بھی
رحمان تھا اُسکی صورت رسم خط مین ایسی مقرر کی ہی بس غلط اور خطا ہی ۔
نکتہ اجزاے بر کعبہ حاجی را دلیل بر آنست کہ چون باراے نیکوکاری بسر برد
وبر گرد و لقاے رب بیند وارکان حرم مشعر ست بدانکہ چون حر حرم بمیم مطاف
رساند وعود کند مرح عید یابد **قطعہ** گرمی عشق بود در دل محرم کہ زراہ + باز چون گشت
مرحم شد و مغفور بدان + ہست از غیر حق آزاد دلش ور شد شاد + از سر جہل
بیک نقطہ تو اش مجرم خوان **اللغات** بر بالفتح وتشدید بیابان و زمین خشک
ونام حق تعالی و بالکسر والتشدید نکوکاری لقا بکسر دیدار مشعر بالضم خبر دہندہ و
بالفتح جاے قربانی حج وجاے حجامت سر حاجیان مطاف بفتح میم طواف کرنا
اور جگہ گرد گھومنے کی مرح بفتحتین سخت شاد ہونا اور تکبر کرنا عید بالکسر روز جشن
مسلمانان اس سبب سے کہ ہر سال لوٹ کے آتی ہی محرم بالفتح واقفکار اور
وہ کہ حرم مین داخل ہو مرحم بروزن مکرم رحم کردہ شدہ مجرم بالضم گنہگار
معنے ترکیبی نثر اجزا زمین خشک اور بیابان کعبہ کے یہ بات حاجی کو بتاتے ہین

اور دلیل ہین اسبات پر کہ جب نیکو کاری کی راے سے اسکو بسر لیجائیگا اور لوٹیگا لقاے رب دیکھیگا اور ارکان حرم مشعر اس امر کے ہین کہ جب حر حرم کو میم مطاف تک پہونچائیگا یعنے حرو حرارت سبکو گوارا کرکے مطاف کو پہونچائے اور عود کرے تو مرح عید کی پائے ای نہایت شادان ہوئے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے جو محرم عشق آلہی کا ہی اُسکے دل مین گرمی عشق کی ہوتی ہی وہ گرمی ذوق شوق کے ساتھ اُسکو لیجاتی ہی اور راہ کے صعوبات اُٹھواتی ہی اور جب اُس راہ سے لوٹتا ہی تو ایسا ہی شخص مرحم مغفور ہوکے لوٹتا ہی اور یہ اُسی صورت مین ہی کہ غیر حق سے دل اُسکا آزاد ہوا اور اگر جہل کی راہ سے شاد ہوا اور جہل و نادانی کی راہ مین چلا ہی اور حج کر لینے پر خوش ہی تو کس کام کا ایک ہی نقطہ مین وہی محرم مجرم ہوتا ہی وہی نقطہ جہل کا اسکو یہ کرشمہ دکھائیگا **معنے معماے نثر** را کے سر پر با آنے سے بر ہوتا ہی جیسا کہ ایما بارا ے بسر برد کا ہی اور بر جب لوٹیگا رب ہوگا اور جب حر میم مطاف کو پہونچیگا اور عود کرے گا مرح ہوگا **معنے معماے قطعہ** محرم اگر لوٹیگا مرحم ہوگا اور اگر نقطہ جہل کا اُسپر لگایا جائیگا تو محرم مجرم ہوجائیگا اور محرم کا دل حر ہی بمعنی آزاد یا حر بمعنی گرمی برعایت عشق **محسنات کلام** بارای نکوکاری بسر برد کیا ہی لطیف ہی کہ اُس بر کو نکوکاری سے بسر کرے اور اشارہ معما کا یہ کہ با کو را کے سر پر لیجاے تا بر ہوجاے اور اس سے بڑھکے بر گردد یعنے پھر جاے اور بر ہوجاے مشعر بضم ہم صورت مشعر بفتح میم کا بھی ہی کہ ارکان حج سے ہی عود و عید باہم مرادف بر بالفتح مین ایہام کہ بالکسر بمعنی نکوکاری کے ہی اور اسکے سوا اطلب و ادرک متن مطبوعہ مین بجاے بارای نکوکاری بابر نکوکاری اور ارکان حرم کی جگہ ازکان غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش درون بیت کعبہ سہ ستون الف پیکر مکنون ست کہ سطح مبارک آن بدان برپاست و در لفظ بیت نیز سہ ستون الف مضمر و مخزون ست کہ الف با یا تاست و در اسم قلب کہ بیت اللہ است نیز سہ الف مضمون ست کہ الف قاف ولام و باست پس بحکم الظاہر عنوان الباطن باید کہ قضای

قلب مومن نیز بسہ الف ایمان و اسلام و احسان مؤلف و مامور باش تا باتباع
سہ الف اقوال و افعال و احوال مقوم بنیان بیوت و استقامت دعائم شریعت
وطریقت وحقیقت حاصل کند رباعی دانستن علم دین شریعت باشد + ور
درعمل آوری طریقت باشد + ور جمع کنی علم وعمل با اخلاص + در راہ رضاے حق
حقیقت باشد + مثنوی بیت کل در کعبہ تمثال دل ست + بت بود بیتے کہ از
دل عاطل ست + یا بود حرف ندا از حق بدان + بیت دلہا را ازان معمور دان +
بیت دل زان یا اگر گردد تہی + تب بود یعنے ہلاک و گمرہی + سینہ ات کعبہ ست
ودل از مین وشر + باسواد وسختی اندروی حجر + گر رسد بر مین تو زان یا ضیا + یا بد
آن سنگ از یمین اللہ صفا اللغات مکنون پوشیدہ ونہان سطح بالفتح بام خانہ
وبالاے ہر چیز مضمر نہان کردہ شدہ مخزون درخزانہ نہادہ شدہ قلب بالفتح دل و
میانہ ہر چیز قلب اس سبب سے کہ سینہ مین واژون لٹکا ہوا ہی مضمون معانی
وبچہاے شتران و اسپان اور سوا انکے جو پشت پدر مین ہون اور جب شکم مادر
مین آجاتے ہین تو ملاقیح کہتے ہین عنوان وعنیان بالضم والکسر دیباچہ کتاب و
نشان اور وہ چیز جس سے دوسری چیز سمجھی جاے جیسے سرنامہ خط کا جس سے
مکتوب الیہ اور کاتب معلوم ہوجاتے ہین فضا بفتح فراخی مکان و زمین اور ایک
موضع ہی مدینہ مین مؤلف اُلفت کردہ شدہ معمور آباد مقوم بالفتح راست دارندہ
وقیمت کنندہ وعائم ستونہا شریعت راہ ظاہر وراست اور راہ رکھی ہوئی خدا تعالے
کی بندون مین طریقت روش ومذہب ونخل بسیار بلند حقیقت اصل شئی تمثال
بالفتح مثال لانا وبکسر پیکر نگاشتہ تماثیل جمع عاطل خالی از پیرایہ تب بالفتح والتشدید
ہلاکی وگمراہی مین بالفتح دروغ و دروغ گفتن یمین دست راست وطرف راست
وسوگند ومنزلت وقوت وتوانائی معنے ترکیبی شارح مصنف رح فرماتے ہین اید روئش
اندرون بیت کعبہ کے تین ستون الف پیکر یعنے سیدھے پوشیدہ ہین حریر سیاہ
سے منڈھے ہوے کہ سطح مبارک اے بام بیت کعبہ کی اُسپر قایم وبرپا ہی ایسے ہی تین

ستون الف کے بیت مین پوشیدہ اور خزانہ کی طرح رکھے ہین جیسے پایا تا اور قلب
مین بھی کہ بموجب قلوب المومنین عرش اللہ تعالی کے بیت اللہ ہی تین الف
پنہان ہین کہ وہ الف قاف ولام اوریا کے ہین بس بموجب الظاھر عنوان
الباطن کے یعنے ظاہر سے حال باطن کا معلوم ہوتا ہی فضا قلب مومن کا بھی
تین الف سے الفت یافتہ اور آباد ہو اور وہ الف ایمان واسلام واحسان کے
ہین تا ان تینون الفون کے اتباع سے اقوال وافعال واحوال اُسکی راستی و
قوت بنیان بیوت اور استقامت ستون شریعت وطریقت وحقیقت کی حاصل
کرے **معنے ترکیبی رباعی ومثنوی** جاننا علم دین کا تو شریعت ہی اور
علم کو عمل مین لانا طریقت ہی اور جب علم وعمل کو راہ رضاے خدا مین اخلاص
کے ساتھ جمع کیا تو حقیقت ہی معنے مثنوی کے یعنے وہ بیت کلی جو کعبہ مین ہی اُسکی
اور دل کی ایک مثال ہی بس جس بیت مین کہ دل نہو چاہے بیت دل چاہے
بیت کعبہ وہ بیت بُت ہی اور وہ دل یا ہی جسکے نہونے سے بت رہتا ہی اور
یہ یا وہ یا ہی جوندا کے واسطے موضوع ہی بمعنی طلب یعنے اگر یا سے جو بمعنی طلب کے
خدا کی جانب سے ہی تو اُن بیت دلون کو معمور وآباد جان کہ جو چیز اس بیت مین
مقصود تھی اُس سے بھرا ہوا ہی اور اگر بیت دل کو اُس یا سے خالی دیکھے تو جان لے
کہ وہ بیت نہین ہی بُت واژگون ہی جو تب ہے بمعنی گمراہی وہلاکی سینہ
تیرا کعبہ اور دل اُسمین اگر مین ودروغ اور شر وشرور سے ہی تو ایسا ہی جیسے کعبہ مین
حجر اسود سیاہ وسخت جو صفت سنگ کی ہی پھر اگر اُسی یا سے جسکو اوپر ندا کا حرف
ٹھہرایا ہی اسپر ضیا پہونچ گئی تو یہ پتھر مین اللہ سے صفا پاکر ایک لعل بے بہا پر بہا
ہوجائیگا **معنے معماے نثر** نثر مین مصرح نے برعایت سہ ستون الف پیکر
بیت کعبہ کے جو کچھ بطور معما الفاظ لکھے ہین خود ہی ظاہر وبیان کردیے ہین حاجت
اعادہ کی نہین ہی ایسے ہی رباعی مین بھی کوئی خفا نہین صاف وظاہر ہی نہ کوئی معما
البتہ مثنوی مین ہی اُسکو لکھتا ہون **معنے معماے مثنوی** دل لفظ بیت کا

یا ہی اگر بیت یا سے خالی ہوگا بت رہیگا پھر یا کو حرف ندا ٹھہرا کے اشارہ کیا کہ جس بیت
مین یا ہوگی وہ آباد و معمور ہوگا اب کہتے ہین اگر بیت کو خالی کروگے بُت رہیگا اور
بت کا قلب تب بمعنی ہلاکی پھر مین کے سر پر اگر یہی یا ضیا پہونچایئے گی ہمین ہوجائیگا
محسنات کلام برعایت تین ستون بیت کعبہ کے جنکو الف پیکر کہا ہی ایسے الفاظ
جمع کیے ہین کہ سب مین الف ہین جیسے بیت مین بابا تا قلب مین قاف لام با
ایسے ہی ایمان اسلام احسان مین اور اقوال افعال احوال اور مناسب انکے
شریعت طریقت حقیقت کہ یہ بھی تین مراتب ہین اور درون بیت کعبہ کی مراعات
سے مکنون مضمر مخزون مضمون کہ سب پوشیدہ کے معنے مین ہی اور درونی چیز بھی
پوشیدہ ہوتی ہی بت اور تب تصحیف یکدیگر تھے عاطل معمور متضاد نور ضیا صفا
اور علی ہذا القیاس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے پیکر بکبیر اور مضمر کی جگہ محض
وتا با تباع بواو عطف یہ سب غلط ہین ونیز بُت بجاے تب۔
نکتہ ایدرویش الف و دو لام اللہ نمود از سہ ستون کعبۂ حاجات ست و حلقہ ہا ہئیت
حلقۂ در وعندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا الا ہو **مثنوی** بیت دلت اے مقیم
درگاہ + معمور کن از حروف اللہ + تا بر تو کشاید از نظر ہا + ہاے ہیبت فتوح درہا + **اللغات**
نمود علامت و نشان کسی چیز کا اور ظاہر بمعنی رونق و خوبی ظاہری کی و بمعنی وجود
نیز ہیئت صورت اور ساختہ ہونا مفاتح بفتح جمع مفتاح کلید ہا ہیبت بکسر ہا و فتح با
بخشا فتوح بضمتین کشایشہا **معنے ترکیبی نثر** یعنے ایدرویش لفظ اللہ مین جو ایک
الف اور دو لام ہین یہ نمود و نشان تین ستون کعبہ حاجات کے ہین راست و مستقیم
یہی ہی اللہ کی سویہ ہیئت حلقۂ در کے ہی اور عندہ مفاتح الغیب لا یعلمہا
الا ہو یعنے اُسی کے پاس کنجیان چھپی چیزون کی ہین کہ اُسکے سوا اُنکو کوئی نہین
جانتا مطلب یہ کہ بست وکشاد جملہ حاجات کی اُسیکے قبضہ قدرت مین ہی پھر
جو کچھ چاہے اُسی سے چاہ دوسرے کو اُسمین اصلا اختیار نہین اور اسیواسطے
مصرع دوسرے ہا کو ہیئت حلقہ کے کہکے آیت شریف کو چسپان کردیا ہی یعنے کیفیت یہ ہی

کہ اُس حلقہ در کی کنجیان بھی اُسی کے پاس ہین جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا واللہ یقبض ویبسط والیہ ترجعون **معنے ترکیبی مثنوی** مصرع کہتے ہین کہ اے درویش اگر تو مقیم درگاہ کا ہی اے بیت کعبہ کا تو اپنے بیت دل کو حروف اللہ سے معمور کر کسواسطے کہ وہ درگاہ بیت اللہ کہلاتی ہی تو بھی اپنے بیت دل کو بیت اللہ بنا تو وہ اپنی مہربانیون اور نظرون سے ہاے ہبت کو جو ذات بخشش ہی تجھپر کھول دے جس سے فتوح در ہا تجکو حاصل ہو یعنے ہر باب مین فتوح وکشود پائے اور کوئی کام بند نرہے **معنے معماے نثر** اللہ مین تین ستون اور ہے کا بصورت حلقہ در کے ہونا ظاہر ہی **معنے معماے مثنوی** لفظ بیت کو جب اللہ سے آباد کرینگے تو قریب بیت کے ہوگا بیت اللہ ہو جائیگا بیت کا قلب بعض ہبت ہی جب ہا اسپر یعنے یا پر نظر کھولیگی ہبت حاصل ہوگا **محسنات کلام** برعایت حرف ہا کے جسکو حلقہ در کہا ہی ایراد آیت شریف جسمین عندہ اور مفاتح ویعلمہا اور ہو سب مین ہا ہین کیسا خوب ہی ایسے ہی درگاہ اور حروف اور اللہ اور نظر ہا اور ہبت اور فتوح اور در ہا کہ در ہا جمع در اور بمعنی ہا مین کیسا لطف ہی **الاختلاف** شارح نے ہبت کے معنے بیداری کے لکھے مجکو تو لغت مین اس لفظ کے یہ معنے ملے نہین شارح نے کہین دیکھے ہون اور کئی جگہ اپنے معنے مین عقدہ کا لفظ لائے ہین مگر نکتہ مین کہین عقدہ کا لفظ نہین ہی البتہ اصل کتاب مین وعقدہ مفاتح الغیب لکھا ہی جسکو مین نے وعندہ مفاتح الغیب موافق قرآن شریف کے بنادیا ہی اور غور کیا جاے تو وعقدہ مفاتح الغیب کا کچھ پتہ سابق لاحق سے بھی نہین چلتا نہ کسی سے مربوط ہوتا ہی آگے اپنی راے ہی متن مطبوعہ مین بجاے نمود از سہ ستون کے نمودہ وعندہ عقدہ لایعلمہا کی جگہ لایعلم وبجاے ہبت ہیئت غلط ہی۔

حکایت دو حاجی در اقصاے حرم میم محبت را بہ باے بغض بدل کردہ بودند وحرب انگیختہ از سہم سر سنان بر روے ہم میکشیدند و از صدم صدقہ صد مشت بر دہن ہم میزدند کاملے ازان فضیحت برآشفت و از کمال نصیحت گفت الف نیو

درمیان

درمیان حرم مکشید کہ حرام ست یا از میقات بیرون روید کہ نہ محل مقت و انتقام ست
مثنوی مروۂ دان نقش مروہ مرد را + در صفا سعی صفا چو در صف آ + از تکبر یا مگو تکبیر را +
یا مکن صوت منی را در منٰی + **اللغات** اقصا بالفتح کنارہا جمع قصوی بالضم بمعنے
طرف حرب بالفتح کارزار و دشمن جنگی سہم بالفتح تیر و حصہ و نصیب فارسی مین بمعنی
ترس و خوف صدم بالفتح کوفتن و زدن و چیزی سخت بہ چیزی رسیدن فضیحت رسوائی
مقت بالفتح دشمنی و بیحیائی انتقام کسی سے کینہ نکالنا اور بدلا لینا مروہ اور صفا دو
پہاڑ خورد ہین مکہ مین حاجی لوگ وہان دوڑتے ہین صوت بالفتح آواز و آواز کرنا
منٰی بالکسر ایک جگہ مکہ مین ہی حاجی وہان قربانی کرتے ہین اور سر مونڈاتے ہین
و مخفف منازل اس صورت مین بفتح ہوگا **معنے ترکیبی نثر** دو حاجیون نے
اطراف حرم مین میم محبت کو بائے بغض سے بدل کے حرب اٹھائے تھے اور
بسبب سہم یعنے حصے بجزے صدقہ کے جیسا کہ دوسرے فقرہ مین ہی سر سنان کا
ایک دوسرے پر تانتے تھے اور صدقہ کے صدم و کوفت سے سو مشت باہمدگر
منھ پہ مارتے تھے ایک کامل یہ رسوائی انکی دیکھکر آشفتہ ہوا اور بکمال نصیحت
سے کہا کہ الف نیزہ کا حرم مین مت تانو کہ حرام ہی یا میقات سے نکل جاؤ کہ یہ
محل مقت و انتقام کا نہین ہی **معنے ترکیبی مثنوی** مروہ کہ مقام محبت ہی
ہر مرد کو باہم مروۃ کرنا لازم ہی اسلیے کہ مروہ اور مروۃ دونون ہم نقش ہین اور
ایک صورت اور جو صفا مین جاے تو صفا کی تلاش مین سعی کرے پھر اہل صفا
کی صف مین داخل ہووے اور اگر تکبر دل مین بھرا ہی اور اپنی بزرگی جتاتا ہی تو اس
حال مین تکبیر مت کہ بموجب مصرعہ ع نمیگنجد اندر خداے خودی + یا منٰی مین کہ محل
تکبیر اور اظہار بزرگی خداے تعالیٰ کا ہی صوت و آواز منی کی منھ سے مت نکال اور
بکمال خضوع و خشوع اللہ کی بزرگی و کبریائی کو یاد کر تب اللہ اکبر کہنے کا نتیجہ پائیگا
معنے معماے نثر اقصا کلمہ حرم کا میم ہی اور محبت کا سر میم اور بغض کا سر
با جب میم حرم کو باے بغض سے بدلینگے حرب ہوگا اور جب سر سنان کا کہ سین ہی

لفظ ہم پر کھینچینگے سہم ہوگا میم کو دہن سے تشبیہ کرتے ہین جب میم پر لفظ صد کا آئیگا
صدم حاصل ہوگا صدقہ کے لفظ مین صد موجود اور قاف مشابہ بہ مشت دہن ہم کا
ہا ہی باعتبار تدویر پس صد اور قاف اور ہا جمع ہونے سے صدقہ حاصل ہوتا ہی کامل
کے آشفتہ ہونے سے کمال ہوتا ہی اگر الف نیزہ کا حرم مین کھینچا جائیگا حرام ہوگا میقات
سے جب یا کو نکال لینگے مقت رہ جائیگا **معنے معماے مثنوی** مردہ مردۃ دو نون
نقش یکدیگر صفا اور درصف آ تحلیل تکبیر مین اگر یا نکہی جائیگی جسکا اشارہ ہی یا
مگو تکبیر رہیگا مناعند الامالہ منی ہم صورت منی کا بیاے معروف ہوگا اور عرب اکثر
امالہ کرتے ہین **محسنات کلام** حرم کی میم کو جو محبت کا سر ہی باے بغض سے
بدل کے حرب کرنا کیسا خوب ہی کہ یہی محبت بغض سے بدل گے منشاے فساد
ہوئی سہم سر سنان تینون مین سر کلمہ سین صدم صدقہ صد تینون مین لفظ صد
اسکے سوا صدقہ کے قاف کے سو عدد صدم سو ین حصہ کو بھی کہتے ہین جسکا ہم صورت
صدم بالفتح ہی بمعنے ہم منیر دند کیسا لطف رکھتا ہی کہ یکدیگر کے معنے مین بھی ہی
اور نیز ہا سے اشارہ بدہن ایسے ہی مشت کا لفظ بہ عایت دہن کہ میم کو تشبیہ
دہن سے کرتے ہین یا از میقات کیسا باریک اشارہ ہی کہ حرف تردید بھی اور
یا نکالنے کا اشارہ بھی مردہ مردۃ مردصفا سعی صف تکبیر منی بیاے معروف ومنی بیاے مجہول
امالہ مناسب یکدیگر اور سر کلمہ دہی حرف یا ہم مخرج صوت سے منے مین منکر کیا خوب
ہی یعنے مقام منامین خودی کی آواز مت ملاے اور بہت خوبیان ہین کوئی لفظ
خالی نہین ہی **الاختلاف** شارح نے قطع نظر اپنی تقریر غیر ضروری کے صفا و مردہ
کی نسبت جو پہلے شعر مین ہی معنے معمائی مین کچھ نہین لکھا اور جگہ تو اس قسم کے
معما لکھدیئے ہین متن مطبوعہ مین بباے بغض کی جگہ بیا اور بجاے صدم صدقت
صدم صدمت اور حرام ست کے بجاے درمیان حرام ست بجاے مردہ مردہ اور
صوت منے کو صوت منا۔

فصل

فصل فی الصوم وما یناسبه

نکته اسم مبارک رمضان رضاے حق سیت با من او بر آمیخته در روزه روزی
بغایت ست بهاے هیبت او پیوسته قطعه باشد حرف روزه مقطع ز روی
لفظ + یعنے که روزه قطع نظر شد ز ما سوا + آمد بهاے روزه بهاے هیبت حق +
زین روی روز روزه شود منتهی بها + اللغات رمضان بفتحات ماخوذ رمض
سے هی بمعنے سوختن چو رمضان گناهون کو جلاتا هی اسواسطے یه نام رکھا یا رمض
بمعنی سوخته شدن پا از گرمی زمین اور ماه صیام بھی موجب سوختگی و تکلیف
کا هی اور رمضان بمعنی سنگ گرم کے بھی هی اور سنگ گرم سے پانون جلتا هی
شاید وقت وضع اس نام کے ایسا هی موسم هو من بالفتح و تشدید احسان
ونکوئی هیبت بکسر ها و فتح با بخشیدن و بالفتح والتشدید روان هونا شمشیر وغیره
کا مضروب مین اور ساعت اور بعض زمانه سے و بکسر و فتح باء مشدده پاره جامه
هبیب آنا اور کسی کام پر کھڑا هونا اور یهی معنے هبوب بالضم کے هین مع وزیدن
باد و بفتح با و گرد انگیز بها قیمت و روشنی و خوبی معنے ترکیبی نثر یعنے رمضان
ایسا متبرک مهینه هی جسکے اسم مبارک هی مین رضا خداوند تعالے کی مع من و
احسان کے آمیخته اور سرشته هی اور روزه که روزی بغایت هی اسکے ساتھ
ها هیبت خداے تعالی کی پیوسته اور ملی هوئی هی یعنے رمضان اور روزه دونون
کے ساتھ رضا و من اور هیبت خداوند کریم کی آمیخته اور پیوسته هین گویا لازم
ملزوم معنے ترکیبی قطعه خیال کر که حروف روزه کے سب مقطع هین ای
جدا جدا کسی سے ملے نهین جیسا که لفظ روزه سے ظاهر اس سے یه اشاره هی که
روزه مین سواے خدا کے جمله ما سوا کو اپنے خیال دھیان سے الگ کر دے
بهمه تن اسی کے ساتھ مشغول رہے اور هر عضو کو اسی کی طرف متوجه رکھے تب
روزه هوگا اور بہار روزه کی خواه قیمت خواه خوبی و روشنی خوب جان لے که هاے هیبت

معنے ترکیبی قطعہ پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ شرط ہی پہلا جزا یعنے اگر امساک روزہ سے جو آپکو خوردنی اور نوشیدنی وغیرہ سے باز رکھتا ہی ہوس آبرو کی ہی کہ میدان قیامت مین میری آبرو رہے تو ہر شرب سے طرف مساک کے جو بخیل ہوتا ہی افزونی کر تو مثل الف کے تو ہوگا یعنے سر بلند ہوگا کسواسطے کہ جب حکم عید سے امساک منقلب ہوجائیگا تو عین ہلال عید تیرے سامنے کاس ما یعنے پیالے پانی کے عوض کریگا اور تجکو سیرابی بخشیگا **معنے معماے نثر** نثر مین جو امور بطور معما کے تھے مصرح نے خود بیان کردیے حاجت دوبارہ لکھنے کی کیا ہی البتہ یا و پا مین تصحیف ہی **معنے معماے قطعہ** مساک مین الف بڑھانے سے امساک حاصل ہوتا ہی امساک منقلب کاس ما ہی **محسنات کلام** پہلا مصرعہ عربی کا محتوی بصنعت ملمع ہی صاد صیام صورت مین سر کلمہ صاد صورت ہیئت شکل سب مرادف مداخل مخارج متضاد چشم ید پا قامت مداخل مخارج اعضا بدن مراعات یکدیگر عید و منقلب کیسے الطف ہین کہ عید کے معنے بھی پھرنے کے ہین اور عین ہلال کہ عین کے اکثر معنے یہان ہین **الاختلاف** شارح نے الفاظ مصرعہ عربی کی کچھ تصریح نہین کی کلیہ لکھا نہ معلوم پہلی لفظ مصرعہ کو کیا سمجھے ہین بجا یا لجا یا بخا اور برا یا بزا معنے جو برہنہ کرنے کے لکھے ہین کہین لغت مین نہین ملے مین نے سب حلیون کے ساتھ ڈھونڈھا مجکو جو بعض معنے کی رو سے مناسب معلوم ہوا وہ مین نے لکھا اور نہ معلوم معنے مین میل کا لفظ کس لفظ سے اخذ کیا ہی مساک کا لفظ تو بدستور موجود متن مطبوعہ مین صاد صیام کی جگہ صیاد و میم و شکل بعطف اور مخارج کی جگہ مدارج اور ابتدا مصرعہ مین حزوانی اور کر حکم عید بجاے کز حکم عید صحیح نہین معلوم ہوتا۔

نکتہ صاد مارفع ست و آیم مار یعنے معایم آنست کہ بہ صاد صبر مار شہوت را سر کوفتہ و ممنوع دارد شعر یا صاغا لی خوف القلب عن دنس + الصوم فی القلب موص عن دذائلہ + **اللغات** صاد و آیم کے معنے خود مصرح نے لکھدیے

شہوت بالفتح آرزو وشوق نفس بطرف لذت ومنفعت بقول بعض مطلق آرزو خواہ آرزوے طعام خواہ آرزوے جماع ممنوع بازداشتہ شدہ نق صیغہ امر حاضر واحد مذکر کا باب تفعیل سے پاک صاف کرنا اور پاکی جوف بالفتح زمین پست وشکم اور اندرون کسی چیز کا دنس بفتح دال ونون وسین مہملہ در آخر چرک اور چرکناک ہونا اور نجس موص بالضم نصیحت ووصیت کنندہ رذائل جمع رذیلہ ناکس وفرومایہ وزبون وبداز بد **معنے ترکیبی** نثر مصورحہ کہتے ہین صایم مین صاد بمعنی مانع کے ہی اور آیم مار ہی بس صایم وہ ہی کہ صاد صبر سے سر مار شہوت کا خواہ طعام کی ہو خواہ جماع کی کچلتا رہے اور آپسے اُسکو بچائے رہے ورنہ صایم کب ہوگا **معنے ترکیبی شعر** یعنے ای صایم اپنے درون دل کو دنس سے کہ بمعنے چرک کے ہی پاک کر کسواسطے کہ خود تیرا صوم ہی تیرے قلب مین موص یعنے ناصح اور واعظ ہی کہ مجکو رذائل سے بچائے رہ **معنے معماے نثر** آیم کا الف ممدودہ ہی جب صاد اسپر لائینگے اور اسکے سر کو جو مد ہی کچل دین گے صایم ہو جائیگا **معنے معماے شعر** لفظ صوم کو قلب کرنے سے موص حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** صاد صایم صبر صوم سب کا سر کلمہ صاد قلب قلب تجنیس تام وغیر ذلک **الاختلاف** شارح نے جھگڑا منادی کا جو یا صائماً ہی کچھ لکھا ہی سیدھی بات یہ ہی کہ جو منادی نکرہ ہوگا منصوب ہوگا جیسے یا رجلا خذ بیدی بعینہی کلام مصورحہ کا ہی یا صائماً نق جوف القلب پھر اسکے جھگڑے سے کیا حاصل متن مطبوعہ مین یا صائم الق بجاے نق اور دلسن بجاے دنس اور رذائلہ رذائلہ کی جگہ لکھا ہی حیف ہی مصحح سے۔

نکتہ آے درویش قلب بعضے کہ در شعبان شیعان نشیند از رمضان جز تفرقہ مرضان نہ بیند **شعر** ہر کہ در شعبان شبان شد چشم باز از شوق دوست + صوم اگر کوہے بود در زیر چشمش گشتہ موست + **اللغات** شعبان ماہ شب برات جو اس مہینہ مین خیر کثیر اور رزق بندون کے منشعب ہوتے ہین اور تمام امور مقدرہ علی حدہ علی حدہ کیے جاتے ہین لہذا یہ نام رکھا گیا تشعان بالفتح پر شکم مرضان مصدر ہی مریض ہونا

جیسے نزوان ولیان شبان جمع شب جیسے روزان حضرت جامی رحہ ع بروزان وشبان
این بود کارش + **معنے ترکیبی نثر** مصنف رحہ کہتے ہین اے درویش قلب بعض کا جو شعبان
مین شبعان اور پر شکم ہوکے بیٹھتا ہی اور آمد رمضان کا خیال نہ کرکے عادت کم خور
ونوشی کی نہین کرتا رمضان مین دفعتہً تفرقہ آب وطعام سے مرضان ای مریض ہو جاتا
ہی **معنے ترکیبی شعر** جسنے شبان شعبان مین شوق دوست سے چشم باز رکھی
اور شب بیداری کی صوم اگرچہ کیسا ہی بھاری مثل پہاڑ کے ہوا اُسکی آنکھ
کے تل مثل مو کے ہوگیا جسکا بوجھ آنکھون پر کچھ نہین ہی **معنے معمائے نثر**
شعبان کا قلب بعض شبعان ہی اور رمضان مین تفرقہ پڑنے سے مرضان
ہوتا ہی **معنے معمائے شعر** شبان شعبان مین موجود ہی جب عین جو بمعنی
چشم کے ہی شبان مین آنکھ کھولیگا شعبان ہوجائیگا صوم مین صاد مشابہ بچشم ہی
اور صاد کے نیچے واو اور میم جب ان دونون کو قلب کرینگے مو حاصل ہوگا **محسنات**
کلام شعبان شبعان رمضان مرضان شبان پانچون ہموزن ہین دوسرے
مصرعہ مین کشتہ مو کیسا خوب لائے ہین کہ روزہ بال سا ہلکا ہوجاتا ہی اور نیز
برگشتہ ہوکے مو بنجاتا ہی **الاختلاف** شارح نے مرضان تثنیہ مرض کا لکھا ہی
اور یہ شعر اس دعوے کی سند مین لائے ہین **شعر** رمضان را مرضان گویم از آن +
روز بیمارم وشب پاے گران + آیسے کلام رندانہ قابل وثوق نہین ہوتے
شاعر ہر قسم کی بات کہہ گذرتے ہین مصنف رحہ کا یہ مقصود نہین نہ اُنکی طرف سے
کوئی ایما وصراحتہ نہ کوئی بیان اور نہ مرضون کا صرف مرضان کہا ہی جو مصدر ہی نہ تثنیہ
مرض اور یہ بھی بنظر ہدایت کہ شعبان ہی سے عادت ڈالے تا یکبارگی عادت
بدلنے سے رمضان مین مریض ہوگے روزہ رمضان کی برکتون سے محروم نہ رہ جاے
کہ بعد مین پھر یہ حسن وثواب کہان۔

نکتہ سحور خوردن در دنیا موجب شرف وآبروے وندانست وَدر آخرت
وصال حورجنان **شعر** ہر کہ او دندان کشاید در سحر + حور بود در روزہ وایں زحر +

اللغات سحور بفتح وہ کھانا جو رمضان مین آخر شب کو کھاتے ہین علے ہذا سحر بھی حر بالضم وتشدید را مرد آزاد و بندہ آزاد شدہ و برگزیدہ و بالفتح و التشدید گرمی اور گرم ہونا و زمین سنگلاخ **معنے ترکیبی نثر** سحور کھانا دنیا مین تو موجب شرف اور آبرو دندان کا ہی اور آخرت مین وصال حور جنان کا دندان تو برعایت سین سحور کے کہا ہی غرض سحور کھانیوالا ہی اور شرف و آبرو بدینوجہ کہ سحور سنت ہی پھر بجا آوری سنت کی کیسے شرف نہوگی اور آبروے اسوجہ سے کہ آنحضرتؐ اگر کچھ کھانا نہین ہوتا تھا تو پانی ضرور پی لیتے تھے اسوقت کو خالی نہین چھوڑتے تھے **معنے ترکیبی شعر** جو کوئی سحر مین دانت کشادہ کرے یعنے سحر کھاے تو وہ حر و برگزیدہ نبی ہی اور حر یعنے گرمی قیامت و دوزخ سے امین بھی ہی اسواسطے کہ غرض سحر کھانے سے روزہ رکھنا ہی اور روزہ کی نسبت فرمایا جنتہ من النار یعنے سپر دوزخ **معنے معماے نثر** اول سحور کے سین ہی مشابہ بدندان اور آخر اسکے لفظ حور کہ دونون مل کے سحور ہوتا ہی **معنے معماے شعر** لفظ سحر مین بھی سین دندان ہی جب یہ کشادہ ہون گے حر رہیگا کہ بالضم اور بالفتح دونون صورت پر ہوسکتا ہی اور اپنے اپنے معنے **محسنات کلام** حر حر تجنیس تام مصنف رح نے برعایت دندان کے نثر مین شرف کہا ہی اور شعر مین کشاید کہ دونون مین حرف دندانہ دار ہین اور دندان سے مشابہ اور مناسب **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ قلیل طعام جو دانتون کے نیچے اور دانتون کی جڑ مین رہ جاتا ہی اسکی بو خداے تعالی کے نزدیک مشک و زعفران سے بموجب حدیث کے بہتر افضل ہی اس سبب سے امام شافعی رح دہن دھونیکو مکروہ جانتے ہین انتہی میری دانست مین وہ بو جو مشک و زعفران سے افضل فرمائی ہی وہ بو ہی جو روزہ مین گرمی خشکی سے ہوجاتی ہی نہ یہ کہ ریزہ طعام سحر کا زیر دندان اور بن دندان مین ہو اسکو تو خلال اور مضمضہ غرغرہ سے صاف کرنیکا حکم ہی تا کوئی ریزہ ریشہ حلق سے نہ اوتر جاے اور روزہ خراب ہو

اور شافعی رحمہ کے نزدیک تو مسواک بعد زوال کے ممنوع ہی نہ کلی دہن کی

حکایت کودکی را دیدند کہ روز عید چون عین عید چشم بر ید یعنی نعمت دیگران کشادہ و چون طاے فطر درمیان فرر فاہت توانگران شکم خالی ماندہ گاہ روے ملالت بر سر زانوے تحسر نہادی و تلخ نشستی و گاہ پاے تالم در دامن فراخ تفرغ کشیدی و غمین ایستادی کسی گفتش تو باگی تا کے کہ دیگران بازی و بازی اند گفت ندانستہ کہ جمعیت عید آنکس بکف آرد کہ زر بردست دارد **شعر**

عیدرا اگرچہ سراپای بود عد نعم + عی بود گر نبود دال دلیلش بدرم +

اللغات

عید بالکسر روز جشن مسلمانان اور عید اس سبب سے کہ اسمین فرح اور شادی ہر سال عود کرتی ہی اور جو چیز لوٹ لوٹ کے آئے ید بالفتح و تخفیف دال ہاتھ اور نعمت و دولت و نیکی و ملک و قدرت و قوت و خواری فطر بالکسر روزہ کشائی و روزہ کشایندگان مفرد و جمع ہر دو و بالفتح روزہ کھولنا فر بالفتح شان و شوکت و نور و پرتو و زیبا رفاہت بفتح تن آسانی اور فراخ عیش ہونا رفاہیت بہ تخفیف و تشدید تحتانی بھی آیا ہی تحسر حسرت کھانا تالم درد پانا تفرغ ڈرنا اور رونا باکی رونیوالا کی دلرغ و کلمہ استفہام زمانیہ بازی معروف و در عربی باز و فریب و دغا بازی بالکسر والتشدید لباس و جامہ عد بالفتح والتشدید شمردن عی بالکسر و تشدید یا درماندگی کسی کام مین اور سخن مین درماندہ ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایک لڑکے کو دیکھا عید کے دن مثل عین عید کے حالت تہیدستی مین عین یعنے آنکھ اورون کی ید و نعمت پر کھولے مطلب یہ کہ اورون کے باز و نعم کو دیکھا اور اپنا یہ حال پایا کہ مانند طاے فطر کے خالی شکم تھا اور مقدور والے فر و رفاہت مین تھے غرض یہ طاے فطر تھا اور وہ فر فطر اس غم سے کبھی منھ ملالت کا حسرت کے زانو پر رکھتا تھا اور تلخ بیٹھتا تھا یعنے ناخوش اور کبھی پانون تالم کا تفرغ کے دامن مین پھیلاتا تھا کہ دامن تفرغ کا بہت فراخ ہو رہا تھا یعنے نہایت روتا تھا اور غمگین کھڑا ہوتا تھا ایک شخص نے اُس سے کہا کہ تو کب تک روتا رہیگا

یا داغ حسرت کھائیگا عید کا دن ہی دیکھ تو اور لوگ کیسی بازی وخوشی مین ہین اور
لباس پہنے ہین لڑکے نے کہا تو نے یہ بات نہین جانی ہی کہ عید اُس شخص کو حاصل
ہوتی ہی جو زر ہاتھ پر رکھتا ہی **معنے ترکیبی شعر** عید کا اگرچہ سراپا عدو شمار نعمتونکا ہی
مگر جبھی کہ دال درم کی اسکی دلیل ہو نہین تو عی ہی یعنے درماندگی **معنے معمائے**
شر عین جب ید پر آئیگی عید ہوگا اور فر کے درمیان مین طا آنے سے جو شکم خالی ہی
فطر حاصل ہوتا ہی رو ملالت کا میم ہی اور سر زانو کا زے جب زے کے سر پر میم آئیگا
مز ہوگا جسکا اشارہ لفظ تلخ ہی اسواسطے کہ زے اور الف معما مین ایک ہین پانو
تا لم کا میم ہی اور دامن تفزع کا عین اور عین سے مقصود عین مسمائے جب عین مین
میم کھنچا جائیگا عمین ہوگا اور عین غین بھی معما مین ایک ہی باکی تاکی تصحیف یکدیگر
ایسے ہی بازی وبازی تجنیس باہم عید مین عین بمعنی زر کے ہی جب عین ید پر
آئیگا عید حاصل ہو جائیگا **معنے معمائے شعر** اول آخر کلمہ عید کا عد ہی اور اگر عید
مین دال درم کی نہو تو عی رہتا ہی **محسنات کلام** برعایت ید کے وید مین
بھی لفظ ید موجود ہی طائے فطر کو خالی شکم کہنا کیا خوب ہی کہ خالی بھی ہوتی ہی صورۃً
اور نقطہ بھی نہین رکھتی باکی تاکی بازی بازی یہ چارون لفظ کیسے الطف ذوالوجوہ
ہین کہ دونون سے بتغیر تبدل چند صورتین پیدا ہوسکتی ہین کف ید دست سرپا
سب مناسب یکدیگر اور سوا انکے بہت صنایع بھرے ہین اور قابل غور وتامل
الاختلاف اصل کتاب مین دامن فراغ تفزع لکھا ہی اور شارح نے بھی لغت
کے معنے اور نیز معنے ترکیبی مین فراغ ہی اخذ کیا ہی شاید معما غمین کی غین کا لحاظ کیا
لیکن مصرع اولٰے کے معما مین زانو کی زا سے را ارادہ کرکے مز نکالا ہی
مطابق اُسی کے تفزع کی عین سے عین ارادہ کرکے غمین نکالا ہی سوا اسکے فراغ
کے معنے تو نچنتی وبیغمی کے ہین اُس لڑکے کو رونے سے بےغمی کب تھی جو فراغ
تفزع صحیح ہوگا بلکہ دامن فراخ تفزع ایسی جگہ نہایت مناسب ہی اور شارح
نے معنے باکی تاکی بازی وبازی کو معنے معمائے مین شامل نہین کیا نہ باکی

بیاے معروف اور باکی بکاف مفتوح کے تصریح کی کہ مرجح کون ہی مگر مین تو دونون کی کو بفتح کاف مرجح جانتا ہون اور با حرف جار علیحدہ اور تا زمانیہ علیحدہ مع اور صور تون کے متن مطبوعہ مین بجاے تفرع تفرغ و بجاے غمین غنین غلط ہی ایسے ہی باکی کے بجاے پاکی۔

الباب الثانی فی ذکر الملوك واعوانهم وفیه فصول

فصل فی العدل والریاسۃ والظلم والسیاسۃ

نکتہ عدل پادشاہ آن بود کہ چشم بر دل درویشان دارد و ظلم او آنکہ سایہ بیہری بر سر مسکینان اندازد و ندانند کہ چون حضور دل درویش رخت بر بندد وریش از فتوح غیب کشادہ بماند کہ دران در الف دار جنان را مشاہدہ نماید و مسکین چون ترک سیر کند سکین و قتنش در میان بماند کہ بدان سر رشتہ علائق قطع کند تا لایق حق شود قطعہ شہ بظلم از سر گدا بر د + حاصل ترک خویش وا بیند + وان غنی کز عنا تیش نبود + خال روی غنا عنا بیند + **اللغات** باب دروازہ و نام کتاب اعوان بالفتح یاران و مددگاران فصول جمع فصل بالفتح ایک حصہ کلام سے اور جدا کرنا عدل بالفتح داد دینا اور برابر کرنا و داد و انصاف و دادگری ظلم بالضم ستم اور کسی چیز کو غیر محل رکھنا اور تاریکی اور تاریک ہونا رخت بستن سفر کرنا دار جنان خانہ جنت مسکین بکسر و کسر کاف مشدد کارد غنا بکسر توانگری و بے نیازی و دولتمندی عنا بالفتح رنج **معنے ترکیبی نثر** عدل بادشاہ کا وہ ہی کہ آنکھ درویشون کی دل پر رکھی ہی اور ظلم اسکا یہ ہی کہ مسکینون کے سر پر سایہ بیہری کا ڈلے اور اس بات کو نہ جانے کہ جب حضور دل درویش کا

سفر کرتا ہی یعنے بحضور قلب خداے تعالی کیطرف رجوع کرتا ہی تو اسکے ظلم سے کچھ نقصان اپنا نہین پاتا بلکہ نہایت فائدہ کہ ایک دروازہ فتوح غیب سے اُسکے واسطے کھل جاتا ہی کہ اُس دروازہ سے الف دار جنان کو دیکھتا ہی اور مسکین جب سر سے درگذرتا ہی سکین اُسکے وقت کے درمیان مین رہ جاتی ہی جس سے قطع سررشتہ علائق کا کرتا ہی تا لایق حق کے ہوجاے یعنے پادشاہ سے مایوس ہوکے اور قطع علائق کرکے حق کیطرف متوجہ ہوتا ہی اور لائق حق کے ہوجاتا ہی اور بڑے فائدے اُٹھاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بادشاہ ظلم سے اگر سر فقیر کا کاٹیگا تو حاصل اس سپہگری کا واے درد دیکھیگا یعنے انجام کار درد و رنج مین پڑیگا اور جس غنی کی روے غنا پر خال اُسکی عنایت کا نہوگا عنا ہی دیکھیگا یعنے غنا بے عنایت عنا ہوجائیگی اور بحکم البخیل عدو اللہ کے دشمنان خدا مین داخل ہوگا **معنے معماے نثر** عین بمعنے چشم کے ہی جب چشم دل پر رکھی جائیگی عدل ہوگا سایہ ترجمہ ظل کا ہی اور سر مسکین کا میم جب ظل میم پر سایہ ڈالیگا ظلم حاصل ہوگا دل درویش کا واو ہی جب واو سفر کر جائیگی دریش رہیگا اور اس در مین جب الف جنان کا مشاہدہ کریگا دار ہوگا مسکین کا سر ترک کرنے سے سکین رہتا ہی اور یہ سکین جب سررشتہ علائق کو کہ عین ہی قطع کریگی لائق رہیگا **معنے معماے قطعہ** گدا کا سر کاٹنے سے دار ہتا ہی بمعنے درد غنا کا روغین ہی خال نقطہ جب یہ خال اسکے مُنہ پر نہوگا عنا ہوجائےگا **محسنات کلام** ظلم کے معنے تاریکی کے بھی ہین پھر اسکے ساتھ بہیری کیا ہی خوب ہی کہ تاریکی بہیری مین ہوتی ہی یعنے غیر موجودی دہر مین عنایت مین بھی لفظ عنا کا موجود ہی غنی اور غنا اور عنایت و عنا سب مناسب یکدیگر اور انکے سوا شائق کے غور پر چھوڑتا ہون **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے دریش وریش اور الف دار جنان کی جگہ الف دار داز جنان اور بجاے سکین سنگین اور از سر گدا از سر گذا اور وابیند کا رابیند اور وان کا دان لکھا ہی فافہم۔

نکتہ بادشاہ را کہ با دغرور بر سر باشد و آہ مظلوم در عقب او در میان ہمچو شین جز سر شین نباشد **قطعہ** کشد چون خسروی در خوے بد سر + بشکل آن خسروی خست بروے +

کے آمد شہ اگر سوز دو دلے را + مخوان شاہش کہ باشد داغ آن کے + **اللغات** باد بمعنی
غرور شین زشتی و عیب مندزین سر کشیدن ظہور کرنا خسر بالضم زیان اور فارسی مین پدر
زن و پدر شوہر ہندی سسر کی شہنشاہ بلند قدر و بمعنی داغ و کلمہ استفہام زمانیہ **معنے**
ترکیبی نثر یعنے اگر ایسا بادشاہ ہی کہ باد غرور کی اُسکے سر پہ ہی اور آہ مظلوم کی پیچھے
تو وہ اُنکے بیچ مین سواے اسکے کہ مثل شین سر شین کے جو زشتی و عیب ہی اور کیا ہی
یعنے ہمہ تن زشتی و بُرائی ہی اور بالکل عیب **معنے ترکیبی قطعہ** جب کوئی خسرو
خوے بدسے سر نکالے اور بدخوئی اُس سے ظہور مین آئے تو وہ خسروی اُسپر خسر و نقصان
ہی کے بادشاہ کو کہتے ہین اور داغ کو بھی اگر یہ بادشاہ لوگون کے دل جلاتا ہی تو اس
کے کو شاہ مت کہ بلکہ داغ کہہ کہ یہ کے داغ ہی **معنے معماے نثر** بادشاہ کے تین جزء
ہین اول باد دوسرا شین تیسرا آہ کہ سب کا مجموع بادشاہ ہوا **معنے معماے قطعہ**
خسرو کے اول آخر سے خو حاصل ہوتا ہی جب لفظ سر کا اس محصول سے سر نکالیگا خسرو
ہوگا خسروی مین لفظ خسر کا اور بروے کا وے جب خسر سے ملیگا خسروی ہوگا کے کا معما خود
بیان کر دیا **محسنات کلام** باد و غرور مرادف اور انکے واسطے لفظ سر کیسا مناسب
ہی خسروی کی وی کیواسطے بروے کیسا خوب ایراد فرمایا ہی اور علی ھذا القیاس
عند التامل **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ مین فقر کی نصیحت و تقید بادشاہ کو
فرمائی ہی معنے ترکیبی مین مصرح کی جانب سے کوئی لفظ و فقرہ وغیرہ مشعر نفقر و فنا
نہین ہی بادشاہ مغرور و ظالم کا بیان ہی **متن** مطبوعہ مین بجاے خسر ست کے خر بست
غلط ہی۔
نکتہ یکے بادشاہ باشد و قلب او یک اشارتست بدانکہ بادشاہ باید کہ یک دل
باشد تا عدوی دو دل را با وی مجال دوچار شدن نباشد **شعر** نبود دل شاہ جز یکے
وزیرے جاہ + چون شد دل شاہ دو شبہہ شاہ ست نہ شاہ + **اللغات** عدو بفتح و بہ تخفیف
و تشدید واو دشمن دوچار شدن روبرو ہونا شبہہ بکسر اول و سکون موحدہ و نیز بفتح موحدہ
مانند و نظیر **معنے ترکیبی نثر** کے بادشاہ کو کہتے ہین اور قلب کے کا یک اس سے

اشارہ یہ ہی کہ پادشاہ یک دل ہو تو عدو دو دل والا اُس سے مجال دوچار ہونے کی نہ پائے **معنے ترکیبی شعر** ظاہر شاہ کا دل کہ الف ہی ایک ہی ہی اور اگر جاہ کے واسطے دو دل ہوا یعنے اپنے دل مین فرق ڈالا اور دو ہو گیا تو وہ شبہہ شاہ کا ہی نہ شاہ یعنے مثل و نظیر شاہ کا نہ خاص شاہ **معنے معماے نثر** پادشاہ کا دل الف ہی جسکا ایک عدد ہی عدو کے آخر سے لفظ دو حاصل ہوتا ہی اسواسطے اُسکو دو دل کہا اور دل عدو کا دال ہی جسکے چار عدد ہین بس اُس دو کے جو عدو کے آخر ہین لفظاً اور ان چار کے ملنے سے جو دال سے حاصل ہوے دوچار ہو جائیگا **معنے معماے شعر** شاہ کا دل الف ہی جسکا ایک عدد ہی اور جب یہ دو دل ہوگا تو الف کی جگہ با آئے گی جسکے دو عدد ہین بس شاہ کا دل جو با کو کرینگے شبہہ ہو جائیگا جسکا اول آخر شہ ہی **محسنات کلام** یک دل اور دو دل اور دوچار ہونا اور لفظ عدو سے دو بھی اور چار بھی نکالنا مصرعہ کا حصہ ہی اور اسی پر کیا موقوف سارے نکتے اور ساری کتاب مخزن خوبیون کی ہی اللھم اغفرلہ **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ دل کلمہ عدو کا دال ہی اور وہ کسی حساب سے دو نہین ہی لیکن اضافہ کرکے عدوے دو دل کہا ہی اس سے حرف یا آخر لفظ عدو مین آجاتا ہی آپ کہتے ہین کہ عدو کے واو مخفف و مشدد مستعمل ہوتی ہی الغرض ایسے ہی طول مقال کیا ہی اور دال کے چار عدد کا کچھ ذکر نہین نہ دوچار کا ٹھکانا واو کی تشدید تخفیف کی بڑی فکر مین نے کچھ کچھ بیان لکھدیا آگے اُنکی شرح موجود ہی۔

نکتہ امیر را کہ می در درون باشد شک نیست کہ راے او در ضبط اطراف واژگونہ شود و ملک را کہ مل در سر باشد یقین ست کہ دامن مُلکش از کاف کفایت محجوب شود **قطعہ** سر نہ بنید عسکرش را پادشاہ + چون بپوشد دیدہ اش سکر شراب + وانکہ او مل خورد و برکت تکیہ کرد + بسکہ جوید ملکت خود را بہ خواب + **اللغات** کفایت بکسر بس ہونا اور کافی ہونا اور فائدہ اُٹھانا سکر بالضم مستی و نشہ مل بالضم شراب کت بالفتح ہندی ہی بمعنی چارپائے اسمین تفریس کی ہی ملکت بالضم پادشاہی

معنے ترکیبی نثر جس امیر کے درونہ مین شراب ہوگی ذرا شک نہین ہی ضرور رائے اسکی ضبط اطراف ملک مین اُلٹی ہوگی اور جس ملک کے سر مین مل ہوگی یقین ہی کہ دامن اسکے ملک کا کاف کفایت سے محجوب ہوجائے یعنے فائدہ جاتا رہے **معنے ترکیبی قطعہ** جب بادشاہ شراب مین مشغول ہوا اور سکر مستی و نشہ سے آنکھین اسکی مچ گئین تو اسکو عین مستی سے سر عسکر کا کیسے نظر آئیگا اور کب خیال ہوگا کہ لشکر کہان ہی اور جسنے شراب پیکر گھاٹ پر جسکا مفرس کت ہی تکیہ لگایا اور غافل ہوکے سویا اکثر ایسا ہوا کہ مملکت اسکی جاتی رہی اور بیداری مین اسکو نہ پاکر خواب مین اسکا جویا اور متلاشی ہوا اسلیے کہ گئی گمی باتون کو بھی کبھی کبھی آدمی خواب مین دیکھ لیتا ہی **معنے معماے نثر** لفظ امیر کے درونمین لفظ می موجود اور اطراف سے راے و اڑون حاصل ہوتا ہی جب اس راے و اڑون مین مے داخل ہوگا امیر ہوجائیگا ملک کا سر مل ہی جب مل کے ساتھ کاف کفایت کا لگائینگے ملک ہوجائیگا اور یہ کاف جو محجوب ہوجائیگا مل رہیگا **معنے معماے شعر** عسکر مین عین دیدہ ہی جب یہ دیدہ مچ جائیگا سکر رہ جائیگا اور اسی سکر کے اول آخر سے سر بھی نکلتا ہی مل جب کت پر تکیہ کریگا ملکت ہوگا **محسنات کلام** درون راے سر دیدہ خواب سب مناسب یکدیگر شک و یقین متضاد می مل شراب سکر مرادف **الاختلاف** بجاے خواب کے خراب بھی قطعہ کے اخیر مصرعہ مین نسخہ پایا گیا اور متن مطبوعہ مین بھی ہی لیکن جوید کے ساتھ اچھے معنے ترکیبی نہین ہوسکتے گو رعایت الفاظ شعر مین دونون یکسان ہین۔

نکتہ مردم بدخصال دوست دال و الف واو ملوک تیغیست کہ میان دورا دو نیم میکند و تربیت ارذال ستم ست و تاے ستم رشتہ ایست یکتا کہ اجزاے سم را بہم می پیوندد **قطعہ** میان واو الف راہ ہست دان بہ بہشت + دو دال دولت و دین رہنمانست از دو طرف + چو باے باغی راجع شود بگمراہی + کسیکہ راستی این الف بباد از کف + **اللغات** دو بفتح دال چار پایہ درندہ تربیت تعلیم و پرورش تا بعربی خاک نرم

وبمعنے عدد جیسے یکتا دوتا باغی نافرمان وبے اطاعت غی بفتح وتشدید یا گمراہی **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین کہ مردم بدخصلت انسان نہین ہین بلکہ حیوان وہ بھی درندے جیسے شیر گرگ وسگ وغیرہ بس بادشاہ کے انصاف کا الف جو مثل تیغ کے ہی اس دو کے درمیان مین ضرور ہونا چاہیئے کہ انکی کمر کو دو ٹکڑے کرے اور اراذل کی پرورش ستم ہی ہی دیکھو ستم مین جوتا ہی یہ کیسا ایک رشتہ یکتا ہی کہ اجزاے سم کو ایک دوسرے سے پیوند کیے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** مصرعہ فرماتے ہین خوب جان لے داد کا الف سیدھی راہ بہشت کی ہی اور ادھر ادھر جو دو دال ہین داد مین دو نون دولت ودین کے رہنما ہین کہ دولت ودین کو پہونچاتے ہین اور وہ بارے باغی کیطرح رجوع بگمراہی رہا جسنے اس داد کے الف کے راستے چھوڑ دیے الغرض دادگر تو سیدھا بہشت کو جائیگا اور باغی گمراہی مین رجوع رہیگا **معنے معماے نثر** لفظ دو مین الف داخل ہونے سے داد ہوتا ہی کلمہ سم مین جب رشتہ تا کا درمیان مین آئیگا ستم ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** داد مین الف راہ راست کا ہی اور ادھر ادھر اسکے دین و دولت کی دو دالین موجود باغی مین لفظ با متوجہ غی وگمراہی کا ہو ہی رہا ہی **محسنات کلام** بد دد داد دونیم تیغ تا رشتہ یکتا پیوند سم ستم اور انکے سوا سب محسنات سے ہین **الاختلاف** اس نکتہ کے متن مطبوعہ مین دوست اور الف داد ملوک سب بصورت واو کے لکھے ہین اور ہین دال تنبیہاً گذارش کی۔

نکتہ پادشاہ را از خود حساب جمعیت اسباب پادشاہی وقتی مسلم میگردد کہ امر سپاہ مرتب ومنتظم دارد دریاب کہ چون پادشاہ را بحساب داری حاصل او تمام جیش شماری **قطعہ** پادشاہ ار آورد ملک سلیمانی بدست + بے سپہ چون مور گردد پائمال از دست زور + ور دلیلی باید ت بنگر بلفظ پادشاہ + کمتر از وے شد سپہ باقی نماند غیر مور + **اللغات** جمعیت بفتح جیم وسکون و کسر عین وتحتانی مشدد فراہم آنا اور گروہ مردم مسلم بضم میم وتشدید لام یقین کیا گیا اور سلامت داشتہ شدہ اور سپرد کیا ہوا جیش بالفتح لشکر وسپاہ **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین کہ پادشاہ

کو چاہیئے کہ اپنی ذات سے حساب جمعیت اسباب پادشاہی کا اُسوقت مسلم اور یقینی
جانے کہ امر اُسکی سپاہ کا مرتب و منتظم ہو آخر شاہ و سپاہ دونون ایک حساب
مین ہون یعنے سب کا ایک حال زر السپاہ اور پادشاہ کو خیال تو کرو دونون
ایک ہی حساب مین ہین یعنے جیش و پادشاہ ہم عدد ہین **معنے ترکیبی قطعہ**
پادشاہ بالفرض ملک سلیمان ہی کا پائے اور ایسی سلطنت اُسکو مل جاے
اگر سپاہ نہین ہوگی تو مور کیطرح کسی ہاتھ کے زور سے پائمال ہی ہوگا اور جو تجکو
اسپر دلیل کی حاجت ہی تو پادشاہ کے لفظ کو دیکھ کہ جب پادشاہ مین سے سپہ
کم کی جائیگی تو سوا مور کے کچھ نہین رہیگا **معنے معماے نثر** حساب کی روسے
پادشاہ کے تین سو تیرہ [۳۱۳] عدد ہین اور جیش کے بھی تین سو تیرہ [۳۱۳] **معنے معماے قطعہ**
پادشاہ کے تو وہی تین سو تیرہ [۳۱۳] عدد ہین اور مور کے دو سو چھیالیس [۲۴۶] اور سپہ کے
سڑسٹھ [۶۷] جب پادشاہ کے عدد سے سڑسٹھ [۶۷] کم کردینگے تو وہی دو سو چھیالیس [۲۴۶] عدد مور
کے رہ جائینگے گویا پادشاہ کیا مور ہو جائیگا **محسنات شعر** دست زور اور پائمال
کیسا پسندیدہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے پادشاہ ار آورد کے پادشاہ
را آورد ہی میری سمجھ مین تو غلط ہی۔

نکتہ در لفظ سیاست یاس کہ نومیدیست درمیان سین و تا کہ بر ششش دلالت
میکند واقع شدہ یعنے چون پادشاہ در سیاست یک جہت باشد در ششش جہت
قاصدان مملکت را از و نومیدی حاصل آید **فرد** سر از شر بدان بر ندہیچ کس مگر
شمشیر ششہ گوشتے کند در میان شر + **اللغات** سیاست نگہبانی رکھنا ملک کی اور
رعیت پر دباؤ سے حکم چلانا اور ڈرانا لوگون کا بہت بالکسر و تشدید تا ششش
مشتے بالفتح چلنا نرمی کے ساتھ **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین زرا خیال کرو
کہ لفظ سیاست مین کلمہ یاس کا کہ نومیدی ہی درمیان سین و تے کے جو دلالت
چھ پر کرتے ہین واقع ہوا اُس سے یہ مراد ہی کہ جب بادشاہ یک جہت ہی اور دل سے
رعیت کی صلاح حال کا خواہان تو اس یک جہت ہونے کے سبب سے ششش جہت

مین اُسکی مملکت کے قصد کرنیوالے اُس سے نومید ہوجاینگے اور کوئی ارادہ اُسکے ملک کا نہ کریگا **معنے ترکیبی شعر** بدون کی شر سے کوئی شخص سر نہین لیجاتا یعنے بچا نہین سکتا سوا ے تلوار پادشاہ کے درآنحالیکہ شرشریرون مین آہستہ آہستہ چلتی ہی رہے **معنے معماے نثر** لفظ سیاست کے اول آخر سے ست جو بمعنی شش کے ہی حاصل اور درمیان مین اسکے یاس ہی الف گویا یک جہت **معنے معماے شعر** شمشیر کے اول شین آخر رے ہی کہ شر ہوا اور بیچ مین مشی جسکا مجموع شمشیر ہوا **نکتہ** سخط پادشاہ گرم خو آفتاب ست بر خط استواے مملکت کہ روز روشن راے عادل وشب ظالم تیرہ دل در پیش او یکسان ست **شعر** عضب الملوک نظیر عضب الصادم + فی قلب بضع من جواہر حرفہ + **اللغات** سخط بالضم وبضمتین وفتحتین غصہ اور ناخوش ہونا خط استوا بالکسر وفوقانی نیز مکسور ایک خط ہی موہوم مشرق سے مغرب تک استوا اس سبب سے کہتے ہین کہ جب سیر آفتاب کی اسکے محاوی ہوتی ہی رات دن برابر ہوتا ہی عادل برابر کرنے والا اور داد دینے والا اور ضد فاسق جسکی گواہی شرع مین معتبر نہو عضب بالفتح بمعنی قطع وبمعنی تیغ صارم برندہ وتیغ بضع بالکسر تین سے نو تک جو عدد ہو اُسکو بضع کہتے ہین **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین صفت غضب پادشاہ کی ہی چنانچہ فرمایا بضع کہتے ہین گرمخو کا ایک خط استوا ہی مملکت کا کہ جب آفتاب محاذی اس خط کے آتا ہی رات دن برابر ہوتا ہی ایسے ہی اس گرمخو کے آگے روز روشن راے صالح کا اور شب تیرہ دل ظالم کے دونون یکسان ہین نہ اُسمین کچھ بیشی نہ اسمین کچھ کمی نہ اسمین کچھ بیشی نہ اُسمین کمی دونون برابر **معنے ترکیبی شعر** غضب پادشاہون کا ایسا ہی جیسے عضب یعنے کاٹ تیز تلوار کا کہ دو ٹکڑے کرتی ہی دیکھو لفظ بضع کے جواہر حروف کو کہ قلب کرنے سے کیا ہوتا ہی **معنے معماے نثر** سخط مین اول سین ہی جو تنجیم مین علامت آفتاب کی ہی اور لفظ خط کے مقابل بس ظاہر کہ جب سین خط کے محاذی ہوگا سخط ہوجائیگا **معنے معماے شعر** بضع کو قلب کرنے سے عضب ہوتا ہی

غضب حضب مین تصحیف بھی ہی **محسنات کلام** آفتاب اور خط استوا اور گرم خو
کیا ہی خوب ہی غضب صارم بضنع مناسب یکدیگر بھی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین شعر
مین دونون جگہ غضب حضب لکھا ہی بلکہ پہلا غضب دوسرا عضب ہی۔
نکتہ دو الف پادشاہی اشارت ست بہ تیغ وقلم کہ آن تیغ بدرا بدو نیم کند و آن قلم
درمیان شہی یعنے آرزوی بردہ نغم توسط نماید **شعر** ہست کار پادشاہی زین الفہا مولف
بدشہی باشد کہ شد محروم زین ہر دو الف + **اللغات** شہی فارسی پادشاہی ودا ماد
وہر چیز شیرین ومرغوب اور عربی مین وہ چیز جو آرزو پیدا کرے ہا ء بالمد بمعنی ببخش
وبدہ توسط میانہ روی واعتدال اور واسطہ کرنا مو تلف بروزن مختلف باہم گرآمیزندہ
معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ پادشاہی جو یہ لفظ مشہور ہی اور اسمین دو الف ہین
ایک تو ایسا ہی جیسے تیغ اس سے تو پادشاہ کو چاہیے کہ بدونکو بدو نیم کرتا رہے یعنے
دو ٹکڑے اور دوسرا وہ ایسا ہی جیسے قلم اور اسکو شہی کے درمیان مین توسط کرے
جو آرزو کی پیدا کرنیوالی شہی ہی اور توسط بھی ایسا کہ دس نعمتون پر جس سے مراد کثرت
ہی مطلب یہ کہ تیغ تو بدون مین جاری رکھے اور قلم نیکون کے معاملہ مین کہ اچھی
طرح اُسنے احسان ونیکی سے پیش آئے تب پادشاہ ہی اور اُسکی پادشاہی
معنے ترکیبی شعر خوب جان لے کہ سارا کام پادشاہی کا انھین دونون الف
کے ساتھ آمیزش یافتہ اور آمیزندہ ہی اور جو ان دو الف سے محروم ہی وہ پادشاہی
نہین ہی بدشہی ہی چنانچہ ظاہر **معنے معماے نثر** لفظ بدکو تیغ الف سے اگر دو نیم کرینگے
باد حاصل ہوگا اور شہی مین جو الف قلم کا بیچ مین پڑے گا شا ہوگا اور ہے اور یے
دس نعمتون پر اسطورسے کہ ہا بمعنے نعمت کے ہی اور یا کے دس عدد جسمین ہا متوسط ہوگا
بس بادا اور شا اور ہا اور یا سب کے ملنے سے بادشاہی ہوگا **معنے معماے شعر**
پادشاہی مین سے اگر دونون الف نکال ڈالے جائینگے بدشہی رہ جائے گا **محسنات**
کلام دو الف بد اور بدو نیم کہ اسمین لفظ بد موجود ہی اور۔ تیغ وقلم یہ سب اور
سوا انکے سب مراعات ومناسبات ہین **الاختلاف** شارح نے متن مین شہی یعنے

آرزوی

آرزوی پردہ نغم توسط مینمایدیہ فقرہ قایم توکیا لیکن اسکی تشریح کچھ نہین کی کہ پردہ نغم توسط اسکا مطلب کیا ہی حالانکہ لکھنے کی بات تھی متن مطبوعہ مین بجاے بدر آید و نیم کند کے بدر آید و نیم میکند غلط ہی۔

نکتہ الف اول امرا اشارت ست بہ تیغ سرکشی وجباری وتجبر ریاست والف آخر بہ تیغ مراعات حدود سیاست اگر تیغ الف اول بیفگند مرا ئیم اند کہ بر مروت دلالت میکند و اگر الف آخر بیند ازد امر ایشان را ہیچ اصلی نماند و اگر ہر دو نباشد لفظ مر کہ بر تلخی عیش دلیل ست بایشان بماند **مثنوی** تیغ شاہست بر سر امرا + در عقب تیر آہ از فقرا + عیش مرشد نصیب آن معشر + کہ میان دو تیغ دارد مر + **اللغات** جباری عظمت وبزرگی تجبر بروزن تکبر گردنکشی کرنا مرو بالفتح مرد مجاز امروت یا مردمی مر بالضم وتشدید راعربی مین بمعنے تلخ کے ہی و بالفتح گذشتن ورفتن ولفظ حصر وتحسین کلام معشر بالفتح صیغہ ظرف از عشرت بر فق زندگانی کرنا اسی سبب سے دوستون اور خویشون کو کہتے ہین **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح فرماتے ہین امرا مین دو الف ہین اول الف تو اشارہ ہی سرکشی اور جباری کا او تجبر ریاست کا جیسے کہ امرا مین ہوتی ہی اور آخر کا الف ایما ہی تیغ مراعات حدود اور سیاست کا کہ دونون باتین امرا مین ہو نا ضرور ہین بس اگر پہلے الف کے تیغ کو گرا دین تو مرا رہیگا جو مروت پہ دلالت کرتا ہی یعنے مروت ہی مروت رہیگا اور اگر الف آخر کا گرا دینگے تو امر رہیگا اور اسکی کچھ اصل نہین رہیگی بدون تجبر کے کون مانے گا اور اگر دونون نہونگے تو بس لفظ مر جو تلخی عیش پر دلیل ہی بہی انکے پاس رہیگا **معنے ترکیبی شعر** الف جو امرا کے سر پر ہی پہلا تو تیغ بادشاہ کی ہی اور جو عقب مین اسکے ایک الف ہی یہ تیر آہ فقرا کا ہی اسکے پیچھے گویا سر سے پا تک معرض ہلاک مین ہی بس ایسے گروہ کو عیش مرا ہمہ زندگی تلخ ہی نصیب ہی جو دو تیغون کے درمیان مین گذر کرتے ہین **معنے معماے نثر** مصنف رح نے نثر مین امرا کی لفظ کو معما ٹھرایا ہی اور خود تشریح کردی ہی کہ پہلا الف نہونے سے مرا رہتا ہی دوسرا نہونے سے امر اور دونون

نہونے سے مر **معنے معمائے شعر** امرا مین لفظ مر یہ تیغ الف کی اور آخر مین الف تیر آہ فقرا کے لانے سے امرا حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** امرا ایشا نزا اصلی نماند کیسا نازک لطیف ہی ایک یہ کہ امر کی انکی اصل نرہے دوسرے یہ کہ امرا مین اصل امر کے الف ہی بھی جو گرا یا جاے مراعات مین مرا ادر مروت مین مرا در معشر مین اول آخر سے مر اور درمیان سے عش جو صیغہ امر حاضر عیش کا ہو سکتا ہی سب موجود ہین لفظ میان کا تیغ کے لیے کیسا خوب ہی اور انکے سوا فتامل **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اول تو بیفگنند کی جگہ بیفگنند لکھا ہی کہ خلاف ببید از ند کے ہی کہ جمع ہی اور بجاے لفظ مر کے مرگ خلاف معما۔

نکتہ الف آہ تیر ست ودائرہ ہا دو ر سپر آن تیر در مقابلہ سپر ہاے دل ہاے ظالمان ست واین سپر در برابر تیر دیدہ سہمگین این کمان **شعر** آہ دلہا آمدو براخذ ہا شد مشتمل + یعنے اہل ظلم را آخر بگیرد آہ دل + **اللغات** سہمگین ترسناک کمان مراد ابرو سے اخذ بالفتح گرفتن ہاے ہمزہ اسم فعل ہی بمعنے بگیر اور کلمہ تنبیہ وبہمزہ بکسر ہمزہ بمعنے ببخش وبدہ **معنے ترکیبی نثر** مظلوم کی آہ کا الف تو تیر ہی اور ہا مدور اسکی سپر گویا تیر وسپر دونون موجود اور دونون اسکے کام مین تیر تو وہ جو مقابلہ مین سپر دل ظالمون کے ہی کہ اسکے پار ہوتا ہی اور سپر وہ جو برابر دیدہ ڈرونی اس کمان کے ہی یعنے جو کوئی انکو ڈرونی دیدہ کے کمان سے دیکھے اور تیر نگاہ خشمگین انپر ڈالے اسکی سپر یہ ہا مدور ہی بس مظلوم ہر طرح محفوظ ہی **معنے ترکیبی شعر** مظلومون کے دلونسے جو آہین نکلتی ہین وہ لفظ ہا کو اخذ کیے ہوے ہین جسکے معنے بگیر ہین بس جو اہل ظلم ہین آخر انکے لیے بگیر ہی یعنے ضرور ہی پکڑے جاوینگے **معنے معماے نثر** مصرع نے نثر مین لفظ آہ کو معما مین اخذ کیا ہی اور خود اسکو بیان بھی کر دیا کہ الف تیر ہی اور ہا مدور سپر چنانچہ دونون کی صورت سے ظاہر اور کمان سے ارادہ مد الف آہ **معنے معماے شعر** آہ دل اسکا ہا ہوا وہی خذ اور بگیر کے معنے مین **محسنات کلام** بہ اخذ ہا شد مشتمل کیسا برجستہ ہے

ایک تو اخذ ہا جمع دوسرے اخذ کلمہ ہا اور مراعات ومناسبات قابل غور وانصاف
ہین **الاختلاف** شارح نے سپرہاے دلہاے ظالمان کی جگہ ایک بدل اس
عبارت کا یہ لکھا ہی کہ نشرہاے دلہاے ثابت ہوا ہی اور اکثر شارح مدار سخن کا اسی
بدل پر رکھتے ہین اور معما کی یہ صورت کہ جب ہا نشر ہوگی آہ ہوگی انتہی شارح ایسی
ناحق اُلجھنون مین پڑین سیدھی بات تو یہ ہی کہ آہ سپرہاے دلہا قلب کرنیکو کافی ہی
نشر کی کیا حاجت کل جمع مین دو تو حرف آہ یا ہا انھین کیا نشر اور کیا جمع مین تو اس
بدل کو پسند نہین کرتا۔

نکتہ اے درویش الف آہ رسنست وہا حلقہ چنبر تا بدان رسن وچنبر جانہاے
ظالمان را در چنبر حلق بستہ کنند وبا پشتوارہ گناہ فی جیدھا حبل من مسد از
رسن موے صراط در حلقہ چاہ ویل انگنند **قطعہ** از الف یک بین وزہی نقش صفر
دہ زقلب او بیا پی در شمر + یعنے از یک آہ کان ظاہر شود + چون زقلب آید نماید
دہ اثر + **اللغات** چنبر محیط ودائرہ دف وحلقہ وطوق وبمعنی کمند پشتوارہ
اُسقدر بوجھ جو آدمی پشت پر اُٹھا سکے جید بالکسر گردن حبل بالفتح رسن ورگ
جیسے حبل الورید رگ گردن مسد بفتحتین رسی لیف خرما کی اور پشم شتر کی صراط راہ راست
اور نام ایک پل کا سر دوزخ پر ہی بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز صفر
بالکسر تھے اور دائرہ چھوٹا اس صورت کا ٥ کہ اہل حساب واسطے حفظ مراتب
عدد کے لکھتے ہین اب بجاے اسکے نقطہ مگر ہندوی مین بدستور ہی ویل بالفتح
عربی مین بمعنی واے کہ کلمہ افسوس کا ہی وہلاک ونام وادی دوزخ بعض کا قول
ہی کہ اصل مین واے تھا بمعنے حزن حرف لام کو زیادہ کرکے پھر اصل کلمہ جان لیا
معنے ترکیبی نشر اے درویش الف آہ کا ایک رسی ہی اور ہے اُسکی حلقہ چنبر
یعنے کمند کا اور یہ رسی وچنبر اسواسطے ہی کہ ظالمون کی جانین چنبر حلق مین باندھین
اور مع پشتوارہ گناہ فی جیدھا حبل من مسد کے یعنے اُسکی گردن مین رسی لیف
خرما سے ہی رسن پل صراط سے کہ مثل بال کے باریک ہی حلقہ چاہ ویل مین ڈالین

فاعل دونون کے قضا وقدر **معنے ترکیبی قطعہ** آہ مین جو الف ہی اسکو تو ایک کا عدد سمجھ اور ہے جو اسکے بعد ہی اُسکو نقش صفر جان اور جو آہ قلب کے ساتھ ہوگی تو برابر اس الف اور صفر کو دس شمار کرلے اس سے یہ غرض ہی کہ ایک آہ جو ظاہر ہوگی اگر قلب سے ہی تو دس اثر دکھلائیگی **معنے معماے نثر** اس نثر مین بھی آہ کے معما کا بیان تھا سو مصورح نے خود بیان کردیا **معنے معماے قطعہ** آہ کے الف کو ایک کا عدد ٹھرایا اور ہا جو الف کے بعد ہی نقش صفر بھرز قلب او کہکے ایما اُسکے قلب کا کیا ہی بعد قلب کے ہا مدور آہ کے جو الف کے بائین طرف تھی داہنی طرف گئی تو وہ الف آہ کا جو ایک تھا دنش ہوگیا اس سبب سے کیہ ہا بمنزلہ صفر کے ہوگئی ہکذا صورتہ ا ہ-

محسنات کلام حلق کو چنبر کہنا کیسا بدیع ہی کہ گویا صورت باندھی ہی اس سبب سے کہ حلق آدمی کا مدور مثل حلقہ کمند کے ہی اور سانس مثل رسن کمند کے اور ضرور ہی کہ مرنے کے وقت سانس گلے مین گھٹتی ہی جسکو کہا ہی بستہ کنند ایسے ہی قلب کہ دل اور واژگون کرنے دونون کا فائدہ دیتا ہی **الاختلاف** شارح نے کچھ تصریح قلب ہا کی جسکو صفر ٹھرایا ہی نہین کی متن مطبوعہ مین بجاے بدان کے بداماں غلط لکھا ہی اور افگنند کی جگہ انگند-

حکایت یکے از ملوک را عادت آن بود کہ چون از اغنیا یکی پیش او آمدی ہزار درم رعایت نمودی و این را بر تعاقب اعادہ فرمودی و اگر درویشی پیش وے آمدے چیزے ناقص در دامن او افشاندی یکے از ندما گفتش معدلت آن باشد کہ روے مسکینان را بر عین اعیان پیش دلت تقدم درجان باشد گفت نشناختہ کہ عادل آن بود کہ ضمیرش الف وار عمود میزان عدل و احسان باشد یعنے از یک جانب دل و حوصلہ ہر کس در کفہ امتحان می نہد و اندیگر جانب زر و ر مقابلہ آن مید ہد

شعر دعی العادل حد کل احاد + فلو لم یصن حدہ فہو عاد +

اللغات تعاقب بھاگے ہوے کا پیچھا کرنا اعادہ بکسر لوٹانا اور لوٹ کی بات کہنا اعیان بالفتح بزرگان و چشمہا و اشیا و ذوات موجودات در خارج

رجحان بالضم وثانی حاے حہملہ غالب ہونا ترازو کا اور شل اُسکا ایکطرف پر اور بڑھتے ہونا اور
زیادتی و فوقیت نیز عمود بفتح اول وضم ثانی شاہین ترازو و خیمہ وچوب و گرز رعی
صیغہ ماضی کا ہی رعایت سے آحاد بالمد جمع احد بمعنی یک لم یصین صیغہ مضارع
کا صیانت سے بمعنے نگاہداشتن عاد نام قوم ہود علیہ السلام کہ طوفان باد سے
ہلاک ہوئی عادی وہ چیز جو کسی کی عادت ہو اور دشمن اور حد سے گذرنے والا اور
ظالم معنے ترکیبی نثر پادشاہون سے ایک پادشاہ کی یہ عادت تھی کہ جب اغنیا
یعنے مالدارون سے جو کوئی شخص اُسکے سامنے آتا تھا ہزار درم دیتا تھا اور اسکو
بھی تعاقب پر اعادہ کرتا تھا کہ پھر آئیو پھر دینگے اور اگر کوئی درویش اُسکے سامنے
آتا تھا ناقص شی اُسکے دامن مین ڈالدیتا تھا یہ حال دیکھکے اُسکے ایک مصاحب
نے کہا کہ معدلت تو یہ ہی کہ مسکینون کے رو کو عین اعیان یعنے بزرگون کی ذات پر
سامنے تیرے دل کے بیشی و فوقیت ہو کہا تو نے اس بات کو نہین پہچانا ہی
عادل وہ ہی کہ الف کی طرح شاہین میزان عدل و احسان کی ہو اسواسطے عادل
ایک طرف سے دل اور حوصلہ ہر کسی کا پلہ امتحان مین رکھتا ہی اور دوسری طرف
سے زر اُسی کے مقابلہ مین دیتا ہی معنے ترکیبی شعر نگاہ رکھتا ہی اور رعایت
کرتا ہی عادل حد کل آحاد کی یعنے فرد فرد کی کہ اپنی حد سے متجاوز نہو اور جو حد کی صیانت
و نگہبانی نہین کرتا وہی عاد ہی یعنے حد سے گذرا ہوا اور ظالم معنے معماے نثر
یکے سے قصد الف کا ہی کسواسطے کہ ایک عدد رکھتا ہی اور ہزار سے مقصود غین بس
الف اور غین مل کے اغ اور این کے تعاقب سے مراد اُسکا قلب ہی جو نیا ہوا پھر
اغ اور نیا مل کے اغنیا حاصل ہوا اور در کو سامنے دی کے کرنے سے دردی جیسا کہ
ایما کیا ہی درپیش وے اور چیز ترجمہ شی کا ہی اور شی کو ناقص کرنے سے فقط ش رہیگا
جب اس شین کو دامن دردی مین ڈالینگے درویش حاصل ہوگا رو مسکین کا میم
عین اعیان پر لانے سے مع ہوا اور اس مع کو دلت کے سامنے کرنے سے معدلت
ہوا عدل مین عمود میزان یعنے شاہین الف لانے سے عادل ہوتا ہی عادل کے

دوجانب ہین ایک طرف دل ہی جسکا اشارہ دل وحوصلہ الخ ہی دوسرا اماکو جیسے با تا
یا عین جو بمعنی زد کے ہین جسکا ایما ہی زر بمقابلہ بس عاا ور دل کا مجموع عادل ہوا معنے
معماے شعر حدکل کی لام ہی اور عادل مین بھی لام بس عادل اگر رعایت اس حل
کی نہ کرے گا عاد ہوجائیگا **محسنات کلام** چیزے ناقص در دامن افشاندی کیسی
خوبی رکھتا ہی کہ چیز ناقص بمعنی شی ناقص کے ہی اول تو صفت شی کی با این ہمہ خود بصورت
ناقص کے بھی اگرچہ دراصل ناقص نہین ہی بلکہ اجوف وھموز لام ہی لیکن شاعرادنی ا
مشابہت اور ملابست دیکھتے ہین اور بالفعل استعمال اسکا فارسی مین شے کے
ساتھ ہی بدون ہمزہ اور اسکے سوا بہت خوبیان **الاختلاف** شارح معما درویش
کے چکر مین ایسے پڑے کہ نہ کچھ اُسمین حسن وخوبی نکالی نہ معما بلکہ سیدھی راہ چھوڑ کے
جیسے کہ مین نے لکھا ہی اور عبارت مصرح مین دیکھنے والے دیکھ ہی لینگے ناحق
اینچ پیچ مین پڑگئے اور وہ ٹھیک نہ نکل سکا نہ اور جوتھی وہ انکو سوجھی جیسے معما معدلت
کا اور عدل کا اور عادل کا جو میری تحریر مین موجود ہین اور اُنکی تحریر مین پتہ
نہین ہی متن مطبوعہ مین بجاے کفہ کف اور لم یعین لم یفین غلط ہی۔

فصل فی ذکر الوزرای والعمال

نکتہ وزرا آرزوی دل اند اما بعضے کہ خیال زر در دل دارند وزر بر سر قلم ایشان میرود
قطعہ وزارت ست ترازوی قلب ازان معنی + کہ ہست مشترق دلہا محل رای وزیر +
وزیر بارخ وردا زوجاہت ست ولیک + زنیش نالہ مظلوم زیر پا پیش زیر +
اللغات وزیر کسی کا بوجھ اُٹھانے مین جو کوئی شریک ہو وزرا جمع وزارت مصدر
وزر بالکسر گرانی وبار وپشتوارہ وگناو سلاح جمع اسکی اوزار وجاہت روشناس ہونا
خوبصورت ہونا وخداوند وبزرگی زیر بیاے معروف آواز باریک مقابل بم **معنے**
ترکیبی **نثر** وزرا آرزو دل کی ہین اے نہایت عزیز لوگ لیکن بعضے کہ خیال زر کا
دل مین رکھتے ہین یہ وزر اُنکے قلم کے سر پر ہی یعنے بار وگناہ **معنے ترکیبی قطعہ**

وزارت کیا ایک ترازو ہے قلب ہی یعنے وزارت کو لوٹنے سے ترازو ہوتا ہی اور اس بات سے ہی کہ لوگون کے جو مشرق دلون کے ہین محل راے وزیر کے ہین کہ وزارت کی ترازو سے نپی تولی باتین دلون مین اُنکے بھرتا رہتا ہی اور اُنکے نور کا ظہور انکے مشرق دل سے ہوتا ہی یعنے اُسپر کاربند ہوتے ہین اور نیز وزیر کا وجاہت و خوبصورتی سے گورخ ورد یعنے گلاب کا سا پھول ہو رہا ہی لیکن اگر ظالم ہی تو نیش نالہ مظلوم سے دور نہین خود اسی کے پانون تلے زیر ہی یعنے ہر گھڑی مظلوم اسکی جان کو اگر روتے ہین تو ضرور یہ بھی زیر وزرا مین پڑے گا **معنے معمائے نثر** وزرا کا قلب آرزو ہی اور اسکے دل مین زر بھی موجود چنانچہ ادھر واو ہی اُدھر الف بیچ مین لفظ زر اور وزرا کے آخر الف بمنزلہ قلم ہی راست اور اسکے سر پر وزر موجود **معنے معمائے قطعہ** وزارت کا قلب ترازو ہی ورد و وجاہت کا رُخ واو وزیر کا رُخ بھی واو اور زیر اسکے زیر پا موجود کہ واو اور زیر مل کے وزیر ہوتا ہی **محسنات کلام** آرزو دی دل اندکیا لطف سے ایراد فرمایا ہی قلم وزرا الف سے کیسا مناسب صادر کیا ہی زیر زیر وزیر وجاہت ورد سب مین سر کلمہ حرف واحد مناسب لفظ کے اور انکے سوا **الاختلاف** شارح نے پھر معما زر کا جسکا اشارہ خیال زر در دل دار زند ہی نہین لکھا چاہیئے تھا اور معما بھی کیسا کہ ضرور جتایا ہوا مصورحہ کا۔

نکتہ الف صورت قلم دارد و نون دوات را گویند مردم دیوانے باید کہ باخلاق ملکی آراستہ باشد وگرنہ دیوے باشد الف و نون بر کنار نہادہ **مثنوی** ہست دیوان دین و دانش درمیان + ہر کہ دین بگذاشت بیند واے زان + حرف علت در وزارت صدر بین + کا خراز علت کند زارت یقین + در وزارت از الف چون کلک راست + گر نباشد آن الف وزرت بجاست + **اللغات** دیوان بالکسر معرب دیوان بیاے مجہول جسگہ لوگون کی جمع ہونے کی مجازا دفتر محاسبہ وکچہری و دار العدالت و مکان اجلاس ملوک وصاحب عدالت وصاحب مسند و داد فریاد و ماجرا دیوانی منسوب بدان حرف علت واے زار ضعیف جیساکہ زار و نزار کہتے ہین وزارت وزر کے معنے

اوپر ہی کے نکتہ مین لکھے گئے **معنے ترکیبی نثر** مصرعہ کہتے ہین دیوان ہین الف تو مثل قلم
کے ہی اور نون دوات کو کہتے ہین پس چاہیئے مردم دیوانی کو جو نون و قلم کہ سورت
قرآنی بھی ہین لیے بیٹھا ہی صفات ملکی سے آراستہ ہو نہین تو ایک دیو ہی جسکے الف و
نون کنارہ پر رکھا ہوا ہی یعنے جب الف و نون سے جو مقصود ہی وہ بجا نہین لاتا تو گویا انکو
ایک کنارہ رکھے بیٹھا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** دیوان کے درمیان مین واضع نے
دین و دانش بھی رکھا ہی کہ موافق اُسکے دیوانے کو بجا لائے بس جسنے اسمین دین چھوڑ دیا
وہ اسی سے واے دیکھیگا وزارت کی لفظ مین حرف علت صدر مین واقع ہوا ہی اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ آخر کسی علت سے تجکو زار نزار ضرور ہی کریگا خوب یقین سے جان لے
وزارت مین الف جو مثل کلک کے راست ہی اسکا راست ہی ہونا چاہئے اگر راست نہوگا تو وزرت
یعنے گناہ تیرے یہی قایم و برجا ہی اسکو بھی خوب سوچ لے **معنے معماے نثر**
دیوان مین الف کو قلم نون کو دوات ٹھہرایا ہی اور یہ قلم دوات ظاہر دیو کے سامنے
رکھی ہوئی ہی بس مجموع دیو اور الف نون کا دیوان ہوتا ہی **معنے معماے مثنوی**
دیوان کے لفظ مین لفظ دین رکھا ہوا ہی اور وا بھی موجود چنانچہ دال یے نون
ملانے سے دین ہوتا ہی اور وا بیچ مین لانے سے دیوان وزارت کے صدر
مین وا و حرف علت کا ظاہر اور وزارت دوسرے مصرعہ کا جب وا و اسکے صدر
مین آئے گا وزارت ہوجائیگا وزارت مین اگر الف نہوگا وزرت رہیگا **محسنات
کلام** دیوانی و ملکی مین تضاد ہی اور نیز دیو کا لفظ مناسب ملک کے نون والقلم
ایک سورۃ قرآن مجید کی بھی ہی بس نون قلم قلم دوات بھی اور وہ سورۃ بھی جسکے
ساتھ نون کے پاس ہی قلم کا لفظ ہی نسخہ مطبوعہ کے دوسرے شعر کے دوسرے مصرعہ مین
یقین کی جگہ ببین بھی نسخہ لکھا ہی محض لغو قافیہ کیسے ہوگا۔

نکتہ کلک در حساب عین ست زیرا کہ ہفتاد ست و عین نیز ہفتاد اشارت ست
بدانکہ محاسب باید کہ چون نرگس دیدہ خوردہ بین بر کلک گمارد و بواسطہ او ذخیرہ
حاصل کند شعر کلک ست عین دیدہ و بنید خلق ازو + روشن حساب عالم چون عین دیدہ سیاہی

اللغات کلک بالکسر ہرنی میان خالی عموماً و نی قلم خصوصاً ذخیرہ وہ چیز کہ وقت پر کام آنے کے واسطے بجائی جاے عین چشمہ وذات شی و آفتاب و ابر کہ قبلہ سے اُٹھے و زر **معنے ترکیبی نثر** کلک کے حساب جمل مین ستر عدد ہین اور عین کے بھی ستر گویا کلک حساب عین مین ہی اس سے یہ اشارہ ہی کہ محاسب کو چاہیئے کہ نرگس کیطرح دیدہ خوردہ بین کو کلک پر یقین کرے اور اسکے واسطہ سے ذخیرہ حاصل کرے اسلیے کہ کلک اور عین دونون کا ایک حساب ہی اور عین یہان بمعنی زر کے ہی **معنے ترکیبی شعر** کلک عین دیدہ ہی ای خود ذات دیدہ جس سے مخلوق ہمارے عالم کا حساب عین کے مثل سیاہی مین روشن دیکھتی اور پاتی ہین اس مین عین آنکھ کے معنے مین ہی کہ آنکھ کو بھی سارا جہان سیاہی مین روشن ہی اور دیکھتی ہی اور کلک کو بھی سیاہی مین اسکی سیاہی یہی حروف و نقوش **معنے معماے نثر** مصرع نے خود توضیح کردی ہی اور عین کو بمعنے زر کے ٹھرایا ہی **معنے معماے شعر** نثر کی طرح اسکو بھی واضح کر دیا ہی اور اسمین عین دیدہ سے مقصود ہی **محسنات کلام** وہی ایک لفظ عین ہی اور کیسی دو خوبیان اور سیاہیان ثابت کی ہین **نکتہ** اصحاب دیوان اگر از مفرد سر کشند از عمل فرو مانند بلکہ ہر کرت کہ ایشان را در محاسبہ مفرد کشند ایشان را دران کشیدن کہ مدست فری دیگر در دل پیدا میشود **قطعہ** اگرچہ شد از سہم مفرد بہ چرخ + نہان تیر افلاک زیر مفر + ولے آنکہ تشویش مفرد ندید + مرفد نشد نزد اہل نظر + **اللغات** مفرد بالضم بمعنی تنہا اور اہل دفتر کی اصطلاح مین جمع کو کہتے ہین اس سبب سے کہ قرینہ نہین رکھتی ہی مد بالفتح کشش و افزونی اور خط دراز جو حساب مین کھینچتے ہین مرفد بالکسر کیسہ بزرگ و بخشش و بروزن مقدر نیز ہمین معنی سہم بمعنی ترس و خوف تیر معروف و عطارد مفر اسم ظرف جاے گریختن **معنے ترکیبی نثر** اصحاب دیوان اگر حساب مفرد سے کہ نہایت سخت و مشکل ہی سر نکالین اور جان بچائین تو اپنے کام و عمل سے فرو ہو جائین ای جدا و معزول بلکہ انکو ایسا ہونا چاہیئے کہ جس دفعہ کہ انکو

محاسبہ مفرد مین ڈالین تو انکو یہ معلوم ہو کہ اُسمین مد ہی دوسری قسم کی فرد ل مین پیدا ہوتی ہی معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین اگرچہ یہ مفرد ایسی مشکل چیز ہی کہ اسکے خوف سے عطارد دبیر فلک چرخ پر نیچے مفر کے بھاگ کے چھپا ہی لیکن ہی یہی کہ جسنے تشویش مفرد کی ندیکھی اہل نظر و فکر کے نزدیک وہ مفرد ہرگز نہین ہوا ای قابل عطا و بخشش معنے معماے نثر جب کلمہ مفرد کا سر کہ میم ہی کھینچ لینگے فرد رہیگا مفرد کا اول آخر مد ہی ہرگاہ مد کے دل مین فر پیدا ہوگا مفرد حاصل ہوگا معنے معماے قطعہ علامت عطارد کی دال ہی جب یہ مفر کے نیچے چھپیگا مفرد ہوگا اور ہرگاہ لفظ مفرد مشوش ہوگا یعنے قلب غیر مستوی مرفد ہوجائیگا محسنات کلام سہم مین ایہام ہی کہ بمعنی تیر کے ہی اور مرادف تیر مناسب اسکے چرخ و افلاک اور مفرد امفرد مرفد سب مین سر کلمہ میم الاختلاف شارح نے مفرد کے معنے بہت تفصیل سے لکھے ہین مگر مین نے تو جو لغت مین پائے وہ لکھدیے اُنکو کسی لغت سے معلوم ہوے ہون یا سینہ بسینہ گوش بگوش کا حساب ہو۔

تگنہ عملدار گہ کہ از نام خود بند بردارد کہ اولش عمل ست و آخرش دار قولہ تعالی انی عامل فسوف تعلمون من تکون لہ عاقبت الدار + شعر عامل مسکین کہ دایم چشم دارد بر عمل + بیند اول زر دلے آخر ملول ست از عمل + اللغات عملدار صاحب کام و صاحب عہدہ ایسے ہی عامل دار عربی مین خانہ و محلہ وسراے اور فارسی مین مطلق چوب و درخت اور سولی پھانسی کی لکڑی ترجمہ آیت بیشک مین عامل ہون پس جلدی جانوگے تم کون ہی جسکے واسطے دار آخرت ہی معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین عملدار کہان ہی آئے اور اپنے نام سے اب بند حاصل کرے کہ اسکے اول مین عمل ہی اور آخر مین دار ہی کہ یہان سولی کے معنے مین ہی اور ایراد آیت شریف کا بنظر مناسبات لفظی کے ہی کہ آیت شریف فقرہ مصرح سے بہت مناسب ہی مثلاً عامل اور عاقبت اور دار معنے سے کچھ غرض نہین تا نہ کہا جاے کہ عربی مین دار بمعنے خانہ کے ہی نہ سولی کے

اور یہان مقصود سوالی سے ہی **معنے ترکیبی شعر** عامل مسکین کہ ہمیشہ چشم امل پر رکھتا ہی اور اُمید لگائے رہتا ہی اول تو زر دیکھتا ہی لیکن آخر مین اُسی عمل سے اپنے ملول ہوتا ہی اور رنج دیکھتا ہی کوئی نہ کوئی ایسی صورت ناگہانی آپڑتی ہی **معنے معمائے نثر** عملدار مین ظاہر ہے عملدار کے اول عمل اور آخر مین دار ہی **معنے معمائے شعر** عامل مین اول عین ہی بمعنی زر اور عین کے بعد لفظ امل بمعنی اُمید گویا امل پر یہ چشم رکھے ہوئے ہی **الاختلاف** شارح نے لکھا مل سیر ہونا کسی چیز سے اور اندوہ پانا کہ ملال سے ماخوذ ہی مجکو تو مل شراب کے معنے مین ملا نہ ملال سے ماخوذ اور جب مل فارسی ہی تو مشدد ہو نہین سکتا پھر ملال کے دو لام کہان سے آئینگے اور جو معما عامل کا نکال کے لکھدیا ہی در آخر عامل مل واقع شد کہ مشتق ملال سے ہی انتہی شارح تو چاہتے ہین کہ تا امکان مل کی لفظ سے ملال پیدا کرون اور معما ہی کے کام مین لاؤن کہ بار بار اُسکی فکر ہی لیکن اگر ملال سے مل ماخوذ ہوتا اور مصرح کو یہ بات مد نظر ہوتی کہ دیکھو عین کے بعد مل ہی یعنے زر کے بعد ملال تو مصرح مصرعہ مین ملول نہ کہتے ملال کہتے بلکہ صرف یہی غرض ہی کہ آخر مین وہ عمل سے ملول ہوگا چنانچہ اکثر عہدہ دار اور کام والے بلا مین پڑتے دیکھے گئے نہ یہ کہ اسکے آخر مین ملول ہی۔

نکتہ عمال چشم بر مال دارند نمی بینند کہ اول ایشان عما و عاقبت نا دید لنست و عاقبت لام کہ مبین علت ست **شعر** قرب عمل اگرچہ بود در نظر شگرف + در قلب لمع برق نماید بگاہ حرف + **اللغات** عمال بالضم و تشدید میم جمع عامل عما بالفتح و تخفیف کوری و گمراہی مبین بضم میم و کسر موحدہ کہ ظاہر کرنیوالا او ظاہر شدہ شگرف بکسر شین و فتح کاف فارسی زیبا و فرخ لمع روشنی و درخشندگی و درخشیدن **معنے ترکیبی نثر** عمال مال پر تو چشم لگائے ہوئے ہین مگر اپنا انجام نہین دیکھتے کہ اول انکا خود عما و کوری ہی اور انجام کار کو نہ دیکھنا اور آخر مین لام ہی علت ظاہر کرنیوالا کہ سبب و علت کے واسطے مستعمل ہوتا ہی **معنے ترکیبی شعر**

قرب عمل کا اگرچہ نظر مین زیبا و شگرف معلوم ہوتا ہی لیکن جب یہ عمل قرب لوٹتا اور بدلتا ہی تو لمع برق معلوم ہوتا ہی وقت حرف و تلفظ کے اور لمع برق کے خاصیت معلوم **معنے معماے نثر** مال پر جو آنکھ رکھی جائیگی کہ مراد عین سے ہی عمال ہوجائیگا اور عمال کے اول عما اور آخر مین لام بھی ظاہر **معنے معماے شعر** قرب عمل کو اگر لوٹینگے لمع برق ہوگا یعنے عمل کا قلب لمع اور قرب کا برق اور بنظر حصول معنے ترکیبی کے دونون مین تقدیم تاخیر کردی ہی **محسنات کلام** عمال عما عاقبت علت عمل سر کلمہ سب کا عین عاقبت عاقبتت تجنیس تام چشم اور ببیند اور عما اور نادیدن سب باہم مرادف و مناسب کیسے ہی نظر و نماید۔

نکتہ الف ساعی تیر آہ خلقت بر عین سعی او تا عین او را بر باید و بیاس دلش مبتلا گرداند شعر غماز کز غم حسد آمد زبان دراز + نبود عجب کہ پیشہ او از غم ست و آز + **اللغات** ساعی کوشندہ و دوندہ و بدگوئی کنندہ سعی اسکا مصدر و اسم مصدر غماز بروزن قہار چغل خور **معنے ترکیبی نثر** ساعی کہ بدگو ہی دیکھو الف تیر آہ مخلوق کا اسکی عین یعنے آنکھ پر رکھا ہوا ہی اور اس تاک مین ہی کہ اسکی عین کو تو لیجاؤن اور اسکو ہمیشہ یاس دل مین چھوڑ دون یعنے آنکھین پھوڑ کے نومیدی مین ڈالدون **معنے ترکیبی شعر** یعنے غماز کہ حسد کے غم مین مبتلا ہی جسکو دیکھتا ہی جلتا ہی اسی سبب سے زبان اسکی بڑھی ہوئی ہی تو یہ بات کچھ تعجب کی نہین کسواسطے کہ یہ پیشہ بدگوئی کا اس سے بسبب غم و آز کے ہی **معنے معماے نثر** ساعی مین الف جو بصورت تیر آہ کے ہی عین پر رکھا ہی اور جب عین نہین رہیگا یہ تیر اڑا دے گا تو ساہی رہیگا جسکا دل یاس ہی **معنے معماے شعر** غماز کا اول جز غم ہی دوسرا آز اور دونون کا مجموع غماز **محسنات کلام** عین سعی کیا خوب لائے ہین کہ سعی مین عین بھی ہی اور نیز ذات و نہایت سعی **الاختلاف** شارح نے ایسے سیدھے صاف نکتہ مین جانے کیا کیا تراش خراش نکالے ہین۔

نکتہ مقرر چاہ مکر میکند و خود می افتد و میم نامش حلقہ آنچاہ است کہ راے او
در تہ چاہ مقر دارد شعر مقرر میم و رایش قاف وری در دل عیان دارد + کہ در تلخی لفظش
سروی عملش نہان دارد + اللغات مقرر بضم میم و کسر راے تقریر کرنے والا جسکو
عرض بیگی بھی کہتے ہین جو سوال و حاجتین لوگونکی پادشاہ تک پہونچاتا ہی مقر بفتح
اسم ظرف جاے قرار گرفتن عیان ظاہر نہان پوشیدہ معنے ترکیبی نثر یعنے مقرر
کہ چاہ مکر کا کھودتا ہی اور آپ ہی اسمین گرتا ہی اسکے نام مین جو میم ہی وہی چاہ مکر
کا حلقہ ہی کہ راے مقرر کا اس چاہ کی تہ مین مقر ہی اور ٹھکانا معنے ترکیبی شعر
مقرر کی میم و رے کہ مر ہی قاف و رے کو ظاہر کر رہی ہی جو اسکے دل مین ہی یعنے
قر بمعنے سردی کہ یہ تلخ گوئی مین سردی عمل کی نہان رکھتا ہی غرض تلخی و سردی
اسکے ظاہر و باطن مین بھری ہوئی ہی معنے معماے نثر مقرر کی میم کو چاہ کہا ہی
وہ مقرر مین موجود گویا مقرر بذات خود اس چاہ مین ہی اور راے مقرر کا تہ چاہ
مین مقر ہونا یون کہ پہلے را کو راے ٹھرایا تو مقر کے نیچے پہلے را رہیگی معنے معماے شعر
خلاصہ یہ کہ مقرر مین دو صورتین ہین اول تو میم و رے سے مر حاصل ہوتا ہی دوسرے
قاف و رے سے قر کہ بمعنی سردی کے ہی اور مر بمعنے تلخی کے محسنات کلام
عیان نہان سردی تلخی کہ اکثر زہر بھی سرد ہوتے ہین اور سوا اسکے الاختلاف
بجاے عملش عیشش بھی نسخہ ہی لیکن اس صورت مین عیشش نہان کو صفت موصوف
تو ہوگا مگر معنے ترکیبی ٹھیک نہین ہونگے متن مطبوعہ مین بجاے مقرر کے مقر صدر نکتہ
مین غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ در فن رقوم رنج برد صفاے عیش مروق را بہم بر آورد و چون ورق رقوم
برگرداند موقر گردد شعر بتکچی کا دل نامش بت و آخر کچی آید + بسوے راستی
پیوندد و جستن نمی شاید + اللغات مروق بضم میم و تشدید واو صاف کردہ شدہ
و مصفا و شراب موقر توقیر یافتہ شدہ بتکچی نویسندہ ترکی ہی معنے ترکیبی نثر
جسنے فن رقوم مین رنج اٹھایا اپنی زندگی صاف مروق کو گدڈ بڈ کر دیا اور جو ورق رقوم

کو لوٹائے وہ موقر ہوئے **معنے ترکیبی شعر** تکچی وہ شخص ہی جسکی برائی اُسکے نام سے ظاہر ہوکہ اول اُسکے بُت ہی سرمایہ کفر اور آخر اُسکے کچی بس ایسے شخص مین یہ ڈھونڈھنا کہ کچھ اُسکا راستی سے بھی پیوند و ملاؤ ہی یا نہین ہرگز نہین چاہیئے **معنے معمائے نثر** رقوم کے گڈ بڈ ہونے سے مروق بنجاتا ہی اور رقوم کو سیدھا پھیرنے سے موقر بھی ہوتا ہی **معنے معمائے شعر** اسکا معما تکچی ہی سو دونون جز اُسکے بت اور کچی مصرعہ نے بیان کردیئے **محسنات کلام** بہم مین لفظ ہم برعایت رنج کیسا اچھا ہی رقوم سے بھی ورق نکلتا ہی بقلب۔

حکایت یکے از عمال را گفتند کہ تا چند بسودائے تراش معاش با خلق چون قلمت تملق دل نمائے و تا کے بخانہ سیاہ کردن دہان دوات چون میم مرکب بجمع ورق پریشان کشائے و از خرج مفرد اندیشہ نمائے گفت مگر این دفتر نخواندہ کہ سین مستوفی دندان طمع اوست کہ بدان زندگانی میکند چون آن دندان از وے جدا گردد متوفی شود **شعر** مستوفیست از طمع خام سر نشین + سودای خامش از سر خامہ نشان ببین +

اللغات تراش بالفتح افتخار و آرایش و نفع و طمع و توقع و تملق و چاپلوسی و خوشامد مرکب بضم میم بروزن منور سیاہی لکھنے کی ورق بفتح و کسر را درم نقرہ و سیم مسکوک مستوفی بالضم و تائے فوقانی بکسر تمام را فراگیرندہ و سردفتر اہل دیوان کہ از دیگر محاسبان حساب گیرد متوفی وفات یافتہ شدہ **معنے ترکیبی نثر** ایک کو عاملون سے کہا کہ کب تک اُمید و طمع معاش مین مخلوق کے ساتھ اپنے قلم کی طرح تملق دل کا ظاہر کریگا اور کب تک اپنا گھر کالا کرینگو دہن دوات کا جو مثل میم مرکب یعنے سیاہی کے تنگ و سیاہ ہی واسطے جمع کرنے ورق پریشان کے کھولے گا ورق درم مسکوک پریشان اسواسطے کہا کہ ورق کے حروف پریشان ہین اور نیز درم بھی پریشان گھر گھر بس انکے جمع کرنے مین کمال حرص بھی اُسکی نکلتی ہی اور کہا کہ خرج مفرد سے اندیشہ نہین کرتا کہ تیرے پیچھے لگا ہی یعنے محاسبہ ایسی جمع کا کہ کہانسے آیا کہان خرچ کیا کہا شاید یہ دفتر تمنے نہین پڑھا کہ مستوفی مین جو سین ہی

یہ اُسکی طمع کے دانت ہین انھین سے وہ زندگی کرتا ہی جب یہ دندان اُس سے جدا ہونگے متوفی ہو جائیگا **معنے ترکیبی شعر** مستوفی جو خام طبعی سے چاہتا ہی کہ مین سر نشین و بالانشین ہون اور یہ طمع اُسکو اپنے خامہ کے سبب سے ہی تو جان لے کہ یہ سودا اُسکا خام ہی اور نشان خام ہونیکا موجود کہ اُسکے خامہ کے سر پر لفظ خام رکھا ہوا ہی جس سے یہ طمع پیدا ہوئی ہی **معنے معماے نثر** قلمت کا دل تملق ہی ورق پریشان رقو جب یہ میم مرکب سے مرکب ہوگا رقوم حاصل ہوگا مستوفی مین سین نہونے سے متوفی رہتا ہی **معنے معماے شعر** خامہ کے سر پر خام موجود **محسنات کلام** سود اسیاہ دوات مرکب باہم مناسب جمع اور شرح و پریشان متضاد ورق بھی برعایت اسکے دل دہان دندان یہ بھی مناسب یکدیگر اور کچھ انھین پر حصر نہین انکے سوا اور بھی۔

فصل سوم فی ذکر الجندۃ والاعونۃ

نکتہ لام لباس لشکر اسلام لازال منصورا علی الخصام زرہیست بر بالاے پاس وشکر نعمت داور وراے رایت عالی او ماہیست بر سر آیت فتح وظفر **شعر** علم الامیر مسارع بالفتح من قلب الوغا + فانظر الی علمہ فی القلب لمع یا فتا **اللغات** لام زرہ ہا جمع لامہ لازال منصورا الخ ہمیشہ منصور و مظفر رہین دشمنونپر مسارع شتاب کنندہ قلب میانہ لشکر وغا بفتح جنگ و شور و غوغا فتا بفتح مرد جوان اور بمعنی شجاع و سخی کے بھی آیا ہی **معنے ترکیبی نثر** لام لباس لشکر اسلام کا کہ ہمیشہ وہ دشمنون پر منصور و مظفر رہے ایک زرہ ہی کہ پاس وشکر نعمت داور کے بالا اور سر پر اور راُسکی رایت عالی کی ایک ماہ ہی اور ماہ اس سبب سے کہ علامت قمر کی ہی سر پر آیت فتح وظفر کے **معنے ترکیبی شعر** علم امیر کا قلب لشکر جنگ گاہ سے شتابی فتح کی مچارہا ہی اب دیکھ تو ای جوانمرد اُسکے علم کیطرف کہ کیسا لمع اُسکے قلب مین ہی **معنے معماے نثر** پاس کے سر پر لام ہونے سے

لباس اور شکر کے سر پر لام ہونے سے لشکر ہوتا ہی آیت کے سر پر را آنے سے رایت بنجائیگا **معنے معمائے شعر** علم کا قلب لمع ظاہر ہی **محسنات کلام** لام لباس لشکر اسلام لازال بالا برعایت لام کے سب مین لام اور راے رایت نیز سر کلمہ را قلب قلب دونون تجنیس تام۔

نکتہ سنان دشمنان بزیر تیغ خونخوارہ پادشاہ زمان گوے نانیست درزیر نیش دندان آبدار کہ خوردہ میگردد و دہان پر دلان بچتہ کہ در جنگ نعرہ میزنند گوے دن یعنے خمیست کہ از میانش ہا ظاہر میشود **شعر** از تیغ شاہ حلہ بخت ست گل مثال + اقبال را از ان سرو پاے قباست آل + **اللغات** مجنّدہ بضم میم و فتح جیم و نون مشدد جمع کیا گیا اور جگہ جمع ہونے کی تجنید سے یعنے جگہ لشکر جمع کرنیکی مجازاً یا مال آحونہ بالفتح وکسر واو یازی کنندگان جمع عائن خلاف قیاس نون حرف معروف و تیغ خوردہ ریزہ ہر چیز و نکتہ و عیب پر دل بہادر و دلیر حلہ بالضم و تشدید لام بمعنی بردیمنی جامہ و ازار و ردا آل در فارسی رنگ سرخ **معنے ترکیبی نثر** یعنے دشمنون کی سنان پادشاہ زمان کی تیغ خونخوار کے نیچے ایسی ہی جیسے ایک نان کہ اس تیغ نیش دندان آبدار کے نیچے ریزہ ریزہ ہو جاتی ہی اور تیغ دندان دار بھی ہوتی ہی اور دہان پر دلون بچتہ کے کہ لڑائی مین نعرے مارتے ہین گویا ایک دن ہین یعنے خم جن مین سے ہا ظاہر ہوتی ہی اور ہا و نیز ہو یہ دو کلمے ہین کہ وقت حملہ کے کہتے ہین **معنے ترکیبی شعر** پادشاہ غازی کی تیغ سے لباس بخت کا مثل گلک کے سرخ رنگ ہی اسی سبب سے سرو پا اقبال کی قبا کا آل ہی اور پادشاہ سرخ کپڑے ہنگام قصد خونریزی کے پہنتے ہین بس پادشاہ کی تیغ خونریز دیکھکر بخت بھی باتباع اُسکے سرخ پوش ہوتا ہی **معنے معمائے نثر** لفظ سنان مین سین دندان ہین اور دندان کے نیچے نان موجود و ہان کا اول آخر دن ہی اور ہا اس سے ظاہر ہو رہی ہی **معنے معمائے شعر** اقبال کا سر و پا آل ہی اور اس آل مین قبا ہی **محسنات کلام**

سروپا بمعنی خلعت اور قبا اور حلہ اور بخت واقبال اور گل وآل کیسے باہمدیگر
مناسب ہین دشمنان مین بھی نان موجود نان اور دندان اور نیش وخونخوار و
آبدار اور علی ہذا سب برعایت باہم کیسے خوب ہین۔

نکتہ الف صورت تیر دارد ونون ہیئت کمان پہلوان آنست کہ پہلو ازین الف
ونون باز نگیرد **قطعہ** صورت تیر وکمان دردل خود دارد نقش + ہر کہ چون ساحت
چرخش دل خرم باشد + آسمان راکہ بود تیر وکمانی در زیر + اسم او بر سر آن ارفع واعظم
باشد + الف ونون کمان ہم صفت تیر وکمان + کانکہ با این الف ونون نبود کم باشد

اللغات پہلو باز گرفتن کنارہ کرنا پہلو مرد شجاع ودلاور وصاحب جاہ وہر دو
طرف سینہ وشکم ونفع وفائدہ خرم تازہ وسیراب ومجازاً شادان ارفع بلند تر
اغظم بزرگ تر **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین الف تیر کی صورت ہی اور نون ہیئت
کمان یکس پہلوان وہ ہی کہ پہلو اس الف ونون سے نہ پھیرے اور اپنے پہلو مین جگہ
دے **معنے ترکیبی قطعہ** صورت تیر وکمان کی اپنے دل مین وہ نقش کرتا ہی
جسکا دل مثل ساحت چرخ کے خرم وتازہ ہی یعنے جنکے بڑے بڑے دل وسیع ہین
جیسے کہ شجاعون کے ہوتے ہین وہ تیر وکمان کو نقش خاطر کرتے ہین دیکھو آسمان کو
اُسکے تحت مین بھی تیر وکمان ہی اس سبب سے اسم آسمان کا تیر وکمان پر
ارفع اور اغظم ہو رہا ہی یعنے بلند وبزرگ اور کمان مین جو الف ونون ہی یہ بھی
ہم صفت تیر وکمان کا ہی بس جو کوئی یہ الف ونون نہین رکھتا وہ کم ہی یعنے
ناچیز وحقیر **معنے معماے نثر** الف بصورت تیر ظاہر اور کمان نون اس
اعتبار سے کہ عربی مین نون قوسی بھی ہوتا ہی پہلوان مین لفظ پہلو اور ان
موجود دونون کے ملنے سے پہلوان حاصل ہوتا ہی **معنے معماے شعر**
لفظ آسمان مین اسم بالاے تیر وکمان جو الف ونون ہین بلند ہو رہا ہی کمان
سے جو الف ونون ندارد ہوگا کم رہیگا **محسنات کلام** صورت نقش دل پہلو
پہلوان اور برعایت آسمان تیر عطارد وکمان قوس ونیز لفظ چرخ اور اسم وآسمان

مین اشتقاق۔

نکتہ کمان ہیئت نون وتیر نشان الف وزہگیر صورت الف اشارت بدانکہ ہر کہ باملازمت تیر وکمان ہمدم ست نام پہلوانی ونشان امن وامانی زندگانی اورا مسلم ست **قطعہ** سین شست وہے دو دیدہ وقبضہ ست شکل میم + برحرف لفظ او غرض معنیش گواست + یعنے بہ تیر سہم کسے دردل افگند + کورا نظر میانہ شست ست وقبضہ راست + **اللغات** زہگیر وہ چیز کہ بصورت انگوٹھی کے ہوتی ہی خواہ سینگ کی ہو یا ہڈی کی اور تیراندازی کے وقت انگوٹھے مین پہنتے ہین ملازمت بفتح زاے معجمہ ہمیشہ ہونا کہین یا کسی کے پاس بذال معجمہ غلط اور بیجا ہی قبضہ بالفتح وہ چیز جو مٹھی مین لین اور موٹھ ہر شی کی جیسے تلوار اور کمان کی سہم تیر و ترس میانہ بیچا بیچ کسی چیز کا شست چٹکی جس سے سوفار تیر کا تیراندازی کے وقت پکڑتے ہین وگرفت سوفار تیر اور مچھلی کے شکار کا کانٹا ونشتر حجام راست سیدھی چیز اور ٹھیک

معنے ترکیبی نثر مصارع کہتے ہین کمان بہ ہیئت نون کے ہی اور تیر نشان الف کا اور میم صورت زہگیر کے ان سب سے اشارت یہ ہی کہ جو کوئی ہمیشہ تیر و کمان سے ہمدم ہی نام پہلوانی اور نشان امن وامانی زندگانی کا اُسی کو مسلم اور مانا ہوا ہی

معنے ترکیبی قطعہ سین شست ہی اور ہے دو آنکھین اور قبضہ شکل میم جسکے لفظ کے حرف پر غرض و معنے گواہ ہین یعنے تیر سے وہ شخص دلون مین خوف وترس ڈال سکتا ہی جسکی نظر درمیان شست اور قبضہ کے سیدھی اور راست ہی یعنے شست باز اور تیرانداز کامل ہی **معنے معماے نثر** نون کمان اور الف تیر اور میم زہگیر سب کا مجموع نام ہوا **معنے معماے قطعہ** سین شست اور ہے دو دیدہ اور میم تینون مل کے سہم ہوتا ہی **محسنات کلام** ہے دو دیدہ دو چشمی کہ لفظ سہم کے بیچ مین ہی اور تیر بھی لگاتے وقت دو دیدہ کے درمیان مین ہوتا ہی امن کی لفظ مین بھی نام کا لفظ نکلتا ہی۔

نکتہ لاف شجاعت آنرا مسلم ست کہ از سر زنش گرز گران روشہ پیچد

وازسہم تیر در معرکہ دیدہ نپوشد این معنی در نام شجاع ظاہرست کہ شج یعنے شکستگے
در روی دارد والف کہ ہیئت تیرست در پیش چشم **قطعہ** باسل آن باشد کہ بر روے
زرہ + پاس دارد باس را در روز کین + بال باشد در دل او نیش سیف + قلب
باسل زان عسل لعاب بین + **اللغات** شجاعت بفتح صحیح ہی بضم غلط ایک
قوت ہی درمیان جبن و تہور کے سرزنش سر ماردینا و ملامت رو پیچیدن منھ پھیرنا
باسل بکسر سین دلیر و بہادر باس خوف و عذاب و سختی و قوت جنگ بال شہد و
دل وجان و بازوی مرغان اور ایک مچھلی لعاب لیسندہ **معنے ترکیبی نثر** شیخی شجاعت
کی مارنا اُسکا کام اور اُسکو زیبا ہی کہ گرز گران کے سر جھاڑ دینے سے منھ نہ پھیرے
اور تیر کے خوف سے معرکہ جنگ مین آنکھ نہ جھپکائے چنانچہ یہ معنے خود نام
شجاع سے ظاہر ہی کہ شج جو بمعنی شکستگی کے ہی یہ تو اسکے منھ ہی پر رکھی ہوئی
ہی اور الف جو بہیئت تیر کے ہی سامنے آنکھ کے موجود بس جو اس شکست
و تیر کو گوارا کرے وہ شجاعت مین دم مارے **معنے ترکیبی قطعہ** باسل یعنے
بہادر و دلیر وہ شخص ہی کہ لڑائی کے دن روے زرہ پر ذرا بھی خوف و ترس کو نہ آنے
دے خوب اسکا پاس و لحاظ رکھے گو باسل مین لفظ باس ہی یہ اُسکو پاس
جانے رہے جو کہ خوف و ترس صورت سے ظاہر ہوتا ہی اسواسطے روے زرہ
کہا ہی اور نیش سیف کا اُسکے دل مین بال یعنے شہد شیرین ہو جاے اسی
سبب سے قلب باسل کا عسل لعاب ہی یعنے چاٹنے والا شہد کا الغرض
خوب مزے لے لے کے تلوارین کھائے **معنے معماے نثر** شجاع کے اول مین
شج ہی اور الف بصورت تیر عین کے سامنے جو بمعنی چشم کے ہی ظاہر رکھا ہوا ہی
معنے معماے قطعہ زرہ سے مراد لام ہی اسکی رو پر پاس کا لفظ آنے سے
باسل ہوتا ہی بال کے درمیان مین نیش سیف کا جو باریک باریک دندانے
سین کے ہین لانے سے باسل ہوتا ہی باسل کا قلب لعاب بھی ہوتا ہی
محسنات کلام سرزنش گرز کیسی خوب ہی کہ گرز مین صورت سر کی بھی عیان

اور سر پر مارتے بھی ہین اور سر گرا دینے کو بھی کہتے ہین سر اور روے اور دیدہ مراعات یکدیگر پاس وباس تصحیف اور علاوہ برین اور صنایع **الاختلاف** شارح نے اس قطعہ مین فقط ایک لساب کو لکھا نہ معلوم اور کیون چھوڑ دیے متن مطبوعہ مین بجاے شجاع شجاعت غلط ہی۔

نکتہ دلیری نمودن بے پوشیدن روی رای تجاہل میسر نمیشود و در لفظ دلیری بنگر کہ دلیست رایش را پوشیدہ و بطولت یعنے شجاعت بے احتمال روی جراحت جمعیت راحت متصور نمیگردد و در لفظ بطل تامل کن کہ اول بط یعنے شگافتن جراحت و آلام ست و آخر لام یعنے التیام **مثنوی** کسے تا نام یابد در بسالت + بباید خوردنش اول بسالت + بطل را گر ز سہم تیر در دل + خیالی راہ یابد ہست باطل +

اللغات تجاہل جان کے انجان بننا احتمال بالکسر وکسر فوقانی اٹھانا اور کمان لیجانا آلام جمع الم بمعنی دکھ و درد لام زرہ ہا و مشبہ بہ زلف و کلاہ نمدین فقرا التیام بالکسر ایک دوسرے سے ملجانا اور جمع ہونا اور اچھا ہونا زخم کا بسالت بفتح شجاعت و دلیری **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی دلیری دکھانا چاہے تو اسکو ضرور ہی کہ منھ رای تجاہل کا چھپائے بدون اسکے چھپائے دلیری میسر نہو گی اور رای تجاہل کی کیا ہی اندیشے اور وسواس ہر قسم کے ہنگام حرب و ضرب تجاہل اس سبب سے کہا کہ جان بوجھ کے انسے انجان بنتا ہی یعنے خوب جانتا ہی کہ موت یا کوئی صدمہ زخم و ضرب کا بدون تقدیر الٰہی ہرگز نہین سکتا تاہم ڈرتا بچتا ہی اور دلیری جب تک دل ہلاک پر نہ رکھے گا کبھی ممکن نہین دیکھو تو لفظ دلیری کو کہ ایک دل ہی اسکی رای کو چھپائے بطولت یعنے شجاعت کہ بدون متحمل ہونے روی جراحت کے جمعیت راحت کے خیال مین نہین گذرتی نہ صورت پکڑتی ہی غور کرو لفظ بطل کو جسکے اول بط ہی بمعنی شگافتن جراحت اور آلام اور ثانی لام بمعنی التیام مطلب یہ کہ جب تک روے جراحت کو نہ دیکھے گا جمعیت راحت کی نہ پائیگا **معنے ترکیبی مثنوی** جو کوئی چاہے کہ بسالت مین نام حاصل کرے تو اسکو پہلے بہت سی لاتین کھانا چاہیئین

تازدو ضرب سے خوب پختہ اور مضبوط ہوجاے اور بطل کے دل مین اگر خوف تیر سے
کچھ بھی خیال دخل پاے تو وہ بطل نہین ہی باطل ہی ای بیہودہ **معنے معماے نثر**
دلیری مین دلے ست جو مصنف رح نے کہا ہی اسکے موافق دلے جسنے دلیری کی رے
کو چھپایا ہی رے پر آنے سے دلیری ہوتا ہی روی جراحت جیم ہی جب یہ روے
راحت بنے گا جراحت حاصل ہوگا بطل کے اول ظاہر لط ہی اور آخر لام **معنے**
معماے مثنوی لبسالت اور لبسالت کہ دوسرا لبسا اور لت ہی جمع
ہوکر دونون تجنیس تام تیر سے الف مراد ہی اگر بطل کے دل مین الف آئے گا
باطل ہوگا **محسنات کلام** نمودن پوشیدن متضاد در وے جراحت
جمعیت راحت کیسے مناسب لفظ ہین ایسے ہی آلام ولام والتیام تیر در دل کی رعایت
سے جو الف کو ٹھہرایا ہی خیال راہ باطل سب کے درمیان مین الف اور قس علی ہذا
الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین بھی معما لکھنے سے کوتاہی کی ہی متن مطبوعہ مین
بے کی جگہ دونون مقام پر پے لکھا ہی غلط۔
نکتہ روغ مکر باشد و داروغہ کہ دلش بمکر و فریفتن رعایا داہی نباشد واہی باشد
وال عہد و صفا را گویند والی کہ عہد و صفا در دل ندارد وی را جزوی تابع نباشد
قطعہ چو باشد شحنۂ را پیشوا الخل + نہ بینی از قفا او را متابع + مگر والی ندارد لام
اصلاح + شود ذرود ولایت واے واقع + **اللغات** روغ کے معنے خود مصنف رح
نے لکھدیے داہی بدال دانا و بزرگ داہ کنیزک آل بالکسر عہد و پیمان و سوگند
متابع پیروی کرنے والے خادم وغیرہ شحنہ بالضم والتشدید بخیلی و ممسکے والی دوست
و حاکم و مالک و خویش و قریب واے کلمہ افسوس و اشارت بواویلا **معنے**
ترکیبی نثر مصنف رح کہتے ہین جس داروغہ کا دل مکر اور فریفتہ کرلینے رعایا مین داہی
یعنے دانا اور چالاک نہین ہی وہ ایک کنیز ناچیز بے تمیز ہی اور جو والی کہ عہد و صفا
دل مین نہین رکھتا بد عہد و بدقول ہی اُسکا سوا اُسکے کوئی تابع نہوگا یعنے کوئی
اُسکی اطاعت نہین کریگا **معنے ترکیبی قطعہ** اگر کسی شحنہ نے بخل کو اپنا پیشوا بنایا

اوریہ اُسکا تابع ہوا بس اسکا متابع کوئی نہین ہوگا ای مطیع و تابعدار اور اگر والی
مین لام اصلاح کا نہوگا تو ساری ولایت مین اُس سے واے وا ے
پڑجائیگا **معنے معماے نشتر** داروغہ کے اول مین دا ہی اور آخر مین ہے اور
ہے سے مکتوبی مقصود ہی نہ ملفوظی تا مع یا کی ہو تو دونون کا مجموع دا ہی ہوا
اور داہی کے دل مین روغ لانے سے داروغہ ہوجائیگا اور اگر داروغہ سے روغ نکلجائیگا
داہ رہجائیگا والی کے اول واو اور آخر یا ہی جسکا مجموع وی اس وی مین
ال کو لانے سے والی حاصل ہوتا ہی اور ال نہونے سے وی رہتا ہی جو ضمیر غائب کی
ہی **معنے معماے قطعہ** جو موافق اشارہ پیشوا اجل کے جو شح ہی لفظ نہ کا جسکا
ایمانہ بینی ہی شح کو پیشوا کرینگے شحنہ حاصل ہوگا اور والی سے اگر لام دور کرینگے
وے رہیگا **محسنات کلام** وی را جزوی تابع نباشد کیسا خوب ہی کہ والی کے
ال گرجانے سے سواے وی کے کوئی حرف ہی نہین رہتا بس آپ ہی آپ رہے
شحنہ مین نہ کا لفظ جو حرف نفی ہی یعنے کوئی تابع نہوگا اور لفظ مین بھی اسکے بعد کوئی حرف
نہین لیسے ہی نہ بینی یعنے نہ دیکھیگا جو حرف نفی ہی اور نیز کسی کو نہ دیکھے گا کہ پہلا مفید
معنے معمائی کا ہی دوسرا معنے ترکیبی کا واے واقع یعنے بلاشک اور ٹھیک ٹھیک اور واقع
بمعنی اُفتادنیز اور پیشوا کی رعایت سے قفا و متابع اور لام کی مناسبت سے اصلاح
و ولایت کہ انمین بھی لام ہی اور ولایت مین بھی والی اور واقع مین بھی وا موجود
الاختلاف شارح نے واہی کو بدال مہلہ و الف و ہا اور یاے نسبت بمعنی سست
و نا استواری کے لکھا ہی حالانکہ یہ معنے واہی بواو کے ہین نہ بہ دال کے اور
دال کے ساتھ معنے دانا و بزرگ کے اور لکھا لام مرد صالح را گویند یہ معنے بھی
لام کے لغت مین نہین ملے اسکے سوا اور توجیہین شارح نے لکھی ہین کہ مین
اُنکو نہین سمجھا اور بڑی بڑی سمجھ والون پہ چھوڑ دیا اُنکی شرح مین دیکھین اور
سمجھین مین تو سب تاویلون استو یلون سے نفس مطلب کو اصل مقصود جانتا ہون
متن مطبوعہ مین بھی واہی وا ہی دونون ایک صورت لکھے ہین اور بحقیقت پہلا بدال

دوسرا ہوا وہی۔

نکتہ اے درویش مبارز آنست کہ میم دہان را از حشو بارز نگاہدارد و قائد آنکہ الف زبان را در قید آرد در **رباعی** سرہنگ کہ نام او سر آمد با ہنگ + وز بازوے زور رہ کند در دل سنگ + رہن ار نشود دلش بمہر ضعفا + باشد سر و پاے او سگ از کینہ و جنگ + **اللغات** مبارز بضم و تقدیم را برز او وہ سپاہی کہ لڑانیکو نکلے مبارزت سے بمعنی جنگ کو نکلنا حشو بالفتح بمعنی آگندن اور بھرتی قسم پنبہ اور پشم سے بارز ظاہر اور پیدا ہو نیوالا اور آشکار قائد کور کش اور لشکر کش سرہنگ سردار و پیشرو لشکر و نقیب و چوبدار و پہلوان و کوتوال وجہ تسمیہ کی یہ کہ سر بمعنے سردار و ہنگ بمعنی سپاہ **معنے ترکیبی نثر** یعنے مبارز اور مرد جنگی وہ شخص ہی کہ میم دہان کو بھرتی یعنے کلمات بد و لایعنی اور لاف و گزاف سے روکے رہے اور قائد وہ شخص ہی کہ الف زبان کو اپنی قید مین رکھے بیہودہ نہ پھرنے دے **معنے ترکیبی رباعی** سرہنگ جسکے نام کے دو جز ہین سر اور ہنگ اور ایسا زور آور فرقہ ہی کہ اپنے زور بازو سے پتھر کے دل مین راہ بنائے اگر دل اسکا ضعیفون کی محبت مین رہن نہو تو سر و پا اسکا بسبب محض کینہ و جنگ کے ایک سنگ ہی نجس ناپاک **معنے معماے نثر** مبارز کا دہن میم ہی اگر حشو سے کھلیگا بارز رہیگا قائد مین الف مثل زبان کے ہی اور قید مین قید بھی ہی **معنے معماے رباعی** سرہنگ مین سر اور ہنگ جمع ہونے سے سرہنگ ہوتا ہی اور سرہنگ مین سین اور نون و کاف لینے سے سنگ ہوگا اور سنگ مین رہ داخل کرنے سے سرہنگ ہوجاتا ہی اور سرہنگ مین سے جو لفظ رہن کا کہ اسمین ہی نکال ڈالا جاے تو سگ رہتا ہی **محسنات کلام** نگہداشت اور قید و رہن مرادف اور سرہنگ اور ہنگ سنگ جنگ سبب اخذ شدہ سرہنگ سے اور جنگ و کینہ برعایت نام سرہنگ۔

حکایت سردارے از رؤساے لشکر دستار بے سر و پاے بر بود و آن

سرگردان چون سر دستار دست بدعاے بدو نفرین بگشود یکے از اہل عمایم بشنود
وگفت سیاہی کہ دستار سر بزرگی بستم بر سر آرد از آہ دہ دامنگیر درعقب باک
ندارد **قطعہ** لفظ سیاہ سب بود و آہ در پیش + یعنے ز خلق در پے دشنام اوست
آہ + از نقطہ زیادہ سیاہی سیاہی ست + کز یک زیادتی کند او عالمی سیاہ +
اللغات رؤسا بضم اول وفتح ہمزہ جو بشکل واو کے ہی سرداران جمع رئیس
نفرین بالکسر دعاے بد عمایم بفتح جمع عمامہ بکسر دستار عالم سیاہ کردن عالم خراب
کرنا اور اجاڑنا **معنے ترکیبی نثر** ایک سردار رؤساے لشکر سے دستار ایک بیسر وپا
یعنے غریب محتاج کی چھین لے گیا اور اس سرگردان نے مانند سر دستار کے
دست دعاے بد اور نفرین مین پھیلایا ایک نے اہل عمایم یعنے علماء سے سنا
اور کہا سیاہی کہ دستار کسی سر بزرگ کی ظلم وستم کے ساتھ سر پر لائے وہ دس
آہ دامنگیر سے جو اسکے پیچھے لگی ہین ڈرتا نہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے لفظ سیاہ
سب ہی کہ بفتح وتشدید دشنام کے معنے مین ہی اور پیچھے ہی اسکے آہ ہی یہ اسپر اشارہ
ہی کہ سیاہی کے حق مین مخلوق سے دشنام اور آہ ہی پہلے گالیان دیتے ہین پھر آہین
کرتے ہین سیاہی سپاہی دونون ایک صورت ہین مگر سیاہی مین جو ایک نقطہ
زیادہ ہی اسی زیادتی سے ایک عالم کو سیاہ وخراب کرتا ہی **معنے معماے**
نثر سو دستار دست ہی سپاہی مین اول تو سب ہی بکسر جو بمعنی دستار کے ہی
سپاہی کے سر پر رکھی ہوئی پھر اسکے بعد لفظ آہ اور اسکے بعد یا دس عدد والی
جسکا اشارہ وہ دامنگیر ہی بس سب اور آہ اور یا سب کا مجموع سپاہی ہوا **معنے**
معماے قطعہ لفظ سیاہ سب مین ہی اسلیے کہ معما مین پے اور بے یکسان ہین
اور آہ اسکے سامنے بس سب و آہ مل کے سیاہ ہوگا یہ سب بکسر سین ہی
سیاہی سپاہی تصحیف یکدیگر **محسنات کلام** برعایت ذکر دستار کے مصرح
نے اس نکتہ مین دستار اور سر اور عمایم سردار رؤسا بیسر وپا سرگردان
سر دستار سر بزرگی بر سر آرد سب اور سیب اور آہ اور دشنام وغیرہ کے لفظ

ایراد فرمائے ہین اَور باقی ان سے قابل غور و تامل متامل الاختلاف متن مطبوعہ کے پہلے مصرعہ مین بجائے سب کے شب غلط ہی۔

الباب الثالث فی العلم وفیہ فصول

فصل الاول فی تعلیم العلوم وتفضیل الفضائل

نکتہ اجزاے علم وعمل از سہ حرف عین ولام ومیم مرکب ست علامت آنست کہ علم بے عمل وجود ندارد وعمل بے علم سود نہ وعلم دیدہ خوردہ بین در پاے عمل دارد وعمل سر بالانشینی در پاے علم شعر علم وعمل کہ در قدم ہم نہند سر+ زایشان ست پائداری وسرداری بشر+ اللغات تعلیم سکھانا سیکھنا علوم جمع علم سود فائدہ ونفع خوردہ بالضم نکتہ وریزہ ہر چیز وعیب ہم بمعنی یکدیگر معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ اجزا علم وعمل کے کہ تین حرف عین ولام ومیم سے مرکب ہین گویا اصل مین دونون متحد ہین اس بات پر علامت ہین کہ علم بے عمل کے بے وجود ہی ہونا نہونا برابر اور عمل بے علم کے بے سود اُسکا کرنا نہ کرنا یکسان اور دونون کی یہ کیفیت ہی کہ علم تو چشم خوردہ بین عمل کے پانُون پر جو لام ہی رکھے ہی اور عمل سر بالانشینی کا پانون علم مین کہ حصول وفائدہ ایک دوسرے کا بے وجود ایک دوسرے کے کالعدم ومفقود معنے ترکیبی شعر علم وعمل کہ ایک دوسرے کے پانُون پر سر رکھے ہین انھین سے پائداری اور سرداری بشر کی ہی جیسا کہ کہا ہی ع بنی آدم از علم یابد کمال معنے معماے نثر دیدہ کلمہ علم کا عین ہی اور پانون عمل کا لام بس دیدہ علم کا پانُون عمل پر ہی اور سر کلمہ عمل کا عین اور پانُون علم کا میم بس سر عمل کا پانون علم پر ہی معنے معماے شعر شعر مین سوا اسکے کچھ اور نہین ہی کہ باعتبار اسکے کہ دونون کا سر حرف واحد ہی سرداری کہا اور دونون جو ایک دوسرے کے پانُون پر سر رکھے ہین پائداری فرمایا ہی

محسنات کلام اجزاو مرکب و وجود و دیدہ و سروپا و قدم و پائداری و سرداری
سب باہمدگر مناسب اور کس خوبی کے ساتھ علم وعمل دونون مین ایکدوسرے
کا سر ایک دوسرے کے پانون پر رکھا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین تر سر لفظ
تر زیادہ ہی۔

نکتہ عین علم برلام و میم کہ براصلاح دلیل ست واقع شدہ یعنے می باید کہ در
علم چشم براصلاح عمل دارند و عین عمل بمیم ولام کہ برخیاطت مشتمل ست
پیوند یافتہ یعنے عین عمل باید کہ بسر رشتہ علم از مناہی بر دوختہ باشد **شعر** لام
مصلح بود اندر لغت ای معنے دان + عالمی کش دل مصلح نبود عامی خوان + **اللغات**
لم بالفتح وتشدید جمع کرنا اور نیک واصلاح کرنا مل بالفتح وتشدید لام جامہ دوختن
خیاطت بکسر سینا مصلح بضم میم و سکون صاد وکسر لام صلاح و نکوئی مین لانیوالا
اصلاح مصدر اسکا مناہی وہ افعال جو شرع مین ممنوع ہون جمع منہی کی باز داشتہ شدہ
عامی اصل مین بہ تشدید میم ہی فارسی والے اکثر مشدد کو مخفف کر لیتے
ہین **معنے ترکیبی نثر** علم وعمل دونون مین عین ہی مگر علم کی عین تو لام و میم پر
ہی جو لم ہی کہ اصلاح کیطرف رہنما ہی یعنے کہتا ہی کہ اگر علم حاصل ہو تو چشم اصلاح
عمل پر رکھنا چاہیئے کہ پورا پورا حاصل ہو اور عمل کی عین میم ولام پر کہ مل ہوا
جسکے معنے سینے کے ہین یعنے عین ای چشم عمل کو چاہیئے کہ سر رشتہ علم کے ساتھ
منہیات سے دوختہ اور سیا رکھے **معنے ترکیبی شعر** مصرع کہتے ہین ای معنی دان
لغت مین لام کے معنے مصلح کے لکھے ہین بس جنس عالم مین لام اصلاح کا نہوئے
تو اسکو تو عالم مت کہہ بلکہ عامی کہہ وہ عالم نہین ہی **معنے معماے نثر** لام و
میم سے لم ہوا لم پر عین لانے سے علم ہوگا ایسے ہی میم ولام کا مجموع مل ہی مل
پر عین آنے سے عمل ہوگا **معنے معماے شعر** عالمے مین لام نہونے سے
عامی رہتا ہی **محسنات کلام** عین چشم بر دوختہ مناسب خیاطت پیوند
رشتہ مراعات یکدیگر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے کہ براصلاح وکہ بر

غلط ہی۔

نکتہ پیکر علم علم لشکر اسلام ست وعین در شکل مثل ہلال علم دان ولام ہیئت رمح آن ومیم صورت سنان **ابیات** عین ہلال علم علم بین + در تہ او جمعیت دادہ دین + کسر ہوا جو زسر علم کار + تا دہد آن علم ترا فتح کار + **اللغات** عین ہلال خط نسخ مین عین کا سر ہلالی لکھا جاتا ہی جمعیت بالفتح وعین مفتوح ویاے مخفف معروف کسر بالفتح شکستن وشکستگی وحرکت زیر اسواسطے کہ لب زیر ین کے انکسار سے اسکا تلفظ ہی **معنے ترکیبی نثر** پیکر علم کے علم لشکر اسلام کی ہی مثلاً عین کو تو شکل مین ہلال کیطرح جانو جیسا کہ ماہچہ علم مین ہوتا ہی اور لام کو ہیئت رمح کی جو نیزہ ہی اور میم صورت سنان کی بس وہ علم تو جگر شگاف کفار نا ہنجار کا ہی اور علم علم کا کافر نفس بدکیش کا سینہ گذار **معنے ترکیبی ابیات** عین ہلال علم علم کو تو دیکھ کہ اسکی تہ مین جمعیت دادو دین کی ہی کسر ہوا یعنے ہوا وہوس کی شکست اول علم سے ڈھونڈھ تا فتح کار اور کشود ہر مشکل کی تجکو حاصل ہو **معنے معماے نثر** علم علم تجنیس تام اور عین اور لام ومیم سے علم حاصل ہوتا ہی **معنے معماے ابیات** علم مین بعد عین کے لم ہی کہ جسکا اشارہ کیا ہی در تہ او جمعیت ادہ وہ لم بمعنی جمع کے ہی کسر ہوا جو سے اشارہ کسر عین علم کا ہی اور فتح کار سے ایما فتح کا جیسا کہ علم مین عین مکسور ہی اور علم مین مفتوح **محسنات کلام** عَلم عِلم لشکر اسلام شکل مثل ہلال لام یہ سب ایسے لفظ ذکر فرمائے ہین کہ برعایت لام علم کے سب مین لام ہی کسر وفتح بھی مناسب یکدیگر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین مصرعہ آخر یون ہی ع تا دہد آن عین علم فتح بار + اور ایک نسخہ یہ ہی۔ کسر ہوا جوے زعلم کتاب + تا دہد آن عین عمل فتح باب + **نکتہ** عین چشمست والف صورت قلم ولام ومیم بر جمعیت علم عالم باید کہ ہرچہ در لفظ ملاحظہ دارد بواسطہ قلم جمع آرد تا مضبوط ماند **رباعی** درصورت فہم لام قلم ہست لسان + این لام بود جامع الکساب بیان + کار قلم اثبات معانی آمد + ملق آمد ومحو از وچو برگشت ازان +

اللغات لام و میم و ہے لم ہی بمعنے جمعیت علم ملاحظہ بضم میم و فتح حا گوشہ چشم سے دیکھنا فم بالفتح دہان ملق بالفتح محو کرنا دوست رکھنا **معنے ترکیبی** **نثر** عین چشم ہی اور الف بصورت قلم اور لام و میم لم جمعیت علم بس عالم کو چاہیئے کہ جو کچھ بذریعہ چشم کے جمعیت علم سے ملاحظہ مین لائے بواسطہ الف قلم کے اسکو جمع کرے یہ سب حروف مذکور اسکی بات کو جتاتے ہین تا وہ بخوبی ضبط مین رہین **معنے ترکیبی** **رباعی** لام قلم کا صورت فم مین ایک لسان ہی یعنے ایسا جیسے منہ مین زبان یعنی یہ لام جامع اسباب بیان کا ہی یعنے جمع کرنے والا تا بیان کے وقت بیان کرے اور قلم کا کام ثابت رکھنا معانی کا ہی جو کوئی اُس سے پھرا بس سہو محو اُس سے ہی یعنے بھول جانا مٹ جانا اور جسنے لکھ لیا وہ محو و سہو سے محفوظ ہو گیا **معنے معمائے نثر** عین والف اور لام میم جمع ہونے سے جیسا کہ لفظ جمع آرد سے ایما ہی عالم ہوتا ہی **معنے معمائے رباعی** قلم کے اول آخر سے نقش فم کا نکلتا ہی جب لام لسان کا فم مین لایا جائیگا قلم ہو جائیگا اور جب قلم کو پھیرا جائیگا ملق ہوگا **محسنات کلام** کیسا عین چشم کی رعایت سے ملاحظہ کا لفظ اور قلم کے لیے واسطہ کہ واسطی قلم ہوتا ہی اور لام کے واسطے جمعیت ایراد فرمایا ہی علی ہذا صورت فم ورنہ فم نکلتا ہی اور لسان و بیان و معانی کہ دونون علم بھی ہین اور ہم مناسب زبان اور لام قلم سے اور لسان سے کیسا مناسب کہ دونون مین موجود ہی اور ایسے ہی قابل غور **الاختلاف** متن کے پہلے مصرعہ مین صورت فم بجائے خم کے لکھا ہی غلط ہی۔

نکتہ طالب علم را چون از ممارست و مدارست گوناگون استکثار فضل و فنون باشد ازان بوے غیر از وظیفہ وقف باقی نمی ماند و اگر نظر مطالعہ و مناظرہ بر عین عبادت حضرت بیچون دارد بعزت روز افزون ملاقی گردد دریاب کہ از فنون وقف حاصل ست و از عبادت عزت و اصل **قطعہ** چو در حفظ خواہی بقاے علوم + بتکرار او سعی دائم نماے + نہ بینی کہ از علم چون سعی را + کنی ترک چیزی نماند بجاے +

اللغات ممارست بضم میم وفتح رائے مہلہ کوشش کرنا ڈھونڈھنا تجربہ کرنا محنت اُٹھانا کسی کام مین مدارست باہم درس خواندن استکثار بسیار شدن وظیفہ وہ چیز جو روز کسی کے واسطے مقرر ہوئی ہو وقف بالفتح وہ چیز جو کسی کی ملک نہو خدا کی راہ مین چھوڑ دی ہو مطالعہ بضم میم وفتح لام کسی چیز کو دیکھنا تا اُسپر وقوف حاصل ہو مناظرہ باہم نظر کرنا یعنے فکر کرنا کسی شی کی حقیقت و ماہیت مین اور باہم بحث کرنا **معنے ترکیبی نثر** طالب علم کو جو بہت کوشش اور پڑھنے پڑھانے سے فضل و فنون گوناگون حاصل ہو جائین تو زیادہ اس سے نہین ہی کہ وظیفہ مال وقف سے اُسکے پاس باقی رہ جائے اور اگر نظر اور غور عین عبادت حضرت بیچون پہ رکھے تو عزت روز افزون اُسکے سامنے آئے اسکی دلیل ہمسے لو کہ فنون سے وقف حاصل ہی اور عبادت سے عزت یعنے دونون ایک عدد ایک حساب مین ہین ذرا فرق نہین **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو چاہتا ہی کہ میرے حفظ اور قوت حافظہ مین علم باقی رہے جانے نپائے تو اُسکی تکرار مین کوشش اور خوب سعی کر اور بار بار پڑھ کیا یہ نہین جانتا کہ علم سے جب سعی جاتی رہتی ہی تو کچھ بھی نہین رہتا اس سبب سے کہ علم اور سعی ایک حساب مین ہین بس جب علم مین سعی نہین ہی تو علم بھی نہین ہی **معنے معمائے نثر** فنون اور وقف دونون عدد مین برابر ہین یعنے دونون کے ایکسو چھیاسی عدد ہین ایسے ہی عبادت اور عزت کہ دونون کے چارسو ستتر عدد ہین **معنے معمائے قطعہ** سعی اور علم عدد مین یکسان ہین یعنے دونون کے ایکسو چالیس **محسنات کلام** عین عبادت کیسا لطیف ہی کہ عبادت مین عین ہی ہی مصرعۂ اخیر کیا ہی خوب ہی کہ علم وسعی کو ہمعدد کر کے دونون کو لازم و ملزوم کر دیا ہی کہ قیام ایک دوسرے کا ایک دوسرے پر ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین سنگسار بجائے استکثار روز افزون کی جگہ روز افزونی ٹھیک نہین ہی۔

نکتہ حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمود کہ خواب عالم عبادت ست

دریاب در لفظ ہجعت کہ خواب ست چون یکی از عالم در عبادت باشد ہجعت او
در حساب عبادت آید میم وتا بر کشیدن و توسل دلالت میکند یعنی متعلم باید کہ سر
از تمام علایق بکشد آنگاہ بعلم توسل جوید **شعر** متعلما مت اسمک جزو تتعلم +
اعن من الھوی ورع مت فعلم + **اللغات** ہجعت بالفتح وعین مفتوح خواب
وخفتن **توسل** وسیلہ ڈھونڈھنا متعلم بکسر لام مشدد تعلیم گیرندہ یعنی شاگرد مت
بصیغۂ امر حاضر مات یموت موتا سے مثل قل کے بمعنی بمیر اسم نام کاف براے
خطاب اعن بھی امر ہی بمعنی توجہ کن ہوی آرزو واشتیاق رع بھی امر ہی ورع پریع
سے فعلم علم بھی امر ہی علم یعلم تعلیما سے **معنے ترکیبی نثر** حضرت خواجۂ عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ خواب عالم کی عبادت ہی یعنے ہر گاہ کہ ایک شخص عالم سے عبادت
مین ہو گا ہجعت اسکی حساب عبادت مین ہو گی میم وتا کشیدن اور توسل پر دلالت
کرتے ہین یعنے متعلم کو چاہیئے کہ پہلے تو قید جملہ علایق سے سر اپنا نکالے پھر علم کیطرف
وسیلہ ڈھونڈھے **معنے ترکیبی شعر** متعلما منادی ہی بحذف حرف ندا یعنے ای
متعلم مت جو بمعنی بمیر کے ہی تیرے اسم وعلم کا جز ہی ظاہر اسکو سیکھ لے یہ مت
یہ کہتا ہی کہ شوق وآرزو اور پرہیزگاری سے معلم کیطرف توجہ کر جب تک تو زندہ
رہے اس سے علیحدہ مت ہو کسی وقت **معنے معماے نثر** عبادت کے چار سو ستتر
عدد ہین اور ہجعت کے چار سو اٹھتر تو ایک عدد عبادت مین کم ہوا لیکن وہ ایک
عالم ہی بس اس سبب سے دونون ہمعدد ہین جیسا کہ ایما مصرح کا ہی چون یکے
از عالم در عبادت باشد متعلم کا سر میم ہی اسکو کھینچ لینے سے تعلم رہیگا اور علم مین تا سے
توسل ڈھونڈھنے مین تعلم ہو گا **معنے معماے شعر** متعلم کے دو جز ہین مت اور
علم یعنے اسم جسکا اشارہ ہی مت اسمک جزء بس دونون کے جمع ہونے سے
متعلم ہوتا ہی **محسنات کلام** چون یکے از عالم کہکر عالم کو بجاے ایک عدد کے
عبادت مین شامل کر کے کیسا دونون کے عدد دونکو پورا کیا ہی **الاختلاف**
اصل کتاب مین مت اسمک حرف لکھا ہی اور شارح کا کچھ ٹھیک حال نہین

حرف بھی اپنے معنے مین اخذ کیا جزر بھی قطعی ایک بات نہین ایسے ہی مت کے معنے
مین کبھی موت کبھی پیوند اور اسکے سوا کبھی موت حقیقی کبھی اختیاری ایسے ہی اضطراری
باتین اور تقریر غیر مستقل جیسے انکی ہی لکھی ہین مگر مین نے تو حرف کی جگہ جزر کا اختیار
کیا کہ معنے ترکیبی و معمائی دونون سے ربط رکھتا ہی و لک الخیار متن مطبوعہ مین
بجاے جزو کے حرف و بجاے رع کے رعی لکھا ہی فتامل۔
نکتہ سبق را چون برگردانی قبس شود کہ شعلۂ آتش ست ہر کہ در سبق گرمی دل
و روشنائی ادراک نیابد از درس جز دل سرد حاصل نکند **قطعہ** دال درس ست
آبکش از چاہ فیض + یافتہ طلاب ازوے طل داب + درس آن کش راے طینت
نیست صاف + کان دس الماء فی جوف التراب + **اللغات** سبق بفتحتین
کسی قدر کتاب جو روز پڑھین ادراک بالکسر معلوم کرنا اشیا غیر محسوس کا طلاب
بالضم و تشدید لام جمع طالب بمعنی جوئندہ طینت بالکسر اندکے از گل و سرشت
و خود دس بمعنی ہلاکی اور ہلاک کرنا جوف بالفتح شکم و اندرون ہر چیز اور خالی جگہ جو کسی
چیز مین ہو تراب بالضم خاک خشک **معنے ترکیبی نثر** سبق کو لوٹانے سے قبس
ہوتا ہی جو شعلہ آتش کو کہتے ہین بس جو کوئی سبق مین گرمی دل کی جو مراد آتش
شوق سے ہی اور روشنی ادراک کی نپائے درس سے سوائے دل سرد کے کچھ حاصل
نکرے **معنے ترکیبی قطعہ** درس کی دال ایک آبکش ہی کہ چاہ فیض سے پانی
نکالتی ہی جس سے طلاب ای طالب علم طل و آب پاتے ہین اور سیراب وریان
ہوتے ہین مگر جس شخص کی کہ راے طینت کی صاف نہین ہی تیرہ اور آلودہ ہی
اُسکو درس ایسا ہی جیسے دس پانی کا جوف تراب مین یعنے جیسے مٹی خشک
پانی کو کھینچ کے نام و نشان نہین چھوڑتی **معنے معمائے نثر** سبق کا قلب
قبس ظاہر درس کا دل سرد **معنے معمائے قطعہ** طلاب مین طل و آب
موجود ہی درس مین سے جب را کو صاف کر دینگے دس رہجائے گا **محسنات
کلام** سبق کے لیے برگردانی کا لفظ کیسا بر محل ہی کہ سبق کی بھی گردان کرتے ہین

قبس شعلہ آتش گرمی روشنائی اور گرمی کی ضد سرد سب سے مراعات
ہی آبکش چاہ فیض ظل آب صاف دس وتراب **الاختلاف**
مین لفظ چون گردانی کے قبل نہین ہی تیسرے مصرعہ مین بجاے
نیت غلط ہی۔

نکتہ میم مدرس بشکل دہانست وسین صورت دندان یعنے مدرس
ازحسن بیان دُر درمیان لب ودندان داردتا دامن صدررا چون
پردُرکند ودل دُریابندہ باب آشنائی تازہ گرداند **قطعہ** ہست زیر
عین علمی کہ گوہر اندازد + گردل مستفید درماند + زودش ازعین مستی
اللغات مدرس بضم میم وتشدید دال درس گویندہ ودرس دہندہ
سینہ واول وبالاے ہر چیز وپیش گاہ خانہ عین علم چشمہ علم مستفید
پانیوالا مستعد ساختگی وآمادگی کسی چیز کی **معنے ترکیبی نثر** میم مدرس
کے ہی اورسین بصورت دندان کے بس مدرس ایسا چاہیئے کہ اپنے
سے لب ودہان مین دُر رکھتا ہو تو دامن صدر کو مانند کنارہ دریا
یعنے اپنے بیان سے ایسی درافشانی کرے کہ دامن صدر کنارہ دریا
جیسے موج سمندر سے در نکال کے کنارہ پر ڈال دیتی ہی اور اپنے
دل دُریابندہ کو آب سے آشنا تازہ کردے یا شناور تازہ کردے
فیض اسکو حاصل ہو **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے زیر دہن معلم کے وہ
ہی ایسا ایک عین یعنے چشمہ علم کا ہی جس سے وہ گوہر بکھیرتا ہی اگر
کا درماندہ اورعاجز ہو جائے تو معلم جھٹ پٹ اُس عین سے اُسکو
اوراستعداد بخشے **معنے معماے نثر** مدرس کی میم کو دہان اور
دندان کہا ہی اورانھین دہان ودندان مین دُر بھرنے سے مدرس
اوردامن صدر مین بھی در ہی اورکنارہ دریا پر بھی در **معنے معما**
معلم کا دہن میم اوراسکے نیچے عین چشمہ علم کا موجود کہ میم اور علم

مستفید کا دل فی ہی جسکا ترجمہ در ہی اگر فی اس سے رہجاے اور فی کی جگہ عین لائی جاے مستعد ہوجائیگا **محسنات کلام** برعایت در کے مدرس درمیان صدر دریا پدر دریا بندہ ایسے لفظ ایراد کیے جنسے در نکلتا ہی اور دہان دندان صورت میم سین شکل لب صدر کنارہ آب آشنا تازہ یہ سب مراعاۃ النظیر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے کردل کردن غلط ہی مصرعہ سوم مین۔

نکتہ مفتی کہ لب او دامنش ہمی آلودہ شود در دلش جز آفت فت و تفرقہ نباشد **شعر** گران خوش نباشد سر مفتی از می + جوانمرد شد کر گذشت از سر وے + **اللغات** فت بالفتح پریشانی تفرقہ جدا ہونا سرگران مست فتا بالفتح مرد جوان وبمعنی شجاع وسخی **معنے ترکیبی نثر** جس مفتی کے لب و دامن می آلودہ ہوے ہین اسکے دل مین سواے آفت فت و تفرقہ کے اور کچھ نہین ہوتا **معنے ترکیبی شعر** مفتی کا سرگران یعنے شراب سے مست ہونا اچھا نہین ہوتا مفتی جوانمرد وہی ہی جو سر شراب سے گذرا اور کنارہ کیا **معنے معماے نثر** مفتی کا لب میم اور دامن یا ہی جسکا مجموع می ہوا اور مے کے دل مین فت لانے سے مفتی ہوتا ہی **معنے معماے شعر** مفتی کا سر میم اور می کا سر بھی میم جب می کے سر سے گذریگا فتی رہیگا جو بمعنی جوانمرد کے ہی **محسنات کلام** آفت فت تجنیس زائد مفتی کا سر میم اور مے کا سر بھی میم اور اسکے لیے جو ضمیر وی کی مذکور فرمائی ہی کیسی ابلغ ہی اور گران کا لفظ مع سر بمعنی مست اور سرگرانی مفتی کی میم سے کیا ہی باریک ہی اور علی ہذا۔

حکایت مدرسے را دیدند کہ دلش بر حلقہ درس چون میم تنگ و آز سیر مدرسہ پاے سیر تش لنگ گفتند چرا چون میم مدرس بر در درس مسمار زدہ و چون عین معبد چشم از مید یعنے خرامیدن بجانب مدرسہ بر بستہ گفت ندانستہ و نشنیدہ کہ عالم و سامع را چون جیب و دامن از وظیفہ خالی ماند عالم را جز الم و سامع را

جز سام یعنے مرگ از تحصیل علم حاصل نشود **قطعہ** کند مدرس ما عمر صرف بر تعطیل +
نہ از وظیفہ اُمیدی نہ از کشش اثر سیست + بگفتمش کہ چرا در جہیت یکدر سست +
بناء مدرسہ گفتا کہ درہمی درسیست + **اللغات** سیر بالفتح رفتن سیرت بالکسر
عادت وطریقہ مسمار بالکسر میخ آہنی معید بضم و یاے معروف اعادہ کرنیوالا
اور بار بار لوٹنے والا تعطیل بیکاری وظیفہ وہ چیز کہ روز کسی کے واسطے مقرر
ہو **معنے ترکیبی نثر** ایک مدرس کو دیکھا کہ اُسکا دل حلقہ درس پر جیسا کہ دستور
طلبہ کا ہی کہ حلقہ باندھ کے پڑھتے ہین مانند میم کے تنگ تھا اور سیر مدرسہ سے
پانون اُسکی سیرت کا لنگڑا لوگون نے کہا کیا سبب جو تونے میم مدرس کے مانند
دروازہ درس کو بند کر دیا ہی اور میخ ماردی ہی اور کیون عین معید کے مانند چشم
مید یعنے مدرسہ کی جانب جانے سے بند کر لی ہی اور مدرسہ کو بار بار آمد و رفت
نہین کرتا کہا معلوم ہوتا ہی یہ بات ہرگز تم نے نہ جانی نہ سنی کہ عالم اور سامع
دونون کا جب جیب و دامن وظیفہ سے خالی رہتا ہی عالم کو سواے الم کے اور
سامع کو سواے سام کے جو مرگ کے معنے مین ہی اُس تحصیل علم سے کچھ اور
حاصل نہین ہوتا **معنے ترکیبی قطعہ** کرے مدرس ہمارا ساری عمر صرف
بیکاری مین اسواسطے کہ نہ وظیفہ کی اُمید ہی نہ کسی کا اُسکو ڈر ہی مین نے جو پوچھا
کہ کیا سبب ہی کہ مہینہ مین تو ایک درس کرتا ہی تو کہا دیکھتے نہین ہو خود بنا مدرسہ
کی اسی بات پر ہی کہ ایک مہینہ مین ایک درس اسلیے کہ مہ درس ہی اسکی بنیاد
ہی **معنے معماے نثر** درس کے اول مین میم لانے سے مدرس ہو جائیگا
سیرت کا پانون تا ہی جب لنگڑا ہو جائیگا سیر رہیگا درس کے اول مین لفظ در
موجود جب مسمار میم کے اسپر لگائی جائیگی مدرس ہو جائیگا مید کے درمیان مین
عین آنے سے معید ہو گا اور ظاہر عین معید کا بند ہوتا ہی چشمہ دار نہین ہوتا
عالم کی جیب عین ہی اور سامع کا دامن عین جب جیب و دامن انکے خالی
ہونگے عالم سے الم اور سامع سے سام رہیگا **معنے معماے قطعہ** مدرسہ کے

ہا

اول و آخر سے مہ حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے لفظ درس کا موجود بس
ہی درست ست اسی سے اشارہ ہی **محسنات کلام** مدرس کی رعایت
سے دیدنہ دلکش درس سب مین دال حلقہ کے پاس ہی لفظ درس کا ہی جسمین
لفظ در مناسب حلقہ و نیز حلقہ طلبہ تا کی تشبیہ پا سے کیا خوب ہی اول تو سیرت
کا آخر حرف دوسرے مستطیل بشکل پا کے ہی مسمار میم کو کہنا اور درس مین
لفظ در کا ہونا کیا ہی خوب ہی اور ہمہ ہین قیاس **الاختلاف** شارح نے اسمین
بھی اپنے احتمالات و خیالات لکھے ہین شاید ضروری ہون جسکا بھید وہی جانے
متن مطبوعہ مین بجاے از تحصیل علم کے عالم غلط لکھا ہی —

فصل دوم فی ذکر القضاۃ و ما یناسبھا

نکتہ سین سجل قاضی اسلام شرفہ تا جیست بر سر جل یعنی معظم امور دین
و جاے حکم و طراز حیات ست بر سر آستین خلعت شریعت متین **قطعہ**
ہست تاج سروری حکم قضا + کم شود ہر کس کہ از وے سر کشد + شرع آمد
نور چشم ہمگنان + ہر کہ پوشد چشم از وے سر کشد **اللغات قضات** بضم جمع
قاضی سجل بکسر تین و تشدید لام چک با مہر و نامہ کہ مہر و دستخط قاضی سے درست
ہوئے و حکمنامہ قاضی شرفہ بالضم کنگرہ عمارت طراز بکسر نقش و نگار ہر چیز و
سنجاف متین بفتح استوار و محکم اور نام رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
معنے ترکیبی نثر سین سجل قاضی اسلام کا کنگرہ ایک تاج کا ہی ای بالاتر
از بالاتر سر جل یعنے بڑے بڑے بزرگ امور دین پر اور جائے اسکے حکم کی گویا
زیب و آرائش حیات کی ہی سر آستین خلعت شریعت متین پر قید آستین
کی اس سبب سے کہ اکثر آستین پر نقش و نگار بناتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ**
حکم دار القضا کا تاج سروری کا ہی بس لازم کہ ہر شخص اسکو اپنے سر کا تاج
کرے اور وہ شخص کہ اس تاج سے سرکشی کرے وہ نہایت ہی کم اور ناچیز

آدمی ہی شرع سب کی آنکھ کا نور ہی بس جو کوئی اُس سے آنکھ چھپائیگا شر اُٹھائیگا
معنے معمائے نثر سین سجل کا ظاہر بصورت شرفہ کے جل کے سر پر رکھا
ہوا ہی کم بمعنی آستین کے ہی جب حا حکم کی اسپر آئیگی حکم ہوگا **معنے معمائے**
قطعہ حکم کا سر حا ہی اگر اس سے سر کھینچیگا کم رہجائیگا شرع مین چشم عین ہی اگر
اسکے نور سے آنکھ چھپائیگا پھر سوائے شر کے اور کیا اُٹھائیگا **محسنات**
کلام شرفہ باعتبار دندانون سین کے کہا ہی کہ مشابہ ہین سر جل مین بھی
سجل موجود ہی طراز آستین خلعت باہم مناسب سر کشند کیسا خوب ہی
معنی ترکیبی و معنے معمائی دونون کے حق مین عین نور چشم چشم پوشند سب
باہم مناسب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجائے حائے حکم کے حار حکم اور
بجائے شر کشند سر کشند غلط ہی۔
نکتہ دال درہ قاضی عادل خوش دلیلیست بر سر دین و محکمہ او محک عدل
ست منزلش بر مہ از سر تمکین **قطعہ** ہر کو نہد بنائے قضا بر خلاف عدل +
پایان آن قضا نبود غیر انقضا + قض سفتن در و الف الماس فکر تست +
تا سلک شرع نظم دہد صاحب قضا + **اللغات** درہ بالکسر و رائے مہملہ
مشددہ دوال چرمی جس سے محتسب حد مارتا ہی محکمہ بالفتح جائے
حکم کردن قاضی محک بفتحتین و بکسر میم و فتح حائے مہملہ نیز سنگ زر کش کہ
سیاہ ہوتا ہی زر اُسپر آزماتے ہین انقضا بالکسر گذر جانا مدت کا منزل مطلق
خانہ و مکان اور جگہ اُترنے مسافرون کی **معنے ترکیبی نثر** دال درہ قاضی
عادل کی اچھی ایک دلیل ہی سر دین پر جو دین کی راہ بتاتی ہی اور محکمہ اُسکا
کسوٹی عدل کی ہی جہان کھرا کھوٹا ظاہر ہوتا ہی کہ بلند رتبگی اور تمکین سے
اُسکی جگہ ماہ کے سر پر ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو قاضی کہ بنیاد حکم کی
عدل کے خلاف پر رکھے انتہا اُسکی قضا کی انقضا پر ہوتی ہی یعنے چند ہی مدت
مین وہ قضا نہین رہتی دیکھو لفظ قضا کو کہ قض موتی پرونے کے معنے مین ہی

اور الف جو اسمین ہی گویا الماس نکبر کا ہی تا صاحب قضا اس قض اور الماس سے سلک نظم شرع کے پروئے اور منتظم کرے **مغنے معمائے** نثر درہ کے سر پر بھی دال ہی اور دین کے سر پر بھی محکمہ کے دو جز ہین ایک محک دوسرا مہ اور محک مہ کے سر پر رکھا ہوا **مغنے معمائے قطعہ** انقضا آنقضا تجنیس تام قضا کے بھی دو جزو ہین ایک قض دوسرا الف کہ دونون کا مجموع قضا ہی **محسنات کلام** پہلے فقرہ مین درہ کی رعایت سے دال عادل دلیل دین سب دال والے لفظ ایراد کیے ہین ایسے ہی محکمہ محک منزل مہ تمکین سب میم والے لفظ ہین لفظ انقضا مع تکرار لفظ قضا کے کیا ہی خوب ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین سفتن درو کے بعد الف رہگیا یعنے الف الماس۔

نکتہ قاضی را کہ بار تشیا اشترائے دل کنند سجل او سجلی بود کہ جز ریختن ابروی چاہ جاہ از وے نکشد **قطعہ** قاضی چو بے گواہ بنا حق نمود حکم + کو آہ خلق بین کہ ببطلان گواہ اوست + توقیع او گر از زر رشوت جدا بوذ + از چشم زخم عزل توقی جاہ اوست + **اللغات** ارتشا بالکسر رشوت دینا اشترا خریدنا سجل بالفتح دلو بزرگ پر آب و بکسر تین حکمنامہ قاضی بطلان بالضم ناچیز و ضایع ہونا توقیع نشان کرنا پادشاہ کا نامہ اور فرمان پر و بمعنی دستخط توقی بتشدید قاف مکسور از باب تفعل نگہبانی چشم زخم آزار و نقصان کہ نظر بد سے پہونچے **مغنے ترکیبی** شر قاضی کے دل کو اگر ارتشا سے اشترا کرین یعنے رشوت سے خرید لین اور راضی و تابعدار کر لین تو سجل اسکا اسکے حق مین سجل ہوگا ای دلو بزرگ جو اسکی چاہ جاہ سے آبرو اسکی انڈیلے گا اور بہائیگا اور جاہ کو چاہ بھی باعتبار پستی کے کہا ہی بنظر تشادم **مغنے ترکیبی قطعہ** جب قاضی نے گواہ کے کسی معاملہ مین ناحق پر حکم کرے تو اس سے کہدو کہ دیکھ آہ خلق کی تیرے حکم کے بطلان کی گواہ ہی کہ پیچھے اسکے لگی ہوئی ہی اور جو اسکا فرمان اور دستخط راست راست آمیزش رشوت سے جدا ہی تو وہی توقیع اسکے چشم زخم معزولی سے توقی ای نگہبان و محافظ ہی

کوئی صدمہ نہین پہونچیگا **معنے معماے نثر** ارتشا کا دل اشتر ا ہی سجل سجل تجنیس تام
جاہ چاہ تصحیف یکدیگر **معنے معماے قطعہ** کو اہ مین کو کے بعد آہ ظاہر موجود
توقیع سے اگر عین جو بمعنی زر کے ہی جدا ہوگی تو توقی رہیگا **محسنات کلام**
اشتراے دل کیا ہی عمدہ ہی کہ قلب و دل دونو نکو شامل ہی ایسے ہی سجل مین
سجل کیسا نکالا ہی اور اسکی رعایت سے ابرو اور زر اور چاہ ایراد فرمائے
توقیع کی عین کو کیسا زر اور حرف کے معنے مین لائے ہین اور اسی کے مناسب
چشم زخم غزل و چاہ تضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے آشتر اک اشترار
غلط ہی۔

نکتہ الف قلم در اصل خط قاضی آوردن اندیشہ مخطا ست و جک را قلب نوشتن
فکر کج ست **شعر** ہر کہ بر تعلیق قاضی نکتہ افزودہ کرد + خویش را تغلیق باب
دولت بیہودہ کرد + **اللغات** جک بالفتح و کاف عربی قبالہ اور جد کسی چیز کی
اور زمین و باغ تعلیق لٹکانا کسی چیز کو اور متعلق کرنا و نام خط از ہفت خطوط
مخترعہ ابن مقلہ تغلیق بغین معجمہ دروازہ بند کرنا **معنے ترکیبی نثر** یعنے جو کچھ قاضی
کا لکھا ہوا ہی اسکی اصل لکھی ہوئی مین الف قلم کا لانا بڑے اندیشہ خطا کی بات
ہی اور جک جو اسکا لکھا ہی اسکو قلب لکھنا نہایت ہی کج فکری ہی **معنے
ترکیبی شعر** جسنے تعلیق قاضی پر ایک نقطہ بھی اپنی طرف سے بڑھایا مثلاً تعلیق
کا تغلیق کر دیا تو اسنے اپنے ہی آپ اپنے اوپر بیہودہ دروازہ دولت کا بند
کر لیا ہرگز دولت کی صورت نہ دیکھیگا نہ کبھی سودمند ہو **معنے معماے نثر**
خط مین الف لانے سے خطا اور جک کو قلب لکھنے سے کج ہوتا ہی **معنے معماے
شعر** تعلیق تغلیق تصحیف ہمدگر کہ ایک کے معنے دروازہ بند کرنا اور ایک بمعنے
خط قاضی **محسنات کلام** خط خطا اندیشہ قلب فکر کج بیہودہ کیسا خوب ہی
کہ دولت کے خیال سے کمی بیشی کی تھی اسکا دروازہ خود ہی بند کر دیا **الاختلاف**
شارح لکھتے ہین کہ مصرع ثانی اگر ایسے ہو ع خویش را تغلیق باب دولت او بیہودہ کرد

تو معنے پیدا کرتا ہی نہین تو لازم آتا ہی کہ دولت کو بیہودہ کہا اور یہ مین نے کسی
کتاب مین نہین دیکھا انتہی شارح نے اوکا لفظ بڑھا کے کیا ہو وہ کیا محض
بیکار و عبث معلوم ہوتا ہی اور دولت کو بیہودہ کہنے سے جانے شارح نے
کیون برا مانا شاعر تو دولت اور اقبال و نصیب سب کو اپنے اپنے موقع
پر ہر نیک و بد سے موصوف کرتے آئے ہین مصرح کا مصرعہ لفظ او کو کسطرح
نکالے پھینکے دیتا ہی کہ گویا لفظت النواۃ اسی کے حال پر کہا ہی البتہ بجاے
او کے آن ضرور ہونا چاہیئے اسلیے کہ اگر خویش را تعلیق الخ بعین کہا جاے
تو معنے ترکیبی بیشک ہو جائینگے مگر مصرح نے جو نقطہ افزودہ کرد کہکے تعلیق
بغین معجمہ جتایا ہی وہ بیفائدہ ہو جائیگا کہین مستعمل نہوا اور جو تعلیق بغین معجمہ
کہین تو معنے اچھے نہین ہونگے یعنے اگر باب دولت بیہودہ کا بند کر دیا تو کیا
برا کیا لاجرم اضافت دولت کی صحیح نہوگی پس ضرور ہی کہ آن حرف اشارہ
بعد دولت کے ہو جسکا موصول لفظ ہر کہ کا مشار الیہ ہی تضمیر او کہ محل ضمیر کا نہین
ہی اسلیے کہ او بیہودہ ٹھیک نہین ہی فافہم و تامل۔

نکتہ وکیل را کہ کیل یعنے پیمانہ امل در زیر بغل باشد اگر کاف کفاف دلش را
مانع نشود حاصلش جز ویل نباشد شعر وکیل مال خلایق بحیلہ می سوزد +
ولی دلش بجز از داغ غم کے اندوزد + اللغات وکیل جسکے سپرد کار و بار
کردین امل امید کفاف بفتح اندازہ اور اسقدر معاش کہ کفایت کرے
اور خرچ روزمرہ کف بالفتح ہتھیلی اور روک دینا اور بند کر دینا ویل عربی مین
بمعنے واے کہ کلمہ افسوس کا ہی کے بالفتح داغ معنے ترکیبی نثر یعنے وکیل کہ کیل
امل یعنے پیمانہ امید کا بغل کے نیچے دبائے ہوئے ہی اگر کاف کفاف کا کہ جو روزمرہ
حاصل کر لیتا ہی اسکے دل کو منع نہ کرے اور باز نرکھے تو حاصل اسکا ویل
ہوا ای افسوس ہی افسوس سوا افسوس کے کچھ نہین معنے ترکیبی شعر
وکیل گو مال مخلوق کا مکر و حیلہ سے پھونکتا جلاتا ہی لیکن دل اسکا سوا داغ غم کے

اور کیا جمع کرتا ہی بہت بڑے غم کے فراہم کرنے مین ہمہ تن مصروف ہو رہا ہی
معنے معماے نثر ظاہر لفظ وکیل کی بغل مین لفظ کیل دبا ہوا ہی اور اگر کاف
کفاف وکیل کے دل مین نہو تو حاصل اسکا ویل ہی ہوگا **معنے معماے شعر**
وکیل کے دل مین لفظ کے موجود جو بمعنے داغ کے ہی **محسنات کلام** کفاف
مین بھی کاف اور کف بمعنی منع اور اف برعایت ویل موجود وکیل اور کیل
تجنیس زائد کیل پیمانہ مرادف ہین اور بغل پیمانہ کے مناسب کے مین
ایہام ہی بمعنے داغ و حرف استقبال زمانیہ و نیز تجنیس تام -
نکتہ میم و حا و تا بر محتی دلالت میکنند و سین و بے بر دشنام یعنے محتسب باید
کہ امور دین را بروے سخت پیش بردو از دشنام خلق در قفا غم نکند **قطعہ**
محبت شد پریشان محتسب را + چو دندان طمع آمد سینش + نماند مست آشفتہ
زنامش + اگر در دل نباشد حب دینش + **اللغات** محت بالضم سختی سب
بالکسر و تشدید باد شنام دشنام بمعنی نام بد اسواسطے کہ دش بمعنی بد و زشت
کے ہی یعنی نام بد ایسے ہی دشمن کے لفظ مین دش بمعنی بد و من بمعنے دل بد دل
معنے ترکیبی نثر محتسب مین میم و حا و تا اسلئے محت ہوتا ہی اور سین و بے
سے سب بمعنی دشنام جو کہ بد نام محتسب کا محت ہی لہذا اسکو چاہیئے
کہ موافق ترکیب اپنے نام کے سخت روی سے امور دین کو پیش لیجاوے
اور رو براہ کرے اور جو دوسرا یعنے پچھلا جزو سب ہی اسلیے اسکا غم نکرے
کہ پیچھے مخلوق گالیان دیگی اور برا کہیگی **معنے ترکیبی قطعہ** محتسب گو محبت
دین کی رکھتا ہی لیکن سین جو دندان طمع کی محبت مین دکھاتا ہی فوراً وہ محبت
پریشان ہو جاتی ہی یکسو نہین رہتی طمع کیطرف جھکاتی ہی اور اگر محتسب کے
دل مین جب دین کی ہی تو اسکی ہیبت شوکت کی یہ کیفیت ہی کہ کیسا ہی
مست آشفتہ نشہ مین بکھرا پڑا ہو محتسب کا نام لیتے ہی ہوش مین آجاے
اور آشفتگی سے مجبور ہو جائے **معنے معماے نثر** محتسب مین میم حا تا

سے محت اور سین بے سے سب ہوا جب سب کی رو پر محت لائینگے محتسب ہوجائیگا
معنے معمائے شعر محتسب مین محبت کا لفظ بھی موجود ہی جب سین لائے اور محبت
پریشان ہوئی محتسب ہوا محتسب مین حب بھی ہی اور میم تا سین سے
مست آشفتہ حاصل ہوتا ہی بس اگر حب نرہیگی مست آشفتہ رہجائیگا
محسنات کلام کیسا رو و قفا محت اور سب کے لیے پیدا کیا ہی اور ایسی رو
کی رعایت سے پیش برد و در قفا غم نکند کہا ہی وتامل غیر ذلک **الاختلاف**
شارح نے دوسرے شعر مین نہ معلوم یہ کیا لکھا ہی کہ اپنے نام سے محتسب مست و آشفتہ ہوتا ہی
اس سبب سے کہ معنی محتسب کے چشم دارندہ ثواب اخروی کے ہین اور ثواب حب دین حاصل ہوتا ہی کہ
اس کام کو خالصًا لوجہ اللہ ادا کرے اور بعد طمع کے جانتا ہی کہ مستحق ثواب کا
نہین ہوا اور اجزا اسم کے اسپر منتفی ہوتے ہین اس سبب سے مست آشفتہ
اپنے نام سے ہوتا ہی کہ اسکو محتسب کہتے ہین حالانکہ وہ محتسب نہین ہی انتہی بہ
تقریر اسکی مین نے سب لکھدی مصرع کے دوسرے مصرعہ کے الفاظ سے ملائین
اور پھر دیکھین کیا گل کھلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے محتی کے
محی غلط ہی۔

حکایت محتسبے بود کہ خرقہ خلقان پوشیدی و لقمۂ خلقان نیوشیدے
باالف عصا عصاۃ را از پا در آوردی و از سر فضیحت فساق را در ساق دربند
کردی یکے را روزی از رندان دستار در پاکشان گرفتہ بود و بر رندان میبرد
ہوشیاری آن حالت بدید و گفت محتسب مانع آن نیست کہ با مح یعنے جامۂ
کہنہ خود بسازد تا تواند کہ دستار دیگرے را در پا انداز **قطعہ** ہی منع گز برای
خدا نیست صور تش + میغے بود کز و نچکد جز نم ندم + میغے کہ من ز خلق در و
آیدت بچشم + آن منع نیست غیر پریشانی نعم + **اللغات** خرقہ بالکسر
جامہ پارینہ اور پرانا ٹکڑے سیا ہوا خلقان بالضم بمعنے کہنہ و جمع خلق بفتحتین
عصاۃ بضم اول جمع عاصی از پا در آوردن گرا دینا فساق بضم و تشدید سین

جمع فاسق قلع قمع بس کنندہ ہے کی تفسیر خود مصرع نے کردی منع بالفتح بازرکھنا
من نعمت واحسان نعم جمع نعمت **معنے ترکیبی نثر** ایک محتسب تھا کہ کپڑے
خلقان یعنے پھٹے پرانے پہنتا تھا اور مخلوق کے لقمے نوش نہین کرتا تھا الغرض
بے طمع اور بے غرض تھا اپنے عصا کے الف سے عصاۃ یعنے عاصیونکو گراتا
خوار کرتا تھا اور فساق کو فضیحت کی رو سے ساق دریعنے کواڑ کی چول مین بند
کرتا تھا ایک دن ایک شخص کو رندون سے پکڑا تھا اور اسکی پگڑی اسکے پانون
مین باندھے زندان کو لیے جاتا تھا یہ حالت ایک ہوشیار نے دیکھی اور کہا
محتسب مانع وہ ہی کہ پرانے کپڑون سے موافقت کرے تو دوسرے کی پگڑی
اسکے پانون مین ڈال کے بے عزت کرسکے **معنے ترکیبی قطعہ** جو بات کہ منع
توکی جاتی ہی اور صورت اسکی خدا کے واسطے نہین ہی تو وہ منع نہین ہی
ایک مبغ وابرہ ہی جس سے خاص نم ندامت کی ٹپکتی ہی اور جو منع کہ اسمین
من مخلوق سے چشمداشت احسان کی ہو وہ منع سوا ے پریشانی نعم کے
نہین ہی وہ نعمت کو پریشان کرتا ہی منع نہین کرتا **معنے معمائے نثر**
خلقان خلقان تجنیس عصاۃ کا پانون تے ہی جب تے گرجائیگی عصا رہجائیگا
فساق کا سفا ہی جب بند کیا جائیگا ساق رہیگا رندان وزندان تصحیف محتسب
مین محتسب کا روح ہی سب بمعنی دستار اسکا پانون کہ مجموع محتسب ہوا
معنے معمائے قطعہ منع مبغ دونون ایک صورت ہین اور منع کے
اول من ہی جب عین اسیر رکھی جائیگی منع ہوگا منع پریشان نعم ہی **محسنات**
کلام خرقہ لقمہ پوشیدی نوشیدی کیسے فصیح ہین از پا اور از سر کیسے خوب
ہین ہوشیار کا لفظ ایسے موقع پر کیا ہی مناسب ہی ندم نم سر کلمہ نون اور
ندم کے اول آخر بھی نم نکلتا ہی **الاختلاف** اصل کتاب شرح اور متن
مطبوعہ اور تشریح شارح سب مین محتسب قانع لکھا ہی مگر میرا دل کہتا ہی
کہ یہ مانع ہی اسواسطے کہ خاص مقصود یہان اسکے منع سے ہی نہ قناعت سے

اور یہ قول دوسرے شخص کا ہی نہ مصنف کا مصرح تو اسکی صفت پہلے کر چکے اور قطعہ مین بھی لفظ منع کئی جگہ لائے ہین مجکو یہ موقع قانع کے ساتھ صفت کرنے کا ابتداء غیر شخص کی نسبت ٹھیک نہین معلوم ہوتا آئندہ راے ناظرین جو پسند کرے مین نے تو اپنی کتاب مین بنا لیا کتابون کی غلطی کا حال تو اسی کتاب سے ظاہر واللہ الخیار—

فصل فی ذکر الحافظ والواعظ والجلساء والندماء

نکتہ مفسر یکہ دہان دلش سر قرآن را از نا اہل نپوشد مفسر نیست و مذکر یکہ میم دہانش از ذکر خدا غافل شود مذکر نباشد قطعہ در لفظ وعظ عین دل آمد دلیل آنکہ + وعظ از درون صافی و روشن ضیا دہد + ہر ناصحے کہ روی نصایح بخود نداشت + بیہودہ صائحیست کہ تصدیع ما دہد + اللغات مفسر تفسیر کنندہ معانی قرآن مذکر بضم میم و فتح دال وکاف مشدد یاد دہندہ و بفتح کاف مرد و نر و واعظ صائح بانگ و فریاد و فغان کرنیوالا معنے ترکیبی نثر جس مفسر کا دہان دل بھید قرآن کا نا اہل سے نہ چھپائے وہ مفسر نہین ہی اور جو مذکر کہ میم اسکے دہن کا ذکر خدا سے غافل ہو وہ مذکر نہین ہی معنے ترکیبی قطعہ لفظ وعظ مین جو حرف عین اسکا دل ہی یہ اس بات کو بتاتا ہی کہ وعظ اگر دل روشن اور درون صافی سے ہوگا تو ضیا بخشیگا والا فلا اور جو ناصح اورون کا بنا ہی اپنا ناصح نہین ہی نصائح اسکے کچھ مؤثر نہونگے وہ ایک بیہودہ چلانے بکنے والا ہی جو بکتا ہی اور سب کو تصدیع دیتا ہی معنے معمائے نثر مفسر کا اول جز مف ہی بعدہ سر بمعنے راز اور جو دہان دل کہا ارادہ قلب کا کیا ہی کہ مف کا قلب فم ہی بس مف و سر جمع ہونے سے مفسر ہوا اگر ذکر کے لفظ کا میم

دہن بنیگا مذکر ہوگا **معنے معماے قطعہ** وعظ کے لفظ مین حرف عین کا دل ہونا
ظاہر کہ بمعنی آفتاب کے بھی ہی نضائح کا ر دو نون ہی اگر نون نہو گا صائح ہوگا **محسنات**
کلام پہلے فقرہ مین کیسا صحیح کہا ہی کہ مف یعنے فم مقلوب جبتک سر کو نچھپا ئیگا
مفسر نہین ہو گا ندر حقیقت نہ از روے لفظ مفسر عین کی رعایت سے جو یہان
آفتاب کے معنے مین ہے درون صافی اور روشن کیسا پر نور ہے اور
علی ہذا القیاس ضیا وغیر ذلک **الاختلاف** متن مطبوعہ کے مصرعہ چہارم مین
بجاے صائح صالح غلط ہی۔

نکتہ مستمع کہ با مستی شہوت در سر چشم بمیم دہان واعظ بکشاید از میان میم
و عین او را جز ستم حاصل نشود **شعر** من بروے منبر و بر بین بزیر ش کز اثر +
سامعے باید بر د از نعمت تذکیر بر + **اللغات** مستمع کیکی بات سننے والا من بفتح میم
نعمت دینا اور انگبین اور ترنجبین اور ہر رطوبت شیرین بر بالفتح ثمر و میوہ
درخت و بتشدید راے نکوکار و بالکسر و تشدید نیکی و بخشش و حرف استعلا
تذکیر مذکر کرنا یاد دلانا **معنے ترکیبی نثر** مستمع کہ مستی شہوت کے ساتھ جو سر
مین رکھتا ہی چشم میم دہان واعظ پر کھولیگا اور اسکے منھ کو تکیگا آخر میم و
عین کے بیچ مین ستم کے سوا اسکو کچھ حاصل نہو گا **معنے ترکیبی شعر**
منبر کے منھ پر تو من رکھا ہوا ہی یعنے شہد اور اسکے نیچے بر ہی بمعنے ثمر وغیرہ کہ
یہ سب من و بر اثر نصیحت کا ہی اب سننے والا چاہیئے کہ اس نصیحت کی
نعمت سے بر حاصل کرے اور اثر پذیر ہو کر عمل مین لائے **معنے معماے**
نثر مستمع کے لفظ مین مصرح تصرف کر کے کہتے ہین مستی شہوت در سر سو
لفظ مست کا سر مستمع پر ہی اور پھر سر چشم کہا ہی کہ چشم عین ہی اور سر چشم
دوسرا میم جسکو دہان واعظ کہا ہی اور مستمع کے اول میم ہی آخر عین اور
بیچ مین اسکے ستم موجود جیسا کہ لفظ مستمع سے جملہ امور عیان ہین **معنے معماے**
شعر منبر مین لفظ من رو منبر کا ہی اور بر اسکے نیچے جو من اور بر مجموع منبر ہی

محسنات کلام

محسنات کلام شعر مین برعایت لفظ منبر کیسے بر جمع کیے ہین بر و بے بز بر دونون تصحیف بر علے ہذا اثر مین بر دمین -

نکتہ ادیب کہ رعایت اطفال بطمع سلب قوت کند ذیبی باشد کہ چوبی چون الف پیش نہادہ **قطعہ** ادیب قلب بیدائیست از جہل + کہ رشد علم از و نایاب باشد + وگر افسردہ طبع و تازہ روئیست + خنک مانندوی در آب باشد + **اللغات**

ادیب ادب دہندہ سلب بالفتح ربودن و نیست کردن ذیب بالکسر گرگ درندہ اور بجاے یا کے ہمزہ بھی آیا ہی بید ابالفتح بیابان و دشت دے بالفتح نام ماہ سرما ہندی ماگھ کبھی خود سرما کے معنے مین لیتے ہین **معنے ترکیبی نثر** یعنے ادیب کہ تعلیم و تنبیہ اطفال مین رعایت کرے اس لالچ سے کہ میرا قوت نہ سلب ہو جاے جیساکہ بعض مردم زد و ضرب اپنے اطفال سے ناخوش ہوتے ہین تو وہ ایسا ہی جیسے ایک بھیڑیہ درندہ جسکے سامنے چھڑی رکھی ہی گویا ایک حیوان ہی شکم بندہ **معنے ترکیبی قطعہ** ادیب قلب یعنے کھوٹا ایک بیدا اور جنگل ہی جہالت سے کہ اُس سے رہنمائی علم کی نایاب ہی اور جو ٹھٹھری طبع والا ہی اور تازہ رو ہی تو ایسا ہی جیسے دے در آب یعنے ایک تو دی خود ہی نہایت سرد دوسرے در آب ای در بارش آب **معنے معماے نثر** ادیب لالچی ذیب ہی جسکے سامنے الف کی چھڑی رکھی ہی دیب و ذیب تصحیف **معنے معماے قطعہ** ادیب کا قلب بیدا ہی اور ادیب کے اول آخر آب ہی درمیان مین دے آب کے درمیان مین دی ہونے سے ادیب ہوتا ہی **محسنات کلام** ادیب قلب کیسا جید واقع ہوا کہ غیر جید اور کھوٹے لفظ دونون کو بتاتا ہی جہل علم متضاد ایسے ہی افسردہ طبع تازہ روا سی کی رعایت سے خنک اور دے اور آب سب ایراد فرمائے ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین سلب بکسر سین و لام دراز و راہ یابندہ و سبک و انداختہ شدہ در یابندہ نیز اور بعد اسکے یہ کہ نہ معلوم اس لغت غیر مانوس کے لکھنے سے مصرح نے کیا فائدہ سمجھا انتہی اول شارح نے جو حلیہ لکھا ہی ان معنی کے لیے نہ یہ حلیہ اس لغت کا ہی نہ معنے سواے ربودن کے

سو بھی بالفتح و بفتحتین اور غیر مانوس تو ایسا ہی کہ منطق کی کتابون مین سالبہ کلیہ
اور سالبہ جزئیہ سیکڑون جگہ آیا ہوگا اور شارح تو منطقی بھی ہین پھر غیر مانوس کیا معنے
متن مطبوعہ مین بجاے رشد کے رسد غلط ہی۔
نکتہ صبیا نرا صاد چشم مشفقی اگر مانع از لہو و لعب نشود ببلاغت بیان نرسند و
اطفال را کہ جز بالطاف پرورش ندہند موجب پریشانی ایشان باشد **قطعہ** میم
مکتب کہ بشکل درم آمد دورش + ہر کہ نگذشت از و بر کتبش نیست گذر + مک
مکیدن بود و سوز و ہلاک آمد تب + ہست ز ان خوردن خون مکتب سوزاک جگر +
اللغات صبی بفتح و باے مشدد وہ لڑکا جسکا دودھ چھوٹ گیا ہو صبیان جمع کتب
جمع کتاب **معنے ترکیبی نثر** صبیان یعنے بچون کو اگر صاد چشم کسی مشفق کا مانع
لہو و لعب سے نہو ہرگز بلاغت بیان کو نہ پہونچین اور اطفال کو جب سوا الطاف
کے اور کسی محنت و دقت مین پرورش ندین تو موجب انکی پریشانی کا ہو جاے
معنے ترکیبی قطعہ میم مکتب کا کہ بشکل درم کے دور اسکا ہی جو کوئی ادھر
ہوکے نہین نکلا اور گذر مکتب پر نہین پڑا اسکا گذر کتابون پر بھی نہین پڑا کو را اور
جاہل ہی اور میم کو درم کہنے سے سوا مدور ہونے کے رعایت خرج درم کی بھی ہی
کہ خرچ بھی کرے مکتب مین مک مکیدن کے معنے مین ہی اسکے بعد پھر تب ہی
جو سوز و ہلاک ہی اسی سبب سے مکتب خونخوار ہی اور سوزناکی جگر کا مقام ہی یعنے
بڑی محنت مشقت کی جگہ **معنے معماے نثر** صبیان مین بعد صاد کے بیان
موجود ہی جسکا اشارہ ببلاغت بیان ہی اور اطفال پریشان الطاف ہی **معنے
معماے قطعہ** میم مکتب کا مدور ہی اور اسکے نیچے کتب رکھی ہوئی ہین پھر کہتے ہین
مکتب دو جز سے مرکب ہی یعنے مک و تب دونون کو مجموع کرنے سے مکتب ہو جائیگا
محسنات کلام صبیان اور صاد چشم مشفقی کی فا و قاف کیسے حروف چشمہ دار
برعایت صاد صبیان کے لائے ہین سوز و ہلاک و تب و خون خوردن و سوزاک
و جگر جس سے تعلق خون کا ہی سب باہم مناسب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین

مک کی جگہ صاف پاک لکھا ہی۔
نکتہ معرف راز پردہان عرف ادا باید کرد وگرنہ دہان ودیدہ بر رف یعنے امتصاص نفع خویش دارد وخطیب راز پر لب طیب نغمات باید تا پریشانی خبطی در ترکیبش ظاہر نشود **شعر** تا خطیب زشت خوان در دل کند طی بیان + حاضران مجلسش گویند خب از ہر کران + **اللغات** معرف بروزن مودب پہچوانے والا اور وہ شخص کہ مجلس امرا مین لوگون کو اپنے موقع پر بٹھائے اور بادشاہ کے سامنے مجہول الحال کی تعریف کرے عرف بالفتح بوے خوش وبالضم شناختگی ونکوئی واحسان امتصاص مکیدن خطیب مرد زن خواہندہ وخطاب کنندہ طیب بالکسر بوی خوش وبالفتح لذیذ وپاک ہونا طی بالفتح وتشدید لپٹینا اور لپیٹ ونیت خب بالفتح والکسر وتشدید مرد فریبندہ وگر بزو فریفتن وگریزی کرنا **معنے ترکیبی نثر** معرف کو چاہیے کہ اپنے دہن کے نیچے عرف ادا کرے یعنے جسکا بیان کرے نیکی واحسان سے کرے اور اگر یہ صفت اسمین نہین ہی تو دہن اور دیدہ دونون رف یعنے امتصاص نفع پر رکھتا ہی اور اپنا نفع چوستا ہی جو مبالغہ بشدت حاصل کرنے سے ہی اور خطیب کے زیر لب طیب نغمات کی چاہیے کہ سب کو خوش آیند ہون تو پریشانی خطبے کی اسکی ترکیب مین ظاہر نہو **معنے ترکیبی شعر** جب خطیب بد آواز بدخوان دل ہی دل مین بیان کو طے کر لے اور لپیٹ جاے تو ضرور ہی کہ حاضران مجلس ہر کنارہ سے اسکو خب بتائینگے یعنے مکار وگریز کہینگے **معنے معماے نثر** لفظ معرف مین میم دہان ہی اور اسکے نیچے عرف موجود پھر کہتے ہین اگر عرف نہین ہی تو دہن جو میم ہی اور دیدہ عین رف پر رکھا ہوا ہی خطیب مین خا سے ارادہ لب کا ہی اور اس لب کے نیچے طیب بر ملا رکھی ہوئی ہی اور جو خطیب پریشان ہوگا خبطی ہو جائیگا **معنے معماے شعر** خطیب کا دل طے ہی اور دونون کنارونسے اسکے خب حاصل **محسنات کلام** معرف سے عرف اور مقابل اسکے خطیب سے طیب کیسی نکالی ہی اور لب ودہن بھی ٹھہرایا زشت خوان طی بیان حاضران از ہر کران

کیسے لفظ ہموزن جمع فرمائے ہین خب از ہر گران کیسا ابلغ ہی معنے ترکیبی و معمائی دونون کے واسطے۔

نکتہ قرائے سبعہ کہ ہر یک با دورائے مبین سبع المثانی اندو کوکب سبعہ آسمان دین اند بر چہاردہ ساعت لیلہ سواد قران پرتو انداختہ چنانچہ چہار رکن حروف قرات بنور نام ایشان منور ست الف کہ رقم نافع ست یگانہ الیست و اسطہ نفع روایت راو دال ابن کثیر دلیل ست کثرت ہدایت راو حائے ابو عمرو سر چشمہ حیا تیست اعمار پدر ملت راو کاف ابن عامر کافی بنائے عمارت ونیست انبائے دولت راو نون عاصم کشتی عصمت ست طوفان بدعت راو فائے حمزہ سرخوشیست فی دعوت خانقاہ شریعت راو رائے کسائے رافع رائے التنباس ست اہل کسوت طاعت راشعر تقوم بالقراء اوقات دیننا + ومن اجل ہذا سمی الوقت قاریا + **اللغات** قرا جمع قاری بمعنی قرآن خوانان وعبادت کنندہ وپارسا اس معنے مین مفرد ہی مبین آشکار و آشکارا کنندہ سبع المثانی بفتح اول وفتح میم کنایہ سورۂ فاتحہ سے کہ بسم اللہ سمیت سات آیتین ہین مثانی جمع مثنی اس سبب سے کہ دو دفعہ نازل ہوئی مدنی بھی ہی مکی بھی ہی اور ہر نماز مین بار بار پڑھی جاتی ہی اس وجہ سے سبع المثانی نام رکھا اور نیز عبارت تمام قرآن سے کوکب سبعہ قمر عطارد زہرہ شمس مریخ مشتری زحل چہاردہ ساعت لیلہ سواد قرآن سے بھی کل قرآن مراد ہی اسلیے کہ سارے قرآن مین چودہ سجدے ہین واسطہ درمیانی فی سایہ ہر شی کا بعد زوال کے اور اول روز کا ظل کہلاتا ہی و بمعنے خراج وغنیمت وباز گذشتن معنے ترکیبی نثر منصورح کہتے ہین کہ جملہ سات قاری ہین اور ہر ایک کے ساتھ ساتون سے دو دو راوی ہین روشن اور آشکارا اور لگی ہوئی ہین کہ وہ دو دو راوی ہر ایک کے ہین کہ ان دو دو راویون کے ساتھ مین یہ ایسے حرمت وعزت والے ہین گویا سبع المثانی کہ یہ لفظ سورہ فاتحہ اور سارے قرآن کو شامل ہی بنظر تکرار اور بار بار پڑھی جانی کے

کہ داخل جمعیت ہی سبع المثانی انکو کہا اور سات ستارے ہین آسمان دین کے کہ
اُن چودہ پر جو لیلہ سواد قرآن کی چودہ ساعت ہین یہ ساتون پر توڑالے ہوے ہین
اور وہ ان ساتون سے مستفیض ہین چنانچہ چاررکن قرأت کے اُنکے نام کے نور
سے منور ہین اول الف رقم نافع کے اور ایسی رقم کہ یگانہ و یکتا ہی نفع رسانی و اسطہ
روایت مین اور دال ابن کثیر کی دلیل ہی کثرت ہدایت کی اور ابو عمرو کی حا ایک
سر چشمہ حیات کی ہی واسطے عمرون اور زندگانیون پدر ملت کے اور کاف ابن عامر کا
یہ تو کافی بنا عمارت دین کی ہی واسطے ابنائے دولت کے اور نون عاصم کا کشتی
عصمت کی ہی طوفان بدعت سے بچنے کو اور فا حمزہ کی ایک مست ہی حاصل
دعوت خانقاہ شریعت کی اور رائے کسائی کی رافع اور دور کرنیوالی رائے التباس
کی ہی اہل کسوت طاعت کی **معنے ترکیبی شعر** منضبوط ہوتی ہین بسبب قاریون
کے اوقات ہمارے دین کی یعنے دین کی خوبی و خوشی انکی قرأت سے حاصل ہوتی
ہی اسی سبب سے وقت کا نام قاری رکھا گیا **معنے معماے نثر** نفع مین جو الف
واسطہ ہوگا نافع ہو جائے گا اور الف کا یگانہ ہونا ظاہر دال و دلیل باہم مرادف
اور کثرت ہدایت برعایت کثیر کہ انکا نام ہی چشمہ حیات کا سرحا ہی جو رقم ابو عمر
کی ہی چشمہ حیات اس سبب سے کہ یہ باعتبار معنے اپنے نام کے یعنے ابو باپ
عمر کے ہین اور اسی واسطے انکی عمر کو اعمار اور انکو پدر ملت کہا ہی کاف مشتق کفایت
سے مناسب کافی اور علامت ابن عامر کی جو کہ اسمین لفظ ابن کا ہی لہذا ابنائے دولت
کہا ہی نون عربی مین جو قوسی لکھا جاتا ہی بصورت کشتی کے ہوتا ہی اور نون کشتی
کو بھی کہتے ہین حصمت بلحاظ عاصم کہ دونون مشتق و مشتق منہ ہین فا اور فے
ایک ہین خانقاہ کا سر بھی خا ہی خوش کا بھی خا ہی رے اور را اور رائے اور رافع
مین راسبب برعایت علامت را کسائی کے ہین اور کسوت بمناسبت کسائی ایسے
ہی لفظ التباس **معنے معماے شعر** شعر مین حسب ایما سمی الوقت قاریا کے
صرف یہی معما کہ لفظ تقوم کے جز اول سے جو تقو ہے بقلب مستوی وقت اور قرائے سے

بقلب غیر مستوی قاری بتبدیل ہمزہ بیا بسبب کسرہ ما قبل کے نکل سکتا ہی الا اختلاف
شارح نے تو اسکو لکھا نہین مگر مین نے لکھا ہی اگر ناظرین پسند کرین بہتر متن مطبوعہ
مین بجاے اعمار پدر ملت جو برعایت لفظ ابو کے ہی ضمن ابو عمر مین مد ملت لکھا ہی
اور شعر مین بجاے قراء کے قرایت کہ صحیح قرات ہی لکھا ہی اسواسطے کہ یہ لفظ مہموز
لام ہی نہ ناقص فتامل۔

حکایت مصدر حفاظی را دیدند چون صاد صدر چشم بر در نہادہ تا چہ در آید و سفرہ
چون حروف دراز ہم کشادہ تا کہ رسد واقفی گفتش کہ از صلہ وقف چیزی چون
حروف مدغم ذخیرہ کن کہ ارہ تشدید شدائد دور بر سر ست گفت آیت این روایت
بخوان کہ ترکیب مصدر سینہ است و دہان **قطعہ** آن مصدر کہ در اداے حروف +
در دل می برد بلجہ راست + چون الف زان گرفت صدر کلام + کہ مجرد ز خوردہ
دنیاست + **اللغات** مصدر بضم و فتح دال مشدد مقدم رکھا گیا حفاظ بالضم
و تشدید فا جمع حافظ بس مصدر حفاظ وہ شخص جو حافظون مین مقدم ہو
صدر بالفتح سینہ و مسند و بالا نشین واقف ایستادہ اور جاننے والا کسی چیز کا
صلہ پیوستن اور عطا دینا اور پیوند و خویشی وقف وہ چیز جو کسی کی ملک نہو مدغم
بالضم و فتح غین وہ حرف جو اپنے حرف ہمجنس مین داخل ہوا ہو اور بمعنی پوشیدہ
معنے ترکیبی نثر ایک مصدر حفاظ کو دیکھا یعنے وہ شخص جو سب حافظون مین
مقدم تھا مانند صاد صدر کے چشم در پر رکھے کہ کوئی آجاے اور سفرہ مثل حروف
در کے از ہم کشادہ تا کوئی آ پہونچے ایک واقف نے اُس سے کہا کہ شی وقف
سے جو عطا پاتا ہی اُسمین سے مثل حروف مدغم کے جمع ہونا بھی ضرور چاہیئے
جیسے ایک حرف دوسرے حرف کو مدغم مین ذخیرہ اور پوشیدہ کر رکھتا ہی
اسلیے کہ آرہ تشدید شدائد دور کا سر پہ ہی یعنے زمانہ کے شدائد اور تکلیفین
ہر شخص کے سر پہ لگی ہوئی ہین کہا اس روایت کی آیت پڑھ اور اسکو جان
کہ ترکیب مصدر کے سواے دہن اور سینہ کے اور کیا ہی کہ دونون محل کھانیکے ہین

معنے ترکیبی قطعہ جو مصدر موصوف بدین صفت ہی کہ اداے حروف مین درد دل کا اپنے لہجہ راست سے کھو دیتا ہی اُسنے الف کیطرح صدر کلام اسوجہ سے پایا ہی کہ خوردہ دنیا یعنے ناچیز چیزون سے اسکے مجرد و معرا ہی اینا اعراب نہ نقطہ پاک صاف **معنے معماے نثر** صاد صدر مین مثل چشم کے ہی جب یہ چشم در پر رکھینگے صدر حاصل ہوگا حرف در کے ظاہر علٰحدہ علٰحدہ ہین کوئی کسی سے ملا ہوا نہین ہی مدغم مین بھی داخل و چھپا ہونا ایک حرف کا خود عیان مصدر مین میم دہان ہی اور صدر سینہ **معنے معماے قطعہ** مصدر کا الف کی طرح ہونا ایک یہ کہ دو نون بے نقط اور نیز صدرات کلام کے مصدر سے ایسے ہی ابجد کے الف سے اور حسب ایما درد دل میبر د ز اداے حروف کے لفظ ادا سے اد کو منقلب کیا تو دا بمعنی ورد کے ہوا اور مطابق بلہجہ راست پھر دال کو منقلب کیا تو ا دہوا جب یہ الف کے ساتھ ہوگا ادا ہو جائیگا **محسنات کلام** تا چہ در آید برعایت اُسی در صدر کے ہی واقف اور وقف دونون بلحاظ معنے جاننے اور نیز وقف قرآنی کے بلحاظ حفاظ کیسے بلیغ ہین حرف مدغم کو ذخیرہ کہنا تشدید کو ارہ ٹھرانا اور ذور وسر بنظر گردش ارہ اور سر باعتبار صورت ارہ کے سب مراعات و مناسبات سے ہین روایت مین بھی ایت موجود ہی اور علی ہذا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے در کے ادا لکھا ہی لیکن در بہتر ہی کہ در کے دو ہی حرف ہین اور ہوتا بھی دو لخت ہی بخلاف ادا کو مناسب اداے حروف کے ہی۔

فصل فی ذکر الاطباء والمنجمین والشعراء

نکتہ طبیب را کہ صورت طیب اخلاق در طینت نبا شد از طب او جز لطب یعنے شگافتن دل نتوان یافتن **قطعہ** بجرے یا بد حکیم دیدہ + ز آب ہنرش حروف یم حک + ور فخر طبیب را برشست + لبس بز باشد بنز شنک ببیشک + **اللغات** طبیب وہ شخص کہ دوا جان و بدن کی کرے و ماہر و اُستاد در کار طیب بالکسر

بوے خوش طب بہر سہ حرکت بچشکی بط کی تفسیر مصرع نے کردی پزشک بکسر تین حرف ثانی زا معجمہ وسکون شین معجمہ وکاف عربی بمعنی طبیب **معنے ترکیبی نثر** جس طبیب کی طینت مین صورت طیب اخلاق کی نہو یعنے خوش خلق نہو اُسکی طب سے سواے بط یعنے شگاف دل کے اور کچھ نہین پائیگا گویا وہ طبیب دل کا زخم ہی نہ دل کا مرہم **معنے ترکیبی قطعہ** حکیم ایسا بجز ہنر دیکھا ہوا ہو جسکے آب بجر سے حرف یم کے مٹ جائین اور حک ہوجائین ایسے کا شاگرد اور مطب دیدہ ہو اور جو طبیب علم وتجربہ سے بے بہرہ ہی صرف اپنی ریش پر فخر و ناز کرتا ہی تو وہ پزشک بز شک نہین بیشک بز ہی **معنے معماے نثر** طبیب وطینت تصحیف طبیب مین طیب موجود اور اول آخر سے طب حاصل ہوتا ہی اور مقلوب طب کا بط ہی **معنے معماے قطعہ** لفظ حکیم کے دو جز ہین حک ویم جب حک کو سر پر یم کے واسطے حک کرنے حروف یم لائینگے حکیم ہوگا ایسے ہی پزشک بز ہی اور شک جب پز و شک مجموع ہونگے پزشک ہوجائیگا اور جو پزشک بیشک ہوگا بز رہیگا **محسنات کلام** طبیب طیب طینت طب کیسے عمدہ الفاظ جمع کیے ہین بجر اور آب ویم مناسب یکدیگر طبیب بریش بس بز پزشک بیشک پزشک سے شک نکال کے پھر اسکو بیشک ٹھرانا کیسا خوب ہی ومثل ہذا۔

نکتہ منجم کہ چشمہ میم دو دیدہ بر اطراف مشرق ومغرب می گمارد نمی بیند کہ چون دل کہ اخفاو پوشست در درون دارد و کاہن کہ سر و پایش بلباس جہل پوشیدگی دارد نمی داند کہ بہ کاف نگو نساری کذب آہن سرد میگوید **رباعی**
دریاے قضا عمیق نوی دارد + کز یک نم او نجوم جوی دارد + نو نیست درین بحر وجود کاہن + کز خجلت حق چو کاہ روی دارد + **اللغات** منجم بضم وتشدید جیم مکسور ستارہ شناس وحکم بنجوم کنندہ کاہن فال گو اور شگون بتانے والا۔ کن بالکسر والتشدید پوشش اکنان جمع آہن سرد کوفتن بیہودہ کام کرنا نوی دوری منزل کاہ گیاہ خشک زرد شدہ **معنے ترکیبی نثر** منجم کہ چشمہ میم کی

دو آنکھین جو اطراف مشرق و مغرب مین لگائے رکھتا ہی یہ نہین دیکھتا کہ جن دل جسکے معنے
اخفا و پوشش کے ہین خود اسکے درون دل مین بھرا ہی پھر آنکھین تعین کرکے کیا کریگا
اور کاہن جو سر و پا اپنا لباس جہل و پوشیدگی کا رکھتا ہی نہین جانتا کہ کاف نگونساری
کذب سے آہن سرد کوٹتا ہی کہ آخر جھوٹ سے نگونساری دین و دنیا مین ہوگی **معنے**
ترکیبی قطعہ دریا قضا و قدر کا نہایت ہی گہری تھاہ رکھتا ہی اور ایسا ژرف و
عمیق ہی جسکے ایک نم سے نجوم کو جوئین حاصل ہوئی ہین اور اس دریا مین وجود
کاہن کا مثل ایک نون کے ہی یعنے مچھلی اور خجلت حق یعنے خدا سے یا حق کو کذب
کرکے ظاہر کیا ہی اُسکی شرم سے کاہ سے مُنھ رکھتا ہی جس سے مراد زرد روئی ہی
معنے معماے نثر منجم کے اول آخر دو میم ہین یہی دو دیدے اسکے ہین اور بیچ مین
اسکے نج جسکا قلب جن ہی موجود اور کاہن اسکا سر و پا کن ہی بمعنے پوشیدگی اور جب
یہ کاف کذب کا نگونسار ہوگا آہن رہجائیگا جسکو کہا ہی آہن سرد میگوید **معنے**
معماے قطعہ نجوم کے اول آخر نم ہی درمیان مین جو ای نہر کاہن کا وجود اس بحر
مین نون ہی اور کاہ کو جب اسکا رو کرینگے کاہن ہوگا **محسنات کلام** دو میم کو
دو دیدہ کہنے کی رعایت سے مشرق و مغرب بھی ذکر کئے ہین جنکے اول میم ہی سر و پا
و لباس و جہل و پوشیدگی سب باہم مناسب ایسے ہی دریا عمیق نونے نم
جو بحر اور مثل انکے۔

نکتہ ایدر ویش سر متابعت از قدم تقویم بردار کہ تقوی آنست و راے رمال
رابگذار کہ مآل ہمہ بحکم رحمن ست اگر منجم ورق تقویم را پریشان کند متوقی و
متقوی بجمعیت شود و اگر رمال دل راست در پیش آرد خویش را ال و بجا ل
بیند **قطعہ** رمال راے خویش کند صرف جمع مال + در حرف نامش ار نگری نیست
جز رمال + مستخرج ست از طبعش مست خرج خویش + بر قلب چرخ از ستم
آشفتہ خستہ حال + **اللغات** تقویم قیمت کرنا اور سیدھا کرنا اور حساب
یک سالہ نجومیون کا اور وہ چند ورق ہوتے ہین جن مین حرکات اور احوال

ستارون کا لکھا ہوتا ہی تقوی بفتح اول وثانی فارسیون کے استعمال مین بکسر دا وبھی ہی
ڈرنا اور پرہیزگاری متوقی نگاہداشتہ شدہ متقوی قوت یافتہ شدہ رمل نام علم وریگ
اور ریگ جو ہوا سے کھان مین پڑجاے رمال بکسر ریگھا جمع رمل مستخرج بکسر را باہر
لانیوالا و بفتح را باہر لایا ہوا استخراج سے جسکے معنے ہین انخود کوئی چیز نکالنا معنے ترکیبی شعر
مصرحہ کہتے ہین ایدپریشان سر متابعت کا قدم تقویم سے اُٹھا لے یعنے پیروی واتباع تقویم
کی مت کر بس یہی تقوی اور پرہیزگاری ہی اور راے رمال کی چھوڑدے اسکا معتقد
مت ہو کسواسطے کہ انجام جملہ کامون کا حکم رحمن پر ہی نجومی تقویم کے خبط مین گرفتار
ہی اگر تقویم کو پریشان کرے تو دو فائدون سے خالی نہین ہی یا متوقی ہوگا یا متقوی بس
اپنی جمعیت مین پریشان حالی سے محفوظ رہیگا اور اگر رمال دل راست خیر کچھ حاصل
کرے اور ایسے دل کو حاضر کرکے دیکھے تو آپکو رمل وبیجا صل دیکھے یعنے ناچیز وناکارہ کہ
مفت عمر اسمین ضایع کی معنے ترکیبی قطعہ رمال ہمیشہ اپنی راے کو جمع مال مین
صرف کرتا ہی اور حال یہ کہ اگر اُسکے نام کو دیکھو تو اُسکے حرف سواے رمال کے نہین
ہین جو ریگ تو دون کے معنے مین ہی اور مستخرج اپنی طبیعت سے مست اپنی
خرج کا ہی یعنے یہ طبیعت مین جما ہی کہ مین اپنا خرج اپنی راے سے نکالتا ہون اور
آسمان جب اس خرج کو قلب کردیتا ہی یعنے اُلٹا تو پھر دیکھو اُسکے ظلم سے کیسا پریشان
اور خستہ حال ہوجاتا ہی بس چرخ کے قلب کا کچھ علاج نہین جانتا معنے معماے
شعر سر متابعت کا میم ہی اور قدم تقویم کا بھی میم جب اس سر کو اس قدم سے اُٹھا لینگے
تقوی رہیگا اور رمال کی را کو جب چھوڑ دینگے مال رہیگا تقویم کو پریشان کرنے سے
متوقی یا متقوی حاصل ہوتا ہی رمال کا دل الف ہی اسیواسطے راست بھی کہا ہی
اگر رمال الف کو اپنے سامنے لائے ارمل ہوئے جو تفضیل رمال کی ہی معنے معماے
قطعہ رمال بتشدید ورمال بکسر را تجنیس تام مستخرج کے دو جز ہین مست
وخرج اور قلب خرج کا چرخ ستم آشفتہ مست ہی محسنات کلام سر
اورقدم پریشان وجمعیت متضاد ودل راست درپیش آرد کیسا لطف ہی

کہ وہ دل الف ہی جو راست ہوتا ہی پیش آور دسے یہ مراد کہ دل کو حاضر کرکے
متوجہ ہو **الاختلاف** متن مطبوعہ مین خویش را رمل بجاے ارمل خلاف معما کے
لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ازراے رقم پریشان **قمر** دل خالی کن کہ قم یعنے روفتن گرد غم از
سراچہ سینہ یابی و دلیل دال عطارد را متابعت مکن کہ بر سر راہ حق عطاے کبرے
و کامل بینی و بہاے زہرہ منگر تا صفا شگوفہ انوار دلت روشن سازد و بوستان مہر
از سین شمس پرداز کہ شم واردات خاطرت گلشن گرداند و خاے مریخ را بدندان
آہین خاے توکل درہم خاے تا مری طویت ترا حلاوت بخشد و یاے مشتری یعنے
قوسخانہ او را درہم شکن تا میم محافظت حق قبہ صورت سر سپر اسیر تو گردد و دامن لام
احکام زحل را از پا درافگن تا رخ یعنے دوری از عتاب و عذاب بخشد قلم از قدم
ثوابت بردار تا سرفرازی خط ثوابت دہند **مثنوی** زان رقم صفر شد ز برج حمل +
کہ از و برنشد اناے امل + زان منجم الف ز ثور نگاشت + کہ بیک نقطہ اختیار نداشت +
از دو پیکر علامت آمد با + کہ نشد از دو دل یقین یکتا + جیم کج وا نمودت از سرطان +
کہ ز کجرو نجوی راست نشان + زیر تقدیر قد شیر خم ست + از اسد حرف دال انا ان
رقم ست + سنبلہ خوشہ چین ز داس قضا ست + حرف تنبیہ آن ترا از یاست +
تا بمیزانت راست ناید زیب + چشمۂ وا از وست علت و عیب + در رقم زان
نشان ز عقرب زاست + کہ نشانش بحکم عقرب زاست + عوض قوس حا ست
زانکہ بہشت + قوس گردون رسد بہشت تا بہشت + حکم نہ چرخ لغو و بربازیست +
زان ز طا جدی را رقم سازیست + دلو شد یا ز حکم اختر کوی + کہ بریزد دہ آبرو از وی +
حوت دان صید حکم ایزدی + یا الف شکل شست بین با وی + **اللغات**
قم بالفتح جاروب کردن خانہ انوار بالفتح روشنی ہا و شگوفہا بر تقدیر اول جمع نور
بالضم و بر تقدیر ثانی جمع نور بالفتح شم بالفتح و التشدید سونگھنا مری بالضم و ہمزہ
در آخر بر وزن مقیم سر معدہ جو حلق سے لگا ہوا ہی مجراے طعام و بر وزن امیر

نیز و بالفتح گوارا طوبیت بفتح و تشدید ضمیر و نیت و چاہ یای ترکی مین کمان قبہ بالضم و
التشدید بنای مدور جیسے گنبد اور کلس عماری و سپر اور مانند اُسکے زح بالفتح و تشدید
جادو رکرنا آنا بکسر ظرف و برتن داس ورانتی حی بالفتح و تشدید زندہ معنے
ترکیبی نثر مصرحہ نے اس نثر مین سیارات سبعہ اور اُنکی علامتون کا جو تنجیم مین مقرر
ہوے ہین برعایت حرف آخر سیارہ کے ذکر کیا اور معنے ترکیبی و معمائی بھی خود ہی
ہر ایک سیارہ کے ساتھ ادا کردیے اگرچہ حاجت کچھ اور لکھنے کی نہین لیکن بطور
اختصار ضرورۃً کچھ لکھون چنانچہ اول قمر سے جو سیارہ فلک اول کا ہی شروع کیا ہی
اور علامت اسکی را ہی کہ قمر کا حرف آخر ہی بس مصرحہ کہتے ہین اسکے رقم کی راے
پریشان سے دل کو خالی کر تو سراچہ سینہ کا اپنی گرد غم سے جھاڑا ابھارا پائے گا
پریشان بدینوجہ کہ اور حرفون سے الگ ہی دوسرے فلک پر عطارد ہی اسیکی
علامت دال اور دال و دلیل کے ایک ہی معنے ہین راہ بتانیوالا بس فرماتے ہین
کہ عطارد کی دال کا جو دلیل ہی اُسکی راہ بتانے پر مت چلے اور راہ حق پر چل
جسکے سر راہ پر عطاے کبری اور کامل پائیگا ظاہر ہی جب عطارد کی دال سے
اعراض کیا تو را رہی جسکے سر پر عطا رکھی ہوئی ہی اسی را کو مصرحہ نے راہ حق
ٹھہرایا ہی بلحاظ را کے جو راہ مین ہی تیسرے فلک پر زہرہ ہی علامت اسکی ہا
تو اسکی ہا کیطرف مت دیکھ تو نور کے شگوفے تیرے دل کو روشن کردین جب
زہرہ کی ہا سے چشم پوشی کی جائے گی زہر بمعنے شگوفہ کے رہ جائیگا کہ اسکی ہا
دو چشمی سے صورت کلی کی عیان ہی چوتھے فلک پر شمس ہی اُسکی علامت سین
لیکن تو اس سین سے بھی اپنے بوستان محبت و مہر کو خالی کر تو شم رہ جاے جو
واردات الٰہی سے ہین جنسے خاطر تیری گلشن ہو جاے پانچوین فلک پر مریخ ہی
اسکی رقم خا ہی بس اس خا کو دندان آہن خا تو کل سے چاب ڈال تب تیری نیت
کی مری کو لذت و حلاوت ملے اور ظاہر کہ بعد چاب لینے خا مریخ کے مری رہیگا
چھٹے فلک پر مشتری ہی اسکی رقم یا اور کمان کو بھی یا کہتے ہین اور اسکا خانہ بھی

کمان ہی بس مصرحہ کہتے ہین قوس جو اسکا خانہ ہی یعنے یا اسکو خوب توڑ دے تو میم محافظت حق کا قبہ کی صورت جیسے سر سپر پر ہوتا ہی تیر اا سیر ہو جاے صورت اسکی یہ ہی کہ جب یا کو کہ خانہ اصلی اسکا ہی توڑ ڈالا تو مشتر رہا جسکے سر پر میم محافظت حق کا قبہ کی صورت رکھا ہی اور میم کے بعد شین تے رے بصورت سپر کے ظاہر ہی ساتوین فلک پر زحل ہی علامت اسکی لام بصورت دامن بس اس دامن کو اسکے پانون سے جو سیدھا سر لام کا ہی گرا دے تو زح رہ جائیگا جو دوری عتاب و عذاب سے بخشتا ہی اب سیارے تو ہو گئے رہ گئے ثوابت جو فلک ہشتم پر ہین انکے قدم سے بھی قلم اُٹھا لے یعنے انکی چال گردش سے بھی کنارہ کر تو تجکو سرفرازی حصہ ثواب کی حاصل ہو اُسکی صورت یہ ہی کہ ثوابت ثوابت اول بکسر با دوم بفتح با بس ثوابت کی تا نفس کلمہ کی ہی اور ثوابت مین تاے خطاب جسکو سرفرازی ثواب سے حاصل ہی یہ سب بیان سیارات سبعہ کا تھا کہ انکی گردش و حرکت کا مقید و معتقد نہو ہر شی کو مالک الملک سے سمجھے رہ تو فوز عظیم کو پہونچے اور معنے معمائی معنے ترکیبی کے ساتھ بیان ہوتے گئے ہین ناظرین خیال فرما کے سمجھ لین

معنے ترکیبی مثنوی

اس نظم مین بارہ برجون کا بیان ہی مع انکے رقوم کے اور انکے رقوم بحساب ابجد کے ہین یعنے ابجد سے حطی تک چنانچہ فرمایا کہ برج حمل کی علامت جو صفر و نقطہ مقرر ہوا ہی اس بات کو جتاتا ہی کہ اس سے کسی کا اناے امل پر نہین ہوا ہی کوئی اس سے متوقع کامیابی کا نہو اور ثور کی علامت مین نجومیون نے الف لکھا کہ اسکو ایک نقطہ کا بھی اختیار نہین ہی جیسے الف ایک نقطہ نہین رکھتا اور دو پیکر کی علامت با ٹھہرائی ہی تا جان جائین کہ یہ دو دل ہی اس سے یقین نہین کہ یکتا ہو سرطان کی علامت جیم مقرر کرکے ظاہر کر دیا ہی کہ یہ کج ہی اس کجرو سے راستی کا نشان مت ڈھونڈھے اور سرطان اگلے پچھلے پانون دونو سے دونون طرح آگے پیچھے کو چلتا ہی اس سبب سے کجرو کہا ہی دیکھو برج اسد کہ سب مین غالب و زبردست ہی اُسکی علامت دال مقرر کی ہی تا سمجھ لین

کہ قدشیر کا حکم تقدیر کے پیچھے دال ساخمیدہ اور دوتا ہورہا ہی بس بدون حکم تقدیر کے کیا کرسکتا ہی معمول ہی کہ کھیت کاٹنے والونکے ہاتھ سے بالیان گرجاتی ہین اُنکو خوشہ چین بین لیتے ہین سنبلہ بھی خوشہ چین داس قضا کا ہی اسیلیے رقم اسکی ہا ٹھرائی جو بمعنے بگیر کے ہی پھر اسکا کیا مقدور اور کیا دستگاہ ہی جو کسی کو کچھ دیسکے بلکہ یہ ہا تیری ہی تنبیہ کے واسطے ہی کہ تو آگاہ ہوجاے اب میزان کی کیفیت سنیئے کہ اسکی رقم واو ہی جو حرف علت وعیب سے ہی سو یہ اسیواسطے کہ تیرے میزان مین اسکی علت وعیب کے معاملہ مین ریب وشک نہ آنے پائے راستی سے اُسکی زیب ہوجاے عقرب کا نشان سنیئے زا ہی یہ زا اس توجیہ کو سُجھاتا ہی کہ یہ عقرب کی زا عقرب زا ہی ہمیشہ دکھ اور مصیبت ہی اس سے پیدا ہوتے ہین عوض قوس کا حا ہی یہ حا کہہ رہا ہی جسنے قوس گردون کو چھوڑا وہ ہشت بہشت کو پہونچا ہشت بہشت برعایت حا کہ آٹھ عدد والی ہی اور قوس گردون متعلق اول مصرعہ سے اور جدی کی رقم جو طا قرار دی ہی جسکے نو عدد ہین یہ طا پکار رہی ہی کہ احکام جملہ نو آسمانون کے لغو وبازی پر بنا کیے گئے ہین دلو کی علامت اُس شخص نے جو اختر کے حکم بیان کرتا ہی یا مقرر کی کہ اسکے عدد دس ہین اس خیال سے کہ یہ دس ابرؤنکو آبرو والون کی رو سے بٹوئیگا اور دس سے مراد کثرت ہی نہ عدد مقرری اب فقط برج حوت رہ گیا اُسکی علامت یا مع الف ہی جسکے عدد گیارہ ہوے یہ تو خود شکار حکم ایزدی کا ہی اور اسکے پاس یہی یا مع الف بصورت کانٹے ماہی کے موجود اب سب بارہ برجون کا بیان ہوگیا منجملہ اُنکے ایک کی علامت صفر اور دس کی علامت ابجد کی الف سے یاے حطی تک تو یہ سب گیارہ علامتین ہوئین بارھوین یا مع الف ان نثر ونظم کے معنے ترکیبی ومعمائی سب بیان ہوگئے سوا انکے اور کوئی معلوم نہین ہوتی واللہ اعلم بالصواب **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بہاے زہرہ کی جگہ بہارا اور زح کے بجاے رخ اور رقم صفر کے ٹھکانے رخم آمدیا کی جگہ یا اور حرف دال کے بجاے رقم دال داس مین داش عقرب زاست کو عقرب راست حاست کا خاست نشان

قوس مین دلو شد کی جگہ دیو شد سب غلط ہین کاتب تو اکثر غلط نویس ہوتے ہین مگر مصحح اگر مصحح نہون تو صحت کہان —

نکتہ شعراے روزگار نقد عین شعر آبدار در شراے آبکار نہادہ اند و از صلت جز لت مذلت پیش چشم ایشان نمی آید دبیران فلک مقدار از بسکہ عطارد سایہ مہر از سر ایشان برگرفتہ الف و نون قلم و دوات برطرف افگندہ اند و از جفاے چرخ پیر شدہ اند **قطعہ** شد مزلزل میان بیم و امید + دل شاعر از ان بود رعاش + ہست دالی دبیر را بر سر + تا بر آردنمی ز چاہ معاش + **اللغات** شعرا جمع شاعر شرا خرید فروخت آبکار بالفتح جمع بکر زن بکرا ورسخن ناگفتہ صلت بکسر عطا و انعام و ہو ند دبیر بفتح صاحب نظم و نثر برگرفتن اٹھالینا رعاش صاحب رعشہ **معنے ترکیبی نثر** مصدر رحمۃ کہتے ہین کہ شعرا کا یہ حال ہی کہ نقد عین یعنے شعر آبدار کو شراے ابکار مین رکھا ہی یعنے کیسے کیسے نقد جید عمدہ عمدہ فکرون کے خرید مین دئیے ہین غرض ایک کو چھوڑا دوسرے کو اختیار کیا ایسے ہی بار بار عمدہ سے عمدہ کے خریدار ہوتے ہین اور صلت کا یہ حال کہ سواے لت مذلت کے اور کچھ سامنے انکے نہین آتا ہی اور دبیر فلک مقدار از بسکہ سایہ مہر و محبت کا عطارد نے انکے سر سے اٹھا لیا الف و نون قلم و دوات کو ایک کنارہ ڈالے ہوئے ہین اور جفاے چرخ سے پیر ہو گئے یہ حال زمانہ کے شاعرون اور دبیرون کا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** ایسا وقت ہی کہ شاعرون کا دل نہایت رعشہ مین پڑا ہوا ہی اور رعاش ہی بسبب بیم و امید کے اور دبیر کے سر پر جو ایک دال رکھی ہی دال نہین ہی گویا ایک دلو ہی کہ اپنی چاہ معاش سے کچھ نم نکالے معاش کو اسکی چاہ بنظر نہایت پستی و تنگی کے کہا ہی **معنے معماے نثر** شعرا مین حرف عین درمیان شرا کے واقع ہی اور کلمہ صلت مین لت ہی جو صاد کے سامنے پڑی جسکو چشم سے تعبیر کی ہی دبیران مین حرف دال رقم عطارد کی ہی جب یہ سایہ اپنا اٹھالیگی بیران رہیگا پھر الف نون اسکا جو مثل قلم دوات کے ہی برطرف افگندہ ہوگا بیر رہیگا

بصورت پیر **معنے معماے قطعہ** شاعر کا دل رعاش ہی دال دبیر مراد دلو سے ہی
اور اسکے بعد بیر بمعنی چاہ **محسنات کلام** نقد عین شعر آبدار کیسا ابلغ ہی صلت
لت مذلت سب مین لت نکلتا ہی دبیر فلک عطارد سایہ مہر سب سب مراعات
سایہ کے لیے با وصف صفت خاص اُفتادگی کی برگرفتن کیا ہی خوب ہی اور
ایسی ہی اور خوبیان **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے ابکار آب کار اور
صلت کا وصلت جزلت کی جگہ خیرات دبیران کے بجاے پیر فلک قطعہ مین فرلزل کا
فرازل دال دبیر والی کی جگہ سب غلط ہین۔

حکایت یکے از باریک بینان لغزی چون نقش زلف خوبان نقش بستہ بود و قلم مشکینش بدانگونہ در صفت موی از روی بتان چین چہرہ کشادہ کہ خامہ مانی از شرح آن چون موی سمور در سر می آمد شاعری تیز زبان چون شانہ پردہ از نشانہ آن عقد بکشاد و ہزار لاف پریشان آغاز نہاد یکی از زو سا بشنود و گفت شاعر کہ از نام خود بلا فد بہ تیغ زبان چون الف موی شگافد **قطعہ** شعر آن شد ز زمرۂ شعرا + کہ نہد بر فراز شعرش پا + لیک ز آشفتگی شعر گزاف + بسکہ سر ہار سد بعرش زلاف + **اللغات** لغز چیستان و سوراخ موش کلان مانی نام نقاش معروف سمور بفتح اول و تخفیف میم نام ایک جانور کا ہی قسم روباہ کی کہ اسکے پوست سے پوستین بناتے ہین اور اُس پوستین کو بھی کہتے ہین عقد بالفتح گرہ دینا گزاف بکسر اول بر وزن غلاف بیہودہ و ہرزہ و بیہدہ و بیحساب و بضم اول نیز **معنے ترکیبی نثر** ایک نے باریک بینون سے ایک چیستان مثل نقش زلف خوبون کی لکھی تھی زلف خوبون سے تشبیہ مشکل اور پیچ در پیچ ہونے مین ہی اور وہ چیستان تھی بھی زلف کے نام سے چنانچہ فرمایا کہ اُسکے قلم مشکین نے بالون کی صفت مین مُنھ بتان چین سے چہرہ کھولا یعنے صفت کیا گی تصویرین بتان چین کی بنائین اور ایسی کہ مانی کے قلم اُسکی شرح سے مثل موے سمور کے سر مین آتی تھی یعنے سر ٹیک دیتے تھے ایک شاعر تیز زبان نے شانہ کیطرح پردہ نشانہ اُس گرہ سے کھول دیا یعنے

جیسے شانہ سے گرہِ بالون کی سلجھ کے کھل جاتی ہی اس تیز زبان نے بھی اُسکو کھول دیا اور ہزارون شیخیان بے فائدہ شروع کین ایک نے رئیسون سے سنا اور کہا کہ شاعر جو اپنے نام سے لاف زنی کرے تیغ زبان سے چاہیئے کہ الف کیطرح بال کو چیرے تو لاف زنی اُسکی بڑھکے ہوئی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے زمرہ شعرا مین اشعر سب سے بڑھ کے شاعر وہ ہی کہ اپنے شعر کے سر پر پانون رکھے یعنے پامال و بے اعتبار سمجھے لیکن ہوتا یہ ہی کہ شعر گزاف کی آشفتگی سے بہتون کے سر عرش پر پہونچتے ہین یعنے لوگ اُنکے لاف و گزاف کی بیہودگی کا خیال کر کے ہر قسم رعایت مرعی کرتے ہین اور یہی رتبہ پاجاتے ہین **معنے معماے نثر** نقش نقش تجنیس سمور کا اول آخر سر اور مو اسکے بیچ مین واقع نشانہ مین پردہ نون ہی جب کھل جائیگا شانہ رہیگا لاف پریشان بھی الف ہی بمعنی ہزار شعر بمعنی مو کے ہی جیبالف تیغ زبان کا اس مین آئیگا اور موشگافی کریگا تو شاعر ہوگا **معنے معماے قطعہ** شعرا کا الف پانون ہی جب شعر کے سر پر رکھا جائیگا اشعر ہوگا اور شعر آشفتہ عرش ہی **محسنات کلام** جو کہ یہ حکایت ایک لغز کی صفت مین لکھی ہی اور اُسمین بیان زلف کا اسلیے پہلے ہی سے باریک بینیان کے ساتھ شروع کی نقش بستن نقش جمانا اور تصویر بنانا دونون معنے کے واسطے کیسا لطیف ہی ایسے ہی قلم مشکین برعایت زلف اور نیز صفت قلم اور شانہ اور تیز زبان اور تیغ اور ہزار و لاف کہ قلب اسکا بھی الف ہی اور سوا انکے بہت خوبیان ہین **الاختلاف** شارح نے معما لاف کا نہین لکھا متن مطبوعہ مین در سر می آمد کے بجاے می آید موشگافد کی جگہ می شگافد صحیح نہین ہی۔

الباب الرابع فی الزھد وفیہ فصول

الفصل الاول فی العبادت والفسق وما یناسبہا

نکتہ مطیع ہر جا کہ نزول کند بار گیر اور اا عزت بر دیدہ جاے دہند در لفظ مطیع بنگر

کہ مطی ست بر بالاے عین و متمرد عاصی ہر کار کہ با تمام رسیا ندرد خلق در عقب او باشد
و لفظ متمرد متمم این معنی ست کہ متمم ست ورد در پے او **نظم** دل صالح آمد الف وار
راست + از انش بہر جا کہ شد صلح خاست + تبہ کار خالی ز فر بہی ست + تبا ہے اگر
باز دانی تہی ست + **اللغات** مطیع فرمانبرداری و طاقت کرنے والا بار گیر
اسپ و شتر و گا و مطی بفتح میم سواری و مرکب متمم و بضم بروزن متولد سرکش و
بغی و نافرمان متمم بضم میم و کسر میم ثانی تمام کنندہ و کامل کنندہ بہی بفتح و یاے معروف
نکوئی و بہتری و صحت **معنے ترکیبی نثر** یعنے مطیع جس جگہ جاتا ہی اُسکا تو کچھ کہنا ہی
نہین سواری وغیرہ جو اُسکے آرام کی چیزین ہوتی ہین بڑی عزت سے اُنکو آنکھوں پر
جگہ دیتے ہین دیکھ لے لفظ مطیع کو کہ مطی بالاے عین واقع ہوا اور نافرمان گنہگار کوئی
کام پورا کرے اُسکے پیچھے رد خلایق لگا ہی رہتا ہی خود لفظ متمرد متمم اس قول کا ہی کہ متمم
ہی اور رد اسکے پیچھے **معنے ترکیبی نظم** دل صالح کا ایسا ہی جیسے الف سیدھا بے بل
بے کج اسی سبب سے جہان وہ جاتا ہی اُس سے صلح و ملت ہی پیدا ہوتی ہی اور
جو تبہ کار ہی فر بہتری و نکوئی سے خالی ہی اصل یہ ہی کہ تبا ہی کو اگر جانے اور خیال
کرے تو وہ خود تہی ہی **معنے معماے نثر** مطیع مین لفظ مطی کہ سواری کے معنے مین
ہی عین پر کہ چشم ہی رکھا ہوا ہی اور متمرد مین اول متمم ہی اور پیچھے اسکے رد لگا ہوا
معنے معماے نظم صالح کا دل الف ہی جو راست ہی باقی صلح جو الف کو گھیرے ہی
اور تباہی تہی ہی اسطرح کسے کہ تے باہے یعنے تے ہے کے ساتھ ہی **محسنات کلام**
مطیع و متمرد دونون فقرون مین دونون کا بیان داخل صنعت تضاد ہی متمرد کے
مناسب الفاظ متمم اور اتمام کیا ہی خوب ایراد کیے ہین کہ صنعت اشتقاق
پر شامل ہین ـ

نکتہ عت از روے لغت تکرار و الحاح ست در مسالت غرض آنکہ عبادت
کہ اول و آخرش بتکرار ذکر و الحاح دعا کہ بکمال خضوع ست آراستہ نباشد
باد و ہوا باشد **شعر** عین الیقین چراغ راہ عبادت آمد + این عین اگر نداری در دست باد ت آمد

اللغات

اللغات عت کے معنے مصر رہنے لکھدیے الحاح بالکسر بار بار کسی بات کو کہنا سالت بالفتح و فتح ہمزہ و لام مانگنا و سوال کرنا خضوع بضمتین فروتنی کرنا یقین کے تین درجے ہین علم الیقین وہ کہ کسی شی کو بیقین جانتا ہی عین الیقین جیسا جانتا تھا آنکھ سے بھی دیکھ لیا حق الیقین کہ خود اپنے ہی اوپر گذر جاے **معنے ترکیبی نثر** مصر رہ کہتے ہین خوشامد اور گڑ گڑانے کو جو کسی شی کے سوال و مانگنے مین کینچ جاے عت کہتے ہین اس سے ہماری یہ غرض ہی کہ عبادت اگر اول اور آخر اسکا تکرار ذکر اور الحاح دعا کے ساتھ کہ نہایت عجز و فروتنی ہی آراستہ نہو وہ عبادت کچھ چیز نہین محض باد ہوا ہی **معنے ترکیبی شعر** عین الیقین چراغ راہ عبادت کا ہی یعنے عبادت کا مشغول ہونا جب ٹھیک ہی کہ عین الیقین اسکا ہو کہ گویا معبود حقیقی کو دیکھتا ہی اور وہ حاضر ناظر ہی اور اگر یہ عین عبادت مین نہین رکھتا تو سواے بادت کے اور کیا پائیگا جسکے معنے ہین ہوا تیرے واسطے ہی **معنے معماے نثر** عبادت کے اول و آخر سے عت نکلتا ہی کہ عجز و الحاح کے معنے مین ہی پس اگر عبادت مین عت نہو تو پھر باد ہی باد ہی ای محض بیہودہ **معنے معماے شعر** عبادت کی عین چراغ راہ عبادت کی نہو گی تو بادت رہیگا اور تاے خطاب بمعنی باد ترا ای باد برای تو **محسنات کلام** تکرار و الحاح مسالت دعا خضوع سب مناسب یکدیگر۔

نکتہ عباد باید کہ چشم بر داب دل یعنے جد و تعب نفس دارد چہ اگر عابد عین عجب بر قدم و روش خود دارد دہر روز ابد باشد **نظم** عین عابد شد مشرف برابد + زانکہ از نور یقین دارد مدد + راستی جو در میان چشم و دل + کز الف شد عبد عابد ای مقل +

اللغات عباد بالضم جمع عابد داب دستور و قاعدہ جد بالکسر کوشش و درشتی تعب بفتحتین رنج و ماندگی عجب بالضم خویشتن بینی مقل بضم اول و کسر ثانی درویش اور اندک کنندہ اور بردارندہ کسی چیز کا **معنے ترکیبی نثر** عابدون کو چاہیے کہ چشم داب دل یعنے کوشش و رنج نفس پر رکھین مطلب یہ کہ موافق دستور و قاعدہ کے نفس کشی مین دریغ نہ کرین اسلیئے کہ اگر عابد عین عجب کو

اپنے قدم اور روش پر رکھیگا اور چال و دستور کو اچھا سمجھے گا جیسا کہ صورت اول
مین قرب حاصل ہوتا ہی اس صورت مین ویسے ہی ہر روز ابد ہو اچلا جائے گا
معنے ترکیبی قطعہ دیکھو عین عابد کو جو نور یقین کی مدد سے ابد پر مشرف ہوئی ہی
یعنے یہ آفتاب تو سال بھر مین ایک دفعہ مشرف بشرف ہوتا ہی یہ عین ہر وقت
مشرف بابد ہی پس ای درویش تو اپنی چشم و دل کے درمیان مین راستی ڈھونڈھ اور
ٹٹول دیکھ لے عبد مین الف آنے سے عابد ہوا جسکے وصف تجکو معلوم ہوے **معنے**
معماے نثر عباد مین عین جسکو چشم کہا ہی باد پر ہی اور باد کا دل داب تو گویا چشم
کا داب پر ہونا چاہیے اور جو اس عین کو عابد اپنی روش کے قدم پر رکھیگا ابد
ہوگا **معنے معماے قطعہ** عابد کی عین کے بعد لفظ ابد موجود عبد کی عین و دل
مین الف آنے سے عابد حاصل ہوگا چشم عبد کی عین اور دل اسکا بے جو بیچ کا
حرف ہی **محسنات کلام** بمناسبت عباد کے باید سے باد نکل سکتا ہی اور داب
تو مقلوب ہی باد کا ہی چشم بر دل نفس عین قدم روش سب مراعات عین کے
لفظ مین کیسا ایہام ہی برعایت لفظ شرف کے آفتاب سے اور لفظ روزنہ کا بھی
یہی حال ہی آفتاب سے اور انکے سوا اگر طالب ہو ملاحظہ فرمائے کہ سب عیان
ہین یہ جو کہا ہی عین عجب بر قدم و روش خود دارد کیا ہی ابلغ ہی کہ قدم خود کا دال
ہی اور عابد کا قدم بھی دال۔

نکتہ مستور اگرچہ بظاہر مست دلی نماید اما روے دلش در آخرت باشد و ناسک
اگرچہ رویش بہردم باشد اما دامن از ایشان بکاف کلائت و حراست در چیدہ
باشد **نظم** باز گر دید ست ناسک از کسان + در دلش بنگر گزین یا بی نشان +
طبع صالح دم از آن عالم زدست + حاصل دنیا ازان برہم زدست + **اللغات**
مستور پوشیدہ شدہ و پوشانندہ کما قال اللہ تعالی حجابا مستورا ای ساترا
ناسک عبادت کرنیوالا اور راہ خدا مین قربانی کرنے والا کلائت بروزن
و معنی حراست بمعنی نگہبانی برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا **معنے ترکیبی نثر** مصرح

کہتے ہین ایک فرقہ مستورون کا ہی کہ وہ آپکو دوسرے رنگ مین چھپائے ہوئے ہوتے ہین
کہ بظاہر مست دلی ظاہر کرتے ہین یعنے ایسا اظہار کرتے ہین کہ کوئی دیکھے تو کہے کسی
نشہ مین مست ہین اور وہ نشہ مین عشق کے مست کہ جسکے چھپانے کو یہ اختیار
کیا ہی بس مست دلی تو ظاہر ہی لیکن رو دل اُنکا آخرت کیطرف ہوتا ہی لہذا
مستور کو ایسا ہونا چاہیے دوسرا فرقہ ناسکون کا یعنے عابدون کا جنکو سالک
کہتے ہین انکو ایسا ہونا چاہیئے کہ روانکا تو مخلوق مین ہو لیکن دامن انکا کاف
کلائت وحراست کے ساتھ سمٹا ہوا ہو یعنے لوگون سے تو ملین لیکن دامن اُنسے
سمیٹے ہی رہین کہ لوث دنیا مین بھرنے نپائے غرض مست وسالک دونون
کی کیفیت بیان فرمادی **معنے ترکیبی نظم** ناسک اگرچہ لوگون مین ملا ہوا ہی
لیکن اُنسے پھرا ہوا ہی تو اُسکے دل کو دیکھ ضرور اسکا نشان اور پتہ پائے گا اور
صالح کی طبیعت اُس عالم سے دم مارتی ہی یعنے اُسکے شوق مین ہی اس سبب
سے اُسنے حاصل دنیا کو برہم کیا ہی **معنے معمائے نثر** مستور کا اول جزمست
ہی یہ دنیا کی طرف ہی دوسرا ور کہ اسکا دل روجو آخر مین ہی اسی واسطے رو
در آخرت فرمایا ہی ناسک کا رو لفظ ناس ہی بمعنے مردم اور کاف اسکا دامن جسکے
معنے منع اور باز داشتن کے ہین اسی لیے درچیدہ باشد کہا ہی **معنے معمائے نظم**
قلب ناسک کا کسان ہی صالح کا قلب برہم زدہ حاصل **محسنات کلام**
روے دل مستور کا کس خوبی کے ساتھ آخرت مین کیا ہی بنظر آخر مین واقع ہونے
کے ایسے ہی دوسرے فقرہ مین دامن ناسک کا کاف سے سمیٹا ہی جو بمعنی باز داشتن
کے ہی۔

نکتہ زاے زاہد روے پوش ست بزہد یعنے بناے نفس وہوا و تاے تقوے
لجگی ست بر سر طبع قوی پیل آسا **قطعہ** زاہد زدست وردلش آید زسوز عشق +
بانقش زہد تار ہد از نار عاقبت + دل راکہ از نحیفی فسق ست دال ولام + آمد
دلیل تقویت اوز تقویت + **اللغات** ہد بالفتح وتشدید شکستن اور

ویران کردن کجک آنکس پیل بانان تقویت بالفتح قوت دینا تقویت تقوی بالفتح
پرہیزگاری اور تا اسمین مصدری ہی معنے ترکیبی نثر زا زاہد کی ہد کو اندر چھپائے
ہوے ہی یعنے پوشیدہ بنیاد نفس وہوا ڈھاتی اور ویران کرتی ہی
اور ظاہر ہی کہ زہد ایک پوشیدہ چیز ہی جسقدر زہد بڑھیگا بنیاد نفس وہوا کی
گھٹے گی اور تا تقوی کی ایک کجک ہی سر پر طبع قوی پیل آسا کے کہ یہ کجک اسکو
بس مین کرتی ہی معنے ترکیبی قطعہ زاہد سوز عشق سے اپنے دل مین ایک
آہ لگاتا ہی تو نقش زہد کے ساتھ کہ ہم صورت زہد کا ہی نار عاقبت یعنے دوزخ سے
بچ جاے اور دل کے واسطے کہ فسق کی نحیفی سے دال ولام ای خمیدہ ہو رہا ہی
اور اسکی تقویت کی دلیل تقویت یعنے تقوی ہین سے معلوم ہوئی ہی کہ تقوی
سے تقویت حاصل ہوتی ہی کر رہا ہی اسلیے کہ تقوی اور تقویت دونون ایک ہی
قالب مین ہین معنے معمائے نثر لفظ زاہد مین زاہد پر واقع ہوئی اُسکو چھپائے
ہی اور تقوی مین تا بصورت کجک لفظ قوی پر جو صفت طبع پیل آسا کے ٹھرائی ہی
موجود معنے معمائے قطعہ زاہد کے اول آخر سے زد حاصل ہی اور جب زد
مین آہ آئیگا زاہد ہو جائیگا زہد ہد باہم نقش دال ولام اس کا مجموع دل اور
تقویت تقویت دونون تجنیس تام دال ولام اس سبب سے دل کو کہا ہی
کہ یہ دونون حرف ضعیف ونحیف ہین لام سے معلول مراد ہی اسلیے کہ لام واسطے
تعلیل کے موضوع ہی دال باعتبار خمیدگی اور لام بلحاظ باریک پڑھے جانے کے
جملہ قرا کے نزدیک سوائے لفظ اللہ کے محسنات کلام زا زاہد کو پوشش
ٹھرانا خالی باریکی سے نہین ہی اسواسطے کہ زا امالہ کرنے سے زے ہو جاتی ہی اور
زے بمعنی لباس وجامہ کے ایسے ہی تقوی کی تا کو بصورت کجک ٹھرانا بدیہی ہی
لفظ بر سر قوی کیا خوب ہی کہ کجک سر پر پیل کے ہوتی ہی اور تا بھی سر پر طبع قوی
کے اور جو کوئی ڈھونڈھینگے بہت ملینگے مین نے تو ہر جگہ یاد دلانیکو تھوڑا تھوڑا
لکھدیا ہی تا ناظرین ضرور دیکھین تامل فرمائین۔

حکایت یکے از صلحا را گفتند کہ فلان مفسد کہ شجرہ وجودش باغے ست بہ زدیدن درخت در باغی شد و با آہن دل بیخ نہال نہاد خود می برید قضا را تبر برپایش آمد یعنے تب کہ ہلاکت ست از پاے در افتادہ گفت نظر بر چمن سامی اسامی افگنید کہ فاسق کہ از اصل طینت بر آمدہ است بفکر فاسد تبر بہ پاے خود خوردہ است

رباعی مفسد کہ نہادہ اندازہ بپایش + از خون دل ست غرق ازان اعضایش + چون کردن او از سر فک دور شود + بینی مسدی ز حبل غم بر تابیش +

اللغات باغی خواہندہ وستم کنندہ باغی ای یک باغ نہاد اصل وذات تبر ہندی بسولہ سامی بلند اسامی جمع الجمع اسما کہ جمع اسم کی ہی فاس تبر نای گلو و حلقوم **معنے ترکیبی** نثر ایک صالح کو کہا کہ فلان مفسد جسکے شجر وجود کا باغی وظالم ہی درخت چرانیکو ایک باغ مین گھسا اور آہن دل سے جڑ نہال نہاد کی کاٹتا تھا جو کہ یہ شخص خود ہلاک ہوا ہی اسواسطے اسطور پر کہا کہ آہن دلی سے درخت کیا کاٹتا گویا اپنے نہال نہاد کی جڑ کاٹتا تھا اتفاقاً تبر اُسکے پانون پر آیا تبر کھاکے گر پڑا وہ تبر اُسکے حق مین تب یعنے ہلاکت تھا صالح نے کہا کہ تم جو یہ بیان کرتے ہو ذرا نظر و غور چمن بلند اسامی پر ڈالو اور فکر کرو یعنے الاسماء ینزل من السماء یہ تو جیسا جو کوئی ہی اور جس صفت کے ساتھ وہ ویسا ہی اپنا نام چمن اسماسے رکھا کے لایا ہی وہی گل اُس سے کھلتا ہی مثلاً فاسق کہ یہ اپنی اصل طینت و سرشت سے نکلا ہوا ہی بسبب فکر فاسد کے پہلے ہی سے تبر اپنے پانون پر کھائے ہوے ہی کچھ آج نہین کھایا ہی **معنے ترکیبی رباعی** یعنے مفسد کے پانونپر تو قضا و قدر نے پہلے ہی سے آرہ رکھدیا ہی پھر اعضا اُسکے خون دل مین کیسے غرق نہون اور جب گردن اُسکی جو میم ہی سر فک سے کہ وہ فا ہی دور ہو جاے تو اسوقت مین ایک رسی لیف خرما سے جسکو مسد کہتے ہین غم کی اُسکے حلقوم مین پڑے دیکھیگا اس شعر مین اقتباس ہی آیت کریمہ فی جیدھا حبل من مسد سے **معنے** معماے نثر باغی بیاے معروف و باغے بیاے وحدت تجنیس آہن کا دل

نہاہوا اور مقصود اس سے نہاد ہی بس دال مذکور نہین کی اس سبب سے کہ وہ جڑ تھی جو
کٹ گئی تبر کے دو جز ہین تب الگ پر الگ جو حرف استعلا ہی سامی اسامی تجنیس
زائد فاسق کی اصل قاف ہی جب اس سے نکل جائیگا فاس رہیگا فاسد کا پانون
دال ہی اور فاس اسکے پانون پر رکھی ہوئی یعنے تبر خوردہ ہی **معنے معماے**
رباعی اس رباعی مین مفسد کے حرف حرف مین تصرف کیا ہی چنانچہ فرمایا مفسد
پانون اسکا دال ہی اور سین اسکا ارہ جو پانون پر رکھا ہی اور مفسد کے اول
آخر سے مد حاصل ہوتا ہی جسکا دل یعنے قلب دم بمعنے خون کردن مفسد کی فا
ہی جو سر فلک کا ہی جب گردن دور ہوگی مسد رہیگا **محسنات کلام** آہن سے
قلب کرکے نہا نکالا ہی وہی نہا نہال و نہاد مین بھی موجود بلکہ کیسا نفیس ایما ہی
بہ آہن دل بیخ نہال نہاد خودمی برید تا جان لیا جاے کہ نہا کے ساتھ دال جو جڑ
نہاد کی ہی وہ بھی لگی ہوئی ہی بر پایش آمد کیا ہی ابلغ ہی ایک یہ کہ تبر اُسکے
پانون پر پڑا ایک یہ کہ پانون پر لگا اور بہت ہین شایق خود غور فرمالین گے
الاختلاف شارح نے رباعی مین جو مفسد کا معما ہی ایک نہین لکھا اسامی کو
جمع اسم کی لکھا ہی حالانکہ جمع اسم کی اسما ہی اسکی جمع اسامی اور پہلے باغی کی یا کو
یاے نسبت قرار دیا ہی اور وہ مع یا صیغہ اسم فاعل کا بغی یبغی سے ہی اور لکھا کہ
آہن دل اسکا دل نہاد ہوتا ہی نہ معلوم دال کس سے لے لی اگر دل سے تو لام
کو کہان پھینکا مخفی نرہے کہ اصل کتاب مین تبر بر پایش آمد لکھا ہی اور مصرع اسکی
تفسیر کرتے ہین یعنے تب کہ ہلاکت ست از پاے در اُفتاد پھر تبر بر پایش کیسے
ہوسکے گا مگر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مثل زید عدل کے اُسی تبر کو جو پانون پہ
لگا ہی بنظر اُسکی شومی کے تب سے تفسیر کی ہی جو ہلاکت کے معنے مین ہی اور پہلا
مصرعہ رباعی کا یون تھا ع مفسد کہ نہاد ارہ بر پایش + اول تو یہ مصرعہ چھوٹا معلوم
ہوتا ہی دوسرے نہاد کا فاعل نہین معلوم ہوتا نہ ضمیر کا ٹھیک ٹھکانا اُس
سبب سے مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اصل مصرعہ ویسا ہی جو مین نے لکھدیا ہی

اسلیے کہ اُسمین فاعل قضا و قدر ہوتے ہین جو مناسب موقع اور محل کے ہی ایسے ہی اول و آخر کے مصرعون مین پاپش پاپش دونون جگہ تھا اول تو قافیہ نہین ہوتا دوسرے بے معنے مین نے ایک جگہ پاپش بمناسبت آرہ کے دوسری جگہ نالش برعایت مسند کے لکھا کہ مسند بھی اُسکے گلے کی پھانسی ہوگئی تھی آئندہ ناظرین کو بمقتضاے انصاف تسلیم و غیر تسلیم کا اختیار ہی اور متن مطبوعہ مین نہاد کی جگہ نہادہ اور فاسق کے بعد شد اور بجاے سر فک سر فلک غلط ہی ۔

فصل فی السلوک والمعرفۃ و مایتعلق بہا

نکتہ طالب کہ سروپاپش بطب یعنے علم آراستہ نباشد زود از پریشانی جہل نامش بطال شود و سالک کہ فیض نام حق یعنے ال در دل ندارد از بیدلے نقش سگے باشد قطعہ الف سالک ست مثقب صدق + زو شدہ سالک راہ حق زیبا + دررہ جستجو تن طالب + طل و آب ست ممتزج زصفا + اللغات بطال بفتح و تشدید طا نہایت بیکار و نہایت دلیر آل بالکسر و التشدید نام خدا و عہد و پیمان و امان مثقب بالکسر بر مۂ نجاران ممتزج بالضم آمیختہ معنے ترکیبی نثر طالب کہ سروپا اُسکا طب یعنے علم سے آراستہ نہو جاہل مطلق ہو تو بہت جلدی پریشانی جہل سے نام اُسکا بطال ہو جاتا ہی اور سالک کہ فیض نام حق یعنے اِل کا دل مین نہین رکھتا ہی بسبب بیدلی کے نقش سگ کا ہوگا ای ہم صورت سگ معنے ترکیبی قطعہ الف سالک کا گویا برمہ صدق کا ہی جس سے سالک راہ حق کی زیبا ہوتی ہی اور انتظام پاتی ہی اور راہ جستجو مین تن طالب صادق کا ایسا ہی کہ طل و آب جو دونون صاف و صافی نہاد ہین اُنسے آمیختہ ہی یعنے صدق و صفا سے آراستہ ہی بلکہ خود صفا ہو رہا ہی معنے معماے نثر اول و آخر طالب سے طب حاصل ہوتا ہی اور طالب پریشان از جہل بطال کلمہ سالک مین اگر لفظ ال نہے اور اُس سے بیدل ہو تو نقش سگ کی صورت

سنگ رہ جائیگا **معنے معماے قطعہ** سالک کے اِدھر اُدھر سلک ہی جب الف بیچ مین آئیگا تو گویا راہ حق کی سلک پیدا ہو گی اور صورت الف کی برمہ کی طرح ظاہر طالب کا تن یہی لفظ طالب ہی جو بر ملا طل و آب سے ممتزج ہی **محسنات کلام** سالک کی لفظ مین ال کو دل ٹھہرایا ہی اور پھر اسکو بیدل کس خوبی سے بنایا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ال بکسر کی جگہ آل اور نقش کے بجاے نفس غلط لکھا ہی۔

نکتہ مرید تا کمان کجی مراز دست ننہد مرد نشود وخادم تا دلیل دم و نفس ہمگنان بدل قبول نکند خام باشد **قطعہ** سر مرید نہ پیش ست از حیا و ادب + از زبر اگر زبر بشد سرکش مرید بود + الف میان خدم ہین و خادم اوراں ان + کہ راستیش میان خدم پدید بود + **اللغات** مُر بضم و تشدید را تلخ ید بالفتح دست مُرید بالضم کسی چیز کا ارادہ کرنیوالا اور بفتح نہایت سرکش و متمرد دونا فرمان خدم بفتحتین جمع خادم **معنے ترکیبی نثر** مرید جب تک کمان کجی تلخی کی ہاتھ سے نرکھدیگا مرد نہوگا اور وہ کمان کجی تلخی کی پایا ہی مرید مین کہ ترکی مین کمان کو کہتے ہین اور خادم جب تک دلیل دم و نفس سبھون کی نہ مانیگا خام ہی رہیگا یعنے ہر کسی کی ہدایت و رہنمائی کو ماننے اور قبول کرے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے سر مُرید کا خود یہ پیش ہی یعنے حیا و ادب سے جھکا ہوا اور بزبر بھی بلحاظ اسی بہ پیش کے پس اگر بزبر ہی تو ضرور وہ سر مَرید ہوگا یعنے متمرد و سرکش نہ مُرید اور اگرچہ الف خادم کا خدم کے درمیان مین ہی لیکن تو خادم اسی کو جان جسکے سب خادمون مین راستی ظاہر ہو اور یون تو جسمین الف لگایا جائیگا خدم سے وہ خادم ہو گا **معنے معماے نثر** لفظ مرید مین ید یعنی دست اور کمان یا جو ید مین ہی اور مر بھی موجود جب تک اس کمان کو ہاتھ سے نرکھدیگا یعنے یا کو ید سے مرد نہوگا اور خادم دال دلیل سب کے دم کی نمانیگا خام رہیگا **معنے معماے قطعہ** مرید کا سر میم ہی اور مضموم اگر ضمہ کو فتحہ سے بدل دین مَرید ہو جائیگا

پس مُرید مَرید باہم تجنیس بھی ہی **محسنات کلام** سے مُرید بہ پیش ست کیسا خوب کہا ہی کہ اُسکا پیش ہی بھی اور سر بہ پیش شرمگین ہوتا بھی ہی اور اسی کی رعایت سے زیر و زبر ایراد کیے ہین اور بہ پیش اور بزیر مین کیسی جدا جدا بات نکالی ہی ورنہ سر بہ پیش اور سر بزیر مآل دونون کا ایک ہی ـ

نکتہ خاے خرقت پردہ ایست بروے رقت دل و میم مزوجہ شکل تکمہ ایست وزی صورت ترک زیرا این تکمہ و ترک کہ صوفی را مشاہدہ وجہ باقی نماید **قطعہ**

دلق را روی دل آمد کہ نمایند درو + عارفان روی دل خود چہ بخلق و چہ بہ حق +
لام آن دلق کہ از بہر طمع می پوشند + از پئے تیر ملامت زرہے دان از دق +

اللغات خرقہ بالکسر ہندی گودڑی رقت بالکسر و تشدید قاف تُنک ہونا کسی چیز کا اور مہربان مزوجہ کسی چیز کو کسی چیز سے جفت و قرین کرنا اور خرقہ مزوجہ وہ خرقہ کہ جسمین ٹکڑے تلے اوپر لگے ہون تکمہ بالضم ہندی گھنڈی نہ تکمہ جو مشہور ہی زے بکسر اندازہ و حد و طرف و نزدیک و بالفتح حیات و زندگی و مخفف زلیست و بالکسر و تشدید یا لباس و جامہ ترک بالفتح چھوڑ دینا اور خود آہنی بالضم نام قوم مشاہدہ بضم دیکھنا اور کسی کے ساتھ کہین حاضر ہونا وجہ بالفتح رو و چہرہ و طریقہ و ذات و حقیقت شی باقی ہمیشہ رہنے والا اور نام خداے تعالے کا لام زرہ دق بفتح و تشدید قاف کوٹنا اور آشکار کرنا **معنے ترکیبی نثر** یعنے خا خرقہ کی ایک پردہ ہی روی رقت پر یعنے خرقہ پوش کا دل رقیق و نرم ہونا چاہیے اور مزوجہ کا میم بشکل گھنڈی کے ہی جو مزوجہ مین ہوتی ہی اور زے مزوجہ کی ترک یعنے کلاہ فقیری کا اب باقی رہا لفظ وجہ پس صوفی وہ ہی کہ جسکا دل اس خرقہ اور مزوجہ مین بعد اس سامان کے ذات پاک حضرت باقی لایزال کا مشاہدہ کرائے نہ وہ کہ خرقہ اور مزوجہ پہن کے ظاہر صورت بنائے باطن مین کچھ بھی نہین **معنے ترکیبی قطعہ** مصرع کہتے ہین کہ دلق کا رو تو دل ہی کہ عارف لوگ حال گدڑی مین اپنے روے دل کو دکھاتے ہین خواہ مخلوق ہو خواہ حق تعالے

سبکو برابر نہ ادھر کمی بیشی نہ اُدھر اور جو طمع کے لیے دلق پہنے ہی اُنکے لیے لام دلق کا
زرہ ہی جس سے وہ تیر ملامت کو بچاتے ہین اور اُسکی ضرب وکوفت سے بچے رہتے ہین
کہ فقیر جان کے کوئی کچھ نہین کہتا **معنے معمائے نثر** خرقت مین خا کے نیچے رقت ظاہر موجود
گویا بطور پردہ اُسکو چھپائے ہی مروجہ مین بعد میم وزا کے وجہ ظاہر **معنے معمائے**
قطعہ دلق کا رو دل ہی اور دلق سے جو لام نکل جائیگا دق رہیگا ملامت مین بھی
لام ہی اور تیر اسکا الف جسکا اشارہ ہی از پئے تیر ملامت **محسنات کلام**
دلق کا رو دل کو ٹھہرا کر اُسمین روے دل عارفون کا کیسا نمایان کیا ہی چہ بخلق وچہ
بحق تکرار چہ کی واسطے مساوات کے ہی کہ صوفی خدا و مخلوق کے ساتھ یکسان ہو
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے مزوجہ مروجہ غلط ہی —
نکتہ مرد ضعیف بُنیہ چون عصا در دست گیرد قوت بنیادش باشد این معنی از
دست مدہ کہ الف شکل عصا دارد چون بر دست تہی اید شود کہ **قوت** دست و
درویش قوی نسبت چون عصا در دست آرد از دستگیری الف اللہ یادش آید
این معنی یاد دار کہ چون الف در ید آید یاد میشود **قطعہ** عصا بر قلب آب نیل
زرق ایدل بیکرنگی + چو موسیٰ زن کہ از دیوان فرعونی ابا بینی + دم خود را غنیمت
دان بزیر حکم حق ورنہ + چو آدم از الف در اہبطوا بی عصا بینی + **اللغات** بُنیہ
بکسر و بضم اول وسکون نون بنیاد و نہاد و آفرینش و وجود از دست دادن
چھوڑ دینا کھو دینا اید بالفتح سخت ہونا اور قوت دار ہونا اہبطوا یعنے اُترجاؤ تم
عصا چوبدست اور صیغہ ماضی کا عصیان سے یعنے نافرمانی کرنا **معنے ترکیبی نثر**
مرد ضعیف جو عصا ہاتھ مین لیتا ہی اُسکی بنیاد کو قوت ہوجاتی ہی تو بھی اسبات کو
جو مین تجکو بتاؤن ہاتھ سے مت کھو کہ الف بشکل عصا کے ہی جب ہاتھ پر اسکو
رکھوگے اید ہوگا جو بمعنی قوت کے ہی اور درویش قوی نسبت جو عصا ہاتھ مین
لیتا ہی اُسکو الف اللہ کی یاد آتی ہی اس بات کو بھی تو یاد رکھ کہ جب الف
ید مین آئیگا یاد ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ایدل آب نیل زرق و مکر کے

قلب پر موسئی کیطرح عصا یکرنگی کے ساتھ مارا ور اُسکا سینہ پھاڑ کے کنارے امن پہ
نکل جا اسواسطے کہ دیوان فرعونی سے اباو سرکشی دیکھیگا اور جو دم تیرا حکم حق کی
اطاعت مین گذرے غنیمت جان نہین تو آدم کیطرح مثل الف ورا اہبطوا کے
اپنے سر پر عصا دیکھیگا ای ضرب وتادیب **معنے معمائے نثر** عربی مین دست
کے معنے مین ید ہی جب الف جو بصورت عصا کے ہی ید پر رکھا جائیگا اید ہوگا اور
جب الف ید مین آئیگا یاد ہوجائیگا **معنے معمائے قطعہ** عصا جو مراد الف
سے ہی جسکا اشارہ یکرنگی ہی قلب آب پر مارنے سے ابا ہوتا ہی دم کے سر پہ
الف آنے سے آدم ہوجاتا ہی اور یہ بات کہ ابا مین الف قلب آب مین کہان
ہی زیر آب ہی جو کہ خاصیت عصا کی زیر آب ہی ہوجاتا ہی گویا وہی اُسکا قلب ہی
محسنات کلام اس قطعہ کے دونون شعرون مین تلمیح ہی اول مین ذکر موسئی
علیہ السلام کا کہ تعاقب فرعون کے وقت جب نیل پر آئے حکم الٰہی سے عصا
نیل پر مارا بارہ راہین پانی پھٹکے پیدا ہوگئین یہ مع بارہ اسباط بنی اسرائیل
کے محفوظ و مصون کنارہ پر پہونچ گئے اور فرعون و فرعونی سب ڈوب گئے
دوسرے شعر مین بذکر حضرت آدم ہی کہ جب شیطان نے دھوکا دیکر گندم انکو
کھلا دیا عتاب سے حکم ہوا اہبطوا منہا جمیعا یعنے نکل جاؤ جنت سے تم سب
کہ وہ حضرت آدم اور حوا اور شیطان اور طاؤس و مار تھے اور جو دوسرے
شعر مین عصا کہا ہی اسمین ایہام ہی کہ بصیغہ ماضی بمعنے نافرمانی کے ہی
جیساکہ فرمایا ہی عصا آدم ربہ اور عصا عصا تجنیس تام الاختلاف **متن**
مطبوعہ مین چون درید آید اسی پر فقرہ ختم کردیا ہی یاد میشود نہین لکھا حالانکہ ضرور چاہیئے
تھا اور بجاے ورنہ ارند غلط ہی –
نکتہ الف سواک مسواکیست کہ دندان طمع را بآن جلای تجرد دہند ہرگاہ
کہ آن الف دور دارند سوگ یعنے مصیبت و آلایش معصیت بینند **شعر** من
فاک فی المسواک عما سوا + ابدالہ مکہ جلا دی النقا +

اللغات سواک بالکسر مسواک جلا روشنی وصفائی سوگ کے معنے مصرح نے لکھدیے
غک بفتح وتشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو ایک دوسرے مین گھسی ہون مک بالفتح
وتشدید کاف مکیدن **معنے ترکیبی نثر** الف سواک یعنے مسواک کا ایسی چیز ہی
کہ دندان طمع کو جس سے جلا تجرد کی دیتے ہین اسلیے الف مین بھی تجرد ہی اور جو
اس الف کو دور رکھینگے سوگ دیکھینگے یعنے مصیبت اور آلودگی معصیت کی
جیسی کہ تعلق مین ہوتی ہی پس تجرد اختیار کرے **معنے ترکیبی شعر** جو کوئی
مسواک مین ماسوا سے جدا ہوا ہمیشہ اسکے واسطے چوسنا جلا دی پاکیزہ کا ہی
یعنے خرما یا شیر کا الغرض حصول ناز و نعم ہر قسم کا **معنے معمائے نثر** سواک
سے اگر الف دور رہیگا ظاہر سوگ ہوگا **معنے معمائے شعر** مسواک مین ما بھی
موجود ہی اور سوا بھی اور جب سوا اسمین سے نکل جائیگا مک رہیگا **محسنات
کلام** سواک مسواک تجنیس زائد جو کہ مسواک و سواک مین لفظ سوا کا ہی
مصرح نے کس خوبی سے اسمین مضمون ترک ماسوا کا نکالا ہی کہ اکثر مشائخ و
فقرا مسواک و شانہ وغیرہ پاس رکھتے ہین اور عمل مین لاتے ہین جیسا کہ کہا ہی
شعر شانہ و مسواک و تسبیح ریا + جبہ و دستار و قلب بے صفا + **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے مک کے یک و جلا دی کے خلا دی غلط ہی —
نکتہ مر تلخی ست و قاف کوہ و عین چشم اشارت ست بآنکہ ہر کہ مرقع درپوشد
اگر از تلخی عیش کوہہا پیش چشمش آید دیدہ نپوشد **رباعی** حلقہ میم مرقع ہست
روی وددر جیب + تا بزیر او بپوشی رقع یعنے ہجو و عیب + تا سر و پاے مرقع را بود رق
درمیان + تا لباس بندگی در وی بپوشد مرد غیب + **اللغات** مرقع بضم و
تشدید تصویرون کی کتاب اور خرقہ اور دلق رق بالکسر و تشدید قاف بندگی
و چیزے تنک **معنے ترکیبی نثر** مصرح لفظ مرقع کا بیان فرماتے ہین کہ مر
اسمین تلخی ہی اور قاف پہاڑ اور عین چشم ہی پس مرقع پوش وہ شخص ہی کہ اگر
پہاڑ کے پہاڑ تلخ عیشیون کے اسکی آنکھ کے سامنے آجائین تو آنکھ نہ چھپائے

معنے ترکیبی رباعی مرقع مین جو حلقہ میم کا ہی رو دور جیب کا ہی یعنے حلقہ بھی
اور بصورت دور جیب بھی اور اسکے نیچے لفظ رقع کا رکھا ہی جو بمعنی ہجو و عیب کے ہی
پس مرقع پوش کو چاہیئے کہ مرقع پوشی مین عیب پوشی کرے اور کسی کی ہجو و مذمت
بھی نکرے تو مرقع کے سراپا مین رق و بندگی پیدا ہوئے اور مرد غیب لباس بندگی
کو اسمین چھپائے **معنے معماے نثر** مُر اور قاف اور عین سب مل کے مرقع ہوتا ہی
پوشد نپوشد تجنیس زائد **معنے معماے قطعہ** مرقع مین میم دور جیب ہی اور لفظ
رقع اس جیب مین رکھا ہوا ہی مرقع کا سراپا میم و عین ہی اسکے درمیان مین رق
آنے سے مرقع ہو جاتا ہی عیب غیب تجنیس تام **محسنات کلام** پوشد نپوشد
متضاد حلقہ دور جیب لباس سراپا رق بندگی سب مراعات ہین **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے رقع یعنے ہجو و عیب کے مرقع ہجو و عیب غلط لکھا ہی۔
نکتہ ایدرویش در سدۂ کعبۂ اہل تسلیم جا کن کہ این سجادہ راہ روان ست
چون الف مجرد و عریان لباس رد خلق در بر گیر کہ داے راہبران ست و چشم
بر لباس بیسر و پایان دار کہ عباے فقر عبارت ازان ست لباس خرق عادت
ورسم درپوش کہ خرقۂ کوتاہ دامن نیکوست **مثنوی** سجادہ نشین شد آنکہ چون مہر +
بر جادۂ حق طلب نہد چہر + وانکو بہ پناہ راے در وست + در زیر ردا ہراے
در وست + ردست ردا چو رفق شد یار + عب ست عبا چو عجب شد کار +
چون میم ملمع ای دو ئی سوز + از لمع سراب دیدہ بر دوز + **اللغات** سدہ بالضم
و تشدید درگاہ و در سرا سجادہ بتشدید جیم جا نماز و نشان سجدہ در پیشانی و سجدہ
در زمین عبا بالفتح والمد پوشش پشمی کہ عرب پہنتے ہین عبارت بکسر بیان کرنا
اور خواب کی تعبیر کرنا خرق عادت کنایہ کرامات اولیا سے کہ خلاف عادت ہوتی ہی
ملمع روشن اور درخشان کیا ہوا اور وہ چیز جسکو سونا چاندی چڑھا کے روشن کیا ہو
معنے ترکیبی نثر یعنے ایدرویش سدہ ای آستانہ خانہ کعبہ تسلیم و رضا مین
تو ہی اپنا ٹھکانا کر کہ سجادہ سالکان طریقت کا یہی ہی اور جاے امن طمان بھی یہی

اور الف کی طرح مجرد و عریان ہو کہ نہ نقطہ رکھتا ہی نہ اعراب لباس رد مخلوق کا پہن
لے اور مردود خلائق ہو جا کہ یہی ردا راہبرون کی ہی اور ہمیشہ چشم لباس بے سروپا
لوگون پر رکھنا چاہیے کہ عباے فقر اسی کا نام ہی اور اسی سے عبارت اور لباس
جو خرق عادت اور رسم فقرا کی ہی یعنے خلاف عادت و رسم فقرا کے اسکو پہن کہ خرقہ
کوتاہ دامن ہی اچھا ہوتا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے جسنے کہ راہ طلب حق مین
اپنا چہرہ رکھدیا وہی سجادہ نشین مثل مہر کے ہوا ای روشن اور منور اور سجادہ نشین
وہ شخص کہ جانشین اور قائم مقام بزرگون کا ہوئے اور جو شخص کہ ہر وقت
راے درد کی پناہ مین ہی اور اس راے کو دل سے جانے نہین دیتا وہ یہی ردا
دنیا والون کی بسبب درد کے ہی یعنے دنیا والون مین ملکر اپنے درد کو چھپائے ہی
ہان وہ درد کہ جسکی نرمی و ملائمی یار ہوا اور اُس سے عیش و آرام کی مدد ڈھونڈین
وہ ردو مردود ہی اور وہ عبا جسکا نام عجب ہی یعنے عجب پیدا کرتی ہی عب ہی ای یہ
رنج و عنا تجکو لازم ہی کہ دوئی کو مثل گنیم ملمع کے چلادے اور یہ لمعہ اور چمک سراب
کی جو دھوکا دے رہی ہی اس سے چشم بند کرلے **معنے معماے نثر** سدہ کے درمیان
مین جا آنے سے سجادہ ہوتا ہی حرف الف جو لفظ رد کو بر مین لیگا ردا ہوگا لباس
کا سر لام اور پا سین ہی جب بیسر و پا ہوگا با رہیگا اور با پر عین رکھنے سے عبا خرقہ
کا دامن کوتاہ کرنیکو حرف آخر اُسکا کہ ہا ہی ساقط ہونے سے خرق رہیگا **معنے
معماے مثنوی** جادہ کے لفظ پر سین آنے سے جو رقم مہر کی ہی اور جسکا اشارہ
نہد چہر سجادہ ہوتا ہی کلمہ ردا کے نیچے درد ہی اور وہ لفظ دا ہی ردا مین لفظ رد موجود
ایسے ہی عبا مین عب اور عجب کا اول آخر بھی عب ہی لمع پر میم لانے سے ملمع
ہوتا ہی اور جو یہ میم چشمہ دار نہین ہوتا اسلیے چشم بر دوز کہا ہی **محسنات
کلام** رد خلق در برد دونون حرف کیسے موافق وارد ہوے ہین اور رد کا رد در
اور در کا رد درد عباے فقر عبارت و عبادت مین بھی عبا موجود مہر کا چہرہ رکھنا
کیا ہی ابلغ ہی کہ ہمہ تن بصورت چہرہ کے ہی اس مصرعہ مین کیسے اچھے لفظ

ع درزیر ردا براے وردست + جمع ہین ملمع مین دو میم کا ہونا برعایت دوئی کے
کیسا خوب ہی اور پھر دوئی سوز کہکے ایک میم گرا کر ملمع رکھنا الاختلاف مخفی نرہے
کہ تیسرے شعر مین ع عناب عبا چو عجب شد کار + اصل کتاب مین یہ مصرعہ اسطور
پر لکھا ہی شرح سے کچھ معلوم نہین ہوتا شارح نے فقط یہ لکھدیا ہی و اگر نعوذ باللہ از
پوشیدن عجب و تکبر در ضمیر تو راہ یافت عبا کہ در بر کردہ عبا نیست عناست انتہی
اول تو عبا عنا کا معما او پر بھی مصرح نکال چکے ہین کیا یہ نہین جانتے ہونگے ع کہ
حلوا چو یکبار خوردند و بس + دوسرے سر مصرعہ نہ عبا موزون ہوتا ہی نہ عنا بلکہ تشدید
کے ساتھ خواہ عنا ہو خواہ عبا اور مشدد ہونا دونون سے ایک کا ثابت نہین لہذا
مین نے پہلے مصرع کے مقابلہ مین جو ردست ردا ہی اسکو عب سب عبا سمجھا ہی
اسلیے کہ ردا مین سے مصرح نے رد لیلیا ہی الف چھوڑ دیا ہی یہی حال عبا کا ہو کہ
عب لیلیا جاے اور عجب مین بھی عب موجود ہی آیندہ اپنی اپنی راے ہان کسی صحیح
کتاب مین صحیح نسخہ مناسب محل مل جاے تو ضرور قابل تسلیم ہوگا الاختلاف
متن مطبوعہ مین تیسرے شعر مین عناب عبا بجاے عب ست عبا کے اور چون میم
طمع میم ملمع کی جگہ غلط ہی ایسے ہی الف مجردہ بجاے مجرد ـ

نکتہ پنج نقطہ لفظ تسبیح کہ موافق پنج حروف اوست پنج مہرہ الیست در سلک
اوقات خمسہ عبادت کہ بمدد پنج انگشت حواس خمسہ را از پنجہ پنج حرف شیطان
امان دہد **شعر** در سبحہ ہست طرفہ کمانی زجا + در چلہ زو گوشہ گیر کردہ بدیوان
غزا + **اللغات** تسبیح معروف و سبحان اللہ گفتن و کلمہ تمجید مہرہ دانہ تسبیح اوقات خمسہ
پنج وقت نماز حواس خمسہ کا بیان اوپر کئی جگہ ہو چکا جا علامت برج قوس کی دیوان
جمع دیو اے شیطان غزا جنگ باد شمن دین **معنے ترکیبی نثر** پانچ نقطے جو لفظ تسبیح مین
مثل پانچ حروف لفظ تسبیح کے ہین پانچ مہرے ہین اوقات خمسہ عبادت کی لڑی
مین جو بمدد پنج انگشت حواس خمسہ کے کہ مراد حضور قلب سے ہی پنجہ پنج حروف
شیطان سے امان دیتے ہین یعنے ذات شیطان سے **معنے ترکیبی نثر**

سبحہ کی سپاہ مین کہ اُسکے دانے ہین عجیب ایک کمان ہی کہ وہ جا ہی علامت برج قوس کی جسکے چلہ مین گوشہ گیر شیاطین پر غزا کرتے ہین اور طرفہ کہنے کی وجہ یہی کہ گوشہ مین غزا کرتے ہین اور اسی کلمہ مین لاحول ولا قوۃ بھی ہی جس سے شیطان کور ہوکے بھاگتا ہی **معنے معماے نثر** سواے تلازم پنج کے اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا **معنے معماے شعر** سبحہ کی لفظ مین جو جا ہی جب گوشہ گیر ہوگی سیہ رہے گا اور جا علامت برج قوس کی **محسنات کلام** نثر کے کیسے لفظ پنج مع مناسبات اُنکے مذکور فرمائے ہین اور نظم مین کمان کی رعایت سے جو جا ہی چلہ اور گوشہ ایراد فرمایا ہی **الاختلاف** اتنے ہی کسے نکتہ مین تین مطبوعہ مین لکھا ہی وز چلہ زد گوشہ گیر بجاے وز چلہ زو گوشہ گیر کے یہ نکتہ میری کتاب مین نہین تھا متن مطبوعہ سے لکھا آگے نکتہ سروپاے ذکر ہی الخ۔

نکتہ سروپاے ذکر ذر یعنے پاشیدن تخم دعاست اول و آخر ورد و دیعنے دوستی خداست **نظم** ذکر گوی بگذر از نفرین و شر + ذکر آمد از پریشانی گذر + ورد خوانی دل بروب از تخم کین + ورد قلب آمد درواے پاک دین + **اللغات** ذر کے معنے خود مصرح نے لکھدیے ایسے ہی ود کے نفرین بالکسر بددعا و بدگوئی **معنے ترکیبی نثر** دونون فقرون کے معنے مصرح نے لکھدیے ہین اور لکھنے کی کیا حاجت ہی **معنے ترکیبی نظم** اگر خداے تعالے کا ذکر کہتا ہی اور اُسمین مشغول ہی تو نفرین و شر سے الگ ہو اسلیے کہ خود ذکر اس پریشانی سے گذر کرنے اور الگ ہونے کو بتا رہا ہی اور اگر ورد پڑھتا ہی تو دل کو کینہ سے صاف کر ڈال اسواسطے کہ ورد کا قلب در و ہی جسکے معنے ہین اُسمین یعنے دل مین کین و عداوت مت رکھ **معنے معماے نثر** مثل معنے ترکیبی کے معمائی معنے بھی نثر کے ظاہر ہین کہ ذکر سے ذرا اور ورد سے ود نکالا ہی دونون کا سروپا لے لیا ہی **معنے معماے نظم** ذکر پریشان گذر ہی ورد کا قلب درو ہی **محسنات کلام** از پریشانی گذر کیسا بلیغ ہی ایک یہ کہ ذکر کو پریشان کرنے سے گذر ہو جاتا ہی دوسرے یہ کہ ذکر کے وقت پریشانی سے

محترز رہے۔

حکایت یکے از کرم روان دوران را از اجازت سماع پرسیدند گفت سماع راہرو یرا مسلم ست کہ در دور چرخ آسمان وار قدم بر سر دائرہ آفتاب زند وا نیمعنے روشن ست از لفظ سماع دریاب کہ سماع بر سر آفتاب ست **شعر** خورشید را اگرچہ قدم بر سر سماست + وقت سماع بین کہ سرش زیر پای ماست + **اللغات** سماع بفتح شنودن و رقص و سرود و وجد مجازاً دور چرخ رقص و وجد سین علامت شمس کی ہی نجوم مین عین آفتاب **معنے ترکیبی نثر** ایک کو کرم روان عشق خدا سے اجازت سماع سے پوچھا کہ شرعاً اسکی اجازت ہی یا نہین کہا سماع اُس سالک طریق عشق کو مسلم ہی کہ دور چرخ یعنے رقص مین آسمان کی طرح قدم دائرۂ آفتاب پر رکھے ایسا کرم رو اور صاحب علو ہو اسواسطے کہ لفظ سماع سے یہ بات روشن ہی دیکھ لے کہ سماع سر پر آفتاب کے ہی **معنے ترکیبی شعر** خورشید کا اگرچہ قدم سما کے سر پر ہی لیکن سماع کے وقت تو دیکھو کہ اُسکا سر نیچے ہمارے پائون کے ہی کہ ما کے نیچے عین ہی بمعنی آفتاب **معنے معمائے نثر** سماع مین سما آسمان ظاہر الف سما کا پایے آسمان اور اسکے قدم کے نیچے آفتاب جو عین ہی موجود **معنے معمائے شعر** سما مین خورشید کا قدم سر سما پر ہی اور وہ سین ہی جو رقم شمس کی ہی اور وقت سماع کے دیکھ کہ سر آفتاب کا ہمارے قدم کے پیچھے ہی اور وہ لفظ ما ضمیر متکلم کی ہی جسکے نیچے عین ہی کہ بمعنی آفتاب کے ہی **محسنات کلام** دوران دور چرخ آسمان دائرہ لفظ روشن بلفظ آفتاب مناسب کرم روان کے دو معنے ایک کرم رو راہ خدا کا دوسرے کرم جان والا حرارت عشق سے۔

فصل فی ذکر الفقر والارشاد

نکتہ قاف در عربیت راجع را گویند و قاف تابع را و را بیندہ و مطالع را صاحب فقر

کسے باشد کہ اولا از بدعت وہوا باز گردد وبمتابعت شریعت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم
سرفراز گردد تا عاقبت بسعادت دیدار حق از غیر بے نیاز گردد **قطعہ** در لغت مخرج آب ست
فقیر آمد ازان + مخرج چشمہ حکمت دہن فاے فقیر + ہر کرا پست شکست ست فقیرش خوانند
زان برای رہ حق پشت فقیر ست کسیر **اللغات** فقیر معروف و مرد پشت شکستہ
واب راہ کاریز وجوے گرد اگرد نہال کسیر شکستہ مطالع جمع مطلع نکلنا ستارہ وغیرہ کا
اور جگہ نکلنے کی و نام کتاب در منطق **مغنے ترکیبی نثر** اس نکتہ کی نثر مین مصورح نے
فقر کے حرفون مین تطرف کر کے بعبارت سہل و آسان خود ہی تشریح و تفسیر
کردی ہی کہ محتاج اور بیان کی نہین نہ کسی معما کھولنے کی **مغنے ترکیبی قطعہ** لغت
مین فقیر مخرج آب کو کہتے ہین اس سبب سے دہن فا فقیر کا مخرج چشمہ حکمت کا ٹھہرایا ہی
اور اسکے سوا پشت شکستہ کو بھی فقیر کہتے ہین یہ صفت بھی اسمین ہی کہ اسمین راراہ
حق کی ہی اسکے سبب سے اسکی پشت کسیر ہی اے شکستہ اور شکستہ اس سبب سے
کہ را خط النسخ مین کبڑی لکھی جاتی ہی بکذا صورتہ ر اور کوئی مغنے ترکیبی و معمائی اسمین
بھی نہین ہین **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کسیر ہونا پشت فقیر کا یہ کہ قاف فقیر کا
مکسور ہی اور اس لفظ مین واقع گویا اسکا ایک عضو ہی انتہی شارح نے کسرہ قاف کا لحاظ
کر کے فقیر کو پشت شکستہ کیا یہ نہ خیال کیا کہ مصرعہ مصورح مین زان براے رہ حق الخ وارد
ہی یعنے مصورح تو راے راہ حق سے پشت فقیر کو کسیر کہتے ہین اور صریح نہ کسرہ
وغیرہ سے ۔

نکتہ فقیر را گاہے فقر فخر شود کہ قاف قساوت قلب او بجاے دندان خوف
وخشوع منکسر ومتعدم شود **شعر** دل درویش بود آئنہ لطف خدا + رونما آمدہ خورشید
دل او بہ صفا + **اللغات** قساوت بفتح سخت دلی اور سیاہ دل ہونا خشوع
بضمتین عجز و فروتنی وخوف ومنکسر بالضم وکسر سین شکنندہ و منعدم نیست
شوندہ **مغنے ترکیبی نثر** فقیر کو کبھی فقر فخر ہو جاتا ہی مگر جبکہ قساوت قلب کا قاف
دندان خاے خشوع سے شکستہ اور معدوم ہو جاے یعنے سخت دلی مثل عجز و فروتنی

اُسمین پیدا ہوجاوے **معنے ترکیبی** شعر دل درویش کا ایک آئینہ لطف خدا کا ہی اور ایساصاف کہ خورشید جیسا اُسکے دل کا رونما ہی جواندک شی ہوتی ہی **معنے معمائے** نثر فقیر کا قلب قاف ہی جب یہ قاف دندان خائے خشوع سے شکستہ و معدوم ہوجائے گا فخر حاصل ہوگا دندان خائے خشوع باعتبار دندان شین خشوع **معنے معمائے** شعر شعر مین خورشید مذکور ہی لیکن مقصود شید سے ہی کہ وہ بھی بمعنی آفتاب کے ہی اور دل شید کا دلیش جب کلمہ رو کا اس سے رونما ہوگا درویش ہوجائیگا **محسنات کلام** فقیر فقر مین باہم اشتقاق قساوت قاف قلب تینونمین سر کلمہ قاف آیسے ہی خا خوف خشوع مین سر کلمہ خا۔

نکتہ فقر سواد الوجہ فی الدارین ست ازروی لفظ نظر کن کہ چون روے فقیر رابکشائی قیر یابی کہ بر سیاہی دلیل ست و در کتابت چون پردہ دال درویش راازپیش برداری سوادرویش بینی **رباعی** مسکین کہ رخش بخون دل مشکین ہست + بنگر کہ سواد وجہ فقرش این ست + دردلش زشر دیو آشفتہ شود + نیک ست کہ حاصل دلش تسکین ست **اللغات** قیر بالکسر نام روغن سیاہ بدبو سواد سیاہی دیو شیطان آشفتہ پریشان **معنے ترکیبی نثر** حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الفقر فخری یعنے فقر میرا فخر ہی اور یہ بھی فرمایا الفقر سواد الوجہ فی الدارین فقر روسیاہی ہی دونون جہان مین چنانچہ تصدیق اس قول کی اسکے لفظ سے ہی یعنے لفظ فقیر کی طرف نظر کر کہ جو منہ اسکا کھولے گا قیر پائیگا جو سیاہی پہ دلیل ہی اور سیاہی کو جتاتی ہی یہ بات تو ازروے لفظ کے ہی اور ازروے کتابت کے یہ کہ جب درویش کے منہ پر پردہ جو دال ہی اور اُسکے سامنے پڑا ہی اُٹھائیگا سواد اُسکے رو کی دیکھیگا یعنے رونیش سیاہی کا لکھا ہوا نظر آئیگا **معنے ترکیبی قطعہ** مسکین کو دیکھ کیسا منہ اُسکا مشکین ہی بس یہ سیاہی بھی اُسکی فقر کی ہی ہی اور جو درویش کہ شر دیو سے آشفتہ ہوئے وہ نیک ہی اسواسطے کہ اُسکا حاصل تسکین دل ہی **معنے معمائے نثر** یعنے رو فقیر کا اگر کھولیگا جو فا ہی

توقیر پائیگا اور درویش کے روکا پردہ ڈال ہی جب اسکو اُٹھا دیگا روسیاہ دیکھیگا اور واقعی لفظ روسیاہی کا لکھا ہوا سیاہ ضرور ہی ہوگا **مغنے معماے قطعہ** مسکین کا رُخ مسک ہی جو سیاہ ہوتا ہی مسکین مشکین **تصحیف** درویش آشفتہ شر دیوہی نیک ست کا مقلوب تسکین **محسنات کلام** مسکین مین مشکین مسکین دونون مسکین مسکین بھی ہوسکتے ہین ایک بمعنی فقیر اور دوسرا منسوب بمسک ہمچو منسوب بمشک **الاختلاف** متن مطبوعہ مین رخش خچون بجاے بخون غلط ہی—

نکتہ نشان یکرنگی از اجزاے لفظ صوفی پیداست اول او صاد ست کہ بر نود دلالت میکند و آخر او فا و یا کہ ہمان نود ست و اسم واو و نیز کہ الف وحدت درمیان وار د اطرافش از یک جنس نشان وارد **قطعہ** اہل صفا راز رہ اتحاد + اسم بسے لیک مسمی یکی ست + ہست یکی چل بحساب جمل + خود مثل ست اینکہ چہل با یکی ست + **اللغات** صوفی پشمینہ پوش اسواسطے کہ صوف پشم کو کہتے ہین اور صوفی وہ ہی جو غیر حق سے اپنے دل کو صاف و نگاہ رکھے اتحاد بالکسر ایک ہونا اور یکے نگاہ رکھنا جمل بضم جیم و تشدید و تخفیف میم حساب اعداد حروف ابجد **مغنے ترکیبی نثر** اجزاے لفظ صوفی سے نشان یکرنگی صوفی کے ظاہر ہین اور وہ یہ کہ پہلا جزاُسکا صاد ہی جسکے نوّے عدد ہین اور آخر مین فا و یا کہ اُنکے بھی نوّے ہین رہی واو اسکے درمیان الف وحدت کا ہی اور اِدھر اُدھر الف سے ایک جنس کے دو حرف کہ وہ دو واو ہین بس سب اجزا ایک صفت رکھتے ہین **مغنے ترکیبی شعر** جو اہل صفا ہین اُنمین ایسا اتحاد ہوتا ہی کہ گو اسم مختلف اور متعدد ہون لیکن مسمی سب کا ایک ہوتا ہی دیکھو حساب جمل مین چل یکی ہی اور یکے چل ہی اگرچہ نام بدل گئے مگر حال ایک ہی رہا جیسے کہ یہ بات خود مثل اور مشہور ہو رہی ہی کہ چہل با یکی ہی **مغنے معماے نثر** اس نثر کے معما کی بھی مصرح نے تشریح کردی ہی زیادہ کی کچھ حاجت نہین **مغنے معماے قطعہ** چل اور یکے کہ اسکے عدد بھی چل ہین دونون ایک ہین **محسنات کلام** صوفی کی

صفت

صفت کو جو یکرنگی ہی مصرح نے کیسی خوبی کے ساتھ ثابت کیا ہی خصوصًا واو مین جو اتحاد نکالا ہی کیسا خوب ہی اسم بسے مسمی یکے کیسے متضاد ہین اور صاف شستہ **لفظ الاختلاف** شارح نے اکثر خارجی باتین نقل کی ہین مجکو اُنسے کیا اُنکی راے۔

نکتہ مرید از میم دہان مرشد آنگاہ رشد یابد کہ در مد نظرش مد در رش نور طاعت حق بیند **قطعہ** لازال وجہ المرشدین مخدشا + من سجدہ اللہ جل ثناءہ + فانظر الی اجزای لفظ المرشد + مرش علی وجہ الدلیل بناءہ + **اللغات** مرشد بالفتح وکسر شین راہ راست بتانے والا ارشد مصدر مجرد اسی کا مد بالفتح کشش وآب خیز وآب سیل وبسیاری وافزونی آب رش بالفتح وشین مشدد چکیدن اور چکیدگی لازال ای ہمیشہ مخدش بالضم میم وکسر دال خراش یا بندہ وبفتح دال خراش یافتہ **مغنے ترکیبی نثر** مرید میم دہان مرشد سے اُسوقت رشد پائیگا کہ اُسکی مد نظر مین مد اور رش نور طاعت حق کا دیکھے ای افزونی اور چکیدگی یعنے یہ سمجھے رہے کہ اسکی مد نظر سے نور طاعت حق کا بٹتا ہی **مغنے ترکیبی قطعہ** ہمیشہ رو وپیشانی مرشدون کی خراش یافتہ ہی اللہ جل ثناءہ کے سجدون سے آب تو دیکھ تو اجزا لفظ مرشد کی طرف کیسا مرش صورت دلیل پر جو انکی بنا ہی کہ وہ دال ہی رکھا ہوا ہی اور مرش کے مغنے خراشیدن ہین مطلب یہ کہ یہ خراش وجہی خلقی وجبلی ہی نہ کسبی **مغنے معماے نثر** مرشد کا میم گویا دہن ہی اور دہن کے نیچے ہی رشد رکھا ہوا ہی اور مرشد کے اول آخر سے مد حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین اسکے رش ہی **مغنے معماے قطعہ** مرشد کے لفظ مین مرش دال پر جو اس لفظ کی بنیاد ہی رکھا ہوا ہی **محسنات کلام** مد نظر رش کیسا ابلغ مذکور فرمایا ہی جسمین مغنے ترکیبی بھی ہین اور مد اور رش اس سے بھی نکلتا ہی وجہ الدلیل کیا ہی خوب ہی کہ دال دلیل ہی اصل بنا لفظ مرشد کی اُسکی ذات پر مرش رکھا ہوا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے رشد کے رسد لکھا ہی شاید کاتب نقطے بھول گیا ہو لیکن مین نے قطعہ مین تبدیل کیا ہی یعنے پہلے مصرعہ کے بعد

چوتھا اور دوسرے کے بعد تیسرا اور بنا قافیہ کی ثناء ہ اور بناء ہ ناظر سلیم طبع پر نقص بے ترتیبی مصاریع کا الفاظ قطعہ سے مخفی نہین رہیگا فافہم وتطابق۔

نکتہ مشایخ را کہ مشی بطریق سنت نباشد در متابعت ایشان خلق را جز آخ و نالہ حسرت حاصل نشود و مرشد کہ قلبی کند راہ نماے بود کہ از پیروی جزوی شرم روی نہ نماید **قطعہ** پیشوا را بجز از واى نباشد ز عقب + پیش بینی علوم ار نبود در دنیش + شیخ بے علم کہ با زہد خنک جوید صدر + جاے آن ست کہ خوانی یخ بالا نشینش + **اللغات** مشی بالفتح چلنا آخ بتشدید خا و فتح اول کلمہ افسوس و پلیدی قلبی ناراستی واے بھی کلمہ حسرت و افسوس کا ہی یخ برف جو ولایت مین برستا ہی **معنے ترکیبی نثر** یعنے وہ مشایخ کہ جنکی مشی ای چال چلن طریقہ سنت پر نہین ہی اُنکی پیروی مین خلق کو سوا اخ اور نالہ حسرت کے کچھ حاصل نہین ہوگا اور جو مرشد کہ قلبی کرتا ہی یعنے کھوٹا اور مکار ہی وہ ایک ایسا رہنما ہی کہ اُسکی متابعت سے سواے شرم وخجالت کے اور کوئی صورت نظر نہین آتی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص پیشوا ہی اور اپنے دین کے علوم کی پیش بینی نہین رکھتا تو انجام اُسے اُس واے سے جو اُسکے پیچھے لگی ہوئی ہی کام پڑے گا اور جو شیخ جاہل بے علم ہی زہد خنک کے ساتھ بالا نشینی ڈھونڈھتا ہی وہ ایسا ہے کہ اُسکی نسبت تو کہے کہ یہ ایک یخ ہی اور اسکے اوپر شین ہی یعنے عیب و زشتی **معنے معماے نثر** مشایخ مین مشی بھی موجود ہی اور اخ بھی موجود مرشد کی دال رہنما ہی اور اسکے پیچھے شرم لگی ہوئی جو قلب مرش کا ہی کہ مرشد کا جز ہی **معنے معماے قطعہ** پیشوا کے اول مین اگر لفظ پیش نہو گا جسکا اشارہ پیش بینی علوم ار نبود ہی تو واے رہے گا اور شیخ مین لفظ یخ اسکے اوپر شین موجود بس یہ شیخ وہ یخ ہی کہ جسکے اوپر شین یعنے عیب و زشتی ہی **محسنات کلام** پیروی آوردی اور روے مین بھی صورت وے کی ہی کیسے مناسب یکدیگر ہین یخ بالا نشین اگرچہ یہ سب مرکب لفظ ہین لیکن ایسے مذکور ہوے ہین کہ سب مفرد سے معلوم ہوتے ہین

جیسے یاخی بالاشین۔
نکتہ ایدرویش پردہ جمال توحید یکتاست ووحید آن باشد کہ آن پردہ رانگاہدارد
قطعہ ازچہ آمدسر موحد مو+ بازپاپائش ازچہ آمدحد+ کہ موحد شد آنکہ یک سرمو+
پای ازحد خود بروں نہ نہد+ **اللغات** توحید ایک ٹھہرانا اور خدا عزوجل کو ایک
جاننا یکتا اکہرا اور ایک تار موحد صاحب توحید **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین
ایدرویش پردہ جمال توحید کا نہایت ہی نازک وباریک ہی ذرا مین کفر عائد
ہوتا ہی بس موحد وہی شخص ہی کہ اُس پردہ کی نگہداشت کرے اور سررشتہ
ادب کو ہاتھ سے نہ دے **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین کچھ جانتے ہو کہ سر
موحد کا موکیون ہی اور پھر اُسکی انتہا حد پر کس سبب سے ٹھہری یہ وجہ ہی کہ تا معلوم
کرلین کہ موحد وہی ہی جو سرمو اپنی حد سے پانون باہر نہ نکالے **معنے معماے**
نثر توحید مین پردہ تا کا وحید پر تنا ہوا ہی **معنے معماے قطعہ** پھر موافق کلام
سابق کے فرماتے ہین کہ یہ سمجھتے ہو کہ موحد کے سر پر لفظ موکیون ہی اور اسکے
آخر مین حد کیون ہی یہ اشعار ہی اس بات پر کہ موحد وہی ہی کہ بال بھر اپنی حد
سے پانؤن باہر نہ نکالے اور تجاوز نہ کرے **محسنات کلام** یکتا کیسا ابلغ ہی کہ
بمعنی یگانہ کے بھی ہی اور درحقیقت توحید مین ایک ہی تا ہی بھی۔
نکتہ حرف اول شریعت وطریقت وحقیقت شطح واقع شدہ یعنے شطح کسی را
مسلم ست کہ بتاج شریعت وطریقت وحقیقت سرفرازی وپیشوائی حاصل
کردہ بالکشد شعر الشطح بحر فوق حاى الحل تبدی شطہ + والشرع عن طغیانہ
با الشح یحمی الساحل + **اللغات** شطح بیحیائی کرنا اور صوفیون کی اصطلاح مین
مخالف ظاہر شرع کی باتین کہنا حل بالفتح والتشدید حلال ہونا اور واجب ہونا
شط بالفتح وتشدید طا دور ہونا اور کرانہ کو ہان شتر کا طغیان بالضم حد سے گذرجانا
شح بہرسہ حرکت وتشدید حا ومشہور بالضم حرص وبخل یحمی حمایت سے بمعنی
نگہداشتن **معنے ترکیبی نثر** شریعت اور طریقت اور حقیقت تینون کا پہلا

حرف شطح واقع ہوا ہی یعنے ایسا اتفاق پڑا ہی کہ پہلا حرف اگر ان تینون کا لیلو تو شطح
ہوجاتا ہی اس سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ سطح اسکو مسلم ہی جس نے تاج شریعت اور
طریقت اور حقیقت سے سرفرازی و پیشوائی حاصل کی ہو یعنے ان تینون مراتب
کی حد کو پہونخ گیا ہو تو البتہ شطح اُسکو جائز ہوگا نہ کہ جیسے فقیر بے ادب ذرا مین
خلاف شرع بکنے لگتے ہین بدون وصول اُس مقام کے اور اُسکو توحید ٹھہراتے ہین
معنے ترکیبی **شعر** شطح ایک دریا ہی اوپر حاے حل کے کہ ظاہر کرتا ہی اپنے شط
یعنے دوری کو اور خود جتاتا ہی کہ مجھسے دور ہی رہ اور شرع اُسکی طغیان اور حد سے
گذر جانیکی نگہداشت کرتا ہی کنارہ کے مطلب یہ کہ شرع اس دریا کے طغیان سے
کنارہ کرنے اور بچنے کو کہتا ہی کہ خلاف شرع ہی **معنے معماے نثر** اس نثر مین بس
یہی کہ شریعت کی شین اور طریقت کی طا اور حقیقت کی حا جمع کرنے سے شطح حاصل
ہوتا ہی اور معما نہین ہی **معنے معماے شعر** لفظ شط کا حا پر لانے سے شطح ہوجاتا ہی
محسنات کلام بحر اور شط اور شرع اور شریعت کہ نہر بزرگ کے معنے مین ہی
اور طغیان اور ساحل بسبب مراعات و مناسبات **الاختلاف** **متن** مطبوعہ مین
بجاے والشرع کے والتزع یہ صورت لکھی ہی اور ایسا حلا با وصف الف ولام کے
کہ بعد مین پھر الف تنوین کا کیسا۔

حکایت نامداری را پرسیدند کہ منصور با وجود چندان من فضل و خرد کہ در سر
داشت چرا بصور قصور فکر صداے نام خود در عالم افگند و چون الف انا الحق
تیغ را بر ناے خود روا داشت گفت الحق نشناختہ آید کہ عارف چون ثابت قدم
نباشد عار بیند و صوفی تا ترک سر نکند وفی نبود **قطعہ** عارف آنکہ زرہ مرتبہ ارفع گردد +
گو سر خود بنہد زیر قدم بے اکراہ + صوفی آنگاہ شود صافی و یکدل کہ شود + ششجہت
از دل او یک جہت از وجہ اکہ + **اللغات** منصور نام ایک اولیا مشہور کا ہی
مَن بالفتح والتشدید شیرینی اور ترنجبین وغیرہ صُور شاخ حیوان جسکو بجاتے ہین
اور وہ جو اسرافیل حشر کے دن پھونکین گے صدا افگندن مشہور کرنا نا حلقوم وفی

تمام ہونا بہت ہونا وجہ بالفتح رو و اول روز و طور و طریقہ و برابر **معنے ترکیبی نثر**
ایک شخص نے نامدار نامور سے خواہ عالم ہو خواہ عارف پوچھا کیا وجہ ہی کہ منصور کو
تو من فضل کے بہت حاصل تھے اور اُسکے سر مین بھری تھی پھر کیون ایسا صور قصور
فکر کا بجاکے شہرت اور صدا اپنے نام کی جہان مین ڈالی اور مانند الف انا الحق کے
اپنے گلے پر تیغ روا رکھی کہا حق تو یہ ہی کہ تم نے اس بات کو نہین پہچانا کہ عارف
جو ثابت قدم نہین ہوتا عار دیکھتا ہی اور صوفی جب تک ترک سر کا نہین کرتا
وفی نہین ہوتا یعنے پورا اور کامل **معنے ترکیبی قطعہ** عارف جب مرتبہ کی رو سے
ارفع اور اعلے سب مین ہوگا کہ سر اپنا قدم کے نیچے بے اکراہ اور بلا اجبار کے
رکھدے اور صوفی اُسوقت صافی اور یکدل ہوگا کہ شش جہت اُسکے دل سے
ایک جہت ہوجاے اور اُسمین صورت خدا کی دیکھے یعنے ہر طرف معائنہ وجہ اللہ کا
کرے جیساکہ فرمایا ہی اینما تولوا فثم وجہ اللہ جدھر مُنھ کروگے تم اُدھر ہی
ہی وجہ اللہ کی **معنے معماے نثر** برعایت منصور کے لفظ نامدار کا ایراد فرمایا ہی
جو مشتمل بر وار ہی سر کلمہ منصور کا من ہی اور بعد اُسکے صور اسی واسطے من فضل
اور صور قصور فکر فرمایا ہی انا مین الف لفظ نا پر واقع ہی قدم عارف کا فے ہی
جب ثابت نرہیگی عار رہ جائیگا اور صوفی کا سر صاد جب ترک سر کریگا وفی
باقی رہیگا **معنے معماے قطعہ** عارف کا سر عین ہی اور پا فا جب سر کو نیچے
پانون کے رکھ لیگا ارفع ہوگا صوفی کا دل واو ہی شش عدد والی اسی لئے
شش جہت کہا ہی اور وجہ اللہ کا الف جب یہ شش جہت صوفی کے دل سے
یک جہت ہوجائینگے یعنے الف وجہ اللہ کا واو کی جگہ آئیگا تو صوفی صافی اور
یکدل ہوجائیگا بلحاظ الف جسکا ایک عدد ہی **محسنات کلام** قصور مین
بھی صور کا لفظ موجود اور صور و قصور اور صدا تینون مین صاد انا الحق کی مناسبت
سے الحق اور عارف کی رعایت سے نشناختہ ترک مین ایہام ہی کہ کلاہ کے معنے
مین بھی ہی برعایت سر شش جہت یک جہت اور سوا انکے **الااختلاف شارح**

نے لفظ نامدار کی نسبت کچھ نہین لکھا نہ یکدل کی نسبت متن مطبوعہ مین بجاے چون کے خود غلط ہی

الباب الخامس فی اطباق الاخلاق واقیاس الانفاس وفیہ فصول

فصل فی ذکر الشریف والدنی

نکتہ لفظ شریف ودنی دلالت میکند کہ از مردم شریف اگر در ابتدا شری آید بسبب فاکہ راجع ست ازان رجوع نماید و با مردم دنی ہر چند کہ دال یعنے دلیل وعدہ خیر پیش آرد در عقب بجہت نون ویا جز خامی وتاخیر ندارد **قطعہ**

حف الشریف بشف نحوظاہرہ + لکن فی قلبہ ریا من النعم +
وجہ الوضیع وضی واوجہ لکن + قصاء ایداہ ضیع الندم +

اللغات دنی ناکس شریف مرد بزرگ قدر اطباق بالکسر مطابق اور موافق کرنا و بالفتح جمع طبق اخلاق جمع خلق بمعنی خو اقیاس قیاس کرنا اور گھیرنا اور پیروی کرنا انفاس جمع نفس حف صیغہ ماضی کا ہی حف سے بمعنی خشک شدن گیاہ شف بالفتح والکسر وتشدید فا لاغر کر دینا غم کا تن کو اور جامہ تنگ و سود ونقصان نحو بالفتح طرف وراہ و مانند و قصد و آہنگ ونام علم ری بالفتح والکسر وتشدید یا سیراب ہونا قصاء بضم پایان ونہایت کسی چیز کی ضیع ضایع وخراب ندم پشیمانی اور پشیمان ہونا ضی بالفتح وتشدید یا روشنی **معنے ترکیبی نثر** لفظ شریف ودنی دونون دلالت کرتے ہین اپنے اپنے حال پر یعنے شریف آدمی سے ابتدا مین کوئی شر بھی ظہور مین آئے تو حرف فا جو اسمین ہی بمعنی راجع کے بہت جلدی اُس سے رجوع کرتا ہی اور ٹوٹ پڑتا ہی اور جو لوگ دنی ہین ہر چند کہ دال یعنے دلیل وہ ہما وعدہ خیر کا سامنے لائے اسکے پیچھے جو نون ویا

کانی لگا ہوا ہی یعنی خام وناپختہ کے اس سے وہی خامی وناپختگی اور تاخیر ظاہر ہو گی
معنے ترکیبی قطعہ گھیرا ہی شریف کو شف ای نزار ہی نے مثل اُسکے ظاہر لفظ کے
کہ شف گھیرے ہوے ہی لیکن قلب مین اُسکے پھر بھی رے وسیرابی ہی نعماے آلہی
سے اور وضیع کی صورت وضی کی ہی یعنی روشنی اور اوجہ لیکن اسکے کنارہ پر سامنے
اسکے ضیع رکھا ہی مع ندامت کے انجام وضیع کا ضیع وندامت ہی **معنے معماے**
نثر لفظ شریف کے اول شرے ہی جو معنے معمائی کی رو سے جز شریف کا ہی مع یا اور
معنے ترکیبی کی رو سے شر الگ ہی اور یا تنکیر کی علیحدہ اسواسطے کہ معما مین صورت
سے غرض ہوتی ہی اور آخر اسکے فا یعنی راجع ظاہر دلی کے اول دال دلیل وعدہ خیر
کی اور پیچھے اسکے نی لگا ہی جسکے معنے خامی وناپختگی ہین **معنے معماے** **قطعہ شریف**
کے اول شین ہی آخر فا جسکا مجموع شف اور یہ شف سر پاؤن سے اسکو گھیرے ہی
لیکن قلب مین اسکے رے بھی ہی جس سے شریف ریان وسیراب ہی وضیع کی صورت
وضی یعنے اوجہ لیکن اسکے سامنے ضیع مع ندم رکھا ہی **محسنات کلام** شریف ودلی
دونون سے کیسے مادے شر ورجوع اور دلیل وخامی کے نکالے ہین **الاختلاف** متن
مطبوعہ مین جف الشریف بجاے حف الشریف اور ریا کی جگہ ریا د قصاء کے بجاے
قضا ریداہ کے ٹھکانے نداہ ضیع کے بجاے اضیع سب خلاف معنے ترکیبی و
ومعمائی کے ہین۔
نکتہ خسیس اگر سی شمار از دل خود برگیرد ہمان خس باشد ونفیس را کہ سایہ ہمین
سرے آفتاب وار در اصل ست اگر وجاہتش نفی شود ودر انقلاب ماہیتش برگردد
ہنوز سی فن او بجا ماند **قطعہ** لو کان محتشم با لاصل مفتقرا + تدعوہ فی
الانعام محتش انعام + وذو الخطارۃ اذا وجہ حظار + للمرت فی اصلھم
یدعی با کرام + **اللغات** خسیس فرومایہ وناکس خسیس بالفتح وتشدید سین
ترہ کا ہوا اور کم کرنا خسیس ہونا نفیس مال بسیار اور چیز قیمتی وگرانمایہ وجاہت
خوبصورت اور روشناس ہونا اور صاحب جاہ وبزرگوار ہونا محتشم صاحب خدم

وحشم وخداوند شرم مفتقر فقیر ومحتاج رَت بالفتح والتشدید بہتر وخوک انعام بالکسر
نعمت دینا و بالفتح چارپایان محتش احتشاس سے جمع کرنا وجستن گیاہ ذوالخطارہ
صاحب قدرو بزرگی وحشمت **معنے** ترکیبی نثر خسیس اپنے دل سے اگر تیس شمار
کہ مراد کثرت سے ہی نہ عدد معین اُٹھائے اور اپنے فخر کی وجہین سمجھے تب بھی خس ہی
اور نفیس کہ سایہ سین سروری کا آفتاب کی طرح اصل مین رکھتا ہی اگر وجاہت
اُسکی نفی بھی ہوجاے اور انقلاب زمانہ سے ماہیت اُسکی بدلجاے جب بھی سی فن
ای بسیار فن وہنر اُسکے قایم رہینگے **معنے** ترکیبی قطعہ اگر کوئی شخص مفتقر الاصل
محتشم ہوجاے گا تو اُسکو بلائیگا تو انعام کے وقت مین واسطے ڈھونڈھنے گھاس
چارپایون کے اور جو صاحب قدرو بزرگی کے ہین اس سبب سے کہ وجہ بزرگی کی
انکی اصل بہتری اور سروری مین ہی تو بلائے جائینگے واسطے عزت واکرام کے
معنے معماے نثر خسیس کے دل مین سی ہی جسکو سی شمار کیا ہی اگر اس سی کو
اُٹھالیگا خس رہیگا نفیس کی اصل سین ہی اور رقم آفتاب کی بھی سین اور
اسکے اول لفظ نفی کا موجود اگر نفیس انقلاب زمانہ سے وجاہت اسکی نفی و
منقلب ہوجائیگی تو سی فن قایم رہینگے چنانچہ نفیس کا قلب یہی ہی **معنے**
معماے قطعہ محتش کو جو انعام انعام مین بلائینگے محتشم ہوگا انعام انعام تجنیس تام
الاختلاف متن مطبوعہ کے قطعہ عربیہ مین بجاے انعام اول کے انام اور اذما
کی جگہ ادنا غلط لکھا ہی۔

نکتہ رذل راچون راے وجاہتش نماند زلی کہ در بنیاد دارد ظاہر شود و نسیب
راچون نون انحناے قامت دولت واقع شود سیب وکرم اصلی جلوہ نماید
قطعہ چو مایہ نماند فرومایہ را + فرو ماند از محنت روزگار + در از دست دوران
در آید زپاے + نجیبی بزودی شود رستگار + **اللغات** رذل ناکس وفرومایہ
وبداز ہر چیز ذل ذلت ذگنا پانون کا اور زبان کا نسیب صاحب نسب اور غزل کہنا
سیب بالفتح بخشش واحسان نجیب شتر گزیدہ نجائب جمع ومرد اصیل

معنے ترکیبی نثر رذل کی جو را وجاہت کی جاتی رہیگی تو وہ ذل رہیگا اور لغز شین جو اسکی بنیاد مین ہین اُس سے ظاہر ہونگی اور نسیب کو جو نون کیطرح انحنا قامت دولت کا واقع ہو یعنے دولت برگشتہ ہو جاے جھک جھک کے سلام نکرے سیب وکرم اصلی اُس سے تب بھی جلوہ کریگا **معنے ترکیبی قطعہ** جب فرو مایہ کے پاس مایہ نہین رہتا تو محنت زمانہ سے عاجزا ور فرو ہو جاتا ہی اور اگر کوئی نجیب زمانہ کے ہاتھ سے گر پڑتا ہی اور پانون اسکا ڈگ جاتا ہی تو نجیب بہت جلدی رستگار ہو جاتا ہی **معنے معماے نثر** رذل کی را گر جانے سے ذل رہیگا کہ ذال وزا معما مین یکسان ہین اور نسیب کا نون جو منخنی ہوگا سیب رہیگا **معنے معماے قطعہ** فرد مایہ مین جب مایہ نہین رہیگا فرو رہیگا نجیب کا پانون با ہی جب بانرہیگی نجی رہیگا جو بمعنی رستگار شد کے ہی **محسنات کلام** دست دوران درآید وبرعایت دست پا ایسے ہی فرومایہ فرو ماند اور اسکے سوا **الاختلاف** شارح لکھتے ہین کہ کلمہ نجیبی اگر از پا افتد کہ حرف یاست نجیب می ماند کہ بمعنی رستگار یست انتہی مین اسکو کیسے مان لون اس سبب سے کہ نجیبی مین جو یا تنکیر کی ہی معنے ترکیبی کے واسطے ہی معنے معمائی کو کیا دخل معنے معمائی تو خاص لفظ مین ہونا چاہیے نہ سوا مین اور وہ لفظ خاص نجیب ہی کہ یا گرنے سے نجی رہتا ہی اور نجیب کے معنے رستگاری کے کہان ہین مجکو تو لغت مین ملے نہین البتہ نجی کے ہین اور معما مین نجی نجی دونون کی صورت معتبر ہی جیسے اسی نکتہ کی نثر مین رذل لکھا ہی اور صحیح بھی بذال معجمہ ہی اور را کو گرا کے زل بزاے معجمہ کے معنے لغزش کے لکھے ہین اور نکلتا ہی ذل بذال معجمہ بمعنی ذلت بس زا اور ذال کو یکسان جانکر بجاے ذل کے زل نکالا ہی اور ٹھرایا ہی متن مطبوعہ مین بجاے سیب کے سبب اور نجیبی کی جگہ بخیبی غلط ہی۔

نکتہ دندانہ سین سیادت کلید یست کہ از فتوحات حدیث انا مدینۃ العلم و علی بابھا یادت آید وسرو پاے نقابت دو وصلہ الیست کہ از شعار نقا و طہارت بت یعنے طیلسان ستر وعصمت آل عبا نقابت کشاید **نظم** سین سادات ہست

سوپہ مثال + شرفی بر سرادات کمال + در دل زندہ حسینی سین + مید ہد عرض عترت یاسین +

اللغات سیادت بالکسر بزرگی و سرداری مدینہ ہر شہر و شہر معروف نقابت بکسر ستودن
وستودگی وصلہ پارہ جامہ و کاغذ وغیرہ شعار بکسر وہ کپڑا جو بدن سے لگا ہوا ہو جیسے قبا ازار
کلاہ نقا بضم میم پاکیزگی بت کی تفسیر خود مصرع نے کردی طیلسان بالفتح ولام بہر سہ
حرکت معرب تالسان ایک قسم ردا اور فوطہ کہ عرب اور خطیب اور قاضی کندھون پر
ڈالتے ہین آل عبا باضافت و فتح عین مہملہ عبارت ہی حضرت فاطمہ رض اور علی رض اور حسنین
رضوان اللہ عنہم سے ردات بالفتح آلہ حصول کسی چیز کا یاسین ایک سورت ہی قرآن مجید
کی اور نام آنحضرت صلعم کہ جسکے معنے مین یا سین ای یا سید بھی لکھا ہی **معنے ترکیبی نثر**
دندانے سین سیادت کے ایک کنجی ہین کہ کشایشون حدیث انا مدینۃ العلم و علی
بابہا کے ہین مین علم کا شہر ہون اور علی رض اسکا دروازہ ہین تجکو یاد دلائی یعنے
سارے فتوحات و کشایشین بدون انتساب خاندان سیادت کے جو علی رض مرتضی
سے ہی ممکن نہین اور سرو پا نقابت کا کہ نقا اور بت دو ٹکڑے ہین کہ شعار نقاد
پاکیزگی و طہارت سے بت یعنے طیلسان ستر و عصمت آل عبا سے نقاب تیرے دیدہ کا
کھولدیتا ہی دو دو صلی مراد حسنین رض سے ہی جن سے سلسلہ سیادت کا جاری ہوا ہی
معنے ترکیبی نظم سین سادات کا مثل کنگرہ کے ہی جو ادات کمال پر رکھا ہوا ہی
جسکے بغیر حصول کمال کا ممکن نہین جیسے بدون اداۃ کے حصول کسی شئی کا متعذر
اور جو شخص حسینی ہی یعنے سید اسکے دل زندہ مین جو سین ہی زندہ اس سبب سے
کہ جو حسینی دل مردہ ہی وہ اس صفت سے معرا ہی بس وہ سین اس بات کو
عرض کر رہا ہی کہ یہ عترت یعنے اہل بیت یاسین سے ہی واضح ہو اگر بقول بعض
یاسین مین حرف یا ندا کا ٹھہرائین اور سین نام مبارک آنحضرت صلعم جب تو توحد
اس سین کا سین حسینی سے خود ظاہر ہی اور اگر نام مبارک مع یا کے تب بھی
اسمین سین ہی جس سے نسبت سین حسینی کی لگی ہوئی ہی **معنے معمائے نثر**
سیادت مین سین دندانہ دار بطور کلید کے یادت پر رکھا ہوا ہی نقابت کا سر

نقا ہی اور پا بت جو دو وصلہ سے ایما ہی **معنے معمائے قطعہ** سادات مین سین مثل
کنگرہ کے ظاہر ہر ادات پر واقع ہوا حسینی کے اول آخر حی ہی بمعنی زندہ اور اس
حی مین سین جو عترت یسین کو پیش کر رہا ہی او رجتاتا ہی **محسنات کلام** نقابت
اور یادت دونون کیا ہی خوب واقع ہوے ہین کہ یاد الگ اور تا ضمیر کی الگ ایسے ہی
نقاب علیحدہ اور تا علیحدہ اور معنی معما کی روسے یادت اور نقا او بت اور سوا اسکے او رمتامل
پر چھپے نہین رہینگے **الاختلاف** اول تو شارح نے لکھا آل عبا فرزندان حضرت
فاطمہ رض یہ تخصیص کیسے ہو سکتی ہی آل عبا مین حضرت علی رض اور حضرت عباس رض
اور انکی اولاد بھی تو داخل ہین دوسرے شارح نے لکھا کہ نقابت کا سر نون ہی
اور پا تا ہی حالانکہ یہ یون نہین ہی بلکہ پورا نقا ایک جز اور بت ایک جز دونون
سر و پاے نقابت ہین پھر اسکی کچھ تشریح نہین کہ وہ نت کیا ہوا اور جو قاف بجا وہ کیا
ہوا مجکو بڑا شک ہی کہ مصرح نے جو بت یعنے طیلسان الخ کہا ہی اس بت کو یہ کیا سمجھے ہین
ایسا معلوم ہوتا ہی کہ نت جا نکر نقابت سے نون تا اخذ کرکے نت بنالیا ہی جسکے کچھ معنے
معنے وہ نہین اور مصرح نے بڑی تصریح کردی ہی دو وصلی نقاد طہارت و بت و ستر و
عصمت دو دو لفظ لکھدیے ہین اگر ہماری وہ مثل ہو تو مصرح کیا کرین **شعر** بسے
شمع روشن کہ دودی نداشت + نمود دم بدانرا سودے نداشت متن مطبوعہ مین یاسین
اس صورت پر یس غلط لکھا ہی یہ مخصوص برسم خط قرآن ہی۔

نکتہ سین صدر سید متعبد آفتابیست کہ بالاے دست ہمگنان مکان دارد و شرفہ
شین شریف عفیف سر نشینی ست کہ درمیانہ اوریف یعنے کشتہاے امن و امان
اہل ایمان رونق جنان دارد **رباعی** ایمان برسالت آنکہ کامل دارد + از آل بدل
نجات حاصل دارد + این نکتہ ہم از لفظ رسالت بنگر + رست آنکہ حروف آل در دل
دارد + **اللغات** صدر سینہ و بالاے ہر چیز متعبد بروزن متفکر عبادت کنندہ
اور بہت عبادت کنندہ اور بتکلف عبادت کنندہ عفیف مرد پارسا و پرہیزگار از حرام
جنان بکسر جنت **معنے ترکیبی نثر** سین جو صدر مین سید متعبد کے واقع ہی ایک

آفتاب ہی کہ سبھون کے ہاتھون پر اسکا ٹھکانا ہی یعنے سب تعظیم و تکریم کرتے ہین جیسے سعدی نے فرمایا ع ہر کجا پای نہد دست بدارندش پیش + اور شرفہ شین شریف عفیف کا ایک سر نشین ہی کہ اُسکے بیچ مین ریف یعنے کشت امن و امان اہل ایمان کی باغ جنت کی سے رونق پا رہی ہین قید متعبد و عفیف موافق حدیث شریف کے ہی من سلك على طريقي فهو الي **معنے معماے رباعی** جو شخص کہ رسالت پیغمبر صلعم پر ایمان کامل رکھتا ہی وہ آل سے دل مین نجات حاصل رکھتا ہی یعنے اُسکو نجات حاصل ہی اور میری اس بات کو نہ مانو تو لفظ رسالت ہی کو دیکھو کہ وہی اس نکتہ کو بتا رہا ہی کہ جو شخص حرف آل کی دل مین رکھتا ہی وہ رستہ اور نجات یافتہ ہوگیا **معنے معماے نثر** سین رقم آفتاب کی ہی جو سید مین صدر لفظ پہ ہی اور اس سین کے نیچے لفظ ید حسب سین رکھا ہی بموجب اشارہ کہ بالاے دست ہمگنان الخ کے اور شین شریف کا ایک کنگرہ سر نشین ہی جسکے درمیان مین ریف یعنے کشت امن و امان اہل ایمان جنت کی ہی رونق رکھتے ہین **معنے معماے رباعی** رسالت کے اول آخر رست ہی اور دل مین اسکے لفظ آل موجود **محسنات کلام** سین صدر سید شین شرفہ شریف امن امان ایمان جنان یہ سب لفظ ہموزن اور ہر کلمہ بحرف واحد وارد فرمائے ہین اور تر اکتین جو کچھ ہین پوشیدہ نہین ہین **الاختلاف** بجاے کشتہا کے کشتمان بھی نسخہ ہی لیکن شارح نے جو معنے اسکے لکھے ہین لغت مین نہین ملے نہ یہ لفظ ملا شارح نے دیکھا ہوگا متن مطبوعہ مین بجاے میانہ اور ریف کے سایہ او خلاف و مخل معنی معما کا ہی۔

حکایت یکے از ظرفا گفتہ است کہ از صد سید روزگار کہ دعوی سیادت کنندہ صادق اند بدلیل آنکہ لفظ سیدہ است درمیان سد شعر چون بنداشت سین سید طامع زبد حالی + چون دندان طمع بر کند ماندہ دست او خالی + **اللغات** ظرفا بضم اول و فتح ثانی جمع ظریف بمعنی دانشمند و خوش طبع سد بالفتح و التشدید

عیب جیسے کنگی اور کری اور سوا انکے اور حائل و مانع میان دو چیز کہ لوگون نے بنایا ہو **معنے** ترکیبی نثر ایک نے ظریفون سے کہا ہی کہ زمانہ کے سو سیدون سے جو دعوی سیادت کا کرتے ہین دس سچے اور صادق ہین اس دلیل سے کہ سید دس کے درمیان مین سد ہی یعنے سو مین دس ہین **معنے** ترکیبی **شعر** سید طامع کا سین بسبب بدحالی کے مثل دندان کے ہی اور جب دندان طمع کے اُکھڑیگا تو ہاتھ اُسکا خالی رہیگا **معنے معماے** نثر سید کے اول آخر سے سد حاصل ہوتا ہی اور اسکے درمیان مین یا دس عدد والی ہی جو سد مین دہ ہی اور جو لفظ سد بہ صاد مستعمل ہی اور سید مین نکلا سد سین کے ساتھ اسکا کچھ مضایقہ نہین اول تو معما مین صاد و سین ایک ہین دوسرے اصل مین صد بھی سد ہی اسلیے کہ صاد حرف فارسی کا نہین ہی لیکن بنظر التباس سد کے جو حائل کے معنے مین ہی رسم خط اسکا صاد سے ہو گیا ہی جیسا کہ شصت کا حال ہی **معنے معماے شعر** سید کا سین دندانہ دار مثل دندان کے ہی اور نیچے اسکے لفظ ید بمعنی دست جب دندان سین کے توڑ ڈالینگے ید خالی دست رہ جائیگا **محسنات کلام** خالی و حالی دونون مین تصحیف ہی اور اس نقل کی نسبت ظرفا سے بنظر نہ کلیہ ہونے کے گی ہی اسواسطے کہ انکا اور شعرا کا ایک حال ہوتا ہی جب کوئی لطیفہ انکے خیال مین گذرتا ہی پھر بلا تکلف و توقف بدون کہے نہین رہتے **الاختلاف** شارح لکھتے ہین لفظ سید کے درمیان مین اگر یا نہو تو سد رہتا ہی بس حرف یا نے کہ دس ہی میانجی گری کر کے کلمہ سد کو سید بنا دیا انتہی آگے اور بحث صد اور سد کی لکھی ہی مع اور باتون کے کہ وہ بھی جیسی ہین ویسی ہین مین تو اس معنے پر حیران ہون کہ یا نے میانجی گری کر کے سد کو سید بنا دیا اسکا کیا مطلب ہی اور کیا غرض ہم تو یہ سمجھتے ہین کہ بس اتنی بات ہی کہ سو سیدون مین دس صادق ہین اور کاذب اور وہ صادق مین ایک یہ بات بھی معلوم ہوتی ہی کہ بارہ امام مشہور ہین لیکن بعض فریق ان بارہ سے بعض کے قائل نہین ہین بس کیا عجب کہ یہ ظریف بھی دو کا قائل نہو دس کا قائل ہو اسن رعایت

سے کہدیا ہو کہ صادق دس امام ہین اور صادق کا لفظ امام کے لیے کیسا مناسب ہی کہ ایک امام جعفر صادق بھی ہین اور امام باقر بھی صادق کہلاتے ہین۔

فصل فی ذکر الکریم و البخیل

نکتہ عین عطا آفتابی ست در شرف بالای افلاک تسعہ تافتہ و ندندے بریائیست از علا بر عقول عشرہ تفوق یافتہ **نظم** سخی بخت جدوے چو افگندپے + شود تاجی از بخت بر فرق وی + بود نخلہ نخلی کہ از روی ہوش + دہد دشمن و دوست را نیش و نوش **اللغات** افلاک تسعہ نہ فلک ند بالفتح و تشدید دال ایک قسم خوشبو بالکسر ہمتا و مانند ایسے ہی ندید ندی بفتحتین بخشش عقول عشرہ دس فرشتے کہ حکما کے نزدیک کل یہی دس ہین کہ سوا ے عقل اول کے ہر ایک نے ایک کو مع ایک آسمان کے پیدا کیا تفوق فوقیت پانا بخت بالضم شتران قوی بزرگ کہ خراسان مین ہوتے ہین بختی مفرد اسکا جد بالکسر و تشدید دال درستی و کوشش در کارے و بالفتح بہرہ و بخت و کنار جود بے نیازی و عظمت نخلہ بالکسر دادن چیزی کہ عوض آن ستانیدہ باشند و قرض حسنہ و بخشش بے عوض نخل بالکسر مگس انگبین و بالضم عطایہ **معنے ترکیبی نثر** عین عطا کا جو عطا ہی ہی ایک آفتاب در شرف ہی کہ افلاک تسعہ پر چمک رہا ہی اور افلاک تسعہ طا ہی جسکے نو عدد ہین یعنے یہ آفتاب تو چوتھے آسمان پر چمکتا ہی عطا کا آفتاب نوین آسمان پر دمکتا ہی اور وہ آفتاب عین عطا کا ہی اور ندندے کی وہ یا ہی علا سے جو عقول عشرہ پر فوقیت پائے ہوے ہی **معنے ترکیبی نظم** سخی جب شتر قوی اُسکی جد کا پے افگندہ ہوتا ہی یعنے ڈگمگا جاتا ہی تو اُسکے بخت کے سے ایک تاج اُسکے سر پر ہوتا ہی اور نخلہ یعنے بخشش ایک نخل ہی کہ از روے ہوش کے دشمن کو نیش اور دوست کو نوش بخشے دشمن کو نیش اسواسطے کہ وہ دیکھے گا اور پیچتاب کھائیگا **معنے معماے نثر** عطا کا عین آفتاب ہی کہ فلک تسعہ پر جو طا نو عدد والی ہی چمک رہا ہی اور ندندی کا یا پر جسکے دس عدد ہین جو عقول عشرہ

پر فائق ہی **معنے** معمائے نظم بخت بخت تجنیس تام روے ہوش ہا ہی جب نخل مین ٹبرھائی گئی نخلہ ہوا **محسنات کلام** تافتہ یافتہ تصحیف افلاک تسعہ عقول عشرہ مناسب یکدیگر کہ حکما کے نزدیک افلاک تسعہ انھین کے پیدا کیے ہین اور نیز شرف وا فلاک برعایت آفتاب دشمن دوست نیش نوش باہم متضاد یہ مناسب بنخل **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے ندندی ندیدی و بر پائے ست کی جگہ بر پایلی ست از علا کے ٹھکانے از علما نخلہ کی جگہ نخلہ غلط اور خلاف معما و بے معنی ہی۔

نکتہ کاف و میم کریم استنی ست کہ اگر ملک رے بہ بخشد ہنوز کم ست والف جواد استقامتی دارد در جود کہ اگر قدم بر سر دنی زند پیشش جوی باشد **قطعہ**

المال بحر الندی والکف ساحلہ + واسم الکریم لھا کر علی الیم +

جیم الجواد علی جو الھوی سحب + تجری بوادلہ غسل من الغم +

اللغات کم بالضم وتشدید آستین رے بالفتح نام شہر ندی بفتحتین بخشش کف بالفتح والتشدید پنجہ اور رکجانا اور روکنا اور جھاگ دریا وغیرہ کے کربالضم ایک پیمانہ ہی کہ بارہ وسق ہوتا ہی اور ہر وسق ساٹھ صاع اور سات ہزار اور سو رطل کو بھی کر کہتے ہین جو بالفتح وتشدید واو میان زمین و آسمان اور ہوا اُسکے درمیان کی ہوا آرزو کرنا و خواہش نفس اور ایک عنصر عناصر اربعہ سے نیچے کرہ نار کے سحب بضمتین جمع سحاب بمعنی ابر وادی جا ہی کشادہ میان کوہستان اور تودے اور پشتے جنسے پانی جاری ہو غسل بالفتح دھونا اور کسی کو مارنا و بالضم شستست وشو تمام بدن کی۔

معنے ترکیبی نثر مصنف کہتے ہین کہ کاف و میم کریم کا جسکا مجموع کم ہوا بمعنے آستین یہ ایک ایسی آستین ہی کہ اگر ملک رے بخشدے جو نہایت وسیع و خوش آب وہوا ہی تب بھی اُسکو کم ہی جانے اور الف جواد کا ایسی استقامت جود مین رکھتا ہی کہ اگر قدم اپنا دنی کے سر پہ مارے تو اُسکے سامنے ایک جو ہی دنی مراد دنیا سے **معنے ترکیبی قطعہ** مال دریا بخشش کا ہی یعنے پیدا بخشش کے واسطے

اور ہاتھ اُسکا کنارہ جیسے کنارہ کے سبب دریا سے مستفیض ہوتے ہین ایسے ہی دست
وہش کے طفیل مال سے فیض پاتے ہین اور نام کریم کا اُسکے حق مین ایک گہ ہی یم
پر کہ بقدر کرو کرور کے ایسے پیمانہ بزرگ سے اُس مال کو دیتا ہی اور جیم جواد کا ایسا ہی
جیسے زمین و آسمان کے درمیان مین بادل ہوتے ہین لیکن یہ بادل آرزو و
خواہشون کے جوف پر چھائے ہوے ہین وہ تو خنگون مین جاری ہوتے ہین یہ ان
خواہشون پر جاری ہو کے غم سے اُنکے مُنہ دھو دیتے ہین **معنے معماے نثر** کریم
کے اول آخر کم ہی اور بیچ مین رے موجود جود مین الف آنے سے جواد ہوتا ہی اور
یہی الف قدم جواد کا ہی جسکا قدم دال پر ہی اور دال سے مراد دنیاے دنی اور
اسی الف کے سامنے جو ہی **معنے معماے قطعہ** کریم کے دو جز ہین ایک کر دوسرا
یم مجموع دونون کا کریم اور اوپر جیم آنے سے جواد ہوتا ہی اور جواد مین لفظ جو بھی
داخل ہی **محسنات کلام** ہنوز کم ست کیسا لطف ہی یعنے تھوڑا یا آستین بھر قدم
جواد کا دنیا کے سر پر کیسا صریح ہی بجبر دکف وساحل اور یم برعایت بجر جیم جواد جو سب
مین سر کلمہ جیم قدم سر مناسب اُسکے **الاختلاف** شارح نے کر بضم کو بمعنی ماہی اور جو
کو بمعنی کاواکی کے لکھا ہی مجکو لغت مین یہ معنے کسی کے نہین ملے یہ جانے لغت سے
لکھتے ہین یا اپنے اندازا اور اٹکل سے جلتے ملتے لگتے لگا دیتے ہین اور سوا اسکے اصل
کتاب کے حاشیہ پر کف کی جگہ فلک اور ساحلہ کی جگہ منعمہ یہ دو نسخے اور بھی
ہین کہ شارح نے انھین کو اپنے معنی مین اخذ کیا ہی میری دانست مین کف و
ساحل سے بڑھ کے نہین ہین نہ لفظا نہ معنا چنانچہ شارح نے منعم کے معنے بخشیدن
کے لکھ کے لکھا ہی کہ مال دنیا دریا ہی اور کشتی اس دریا کی ایک موضع ہی کہ وہان
احسان واقع ہوتا ہی انتہی اب ناظرین کو نیک و بد کے تفرقہ اور تمیز کا اختیار
ہی وما علینا الا البلاغ متن مطبوعہ مین المال وبجر بعطف غلط ہی اور نہین معلوم
کہ غل لکھا ہی یا غسل مگر صورت تو غل کیسی ہی۔
نکتہ سم در لغت زہر ست وحت شتابندہ در سیر اشارت ست بدانکہ ہر کہ

درسماحت چون الف علم شود زہر ترک مال در دنیا بنوشد و در آخرت درشتافتن بجانب مغفرت وجنت بکوشد **قطعہ** سین آفتاب و ما بود اندر سماحت آب + حت نیز از برای تراشید نسبت فاش + یعنے چو مہر بر ہمہ کس تاب تازہ روی + چون آب باش تا کنی از فیض خود تراش + **اللغات** حت کے معنے خود مصنف رح نے تحریر فرما دئے سماحت بالفتح جوانمردی علم شدن مشہور ہونا فاش ای ظاہر تراش طمع و اُمید **معنے ترکیبی نثر** مصنف رح فرماتے ہین کہ سماحت جو جوانمردی ہی اسکا ایک جز تو سم ہی بمعنی زہر اور ایک حت بمعنی شتافتن بس اس بات سے یہ اشارہ ہی کہ جو کوئی الف کی طرح سماحت مین مشہور ہونا چاہے تو وہ زہر ترک مال کا دنیا مین پئے جب اس ناگوار کو نوشگوار کر لیگا تو آخرت مین جانب مغفرت اور جنت کے دوڑنے مین کوشش کریگا و اذلیس فلیس **معنے ترکیبی قطعہ** پھر مصنف رح فرماتے ہین کہ سماحت مین سین تو آفتاب کہ اُسکی رقم ہی اور ما آب رہا حت یہ ظاہر تراشیدن کے معنے مین ہی بس ان تینون اجزا سے یہ امر ظاہر وروشن ہی کہ آفتاب کی طرح ہر دم ہر کسی پر تازہ روئی کے ساتھ پر تو ڈالے اور پانی کے مثل نرم و مرطوب ہو کے رہے پھر اپنے فیض سے تراش یعنے توقع اور طمع فائدہ کی رکھے یعنے سماحت وہی ہی جو من و اذی سے خالی ہی اور موافق حال اُس شخص کے جسکی صفت مین سعدی رح نے فرمایا ہی **شعر** بدیدار مسکین آشفتہ حال + چنان شاد بودی کہ مسکین بمال **معنے معمائے نثر** اسمین معما سماحت کا ہی وہ خود ظاہر ہی **معنے معمائے قطعہ** سین اور لفظ ما اور حت مل کے سماحت ہوتا ہی **محسنات کلام** الف کی تشبیہ علم سے بے نقاطی و راستی مین ہی کہ علم بھی بے نقط ہی الف بھی بے نقط قطعہ مین لفظ سماحت سے کیسی خوبیان نکالی ہین فتامل **الاختلاف** متن مطبوعہ مین درسیر کی جگہ درسر اور بنوشد اور بکوشد مثبت کی جگہ دونون صیغ منفی لکھے ہین جانے معنے کیسے کرینگے۔

نکتہ نہایت بذل اگرچہ بذل افلاس میکشد اما چون در ہیئت مجموع او نظر کنی

بذ غلبہ کردنست ولام زرہ یعنے غلبہ کردن برخصمان بے سلاح بذل واحسان میسر نمی شود
قطعہ وررد دشمنان الف راونیزہ ایست + کز طعن شان بدار رساند بانقلاب +
باذل چو گشت بیمزہ از تشنگی فقر + بخشش ز انصراف رساند بلذ آب + **اللغات** بذل
بالفتح دادن ودرباختن ذل بالضم وتشدید لام خواری وخوار ہونا رد بالفتح وتشدید
دال لوٹانا راد جوانمرد وسخی انصراف باز گشتن انقلاب بدل جانا **معنے ترکیبی**
نثر اگرچہ بہت سا دینا اور خرچ کرنا ذلت وخواری مفلسی کو پہونچاتا ہی لیکن جب
بذل کی ہئیت مجموع پر نظر وغور کرو تو بذ کے معنے غلبہ کرنے کے ہین اور لام زرہ ہی
بس اس کیفیت سے اس لفظ کے یہ ثابت ہوتا ہی کہ دشمنون پر غلبہ کرنا بے سلاح
بذل واحسان کے ممکن نہین اور ہرگز میسر نہین ہوتا **معنے ترکیبی قطعہ** دشمنون
کے منھ پھیر دینے کو الف جو راد مین ہی یہی ایک نیزہ ہی جسکی طعن وضرب سے
اُنکو منقلب کرکے دار انقلاب کو پہونچائینگے اور جو باذل کہ تشنگی فقر سے بے مزہ
ہوگیا اُسکا نصیب لوٹ کر اُسکو لذ آب کو پہونچائے گا **معنے معمائے نثر** بذل و
بذل تجنیس بذل کے دو جز کرکے بذ کو لام سے ملایا جاے تو بذل ہوجائیگا **معنے**
معمائے قطعہ رد مین الف بڑھانے سے راد ہوا اور راد کا مقلوب دار ہا باذل جو
منصرف ہوگا لذ آب ہوگا **محسنات کلام** الف راد کو نیزہ کہنا کہ سیدھا مثل نیزہ
کے ہی اور نیز یہ کہ راد دشمنون کے رنج وایذا سے محفوظ رہیگا **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے رد کے روے اور راد کے زاد اور طعن شان کے
طعنشان غلط ہی۔
نکتہ ممسک شکست دو میم کہ بر سر دارد دو چشم تنگ اوست تا ہر کہ میم دہان
بدور مائدہ اش بکشاید چون سگ دامنش گیرد **قطعہ** گر نہد ممسک بزیر جیب
مسک + بردل کس زان بہ بند ظرف بوی + وز حرام آن کو سماحت میکند +
میکند پوشیدہ درسخت آبروی + **اللغات** ممسک بخیل مسک بالکسر معروف
مشک ظرف بمعنے حصہ وفائدہ سحت بالضم وضمتین حرام وکسب بد کہ موجب

تنگ وعار ہو جیسے کنا سے سودخواری ورشوت **معنے ترکیبی نثر** ممسک سک ہی اور
دو میم جو اُسکے سر پر رکھے ہوے ہین دو آنکھین تنگ اُسکی ہین اسواسطے کہ اگر کوئی
میم دہان کو اسکے دور مائدہ پر کہولے سگ کی طرح فوراً دامن اُسکا پکڑلے جیسے
عادت سگ کی ہی کہ اپنے رکھے رکھائے کھانے پر کسی کو بھٹکنے نہین دیتا **معنے
ترکیبی قطعہ** اگر ممسک اپنی جیب کے نیچے مسک رکھتا ہی تو نہین چاہتا کہ اسکے
بو کسی یار یا رفیق یا مرد شریف کو پہونچے ہرچند اُسمین کچھ نقصان نہین اور اگر کسب
بد اور پیشہ حرام سے کوئی سخاوت وجوانمردی کرتا ہی وہ سحت مین چھپے چھپے اپنی
آبرو کرتا ہی یعنے جب کسب اُسکا بد ہی ہر کوئی اُسکو ناچیز حقیر سمجھیگا بس وہ سماحت
مین حصول آبرو اور رفع سحت کا جانتا ہی **معنے معماے نثر** ممسک مرکب ہی دو میم
اور لفظ سک سے جو میمون کے دامن مین ہی **معنے معماے قطعہ** ممسک مین پہلا
میم جیب ہی جسکے نیچے مسک رکھا ہی کسی مقلوب سگ کا اور جو طرف بو کہا ہی بوسے
ارادہ ہی شم کا جسکا طرف میم ہی جب میم کو سگ پر رکھینگے مسک ہوگا سماحت مین
لفظ ماتحت سحت مین واقع ہی **محسنات کلام** صفت دوچشم کی تنگ کے ساتھ
نہایت ہی خوب ہی اور یہ ایما بھی کہ بعض کتون کی آنکھون پر دو نشان اور بصورت
آنکھ کے ہوتے ہین ممسک مین دو میم ہین مناسب اُسکے دو میم ایک
میم دہان دوسرا دور مائدہ کا کیسا چسپان واقع ہوا ہی چون سگ دامنش گیرد
کیا بلیغ ہی کہ ظاہر ممسک کا دامن سگ پکڑے ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین
وچشم تنگ دوچشم کی جگہ غلطی سے لکھا ہی یا واو سہو سے رہ گیا۔

نکتہ بخیل را چون سر بقا از بدن برداشتہ شود خیل او از برکات ترکات او ظاہر
ومعروف شوند وشیح را چون سر وپاے شجش بفنا فرسودہ گردد حی یعنے قبیلہ او از
برگ مرگ او زندہ گردد **قطعہ** اذا قطعت نبض اللتی ممسک + یری القوم
من متروکہ ممسک قنطار + ولو فی المنایا غیب الشحی وجہہ + تری
حی توب منہ عاد عن العار + **نظم** چو ممسک را نماند جامہ جاہ + مس قلبش

شود پیدا بہر راہ + وگر گردد مسامح بیسر وپاے + زر خالص شود نقدش بہرجاے + **اللغات**
تزکات جمع تزکہ کی زکوٰۃ دینا صدقہ دینا پاکی حاصل کرنا و ترکات جمع ترکہ شحیح بتقدیم حا برحیم بخیل وحریص
برک سامان قنطار یک پوست گاو پر زر منا یا بالفتح مرگہا جمع منیہ شسح بہرسہ حرکت و
تشدید حا و مشہور بضم حرص و بخل مح بالفتح و تشدید حا جامہ کہنہ و کہنہ شدن جامہ
ثوب جامہ اثیاب جمع عار ننگ وعیب **معنے ترکیبی نثر** بخیل کے بدن سے جو
سر بقا کا اٹھا لیا جاے یعنے بقا اُسکی ہو چکے تو اُسکے خویش وخیل صدقون اور
زکاتون کی برکتون سے یا ترکہ پانے سے گو چھپے چھپاۓ گمنام سے بڑے ہوتے ہین
سب ظاہر اور مشہور ہو جاتے ہین اور شحیح یعنے بخیل جب سر و پا اُسکے بخت کا
فنا سے گھس جاتا ہی اور دانہ اُسکے نصیب کا عالم ہستی مین نہین رہتا حی یعنے
کنبہ ولے اُسکے سامان مرگ سے زندہ ہو جاتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ عربی**
وفارسی جسوقت کٹ جائیگی وہ بنض کہ ممسک ہی یعنے چنگ زندہ بد نمین دیکھیگا
تو قوم کو متروک ممسک سے قنطار نبض ممسک اور قوم قنطار مثل زید عدل کے
اور اگرچہ موت ومر نیسے چھپنا حرص وبخل کا ہی اُسکی صورت سے مگر دیکھیگا تو پُرانے
کپڑے اُس سے ایسے جنسے عار سے عار آوے ای عار برابر ہے **معنے قطعہ فارسی کے**
جب جامہ جاہ ممسک کا نہین رہتا یعنے اپنے جاہ سے جاتا رہتا ہی تو ہر راہ سے مس
قلب ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی اور زر ہر ہی اُگلتا ہی اور مسامح یعنے جوانمرد جو بیسر وپا
ہوتا ہی تو زر خالص ہی اُس سے ہر جگہ نقد و موجود دیکھنے مین آتا ہی **معنے معماے نثر**
بخیل کا سر بے ہی جب یہ سر اُٹھا لیا جائیگا خیل رہیگا اور شحیح کا سر وپا شح ہی بمعنے
سر شکستن ہر گاہ کہ اسکا سر توڑا جائیگا حی رہیگا یعنے کنبہ برگ مرگ تصحیف یکدگر
ایسے ہی اوپر کے فقرہ مین برکات تزکات **معنے معماے ہر دو قطعہ** ممسک
ممسک تجنیس تام اول بمعنے چنگ زندہ دوسرا بمعنی بخیل شح مح اور عار عار
تجنیس ممسک کا قلب مس ہی جب اسکو لوٹینگے سم ہوگا جامہ جاہ تجنیس
زائد جاہ کا لفظ جامہ مین بھی موجود مسامح کا سر وپا مح ہی اور زر جید اسکا سام

جو اسکے قلب مین ہی **محسنات کلام** بخیل کی بے کی رعایت سے بدن اور بقا اور برداشتہ برکات سب ایسے لفظ ہین جن مین بے ہی سر بقا از بدن برداشتہ شود بقا کا سر جو بدن پر رکھا ہوا ہی اُٹھا لیا جاے اور امر واقعی ہی کہ وقت مرگ بقا کا سر بدن کے سر سے اُٹھا لینے مین سر اور بدن اور بر مناسب ہمدیگر **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ کو معرا چھوڑا کچھ شرح نہین کی متن مطبوعہ مین شجیج کی جگہ شجیع اور شجش کا بخلش متروک کو متروکہ غلط ہی۔

حکایت بیداری معن زائدہ را بخواب دید ہمچو الف درمیان خواب لباس خوب در بر و چون عین معن درمیان من حق تازہ رو و منور گفتش ای معدن کرم چون از سر دنیا گذشتی و از گوشہ برزخیان براے رویت رب برگشتی پاداش دل شاداب چہ یافتی گفت کنہ این معنی ندانستہ کہ معن چون برگردد جز نعم بہ بنید **نظم** شد پریشان جمعت برمک + لیک جمع ست نام شان بکرم + خشک شد زیر خاک و متاح ست + بسحاب کرم دل حاتم + **اللغات** معن روان شدن آب اور نام ہی ایک مرد کریم کا برزخ حائل و واقع میان دو چیز زمانہ مرگ سے زمانہ قیامت تک نعم جمع نعمت برمک بالفتح ایک شخص آتش پرست تھا پھر مسلمان ہو گیا تھا خالد نام اسکا بیٹا دولت عباسیہ مین وزیر ہوا بعد خالد کے یحیی اُسکے بعد فضیل اسکا بیٹا بعد فضیل کے جعفر اُسکا بھائی اعلی مرتبہ کو پہونچا اور دولت برامکہ اسی پر تمام ہوئی متاح بروزن فتاح آب کشندہ **معنے ترکیبی** نثر برعایت خواب کے لفظ بیدار سے اس حکایت کو مصدر کیا ہی کہ ایک بیدار نے معن کو جو بڑا سخی تھا خواب مین دیکھا الف کی طرح یعنے جیسے الف خواب مین لباس خوب کے درمیان مین ہی اُسکو بھی لباس خوب پہنے دیکھا اور جیسے عین معن کے درمیان من کے ہی ایسے ہی من حق سے اُسکو تازہ اور منور پایا کہا اُس سے کہ ای معدن کرم جب تو سر دنیا سے گذرا اور گوشہ برزخیون سے واسطے رویت رب کے لوٹا تو اپنے دل شاداب کا پاداش کیا پایا کہا تم نے کنہ اسکا نہین جانا ہی کہ معن جب لوٹیگا

نعم ہوگا **معنے ترکیبی نظم** مصرع کہتے ہین خیال کرو صدیان گذر گئین کہ جماعت برمک
کی پریشان ہوگئی لیکن اُسمین جو اہل کرم گذرے ہین اُنکا نام اُنکے کرم سے جمع ہی
اور حاتم اگرچہ خاک کے نیچے خشک ہوگیا یعنے خاک ہوگیا لیکن دل اُسکا بسبب ابر
بخشش کے جو ایک وقت مین برسایا ہی ویسے ہی آب کشندہ ای تازہ و پرنم ہی
معنے معمائے نثر خوب مین الف آنے سے خواب ہوتا ہی اور معن کی عین ظاہر
من کے درمیان مین ہی معدن مین دال سر دنیا ہی جب اس سے گذریگا وہی معن
رہیگا پاداش کا دل شاداب ہی معن کو لوٹنے سے نعم ہوتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
برمک کے پریشان ہونے سے بکرم ہوتا ہی اور حاتم کا دل متاح ہی **محسنات
کلام** لفظ بیدار کا ذکر خواب مین کیسا خوب ہی برائے رویت رب برگشتی کیدسیکین
انمین جمع ہین عین معن کیسا ابلغ ہی بمعنی ذات و عین معن جمعت اور جمعست
دونون مین لفظ جمع **الاختلاف** شارح نے اس حکایت کی بھی کچھ شرح نہین کی
متن مطبوعہ مین برزخیان کا برحیان برمک کی جگہ ہر یک غلط ہی۔

فصل فی الحریص والطامع والمنزوی والقانع

نکتہ قانع کہ از دست تفرقہ چون عنقا قدم در پس قاف قناعت نہادہ اگر قناع
آن قاف از پیش رو بردارد بعنائے دل مبتلا گردد و منزوی کہ از روے عزلت
عز دولت یافتہ اگر آن عز ضایع کند جز لت ملالت روزگار نہ بیند **نظم** قناعت
قناتیست از آبرو + صفاے روان دیدہ عین اندرو + بعشق از قناعت دلت
راہ جوست + چو برگشت بیند تعانق ز دوست + بعزلت برافراز سر ہمچو لام +
کہ در عزت آیے رفیع المقام + و گر گردن از تاج عزلت کشی + نہ بینی بجز علت و ناخوشی +
اللغات قناع بالکسر پردہ و پوشش کہ مقنع کے اوپر ہوتا ہی منزوی بروزن منحنی
گوشہ نشین تعانق بغلگیر ہونا عزلت بالضم جدا ہونا زن و فرزند سے اور بیکاری
قناعت بالفتح کاریز **معنے ترکیبی نثر** قانع نے کہ بسبب پریشانی اور تفرقہ کے

عنقا کی طرح قدم پیچھے قاف قناعت کے رکھا ہی اگر قناع یعنے پردہ اُس قاف کا سامنے
سے اُٹھا دے عناے دل مین مبتلا ہوا اور گوشہ نشین نے جسکو منزوی کہا ہی عزلت کی
روسے جو عز دولت کی پائی ہی اگر اُس عز کو ضایع کرے سواے لت ملالت زمانہ کے اور
کیا دیکھے **معنے ترکیبی نظم** قناعت ایک قنات یعنے کارینہ ہی بلکہ کارینہ مین تو یہی
پانی عرفی ہوتا ہی اُسمین آبرو بھری ہی جسمین صفائی جان اور روان نے عین دیکھی ہی
یعنے ذات وحقیقت صفا کی اور عشق کہ جس سے معشوق حقیقی تک پہونچتا ہی بدولت
اسی قناعت کے تیرا دل اُس عشق کی راہ پاتا ہی اور جو اس قناعت کو لوٹو تو یہی
قناعت تعانق ہی جو دوست سے بغلگیر ہوتا اور وصل پاتا ہی اور عزلت مین لام
کی طرح سر بلندی حاصل کر جیسے سب حرفون مین عزلت کے لام کا سرا اونچا
ہو رہا ہی تا عزت مین تو رفیع المقام ٹھہرے اور اگر گردن تاج عزلت سے نکال لیگا
سواے علت و ناخوشی کے اور کچھ نہین دیکھیگا **معنے معماے نثر** قانع کا تفرقہ عنقا ہی
اور عنقا کا قدم الف جو بعد قاف کے ہی اور قانع جو پردہ قاف کا سامنے سے اُٹھا
ڈالیگا عنا مقلوب رہیگا ایسے ہی قناع کا حال ہی اور قناع و قانع بھی مقلوب ہو کے
مثل ایک دوسرے کے ہو جاتے ہین یعنے قناع سے قانع قانع سے قناع عزلیت
کے دو جز ہین عز اور لت اگر منزوی اس عز کو ضایع کریگا لت پائیگا **معنے معماے نظم**
قناعت کا جزاول قنا ہی اور حرف آخر تا دونون کی ترکیب سے قنات ہوا جب اسکے
درمیان مین عین دیکھا جائیگا قناعت ہو جائیگا قناعت کا دل تعانق ظاہر ہی عزت
مین لام آنے سے عزلت ہو جاتا ہی عزلت کا تاج عین ہی اور گردن اسکی زا جب
گردن اس سے نکالینگے علت رہ جائیگا **محسنات کلام** تفرقہ عنقا قدم قاف
قناعت قناع یہ سب لفظ قاف دار برعایت قانع کے ہین اور دست قدم
پس پیش رو دل سب مناسب یکدیگر عزلت اور دولت ملالت تینون مین
لت موجود قناعت کے لیے آب جو آبرو مین ہی اور آب کے واسطے صفا و روان
غرض حرف حرف صنایع سے خالی نہین عین اندر و کیا ہی لطف رکھتا ہی قابل غور ہی

الاختلاف شارح نے اسکوبھی اپنے بیان سے محروم رکھا متن مطبوعہ مین بجاے قنا نیست فنا ئیست اور نہ بینی کے بجاے بہ بینی غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش قطب دوران کسی ست کہ روی دل بطلب وعلاج نفس آورده چون قاف از خلایق کنارہ گیرد وخلاے خلوت باحق حاصل کند ومرد راہ آنست کہ دامن از مردم چیده از سر مستی بیرون کند تار دخلایق و قبول حق بہ بیند **شعر** آنرا کہ جاے در دل مردم بود رواست + ہر بندۂ کہ نیست سر عزلتش بدست +

اللغات رو آوردن توجہ کرنا خلا بالفتح والمد آبدست خانہ وجاے خالی خلوت خالی ہونا اور تنہا ہونا اور جگہ خالی دامن چیدن کنارہ کش ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش اپنے وقت کا قطب وہ شخص ہی کہ نفس کے طب وعلاج کی طرف متوجہ ہوکر قاف کی طرح خلایق سے کنارہ پکڑے اور خلا اور تنہائی حق سے حاصل کرے اور مرد راہ کا وہ ہی کہ دامن لوگون سے سمیٹ کر سر سے مستی نکالڈالے تار دخلایق اور قبول حق کو دیکھے **معنے ترکیبی شعر** مصرع کہتے ہین جسکی جگہ لوگون کے دل مین ہو اور نہایت خلا ملا سے اُنکے دل کا عزیز ہو وہ آدمی رد ہی اور جس بندہ کے سر مین سر عزلت کا نہین ہی بد ہی سر عزلت عین کہ بد پر آنے سے عبد ہوتا ہی **معنے معماے نثر** خلایق مین قاف ظاہر کنارہ پہ ہی خلایق مین اول و آخر سے حق بھی حاصل ہوتا ہی اور خلا بھی موجود بس جملہ دعوی مصرع کے صحیح ہین مردم کا دامن میم ہی چیدہ ہونے سے مرد رہتا ہی ایسے ہی قطب کا قاف کنارہ کرنے سے طب **معنے معماے شعر** مردم کا دل ظاہر رد ہی ادھر اُدھر میم ہین بندہ کی ہا کنارہ پر بمنزلہ عزلت کے ہی جب اسکی طرف خیال نہوگا بند رہیگا اور بندہ کے اول آخر سے بد حاصل ہوتا ہی جسکو مصرع نے بدست کہا ہی **محسنات کلام** مشہور ایسا ہی کہ قطب متحرک نہین ہی مصرع نے کس خوبی سے قطب دوران کہہ کے دور اُسمین نکالا ہی جیسے مردم سے رد نکالا ہی ور دل سے بھی رد نکالا ہی کہ اِدھر اُدھر دل ہی بیچ مین رد **الاختلاف** شارح کا اس نکتہ مین بھی سکوت ہی ہی۔

نکتہ خرسند آن ست کہ دندان شرہ را در لباس خرد پوشیدہ دارد حریص آنکہ
رایش در حیص یعنے گردیدن ہر زمان بجاے میل کند **قطعہ** یا صادقا فی حرصہ
عادۃ + الحرص شبیہ الحرض المعادی + للحرص حر الوجہ فی رونق + لکن
بدنہ الطمو بالصاد + **اللغات** خرسند ای راضی برضا شرہ بفتحتین غالب
ہونا حرص کا حیص ایک طرف ہونا راہ سے حرص بالکسر سخت آرزومند ہونا
و بالفتح تشگافتن حرض بفتحتین بیماری و فساد عقل و کنار و طرہ عادی یعنے چیز
قدیم اور وہ جو عادت ہو صادروے و مس یا نوعی از ان اور ایک رگ ہی درمیان
دونون چشم شتر کے کہ اس سے اسکو بیماری عارض ہوتی ہی طمو بالفتح دراز ہونا
گیاہ کا اور نکلنا نہر کا اور بھرنا آب دریا کا **معنے ترکیبی** نثر خورسند وہ شخص ہی کہ
دندان شرہ کے لباس خرد مین پوشیدہ رکھے ظاہر ہونے نہ دے اور حریص وہ ہی
کہ راے اسکی حیص یعنے ہر وقت پھرنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے مین
میل و رغبت کرے غرض یہ کہ خورسند تو بمقتضاے خرد دندان حرص ظاہر نہین
ہونے دیتا اور حریص قرار سے نہین بیٹھتا **معنے ترکیبی قطعہ** ای صادق اپنے
حرص مین ازروے عادت کے حرص شبیہ حرض کی ہی عادی کے واسطے یعنے جسکو
عادت حرص کی ہی اسکو وہ عادت ایک بیماری ہو جاتی ہی کہ بدون اسکے اسکو
چین نہین پڑتا حرص کی صورت تو حر ہی یعنے آگ با رونق و فروغ لیکن بدن اسکا
بہ صاد ہی جو گانسا ہی یا تانبہ مطلب یہ کہ حرص صورت کی تو بہت ہی اچھی ہی پر رونق
جب سامنے آتی ہی کیسی کیسی خوبیان نظر مین آتی ہین لیکن در حقیقت ہین ہم
مثل تانبہ کانسہ کے کھوٹے کم قیمت **معنے معماے نثر** مصرح نے سر نکتہ مین
خرسند کا لفظ کہا ہی اور اسمین دندان شرہ کہ وہ لفظ سن کا اسکے درمیان مین ہی
یعنے دندان اور لباس خرد سے ایما کیا ہی اور خرسند کے اول خر ہی اور آخر مین
دال جو خرد ہوا اسی مین یہ سن چھپا ہوا ہی دوسرے فقرہ مین لفظ حریص کہ اسکی
راحیص مین داخل ہوئی ہی جو بمعنی ہر زمان گردیدن کے ہی **معنے معماے قطعہ**

حرص حرض تصحیف عاد عادہ تجنیس زائد حرص کی صورت حرہی بدن اسکا صاد کہ مجموع دونون کا حرص ہی **محسنات کلام** دندان شرہ اور لباس خرد کیسے الطف ادعا ہین **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ کے معنے لکھنے سے بھی اعراض کیا ہی اور مجکو بھی بسبب غلطی کتاب کے اسکے اشعار مین شبہہ رہ گیا۔

نکتہ اول شرہ شر بیت کہ عاقبتش ہاے ہاویہ است وطم طمع بر عین انباشتن غبن عاقبت ست **قطعہ** شرہ کہ صورت شین ست بر سر رہ حق + شہ ست آنکہ زدل راے او برون آرد + فراز عین طمع طم نشان دہد کہ فلک + بخاک دیدہ اہل طمع بانبارد + **اللغات** ہا ویہ جہنم طم بالفتح ناپید ہونا راہ کا بفتحتین ناگوار ہونا اور گرد وغبار و قبیلہ عاد و تاریکی غبن بالفتح فریفتہ کرنا اور نقصان پہونچانا اور خرید وفروخت مین نقصان لانا انباشتن پاٹنا **معنے ترکیبی** نثر شرہ کا اول جز شر ہی جسکی عاقبت ہاے ہاویہ ہی یعنے انجام شرہ والے کا دوزخ اسلیے کہ شرہ کے غلبہ سے لحاظ حرام حلال کا نہین رہتا اور گرد وغبار یعنے طم طمع کا آنکھ مین پاٹ لینا غبن عاقبت کا ہی اور عاقبت کو بڑا نقصان پہونچانا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** شرہ کہ صورت شین کی ہی رہ حق پر اور شین بمعنی عیب وزشت پس ایسی شی خسیس کا ایسی شی نفیس پر ہونا محض بے محل و بے موقع لہذا وہ شخص شاہ وقت کا ہی جو شرہ کی را کو دل سے نکال ڈالے اور مین طمع کی اوپر جو طم رکھا ہوا ہی یہ جتاتا ہی کہ فلک دیدہ اہل طمع کو خاک سے پاٹے گا **معنے معماے** نثر شرہ کے اول شر اور اسکی عاقبت مین ہا موجود جسکا ادعا ہاے ہاویہ سے کیا ہی عین طمع پر طم رکھا ہوا ہی اور عین وغین تصحیف **شعنے معماے قطعہ** شرہ مین شین ہی بمعنی غیبت کے لفظ رہ پر جسکو راہ حق کہا ہی شرہ مین سے را الگ کر لینے سے شہ رہتا ہی طمع کی عین پر لفظ طم ہی **محسنات کلام** ہاے ہاویہ اور طم طمع زدل راے او برون آور دکیسا خوب ہی کہ را شرہ کا دل بھی ہی **الاختلاف** اسکی شرح مین بھی شارح نے قلم بہکائے ہین متن مطبوعہ مین شہ کی جگہ شر غلط ہی۔

حکایت اشعث طماع را پرسیدند که از صحابہ کرام کدام را دوست تر داری گفت امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ را گفتند از فضایل و مناقب آنحضرت چہ معلوم کردۂ گفت ہمین قدر دانم کہ اول نامش عین ست کہ بر زکوۃ ست اور آخرش لی کہ معنے اُسکے مراست ہین **قطعہ** چو بر حریص کشی تیر از تبرع و طوع + چو تیر صورت تبر ست دیدہ دارد پیش + ببوے زر کہ بود عین نام او چہ عجب + کہ چشم خود بکند طامع محال اندیش + **اللغات** اشعث بالفتح آشفتہ مو و گرد آلودہ مو و نام شخصے عین بمعنی زر لی کے معنے مصرح ہی بانے لکھدیے ہین تبرع کوئی چیز بخشنا اور کوئی کام کرنا جو واجب نہو طوع بالفتح فرمان ماننا و فراخی علف در چراگاہ تبر بالکسر زر **معنے ترکیبی نثر** اشعث طماع سے پوچھا کہ تو صحابہ رضین سے زیادہ دوست کسکو رکھتا ہی کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کو کہا اُنکی فضیلتون اور صفات سے کیا تونے معلوم کیا ہی جو اُنکا محب زیادہ ہی کہا مین تو اتنا ہی جانتا ہون کہ اُنکے نام مین اول عین ہی بمعنی زر کہ مبنی بر زکوۃ ہی اور آخر مین لی ہی جسکے معنے مراست ہین یعنے اُنکے پاس عین ہی اور عین پر زکوۃ اور وہ بھی خاص میرے واسطے **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو حریص پر تیر لگائے اور تیر بصورت تبر کے ہی یعنے زر کے لہذا وہ حریص بڑی خوشی و طوع سے اُسکے سامنے آنکھ رکھدیگا اور آنکھ مین اُسکو جگہ دیگا اور اس اُمید پر کہ جیسے عین آنکھ کو کہتے ہین زر کو بھی عین کہتے ہین اس لالچ مین یہ زر کو اپنی آنکھ بنالے تو اُسکی محال اندیشی سے تعجب ہی کیا ہی اور محال اندیش اس سبب سے کہا کہ زر کو بجاے آنکھ کے سمجھا ہی **معنے معماے نثر** نثر مین سواے معما علی رضہ کے جسکا بیان بھی ہوچکا اور کوئی معما نہین ہی **معنے معماے قطعہ** تبرع مین تیر کے آگے عین رکھی ہوئی ہی تیر تبر تصحیف طامع کی آنکھ عین عیان ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین لی کی جگہ صرف ی لکھی ہی اور پیش کے بجاے نیش غلط ہی۔

فصل فی الصدق والکذب والغیبۃ

نکتہ در لفظ صدق صاد مانع ست از دق کو فتن یعنے تلفظ بصدق مانع کوفتگی بلیات ست

وکاف کذب برسر ذب مانع آن منع ست یعنے کاف مانع ست وذب منع **شعر** سین سداد
ار سر داد ای سرے + شرفہ تاج آمدہ در سروری + **شعر** لوھدم الصادق سدا السداد
اصبح با لادکسیر الفواد + **اللغات** صاد کے معنے خود مصرح نے لکھدیئے
دق بالفتح وتشدید قاف کوٹنا اور آٹہ کرنا و بالکسر باریک و اندک ذب کے معنے بھی
مصرح نے لکھدیے سداد بالفتح درستی وراستی کردار وگفتار اور وہ چیز جس سے رخنہ شیشہ
کا بند کرین اور اُتنی چیز جس سے حاجت رفع ہو اور بکسر ودال مشدد گران ضد سبک
ہدم بالفتح ویران کرنا اور گر جانا و ابر بسیار بار سد دیوار اصبح اصباح سے ایک حال سے
دوسرے حال پر ہونا اور صبح کو چلنا کسیر شکستہ فواد بالضم ومد ہمزہ دل افئدہ جمع **معنے**
ترکیبی نثر مصرح صدق وکذب کی صفت مین کہتے ہین کہ صدق تو ایسی چیز ہی کہ صاد
اسکا مانع ہی آئت وکوفت کو فتن سے یعنے سچ بولنا مانع کوفت بلیات کا ہی کہ کوئی بلا سچے کو
کوفت نہین پہونچا سکتی اور کذب کا کاف اسکا یہ حال کہ ذب کے سر پر ہی جو خود منع کے
معنے مین ہی یعنے کاف مانع ہی اور ذب منع ہی غرض مانع اور منع دونون موجود لاجرم
احتراز اس سے واجب ولازم اور اختیار صدق جو کو فتون سے بچاتا ہی ضرور والزم
معنے ترکیبی شعر فارسی یعنے ای سرے سداد کا سین جو داد کے سر پر ہی جانتا ہی
یہ کیا ہی ایک شرفہ تاج سرے کا ہی سرے کو عزت دینے والا اور سرداری کو رونق بخشنے والا
بس سری اور سروری والے کو سب سے زیادہ ضرور ہی اور ظاہر کہ سچے کو ہر کس وناکس
نہایت اچھا جانتا ہی اور یہ حال ہوتا ہی کہ اگر صادق کی دیوار رفع ما یحتاج کی جس سے
حاجت روائی کر سکے منہدم ہو جاے تو وہ دیوار اُس حال مین صبح کرتی ہی کہ اُسکے ساتھ
بھاری دل شکستیان ہوتے ہین اور لوگ روادار نہین ہوتے کہ یہ دیوار اسکی شکست
وریخت مین صبح کرے قبل از صبح درست نہو جاے یعنے سب مل کے اُسکی شکستگی کی
درستی کر دیتے ہین **معنے معماے نثر** صدق کی لفظ مین صاد دق کے سر پر ہی اور کذب
مین کاف ذب پر **معنے معماے شعر** سرے سرورے مراد ف سین داد کے سر کا
جو شرفہ ہوگا سداد ہو جائیگا سداد کا الف گر جانے سے سدر ہتا ہی سداد سے جو

سدگر جائیگا اِدّر ہیگا جو بمعنی بھاری کے ہی **محسنات کلام** صدق وصادق اور منع و مانع باہم اشتقاق رکھتے ہین سین سدا دسر سرے سد سب مین سر کلمہ سین اور علی ہذا اور خوبیان **الاختلاف** شارح نے جانے کیون باگ سست کر دی ہی نہ کچھ اس مین لکھا نہ اوپر کے نکتہ مین متن مطبوعہ مین اصبح بالاد کی جگہ بالا و کسیر کی صورت لکھا ہی **نکتہ** مردم راست چون الف راستگاری و سرفرازی دارد و مردم کج چون حروف کجی تمام اجزا ایش بر کجی دلالت میکند **مثنوی** شرف راستی بین کہ زجاہ + شد الف حرف اول اللہ + الف راہ صدر ایمان دید + کاف شرک از کجی بقعر رسید + قلب را گرمی وفا نبود + آتش قلب جز شتا نبود + صفت قلب نیک بین باشد + وجہ او ہجو دادو دین باشد + قلب را کوہ قاف بر لب نہ + کہ نہان زیر کوہ مغزش بہ + شد بلق قلب قلب در گفتار + جز دورنگی ازو امید مدار + **اللغات** زجاہ ای بسبب جاہ صدر بالانشین وجہ رو وچہرہ وطور وطریقہ وذات وحقیقت **معنے ترکیبی نثر** جو شخص کہ راست اور سیدھا ہوتا ہی وہ الف کیطرح راستگاری وسرفرازی بھی رکھتا ہی یعنے سب کے سر پر اُسکی جگہ ہوتی ہی اور جملہ کام اُسکے راست ہوتے ہین اور جو لوگ کج ہین اُنکے تمام اجزا مثل حروف کجی کے کجی پر دلالت کرتے ہین **معنے ترکیبی مثنوی** مصرع کہتے ہین دیکھ تو راستی کا شرف کہ الف نے کیسا مرتبہ پایا کہ اول لفظ اللہ کا بنا اور دیکھو یہی الف بوجہ راستی کے صدر ایمان کا ہوا ہی اور کاف شرک کا بسبب کجی کے قعر کو پہونچا اور جو شخص قلب اور کھوٹا ہی اسمین گرمی و وفا کی نہین ہوتی دیکھ لو آتش کا قلب شتا ہوتا ہی جو جاڑا اور سردی ہی شعر آیندہ مین استفہام ہی کہ بھلا قلب بھی کہین نیک بین ہو سکتا ہی جسکی لفظ کے معنے اُلٹے ہین بلکہ اسی وجہ سے وجہ اور طور طریقہ قلب کا ہجو دادودین کی ہی یہ قلب ایسی بُری چیز ہی کہ اگر قابو پائے تو کوہ قاف اسکے لب پر رکھدے کہ ایسے کھوٹے کا مغز پہاڑ ہی کے نیچے دبا اچھا قلب کا قلب بلق ہی یعنے دورنگی پھر تو قلب سے اُمید یکرنگی کی کیسی رکھتا ہی **معنے معمائے نثر** مین کوئی معما ایسا کہ قابل زیادہ لکھنے کے ہو نہین ہی **معنے معمائے مثنوی** پہلے شعر مین

الف اول لفظ اللہ کے موجود ہی ایسے ہی الف ایمان کے صدر مین اور کاف شرک کے قعر مین جو انتہا لفظ شرک کے ہی آتش کا قلب شتا خود مصرح نے لکھدیا ہی وجہ کا قلب ہجو قلب کے لب پر کوہ قاف رکھا ہوا ہی مغز ش بہ سے یہ ایما ہی کہ لب بالفتح ہی اور لب بالضم جو بمعنی مغز بادام کے ہی اور خالص ہر چیز کو کہتے ہین یہی مغز جو اس لب کے نیچے نہان ہی قلب کا قلب بلق بمعنی دورنگی **محسنات کلام** راستی الف کی نہان نہین اور کجی حروف کجی کی خود ظاہر اور زیر راستگاری و سرفرازی نہان زیر کوہ مغز آخر وہی لب بالضم زیر قاف کیسا باریک اشارہ ہی **الاختلاف** شارح نے تو اسکی شرح سے بھی گریز کی ہی کسواے ناظرین شایقین کے کس سے پوچھون کہ دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ اصل کتاب مین یون لکھا ہی ع قعر شرک از کجی بکاف رسید + مگر مین اسکو یون اچھا جانتا ہون ع کاف شرک از کجی بکاف رسید + تا اوپر کے مصرعہ سے لفظ و معنی مین برابر ہو جاے۔

نکتہ یا میان ہین نشان دہ دلیل ست کہ درمیان من جدائی می افگند و الف افک تیغے ست کہ فک قائل را از سر جدا میسازد **شعر** من لم یقلب وجہ نحو المعاصی والجفا + عن رحمۃ من ربہ فالافک فی القلب کفا + **اللغات** ہین بالفتح دروغ گفتن من بالفتح نعمت خدا و احسان آفک پھیر دینا اور لوٹا دینا کسی چیز سے بالکسر دروغ گفتن و دروغ فک بالفتح و تشدید کاف جدا کرنا دو چیز کا جو ایک دوسرے مین گھسے ہوے ہون و فک اعلی و فک اسفل دونون جا بڑے تلے اوپر کے کفاء بالکسر والمد کافی اور مانند ایک دوسرے کے ہونا و بے مد بالفتح برروے در افگندن **معنے ترکیبی نثر** ہین کے درمیان مین جو یا ہی یہ نشان دس دلی کی ہی کہ دس دل سے من خدا مین جدائی ڈالتی ہی اور الف افک کا ایک تیغ ہی کہ فک قائل کو سر سے جدا کرتا ہی فک وہی جابڑے **معنے ترکیبی شعر** جو نہین پھیرا ہی اپنا منہ معاصی و جفا کیطرف اپنے پروردگار کی رحمت سے بس افک کا قلب کفا ہی **معنے معماے نثر** ہین مین ادھر میم ہی ادھر نون جو مرکب ہو کے من ہوا اور بیچ مین

یادس عدد والی فاصل ہی افک مین الف کے تیغ فک کے سر پہ موجود **معنے معمائے شعر**
افک کا قلب کفا ہی بمعنی کافی **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ کیطرف باگ نہ پھیری
متن مطبوعہ مین مین کو بین لکھا ہی۔

نکتہ کلمہ دروغ داغیست کہ چون دل را میسوز دروے دل رامی پوشد و لفظ افترا زور
قلبے ست کہ زور قائل را برمیگرداند **قطعہ** معنی افترا بدان کہ بلفظ + افترا ئیست
غیر آفت را + ز افترا ہر کہ قصہ پرداز ست + فت بود در میانہ آرا + **اللغات** افترا کسی
پر جھوٹ لگانا زور بالضم دروغ و شرک اور سوا خدا کے جسکی پرستش کرین **معنے ترکیبی شعر**
کلمہ دروغ ایک داغ ہی کہ جیسے داغ شی کو جلاتا ہی ایسے ہی یہ دلکو جلاتا ہی اور جب دلکو جلاتا ہی تو روے
دل کو چھپاتا ہی اور لفظ افترا ایک زور قلب ہی کہ روز قائل کو پھیر دیتا ہی یعنے اچھے
دن بُرے کر دیتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** معنے افترا کے جواز روے مرکب لفظ کے ہین
وہ تو یہ ہین کہ افترا سوائے آفت کے اور کچھ نہین ہی جو کوئی افترا سے قصہ پرداز ہو
یعنے افترا کا ذکر کرے تو اُس سے کہدو کہ فت ہی درمیان آرا کے اور فت بمعنے
ریزہ ریزہ کرنے کے ہین اور آرا یعنے سب کی فکرون مین **معنے معمائے نثر** زور کا قلب روز
معنے معمائے قطعہ افترا کے دو جز کیے ایک آفت دوسرا را جسکا مجموع افترا
ہی یعنے خاص واسطے آفت کے اور جو کوئی افترا کی حقیقت پوچھے کہ افترا کیا چیز ہی
تو اُس سے کہدے کہ فت ہی درمیان آرا کے یعنے درمیان رایون کے **محسنات کلام**
دروغ داغ دل را میسوز دروے دل رامی پوشد کیسا خوب ہی **الاختلاف** شارح
کے خامہ نے اسپر بھی سایہ سعادت کا نہ ڈالا متن مطبوعہ مین زور قلبے کو زور قلبی
لکھدیا ہی یہ قلب کب ہوا بلکہ قلب روز ہی۔

نکتہ اول غیبت غیبست کہ گمراہیست و آخرش بت یعنے قطع از رحمت الٰہی **قطعہ**
من علی صوتہ لعیب اخیہ + حط مرقاۃ ذروۃ الحب + فاجتنبہا لان فی التصحیف
غیبۃ الحب غیبۃ الجب + **اللغات** حط بالفتح و تشدید طا فرود آوردن بہ نشیب
و فرود آمدن بمنزل مرقاۃ بالکسر نردبان و زینہ ذروہ بالضم و بالکسر بلندی کوہ و بلندی

ہر چیز و بالاے ہر شی اجتنب اجتناب پرہیز کردن سے غیبت بالکسر بدگوئی و بفتح تگ
چاہ جیسا کہ فرمایا ہی فی غیابۃ الجب **معنے ترکیبی** نثر غیبت کی لفظ مین اول غی اور آخر
بت دونون موجود کہ گمراہی اور قطع رحمت آلہی دونون کا مایہ غیبت ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
جس شخص کی آواز پر عیب اپنے مسلمان بھائی کا ہی بس جان لو کہ وہ سیڑھی جس سے
بلندی محبت کو پہونچتا ہی وہ جھکا دے اور لچادے تجکو لازم ہی کہ اس سے آپ کو بچا
اسواسطے کہ تصحیف کی رو سے غیبت بالفتح اور غیبت بالکسر کہ بمعنی بدگوئی کے ہی ایک
ہین ایسے ہی حب بالضم و تشدید بمعنی دوستی و جب بمعنی چاہ بسیار آب و عمیق پس غیبت
الحب و غیبت الجب دونون تصحیف مین یکسان ہین یعنے جو غیبت دوست کی کرتا ہی
خاصوا لخاص غیبت چاہ مین گرتا ہی **معنے معماے** نثر غیبت کو غی اور بت سے تحلیل
کیا ہی جس سے غیبت موجود ہوا **معنے معماے قطعہ** بس یہی کہ غیبۃ الحب اور
غیبت الجب دونون تصحیف ہمدگر **الاختلاف** اس نکتہ کو بھی شارح نے اپنے معنے
سے رونق نہین بخشی متن مطبوعہ مین دونون لفظ حب کر کے لکھے ہین اور غیبۃ کا نہین
معلوم کیا سمجھے۔

حکایت یکے از شعراے روزگار ہچو الف شعرا با وجود استقامت طبع از شعر کنار
گرفتہ بود چون عین بلغا درمیان بلاے خلا وانزدا ہزار فراغت حاصل کردہ یکے
از دوستان شامی برکنارہ احتشامی دیدش دہان چون عین جوع بلقمہ جو بستہ میگردد
ریش دل را بشربت شیر دوا میساخت گفتش چرا بالبان فصیح بالبان فضیح ساختہ و دال دل را
از میم مدیح کسان پرداختہ گفت ندانستہ کہ ہر کہ دروغ را رائیش پردازد شاید کہ
با دروغ سازد **قطعہ** دلیل بر سر مکر ست دروغ دال دروغ + ہمین ز لفظ دروغ آمدست
معنے راست + خرد چو آخر لفظ دروغ بنید غین + بدا اندا اینکہ در وعاقبت ہزار بلاست +

اللغات شعرا صیغہ جمع شاعر اشعر اسی کی تفضیل خلا آبدست خانہ و جاے خالی
انزوا گوشہ گیر ہونا مخلوق سے احتشام بالفتح چاکران و غلامان لبان جمع لب و
بالکسر شیر فضیح رسوا و آنکہ مال خود را خوب نگاہ دارد میح بالفتح دینا مانگنا اور ٹہلنا

اور سفارش کرنا کسی کی سامنے پادشاہ کے روغ شکار کا اُٹھنا اور پوشیدہ جانا روباہ کا کسی
چیز کی طرف اور اُٹھنا شکار کا **معنے ترکیبی نثر** ایک نے شعراے زمانہ سے مانند
الف شعرا کے باوجود استقامت طبع کے شعر سے کنارہ پکڑا تھا یعنے ہر چند طبیعت
اُسکی شاعر کیا بلکہ اشعر تھی اور طبیعت کی استقامت مین کچھ تزلزل نہ تھا لیکن اُسنے
خود ہی شعر گوئی سے کنارہ کیا تھا اور مانند غین بلغا کے درمیان بلا خلا و انزوا کے
ہزار قسم کی فراغت حاصل کی تھی یعنے جیسے شاعر تخلیہ اور گوشہ مین فکر شعر کے بیٹھکے
بلا و رنج اُٹھاتے ہین اُسکو اس سے ہزارون فراغتین حاصل تھین ایک نے
دوستون سے ایک شام کو کنارہ ایک احتشام کے دیکھا کہ دہن کو عین جوع کیطرح
لقمہ جو سے بند کرتا تھا یعنے جو کے لقمے کھاتا تھا اور ریش دل کی شربت شیر سے دوا کرتا تھا
اُسنے اُس سے کہا کہ تیرے یہ لبان فصیح اور اُن لبون فصیح کے لیے یہ لبان فضیح کیسے
تونے اس سے موافقت کی ہی اور پسند کیا ہی اور دال دل کو میح مدیح لوگون سے
خالی کیا ہی یعنے کیون نہین مدیح لوگون کی کرتا کہ وہ تیرے سفارشی امرا کے سامنے
ہوا اور فائدہ تجکو حاصل ہو کہا تونے اس بات کو نہین جانا کہ جو کوئی دروغ سے رلے دروغ
کی خالی کرے یعنے دروغ گوئی جو مراد شعر شاعری سے ہی چھوڑی تو اُسکو بھی چاہیئے
کہ دوغ سے موافقت کرے کہ بعد نکل جانے اس را کے دوغ ہی رہیگا **معنے
ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین ای مخاطب اس بات کو خوب جان لے کہ دروغ
کی دال دلیل مکر دروغ کی ہی کہ دال کے پیچھے ہی لگی ہین خود اس بات کو لفظ دروغ
کا ٹھیک کر رہا ہی کہ خرد کا تو یہ حال ہی کہ لفظ دروغ کے آخر جو غین دیکھتی ہی جسکے ہزار
عدد ہین تو بے تامل کہتی ہی کہ خوب جان لو انجام کار اسمین ہزار بلائین ہین **معنے
معماے نثر** شعرا کا الف کنارہ پر ظاہر ایسے ہی اُسنے شعر سے کنارہ پکڑا تھا بلغا کی
غین بلا کے درمیان مین ہی یعنے ایک طرف بل اور ایک طرف احتشام کے کنارہ
الف لانے سے احشام ہوتا ہی اور شام احتشام مین بھی موجود ہی جوع کی عین
بصورت دہن کے عیان اور عین کے سامنے جو جو مشابہ جو کے ہی رکھا ہوا ہی شیر کا

ول ریش لبان لبان تجنیس فصیح فضیح تصحیف مدیح سے دال خالی کرنے مین میح رہتا ہی دروغ سے جو رے نکال لی جائیگی دعغ رہیگا **مغنے معماے قطعہ** دروغ کی دال روغ پہ رکھی ہی کہ اُسکی دلیل ہی دروغ کے آخر غین ہی جسکے ہزار عدد ہین **محسنات کلام** شعراشعر باہم اشتقاق بلغا بلاخلا انزو اسب ہوزن ریش بشربت شیر سب مین شین شربت دو اکی رعایت سے بھی ہی عاقبت ہزار بلاست غین کے بیان مین کیسا خوب ہی کسواسطے کہ آخر مین دروغ کے غین ہی ہی اور انجام دروغ کا ہزارون بلا بھی ہی **الاختلاف** شارح ہین اور پھر وہی ع زبان بریدہ بکنجے نشستہ صم وبکم+ متن مطبوعہ مین مسح کو میسح غلط لکھا ہی اور بستہ کے بعد ایک مے زیادہ شیر کے بجاے شبر رایش کی جگہ ریش۔

فصل فی ذکر الاعداء والاحباب والحساد

نکتہ شرط دوستی آلنست کہ ہر قاعدہ کہ با دوست مرعی داشتہ اند یک نقطہ نقصان بوے راہ ندہند تا آفت وحشت نکند بنگر کہ اگر در لفظ صداقت از قاف کہ تاج ست یک نقطہ کم کنی صد آفت شود وقاعدہ مودت آلنست کہ ہر قول ووعدہ کہ با دوست درمیان آوردہ اند وقرار کردہ بیک نقطہ آنرا زیر و بالا نکنند تا بمحنت وعتاب نزاع مبتلا نشوند دریاب کہ اگر در لفظ محبت نقطہ بارا کہ مقرر ست از زیر بالا بری آن محبت محنت شود **قطعہ** لفظ الصداقت قت قبلہا صدا+ وفی ضمنہا خیر للناصح العام+ یعنی مزایا بالصفات و نفحات بالصدا+ لوکان فی ذیلہا تلبیس التمام+ **اللغات** وحشت خالی واندوہ وتنہائی ورمندگی مودت بفتح میم ودال مشدد دوست داشتن مقر بالفتح جاے قرار قت بالفتح وتشدید تا سخن چینی کرنا اور دروغ کہنا اور خوشبو کرنا روغن ریحان سے صدا بفتحتین مرد لطیف جسم مزا آیا افزونیہا نفحات جمع نفحہ بالفتح بخشیدن بو تلبیس ملنا اور چھپانا مکر وعیب کسی سے تمام درست اور درست ہونا تمام بالضم ایک

گیاہ ہی خردت **مغنے ترکیبی نثر** شرط دوستی کی یہ ہی کہ جو قاعدہ کہ دوست کے ساتھ رعایت
کیا گیا ہی اور جو برتاؤ اختیار کیا ہی ایک نقطہ کمی اُسمین نہونے دے تو یہ کمی آفت وحشت
کی نہ کردے کہ اسکو رمیدگی ہو جاہے دیکھو لفظ صداقت مین قاف سے کہ تاج ہی
اگر ایک نقطہ کم کریگا صد آفت ہو جائیگا اور قاعدہ دوستی کا یہ ہی کہ جو قول و وعدہ
جسکا دوست سے درمیان مین کیا ہی اور اقرار ایک نقطہ کے اُس مین اونچ نیچ نکرین
تو رنج وعتاب نزاع مین مبتلا نہو جائین جان لو کہ اگر لفظ محبت مین نقطہ با کا کہ اسکا
جاے قرار تہ ہی نیچے سے اوپر کو لیجائینگے وہ محبت محنت ہو جائیگی **مغنے ترکیبی قطعہ**
لفظ صد آفت کا ایسا ہی کہ اُسمین قت ہی اور قت کے ماقبل صدا یعنے سخن چینان اور
صدا کو جو کوہ یا چاہ وگنبد کی آواز ہی کہ جیسی کہو ویسی سُنو اور اُسکے ضمن مین خیر ہی
واسطے نیک اندیش کے عام یعنے افزونیان اور زیادتیان بالصفات جیسی کہ
چاہئین اور خوشبوئین بالصدا ہین اگرچہ ہے اُسکے دامن مین مکر وعیب سے پورا
چھپاؤ **مغنے معماے نثر** مغنے نثر کے ظاہر ہین کہ صداقت ایک نقطہ کم کرنے سے
صد آفت ہو جاتا ہی اور محبت کا نقطہ با کا جو اسکی تہ مین ہی اوپر لگا دینے سے محنت
ہو جاتا ہی **مغنے معماے قطعہ** قطعہ مین بھی صداقت کا لفظ کہ قت کے ماقبل
صدا ہی اور کوئی معما معلوم نہین ہوتا **محسنات کلام** صداقت کے قاف کو
تاج اور محبت کی با کا مقر اسکو تہ کہنا بنظر اسکے ہی کہ قاف مثل تاج کے ظاہر اور
بر ملا سر پہ ہی اور با کا نقطہ تحت مین کہ غور محبت پر دلیل ہو سوا اسکے لفظ محبت
محبتہ اس صورت پر بھی لکھا جاتا ہی جب سے تہ کا لفظ ظاہر اور مقر با کا بھی یہی تہ ہی
اور اکیلی بے کی بھی یہی صورت ہی رسم خط مین مثل نون اور کاف کے یعنے نہ وکہ
الاختلاف شارح نہ معلوم کیا سبب کچھ بولتے ہی نہین۔
نکتہ در عقب لفظ عدو دو واقع شدہ و در روے صدیق صد حاصل آنست کہ از
دو دشمن در عقب اندیشہ نکند و بصد دوست در پیش رو غرہ نشود **قطعہ** اگرچہ
دوست بظاہر دور و نمود بہ بین + بسبین و تاش کہ دینارے از وفا باشد + وگر نمود

عدو عین مردمی اول + نگاہ کن کہ بآخر ہمان دوتا باشد + **اللغات** عدو بالفتح وضم دال
مشدد دشمن جمع مفرد دونون ہی اور مذکر مؤنث بھی یکسان صدیق دوست و دوستان
و بالکسر والتشدید بسیار راست گو غرہ بالفتح فریفتگی اور کارنا آزمودگی دوتا خمیدہ اور
کبڑا دوتہ والا **معنے ترکیبی نثر** لفظ عدو کے پیچھے لفظ دو واقع ہوا چنانچہ بعد عین کے دو کا
لفظ ظاہر موجود ہی اگرچہ ایک کتاب مین ہی دو دو واو واقع شدہ مگر صد کے مقابلہ مین دو ہی
صحیح ہی اور صدیق کی رو پر صد ہی حاصل یہ کہ دو دشمن در عقب سے نہ ڈرے اور سود دوست
در پیش رو پر غرہ نہ کرے اور فریفتہ نہو اسواسطے کہ نہ کچھ اُن دشمنون ہی کا اعتبار رہی
نہ کچھ ان دوستون کا **معنے ترکیبی قطعہ** اگرچہ دوست نے بظاہر دورو دکھائے لیکن تو
اُسکے سین وتے کی طرف غور و تامل کر کہ ایک دینار و فا کا ہو کھرا اور جیدا ور اگر عدو نے
اول مین عین مردمی کی ظاہر کی تو کیا ہوتا ہی آخر تو ہی وہی دوتا ہی باعتبار دو واو کے
معنے معماے نثر لفظ عدو کے عقب مین دو موجود ہی اور صدیق کی رو مین صد کا لفظ
معنے معماے قطعہ دوست کی لفظ کے ساتھ جو مصرح نے دورو نمود کا ایما کیا ہی وہ
دونون لفظ دوا ورروہین کہ ایک کا رو دال ہی ایک کا رو رے مجموع اسکا در جب
سین وتا اس سے ملائینگے درست ہوگا جیسا کہ دینار و فا کا اشارہ ہی اور عدو اگرچہ
اول مین عین مردمی دکھائے گمر آخر اسکی تو وہی دو ہین ای دو واو مدغم مدغم فیہ
جس سے دوتا ہی **محسنات کلام** عقب روے دوست دشمن اندیشہ غرہ سب
متضاد عین مردمی کا مذاق جو جانے وہ جانے انکے سوا ایک بات یہ بھی ہی کہ مصرح نے
لفظ عدو مین دوتا کہکے تصریح دو واو کی کی ہی تا دوتا ہونا ثابت ہو والا عدو کا لفظ ایسا ہی کہ
لفظ دو ویسے بھی آخر اسکے موجود ہی جیسا کہ اوپر گذرا نثر مین لیکن یہ دو دوتا نہین ہو سکتا
کہ ایک کا ہمتا دوسرا حرف نہین ہی پس ایسا معلوم ہوتا ہی کہ لفظ عدو مین دو طرح
تصرف کیا ہی نثر مین فقط بلفظ دو اور نظم مین باعتبار دو واو کہ ضمن لفظ عدو مین ہین جو اصل
مین عدو بتشدید واو ہی **الاختلاف** شارح کا حال بموجب مصرعہ ع ہست مطرب بران
ترانہ ہنوز + متن مطبوعہ مین بجاے حاصل فاعل غلط ہی -

نکتہ اصدقا را کہ در دل صدق دارند بر روا گرہمچو الف اظہار اتحاد کنند در قفا جز ہمان نشان راستی و استقامت شان نباشد و آعادی اگرچہ یکبار بدر رو اظہار یگانگی کنند در قفا از بیگانگی ہمان ظالم و عادی باشند **قطعہ** دل اخدان بطلب از سر اخلاص و نیاز + تا دران صورت انوار خدا را بینی + پردہ ہم از رخ دشمن بگشا تا زیرش + شمن تبکدہ و نفس و ہوا را بینی + **اللغات** آصدقا بالفتح و کسر دال جمع صدیق اعادی بفتح دشمنان عادی دشمن اور حد سے گزرنیوالا آخدان بالفتح دوستان شمن بت پرست **معنے ترکیبی نثر** آصدقا کہ جنکے دل مین صدق بھرا ہی اگر الف کیطرح روبرو اظہار اتحاد کا کرین تو پیچھے بھی وہی نشان انکی راستی و استقامت کا ہوگا اور آعادی اگرچہ ایک دفعہ بررو اظہار اتحاد کا کرین لیکن پیچھے بیگانگی سے ویسے ہی ظالم اور عادی ہونگے **معنے ترکیبی قطعہ** ال اخدان یعنے دوستون کا ڈھونڈھ تو اسمین صورت انوار خدا کی دیکھیگا اور دشمن کے مُنھ سے بھی ذرا پردہ اُٹھا کے دیکھ لے کہ اس پردہ کے نیچے شمن یعنے بُت پرست تبخانہ نفس و ہوا کو دیکھیگا **معنے معماے نثر** اصدقا کے اول آخر الف ہین بیچ مین اسکے دل اسکا صدق ہی الف جو روبرو صدق کے ہی اظہار اتحاد کا کرتا ہی اور یہی الف آخر مین ہی کہ وہی نشان راستی و استقامت کا ہی جو روبرو تھا اعادی کے روبرو بھی الف ہی جس سے ایک دفعہ اظہار یگانگی دررو کا کرتے ہین لیکن پیچھے بدستور وہی عادی و ظالم **معنے معماے قطعہ** لفظ اخدان مین حسب اشارات مصرحہ کے جو الف سر اخلاص اور نون سر نیاز لینگے ان ہوگا اور اس ان مین جو لفظ خدا کا لائینگے اخدان ہوگا دشمن کے مُنھ کا پردہ دال ہی جب اسکو اُٹھا دینگے شمن رہیگا **محسنات کلام** اصدقا کے پہلے الف کو کیا خوب اتحاد سے تاویل کیا ہی کہ اتحاد کے معنے ایک ہونے کے ہین دوسرے الف سے یکرنگی ثابت کی ہی اول آخر حضور و غیبت مین اور اعادی کے الف کی یگانگی کہ ایک عدد رکھتا ہی عادی کیا خوب ہی کہ عادت والے کے معنے مین بھی ہی اور یہان بھی اس معنی مین ہو سکتا ہی **الاختلاف** شارح کا مال ابھی بدستور ہی۔

نکتہ حاسد بہ بے سر شیر بیست ازروی غضب وکین وشفیق بے بنیاد شفی ست در دنیا و دین
قطعہ دشمن ار یابد بمن نعمت زتو + افگند در پا و آرد در قفا + ور برد یک حب ز احسانت حبیب + پیش رو دارد مقیمش از وفا + **اللغات** شفیق مہربان شفی شفا دینے والا اور صحت بخشنے والا مراد دوست دلی سے من نعمت و احسان حب بالفتح دانہ مقیم ای قایم وحاضر **معنے ترکیبی نثر** حاسد غضب اور کینہ کی راہ سے ایک شیر بے سر ہی اور شفیق بے بنیاد ایک شفی ہی دنیا و دین مین **معنے ترکیبی قطعہ** دشمن اگر احسان کے ساتھ نعمت تجھسے پایگا تب بھی اسکو پامال ہی کریگا اور پیچھے ڈالدیگا اور ایسا بھلادیگا کہ گویا کچھ کیا ہی نہ تھا اور حبیب اگر ایک حب یعنے ایک دانہ تیرے احسان سے لیجایگا تو اسکو بمقتضاے وفا اپنے مُنھ کے سامنے ہی قایم وحاضر رکھیگا ہرگز نہین بھولے گا **معنے معماے نثر** حاسد کا سر حا ہی جب اسکو بے سر کرینگے اسد بمعنی شیر کے رہیگا اور شفیق کی بنیاد قاف ہی بے بنیاد ہونے سے شفی رہتا ہی **معنے معماے قطعہ** دشمن کے نقطہ مین من کا لفظ اسکے پانون پر ہی اور پیچھے اور حب حبیب کے مُنھ کے سامنے رکھا ہوا ہی **محسنات کلام** نعمت سے نہی لفظ من حاصل ہوتا ہی غضب وکین بمناسبت شیر پا و قفا پیش رو برعایت یکدیگر **الاختلاف** شارح کو ابھی تک خبر نہین کہ کتنی کتاب ہو گئی اور ہم نے ایک حرف نہین لکھا متن مطبوعہ مین بجاے حاسد بے سر کے پیر و غلط ہی اور بنیاد کو بنیا شفی کو شقی اور حب کو حبہ گو معنے ہو سکین لیکن خلاف معما کے ہی کہ حبیب سے حب حاصل ہوتا ہی نہ حبہ۔

حکایت یکی از خلفا بکشتن مخالفی کہ علاوہ سیر تنش در حد حسد معروف بود روی دلش در حقد از حق محجوب اشارت کرد آن شخص ہمچو الف القلم بجہتہ بقاے خود زبان تیز کرد و گفت اگر خلیفہ از سر قصد من بگذرد مملکت را صد سود آورد ملک گفت ندانستہ کہ سر حسود بباید برید تا از و سود توان دید **قطعہ** چو نالہ بر سر ناز و نعیم خلق کند + از ان بود بسر دال نام حاسد حاس + زبسکہ عین بہ مردم نمیتوا ند دید +

بماندہ شب ہمہ شب چشم او جدا از نعاس + **اللغات** خلفا جمع خلیفہ کسی کا قایم مقام اور کسی کے بعد ہونیوالا حقد بکسر کینہ بالفتح کینہ دل مین جمانا ابقا باقی رکھنا بقا زندگی حسود حسد کنندہ اور حسد کردہ شدہ حاس دریابندہ بقوت حواس اور دل تنگ کرنا کسی پر نعاس بالضم سو جانا اور اونگھنا **معنے ترکیبی نثر** ایک خلیفہ نے خلیفون سے واسطے مار ڈالنے ایک مخالف کے کہ علاوہ اپنی سیرت کے حد حسد مین بھی معروف تھا اور روے دل اسکا حقد مین حق سے محجوب تھا اشارت کیا اُس شخص نے مانند الف ابقا کے اپنی بقا کے واسطے زبان تیز کی کہ اگر خلیفہ میرے سر قصد سے گذرے مملکت کے حق ہین سو سود حاصل کرے بادشاہ نے کہا تو نے نہین جانا کہ سر حسود کا کاٹنا چاہیئے تو سود اُس سے دیکھنے مین آئے **معنے ترکیبی قطعہ** حاسد جو مخلوق کو ناز و نعم مین دیکھکر نالہ حسد سے کرتا ہی اسیواسطے دال کے سر پہ نام حسد کا حاس ہی اور یہ حاسد عین یعنے زر لوگون کے پاس نہین دیکھ سکتا اُسی سبب سے رات کو تمام رات سو نا کس کا آنکھ اسکی نعاس و اونگھ سے بھی تو جدا ہی رہتی ہی حسد کے خیال مین سوتا نہین **معنے معماے نثر** حسد مین سے جو سین سیرت کا علٰحدہ کیا جائیگا حد رہیگا روے دل دال ہی جب لفظ حق دال پر آئیگا حقد ہوگا ابقا مین الف بصورت تیغ و زبان کے ہی اور نیچے ہی اس الف زبان کے بقا ہی قصد کا سر قاف ہی اور اسکے بعد صد حسود کا سر حا ہی اور اس سر کے دور کرتے ہی سود سامنے ہوگا **معنے معماے قطعہ** حاسد مین لفظ حاس دال کے سر پر رکھا ہی جسکے معنے ہین کسی پر تنگدلی کرنے والا نعاس سے جو عین جدا ہوگی ناس رہیگا بمعنے مردم جیسا کہ اشارہ ہی چشم او جدا از نعاس **محسنات کلام** سر قصد کیسا الطف ہی واسطے معنے معمائی و ترکیبی کے کہ قصد کے معنے مار ڈالنے کے بھی ہین نالہ کی رعایت سے لفظ نا ناز و نام مین اور عین اور مردم اور چشم اور نعاس سب مراعات یکدیگر **الاختلاف** شارح نے ابھی تک آنکھ نہین کھولی متن مطبوعہ مین حاس کی جگہ حاش غلط ہی ایسے ہی نعاس کے بجاے نعاش۔

فصل فی ذکر الاقارب والاجانب

نکتہ اجانب کہ بصدق وسداد الف اُلفت پیش گیرند جانب نگاہ دارند و آقارب بدل سردے قار کہ دردرون دارند جانب صلہ احباب راآب دہند **قطعہ** یگانگیت زبیگانگی نماید روی + زبیش دیدہ چوحرف دوئی فگند نقاب + وگراساس قرابت زپا فتد بینی + حسام قطع الف اتحاد او بقراب + **اللغات** اجانب جمع اجنبی بفتح اول وکسر نون بیگانگان آقارب بفتح نزدیکان وخویشان دل سردی بمعنی قار براے معلہ ترکی مین برف کو کہتے ہین صلہ پیوستن وپیوند وخویشی باب دادن برباد کرنا رونمودن سامنے آنا حسام بالضم شمشیر تیز اور تیزی اور دھار شمشیر کی الف بفتحتین خوگر ہونا اور دوستی پکڑنا شمشیر تیز بالکسر بایکدیگر نزدیک ہونا اور نیام شمشیر یا وہ شی کہ تلوار مع نیام اُس مین رکھین **مغنے ترکیبی نثر** اجانب یعنے اجنبی اور غیر کہ صدق سداد کے ساتھ الف اُلفت کا سامنے رکھتے ہین اور اُلفت اختیار کرتے ہین وہ نگہداشت اُسکے جانب کی کرتے ہین کہ اسمین خلل نہ آنے پائے اور اقارب یعنے اپنے اور نزدیک والے جنکے دل ایسے سرد ہین کہ گویا برف اُنکے دل مین بھرا ہی جانب پیوند وخویشی احباب کو آب دیتے ہین یعنے سب پانی مین بہا دیتے ہین مطلق پاس خویشی کا نہین کرتے **مغنے ترکیبی قطعہ** یعنے ہرچند بیگانگی ہو اُسی بیگانگی سے یگانگی پیدا ہو جاتی ہی جسوقت کہ آنکھون کے سامنے سے حروف دوئی کا نقاب اُٹھ جاتا ہی اور اگر بنیاد قرابت کی ازپا افگندہ ہوگئی تو حسام قطع اُلفت کی دیکھیگا اور اُسکا اتحاد قراب یعنے قرب ونزدیکی کے ساتھ یعنے اُنکے درمیان مین تلوار ہی رہیگی اخیر مصرعہ مین الف بصورت رعایت تیغ کے ہی اور معنا بمعنی محبت ودوستی کے ایسے ہی قراب مین رعایت حسام کی اور معنے نزدیکی وقرابت کے **مغنے معماے نثر** اجانب مین الف اُلفت کا سامنے جانب کے موجود ہی اقارب کے دل مین قار اور اِدھر اُدھر سے آب حاصل ہوتا ہی **مغنے معماے قطعہ** حرف دوئی بیگانگی مین بے دو عدد والی ہی

جب نقاب اس بے کا جاتا رہیگا یگانگی ہوجائیگی قرابت کی بنیاد تا ہی جب ا نہ پا
افگندہ ہوگی قراب رہیگا اور قراب مین الف قرب کو قطع کیے ہوے مثل تیغ کے ہی
محسنات کلام الفت سے بھی الف حاصل ہوتا ہی دل سردی اور قادر کیسے
مناسب یکدیگر ہین احباب کے اول آخر بھی آب ہی اور بموافقت بہ آب کے
بہ آب بھی موجود از پا افتادن کیسا الطف ہی اور علی ہذا **الاختلاف** شارح کا قلم
تو ابھی قلمدان ہی مین ہی مگر مجکو اصل کتاب مین دوسرے فقرہ بدل سردے قادر
ملا جس سے نہ معنے ترکیبی ٹھیک ہوتے تھے نہ معنے معمائی مین نے بعد تامل اور تفحص
کے قادر کو قار بنایا ہی متاملین بنظر انصاف ملاحظہ فرمائین کاتبون کی یہ غلطی تھی۔
نکتہ اب صورت آب دارد دآم نیز قلب ماست وولد کہ درمیان دو آب
پرورده شده دل اود لولیست کہ ازین دو آب ترطیب و ترشیح دارد و آبن خلف
آنست کہ پیوستہ چون نون سر بر قدم این آب دارد تا در دنیا آبرو یابد و
و در آخرت بساحل تجارت رسد **قطعہ** پاے اب بے نکرد لفظ پسر پے بر سر +
پسر ست آنکہ تہ پاے پدر سر دارد + دال ورے دامن مادر شده دختر آنست +
کہ لباس سروپا دامن مادر دارد + **اللغات** آب بالفتح پدر آم بالضم اصل ہر چیز
و مادر ولد بفتحتین پسر ترطیب ترکرنا اور رطب کھلانا ترشیح تھوڑا تھوڑا دودھ پلانا
مان کا بچہ کو اول مین تو قوت چوسنے کی پاے خلف بفتحتین فرزند صالح و بسکون
پسر طالح **معنے ترکیبی نثر** اب صورت آب کی ہی اور ام بھی قلب ما کا یعنے اب
اور ولد کہ درمیان آن دو آب کے پرورش ہوا دل اسکا ایک دلو ہی کہ ان دونون
آب سے تری و تازگی رکھتا ہی اور رفتہ رفتہ قوت پاتا ہی پس وہ ابن خلف اور
صالح ہی کہ پیوستہ نون کی طرح سر قدم پر اس آب کے رکھے رہے تو دنیا مین آبرو
پائے اور آخرت مین ساحل نجات کو پہونچے **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین
دیکھو پانون اب کا بے ہی اور پسر کے سر پہ پے بس پسر وہی ہی کہ پاے پدر
کے نیچے سر رکھے رہے مادر کا دامن دال ورے ہی دختر کو چاہیئے کہ اپنا لباس

سروپا دامن مادر سے رکھے **معنی معماے نثر** اب ظاہر بصورت آب کے ہی اور رام کا
قلب ما کہ وہ بھی آب ہی ولد کا قلب دلو ابن مین نون آب کے قدم پر رکھا ہی ابن کا رو
اب جسکا ایما آبرو ہی اور نون ابن کا نون نجات **معنی معماے قطعہ** اب کا پانون
بے ہی اور پسر کا سر پے اور پے بے اور محدودہ وغیر محدودہ معما مین یکسان ہی مادر
کا دامن دال و رے ہی اور دختر کا سراپا دال رے **محسنات کلام** قلب ما بست
مین لفظ ما کا موافق محاورہ ہندی کے کیسا خوب ہی دلو مین بھی دل کا لفظ ہی بیوتیہ
کا لفظ نون ابن کے واسطے جواب سے ملا ہوا ہی کیسا چسپان ہی ایسے ہی سر کا لفظ
پسر مین پے کے بعد لباس و سروپا اور دامن سب مراعات اب کی رعایت سے
آب اور ما اور دلو اور ترطیب و ترشح اور آبرو اور ساحل کیسے باہم گر مناسب
ایراد فرمائے ہین **الاختلاف** شارح کو ابھی تک خبر نہین کہ مصرح کیا موتی پرو رہے
ہین متن مطبوعہ مین اب کو آب اور ابن کو این ایسے ہی پہلے مصرعہ مین اب کو آب
غلط لکھا ہی۔

نکتہ در لفظ بعل بل مباح را گو بندو عین چشم را یعنے بعل کہ شوہر ست باید کہ چشم خود
را جز در مباح نکشاید تا چشم وروی عروس از دندان طمع نامحرمان در قفا جدا ماند **مثنوی**
چو برگشت بعل از طریق ہوا + بود لعب او با حلالش روا + بپوش از سر زہر روز وجہ گوش
کہ بریان شود شومی از شکل او + گر از چشم بد دور گردد عروس + ز سوزش بشوہر نبینی
فسوس + چو داماد در داد دید آبروی + دل زن ز ترسش بود تازہ خوی + خسر را
زداماد چون دل رسید + کشند خسر از وچون دلش جرم دید + بود خوش بداماد خوشدل
ازان + چو برگشت شد شوخ در چشم جان + خوش آنکس کہ پیوند خویشان ز بیش +
ندارد بکل یا بہ برد ز خویش + مجرد ز خویشان چو برداشت خوی + شود شان او فارغ
از گفتگوی + بمعنی ہلاکت بود آن تبار + تباری از و عاقبت ہست بار + **اللغات**
بعل نام بت و شوہر بل کے **معنے** خود مصرح نے لکھدیے حلال بفتح مباح چیز مین
شوی بالضم شوہر و بالکسر بریان نز بالفتح طراوت خسر بالضم عربی مین زیان اور

فارسی مین پدر زن و پدر شوہر **معنے ترکیبی نثر** لفظ بعل مین جو بل نکلتا ہی بمعنی مباح
کے ہی اور عین چشم کو کہتے ہین اُس سے مطلب یہ ہی کہ بعل جو شوہر ہی اپنی آنکھ سوا مباح
کے غیر مباح مین نہ کھولے تو چشم ورد اسکے عروس کا اسکے پیچھے دندان طمع نامحرمون سے
جدا رہے اور ناموس اسکا محفوظ ورنہ کردنی خویش آمدنی پیش کا مضمون ہوگا **معنے
ترکیبی مثنوی** جب بعل طریق ہوا یعنے خواہش نفسانی سے بدل کیا تو لعب و بازی
اُسکو حلال کے ساتھ روا ہی حرام کے ساتھ محض ناروا قید بعل کی اس سبب سے ہی کہ غیر مباح
چیزین ویسے بھی ممنوع ہین اور جب کسی کا شوہر ہوا تو جملہ باتین اور لعب اسکی حق زوجہ کا
ہی سوا زوجہ کے قطعًا حرام و ممنوع اور زوجہ سے یہ کہدو کہ تو اپنے مُنھ کو سبز ہد سے چھپا تو شو
اُسکے روکی محبت مین بسیاں ہو اگر چشم بد سے عروس دور رہے اور اُسکی محبت سے شوہر
کے دل مین سوز پیدا ہو تو کچھ افسوس کی بات نہین ہی اور جو داماد نے داد مین آبرو
دیکھی یعنے عدل اختیار کیا اور ہرچہ بر خود نہ پسندی بر دیگری ہم مپسند کا مصداق بنا
تو اُسکے ترس و خوف سے عورت کا دل تازہ خو ہوتا ہی یعنے ہر روز اُسکی عادت تازہ
ہوتی جاتی ہی اور اچھے خسر کا داماد سے جب دل بھاگا اور بیزار ہوا تو وہ داماد
اُس خسر سے زیان و خسر اُٹھائیگا بسبب اُس جرم کے جو اُس سے دیکھا ہی داماد
خوش دل سے خسر خوش ہوتا ہی اور جب داماد خوشدلی سے پھرا تو اسکے چشم جان
مین شوخ نظر آتا ہی اب مصرح کہتے ہین کہ یہ تو سب کچھ ہوا کہ کوئی خوش ہوتا ہی
کوئی ناخوش مگر خوش وہی شخص ہی کہ پیوند خویشون کا یا تو پہلے ہی سے بالکل نہین رکھتا
فقط بنقد خود ہی یا اگر رکھتا ہی تو خود اُسکو قطع کر کے سب سے الگ ہو گیا ہی اسلئے کہ مجرد
جب اُسنے اپنی خوخویشون سے اُٹھالی اور تجرید اختیار کی اُسکی شان ہر کسی کی گفتگو
سے فارغ و بخت ہو جاتی ہی تبار کے معنے کنبہ کے ہین اور ہلاکت کے بھی لیکن وہ
تبار کہ انجام کار تباری اور کنبہ داری اُس سے بار ہو جاے وہ تبار ہلاکت ہی ہی
معنے معماے نثر بعل کے اول آخر بل اور بیچ مین عین عیان ہی بل مباح اور
عین چشم اشعار یہ کہ واضع نے اسکی آنکھ مباح مین رکھی ہی عروس مین عین چشم

بعد اسکے نقطر وا اور اسکے پیچھے ہی سین دندان طمع نامحرمون کے لگے ہوئے ہین **معنے**
معمائے مثنوی بعل کا قلب لعب ہی زوجہ کا روزے ہی اور زہد کا رو بھی زے
اور زوجہ مین زے کے نیچے وجہ بمعنی رو کے پوشیدہ شوے مین دونون معنے شوہر
اور بریان کے رکھے ہین عروس مین عین بمعنی چشم بعد اسکے روس جو قلب کرنے سے
نقش سوز کا ہی داماد کا اول آخر داد ہی اور درمیان مین لفظ ما بمعنی اب جسکا ایما ابرو
ہی خسر بمعنی سسر اور خسر بمعنی زیان دونون تجنیس تام داماد سے جو دل کہ ما ہی
رمیدہ ہوگا داد ہی داد رہیگا خوش کا قلب شوخ ہی خویش سے جو یا قطع کرینگے خویش
ہوگا خویشان سے جو خوے اُٹھا لیجائیگی شان رہ جائیگا تبار کے آخر مین بالہ ہی تجسنات
کلام قفا کا لفظ در قفا جدا ماند مین کیسا معنی دہ ہی کہ سین عروس کے پیچھے بھی ہی اور بیت
شوہر کو بھی جتاتا ہی شوے کا لفظ معنے معمائی و ترکیبی دونون مین مفید ہی کہ رعایت
زوجہ اور بریان دونون کی رکھتا ہی داماد داد دیدہ دل سب مین سر کلمہ دال او راو
بہت ہین **فتمحق الاختلاف** اصل کتاب مین **ع** ندارد لیک تا بہ بر ذ خویش +بتاے
فوقانی تھا کہ نہ معنے معمائی بنتے تھے نہ ترکیبی مین نے تا کی جگہ یا حرف تردید کا لکھا ہی کتاب
غلط ہی اکثر احتمال غلطی کاتب کا ہوتا ہی ایسے ہی بجاے بکل کے بگل متن مطبوعہ مین
اور ترسشش کی جگہ ترس۔
نکتہ برادر کہ دراخی کوی دل را و دار دازوی درحیات بر توان یافت و اگر بر
سوختن دل اخوان مولع باشد آن برادر پہ آذر باشید و خواہر کہ دلش بر محبت برادر
میسوزد آہ او درخور باشد و الا دل او جزرہ اوخ تماید **قطعہ** چو مادر بگرید بنفرین و
سوز+ نماد ر نما در نم آور بود+ وگر گشت رای برادر حسود+ برادر برادر بر آذر بود+
اللغات راد سخی و جوانمرد مولع حریص آذر آتش خور اور درخور اور درخورد
تینون ایک معنے مین ہین یعنے لایق آوخ بفتح واو و خاے معجمہ آہ وافسوس و
کلمہ تعجب و بمعنی نصیب نیز حسود بفتح حسد کنندہ **معنے ترکیبی نثر** جو بھائی کہ
بھائی والی راہ مین دل راد یعنے سخی او جوانمرد کا سا رکھتا ہی اُس سے اپنی عمر مین متمتع

ہو سکتا ہی اور جو بھائیون کے دل جلانے پر حریص ہی وہ برادر نہین ہی برآذر ہی
اور خواہر جسکا دل برادر کی محبت مین جلتا ہی البتہ آہ اُسکی لائق ہی نہین تو دل
اُسکا سوارے رہ آوخ کے اور کچھ نہین بہتا تا یعنے افسوس و تعجب مین ڈالتا ہی
معنے ترکیبی قطعہ اور اگر مادر نفرین وسوز سے روئے اور شاکی بیٹے کی ہوئے
وہ مادر مادر نہین ہی نم آور ہی یعنے رُلانے والی اور اگر رائے برادر کی حسود ہو گئی
اور برادر برادر پر حسد کرینگے جیسے برادران حضرت یوسفؑ تو برا اور برادر نہین ہی برآدر
ہی بر حرف استعلا اور آدر بدال مہلہ آتش کہ دال مہلہ اور ذال معجمہ دونون کے
ساتھ آیا ہی **معنے معماے نثر** برادر مین لفظ راد موجود ہی اور بر بھی اور یہی برادر
تصحیف برآذر کا بھی خواہر مین دل اس لفظ کا آہ ہی اور اول آخر سے اسکے خور حاصل
ہوتا ہی اور نیز خواہر مین رے اور ہے کو قلب کرنے سے رہ اور لفظ خوا کے قلب
سے آوخ پیدا ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** نمادر نمادر صنعت تکرار نم آور اسکا
تحلیل و تصحیف ایسے ہی برادر برادر صنعت تکرار اور برادر تجنیس تام مع تحلیل یعنے
برآتش **محسنات کلام** اس نکتہ کے قطعہ مین کیسے خوب حسن تکرار و تحلیل و
تجنیس جمع فرمائین ہین **الاختلاف** اصل نسخہ مین بجاے حیات کے جہات و
اگر بر سوختن کی جگہ و اگر نہ بر سوختن اور اخیر مصرعہ مین قطعہ کے برآذر بجاے برادر
کے لکھا ہی دونون غلطیان اویر کی تو ایسی کہ مخل معنے ترکیبی کی تھین اور پچھلی غلطی
مخل خوبی کلام مصرح کہ ایک جگہ تو معما مین برآذر کہہ چکے تھے دوبارہ اسکو لوٹ
کے کیسے کہتے اور اس صورت مین تین لفظ برادر ایک قسم کے جمع ہوے کہ
آخر سے تجنیس تام حاصل ہوئی اور دو سے حسن تکرار ناظرین سے اُمید
انصاف کی ہی۔
نکتہ پدر یکہ پسر ندارد دری بود بے پشتیبان و پسر یکہ پدر ندارد ماہیست از
تصور آب برگران پدر یکہ روی بمہر دارد ترکیبش از راے روشن بدر نیست و پدر
کم ہمت در ہیأت و قیمت ندری و مادر کہ بمہر فرزند آشفتہ بود مدار دولتست و مادر کہ

سر اعطاف ندارد درندہ راہ محنت وجد یکہ شفقت دارد بمعنی بخت جاوید ست وجد بے
صلت بصورت خد یعنے قطع اُمید وخال باخلت بصورت خال جمال امال ست
وخال بدخلال بمعنی خال یعنے ازمنافع منال وعم باکرم نشان نعم بیکران ست
وعم بے قدم عین عیب وعوار **قطعہ** غم مخور فتاحی آنکہ پس زخویش + ازجہان خویش
وتبارت کم شود + خال یا عم غم فزایندت بسے + خال برعم چون فزاے غم شود +
اللغات ندر بالفتح جدا ہونا اور تنہا وغریب ہونا جد بالفتح وتشدید پدر پدر وپدر
مادر وبہرہ وبخت خلال بکسر دوستی کرنا کسی سے اور سخت لپٹنا وخصلتہا وعادتہا
خال برادر مادر وابر بے باران وبرق منال محل حصول شی اور جگہ پانے کسی چیز کی
جیسے اراضی ملک جاگیر وغیرہ عوار بہر سہ حرکت عیب وشگاف ودریدگی جامہ تبار
بفتح ہلاک اور وہ تبار جو اولاد اور کنبے کے معنے مین ہی فارسی ہی **معنے ترکیبی** تر
جو پدر کہ پسر نہین رکھتا ایک دروازہ بے پشتیبان کا ہی جسکو کچھ استواری نہین
جب گر گیا بے نام ونشان ہوگیا ایسے ہی جو پسر کہ باپ نہین رکھتا ایک ماہی
بے آب ہی کہ پانی کیا پانی کے تصور سے بھی برکران ہی اور جو باپ کہ توجہ مہر و
محبت پر رکھتا ہی ترکیب اُسکی راے روشن سے بدری ہی گویا چودھوین رات
کا چاند اور پدر کم ہمت ہیٔت اور قدر مین ندری جو غربت اور جدائی وتنہائی
سے منسوب ہی مادر کہ محبت فرزند مین آشفتہ ہوے مدار دولت ہی کہ دولت
اُسی کے گرد گھومتی ہی اور جو مادر کہ سر اعطاف نہین رکھتی جو جمع عطوفت کی ہی درندہ
راہ محنت کی ہی اسواسطے کہ اعطاف بالف کہ سر اعطاف کا ہی جمع عطوفت کی ہی
اور اعطاف بے الف بمعنی شمشیر اور نام ایک کتہ کا اور جد باشفقت بخت جاوید
ہی اسلئے کہ جد کے معنے بہرہ اور نصیب کے بھی ہین اور جد بے صلت بصورت
خد یعنے قطع اُمید کہ وہ صلہ رحم کے برخلاف قطع رحم کرتا ہی خال باخلت بصورت
خال جمال آمال کی ہی یعنے حسن آمال و اُمید کی خوبی وزیبایش اور خال بدخلال
ای بدعادت وبدخصال ایسا جیسے خال یعنے ابر بے باران وبرق کہ نہ برستا ہی

جس سے فائدہ پہونچے نہ چمکتا ہی جس سے روشنی ہی ہوئے مفت کی ظلمت وتاریکی
بس منافع منال مین یہ بھی ایسا ہی ہی عم باکرم نشان نعم بیکران کا ہی اور عم بے قدم
عین عیب وعوار **معنے ترکیبی قطعہ** مصرح کہتے ہین ای فتاحی اسکا اصلا غم مت
کرے کہ بعد تیرے خویش وتبار تیرے کم ہو جائین جہان مین نہ رہین تجکو کیا کرنا ہی
اگر خال وعم ہوے تو کیا سب غم بڑھانے والے ہین تو ہی اگر عم پر ایک نقطہ بڑھا دے
عم کا غم ہو جائیگا پھر ایسون کے ہونے نہونیسے کیا نفع اور کیا نقصان **معنے معماے نثر**
پدر کے لفظ مین در کا لفظ ہی بے پشتیبان کہنے سے اشارہ بے کے الگ کر دینے کا ہی
پسر کو پشتیبان اس مناسبت سے کہا کہ دونون مین سر کلمہ پے ہی ماہی مین لفظ
ما جو بمعنے آب کے ہی کنارہ پر واقع ہوا پدر اور بدر دونونکی ترکیب ایک سی ہی ایسے
ہی ہیئت ندر کی ایک ہی ہی تینونمین تصحیف ہی مادر آشفتہ مدار ہی اعطاف عطاف با
سر جو الف ہی اور بے سر بے الف تجنیس زائد جدا اور ریخت مرادف یکدیگر جد وخد
مین بھی تصحیف خال حال چارون جگہ تجنیس تام خلال تجنیس زائد نعم کا گران نون
اور بیکران عم ہی نشان نعم باعتبار نون نشان ونعم کے عم کا قدم میم ہی اور بیقدم
عین کہ برعایت عین عیب وعوار فرمایا ہی کہ دونون کا سر کلمہ عین ہی بمعنی ذات وحقیقت
شی **معنے معماے قطعہ** خویش خوشتین تجنیس تام عم پر خال بڑھانے سے غم
ہوتا ہی **محسنات کلام** اس نکتہ مین مصرح نے سواے اور صنایع کے اکثر دو دو
فقرے صنعت متضاد مین لکھے ہین خال جمال امال خلال منال سب ہموزن
اور تین نقطون سے لفظ مال بھی نکلتا ہی عین عیب وعوار کیا خوب کہا ہی کہ ذات و
حرف دونون کو شامل ہی ع خال بر عم گر فزائے غم شود + یعنے خال کا جو حال ہی
تو جانتا ہی اگر اس خال کو عم پر بڑھائے تو وہ بھی غم ہوا جاتا ہی بس دونون غم ہین دوسرے
معنے وہی کہ نقطہ لگانے سے عم غم ہوتا ہی اور بڑھانے سے مراد محسوب کرنا شمار مین لانا
الاختلاف اصل نسخہ مین اس نکتہ مین چند غلطیان کاتب کی معلوم ہوئین مین نے
انکو اپنی راے ناقص کے موافق درست کیا ہی ناظرین بنظر غور وانصاف ملاحظہ

فرمائین چنانچہ اصل نسخہ مین درے بود بے گشتیبان مین نے اسکو پشتیبان بنایا ہی
اسلیے کہ گشتیبان کے مناسب کوئی لفظ نہ تھا اور پشتیبان کے لیے در موجود روشن
پدرے بہ بائے فارسی بجائے اسکے بدرے بباے عربی سر اعطاف ندارد و پدر راہ محنت
اسمین در ندہ راہ محنت پہلا مصرعہ یون تھا ع غم مخور فتاحی پس خویش + جو ناموزون ہی
مین نے اسکو لکھا ع غم مخور فتاحی آنکہ پس ز خویش + متن مطبوعہ مین خال باخلت کی جگہ
ماخلت بے قدم کے بجائے پے قدم۔

حکایت یکے از صلحا کہ فرد بود خیال زن در دلش از برائے فرزند پیدا شد با کریمہ از
عفاف عقد زفاف بست بعد انقضاے مدت حمل قضارا بدان زن پسری بصورت
بسری پیوستہ پدر در تربیت فرزند برای حلق مادر از وجہ حل صورت قوت حاصل
کردی و آن زن بسبب ضعفی کہ داشت گاہ گاہ آن پسر بشیر بشر یکے از جوارے
بے اصل نہ در جوار او بود تمتع جدا دادی و پدر ازان صورت بمنع مشغول شدے القصہ
چون پسر بزرگ شد روزی والی شہر او را بعلت آنکہ آب در شیر کردہ است فرمود
کہ چون لفظ شیرازہ بہ فرقش نہند و چون آب تنش دو نیمہ سازند پدر چون بشنید
گفت اگر فرزند حالا بگناہ خود آزردہ است اما چون در اصل ترکیب بنگری مادر آب
در شیر کردہ است **قطعہ** پسر کہ پرورش ہیا تش بشر باشد + بہیمہ بسر خویش پے بسر باشد
و کرزدال خرد طفل خورد را در پے + دلیل راہ بنا شد ہمیشہ خر باشد + **اللغات**
عفاف بالفتح پارسائی زفاف بالکسر عروس کو شوہر کے گھر بھیجنا بسر بالضم خرما ناپختہ
اور ہر چیز تازہ و آب باران تازہ حلق بالفتح نائے گلو حل حلال ہونا جواری کنیزان
و کشتیہا جوار ہمسایہ تمتع برخورداری دادن و برخورداری یافتن بہیمہ چارپا اگرچہ
بحری باشد یا ذی حیات کہ تمیز و عقل نداشتہ باشد **معنے ترکیبی نثر** ایک صالحون
سے کہ فرد تھا خیال زن کا اُسکے دل مین واسطے فرزند کے پیدا ہوا کہ زن کرون تا فرزند
حاصل ہو آخر ایک عورت کریمہ پاک دامن کے ساتھ عقد زفاف کا باندھا وہ حاملہ
ہوئی اور بعد انقضاے مدت حمل کے اتفاقاً ایک پسر بصورت بسر یعنے خرما تازہ ناپختہ

کے ملا باپ ہمیشہ پرورش فرزند کی خاطر کیواسطے حلق اُسکی ماکے وجہ حلال سے
صورت قوت کی حاصل کرتا تھا تا شیر وجہ حلال کا اُسکو ملے لیکن وہ عورت ناتوان ہوئی
تھی اس سبب سے کبھی کبھی اُس پسر کو شیر بشر ایک چھوکری بے اصل ہمسایہ سے
تمتع اور برخورداری علیحدہ پہونچاتی تھی یعنے اُسکا دودھ جدا پلواتی تھی باپ اس بات
کو منع کرتا تھا قصہ مختصر جب لڑکا بڑا ہوا ایک دن حاکم شہر نے اُس لڑکے کے معاملہ
مین بعلت اسکے کہ پانی دودھ مین ملایا ہی حکم دیا کہ لفظ شیر کی صورت آرہ اُسکے
سر پر رکھین اور آب کیطرح اسکے تن کو دو ٹکڑے کر ڈالین باپ نے جو یہ بات سنی
کہا اگرچہ فرزند بالفعل اپنے گناہ مین آزردہ ہی لیکن اصل ترکیب آب و شیر مین
جو غور کرو تو مانے پانی دودھ مین ملایا ہی کہ اسکو شیر وجہ حرام کا پلایا اُسی کا یہ اثر ظاہر
ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جس پسر کی صورت کہ بشر پرورش پائیگی وہ ایک بہیمہ
بسر خویش ہی یعنے چارپا بذات خود اور ہمیشہ اُسکے سر پر ے ای لکد کوبی رہیگی اور اگر طفل
خرد کے پیچھے خرد کی دال دلیل راہ نہو گی تو ہمیشہ خر ہی رہیگا **معنے معمائے** نثر فرزند
کے اول آخر فرد ہی اور دل اسکا زن عفاف زفاف ایک قسم تجنیس قفنا و انقضا
تجنیس زائد پسر بسر تصحیف حل کا لفظ اور صورت قوت کی ملانے سے حلق حاصل ہی
پسر بشر تصحیف اور بشیر و بشر تجنیس زائد جواری بے اصل جو پایا ہی جوار جو لفظ جوار کے
ساتھ تجنیس ہی تمتع اور بمنع بھی تصحیف یکدیگر لفظ شیر ہم صورت آرہ ظاہر اور
ایسے ہی لفظ آب کا کہ دو جزو رکھتا ہی دو ٹکڑے ہونا خود عیان لفظ آزردہ مین آر بھی
موجود اور ردہ بھی بمعنی خوردہ ای آرہ خوردہ **معنے معمائے قطعہ** پسر بشر بسر
تینون مین تصحیف لفظ خرد مین دال دلیل ہی اگر دال نہو گا خر رہیگا **محسنات
کلام** کریمہ از عفاف سے یہ مراد کہ خاندان عفاف سے وہ کریمہ تھی شیر مین صورت
آرہ کی سر نشین کشش دار سے بھی ظاہر اور دندانون دار سے بھی عیان اور ایسے
ہی متامل پہ مخفی نہین **الاختلاف** شارح کروٹ ہی نہین لیتے اصل کتاب
مین از وجہ حل کے بعد صفدرہ اس صورت کا لفظ لکھا ہی مین نے اسکو صوت سمجھا ہی

کہ غلطی کاتب سے صورت اسکی بدل گئی بقرینہ لفظ قوت کہ اسکی صورت قاف ہی جو معما حلق مین کار آمد ہی متن مطبوعہ مین بجاے حلق خلق اور جدا کا خدا فرمود مع واو عطف ایسے ہی وگفت بجاے گفت۔

فصل فی ذکر جمیع مکارم الاخلاق

نکتہ در لفظ ہمت تا ہیئت روی صفحہ ترتیب غبر است ومیم دائرہ گنبد سماو ہا شکل دو چشم بینا صاحب ہمت آنست کہ دیدہ ہاے ہدایت از میم مدار افلاک وتاے ترتیب تختہ خاک بالاتر دارد **شعر** بہ ہمت ست نشان کشش زمیم وتا + کہ سوی اوج معالی کشد زمام ہوا + **اللغات** ہمت بالکسر وتشدید میم قصد وآہنگ + وزن پیر ترتیب ٹھیک کرنا درجہ ہر چیز کا اور ہر چیز کو اپنے رتبہ پر رکھنا غبرا بالفتح زمین وزمین بسیار درخت وکبک مادہ مدار جاے دور وگردش معالی بلندیہا وبزرگیہا وبدیہا اس صورت مین جمع معالاۃ کی ہی **معنے ترکیبی نثر** لفظ ہمت مین تا توالیسی ہی جیسے روصفحہ ترتیب غبرا کا کہ ہر شی اپنے موقع اور محل پر ہی جسمین کسی کو مجال حرف زدن نہین اور میم ایسا ہی جیسے دائرہ گنبد سما کا اور ہے ایسی جیسے دو چشم بینا بس صاحب ہمت وہ شخص ہی کہ اپنے دیدے ہدایت کے جہاں لنسے دور فلک شروع ہی اس ترتیب خاک تک سب سے بالاتر رکھے اور ان مین سے کسی شی پر نظر نہ ڈالے سب کو ہیچ پوچ سمجھے **معنے ترکیبی شعر** مصرح کہتے ہین ای مخاطب تو غور تو کر لفظ ہمت ہی مین نشان کشش کے موجود ہین کہ وہ میم وتا ہین جو بتاتے ہین کہ آدمی اپنے شوق وہوا کے زمام اوج معالی کو کھنچے اس زمین وآسمان ہی کی چیزون پر نہ لٹک رہے **معنے معماے نثر** نثر ہین تو مصرح نے تشریح کردی اور بیان کی کچھ حاجت نہین **معنے معماے شعر** ہمت کا اوج ہا ہی میم وتا کشش کی اوج ہوا کی بھی ہے ہی **محسنات کلام** لفظ ہمت کی رعایت سے ایسے الفاظ فقرہ مین جمع کیے ہین کہ اکثر مین تا ہی جیسے ہیئت ترتیب ہدایت

تحفہ بالاتر اور علی ہذا الاختلاف شارح خبر نہین ہوتے متن مطبوعہ مین غبرا کو غیر معالی کو معانی ترتیب کو تربیت غلط لکھا ہی۔

نکتہ کاف سرکش تکبر نگونساری دہندہ ایست درمیان تبر کہ زر ست و تاے تجبر پردہ ایست برروی جبر کہ تدارک نقصان و ضرر ست مثنوی کبر کہ کب برسر را ایست راست + نقش نگونساری رای از ہوا ست + ہست تکبر چہ تظلم ہوان + بر برایا تنگ اونہان + کبر تباہی ست بہر بعی ورہ + صورت بر ست ازان روبتہ + اللغات تکبر بزرگی جتانا اور گردن کشی کرنا تجبر گردن کشی کرنا اور جمنا گھاس کا بعد کھا لینے کے اور سبز ہونا اور پتی آنا درخت مین اور اچھا ہونا حال بیمار کا کب بالفتح و التشدید اوندھا کرنا جبر بالفتح شکستہ را البستن اور اچھا کر دینا حال کسی کا کبر بزرگی اور بزرگ ہونا تظلم فریاد کرنا اور رونا کسی کی بیداد سے ہوان بفتح آرام و آہستگی کرنا اور سبک ہونا و بضم خواری و بیعزتی بر بالکسر و تشدید را نیکی و بخشش اور ماباپ کی رضامندی سے زندگانی کرنا بر آیا خلق جمع بریتہ تک قعر چاہ و تہ و پائین و بن چاہ و عمق اور یہ لفظ کاف عربی و فارسی دونون کے ساتھ ہی معنے ترکیبی نثر سرکشی کاف کی ظاہر ہی لہذا مصرحہ کہتے ہین کہ کاف سرکش تکبر کا جو تبر بمعنی زر کے درمیان مین ہی سخت نگونساری دینے والا ہی اور بو ر منھ کے بل گرانے والا اور تا تجبر کی ایک پردہ ہی جبر کے منتھ پر جسکے معنے ہین اچھا کر دینا حال کسی کا اور تدارک ضرر و نقصان کا تصرف گردن کشی بس چاہیے کہ گردن کشی چھوڑ کے انکے درمیان و پردہ مین جو باتین چھپی ہین اُنپر عمل کریے معنے ترکیبی مثنوی کبر کی راپر جو لفظ کب رکھا گیا ہی یہ اس بات کا نشان ہی کہ جسکی راے قسم ہوا یعنے نفس کے چاو سے ہی اُسکے لیے یہ کب و نگونساری ہی اور تکبر کیا ہی تظلم و ہوان ہی یعنے داد بیداد و خواری و بیعزتی لیکن نیکی و بخشش بھی اسکی تک مین پوشیدہ ہی کہ اسکی طرف غور و نظر کرے خوب جان لے کہ کبر بہر صورت اور بہر راہ تباہی ہی تباہی ہی اسی سبب سے صورت بر کی اس سے تہ مین ہی اور پوشیدہ معنے معماے نثر کاف تکبر کا ظاہر تبر کے درمیان مین ہی اور تا تجبر کی جبر

کے مُنہ پہ **معنے معمائے مثنوی** کبر مین کب رائے کے سر پر رکھا ہوا ہی اور تکبر مین اول لفظ تک کا ہی اور اسکے تک مین بر ہی پھر کہتے ہین کبر تباہی ہی اسی سبب سے صورت بر کی اس سے بنتہ ہی **محسنات کلام** کاف کا سرکش ہونا باعتبار مرکز اور سبر بلندی کاف کے ظاہر تاکا پردہ ٹھہرانا کیسا لطیف و باریک ہی جیسے دوتا و یکتا **الاختلاف** شارح ابھی تک آنکھ نہین کھولتے متن مطبوعہ مین تجبر کا تحیر اور جبر کا حیر اور نظلم کا لظلم بر کاتیر بتہ کاتبہ غلط لکھا ہی۔

نکتہ میم حلم عقدہ مشکلات ست حا و لام حل آن مشکل ورائے صبر اندیشہ رویت محبوب ست او صب یعنے عاشق بدان و اصل **شعر** المیم اول منزل فی سیر منہاج المنی + والحلم یجعل للفتی حلا علینا فی العنا + **اللغات** حلم بالکسر آہستگی و بردباری اور دیر غضب ہونا اور آہستگی کرنا کسی کی عقوبت مین صبر بالفتح شکیبائی کرنا اور بند کرنا کسی کو اور کچھ چیز کسی کو نہ دینا جبتک کہ مرے منہاج راہ راست منی بالضم اُمید ہا جمع منیہ فتا جوان حل حلال ہونا عنا بالفتح رنج و تعب **معنے ترکیبی نثر** میم حلم کا عقدہ مشکلات کا ہی اور حا اور لام حل اُس مشکل کا اور را صبر کی اندیشہ رویت محبوب کا ہی اور صب یعنے عاشق اُسکو واصل **معنے ترکیبی شعر** میم اول منزل راہ راست سیر اُمیدونکی ہی اور حلم جوان حلیم کا وقت رنج و عنا کے ہم پر حل کر دیتا ہی یعنے کیسا ہی عنا و تعب ہو جوان حلیم کے سبب سے وہ سب رنج و تعب بالکل جاتا رہتا ہی **معنے معمائے نثر** حلم مین جو میم عقدہ ہی اُسکے ساتھ ہی حا و لام جسکا مرکب حل ہوا لگا ہوا ہی یعنے اُس عقدہ ہی پر لفظ حل رکھدیا ہی صبر مین را پر صب رکھا ہی جو عاشق مراد کو فایز بہ مراد کرتا ہی **معنے معمائے شعر** حل کے ساتھ میم جو منزل کا اول حرف ہی لانے سے حلم حاصل ہوتا ہی **محسنات کلام** میم کی رعایت سے منزل منہاج منی تینون مین سر کلمہ میم **الاختلاف** اس نکتہ سے شارح بھی چونکے ہین اور وہی اپنی تقریر طول طویل متن مطبوعہ مین بجائے فی العنا کے غنا لکھا ہی۔

نکتہ حلیم اگر سر بردباری از پیش بردارد لئیم وردباری شود و صبور اگر روی صبر از مقدمہ بلا درکشد بور یعنے فاسد و ہالک شود **قطعہ** کے در شب بلا بود از ذال را شکیب + در شوق وصل دیدہ ہم از عشق دوختن + کے داغ و شب فروختن آتشست زان + باشد شکیب داغ دل شب فروختن + **اللغات** لئیم ناکس و بخیل صبور بالفتح بردباری کہ تعجیل در عقوبت نکند او رشکیبا اور نام خدا ے تعالی از ذال مردم فرومایہ و ناکس کے داغ اور دلاغ کرنا اور تیز دیکھنا **معنے ترکیبی نثر** حلیم وہ ہی کہ بلا حظہ ناخوش اور پیش آمد ناگوار کے سر در پیش رہے اگر سر بردباری اور در پیش ہونے سے اُٹھائیگا لئیم اور ردباری ہوگا اور صبور اگر مقدمہ بلا سے مُنھ کھینچے لگا ڑیگا بور ہوگا جو ہلاک اور فاسد ہونا ہی غرض بلا سے گھبرانا اور ناخوش سے ناگواری ظاہر کرنا صفت حلیم و صبور سے بہت ہی دور ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ناچیز و ناکسونکو شب بلا مین شکیب کب ہوتا ہی یہ تو شوق وصل مین ہمیشہ ہی رہتے ہین اور مطلب خاص اُنکا یہی ہوتا ہی لیکن جب ذرا ابلا و آزمایش اُنپر پڑتی ہی تو خود عشق ہی چھوڑ دیتے ہین اور ہی یہ کہ کے بمعنی داغ کے ہی اور شب بمعنی افروختن آتش کے بس شکیب کی اصل یہی ہی کہ داغ دل شب مین روشن کرنا نہ یہ کہ بے صبر و ناشکیبا ہونا **معنے معماے نثر** حلیم کا پیش جا ہی اور بردباری کا رو با اگر ان دونون کا سر اُٹھایا جائیگا حلیم لئیم رہیگا بردباری ردباری صبور کا روصاد ہی اگر یہ روکھنچیگا بور رہیگا **معنے معماے قطعہ** کی اور کی دونون تجنیس تام شکیب کے لفظ مین اول آخر شب ہی اور دل اسکا کے بمعنی داغ **محسنات کلام** از پیش بردارد رو درکشد دونون معنے معمائی و ترکیبی مین کیسے چسپان ہین کہ اُن حرفون کا الگ کرنا بھی اور بے تحملی و بیصبری بھی ظاہر ہوتی ہی اور انکے سوا اکمر خیال کیا جاے **الاختلاف** ردباری کو متن مطبوعہ مین ردیاری غلط لکھا ہی۔

نکتہ عین تواضع در اصل وضع بر قدم اُفتادہ یعنے تواضع آنست کہ چشم در رتبہ باے وضیع و رفیع نہد و عین عجب پیش روی جب واقع شدہ یعنے پیش چشم میباید داشت

کہ زیر عین عجب جب ہے یعنے چاہست کہ مردم عین بر در جب می اُفتند **قطعہ** لا تعجبن
الجو امواله + المال کالبرق حلال السحب + من یتصل بالعین من عجبه +
فقطع العجب جب الجب + **اللغات** تواضع فروتنی کرنا وضیع فرومایہ وناکس
رفیع بلند و بلند قدر عجب بالضم خویشتن بینی جب بالضم والتشدید چاہ حر بالضم والتشدید
آزاد حلال بالفتح وتشدید لام کشاینده سحب بضمتین ابرہا **معنے ترکیبی نثر** مطرح
فرماتے ہین کہ واضع نے لفظ تواضع کو ایسی وضع پر وضع کیا ہی کہ عین اسکا قدم پر
پڑا ہی بس مطلب یہ کہ تواضع وہ ہی کہ آنکھ ہر ادنی اعلی کے قدم کے نیچے رکھے گویا
اُنکے واسطے آنکھین بچھائے اور عجب کا عین جو تواضع کی ضد ہی سامنے صورت
جب کے کہ بمعنی چاہ کے ہی واقع ہوا لہذا ہر وقت اس بات کو پیش چشم رکھنا چاہیے
کہ عین عجب کی نیچے جب کے ہی کہ مردم با وصف اسکے کہ آنکھین مُنھ پر رکھتے ہین اور
کوے مین گرتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** عجب وغرور مین نہین ڈالتے آزاد مرد کو اسکے
اموال اسواسطے کہ مال بجلی کیطرح نہایت کھولنے والا بادلون کا ہی اور مال یہان
بمعنی صاحب مال کے ہی یعنے وہ آزاد صاحب مال مال کے حق مین ایسا ہی جیسے
بادلون کے لیے بجلی کہ بعض بجلی سے ابر متفرق اور پریشان ہوجاتے ہین اور
جو شخص اپنی آنکھ سے عجب کو متصل کرتا ہی نہایت بُرا کرتا ہی اسواسطے کہ ٹکڑا
عجب کا جب ہی اور جب آخر جب ہی ہی **معنے معماے نثر** تواضع مین عین اسکا
اسکے قدم پر ظاہر اور عین عجب کا پیش رو جب کے واقع **معنے معماے قطعہ**
عین عجب کا قطع کرنے سے جب رہتا ہی اور جب الجب حسن تکرار الف لام واسطے استغراق
یا عہد خارجی کے ہی **محسنات کلام** بپاس لفظ عین تواضع کے تواضع وضیع رفیع
سب مین عین لائے ہین ایسے ہی عجب کی رعایت سے تکرار جب کی لا تعجبن مین
بھی عجب موجود ہی اور سحب مین نقش جب **الاختلاف** شارح لکھتے ہین اس
فقرہ کے معنے مین کہ مردم عین بر رو در جب می افتند از جملہ آنہا خواہد شد کہ راہ را
گذاشتہ بچاہ می اُفتند انتہی بھلا یہ معنے مردم عین بر رو الخ کے کہان ہین اور راہ را

گذاشتہ کلام مصرح مین کہان ہی بس معنے وہی ہین جو مین نے معنے ترکیبی نثر مین لکھے ہین ایسے ہی معنے قطعہ کے گڈبڈ بعید الفہم ہین متن مطبوعہ مین یعنے چشم خود بجاے پیش چشم اور ضلال بجاے حلال اور جب سحب کی جگہ غلط معلوم ہوتا ہی۔

نکتہ ایدرویش بدیدہ عزت وحرمت درہمہ کس نظر کن کہ کرم حق ہر کرا در باطن سیرتی کرامت کردہ اوراامانی ودواعی درخوردان مقرر کردہ ولایق آن از شش جہت روزے بوے میرساند چون لفظ شش کہ متضمن معنی شش ست وشش دندان داردو شش نقطہ مشرف ست قطعہ ہر کرا بینی بظاہر باصلاح + دانکہ صد چندان بمعنی بخرد ست + لفظ شش بر شش دلالت میکند + لیک ازروی حقیقت شش صد ست +

اللغات امانی جمع امنیہ بالضم وتشدید یا بمعنی آرزو وامید دواعی خواہشہا وباعثہا مشرف بضم میم وفتح شین وراے مشدد شرف دادہ شدہ **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش ہر کسی مین دیدہ عزت وحرمت سے نظر کرا اور کسی کو چشم حقارت سے مت دیکھ کسواسطے کہ حق تعالی نے اپنے کرم سے جسکے باطن مین کوئی سیرت کرامت فرمائی ہی اُسکے لیے آرزوئین اور خواہشین اور باعث بھی اُسی سیرت کے لایق مقرر کیے ہین اور اُسی کے لایق شش جہت سے اُسکو روزی پہونچاتا ہی بس اُس بے اختیار کو چشم حقارت سے دیکھنا کیا معنے دور کیون جاؤ دیکھو لفظ شش کو جسکے ضمن مین شش ہی اور شش دندان رکھتا ہی کہ وہ اُسکے دندانے ہین اور شش ہی نقطون سے مشرف ہی گویا شش دندان ہین تو شش نقطے بمنزلہ تقمون کے ساتھ ہی لگے ہوے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے تجکو یہ چاہیئے کہ بظاہر جسکو صلاح و فلاح سے آراستہ پائے تو جان لے کہ سو حصہ زیادہ اُس سے معنے مین خردوالا اور عقلمند ہی تو دیکھتا نہین لفظ شش کو کہ شش یعنے چھ پر دلالت کرتا ہی لیکن ازروے حقیقت کے وہ شش صد ہی اسواسطے کہ دونون سینون کے تین تین سو ملکے چھ سو ہوگئے **معنے معماے نثر** نثر مین جو کچھ مصرح نے لفظ شش مین بیان و واضح کردیا ہی وہی معنے معمائی مین کافی ہی **معنے معماے قطعہ** قطعہ مین بھی

لفظ شش کا تھا جسمین ششصد نکالا ہی وہ بھی مشرح کردیا **محسنات کلام** خود ظاہر
نکتہ ہر کہ درکارہا عجلت ورزد اول بتفرقہ و وحشت شت عنا بیند و آخر باب چشم و
ندامت مبتلا گردد این معنی از لفظ شتاب دریاب کہ اولش شت بود و آخرش آب
قطعہ چون حک شود بہ تیر اجل عین از عجل + بیند عجول از وضرر کوری اجل + جل سست
روس چیدن از کثرت شرہ + بر جل چو عین عجل نہد صاحب عجل + **اللغات**
عجلت بالکسر شتاب تفرقہ بالفتح جدائی وحشت خالی و اندوہ و تنہائی و رمندگی
شت بالفتح و تشدید تا و شتات بفتح پراگندہ ہونا حک بالفتح کسی چیز کو کسی چیز سے
رگڑانا اور چھینا کسی چیز کا دل مین عجل بفتحتین سر عیب و شتاب و بفتح و کسر و ضم
جیم شتاکنندہ و بالکسر گوسالہ عجول بفتح نیک شتابندہ جل بالفتح و التشدید
وہی کہ معنے جو مصرحر نے لکھدیے ای سرگین چیدن شرہ بفتحتین حرص **معنے ترکیبی نثر**
جو شخص کامون مین جلدی و شتابی کرتا ہی اُسکا یہ حال ہوتا ہی اول تو تفرقہ اور وحشت
شت و پریشانی اور آخر آب چشم و ندامت مین مبتلا ہوتا ہی اس بات کو لفظ
شتاب ہی سے دریافت کرلو کہ اول اُسکا شت ہی اور آخر اُسکا آب ہی **معنے**
ترکیبی قطعہ جب تیر اجل یعنے وقت سے کہ بحکم کل امر مرہون باوقاتہا
کے ہر کام وقت پر موقوف اور آدمی بفحوائے خلق الانسان من عجل کے مستعجل
اور عجول عین عجل کی حک ہوجائیگی یعنے یہ کیسی ہی جلدی کرے وہ اپنے وقت
ہی پر ہوگا جیسا کچھ مشیت ایزدی مین ہی تب یہ ضرر اجل اپنے کو روے کریگا
دیکھیگا اسوقت تو بنظر حصول مامول کے کور و کر ہو رہا ہی اور جو اسوقت مین
جلدی کرتا ہی اور جل پر جو گوبر بینتا ہی عین عجل کی رکھتا ہی اور شتاب زدگی کرتا ہی
بعد مٹ جانے عین عجل کے یہی جل ہوگا اور وہ ہوگا حاصل یہ کہ عجلت سے سوائے
ذلت و خواری کے کچھ حاصل نہین کام اپنی اجل موعود ہی پر ہوتا ہی **معنے**
معمائے نثر شتاب کی لفظ مین اول شت ہی یعنے پریشانی اور آخر آب کہ وہ
آب گریہ ہی اور اشک ندامت **معنے معمائے قطعہ** عجل کی عین جو تیر اجل سے

حک ہوگی اجل ہوجائیگا اور جل پر عین رکھنے سے عجل ہوتا ہی اجل اول بفتحتین وتخفیف لام بمعنی وقت واجل دوم بصیغہ تفصیل بمعنی بزرگتر تجنیس ایسے ہی عجل اول بفتحتین اور عجل ثانی بالکسر اور عجل ثالث نیز بفتحتین تجنیس اور جل تجنیس ناقص **محسنات کلام** اجل عجل عجول جل عمل کیسے الفاظ جمع کیے ہین اور عجل کی عین حک کرنیسے ایک فائدہ یعنے جل نکالا ہی اور جل پر عین رکھنے سے دوسرا نتیجہ۔

حکایت یکے از مجانین بمجلس ظرفا در آمد و مؤدب بہ نشست و ہیچو جانے از ہمہ جہت میم دہان چون نون در بست گفتندش چون دل ندما را بآمدن خود خوش کردی چون لفظ ندما چرا در نایت دم خود بستی گفت ندانید کہ تمکین و ادب آبیست کہ در جبلت ابدال مانند گرمی و تیز زبانی آتشے در طبیعت ارذال یابند **قطعہ** فریاد چون سگان صفت قلب ناکس ست + رسم سکوت گیر کہ گردد دل تو کس + میم دہان ببین زخموشی کہ در خوش ست + بر عمق نون ببین کہ سخن گشتہ است خس +

اللغات مجانین جمع مجنون ظرفا بفتح وضم را زیرکان جانی گنہگار وچینندہ میوہ نون ماہی و دوات ندما جمع ندیم بمعنی ہمنشین نا ے حلقوم تمکین کسی کی جگہ قایم ہونا جبلت بکسر جیم و با و لام مشدد خلقت و طبیعت ابدال جمع بدل اور نیز نام چند لوگون کا بندگان خاص خدا سے عمق بالضم ژرف و عمیق و بالفتح بتعمق نظر کرنا کسی چیز مین **معنے ترکیبی نثر** ایک مجنونون سے مجلس ظریفون مین داخل ہوا اور مودب بیٹھا اور مانند جانی یعنے گنہگار کے سب طرف سے میم دہن مانند نون کے جو ماہی ہی بند کیا یعنے خاموش تھا سب نے اُس سے کہا کہ دل ندما کو تو نے آنے سے تو خوش کیا لیکن ندما کیطرح اپنے نا ے حلق مین دم کو کیون روکا ہی اور اُس سے کچھ نہین نکالتا کہا تم نہین جانتے تمکین و ادب ایک آب ہی کہ جبلت ابدال مین ایسا ہی جیسے تیز زبانی اور گرمی کی ایک آگ طبیعت ارذال مین پاتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** جسکا قلب ناکس ہی وہ سگون کی طرح فریاد کرتا ہی تو رسم سکوت کی اختیار کر تو دل تیرا کس ہوجاے میم دہن کو دیکھ کہ خموشی سے کیسا خوشی مین ہی

اور عمق نون پر دیکھ کہ سخن خس کشتہ ہی **معنی معماے نثر** کلمہ جانی کو ادھر اُدھر سے جو میم و
نون پیوستہ ہونگے مجانین ہوگا قلب ندما کا آمدن جبکا اشارہ دل ندما ہی اور لفظ ندما
مین کلمہ دم درمیان نلکے واقع ہوا کہ دو نون طرف سے دم کو گھیرے ہی لفظ ابدال کی
جبلت مین آب موجود ہی اسی لیے اشارہ آببیست کا ہی اور ارذال کی طبیعت
مین آتش اسی واسطے آتشی فرمایا ہی دریا بند جو کہا ہی ایما اسکا یہ کہ آب و آتش
کو ابدال و ارذال مین معلوم کرلین وجہ یہ کہ ارذال مین ارذ کو قلب کرنے سے آذر
ہوگا جو ابدال مین آب کھولا ہوا ہی ارذال مین بھی اسکے مقابلہ مین ڈھونڈھ لین
معنی معماے قطعہ قلب ناکس کا سکان اور قلب سکوت توکس خموشی مین
جو حرف میم دہن ہی درمیان خوشی کے واقع ہوا سخن جو عمق نون یہ ہی جب کشتہ ہوگا
خس ہوگا **محسنات کلام** دم کی رعایت سے ندما اور آمدن ایراد فرمائے ہین اور
لفظ نون کہ بمعنی ماہی کے بھی ہی اور یہ بھی دم بستہ ہوتی ہی نابے کے واسطے دم کا نہ باندھنا
کیسا خوب ہی کہ اسکا دم ہی سرور آور ہی اور علی ہذا القیاس **الاختلاف** اس فقرہ
کے معنی کہ تمکین و ادب آببیست تا یابند انتہی شارح نے جو لکھے ہین وہ بھی دیکھے
جائین اور مین نے جو لکھے وہ بھی کس کے معنی ترکیبی اچھے ہین اور معنی معمائی کے
مطابق اور کس کے برخلاف اسکے اول تو یہ کہ اصل کتاب مین تمکین و ادب آلنست
لکھا ہی اُسکو مین نے بمقابلہ دوسرے فقرہ کے کہ اُسمین آتشی ہی آببیست لکھا ہی
کہ یہ بات شارح کی تقریر سے کچھ نہین کھلتی کہ آببیست سمجھے ہین یا آلنست مگر
زیادہ احتمال آلنست کا ہی اور جو شارح نے لفظ ابدال مین معما نکالا ہی اسطور
پر کہ ابدال کو دو جزو پر تحلیل کرکے آب الگ اور دال الگ کیا ہی اور دال سے مراد
دال معمائی لیکر آب کے درمیان مین داخل کرکے ادب بنایا ہی گو ہو مگر مقابل اسکے
دوسرے فقرہ مین بھی جو مانند گرمی و تیز زبانی آتشے در طبیعت ارذال یا بند ہی
اسمین بھی ہونا چاہیئے اور جو نہین ہی تو خلاف داب مصنف غیر صحیح ہی اور مین نے دونون فقرون
مین آب و آذر نکالا ہی مگر آذر قلب کرنے سے ہوتا ہی موافق اشارہ آتشے در طبیعت ارذال یا بند کے

اور جو شارح نے قطعہ کے آخر مصرع مین بجاے برعمق نون بین کے عمق عین یہ نسخہ اختیار کیا ہی اور اسی کے موافق معنے لکھے اور معما نکالا لیکن اسمین بھی عین کا عمق نون لفظ عین کا ٹھرایا ہی بس عمق نون کہنے مین کیا قباحت ہی جو عین کہین اور پھر وہی نون عین کا لین اور لفظ نون کو جو خالی اس تکلف سے ہی چھوڑ دین متن مطبوعہ مین بجاے جانی جالی ندما کی جگہ اندما نایت کو نابت آبیست کے بجاے تست جبلت کے ٹھکانے حیلت پھر ابدال مانند لکھکے چھوڑ دیا ہی باقی عبارت نہین لکھی۔

نکتہ ہر کہ بر تزکیہ و تنقیہ احوال خود مشورت کند زود بدت یعنے بدولت ریاست برسد و این اشارت در عبارت مشورت ظاہر ست کہ مش بر تنقیہ دلیل ست و رت بر رئیس دلیل **قطعہ** چون بہ بینی بکار خود شر و شور + خاصہ در فرصتی کہ بے قوت ست مشورت کن کہ زندگی یابی + شر کہ بے مشورت بود موت ست + **اللغات** تزکیہ زکوۃ دینا پاک کرنا سراہنا تنقیہ پاک کرنا رت کی تفسیر خود مصرح نے فرمادی مش کے معنے بھی مصرح فرما چکے اور رت کے بھی فرصت بالضم باری کسی چیز کی و نوبت آب **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی اپنے احوال کے پاک صاف کرنے مین مشورت کریگا بہت جلدی رت یعنے دولت ریاست کو پہونچیگا اسلیے کہ خداے تعالی کا حکم بھی مشورت کے واسطے ہی جیساکہ فرمایا وشاورھم فی الامر اور یہ اشارہ کہ جلدی دولت ریاست کو پہونچیگا خود عبارت مشورت سے ظاہر ہی اسواسطے کہ مش تنقیہ کی راہ بتاتا ہی اور رت رئیس جلیل پر رہنما **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے جب تو اپنے کسی کام مین شر و شور دیکھے خصوص ایسے وقت مین کہ فرصت ہی اور وقت مشورت کا فوت نہین ہوا تو ضرور مشورت کر کہ مشورت موجب زندگی ہی ظاہر دیکھو شر بے مشورت موت ہی **معنے معماے نثر** مشورت مین ظاہر مش ہی اور رت کہ مش کو دلیل تنقیہ کہا ہی اور رت کو رئیس جلیل **معنے معماے قطعہ** مشورت کی لفظ سے شر کا لفظ بھی نکلتا ہی اور موت کا بھی **محسنات کلام** ناظرین صاحب افہام خود سمجھ لینگے **الاختلاف** متن مطبوعہ مین تنقیہ کی جگہ تنقحیہ اور بجاے ریاست ربات اور معہذ الفظ رت ندارد

جسکی تفسیر ریاست ہی ظاہرست کے بجاے ظاہرات اور فوت کی جگہ قوت لکھا ہی کیسا اس نکتہ کو مسخ کیا ہی سقم انکے ذہن سلیم پر مخفی نرہینگے —
نکتہ سر خلق مفتوح آمدہ وروے خلق مضموم اشارت بدانکہ سر خلق ارباب ریاست آنگاہ مفتوح شود کہ باخلق پسندیدہ مضموم گردد **شعر** ہر کہ در خلق الف راستیش پیدا ہست + رسد از الفت خلقان بقبول خلاق **اللغات** خلق بالفتح اندازہ کرنا پہلے اُٹرنے سے اور پیدا کرنا اور آفریدہ ہونا اور آفریدگان و بالضم وضمتین خود عادت و مروت و دین اخلاق و خلقان بالضم جمع خلاق ایک نام ہی خداے تعالے کے ناموں سے بمعنی بہت پیدا کرنے والا **معنے ترکیبی نثر** دیکھو سر خلق کا مفتوح ہی اور روخلق کا مضموم یہ اس بات کا اشارہ ہی کہ سر خلقت ارباب ریاست کا اُسوقت مفتوح اور بالا ہوگا کہ خلق پسندیدہ سے مضموم ہو یعنے ضم کردہ شدہ جسکے معنے ہین جمع کرنا کسی چیز کا کسی چیز سے **معنے ترکیبی شعر** جسکی خلق یعنے پیدایش مین الف راستی کا ظاہر ہی وہی اُلفت مخلوق سے قبول خلاق کو پہونچیگا یعنے جسکی خلقت مین راستی ہی وہی مقبول خدا کا ہوگا **معنے معماے نثر** نثر مین سواے تجنیس تام خلق وخلق کے اور کچھ نہین ہین **معنے معماے شعر** اسمین فقط یہی کہ خلق مین الف لانے سے خلاق ہوتا ہی **محسنات کلام** مفتوح مضموم کیسے خوب ہین کہ بمعنی بالا کردہ شدہ اور فراہم کردہ شدہ کے اور نیز فتح دادہ شدہ اور ضم دادہ شدہ کے بھی ہی خلق خلقان خلاق تینون مین صنعت اشتقاق اور نیز سر کلمہ خا اُلفت مین بھی الف نکلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے خلق ارباب ریاست کے سر خلق را آبواب ریاست غلط لکھا ہی —
نکتہ جاے مردم خوشخو بہشت ست و درمیان بہشت بنگر کہ ہش بینی و ترشروئی کہ تیغ جفا درمیان دارد دوزخ محض ست بنگر کہ جہم را نون کہ تیغ ست چون درمیان باشد جہنم بود **شعر** مردے کہ روکشادہ باشد مددست + ور عبد بود چو رو گرفتست بدست + **اللغات** ہش بالفتح وتشدید شین مرد کشادہ رو جیسے رجل

ہش بش شادمان وسبک روح جہم بالفتح روے ترش کردن برکسے ومرد ترش رو
جہنم نام طبقہ دوزخ نون شمشیر مردود سرکش ورانده شده روکشاده شگفتہ رو عبد بنده
وانسان خواه آزاد ہو خواه بنده رو گرفتہ جو منہ سمیٹے ہو **معنے ترکیبی نثر** جو لوگ
خوشخو ہین انکی جگہ بہشت مین ہی تو ذرا لفظ بہشت کو تو غور کر کہ جسمین لفظ ہش کا دیکھیگا
اور ترش رو کہ تیغ جفا کی کمر سے لگائی ہی کہ وہی رے ہی جو بعد تاے ترش کے ہی دوزخ
محض ہی دیکھ تو لفظ جہم کو جو بمعنی ترش رو کے ہی جب اسمین نون کہ تیغ ہی لاٹینگے
جہنم ہوگا **معنے ترکیبی شعر** اگر مردود ہی اور ہی روکشاده ای شگفتہ رو تو وه تیرے
خاطر کے لیے مدد ہی اور اگر عبد ہی اور ہی رو گرفتہ تو وه بد ہی کہ تجکو بیوجہ بھی ناگوار ہوگا **معنے
معماے نثر** بہشت مین لفظ ہش موجود اور جہم مین نون لانے سے جہنم ہو جائیگا
معنے معماے شعر مردود مین لفظ رو پوشیده ہی اگر کشاده رو ہو جائیگا یعنے کلمہ سے
نکل جائیگا مدد رہیگا اور عبد جو رو گرفتہ ہوگا کہ وه عین ہی تو بد رہیگا **محسنات کلام**
خوشخو ترش رو بہشت دوزخ ہش جہم جہنم رو کشاده رو گرفتہ کیسے متضاد لفظ ذکر فرمائے
ہین تیغ درمیان کیسا خوب ہی تیغ کے واسطے **الاختلاف** شارح نے یہان لکھا
کہ نون کہ مشابہ خمیده پشت کے ہی انتہی اسکی کیا ضرورت نون تو لغت مین صاف
شمشیر کے معنے مین ہی اور وه خمیده پشت بھی ہوتی ہی متن مطبوعہ مین پہلا جہنم
بجاے جہم غلط ہی۔

حکایت پادشاہی غلامی بدیع الخلق شنیع الخلق داشت وپیوستہ بمیلے کہ در
قفاے ترکیب جمیل او داشت باظہار شعار ذلیل کرم رذائل اورا بپوشیدی
ونگذاشتی آخر بعد از کمال مدارا نفرمود تا داری چون الف آخر مدارا بر زدند و
آنمدار عیش خود را بر داد کرد وزیرے گفت بعد از احتمال بیحد پادشاه را احتمال از
جمال او عجب کہ میسر شد گفت ندانستہ کہ چون مدارا بیحد وکنار شود نتیجہ او دار بود
رباعی ہرکس کہ بود تاج سرش میم مدارا + در سایۂ آن تاج بود مسند دارا + لیکن چو
ز حد رفت مدارا الف تیغ + بر دار رود مدار عملت زین مدد آرا + **اللغات** بدیع الخلق

بفتح خائی خلقت والاشنیع الخلق بضم خابد عادت والاذیل بالفتح دامن رذایل ناکسیها و
فرومایگیها مدارا بضم میم رعایت اور صلح و آشتی کرنا بر زدند ای نصب کردند ملاذ جاے دور
وجاے گردش احتمال بالکسر و تاے فوقانی مکسور اُٹھانا اور گمان کرنا احتما
پرہیز کردن بیمار و حمایت کردن دارا نام پادشاہ معظم دار و مدارای موقوف علیہ
معنے ترکیبی نثر ایک پادشاہ کا ایک غلام تھا نادر الخلق مگر بدخلق پادشاہ پیوستہ
بسبب اُس میل کے کہ اُسکی ترکیب جمیل کے پیچھے رکھتا تھا اپنی عادت جو ذیل کرم
کی تھی اُسکا اظہار کرکے اُسکی نالائقیان اور بیہودگیان چھپاتا تھا اور چھوڑتا نہین تھا
آخر جب مدارا کمال ہوگیا حکم دیا تو ایک دار سیدھی مثل آخر الف مدارا کے نصب کی
اور اُس مدار عیش کو دار پر رکھا ایک وزیر نے کہا کہ بعد برداشت احتمال بیحد کے
تعجب ہی کہ تجکو احتما میسر ہوا کہا تو نے نہین جانا کہ جب مدارا و مروت بیحد و کنار
ہوتی ہی تو نتیجہ اُسکا دار ہی ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** جسکا تاج سر میم مدارا
کا ہوئے اُسکو اُس تاج کے سایہ مین مسند دارا کی حاصل ہی لیکن جب مدارا حد سے
گذرے تو الف تیغ کا اُٹھالے اور مدار اپنے عمل کا اسی کی مدد سے آراستہ کر
معنے معماے نثر خلق خلق تجنیس تام لفظ جمیل کے پیچھے میل موجود رذایل سے
جب را چھپایا جائیگا ذیل رہیگا جیسا کہ ایما ہی اور اپوشیدنی مدارا کے آخر الف
راست ہیچو دار موجود احتمال بیحد احتما ہی لفظ مدارا کی حد الف ہی اور کنار میم جب
یہ بیحد و بے کنار ہوگا دار رہیگا **معنے معماے قطعہ** مدارا اُسکی میم کے سایہ مین
لفظ دارا موجود جب مدارا سے میم اُٹھایا جائیگا دار رہیگا **محسنات کلام** باظہار
شعار کے بعد لفظ پوشیدی کیسا لطیف ہی بدیع و شنیع الفاظ ہموزن ایسے ہی
احتمال جمال **الاختلاف** شارح نے دوسرے مصرعہ سے جو دارا حاصل ہوتا ہی
اسکا کچھ ذکر نہین لکھا نہ خلق خلق کا اور نہ گذاشتی کے معنے یون لکھے کہ نگذاشتی
کہ ظاہر نشود مصرح کی عبارت مین تو ظاہر شود نہین ہی بلکہ مطلب یہ ہی کہ اُسکو
چھوڑتا نہین تھا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین شنیع الخلق نہین ہی اور نہ بجاے

مدارعیش کے لفظ مدار تیسرے مصرعہ مین مدارا کی جگہ مدار۔

الباب السادس فی فضیلت الکسب والحرفة وفیہ فصول

فصل فی الکسب

نکتہ ہرکہ دامن کسب بگیرد کس شود و ہرکہ از سر کسب بگذرد سب یعنے دشنام واندائے خلق بیند **مثنوی** کاسب ست از صفائے عیش مقیم + کاس بے درد یافتہ زنعیم کاف کاسب شد از کفایت کار + در مجاری بر اسپ عیش سوار + **اللغات** کسب ورزیدن اور جمع کردن وطلب روزی وغیرہ سب بالفتح وتشدید با گالی دینا اور نیزہ مارنا اندا غیبت و بدی مجاری بفتح میم ورائے مکسور جگہین جاری ہونے کسی چیز کی اور راہین روان ہونیکی کفایت بس ہونا اور کافی ہونا **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی دامن کسب کا پکڑتا ہی کس یعنے لایق والا اور انسان ہوجاتا ہی اور جو کوئی سر کسب سے کنارہ کرتا ہی سب یعنے گالی اور برائی مخلوق کی دیکھتا ہی **معنے ترکیبی مثنوی** یعنے جس شخص نے کہ کاس بے درد وگاد نعیم خدا سے پائے ہین اور صفا عیش کے ساتھ ہمیشہ رہا ہی وہ کاسب ہی ہی کاسب مین جو کاف ہی یہ کفایت کار کا ہی کہ کام اُسکے پورے ہوتے رہتے ہین اسی سبب سے جو موقعے کہ خرج کے ہین اُنمین وہ اسپ عیش پر سوار رہتا ہی **معنے معمائے نثر** دامن لفظ کسب کا بے ہی جب اسکو پکڑا جائیگا کس رہیگا اور سر کلمہ کسب کا کاف جب اس سے کنارہ کیا جائیگا سب باقی رہیگا **معنے معمائے مثنوی** کاسب مین درد بے ہی اگر بیدرد ہوگا کاس رہیگا اور کاف کاسب کا جو کفایت کار کی کریگا تو بعد کاف کے اسپ رہیگا **محسنات کلام** کاس صفا درد عیش سب مراعات

کاف کا سب کفایت کا رسب کا سر کلمہ کاف **الاختلاف** شارح نے دوسرے شعر کے معما مین لکھا ہی حرف کاف کہ در لفظ کا سب ست بالاے لفظ سب واقع شدہ انتہی حالانکہ یہ تو دوسرے فقرہ مین ہو چکا پھر مکرر کیسا بلکہ موافق ایما مصرح کے جو بر اسپ سوار کہا ہی وہی ہی جو مین نے لکھا۔

نکتہ اول حرفت حر آمدہ و آخر فت یعنے حر آنست کہ بر سر فت باشد و اگر سر و گردن از حرفت کشد فت و تفرقہ افلاس بیند **قطعہ** سرور للفتی فی اکتساب الحرف + وفیہا دلیل لنا یوضح + لانا اذا اہتدی بالحروف + تری قلب فی حرفہ تفرح + **اللغات** حرفت بالکسر بے بہرہ ہونا اور پیشہ ور ہونا اور پیشہ حر بالضم و تشدید را مرد آزادہ و بندہ آزاد شدہ فت بالفتح و تشدید تا ریزہ ریزہ کرنا روٹی کا حرف بکسر حا و فتح را جمع حرفہ سرور بالضم شادی ایضاح روشن و آشکارا کردن **معنے ترکیبی نثر** لفظ حرفت کے اول مین حر آیا ہی اور آخر مین فت ہی یعنے حر وہی ہی کہ ہمیشہ فت یعنے محنت و تردد کے سر پر رہے اور اگر اس سے سر و گردن کھینچیگا فت اور تفرقہ افلاس کا دیکھیگا یعنے مفلسی و محتاجی مین گرفتار ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** سرور مخصوص ہی اُس جوانمرد کو حرفونکے اکتساب مین جو بزور اپنے اوپر ٹھراتا ہی اور اسمین ایک دلیل واضح ہمارے واسطے ہی اسلیے کہ جب تو حرفون کی طرف ہدایت پائیگا تو حرفہ مین قلب کو فرحناک ہی پائے گا اسمین کچھ شک ہی نہین **معنے معماے نثر** فت کے سر پر جو حر ہوگا حرفت ہو جائیگا اور جو کوئی حرفت سے سر و گردن نکالیگا گر حرف حا سر ہی اور رے گردن فت دیکھیگا **معنے معماے قطعہ** قطعہ مین بس یہی کہ حرفت کا قلب تفرح ہی **الاختلاف** شارح نے سوا ایک معما قطعہ کے کہ اُسکو بھی تفرح سے حرفت بنایا ہی کوئی نہین لکھا شاید سہل سمجھے ہون یا مصرح نے جو کچھ کچھ لکھ دیا ہی اُسیکو کافی جانا مگر کچھ اشارہ تو اسکا ضرور لکھنا چاہیے تھا کہ گمان لاعلمی کو دخل نہ ملتا متن مطبوعہ مین سرور الفتی بجاے سرور للفتی کے غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ در عطالت چشم بر عطاے دیگران نہد چون آن عطا نماند جز لت مذلت نہ بنید شعر کس را نبود ورائے سلطانی رہ + جز پیشہ کہ پے نہد بر سر شہ + اللغات عطالت بکسر بیکاری و معطلی پے بالفتح قدم و نشان پاشہ پادشاہ معنے ترکیبی نثر جو کوئی بیکاری و عطالت مین اوروں کی عطا پر آنکھ لگائیگا اور اُمید رکھیگا جب وہ عطا اتفاقاً نہ ہوگی تو سوا اسکے کہ لاتین مذلت کی کھائے اور کیا دیکھیگا معنے ترکیبی شعر کسی نے سوائے کسی پادشاہ کے یہ راہ ہرگز نہین پائی ہی کہ شاہ کے سر پر پا رکھے ہان اگر پائی ہی تو پیشہ نے پائی ہی اسکا پ ضرور شہ کے سر پر ہی معنے معمائے نثر عطالت کے اول عطا ہی اور جب عطا نہ ہوگی لت رہ جائیگا معنے معمائے شعر پیشہ مین لفظ پ سر پر شہ کے ظاہر رکھا ہی محسنات کلام چشم بر عطا کیا خوب کہا ہی کہ عطا مین عین موجود ہی راہ کا لفظ بنظر پ کے کیسا الطف ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے پا بر سر شہ کے بر سر شہ غلط ہی۔

نکتہ عطل کہ بے ہنر لیست چون منقلب گردد لطع میشود کہ لیسیدن کاسہ است اشارت بآنست کہ ہر کہ از خامی عطل دیگ امل پزد در انقلاب ایام جز کاسہ لیسی لیام نہ بنید شعر بزیر عین عطل طل بود علامت آن + کہ عین اہل عطل را قرین بود باران + اللغات عطل بالضم و بضمتین مرد بے زر و بے مال امل بفتحتین اُمید انقلاب پھر جانا بدل جانا معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ عطل جو بے ہنری ہی جب وہ بدل جاے یعنے بے ہنری مین جس طور پر کہ وہ اوقات بسری کرتا ہی وہ صورت نہ ہے تو سواے لطع کے کہ پیالی چاٹتا ہی اور کیا دیکھیگا اور اگر خامی عطل سے دیگ امل کی پکائیگا تو کیا ہوگا خامی سے ہنر تو سیکھا نہین جب زمانہ بدلا تو دیگ امل کے پکانے سے کیا فائدہ انجام یہی کہ پیالی لئیمون کی چاٹیگا معنے ترکیبی شعر خیال کرو کہ عین عطل کے نیچے طل ہی یہ اس بات کی علامت ہی کہ عین اہل عطل کی قرین باران کے رہتی ہی یعنے ہمیشہ وہ روتا ہی رہتا ہی اور کیسا رونا کہ باران معنے معماے نثر عطل کا قلب مستوی لطع ہی جسکے معنے مرقوم ہوے معنے معماے شعر عین عطل

کے نیچے طل ظاہر موجود **محسنات کلام** ایام لیام تجنیس مطرف دیگ اور کاسہ پختن لیسیدن خامی سب مراعات یکدیگر ایسے ہی طل و باران مرادف۔

نکتہ ہر کہ عاطل شود طالع خود را پریشان گرداند و ہر کہ کسل ورزد سلک معیشش نا منتظم ماند **شعر** العطل شق لباس الامن متکسلا + ان التعطل عط حولہ التل +

اللغات کسل بفتحتین کاہلی شق بالفتح و تشدید قاف شگاف اور دشوار ہونا کام کسی پر متکسل کاہلی کرنیوالا عط بالفتح و تشدید طا شگافتن جامہ بطول یا بعرض اور زمین پر گرا دینا کسی کو تل بالفتح و تشدید لام پشتہ ریگ و تودہ خاک تلال بکسر جمع **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی بیکار و عاطل ہوتا ہی اپنے طالع کو پریشان کرتا ہی اور جو کوئی کسل و کاہلی اختیار کرتا ہی سلک اُسکے معین کی بکڑے رہتی ہی اور معین بضم میم یاری دہندہ کہ مراد کفاف سے ہی **معنے ترکیبی شعر** بیکاری لباس امن و عافیت کی پھاڑنیوالی ہی اے کاہل بیشک تعطل مین عط ہی جو شگافتن جامہ ہی اور تل یعنے تودہ خاک غرض تعطل والیکو یہی پھٹے کپڑے اور خاک کے تودے نصیب ہوتے ہین **معنے معماے نثر** عاطل کے پریشان ہونے سے طالع ہوتا ہی اور سلک کے پکڑنے سے کسل **معنے معماے شعر** تعطل کے اول آخر سے تل حاصل ہوتا ہی اور عط اسکے درمیان مین ہی معنے دونون کے معلوم ہو گئے **الاختلاف** شارح نے متکسلا انکسال یعنے سرنگون شدن سے لکھا اور مجکو منتخب اور غیاث مین نہ متکسل ملا نہ انکسال اسواسطے مین نے اسکو متکسلا بتاے فوقانی سمجھا ہی اور عط کے معنے قلم شگافتن کہ شق کے بھی یہی معنے ہین لکھا ہی اور مجکو اس معنے کے ساتھ لغت مین نہین ملا بلکہ شگافتن جامہ اور تل کے معنے تزلزل اور سختی کے یہ بھی لغت مین نہین ہین پشتہ ریگ و تودہ خاک کے ہین متن مطبوعہ مین بجاے شق کے تنق اور متکسلا کے وہی منکسلا لکھا ہی۔

حکایت بیکاری بود کہ چون الف بیکار علامت مفلسی و بے برگی در پیکرا و جا گرفتہ پیوستہ بدستان اگر بران دست یافتی از بہر دینارے دست کسے

برآتش مگر بتافتی ہرکہ از قرض خواہان ازوی مطالبہ کردی از بے زری مدافعت جز مدافعت حاصل نبودی متدینی جبلت حالت او بدید وگفت چون بر معطل زر بسوز و غریم ازوی جز مطل و مدافعت نبیند وز دشعر حاصل کا ہل بود آہ درون در کل حال + کز پریشانی خود جوید ہلاک ملک و مال + **اللغات** دستان مکر وحیلہ وجمع دست خلاف قیاس وسرود ونغمہ و افسانہ دست یافتن غالب ہونا مدافعت باز داشتن و دفع الوقت کردن اور دور ودراز کھینچنا کسی کام کا متدین دیندار مطل درنگ کرنا دام دینے مین **معنے ترکیبی نثر** ایک بیکار تھا کہ مانند الف بیکار کے کہ جیسے الف مفلس وبے برگ ہی کہ نہ اعراب رکھتا ہی نہ نقطہ ایسے ہی مفلسی وبے برگی نے اُسکے پیکر مین جگہ پکڑی تھی ہمیشہ مکر وحیلہ سے کہ جو اُس مکر وحیلہ سے غالب آتا اور قابو پاتا ایک دینار کمی واسطے ہاتھ آدمی کا آتش مکر پر بل دیتا تھا اور جو کوئی قرض خواہون سے اُس سے مانگتا تو آفت مین پڑ جاتا تھا کہ ٹالنا اُسکا مدافت ہو جاتا اسکے سوا کچھ حاصل نہوتا ایک دیندار نے سرشت اُسکی حالت کی دیکھی اور کہا کہ جب معطل کے پاس زر بفلس جاتا ہے تو غریم یعنے قرض خواہ اُس سے سوائے مطل و مدافعت کے جو دیر کرنا اور دفع الوقتی ہی اور کچھ نہین دیکھتا **معنے ترکیبی شعر** حاصل کاہل کا کل حال مین آہ درون ہی کسی وقت اُس سے جدا نہین اور اپنی پریشانی سے دوسرے کے ملک و مال کا ہلاک ڈھونڈھتا ہی کہ اسکو بھی ہلاک کرون **معنے معمائے نثر** حرف الف لفظ پیکر مین جو قرار پکڑے گا بیکار ہو جائیگا لفظ دست اگر لفظ آن پر دست پائیگا دستان ہو جائیگا دست مرادف ید کا ہی جب یہ تافتہ ہوگا دی رہیگا اور جب اسکو آتش پر کہ مرادف نار کا ہی رکھا جائیگا دینار ہوگا اور کلمہ مدافعت مین جو عین کہ زر ہی نہو تو مدآفت رہیگا معطل مین جو زر کہ عین ہی سوخت ہو جائیگا مطل رہیگا اور مدافعت **معنے معمائے شعر** کاہل کے اِدھر اُدھر سے کل حاصل ہوتا ہی اور درون مین اسکی آہ ہی کاہل پریشان ہونے سے ہلاک ہوتا ہی **محسنات کلام** بیکار کی تشبیہ الف سے کیا ہی خوب ہی دستان دست یافتی تافتی حسن تکرار یافتی

تا فنّی تصحیف یکدیگر حاصل کا ہل کل حال مال سب مین لام خالی از صنعت نہین الاختلاف متن مطبوعہ مین مکر کی جگہ مگر غلط ہی۔

فصل فی الدہقنة والفلاحة

نکتہ علامت فلاح انسان فلاحت بیکران ست وکفاوت صورت کفارت گناہان ودہاقین کہ سروری وہا دارند اول نام شان دہاق ہست کہ صفت پر ہست درپیمانہ بذل وآخر یا ونون کہ دلیل جمعیت ست در دانہ دخل **قطعہ** گر علو پایہ اقبال خواہی غرس کن + غرس را عرس نظیر عرش حق در پیکر ست + کیمیا خواہی زراعت کن چہ خوش گفت آنکہ گفت + زرع را ثلثان زر ست وثلث دیگر ہم زر ست + **اللغات** فلاح رستگاری وپیروزی فلاحت بالکسر برزگری وکشتکاری کفاوت بالکسر جمع کردن کاہ وجمع کردن کا ہہا بدین معنی جمع گفت ہی مراد کھیتی سے کہ اسمین بھی کاہ جمع کرتے ہین دہاقین جمع دہقان بالکسر والضم کشتاورز وکسان معرب دہکان دہا بالفتح زیر کی وجودت فکر دہاق پر ومالامال ایسے ہی دہاق دخل بالفتح آمدنی ضد خرج غرس بالفتح درخت لگانا اور درخت زمین مین لگایا ہوا عرس بالضم وضمتین طعام عروسی ونکاح کردن زرع اگانا اور اگنا اور کشت ثلثان دو ثلث یعنے دو حصے تیسرے حصہ کے **معنے ترکیبی** نشان انسان فلاح انسان کا فلاحت بیکران ہی یعنے کھیتی اور کفاوت جو بمعنی جمع کرنے کاہہا کے ہی صورت کفارت گناہونکی دہاقین جنکو سروری دہا یعنے زیرکی وجودت فکر سے حاصل ہی اول انکا دہاق ہی کہ صفت پر ہی پیمانہ بذل کی ہی یعنے پیمانہ انکے بذل کا چھلکتا رہتا ہی اور آخر انکے یا ونون جو دلیل جمعیت کی ہی کہ ان دونون حرفون سے کلمہ جمع ہوتا ہی سو یہ جمع ہی دانہ آمدنی مین **معنے ترکیبی قطعہ** اگر بلندی مرتبہ اقبال کی چاہتا ہی تو درخت لگا اور غرس کر کسواسطے کہ غرس عرس یعنے شادی عرش نظیر ہونے کی اپنے پیکر مین رکھتی ہی چنانچہ غرس عرس عرش تینون کی ایک پیکر ہی اور جو کیمیا چاہتا ہی تو زراعت کر اسلیے کہ کیا اچھی بات کہی ہی یہ جسنے کہ کہی ہی کہ زرع

ای کھیتی دو ثلث زر ہی رہا ایک ثلث سو وہ بھی زر ہی **معنے معماے** **نثر** فلاحت بیکران ہونے سے فلاح رہیگا اور کفارت و کفارہ دونون ہم صورت دہاقین کے سر دیے وہا سے ظاہر دہاقین کے اول دہاق اور آخر یا و نون موجود **معنے معماے قطعہ** غرس عرس عرش تینون مین تصحیف زرع کے تین حرف ہین انھین کو تین ثلث ٹھرایا ہی دو ثلث زا و را کہ زر ہی اور ایک ثلث عین کہ وہ بمعنی زر کے ہی بس زر ہی **محسنات کلام** بلند پاگی اقبال کی باعتبار بلندی درخت کے ہی بنظر منافع کثیر اور عرش نظیر کہنے سے بھی بلندی ملحوظ ہی غرس را عرس نظیر عرش کیا خوب ہی اسلیے عرس زن باشو کے معنے مین بھی ہی گویا غرس کو عرس عرش نظیر حاصل ہی **الاختلاف** شارح لکھتے ہین ذکر دہقنت اور فلاح کا ایک فصل مین اشارت اسبات پہ ہی کہ فلاح دہقنت مین ہی انتہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ شارح کے نزدیک فلاح و دہقنت دو چیز ہین لیکن یہ عبارت مصرح سے ثابت نہین بلکہ فلاح کو نتیجہ دہقنت کا نکالا ہی کما ہو الظاہر متن مطبوعہ کے دوسرے مصرعہ مین عرس کو غرس لکھا اور دونون جگہ کفارت بلکہ ایک یعنے پہلا کفاءت ہی—

نکتہ دہقان باید کہ بنیاد عمارت زراعت بر زمین عین نہد و روے زرع دایم سیراب دارد تا ریع تمام حاصل کند و لفظ ریع برین معنی دلیل تمام ست کہ بنیاد دش عین یا بی و رویش رے یعنے سیرابی **شعر** ضیاع را چو شود بر زمین عین بنا + معین ست کہ بر عین خلق زد ست ضیا + **اللغات** عمارت بالکسر آبادانی و آباد کرنا ریع بالفتح بڑھنا اور زیادہ ہونا ضیاع بکسر و عین مہملہ دہ ہا و زمین ہاے مزروعہ جمع ضیعہ زمین عین زمین چشمہ دار **معنے ترکیبی** **نثر** دہقان کو چاہیے کہ عمارت زراعت کی بنیاد زمین عین پہ ڈالے اور روے زرع کو ہمیشہ سیراب و تازہ رکھے تو پورا پورا نفع اور ریع حاصل کرے اور لفظ ریع کا خود اسبات پر دلیل کامل ہی کہ بنیاد اوسکی عین ہی جو چشمہ کو کہتے ہین اور رو اوسکا رے یعنے سیرابی **معنے ترکیبی** **شعر** یعنے زراعت کی بنیاد جو زمین عین پہ ہوگی تو مقرر ہی کہ عین خلق پہ اوس سے ضیا و روشنی ہوگی ظاہر ہی کہ جب زراعت

خوب تازہ اور سر سبز ہوگی تو آنکھین خلق کی اُس سے ضرور نورانی ہونگی اسواسطے کہ سبزی موید نور بصر ہی **مغنے معمائے نثر** زمین عین سے جو عین لینگے اور روے سے رے مسمائی ربیع حاصل ہوگا جسکی بنیاد عین ہی اور روے **مغنے معمائے شعر** ضیاع مین لفظ ضیا عین پر جو بمعنی چشم کے ہی رکھا ہوا ہی اور ساتھ ہی لگا ہوا **المحسنات کلام** بنیاد عمارت زمین مراعات یکدیگر عین معین اشتقاق **الاختلاف** شارح نے سوائے معما ضیاع کے اور نہین لکھا جانے ربیع کو کیون چھوڑ دیا متن مطبوعہ مین دونون جگہ ربع لکھا ہی بلکہ دونون ربیع ہین —

نکتہ املاک را بہ اسپ تشبیہ کردہ اند کہ اگر تیمار نہ کنی از ضعف بیمار گردد بلکہ از خرابی معدوم شود و اگر فربہ و معمور داری بہ قید ہا و رانگاہ باید داشت تا از تصرف بیرون نشود و در دام طمع مدعیان نیفتد و باب نیز نسبت دادہ اند کہ چون خالص بود گردن از طامعان تشنہ چون کوزہ بوے دراز شود و اگر با بیگانہ بیامیزی و مجال شرکت دہی لذت عذوبت و صفاے مشرب عیش در وے نماید و املاک را کہ اسباب میگویند مناسب این معنی ست کہ مرکب ست از اسپ و آب **شعر** اسباب را کہ نیست با صلاح آس باب + ویران شود چو شہر سبا در میان آب **اللغات** املاک بالفتح ملکہا و پادشاہان جمع مَلک و مِلک و مَلیک و مَلک خالص سادہ جو کسی چیز سے ملا ہوا نہو اور ہر چیز سفید عذوبت شیرینی مشرب پینا اور جگہ پینے کی اُس ہندی جگی و درخت مورد و بید بہ ہر سہ حرکت و مشہور ضم بنیاد و اصل ہر چیز دردی کدورت ہندی گاد سبا بالفتح نام شہر بلقیس کہ نکاح مین حضرت سلیمان علیہ السلام کے تھین بکسر غلط ہی **مغنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین کہ لوگون نے املاک مردم کو اسپ سے تشبیہ کیا ہی مثلاً اگر تو اسپ کی غمخواری نہ کرے تو بیمار و لاغر ہو جاے بلکہ زیادہ خرابی سے نیست و معدوم و اگر اسکو موٹا کرے اور معمور تو اسکو بڑے قیدون سے روکنا اور محفوظ رکھنا چاہیئے تا اپنے قبضہ اور قابو سے نہ نکل جاے اور مدعیون کے دام طمع مین نہ پھنس جاے ایسی ہی پانی سے بھی نسبت دی ہی

کہ اگر پانی خالص ہی یعنے خاص اپنے ملک تب بھی طامع تشنہ کوزہ کی طرح گردن اُسپر
بڑھاتے ہین اور اگر کسی بیگانہ سے آمیزش رکھتا ہی اور مجال شرکت کی دی ہی تو اُس
سے اُسکی لذت شیرینی اور صفا مشرب عیش کی ظاہر نہین ہوتی کدورت ہی رہتی ہی
بس اسی سبب اور مناسبت سے املاک کو اسباب کہتے ہین کہ مرکب ہی اسپ
و آب سے غرض مصرح نے اسی لطیفہ کے بیان کرنے مین املاک کے قبایح اور
ضروریات اور احتیاطات بھی بیان کر دیے تا محترز سے محترز رہے اور مختار کو اختیار کرے
معنے ترکیبی شعر یعنے جو اسباب کہ اصلاح اُسکی اصل و بنیاد سے باآب ورونق
نہین ہی اور اصل اصول ہی اُسکی بُری ہی وہ ضرور مثل شہر سبا کے آب مین خراب
اور ویران ہوگا **معنے معماے نثر** نثر مین بھی بس یہی معما کہ اسباب کا جز اول اسپ
ہی دوسرا آب **معنے معماے شعر** اسباب کا جز اول اس ہی دوسرا آب اور
اول آخر سے بھی آب حاصل اور آب کے درمیان مین سبا **محسنات کلام**
تیمار بیمار تصحیف تشبیہ کردن کوزہ کی درازی مین کیا خوب ہی کہ گردن اُسکی دراز
ہوتی ہی اور برعایت آب کے لذت و عذوبت اور صفا ور وے اور مشرب اور
عیش **الاختلاف** متن مطبوعہ مین درد وے نماید کے بجاے درو وے نماند لکھا ہی
معنی دہ تو ہی لیکن مراعات سے معرا۔
نکتہ قمح در عربی گندم ست و کرم رز و بہ اتفاق دہاقین بہترین مرتفعات این
ہر دو ست اگر دہقان اندیشہ زراعت این ہر دو در خاطر منقلب و منعکس
گرداند محض نادانی و تضیع اوقات زندگانی باشد بدلیل آنکہ چون قمح را اگر دانی
حمق شود و چون کرم را منقلب کنی مرگ گردد **قطعہ** دہقان کہ راے کرم ندارد
بدل کم ست + زیرا کہ کرم نقش کرم دارد ای دبیر + ندر میان کم بنگر کز ہمہ حبوب
گندم بود کہ کم بودش در میان نظیر + **اللغات** قمح بالفتح و کرم بالفتح دونون کے معنے
مصرح نے لکھدیے مرتفعات بالضم آمدنی ہا و منافع تضیع بروزن تمیز ضایع اور
خراب کرنا ند بالکسر و التشدید ہمتا و مانند حبوب بضم جمع حب بمعنی دانہا

معنے ترکیبی نثر قمح عربی مین گیہون کو کہتے ہین اور کرم انگور کو اور سارے کسان اسپر متفق ہین کہ ان دونون کے برابر کوئی چیز نفع اور آمدنی کی نہین ہی بس اگر دہقان ان دونونکی زراعت کے اندیشہ کو اپنی خاطر مین لوٹ پوٹ کرے اور زراعت کا قصد کرے محض نادانی او بالکل اوقات زندگانی کا برباد کرنا ہی بدین دلیل کہ جو قمح کو لوٹاؤ گے حمق اور کرم کو منقلب کروگے مرگ ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** اگر کسان رائے زراعت انگور کی دل مین نرکھے کم ہی ای ناچیز وبے تمیز اسواسطے کہ کرم وگرم دونون کی ایک ہی صورت اور ایک ہی نقش ہی گویا کرم خدا کے کرم کی چیز ہی اور وہ حبوب کہ جسکا ند یعنے مانند وہمتا کم کے درمیان مین ہو اور سمجھا جاے کہ اسکا ہمتا نہین ہی سارے حبوب مین سوائے گیہون کے اور کون ہی اور نظیر اسکا کہان ہی **معنے معماے نثر** حمق مقلوب قمح کا ظاہر اور مرگ عکس گرم کا کاف عربی و فارسی معما مین ایک ہی **معنے معماے قطعہ** اگر راے کرم کی دل مین نہوگی کم رہیگا کرم وکرم نقش وصورت یکدیگر ہم کم کے درمیان مین ند لالانے سے گندم ہوتا ہی **محسنات کلام** راے کرم بدل ندارد کیا خوب ہی کہ کرم کے دل مین رے ہی بھی ایسے ہی گندم کے درمیان مین ند ہی دہقان دارد بدل دبیر ند درمیان یہ سب الفاظ ایسے ہین کہ ان مین وال ہی **حکایت** دہقانی فرزندرا در تربیت رز پند میداد کہ اورادر ابتدا فرومیباید گردانید تابہ بیشمار وزر بسیار ازوی حاصل شود نہ بینی کہ چون رز را فرو گردانی زر شود ودر انتہامی انگور ارہ از پیراستن او بازمیباید گرفت تا نیکو ومعمور شود در لفظ انگور بنگر کہ درمیان ارنگوست **قطعہ** اعناب تازہ اول و آخر شود بہ آب + ہر کہ شد آب منقطع ازوے عنا بود + رز را چو سین کنش ارہ و آبش بوقت دہ + تا پایہ اش رسیدہ بمہد سما بود + **اللغات** تربیت بمعنی پرورش رز انگور فرو کردن سرنیچا کرنا انتہا بپایان رسانیدن وبحزے رسیدن اعناب جمع عنب انگور عنا بالفتح رنج ودرد سما آسمان **معنے ترکیبی نثر** ایک دہقان اپنے بیٹے کو پرورش انگور مین نصیحت کرتا تھا کہ اسکو ابتدا مین الٹا کردینا چاہیئے تو زر بسیار اور بر بیشمار اس سے

حاصل ہو کیا یہ نہین دیکھتا کہ رز کو اُلٹا کرنے سے زر ہوتا ہی اور انتہا انگور مین کہ جب
ہو چکین ارہ اُسکے پیرایش اور چھانٹنے سے اُٹھالینا نہین چاہیئے تو نکو او رمعمور ہوجانے
یعنے سبز و پر برگ دیکھ تو لفظ انگور کو گہ ارکے درمیان مین نکو ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
اعناب اول اور آخر آب سے تازہ ہوتا ہی جسوقت کہ آب اس سے منقطع ہو گا
عنا ہو گا اور رز پر سین کیطرح اُسی دندانہ دار آرہ کھینچ اور وقت پر اُسکو پانی دے
تو پایہ اُسکا مہد سما پر پہونچے یعنے پایہ بلبند یا کر ہمپایہ سما کا ہو جاے **معنے معماے**
نشتر رز کو لوٹنے سے زر ہوتا ہی انگور کے اِدھر اُدھر سے ار ہی اور بیچ مین نکو اور کاف
گاف معما مین ایک ہین **معنے معماے قطعہ** اعناب کے اول الف اور آخر با ہی
جسکا مجموع آب جب آب منقطع ہو گا عنا رہیگا سما مین سین خواہ دندانہ دار خواہ
کشش والا دونون بصورت آرہ کے موجود اور آخر اسکے ما بمعنی آب **محسنات**
کلام تربیت کیسا خوب لفظ چسپان ہی کہ تعلیم و پرورش دونون معنے مین ہی اعناب
مین آب موجود بعد نون کے رسیدہ انگور کے واسطے کیسا نجتہ پرورده ہی سما پر پایہ
پہونچانے مین کیا ہی مبالغہ ہی کہ انگور تاک پر پھیلتا ہی گویا اُسکے لیے سما تاک ہو جاے
ایسا پایہ بلند ہوا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین در تربیت رز کی جگہ از غلط ہی اور نکو
کے بجاے نگو بکاف فارسی —

حکایت یکے از زہاد دہاقین را پرسیدند کہ سبب چیست کہ اسباب پراگندہ
را دوست نداری و ہمہ در یک موضع و یک ولایت جمع آری گفت ندانستہ کہ
چون ضیاع متفرق شود ضایع گردد + **قطعہ** الملک فی الصورۃ ملک و ذہبا
لو فرقت تجعل کلم المحب + لم یبق الا الم من ملکہ + من لم یکن کاف
لہ فی العقب + **اللغات** ملک بالضم پادشاہ ہونا و بالفتح خمیر سخت کرنا و بالکسر
مالک کسی چیز کا ہونا اور حق کسی کا اور راہ راست اور بفتح و کسر لام پادشاہ ذہب
بالضم ترسیدن و پیکان باریک کلم بالفتح زخمی کرنا محب دوست دارندہ مل بالفتح
والتشدید لام خمیر در آتش کردن و جامہ دوختن و سیر شدن **معنے ترکیبی** نثر دہاقین

زہاد سے ایک شخص تھا اُس سے پوچھا کہ کیا سبب ہی جو تو اسباب پراگندہ کو دوست نہین رکھتا اور سب ایک ہی موضع اور ایک ہی ولایت مین جمع کرتا ہی کہا جب ضیاع متفرق ہوتی ہی تو ضایع ہوتی ہی معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین کہ ملک بالکسر ملکیت ہمصورت ملک بالضم کے ہی جو بمعنی پادشاہی کے ہی مطلب یہ کہ جسکے کچھ ملک ہی گویا پادشاہ وقت کا ہی اور حال یہ کہ یہی ملک رہب بھی ہی یعنے خوف و ترس اُس سبب سے کہ اگر تو اسمین تفرقہ کریگا تو بھی ملک بکسر کلم ای زخم اُسی کے واسطے ہوگی جو اسکا محب اور دوست دار ندہ ہی اور یہی ملک ہی کہ بالکل مل رہ جاتی ہی یعنے ملال اگر اسکے پیچھے کاف نہو یعنے کوئی کافی شخص معنے معمای نثر ضیاع متفرق ضایع ہی معنے معمای قطعہ ملک ملک تجنیس تام اگر ملک مین تفرقہ کرینگے یعنے مقدم کو مؤخر موخر کو مقدم کلم ہوگا اور اگر اس ملک کے پیچھے کاف کافی نہو گا مل رہ جائیگا محسنات کلام کاف کیسا ایراد فرمایا کہ معنے ترکیبی کی روسے بمعنے کافی کے ہی اور معمائی کی روسے حرف رہب کے معنے مین ایہام ہی برعایت معنے پیکان باریک اور زخم کے الاختلاف شارح لکھتے ہین لفظ زاہد کو اصل حکایت مین کچھ دخل نہین قید زاہد کی فضول ہی کہ زاہدون سے غلہ وغیرہ جمع کرنا محل تعجب ہی انتہی مصرح کو یہ نقل زاہد ہی کی تحقیق ہوئی ہوگی جو لکھی پھر کسی کو کیا اور اسکی بحث اور رد قدح سے کیا مطلب جو کچھ لکھا ہی اُسکے معنے مطلب ڈھونڈھیں ہمکو اس تحقیق خارج سے کیا غرض اور یہ تو غلہ ہی ہی سعدی رح صاحب نے تو پادشاہ بننے کا حکم دے دیا ہی شعر درعمل کوش ہرچہ خواہی پوش + تاج برسر نہ و علم بردوش +

فصل فی السفر والتجارۃ

نکتہ سر و پاے سفر اگرچہ قطعۃ من السقر ست اما بواسطہ فاے فی و اغنام فاتحہ فتوح دار السلام ست رباعی ہرکو بردچوارہ سین راہ در سفر + آخر

رسدز سین سکونش لقای فر + باشد علامت شرفش ہمنشین چو روز + ہر کو چو آفتاب بزدور سفر بسر + اللغات سقر نام طبقہ از طبقات دوزخ فی بالفتح خراج وغنیمت فاتحہ اول چیز و سورۂ حمد فتوح کشایشہا دار السلام نام بہشت **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین سروپا سفر کا اگرچہ ایک ٹکڑا سقر کا ہی نکل اسواسطے کہ سقر بالقاف اور یہ بالفا لیکن سفر مین فا فی اور غنیمتون کی ایسی واسطہ اور درمیانی ہو رہی ہی کہ ابتدا اور آغاز فتوح دار السلام کی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی مانند آرہ سین کے راہ سفر کو قطع کرے یعنے آمد ورفت رکھے آخر اسکو سین سکون سے لقا فر کی پہونچتی ہی اور فر وفرحی سے بیٹھتا ہی اور جو کوئی روزمرہ آفتاب کے مانند سفر مین بسر کرتا ہی اسکے مصاحب وہمنشین علامت شرف کی رہتی ہی جو فا ہی **معنے معماے نثر** سروپا لفظ سفر کا سین ورے ہی جسکا مجموع سرہی اور جز کلمہ سفر کا اور حرف فا جو سفر مین ہی یہ فے ہی فاتحہ فتوح کی سفر مین جو سین آر ہ کا ٹھہرائینگے سفر رہیگا اور جو سین سکون کا تو فر باقی رہیگا **محسنات کلام** تشبیہ آفتاب کی سفر روزمرہ سے کیسی روشن ہی کہ سفر کے سرپر سین علامت آفتاب کی ہی اور اسکے ساتھ فا شرف کی موجود **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اغنام کے بجاے اعشام اور پہلے مصرعہ کے آخر مین سقر بجاے سفر اور لقاے فر کی جگہ بقاے فر غلط ہی۔

نکتہ مرد تا در سفر از بنیاد خانہ ووطن قطع وجلا نکند بسفید روے ریاست وکیاست سرافراز وپیشوا نشود در لفظ غربت بنگر کہ بت یعنے قطعہ در بنیا دخود دارد وغر یعنے سفید روے در پیش **شعر** لولم ینور بالجی وجہ الغریب من السفر + فتشاہدت من غرکیب ریب لغین ستر + **اللغات** جلا بالفتح والمد گھربار سے نکالدینا روسفید معزز وممتاز ودولتمند سفید روی معززی وممتازی کیاست بکسر زیرکی اور زیرک ہونا بت کے معنے مصرح نے لکھدیے حجی بالکسر عقل وزیرکی وجہ رو ریب بالفتح شک غین بالفتح ابر ستر پوشیدگی **معنے ترکیبی نثر** مرد جبتک سفر مین بنیاد خانہ اور وطن سے قطع اور جلا نکرے یعنے گھر اور وطن کو نہ چھوڑے معززی ورو سفیدی ریاست وکیاست مین سرافراز وپیشوا نہوے دیکھو لفظ غربت کو جسکی بنیاد مین بت یعنے قطع ہی اور غر ای

روسفیدی سامنے اسکے معنے ترکیبی شعر اگر نہ روشن ہوئے عقل وزیر کی سے صورت مسافر کی بسبب سفر کے پس مشاہدہ کریگا تو ترکیب غریب سے ریب کہ اُسپر غین ستر ہی معنے معماے نثر غربت کی لفظ مین بت اسکی اصل اور غر اسکا روظاہر معنے معماے شعر غریب کے آخر ریب ہی اور غین اسپر ستر محسنات کلام سفر سفید روے ریاست کیاست سرافراز سب مین سین۔

نکتہ بازرگان کہ رشتہ الف اداے زکوۃ از گردن بیرون کند یکے از بزرگان دین شود شعر گرچہ بازرگان گوہر حق بازرگان بود + ہر کہ چون کان زر زدل بیرون کند پاک آن بود + اللغات بازرگان بفتح زاے معجمہ سوداگر مخفف بازارگان مرکب بازار اور کان کلمہ نسبت سے یا لیاقت سے یعنے وہ شخص کہ لایق بازار کے ہو یا منسوب بہ بازار ای نشینندہ بازار بضم زا خطا ہی معنے ترکیبی نثر بازرگان کہ رے سے اداے زکوۃ کی جو اسکی گردن مین پڑی ہی نکال ڈالے یعنے زکوۃ ادا کردے تو ایک بزرگان دین سے ہوئے معنے ترکیبی شعر اگرچہ کان گوہر کی کہ بازر ہی حق بازارگان کا ہی تاہم اگر کان گوہر کیطرح زر دلسے نکالڈالے تو پاک شخص وہی ہی معنے معماے نثر بازرگان کے گردن الف ہی اگر یہ الف نہو گا بزرگان رہیگا معنے معماے شعر بازرگان کا دل زر ہی اگر اسکو دل سے نکالڈالیگا پاک آن رہیگا محسنات کلام بازرگان پہلا بکاف عربی اور دوسرا بکاف فارسی تجنیس تام الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین مسایل زکوۃ زمان حضرت موسی ع اور آنحضرت صلعم کے بلاضرورت لکھکے تطویل لاطایل کی ہی اُنکی راے الاختلاف متن مطبوعہ کے مصرعہ اول کا بازرگان بہ کاف فارسی غلط لکھا ہی بلکہ یہ بازر کان ہی یعنے زر والی کان۔

نکتہ تاجر کہ تاجر نفع خود کند باید کہ مانند تاے تجارت متابعت تجار نمودہ چون الف قطع منازل کند و چون جیم جلا بالاے دریا رود و از لاے قعر اندیشہ نہ کند تا براے رویت رنج رسد قطعہ باجتماع رفیقان سفر بود میمون + شود فقیر کسے را کہ نیست جمع رفیق + طریق منقطع از حرف را ببین و براہ + مباش بے خبر از راے قاطعان طریق + اللغات

تاجر بازارگان و شراب فروش جر بالفتح و تشدید را کشیدن و گناه کردن تجار بالضم جمع
تاجر رنج بالفتح سود کردن و بالکسر سود قطاع الطریق بضم اول و تشدید ثانی راه زن
کہ مسافرون کا مال لوٹین معنے ترکیبی نثر تاجر اس خیال سے کہ نفع اپنا اٹھاوے اسکو
چاہیئے کہ مثل تا تجارت کے متابعت تجار کی کرے الف کیطرح قطع منازل کرے اور جیم
جلا کیطرح بالاے دریا جاے اور لاے قعر و عمق دریا سے نہ ڈرے تب راے رویت رنج
کو پہونچے یعنے صورت نفع کی دیکھنے مین آوے معنے ترکیبی قطعہ سفر رفیقون کے مجمع کے
ساتھ مبارک ہوتا ہی کہ تحفظ جان و مال کا متصور ہی اور جسکے رفیق جمع نہین ہین پریشان
ہین وہ فقیر ہی اور طریق انقطاع راہ کو حرف را سے دیکھ اور غور کر کہ راہ مین قاطعان طریق
بھی ہوتے ہین انسے بخت مت رہ انکی راے سے بچا رہ جیسے طریق کی را منقطع ہی کسی سے
ملی نہین ہی معنے معماے نثر تاجر تاجر تجنیس تام پہلا بکسر جیم دوسرا بفتح جیم تجارت
کی تا ظاہر تابع تجار کی ہی کہ وہ اسکا پیشوا ہی تاے تجارت اور الف منازل اور جیم جلا
اور راے رویت جمع ہونے سے بھی تاجر ہوتا ہی معنے معماے قطعہ رفیق پریشان فقیر
ہی اور طریق مین حرف را جسکو راے قطاع الطریق ٹھہرایا ہی ظاہر منقطع ہی محسنات
کلام تاجر تجارت تجار سب مین اشتقاق جلا بالا لاے قعر اور را اور رویت رنج کیسے
الفاظ عمدہ جمع کیے ہین کہ سب مین لا اور حرف را سر کلمہ ہی راے قطاع الطریق سے
طریق کو کیسا قطع کیا ہی کہ للّٰہ در المصنف الاختلاف متن مطبوعہ مین رنج کو ربع اور منقطع
کو مقطع غلط لکھا ہی۔

نکتہ اول ابحر آب ست و حر بر کنار یعنے حر آنست کہ از آب دریا کنارہ گیر دو
الف مثال تیر کشتی ست و جل بادبان اشارت بآنست کہ ہر کہ در کشتی نشست
اجلش می برد قطعہ بروے آب آبین لفظ داما + عن دریاب بے پایان ز دریا +
کسے کاور درو ور بجر از دشت + بیا بدرحب از وگاہے کہ برگشت + اللغات
ابحر بالضم جاے مہملہ دریا ہا حرمر دآزاد تیر کشتی چوب راست کشتی جل بالضم و تشدید
جہول داما دریا رحب بالضم وسعت و فراخی معنے ترکیبی نثر لفظ ابحر مین اول آب ہی

اور کنارہ پر اسکے حر بس اشارہ اس بات کا ہی کہ حروہ ہی کہ آب دریا سے جنکو سبعۃ ابحر
فرمایا ہی کنارہ پکڑے اور ان مین قدم نرکھے خیال کیا جاتا ہی تو الف مثل تیر کشتی کے ہی
اور بادبان جل جسکا مجموع اجل ہوا لہذا کشتی مین جب کوئی بیٹھتا ہی تو یہ جانا جاتا ہی
کہ اجل اسکو لیے جاتی ہی کہ کہین لیجاکے ڈبوئیگی یا بالفعل ہی مردہ ہی مردہ کو لیے
جاتی ہی بسبب اسکے کہ اجل کے مُنہ مین ہی **معنے ترکیبی قطعہ** ذرا روے آب پر
تو آپھر دریا سے سخن بے پایان لے کہ کیسا برملا کہہ رہا ہی جو کوئی دریا چھوڑ کے دشت
کیطرف متوجہ ہوا اور بحر سے پھر گیا تو کیسے رحب اور فراخیان پائیگا کہ بے قید ہی جاہے
جدھر چلے پھرے اور دریا مین بجز اُتنی ہی جگہ کے جو کشتی مین ہی اُنگلی رکھنے کا کہین ٹھکانا
نہین **معنے معماے** نثر ابحر مین اول جز آب ہی اور اسی آب کے کنارہ حر واقع الف
ایسا ہی جیسے تیر کشتی اور بادبان مثل جل کے جسکا مجموع اجل ہوا **معنے معماے قطعہ**
آب کارو آہی دریاب بے پایان جو بے ہی دریا بجر برگشتہ رحب ہی **محسنات کلام**
آبین اسمین بھی آب موجود ہی اور داما مین بھی ما بمعنی آب سے آب حاصل ہوتا ہی درباب
مین بھی آب ہی بحر دریا کنار تیر کشتی بادبان سب مرادف و مراعات یکدیگر ابحر حر جل
اجل تجنیس زاید رو او پایان بحر اور دشت اور رحب کے لیے برگشت اور نشست
و بردست متضاد الاختلاف شارح نے لکھا چون لفظ دا با ما پیوندد کہ مرادف آبست
داما میشود اس سے معلوم ہوتا ہی کہ دا الگ ہی ما الگ ہی حالانکہ داما ایک لفظ
لغت سے ثابت ہی ہان داما مین وہ باریکی جو مین نے محسنات مین لکھدی ضرور
ہوسکتی ہی متن مطبوعہ مین بجاے تیر کشتی کے تیر کسے غلط ہی ایسے ہی ببا یدرفت
بجاے ببا یدرحب۔

نکتہ نون بصورت ظاہر کشتی ست و بمعنی باطن ماہی و نون چون برگردد ہم نون ست
اشارت ست بدانکہ چون دریا نشین را نون ظاہر کشتی بموج برگردد جانش ہم در بطن
نون باشد کہ ماہیست قطعہ یا الف ماہیست از روی حساب + در نگریش در تنگ
دریاست جا + یعنے آن کز روی دریا درگذشت + میکند در کام ماہے آشنا +

اللغات نون بمعنی کشتی ونیز حرف کہ عربی مین بصورت کشتی لکھا جاتا ہی جسکو نون قوسی کہتے ہین اور بمعنے ماہی کے بھی ہی برگرددای منقلب شود آشنا شناوری **معنے ترکیبی** نثر نون بصورت ظاہر کشتی کے ہی جیسا کہ قوسی خط نسخ مین لکھا جاتا ہی اور موافق معنے باطن کے ماہی ہی اور نون کو اگر لوٹین تب بھی نون ہی بس اشارہ اس بات کا ہی کہ جب دریا نشین کا نون ظاہر کشتی کا لوٹ جاے جب بھی جان اُسکی بطن نون ہی مین رہیگی کہ وہ ماہی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یا اور الف از روے حساب تنجیم کے ماہی ہی ای برج حوت اور ماہی کو غور کر کہ اُسکی جگہ خود غور اور تک دریا مین ہی مطلب یہ کہ جو کوئی روے دریا سے گذرا وہ کام ماہی مین شناوری کرتا ہی خواہ غرق ہوئے اور اُسکے مُنھ مین جائے خواہ ابھی اُسکے مُنھ مین ہی کہ لقمہ اُسکا بنا ہوا ہی **معنے معماے نثر** معنے معماے نثر کے ظاہر اور شرح لکھی ہوئی ہین حاجت تکرار کی کیا ہی **معنے معماے قطعہ** دریا کا رود ہی جب اس سے گذر جائینگے یار ہیگا کہ ماہی ہی موافق حساب اہل تنجیم کے **محسنات کلام** صورت ظاہر معنی باطن کیسے مرادف ومتضاد لفظ لائے ہین کشتی دریا ماہی نون موج تک سب مراعات بر گردد موج کے لیے کیا ہی چسپان ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے نون ظاہر کشتی کے شاہر کشتی غلط ہی۔

نکتہ تاجر مالے کہ در کف دارد حد سود ہمانست کہ یکے را دو گرداند واگر خواہد کہ یکی دہ شود باد ہوس می پیماید چنانچہ در لفظ راج کہ جمع کف ست اگر بایدت کہ الف را با گردانی ریح شود واگر خواہی کہ یا گردانی ریج باشد **قطعہ** ریح را ایک نقطہ آمد درمیان یعنے از یک نقطہ قانع شو بدان + در دو نقطہ خواہی از وی در مراد + ریح بینی وشود ریجت بباد + **اللغات** راح بالفتح جمع کف ریج بالکسر سود ریح بالکسر باد بباد رفتن برباد ہونا **معنے ترکیبی نثر** تاجر جو مال کہ کف یعنے قبضہ مین رکھتا ہی اُسکی حد سود کی یہی کہ ایک کو دو کرنے یعنے دو گونہ اور اگر چاہے کہ ایک کو دس کرون ای دس گونہ تو ہوس پیمائی کرتا ہی جیسے لفظ راح کہ جمع کف کی ہی اگر چاہیئے تجکو کہ الف کو یا کرلے

ربح ہوگا اور اگر چاہے کہ یا کرے ربح ہوگا **معنے ترکیبی قطعہ** ربح کے درمیان مین ایک
نقطہ ہی یعنے ربح سے ایک نقطہ پر قناعت کر اور اگر تیری یہ مراد ہی کہ دو نقطے ہوجائین
تو ربح ربح ہوکے برباد جائیگا **معنے معماے نثر** لفظ راج مین الف ہی جسکا ایک
عدد ہی اور ربح مین با جسکے دو عدد ہین اور ربح مین یا جسکے دس عدد ہین **معنے
معماے قطعہ** ربح مین ایک نقطہ ہی اور جو دو نقطے ہونگے ربح ہوجائیگا ربح نہین
رہیگا **محسنات کلام** آخر مصرعہ مین ربح یعنی اور شود ربحت برباد کیا ہی خوب ہی کہ مذاق
سلیم پر مخفی نہین باد ہوس می پیماید باعتبار معنی ربح کے کیسا الطف ہی یک نقطہ قانع
شو اس سبب سے کہ ربح مین فقط ایک ہی نقطہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین
حد سود کی جگہ شود اور بجاے نقطہ خردہ اور مراد کو مزاد اور آخر مصرعہ مین دونون
جگہ ربح ریح غلط ہی حالانکہ دوسرا ربح ہی-

نکتہ معامل باید کہ اول شروط احتیاط در خریدن کالا بجا آرد و چون خریدہ شود رد نکند
تا بعیب بدمعاملگی معیوب نشود نمی بینی کہ چون بیع را باز گردانی عیب می شود **قطعہ**
لت نزاع بود در عقب اقالت را + کہ در میانہ ات آرد ز قال گفت و شنود + برای
دو درم آنکس کہ کرد رد کالا + شود چو دو درم قلب قیمتش مردود + **اللغات معامل**
بضم و کسر میم معاملہ کنندہ کالا اسباب و رخت و متاع غیر حیوان **اقالت** فسخ بیع کرنا
اور گناہ معاف کرنا **معنے ترکیبی نثر معامل** اگر کوئی کالا و متاع خرید کرے تو چاہیے
کہ پہلے ہی سے جو شروط کہ اُس کالا کے خرید مین اختیار کرنا منظور ہون احتیاطاً وہ سب
پورے اور ظاہر کرلے اور جب خرید لے تو پھر نہ لوٹے اور نہ پھیرے تو اُسپر عیب بدمعاملگی کا
نہ لگائین دیکھتا نہین کہ بیع کے لوٹنے سے عیب ہوتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ اقالت**
جو فسخ بیع ہی اسکے پیچھے لت نزاع کی لگی ہوئی ہی کہ جھگڑا ہو اور لاتین کھائے اسواسطے
کہ تیرے درمیان مین قال سے گفت و شنود کراتا ہی یعنے جھگڑے کی باتین اور
رد کد یہ خوب جان لے جس شخص نے کہ دو درم کے واسطے خواہ بایع ہو خواہ مشتری
کالا رد کیا اُس شخص کی قیمت و قدر مثل دو درم قلب کے مردود ہوجاتی ہی کوئی

قدر وقیمت اُسکی نہین کرتا **معنے معماے** نثر بیع کا مقلوب عیب ہی **معنے معماے قطعہ** اقالت کے آخر لت موجود اور ات کے درمیان مین جو ضمیر ہی قال حاصل ہوتا ہی دو درم کا قلب مردود ہی **محسنات کلام** بجا آرو مین رو ملتا ہی آرد مین بھی الاختلاف شارح نے اقالت کے بیان مین ات اور قال کی تشریح نہین کی فقط لت لکھا ہی متن مطبوعہ مین بجامی آردمی اور بجاے زقال زفال غلط ہی —

نکتہ سر و پاے نقد ند ست یعنے طیب کہ از وی بوی مشک آید و نون نسیہ پردہ ایست کہ از زیرش صورت سیہ مینماید **قطعہ** ہر کو متاع نسیہ ستاند بجاے زر + داد از نم دوات ترا کاغذی گواہ + باشد چو لفظ نسیہ کہ ہست اولش دوات + آخر ز حرفہاے سیہ نامۂ سیاہ + **اللغات** ند بالفتح و تشدید نوعی از بوے خوش + نسیہ بالکسر وہ چیز کہ نقد نہو اور اُسکا لینا وعدہ کیا ہو نون دوات کو بھی کہتے ہین **معنے ترکیبی** نثر اس نکتہ مین نقد و نسیہ کا بیان ہی یعنے نقد کا سر و پا ند ہی کہ ایک قسم بوے مشک سے ہی اور نون نسیہ کا ایک پردہ ہی جسکے نیچے صورت سیہ معلوم ہوتی ہی یعنے خرابی و خواری **معنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی زر نقد اپنا دے اور متاع نسیہ کے لے اور اُسنے نم دوات سے بالفرض تجکو ایک کاغذ گواہ بھی لکھکے دیدیا بس وہ ایسا ہی کہ اول تو اُسکا جو نون نسیہ کا ہی ایک دوات ہی پر از سیاہی کہ نون دوات کو کہتے ہین اور آخر مین اُن حرفون سیاہ کے سبب سے ایک نامہ سیاہ ہی خواری خرابی اور بے فائدہ محض **معنے معماے** نثر اس نثر کے معما خود بیان مصرح سے کھلے ہوے ہین کچھ ضرورت زیادہ بیان کی نہین ہی **معنے معماے قطعہ** نسیہ کے اول نون اور بعد اسکے لفظ سیہ عیان **محسنات کلام** یہ بھی متفطن پر ظاہر ہین —

نکتہ معامل باید کہ مشتری نخستین را از دست ند ہد تا بد نہ بیند بنگر در لفظ بدی کہ بمعنی نخستین ست چون یا را کہ علامت مشتری ست بگذاری بد بینی شعر زانشتر احرف اول آنکہ گذاشت + غیر شت راے او نصیب نداشت + **اللغات** مشتری بالضم خریدار اشتر اخریدنا اور بیچنا لیکن پہلے معنے مین شایع ہی شت بالفتح و تشدید بار اگندہ ہونا

معنے ترکیبی نثر معامل کو چاہیئے کہ پہلے خریدار کو جانے نہ دے اور ہاتھ سے نہ کھوئے تو بد ندیکھے غور کر کہ بدی جو اول کے معنے مین ہی اگر یا اسمین نہو گی جو علامت مشتری کی ہی تو بد سامنے آئیگا **معنے ترکیبی شعر** جسنے اشترا کی پہلے حرف کو چھوڑ دیا تو معلوم ہوا کہ اسکی رائے کے حصہ مین سوائے شت کے اور کچھ نہ تھا **معنے معمائے نثر** بدی مین یا علامت مشتری کی ہی اگر اسکو چھوڑ دینگے بد رہیگا **معنے معمائے شعر** اشترا سے جب حرف اول چھوڑ دیا جائیگا شت اور رائے رہ جائیگا **محسنات کلام** مشتری کی رعایت سے کہ جسمین لفظ مشت کا ہی از دست ندہد کیسا لطیف ہی۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ چیزی از متاع دنیا بہ فروخت و پای بر سر عین مال خود زد قدم فراغت بر چشم ہمگنان نہاد و نام بایع بدین نشان معین ست کہ پائیست بر عین نہادہ و ہر کہ چیزے بخرید مشت زد بر روی رفاہت و یسر لفظ مشتری برین معنی دلیل روشن ست کہ مشت ست بر روی رے افتادہ **قطعہ** مال دنیا فروش و عشوہ مخور + ایکہ فرے زسروری داری + فرطلب کن ز ابتدائے فروخت + نہ خوری از سر خریدارے + **اللغات** رفاہت و رفاہیت بالفتح آسان و فراخ عیش شدن یسر بالضم و بضمتین آسان ہونا رے بالفتح و بالکسر و تشدید یا سیراب ہونا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش جس کسی نے کوئی چیز متاع دنیا سے بیچی اور اپنے عین مال پر لات ماری قدم فراغت کا سب کی چشم پر رکھا اور نام بائع کا اس نشان کا معین ہی کہ ایک پانون ہی کہ عین پر رکھا ہوا ہی اور جسنے کوئی چیز خریدی اسنے روے رفاہت و یسر پر مشت یعنے گھونسا مارا لفظ مشتری اس بات پر ایک دلیل روشن ہی کہ مشت روے رے پر پڑی ہوئی ہی **معنے ترکیبی شعر** مال دنیا کا بیچ اور اسکا عشوہ مت خرید ای مخاطب جو مین تجھسے کہتا ہون اسکو مان اگر فر سروری کی رکھتا ہی دیکھ فروخت کی لفظ کی ابتدا فری سے ہی بس اسی کو ڈھونڈھ اور خریداری کی ابتدا خری سے ہی بس تو خریداری اسکی کرکے خری مین مت پڑ **معنے معمائے نثر** بایع مین باے بصورت پاے کے ہی کہ معما مین با و پا یکسان ہین عین پر جو بمعنی اہل شہر اور اکثر مردم کے ہی رکھا ہوا ہی اور

مشتری

مشتری مین روے رفاہت رے ہی اور رے کے مُنھ پر مشت ظاہر اور اسکی یا ور اوسین
سے یسر بھی حاصل ہوتا ہی اور اسکے مُنھ پر بھی مشت ہی اس صورت مین شین دو دفعہ
لیا جائیگا اور معما مین سین و شین بھی ایک ہین معنے معماے قطعہ لفظ فروخت کی ابتدا
فر سے ہی اور خریداری کی خری سے محسنات کلام عین کا لفظ مال کے ساتھ کہ بمعنی زر
کے ہی اور نیز بمعنی ذات جیسے عین المال کہتے ہین کیسا خوب ہی بر چشم ہمگنان اسی سبب
سے کہ عین اہل شہر اور اکثر مردم کے معنے مین بھی ہی لفظ یسر مین یا ہی اور علامت مشتری
کی بھی یا اسی مناسبت سے لفظ روشن ہی از سر خریداری کیا ہی لطیف ہی کہ خریداری
کا سر بھی خری ہی اور از روے خریداری بھی الاختلاف شارح کی تقریر خارجی اکثر
ہوتی ہی اور مین نفس مطلب سے غرض رکھتا ہون متن مطبوعہ مین بجاے بجز ید کے
بجز ید کی صورت اور یسر کی جگہ بسر اور نخری کے بجاے نخرید غلط ہی۔

نکتہ ربا ابر قلب ست بر روے آفتاب روشنائی اُفتادہ و قمار مار ارقم ست کہ سر و
گردن بر دنبال نہادہ قطعہ ہر کہ در چید از ربا دامن + خلعت مغفرت ز رب بیند + وانکہ بر داشت
روے پوش قمار + مارے از محنت و تعب بیند + اللغات ربا بالکسر زیادہ ہونا اور نشو و نما
کرنا اور زیادہ لینا دام قرض اور بیع مین قمار بکسر شرط و گرو اور کسی چیز کا کھیلنا ارقم مار سیاہ
معنے ترکیبی نثر ربا ایک ابر قلب ہی کہ آفتاب روسیاہی پر پڑا ہی کہ اُسکی بُرائی سوجھتی
نہین اور قمار مار ارقم ہی سر و گردن دنبال پر رکھے ہوے معنے ترکیبی قطعہ جسنے کہ ربا
سے دامن سمیٹا اور کنارہ کیا اُسنے خلعت مغفرت رب کا پایا اور جو کوئی پردہ قمار کے مُنھ
سے اُٹھا دیگا وہ ایک مار محنت و تعب کا دیکھیگا معنے معماے نثر ربا کا قلب ابر ہی
اور روے روشنائی رے جو ربا مین ہی اور قمار کا قلب ارقم اور سر اسکا قاف اور میم گردن
اور دنبال لفظ ار اور مار کی بھی یہی خاصیت ہی کہ سر دم پر رکھے بیٹھتا ہی معنے معماے
قطعہ دامن ربا کا الف ہی جب اسکو سمیٹینگے رب ہوگا روپوش قمار کا قاف ہی اسکو
اُٹھانیسے مار رہتا ہی محسنات کلام ابر قلب کیا خوب ہی کہ دال اور لوٹنے دونونکو شامل ہی ایسے ہی
روشنائی برعایت آفتاب و دل اور ابر مین بر کا لفظ بھی ہی اور روشنائی کا بھی رو ہی اور رعایت آفتاب بار

قمار تجنیس زائد سر اور گردن اور برادر دنب سب مناسبات یکدیگر ایسے ہی دامن خلعت روپوش اور سوال کے **الاختلاف** شارح نے ارقم کے معنے مین لکھا ہی کہ ہمانا ماریست کہ رقمہا بروے باشد اور منتخب مین مار سیاہ لکھا ہی متن مطبوعہ مین بجاے مغفرت زرب کے ارب اور بجاے محنت محتسب غلط ہی۔

نکتہ ایدر ویش مہرہ نرد را از روے بساط در زیر او نہ کہ برد پاکباز آنست و از کنار شطرنج کرانہ گیر کہ حاصلش رنج بیکرانست **قطعہ** چرک دنیا ہر کہ میجوید ز برد نرد نیست + قلب اور اجامہ تقوی درون پاک از درن + بحر فکرت راز شطرنج ست حاصل شط و رنج + میکند میسر جومی سر آشکارا در فتن + **اللغات** شطرنج سب لغت والون نے اسکو بالکسر لکھا ہی اور فتح ضعیف معرب سترنگ بمعنی مردم کیا کہ بصورت آدمی کے ہوتی ہی اور اکثر اسکے مہرے بھی انسان کے نام پر ہین اسلئے سترنگ کہتے ہین شط بالفتح و تشدید طاے مہملہ رود و کنارہ دریا و جوے چرک بالفتح ریم زخم و میل کہ ہندی پیب ہی و کثافت آہن درن بفتحتین چرک و نام کوہ میسر بالفتح و کسر سین قمار و قمار باختن فتن بکسر و فتح تا جمع فتنہ **معنے ترکیبی** **نثر** ایدرویش مہرہ نرد کو روے بساط سے کہ کھیلنے کیوقت رکھتے ہین نیچے رکھو جیسا کہ نہ کھیلنے کے وقت رکھتے ہین کہ یہی برد پاکبازون کی ہی اسی کو وہ اپنا غلبہ اور ظفر جانتے ہین اور کنارہ شطرنج سے کنارہ پکڑ کہ حاصل اسکا رنج بیکران ہی **معنے ترکیبی** **قطعہ** میل اور کثافت دنیا کی جو شخص برد نرد سے ڈھونڈھتا ہی نہین ہی اسکے قلب مین لباس تقوی کا جسکو کہا ہی ولباس التقوی خیر نہ درون اسکا پاک ہی ورن سے یعنے میل و کثافت سے بس قلب اسکا لباس تقوی سے خالی اور میل و کثافت بھرا ہی مخفی نرہے نیست پہلے مصرعہ کا متعلق دوسرے مصرعہ کے ہی اور شطرنج وہ چیز ہی جس سے تیری فکر کو شط اور رنج حاصل ہی اور میسر ظاہر مے کیطرح سر اپنا فتنون مین ڈالتا ہی فتنہ انگیز یان شراب کی خود عیان **معنے معماے** **نثر** مہرہ نرد نقطہ جب روے بساط لفظ نرد سے نیچے رکھینگے برد ہوگا شطرنج کا ایک کنارہ شط ہی بمعنی کنارہ اور دوسرا رنج جب بیکران ہوگا شطر رہیگا جسکا ایما کنارہ گیر ہی **معنے معماے قطعہ** برد نرد تصحیف درون درن تجنیس زاید شطرنج سے شط و رنج

حاصل ہوتا ہی میسری سہر تجنیس تام محسنات کلام پاکبازان کا لفظ بمناسبت نرد اور شطرنج کے ہی کنارا اور کرانہ برعایت لفظ شطرنج اور لطف یہ کہ کھیلنے کے وقت کنارہ پر بساط کے بیٹھتے بھی ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین نرد نیست کی جگہ یزد نیست غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش قاف قرض کو ہیست رض یعنے شکستن پشت اُمید زیرش نہادہ و اندیشہ گرور ائیست ازپستی ہمت درکو افتادہ قطعہ وام دل باریک سازد ہیچو مو+ وام راہین قلب مواطراف او+ چون مقطع شد حروف لفظ وام+ زد نماند وصل یاران انتظام+ اللغات رض کی تفسیر خود مصرع نے کردی گرو بکسر اول و فتح ثانی رہن و مجاز اُمید گو بالفتح مغاک و زمین نشیب وشجاع و معتبر دام قرض و رنگ ولون نظام بکسر نون تخفیف ظاے معجمہ آراستگی ورشتہ جواہر معنے ترکیبی نثر ایدرویش قاف قرض کا ایک پہاڑ ہی اور رض یعنے شکست پشت اُمید کی اسکے پیچھے رکھی ہوئی کہ زیادہ تر نا اُمیدی نجات کی ہوتی ہی اور اندیشہ گرو کا ایک راے ہی کہ پستی ہمت سے کو یعنے گڈھے مین پڑا ہوا کہ پستی ہمت کی مقتضی اُس سے رہائی کی نہین ہوتی۔ معنے ترکیبی قطعہ دام ای قرض دل کو ایسا لاغر و باریک کردیتا ہی جیسے مو لاغر اور باریک ہوتا ہی بس وام کے قلب کو دیکھ جسکو مو اطراف سے گھیرے ہوے ہی اور جبکہ حروف لفظ وام کے سب مقطع اور جدا جدا ہین پھر وصل یارون کا نظام حالت وام مین کیسے ہو سکے لاجرم ممکن نہین کہ قطع دوستی کا نہوئے معنے معماے نثر جب حرف قاف لفظ رض پر آئیگا قرض ہوگا اور حرف را جو لفظ کو مین پڑیگا گرو ہوگا معنے معماے قطعہ دام کا دل الف ہی جو باریک و لاغر ہی اور اسکے اطراف مین مو ہی وام کے تین حرف ہین تینون مقطع ہین محسنات کلام دام دل یعنے قلب وام کا اور نیز دل دام کا کہ الف ہی لاغر و نحیف الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے رض کے رص اور بجاے کو کے کوہ غلط ہی۔

حکایت یکے از تجار را کہ بہ سمت سداد معروف بود پرسیدند کہ سبب چیست کہ

ہرگز متاعی را کہ دیگرے خریداری کند بصورت مراد خود فرا دنکنی گفت ندانیکہ سودا آنگاہ
سود آرد کہ یکی در عقب ندارد قطعہ گر سر از حلقہ مراد کشے + زاد عیش رہ وفا بینی + ورجوی
در بہا بیفزائے + بر سر از طعنہ چوبہا بینی + اللغات سمت بالفتح راہ وروش نیکو و راہ راست
یافتن سداد بفتح درستی گفتار و کردار مزادا فزون کردن مرادا رادہ کردہ شدہ یکے بمعنے
احدی کے بھی ہی بہا بالفتح قیمت و روشنی معنے ترکیبی نثر ایک شخص تاجرون سے تھا
نیک چلنی اور راستی درستی کردار و گفتار مین معروف اُس سے پوچھا کیا سبب ہی کہ جس
متاع کی دوسرا خریداری کرتا ہی تو اپنے ارادہ سے زیادہ اُسپر نہین بڑھاتا جو ایک دفعہ
کہدیتا ہی اُسمین کمی بیشی نہین کرتا کہا تم نہین جانتے سودا مین سود جب ہی تک ہی
کہ یکے یعنے کوئی اُسکے پیچھے نہو اور نیز یکے سے مراد الف اگر الف ہوگا تو وہ سود نہین رہیگا
سودا ہوجائیگا معنے ترکیبی قطعہ اگر حلقہ مراد سے جو میم ہی سر نکال لیگا تو زاد عیش
راہ وفا کا دیکھیگا یعنے پوری عیش کی راہ کا توشہ ہوگا اور اگر ایک جو بھی اُسمین بڑھایا تو طعنے
کے ڈنڈے سر پر دیکھیگا اس سبب سے کہ نقصان ہوگا لوگ طعنے دینگے معنے معمائے نثر
مراد مزاد تصحیف یکدیگر سودا کے عقب ہین جب ایک یعنے الف نہوگا سود ہی معنے معمائے
قطعہ مزاد سے جو میم کہ بصورت حلقہ کے ہی کھینچ لیا جائیگا زاد رہیگا اور لفظ بہا کے ساتھ
جو جو ملائینگے چوبہا ہوگا جیم چہ معما مین ایک ہین محسنات کلام سمت سداد دونوکا
سین ایسے ہی سودا و سود چوبہا مین بھی بہا موجود ہی۔

فصل فی المذمت سقات السوقۃ

نکتہ روی سین سوق رستہ ایست از دندان مکالبہ در زیرش قاف یعنے سیم و زر در
محاسبہ واو درمیان حلقہ چاہ ویل کہ از شش جہت مردم را بدان سوق سوق میدہند
مثنوی سوقی قلب ست کج ہمچون کمان + قوس ازان شد قلب سوق اے نکتہ دان +
سوق پاے خلق جمع آرد بدام + ساق را بین جمع سوق اندر کلام + لفظ بازارے
بدین یاری دہد + کانکہ بازاریست بازاری بود + اللغات شارح نے لکھا ہی سقات

جمع ساقی بمعنی باشندگان بازار سوق بالضم وفتح واو مردم فرومایہ وربعایا جمع سوقہ سوق بالضم بازار وجمع ساق وبالضم راندن رستہ بمعنی صف دکان بازار مجازاً بازار وراہ مکالبہ باہمدگر سکے کرنا محاسبہ بایکدیگر شمار کرنا ویل نام وادی در دوزخ ووائے وسختی عذاب زاری عولی مین معیوب کنندہ عتاب کنندہ فارسی ضعیفی اور رونا اور عجز کرنا معنے ترکیبی نثر لفظ سوق کا رو سین ہی اور یہ سین ایک رستہ یعنے صف ہی دندان مکالبہ سے دندان بلحاظ دندانہ سین رستہ کے کہا ہی اور مکالبہ بلحاظ سنگ فراجی بازاریون کے جبیسی کہ انمین ہوتی ہی اور اس سین کے نیچے قاف جسکے معنے سیم وزر کے بھی ہین کہ اسکا محاسبہ اور شمار سوق مین رہتا ہی اور واو اسکے بیچ مین ایسے جیسے حلقہ چاہ ویل کا کہ شش جہت سے لوگون کو اُس سوق کی طرف سوق دیتے اور ہانکتے ہین یعنے کارگزار قضا وقدر کے جیسے دوزخیون کو چاہ ویل کی طرف تشبیہ سوق کی ویل سے بدین اعتبار کہ مظہر فتنہ وفساد اور جملہ منہیات کا ہے معنے ترکیبی مثنوی سوقی کہ یہ قوس سے قلب ہوا ہی اسیواسطے مثل کمان کے کج نہاد ہی بس ای نکتہ دان یہی وجہ ہی کہ قلب سوق کا قوس ہی یہ سوق ایک دام ہی کہ پائے مردم اسمین پھنسے ہین دیکھ صاف ظاہر ہی کہ ساق کی جمع سوق ہی اور جو انکو بازاری بھی کہتے ہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بازاری ہمیشہ بازاری رہتے ہین یعنے روتے اور عجز کرتے یا عیب لگاتے اور عتاب کرتے خود لفظ ہی اس معنے کا مددگار ہی معنے معمائے نثر سین اور قاف اور واو مل کے سوق ہوتا ہی سوق سوق میدہند تجنیس تام معنے معمائے مثنوی سوق کا قلب قوس ہی ساق سوق تجنیس زائد بازاری بازاری تجنیس تام محسنات کلام واد کو چاہ ویل کہنا کیسا مناسب ہی کہ سر کلمہ ویل کا واو ہی اور نیز ذکر شش جہت اس سبب سے کہ واو کے شش عدد ہین اس نکتہ مین حروف سوق مین تصرف کر کے مذمت سوق کی کی ہی آیندہ ہر پیشہ ور کا ذکر ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین سین سوق کو شوق رستہ کو رشتہ سیم وزر کو سیم دزد شش جہت بدون از اور پھر سوق کو شوق اور یاری کا باری غلط ہی۔

نکتہ خباز بے نان ونمک سنگ مگر در ترازوے آزمی نہد تا غلہ دان حرص بدان

آبادان کند لفظا ورا بدین معنی دلیل ساز کہ اولش حب یعنے مکر ست و آخر آز وطباخ پختہ کا
خوار روی خوان بسحر الوان می آراید تا مشتہی را بعلت امتلاے معدہ وخلاے کیسہ در نالہ آورد
ہم از نام او این نشان بدان کہ اولش طب یعنے سحر ست و آخراخ یعنے نالہ و افغان
قطعہ گر نبا شد خبز ز اسماے خیر + نانوا را نانوا دان از کساد + ور کند در طبخ قلبی آش پز +
حاصل طبخش بود خبط فساد + اللغات خباز بالفتح وتشدید با نان پز آز بمعنے حرص
خب مکر وحیلہ اور بداندیشی کرنا اور فریفتہ کرنا طباخ بالفتح وتشدید با پزندہ مشتہی
اشتہا سے آرزو کرنا امتلا پر ہونا خلا خالی ہونا خبز بالضم نان ونان پختن ونان دادن
خیر نیکو ونکوئی نانوا مبدل نان با مخفف نان وابا جو نان بمعنی روٹی اور ابا بمعنی شوربا
کے ہی لبس نانوا روٹی شوربا بیچنے والا نوا سامان واسباب تونگری وقوت وخوراک
آش ہر طعام رقیق قابل پینے کے معنے ترکیبی نثر یعنے خباز کہ بے نان نمک ہی ای
محتاج ہر روز سنگ مکر کا حرص کی ترازو مین رکھتا ہی یعنے حرص سے مکر وحیلے کرتا ہی
اور ہر ایک کو لبھاتا ہی غرض اُسکی بھی ہی کہ اس مکر وفریب سے غلہ دان اپنے حرص و
آز کا آباد کرے اور بھرے تم اسکے لفظ ہی کو دیکھ لو کہ اول اسکے خب ہی بمعنی مکر اور آخر
اسکے آز اور طباخ پختہ خوار کیسیا روے خوان کو سحر الوان سے آراستہ کرتا ہی کہ ہر کسی پر
جادو ڈالے تو خواہش والا بسبب پُری معدہ اور خالی ہونے کیسہ کے نالہ و فریاد مین آئے
خواہ میسر آنے اور بہت کھاجانے سے خواہ نہ میسر آنے اور للچانے سے اور اس نشان
کو اسکے نام سے معلوم کرلے کہ اسکے اول مین طب یعنے جادو ہی اور آخر مین آخ یعنی
نالہ اور افغان معنے ترکیبی قطعہ یعنے نانوا کے خبز ای نان خیر سیما نہو دغا و دغل
سے ہو تو وہ نانوا ہی کھوٹے پن سے نانوا یعنے بے سامان ومفلس ہوجاتا ہی اور جو آش پز
اپنے طبخ مین کچھ قلب وکھوٹا پن کریگا تو اسکے طبخ کا حاصل خبط وفساد ہوجائے گا
معنے معماے نثر خباز کے اول خب اور آخر آز ظاہر اور طباخ کے اول طب
اور آخر آخ خود عیان معنے معماے قطعہ خبز وخیر تصحیف یکدیگر نانوا اور نانوا
تجنیس تام قلب طبخ کا خبط واضح ہو کہ خباز اور طباخ اور نانوا اور آش پز سب ایک ہین

بھم

مصرحر نے اپنے نکات جدا جدا نام سے نکالے ہین یا ولایت مین جدا جدا ہوتے ہون
محسنات کلام سنگ وترازو غلہ سب مناسبات دان کا لفظ غلہ دان اور بدان
اور ابادان سب مین موجود ہی آز وحرص مرادف اور آز ہموزن ساز
اس سے بھی آز نکلتا ہی امتلاے معدہ وخلاے کیسہ کیسا برمحل ہی نام ونشان
کیسے خوب ہین کسا دو فساد بھی مرادف یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ مین مکرکو
کمرخب کوحب آز کو ازاخ کواج خیر کوخبر غلط لکھا ہی۔
نکتہ قصاب خونخوار الف تیغ ہیچو خیط شعاع ماہ سلاخ درمیان قصب کشیدہ
تا قص را کہ سینہ گوسپندست بواسطہ آن تیغ بمعلاق کہ صورت بادارد تعلق دہد
وجلاب بزقدم کہ جلا از وطن می نماید ودرعقب باچون بامراجعت میکند درمیان جیب
کہ چاہ مکرست لاے ابتلادار دواز بادہ پیمائی می کوشد کہ خلق راچون جل بہ آب
راند قطعہ درلغت یک معنی قصاب پے زن آمدہ است + لاجرم قصاب از خنجر
رگ وپے میزند + بے زبانی را بردناے گلو ہردم بہ تیغ + ورننالد ہمچنان داند کہ او
نے میزند + اللغات قصاب بالفتح وتشدید صاد ناے زن وبرندہ گوشت خیط
بالفتح رشتہ اور رشتہ مین پرونا اور حرام مغز سلاخ بالفتح وتشدید لام پوست کشندہ
سلخ پوست نکالنا اور آخر ہونا ماہ کا وگذراندن ماہ وآخر ماہ وپوست بزومار
قصب بالفتح بریدن وبفتحتین نی وہر گیاہ خالی وبالضم پشت ورودہ وگلو ومخرج
نفس قص کے معنے مذکور ہین معلاق وہ چیز جسمین کوئی چیز لٹکائین اور خار آہنی
جسمین قصاب گوشت لٹکاتے ہین کہ سرکج ہوتے ہین تعلق بہ چیزے درآویختن
جلاب بالفتح وتشدید لام شتر اور بردہ اور گوسپند وغیرہ ایک جگہ سے دوسری جگہ
بیچنے کو لیجانے والا بز قدم حقیر وناتوان وبطی الحرکت جلا بفتح گہرا اور وطن سے
نکل جانا جل بالفتح نام طائر خوش آواز پی زن کو نچین مارنیوالا معنے ترکیبی نثر
اس نکتہ مین صفت قصاب وجلاب کی فرمائی چنانچہ لفظ قصاب مین تصرف
فرماکے کہتے ہین کہ قصاب خونخوار جو چھرے الف کے مثل ڈوری شعاع ماہ کی

جیساکہ سلخ مین مشابہ چھرے کے رہ جاتا ہی قصب اى گلو اور مخرج نفس مین کھنچی ہوئی ہی
یعنے واضع نے جو اس لفظ کو اس وضع پر وضع کیا ہی اسیواسطے ہی کہ قص جو سینہ گوسپند کو کہتے ہین
اُسس چھرے کے واسطے سے معلاق ہر کہ بصورت پا کے ہی تعلق دے یعنے کاٹ پھاڑ کے
اُسپر لٹکادے اور جلاب بز قدم منحوس کہ وطن سے نکل جاتا ہی عقب با مین جیساکہ اُسکے
لفظ سے ظاہر کہ جب با کا عقب ہی تو جلا ہی اور با کی مراجعت مین جلاب درمیان جب
کے کہ چاہ اُسکے مکر کا ہی اور لا ابتلا کی رکھتا ہی یعنے اس کیچڑ مین مبتلا ہی مطلب یہ کہ جلاب
جو اس صفت سے موصوف ہی اپنی باد پیمائی و بیہودگی سے اس بات کی کوشش کرتا ہی
کہ مخلوق کو مثل جل کے طرف آب کے ہانکے جو اُسکی چاہ مکر کا ہی اور اپنے مکر مین پھانسنے
معنے ترکیبی قطعہ قصاب کے ایک معنے لغت مین پے زن کے بھی ہین اسی سبب
سے قصاب خنجر سے رگ و پی کاٹتا ہی اور ایسا بیرحم کہ ہر دم بیرحمی سے گلے بے زبانون
کے کاٹتا ہی اور جو وہ نالہ کرتے ہین تو اُسکو نی جانتا ہی کہ یہ بانسلی بجاتا ہی ترس نہین
کھاتا بلکہ اُسکے نالہ سے مزا پاتا ہی معنے معماے نثر قصاب مین چھری الف کی
قصب مین رکھی ہوئی ہی اور ایک جز اسکا قص بھی ہی اور الف تیغ با بصورت
معلاق انسے بھی قصاب حاصل ہوتا ہی جیساکہ بعد بیان قص و الف اور با کے
تعلق و بد کے ساتھ ایما کیا ہی جلاب کی لفظ مین کئی صورتین نکالی ہین یعنے جلاب تو
اسکا نام ہی ہی جب یہ وطن کو چھوڑے تو یہ جلاب جلا ہی اس صورت مین گویا با
کو پیچھے چھوڑ دیا اور جب مراجعت کریگا تو مع با کے وہ جلاب پھر ہو جائیگا اور جلاب
کا اول آخر جب بھی ہی اور بیچ مین لا بھی ہی کہ اسکا مجموع بھی جلاب ہوا اور یہی جلاب
جل اور آب بھی ہی معنے معماے قطعہ لفظ نا ے گلو اسکا الف ہی جب یہ گلو کاٹا
جائیگا نی ہوگا محسنات کلام قصاب کے لیے خونخوار کیسا مناسب ہی ڈوری شعاع
کی تیغ کے ڈورے سے کیسی روشن ہی اور سلاخ برعایت قصاب معلاق کی تشبیہ
لفظ پا سے کیسی الطف ہی کہ دونون سر کج ہین جلاب کو بز قدم کہنا کہ بکریون کے
قدم پہ قدم اُٹھاتا ہی کیسا چسپیدہ ہی در عقب با چون با مراجعت میکند کیسا باریک ہی

کہ جب جلا کے وقت مین باعقب مین ہی اسلیے کہ جلاب تو تھا ہی وطن چھوڑنے سے جلا ہوا
جب مراجعت کریگا وہ باعقب کی لوٹ کے سامنے جلا کے آجائیگی اسیواسطے در عقب
چون بامراجعت کنند کہا ہی قصاب قصب قص سر کلمہ قاف جلاب جل جلا لا ابتلا
متضمن بلفظ لابھی اور سر کلمہ جیم بیز بابی ناے نالدنی ان سب سے ناے اور نے
حاصل ہوتا ہی پی نی تصحیف یکدیگر الاختلاف متن مطبوعہ مین خیط کی جگہ خبط سلاخ کو
سلاح تاکو نا بز قدم کو برقدم جب کو خب باد کو بادہ پی زن کو نی زن از کی جگہ گز
غلط لکھا ہی۔

نکتہ بز بزاز باد پیما جامہ ایست بر بالاے آز و الف خیاط زیر بر سوزنے در خیط امل دراز
قطعہ گرفت جامۂ بزاز بر سر مہ جا + چو ذرع ہمچو الف کرد قطع جامۂ وے + وگر ز غیر بر دد
برگ جامۂ درزی + شود ز فقر برہنہ بسان رز در دی + اللغات بز بالفتح والتشدید جامہ
و متاع خانہ و سلاح بزاز جامہ فروش خیاط بکسر سوزن و بفتح و تشدید یا درزی خیط رشتہ
و در رشتہ کشیدن زیر بہ بضم باے موحدہ دزد مثل کیسہ بر صفت خیاط ذرع بالفتح گز اور
ناپنا کپڑے کا نرز بفتحتین ربودن بقہر اور پنہانی غلبہ کرنا برگ معروف سامان درزی معروف
رز درخت انگور دی سرما اور نام مہینہ کا ہندی ماگھ کہ اشد جاڑے کا وقت ہی معنے
ترکیبی نثر بز یعنے کپڑا بزاز باد پیما کا ایک جامہ ہی بالاے آز جو اپنی حرص کو چھپاتا اور اور کو
حرص دلاتا ہی اور الف خیاط زیر بر کا جو چپکے چپکے چراتا ہی ایک سوزن ہی خیط امل دراز
مین یعنے ڈورا بڑی ٹرائی سوئی ہی معنے ترکیبی قطعہ جامۂ بزاز نے مہ کے سر پر جگہ پکڑی
جب گز ہمچو الف نی اُسکے جامہ کو قطع کیا یعنے جب کسی خریدار کے ہاتھ بیچا اور گز سے ناپ
کے دیا اسمین ایسی دغا و چالاکی کی کہ اپنا جامہ جامہ فروغ ماہ سے بھی بڑھ کے پر فروغ بنالیا
اور اگر غیر کے جامہ سے جامہ درزی کا برگ و سامان حاصل کریگا تو انجام کار فقر سے ایسا
برہنہ رہ جائیگا جیسے ماہ دی مین انگور برہنہ ہوتا ہی کہ ایک برگ نہین ہوتا معنے
معماے نثر لفظ بز کو جو کلمہ آز پر لائینگے بزاز ہوگا اور سوزن الف کی خیاط کے خیط مین
موجود ہی معنے معماے قطعہ مہ کے سر پر جا آنے سے جامہ ہوتا ہی اور کلمہ رز کا دی

مین آنے سے درزی حاصل ہوتا ہی محسنات کلام بزاز کو بادپیما اس سبب سے بھی کہا
کہ جب کپڑا ناپتا ہی تو اُسکے ساتھ مین ہوا بھی ناپتا ہی اسلیے کہ ہوا سب مین بھری ہوئی
ہی بز بزاز بادپیما بالاسر کلمہ باخیاط کو زیرہ بر کے ساتھ موصوف کرنا کیسی بلاغت ہی
برک مین یہ بھی احتمال ہی کہ برک بہ کاف عربی ہو جو جامہ پشمی کو کہتے ہین کہ پوشش
فقرا کی ہی اور لفظ فقر کا بھی شعر مین ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے رز کے زر
غلط لکھا ہی نہ لفظ بزاز مین بے وزے کے **نقطے** ہین کیا معلوم کیا لفظ ہی اور جو کہا ہی پڑی
نقط نکنند وہ اپنا اپنا موقع ہی۔

نکتہ صورت صائغ قلب گداز بنقش زر کہ برصیوغ در کالبد ریختن و گداختن راگویند و
صواغ بالضم پیمانہ باشد قلب گداز بنقش زر کہ بر کنار دارد ضائع ست وراے صراف
سیاہ کہ بتعقب سر صدر جلال در صف نعال جمع شد **قطعہ** صراف جمع شہ بہ پریشانی درم +
دریاب اینکہ ہست پریشان درم مدر + زرگر بنقش تبرچہ ادل نہادگان + تیر نیست کردہ
دمبدم از بوتہ گذر + **اللغات** صائغ وصیاغ بہ تشدید بازرگر قلب گداز کھوٹا گلانیوالا
ضائع میل کنندہ وجور کنندہ تعقب پیچھے سے آنا اور برائیان ڈھونڈھنا کسی کی اور
عاقبت اپنی بخیر جاننا صدر بالفتح سینہ و اول و بالانشین و پیشگاہ خانہ نعال بکسر نون
جمع نعل ای کفش صف نعال پچھلی صف جہان جوتیان اُتارین صراف بفتح و تشدید ہندی
پرکھیا مدر بفتحتین کلوخ مدرہ واحد بوتہ بواو مجہول ہندی کھریا چاندی سونا گلانیکی **معنے**
ترکیبی **نثر** صورت صائغ قلب گداز یعنے دغا بازکی بسبب نقش زر کے کہ کنارہ پر
اسکے ہی اور وہ عین ہی بنقش عین بمعنے زر صورت ضائع کے ہی کہ مجازاً بمعنی تلف
شوندہ کے ہی اور راے صراف کی کہ سیاہ ہی ای خراب و بد اسباب تسے کہ اُسکو آخر مین سر و خیال
صدر و بالانشینی کا ہی صف نعال مین جمع ہوئی یعنے نہایت ناچیز و حقیر راے ہی
کہ وہ بالانشینی کا خیال کرے **معنے ترکیبی** **قطعہ** مصرح کہتے ہین دیکھو صراف
کیسا بیوقوف ہی کہ باوصف پریشانی درم کے خیال درم مین نہایت خوش اور
خاطر جمع ہی اور ماہیت درم سے واقف نہین کہ ہر درم پریشان مدر ہی یعنے

کلوخ اور زرگر نقش زر یعنے تبر پر کہ صورت تیر کی ہی جو اُسکے بوتہ سے نکلتا رہتا ہی جانے کیون اسقدر دل نہاد ہو رہا ہی غرض دونون اپنے اپنے خبط مین ہین **معنے معماے نثر** صائغ اور ضائع دونون نقش ہین باہم صراف کے اول آخر صف ہی اور درمیان مین اسکے را اور سر اسکا سر صدر جو صاد ہی **معنے معماے قطعہ** درم پریشان مدر ہی اور تبر نقش تیر **محسنات کلام** قلب گداز بدین وجہ کہ سوا قلب کے کھرا گلاتا ہی نہین یا زر کی محبت مین دلکو گلاتا ہی صدر اور صف دونون کا سر صاد جمع اور پریشان متضاد الاختلاف اس متن مطبوعہ کا بھی وہی حال ہی جس سے مین نے اس نکتہ مین اوپر اطلاع دی کہ عبارت کسی شرح کی لکھدی ہی یعنے سواے صائغ کے قلب گداز تک کسی شرح کی عبارت ہی بلکہ اس متن مین (صورت شرح) زیادہ لکھا ہی علاوہ اسکے صفت بجاے صف اور تیر بجاے تبر یہ بھی غلطی ہی۔

نکتہ عطار را اگر عطاے طاے طیب اخلاق در دل نباشد کسوت عار میپوشد و علاف را اگر لباس سرو پاے عف یعنے پرہیزگاری نبود چشمہ ترازوی لای لاف مے پیماید **قطعہ** عطار رائیش از خدا در پئے عطا ست + از خلق خلق طیب ندارد دمے دریغ + علاف قلب فالع دل شد بہ تیغ مکر + بنگر بہ پیکرش کہ بہ بینی غلاف تیغ + **اللغات** عطار بالفتح وتشدید طا خوشبو فروش علاف بالفتح علف فروش عف کی تفسیر مصرح نے کردی ہی فالع شگافندہ و برندہ کسوت بالکسر جامہ پوشانیدن و جامہ درخت پوشیدنی **معنے ترکیبی نثر** عطار اگرچہ خوشبو بیچتا ہی لیکن اسکے دلمین عطا طاے طیب اخلاق کی نہین ہی یعنے ظاہر خوشبو تو ہی خوشبو اخلاق کی نہین ہی جب تو لباس عار کا پہنے ہوے ہی کہ ہر کوئی اُس سے عار کریگا اور علاف مین اگر سروپا عف و پرہیزگاری کا نہو تو تیری آنکھ مین رو یعنے صورت لاے لاف کی معلوم ہوگی اے سراپا بیہودہ اور جھوٹ تو اُسکی صورت دیکھتے ہی لاف و بیہودہ جان لیگا **معنے ترکیبی قطعہ** اگر عطار کی راے خداے تعالے نے در پے عطا کی ہی تو خلق سے طیب خلق کو دم بھر دریغ نہ رکھیگا اور علاف کا قلب فالع دل ہی یعنے برندہ اور شگافندہ تیغ مکر سے دیکھ تو اُسکے پیکر کو کہ صورت غلاف

تیغ کے ہی پھر برندہ کیسے نہوگا معنے معماے نثر عطار مین اگر طاطیب اخلاق کی نہوگی عار
رہیگا علاف کا سروپا عف ہی اگر اسمین عف نہوگا لارہیگا جو بمعنی کیچڑ کے ہی اور وہ بھی لاف
کی کہ لاف اسمین موجود ہی اور چشمہ کہنے سے عین کا ذکر بھی ہوگیا معنے معماے قطعہ
عطار مین عطا کے پیچھے ر الانے سے عطار ہوتا ہی خلق بالفتح اور خلق بالضم تجنیس تام
علاف کا قلب فالع ہی بنگر پیکر تصحیف ایسے ہی غلاف علاف بھی تصحیف محسنات
کلام عطار عطا طاطیب سب لفظ ایسے ہین کہ ایک دوسرے مین موجود اور سب کا
سر کلمہ طا لباس سروپا کسوت سب مرادف یکدیگر چشمہ لاے برعایت یک دگر
الاختلاف شارح لکھتے ہین کہ بجہت فالع ساختن لفظ علاف کلمہ قلب یا دل ہر کدام
بہ تنہا کفایت میکند ہر دو در کار نیست مگر لفظ قلب محض براے معنے ترکیبی ایراد
انتہی معنے ترکیبی تو مقدم ہین پھر اسکا لکھنا کیا ضرور تھا متن مطبوعہ مین علاف کے
بجاے غلاف تیسرے مصرعہ مین پھر غلاف فالع کی جگہ قانع غلط ہی۔

نکتہ بق بقال پیشہ ایست کہ بر سر آل یعنے سراب قیعہ امال پروبال میزند و دال
دلال رہنمائیست در معرض لال ہر کہ در حیطہ ادلال او می آید لال میشود **قطعہ** بقال زندگی
طلبد بہر جمع مال + لام از پے بقا بنگر نام او بقال + دلال گہ شتاب و گہی ناز میکند + دل
ناز کردن آمدہ و بر شتاب دال + **اللغات** بق بالفتح و تشدید قاف پیشہ بقال بتشدید
قاف ترہ فروش عام غلہ فروش کو کہتے ہین آل بالمد سراب یعنے دھوکا نمایش آب
دلال ناز و بتشدید لام اول بسیار راہ نمایندہ اور وہ شخص جو بایع مشتری کے درمیان
مین ہو لال گنگ ادلال جمع دلیل قال گفتگو دل کے معنے ناز کردن مصرح نے لکھدیے
معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین کہ بق جو بقال کے اول مین ہی یہ ایک مچھر ہی کہ اسکی
آل کے سر پر پروبال مارتا ہی یعنے اڑتا ہی اور وہ آل اسکے آمال کا ہی مثل سراب
قیعہ کے کہ سمجھتا ہی کچھ اور او ہی کچھ اور بالکل دھوکے مین ہی اور دال دلال کا ایک
رہنما ہی معرض لال مین اسلیے کہ جو کوئی اسکے گھیرے مین پڑجاتا ہی لال ہوجاتا ہی یعنے
گنگ اور واقعی دلال ایسی باتین کرتے ہین کہ ناطقہ بند کردیتے ہین معنے ترکیبی قطعہ

نکتہ

بقال زندگی واسطے مال جمع کرنے کے ڈھونڈھتا ہی دیکھو اسکے نام مین بقا کے بعد لام ہی جسکا قلب مال خود تیری ہی قال مین دلال خرید فروخت مین کبھی شتابی کرتا ہی کبھی ناز کرتا ہی اور کیون نہ کرے کہ دل کا لفظ بھی تو اسکے ضمن مین ہی جسکے معنے ناز کرنے کے بھی ہین اور شتاب پر بھی دال ہی معنے معمائے نثر بقال مین لفظ بق اور آل دونون موجود کہ مجموع بقال ہی اور دال دلال کی معرض لال مین ظاہر معنے معمائے قطعہ بقال مین اول بقا ہی اور آخر لام جسکا قلب مال بقال بقال تجنیس تام اول لفظ دلال کا دل ہی بفتح دال اور اسی مین دال بھی ہی جسکا ایما دل ناز کردن اور بر شتاب دال ہی جیسے پہلے شعر مین مال کے بعد لام اشارہ قلب لام کا ہے محسنات کلام بقال آل امال بال دال دلال لال ادلال مال قال دل دال کیسے الفاظ جمع کیے ہین بقال سے بق اور دلال سے دال جو اخذ کی ہی خالی از صنعت نہین الاختلاف اصل کتاب مین سراب بقیعہ لکھا ہی اور بقیعہ مع با بیابان کے معنے مین نہین ہی بلکہ قیعہ ہی جمع قاع اسواسطے مین نے موافق تحقیق لغت کے کہ بقیعہ نہین ملا قیعہ ملا اسکو قیعہ قایم کیا ہی معلوم ہوتا ہی کہ با کو نفس کلمہ سمجھے ہین حالانکہ جارہ ہی شارح نے بقیعہ کے معنے لکھے ہین پارہ زمین و منزل یہ بھی خلاف لغت کے ہی بقعہ کے یہ معنے ہین نہ بقیعہ کے کہ یہ خود لفظ ہی مع با لغت مین نہین ہی اس متن مطبوعہ مین بھی بقیعہ مع با لکھا ہی اور دلال کے ساتھ ایک واو زائد اور معرض لال کو معرض دلال اور بجائے آمدہ و بر شتاب کے آمد دال بر شتاب غلط ہی۔

نکتہ حداد کہ چون الف درمیان حد کہ حرامست کسوت حداد یعنے جامہ با سواد دارد حداد مانع و حاجز ست از داد و لباد کہ در لبد یعنے جمع مال چون الف ثابت و مستقیم ست لام جمعیت او پردہ الیست بر روی باد قطعہ حداد را کہ درد بود درون زحرص زین روباہ تیرہ بود روے آہنش + لباد را برائے لب نان بود فغان + ازاد بزیر لب بنگر نالہ گردنش + اللغات حداد بالفتح و تشدید دال آہنگر و بکسر و تخفیف چیزہائے تیز و جامہ ہائے سیاہ ماتمی حد حائل میان دو چیز و حرام کردن اور جدا کرنا کسی چیز کا

حاجز دو چیز کے درمیان مین پڑنا لباد بالفتح وتشدید بانمد مال لبد بضم لام و فتح بائے موحدہ مال بسیار و بسیار زیادہ آد بکسر و تشدید دال نالہ و افغان داء بمعنی درد **معنے ترکیبی نثر** یعنے حداد کہ مثل الف کے درمیان حا کے کہ حد بمعنی حرام کے ہی لباس سیاہ ماتمی یعنے جامہ حداد با سواد رکھتا ہی جیساکہ ظاہر کپڑے لوہارون کے بسبب کام لوہے اور کوئلے کے سیاہ ہوتے ہین خود حد اُسکی مانع اور حاجز ہی کہ داد و عدالت اُس سے ظہور مین نہین آتے اور ظاہر و باطن اُسکا سیاہ ہو رہا ہی اور لباد کہ لبد یعنے مال جمع کرنے مین الف کیطرح ثابت اور مستقیم ہی اُسکا لام جمعیت ایک پردہ ہی روے باد پر یعنے جمعیت مال کی فکر مین بھولا ہوا ہی نہین جانتا کہ یہ مال بادو بے بنیاد ہی **معنے ترکیبی قطعہ** حداد کے دل مین جو حرص کے سبب سے ایک درد ہی اسی سبب سے بوجہ آہ تیرہ کے منھ اُسکے آہن کا سیاہ ہی یعنے اُسکی آہ کی تیرگی اُسپر بھی چھاگئی ہی اور لباد لب نان کے واسطے فریاد و فغان کر رہا ہی دیکھ لے اُسکے لب کے نیچے اد رکھا ہوا ہی جو بمعنی افغان کے ہی اس سے نالہ کرنا اُسکا ظاہر و باہر ہی **معنے معمائے نثر** لفظ حد مین کہ مشدد ہی الف لانے سے حداد ہوتا ہی اور یہی الف حداد لباس حداد مین ہی جو بکسر اول اور تخفیف دال کے ہی حداد کی حد حرف حا ہی اگر حا نہو تو داد ہی لباد مین اگر پردہ لام کا نہوگا تو باد رہے گا **معنے معمائے قطعہ** حداد کے درد لینے لفظ دا حاصل ہی بمعنی درد کے آہن کار و آہ لباد مین اول لب ہی اور اسکے نیچے اد بمعنی نالہ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے حاجز کے حاجد اور زین رو کے زین درد اور باہ کو ماہ غلط لکھا ہی۔

نکتہ سین سہام شستے ست و الف تیر تدبیر او درمیان ہم یعنے شست اہتمام بہ صید جمیع مرام می کشاید و قواس قوت بیکران ابرا اس کہ بنیاد خانہ کما لنست نہادہ تا از قوام عیش گوشہ بدندان طمع برباید **قطعہ** سہام سین ارہ کشد بر سر سہام + تا بر فراز بام کشاید بہ صید شست قواس را میانہ قوس است از الف + تیری کز ان شکاری و تیغ آورد بدست + **اللغات** سہام بالفتح و تشدید ہا تیر گر شست گرفت سوفار تیر و عدد معروف ہم بالفتح و تشدید غم اور قصد کرنا اور بیماری سے لاغر ہونا اہتمام غم خوارگی کرنا قواس بالفتح و تشدید واو

کمان گر قوام بالفتح راستی وقامت وبکسر نظام شی و مدار و اصل شی جسپر قایم ہو سہام بالضم تاریکی وتغیر رو بفتح گرمی وتیر وسموم وشدت حرارت ہام بالفتح وتشدید میم تارک سر ہامہ واحد معنے ترکیبی نثر سین سہام کا ایک شست ہی اور شست اسکو باعتبار ساٹھ عدد سین کے کہا ہی کہ اصل مین وہ شست بھی بسین مہملہ کے ہی نہ بہ صاد اور الف جو سہام مین ہی یہ اُسکی تدبیر کا تیر ہی درمیان ہم یعنے قصد کے بس سہام شست اہتمام وغم خوارگی کے واسطے شکار جملہ مقصد و مرام کی کھولتا ہی یعنے تیر تدبیر کے چلاتا ہی رہتا ہی اور قواس قوت بیکران کو آس پر کہ بنیاد خانہ کمان کی ہی رکھی ہوے ہی تو قوام یعنے اصل عیش سے ایک گوشہ دندان طمع مین لیجائے معنے ترکیبی قطعہ یعنے سہام کسین ارہ کا کہ باعتبار دندانون کے کہا ہی سہام کے سر پر کھینچتا ہی یعنے سہام طیار کرتا ہی تو ہام یعنے سر پر لوگون کے شکار کے واسطے شست کھولے اور تیر اندازی کر کے اُنکو شکار کرے اور قواس کے درمیان جو الف ہی یہ ایک تیر ہی چاہتا ہی کہ اُس تیر سے کوئی شکار اور تیغ یعنے چھری اُسکے ذبح کو ہاتھ مین لے اور مقصود حاصل کرے معنے معمائے نثر ہم کے درمیان مین الف آنے سے ہام ہوتا ہی اور اسپر سین کو شست بنانے سے سہام حاصل ہوتا ہی قوت بیکران قو ہی اُسکو اس پر لانے سے قواس ہوتا ہی بنیاد خانہ کمان بدین وجہ کہ قوس کی اصل سین ہی قوام کا گوشہ میم ہی جب دندان طمع سے اسکو لیجائینگے یعنے میم کی جگہ سین لائینگے قواس حاصل ہوگا معنے معمائے قطعہ جب ارہ سین سہام کا لفظ ہام پر آئیگا سہام ہوگا اور قوس مین تیر الف کا آنے سے قواس ہوتا ہی محسنات کلام بنظر لفظ صید کے شست مین ایہام ہی کہ مچھلی کے کانٹے اور دام کو بھی کہتے ہین اور کانٹا وہ جس سے مچھلی شکار کرتے ہین قوت بیکران برعایت معنے ترکیبی و معمائی کے کیسا خوب ہی سہام سین ہر سہام سب مین ہر کلمہ سین لفظ خانہ کا برعایت کمان کے کیسا انسب ہی اور ایسے ہی بنیاد و اس بمناسبت خانہ اس کو بنیاد خانہ کمان کہنا کیسا ابلغ ہی کہ اس اس لفظ کی جڑ ہی ایسے ہی قوام کی میم کو گوشہ کہنا زیادہ انسب عند التامل اور بھی ملینگے الاختلاف شارح نے ہام کو مخفف

ہامون بمعنی دشت کے لکھا ہی اور تیغ کو ایک درخت کے معنے مین جس سے کمان بناتے ہین انتہی مجکو یہ معنے ان دونون لفظون کے نہ لغت سے ثابت ہوے نہ مین نے یہ معنے مانے دل کے جوڑے ہوے سے معلوم ہوے اور شارح نے لکھا کہ ذکر تیغ درین مقام با آنکہ غیر مانوس ست معلوم نیست بہ چہ غرض باشد کہ در معنے معمائی اصلا دخل ندارد بہ ضرورت معنے ترکیبی کے ہو انتہی مصرح کا لفظ تیغ جو بمعنے چھری کے ہی اور شکار ذبح کرنیکو ضرور غیر مانوس و غیر متعارف نہین ہی البتہ دل سے معنے تراشنے والون کو غیر مانوس معلوم ہو تو کیا عجب سو اُنکو مشکل ہی کیا معنے تراشیدہ موجود ہی ہین متن مطبوعہ مین شَشست کی جگہ شُست پیش لگا کر لکھا ہی شکاری و تیغ کے درمیان مین واو نہین لکھا۔

نکتہ مجلد از دو رمیم مہر زر بر روی جلد می نہد و صحاف چشم صاد صیاد بر حاف یعنے طائف طواف می گشاید قطعہ در کلام مجد از لامش مجلد جامع ست + جلد باشد گر کشد درین زمیم مین سر + چون الف صحاف باید راست دل بین الصحف + صاف زان طبعش گر از دوی قبح آردحذر + اللغات مجلد جلد گر پہلا مہر بکسر ہی دوسرا بالضم صحاف بالفتح وتشدید حا مجلد کتاب طائف طواف کنندہ اور خیال جو خواب مین معلوم ہو مجد بالفتح بزرگی و بزرگوار ہونا جلد بالفتح تازیانے مارنا اور سخت و چست ہونا بالکسر اوپست حیوان مین بالفتح دروغ قبح بالضم زشتی و زشت ہونا حذر بفتحتین پرہیز کرنا اور آمادہ ہونا بیدار ہونا معنے ترکیبی نثر میم عربی مین مدور لکھا جاتا ہی اسواسطے مصرح نے دور میم کہا ہی یعنے مجلد جو جلد بناکے بنظر اظہار محبت قلبی غیر قلبی کے مہر زر کی یعنے ٹھپے روے جلد پر لگا دیتا ہی یہ اسکا فریب اور دام بازی ہی تا اورونکو پھانسے اور صحاف کا صاد گویا صاد چشم صیاد کا ہی حاف پر کھلا ہوا یعنے وہ لوگ جو طائف طوائف کے ہین اور ہر کسی سے ملنے والے تا ذکر انکی صحافی کا شائع کرین اور لوگونکو رغبت دلائین معنے ترکیبی قطعہ یعنے مجلد کلام مجد و بزرگ کا جامع ہی اسلیے کہ لام اُسکا جامع ہونے پر دلیل ہی اور جو مجد سے گذرکے دین مین مین ظاہر کریگا تو اُسکے واسطے

مجد

جلد ہی یعنے تازیانے مارنا صحاف کو چاہیئے کہ الف کیطرح صحف مین راست دل ہو اور دردے
قبح سے بچا رہے تا صاف طبع جانا جاے معنے معماے نثر جلد پر میم لانے سے مجلد ہوتا ہی اور
حاف پر صاد رکھنے سے صحاف معنے معماے قطعہ مجد مین لام آنیسے مجلد ہوتا ہی اور جب
میم اس سے نکال لیا جائیگا جلد رہیگا اور جو دین مین میم سے سر نکالیگا مین بمعنی کذب
کے ہوگا صحاف کا دل الف ہی راست درمیان صحف کے جو جمع ہی اور صحاف مین جو
دردے حا قبح کی نہوگی صاف رہیگا اور حاے قبح کو دردے اس سبب سے کہا ہی کہ سب
سے نیچے کا حرف ہی محسنات کلام مہر مہر تجنیس زر بر عایت مہر صحاف صاد صیاد سر کلمہ صاد
ایسے ہی طائف طوائف مجد مجلد جلد صاف و دردے مین و قبح سب مناسبات و مشتقات
سے ہین الاختلاف شارح نے معما مین و دین کا نہین لکھا حالانکہ مصرع کا صاف اشارہ
اسکی طرف ہی متن مطبوعہ مین مہر زر کے بجاے مہر ازا اور قبح کی جگہ صبح غلط لکھا ہی ۔
نکتہ حاے حلاج کمان یغماست و حلاج بوی لاجی و سین سراج سرمایہ سود دست و
سراج بوے راجی قطعہ گر بنا شد دال دین نداف را او اگند ناف آفت مکر و فنش + ور کند
سراج سرج دابہ قلب + کرد باید چون جرس در گردنش + اللغات حلاج نداف یغما نام شہر
ترکستان کمان وہان کی مشہور ہی و بمعنی غارت نیز لاجی پناہ گیرندہ سراج بالفتح و تشدید را
زین فروش و زین ساز راجی اُمیدوار شدہ دابہ بفتح و تشدید با جانداررو جنبندہ جرس
بفتحتین گھنٹہ اور گھڑیال معنے ترکیبی نثر حلاج کی حا ایک کمان لوٹ کی ہی جس سے وہ
لوٹتا ہی اور اُسی کو اپنی پناہ بنایا ہی اور سراج کا سین سرمایہ سود جسپر یہ اُمید لگائی ہی
اور سود اُٹھارہا ہی معنے ترکیبی قطعہ اگر دال دین کی نداف مین نہوگی تو اُسکی ناف سے
آفت اُسکے مکر و فن کی ظاہر ہوگی یعنے جو مکر و فن اُسکے پیٹ مین بھرے ہین سب کھلجائینگے
اور اگر زین فروش زین مین دابہ کی کھوٹائی کرے اور بھرتی بھرے تو گھنٹہ کیطرح جیسے
دواب کی گردن مین ہوتا ہی اُس زین کو اُسکی گردن مین لٹکا دیا جاے معنے معماے
نثر لاج پر حا اور راج پر سین لانے سے حلاج و سراج ہوتا ہی اور لاج و لاجی اور راج و
راجی دونون صورت مین دونون صیغے اسم فاعل کے ہین مثل قاض اور قاضی اور

داع اور داعی کے قسم ناقص سے **معنے معماے** قطعہ نداف مین اگر دال نہو گی ناف رہیگا
سرج کا قلب جبمین سے **محسنات کلام** حالی تشبیہ کمان سے کیسی خوب ہی سین سرمایہ
سود کیسا ایراد فرمایا ہی کہ سود کا سر سین ہی اور سراج کے سر پر بھی سر اور سرمایہ کے سر پر
بھی سر اور اور بہت **فلیتفحص الاختلاف** متن مطبوعہ مین دابہ کی جگہ دایہ غلط ہی —
نکتہ نجار تراشندکہ در ہنر بیجا جا میسازد و در زیر بغل اری دارد کہ بیخ دار بقا بان میبرد و
نقاش نقش باز در چہرہ کشاے نقا بر روے می نماید اما صورت تصویر را از شین تشویر
در عقب دارد **رباعی** نجار پریشان ببر دسر ز چنار + تا ز آتش حرص گرم سازد بازار + در چشم
مصور بکشایند ز عجز + موریست کہ خط ہمی کند بر دیوار + **اللغات** نجار بالفتح و تشدید جیم
ہندی بڑھئی دار بمعنی درخت چہرہ کشاے مصوری نقا بالفتح و بجد پاک ہونا اور پاکی بالکسر
پاکان شین عیب و زشتی اور عیب کرنا تشویر خجل کرنا و شرمساری اٹھانا اور برہنہ کرنا
عورت کا چنار ایک درخت ہی ولایتی کلان برگ اسکے بشکل پنجہ انسان رات کو آگ
اس سے برستی ہی ہزار سالہ ہوتا ہی **معنے ترکیبی** **نثر** نجار تراشندہ کہ ہنر مین بیجا جا و محل
رکھتا ہی اور بغل کے نیچے آری جس سے جڑ درخت بقا کی کاٹتا ہی اور نقاش نقش باز
ای داؤ باز جب چہرہ کھولتا ہی تو بظاہر صورت نقا و پاکیزگی کی دکھاتا ہی لیکن بصورت
شین تشویر کے شین تصویر کا اپنے پیچھے رکھتا ہی یعنے انجام اسکے کام کا خجالت و
شرمساری ہی **معنے ترکیبی** **رباعی** نجار پریشان سر اپنا چنار سے بھی زیادہ بلند کرتا ہی اسواسطے
کہ آگ اسکے حرص کی بھڑکی ہوئی ہی اس سبب سے گرم بازاری چاہتا ہی کہ میرا کام خوب
رونق پکڑے اور مصور کی آنکھین غرور سے مچی ہوئی ہین اگر قضا و قدر اسکی آنکھین عجز سے
کھولدین تب جانے کہ وہ ایک مور ہی جو دیوار پر خط بناتی ہی **معنے معماے** **نثر** نجار بیجا
جا ہی اور بغل مین اسکے آ اور رے جسکا مجموع ار بمعنی ارہ خرد بقا کی جڑ الف ہی کہ یہی
الف نجار مین ہی جب الف نہو گا نجر رہیگا بمعنی چوب تراشیدن نقاش اپنے منہ پر نقا دکھلاتا
ہی جب شین تشویر کا اسکے پیچھے آئیگا نقاش ہو گا شین تشویر اور تصویر مصحف یکدیگر
معنے معماے **رباعی** نجار پریشان چنار ہی اور چنار کا سر کاٹنے سے نار رہیگا بمعنی آتش

مصور کی آنکھ صاد ہی جب اسکو کھولدینگے تو مور جو اسمین چھپا ہی سوجھنے لگے گا کہ مور ہون اور
نقش میرے ایسے جیسے خط مور کے دیوار پر **محسنات کلام** نجار کے لیے بغل اور آری وارد
اور دار مین بھی ار نکلتا ہی بید کیسا خوب ہی کہ نجار کے دو حد ہین دونون سے چاہے کوئی
ہو اور برعایت چنار آتش اور آتش کے مناسب کرم وغیرہ اور باقی عبارت۔
نکتہ الف قصار تردامن مدق اوست کہ در قصر خانہ جدائی بدان ستون می افرازد
والف عصار کنجارہ تیر اوست کہ در چراغ روشنائی عصر خود بدان سنخ میسازد **قطعہ** قصار را
کہ صاد صفا در درونہ نیست + قار ست جیب و دامن از آلایش ہوان + دہان کہ ہمتش
از پے سودا زبان چرب + آہ دلش بسان چراغست در دہان + **اللغات** قصار بالفتح
وتشدید صاد گاذر تردامن گنہگار مدق بکسر میم وتشدید قاف آلہ کندی گری عصار کقصار
روغن گر کنجارہ بالضم ہندی کھل لیکن بہ کاف عربی وبہ کاف فارسی وبالفتح گلگونہ عصر
بالفتح روزگار و زمانہ سنخ ہندی پونے خواہ روئی کے خواہ صوف کے اور بتی پنلیہ کی
قار برف تر کی ہی عربی مین بمعنی سیاہ ہوان بفتحتین آرام وآہستگی وبالضم خواری
دہان بالفتح ہا روغن فروش چرب بالفتح چکنی چیز **معنے ترکیبی نثر** الف قصار یعنے گاذر تردامن
کا اور تردامنی اُسکی ظاہر ایک آلہ کوٹنے اور کندیگری کا ہی کہ قصر خانہ جدائی مین اُس
سے ستون بناتا ہی یعنے بیمروت وبے آمیزش سب سے جدا ہی گویا قصر خانہ جدائی کا
اسی سے قایم ہی اور الف عصار اُسکا تیر ہی کہ اپنے عصر کے چراغ کی روشنائی کے لیے
اُس سے بتی بناتا ہی اور اپنے زمانہ تیرہ وتاریک کو روشن کرتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ**
اگر قصار کے درونہ مین صاد صفا کا نہین ہی تو جیب ودامن اُسکا آلایش خواری سے
قار ہی یعنے سیاہ اور لتھڑا ہوا اور دہان کی زبان اگر سودا یعنے خرید فروخت مین خوب
نرم وچرب ہی کہ چکنی چپڑی باتین کرکے لوگون کو فریب دیتا ہی تو اُسکی آہ دل مثل
چراغ کے اُسکے دہان مین روشن ہوگی ایسی سوزان اور فروزان ہوگی **معنے معماے**
نثر لفظ قصر مین الف لانے سے قصار ہوتا ہی ایسے ہی عصر کے لفظ مین الف آئیگا عصار
ہوگا **معنے معماے قطعہ** قصار مین اگر صاد صفا نہین ہی قار ہی جو اسکی جیب و دامن

سے کہ جیب قاف اور دامن راہی حاصل ہوتا ہی دہان مین جو ہا ہی یہ قلب آہ کا ہی جو دہان
کے دہان مین ہی دہان دہان تجنیس تام محسنات کلام تیر کی لفظ مین ایہام ہی جو بمعنے
لاٹ کے بھی ہی آہ دل کیسا الطف مقلوب وغیر مقلوب دونون کے لیے الاختلاف اصل
کتاب مین لکھا ہی الف عصار کنجارہ تیر اوست یہ لفظ کنجارہ کا ٹھیک نہین معلوم ہوتا نہ معنے
اسکے کاف عربی کے ساتھ جو کھل کو کہتے ہین درست پڑتے ہین نہ کاف فارسی کے ساتھ
کہ بمعنی گلگونہ کے ہی راست آتے ہین لاجرم فضول معلوم ہوتا ہی البتہ اتنا کھٹکا ہی کہ مصرح
نے قصار کی صفت مین تردامن کہا ہی اسکی صفت مین بھی کوئی لفظ کہا ہو کہ وہ تغیر ہو گیا اور
سمجھ مین نہین آتا شارح نے سیخ کے معنے اُس چوبک کے جس سے اشتعالک کرتے ہین لکھے
ہین اور لغت سے بتی کے معنے سمجھے جاتے ہین اور لکھا ہی کہ لفظ خانہ کا در قصر خانہ جدائی آلخ مین بیکار
معلوم ہوتا ہی نہ مفید معنے ترکیبی ہی نہ معمائی اگر نہوتا بہتر تھا دوسرے کہتے ہین کہ الف قصار کو
ستون قصر جدائی آلخ کہا ہی اسمین معنے معمائی تو ہوتے ہین معنے ترکیبی کچھ نہین ہوتے اس
سبب سے کہ جدائی کے قصار سے مناسبت نہین ہی پھر کہتے ہین مصرح بڑے شخص ہین کچھ
سمجھے ہونگے جو ہم نہین سمجھتے انتہی شارح بلند تلاش ہین جانے کیا ڈھونڈھتے ہین میری
سمجھ مین جو آیا لکھدیا ہی وعلیہ التکلان متن مطبوعہ مین بجاے مدق کے ہدق اور جدائی کے
خدائی غلط ہی۔

نکتہ صباغ رنگ آمیز در تہ صاد کہ دیگ مسین ست باغی دارد از الوان کہ ببرگ آن جامہ
خود و خلقان سیاہ میکند و دباغ خام طمع بواسطہ با کہ حرف جرست تاجر منافع کند داغ
مشقت بر روی پوست میکشد قطعہ ز صباغی شود صباغ باغی + چو شد صاد صیانت دور
از وی + دگر دباغ را دال دیانت + ز دباغی شود کم ہست باغی + اللغات صباغ بالفتح و
تشدید با رنگ رز صاد روئین و مس دباغ پوست رنگنے پکانیوالا صیانت بکسر نگاہداشتن
دیانت دینداری الوان جمع لون رنگہا معنے ترکیبی نثر یعنے صباغ رنگ آمیز کہ صاد کی تہ
مین جو دیگ مسین ہی ایک باغ رنگارنگ کا لگائے ہوے ہی کہ وہ اُسکی آرزوئین ہین جنکے
سامان و سرانجام کے غم مین اپنے کپڑے بھی سیاہ کیے ہین اور مخلوق کے کپڑے بھی

سیاہ کرتا ہی یعنے آپ بھی رنج اُٹھاتا ہی جھگڑے جھتون سے اور ونکو بھی رنج مین ڈالتا ہی اور
دباغ خام طمع بواسطہ اور ذریعہ حرف با کے کہ حرف جر ہی بمعنی کشیدن جر منافع اور کھینچا کھینچ
فائدہ کے اپنی طرف کرتا ہی داغ مشقت کا روے پوست پر کھنچتا ہی یعنے اپنے ہی پوست پر
داغ لگاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** صباغ اپنی صباغی سے باغ بن رہا ہی یعنے رنگ برنگی باتین
کر رہا ہی اسواسطے کہ صاد صیانت کا تو اس سے دور ہو گیا ہی اور دباغ مین جو دال دیانت
کی ہی اگر یہ دال نہو تو پھر وہ اچھا خاصہ باغی ہی **معنے معماے نثر** صبلغ مین بعد حرف
صاد کے باغ ہی دباغ سے جو حرف با کو کھینچ لینگے جیسا کہ اشارہ ہی کہ حرف جر ست داغ
رہ جائیگا **معنے معماے قطعہ** صباغی سے جو صاد صیانت کا دور ہوگا باغی رہیگا اور
دباغی مین اگر دال دیانت کی نہوگی باغی ہوگا ای مع غی جو بمعنی گمراہی کے ہی باغی باغی
تجنیس تام **محسنات کلام** صاد دیگ مسین بدین رعایت کہ مس وروے کے معنے
مین ہی دباغ کے لیے کہ چمڑا پکانیوالا ہی خام طمع کیسی پختہ رعایت ہی بواسطۂ با کیسا باریک
ہی کہ با واسطے کے معنے مین بھی آتی ہی صباغی صباغ صاد صیانت ایسے ہی دباغ دال
دیانت سب کا سر کلمہ حرف صاد و دال اور سواے انکے ذہن مستقیم پر مخفی نہین۔
الاختلاف شارح بنظر احتیاط تکرار قافیہ کے لکھتے ہین کہ اگر باغی کہ از بیت اول حاصل
میشود بمعنی ستمگار گرفتہ شود و ثانی را بمعنے گلزار و بر عکس صورت اول گنجایش دارد
برہر تقدیر بر ہر کدام بمعنی مغایران مصروف میباید شد تا قافیہ مکرر نشود انتہی مین کہتا ہون
یہ تو قطعہ ہی پہلا شعر اُسکا قافیہ از روے دوسریکا باغی با الگ غی الگ بمعنی گمراہی
پھر قافیہ مکرر کیسے ہوا جو شارح کہہ رہے ہین وہ بات ہی نہین ہی انکو یہ سبز باغ جانے
کہان سے نظر پڑا باقی تقریر فیہ ما فیہ متن مطبوعہ مین بجاے رنگ زر رنگ آمیز اور
مسین کی جگہ مبین دباغ کو دماغ غلط لکھا ہی۔
نکتہ سکاک از سین نیش دندان طمع تیز میکند تا کاکی بلبش رسد و غزال از غین ہزار
رشتہ وحبل می تابد تا زالی رابسر رسن افگند قطعہ سکاک درمیان سگک کارد میکند +
کاردبجنگ سکہ صفت گوہری زسام + غزال رشتہ جامہ آزدلش زغل + تا زال زرش شکل

غزال آوردبدام + اللغات سکاک سکہ زننده اگرچہ آہن گر کے معنے مین بھی ہی لیکن آہنگر
کا ذکر ہوچکا پھر مکرر کیون ہو کاک ہندی چپاتی غزال ریسمان فروش مگر بتشدید زا و بہ تخفیف
آ ہو بره حبل رسن زال پیر فرتوت موے سفید و نام پدر رستم کہ مو سفید پیدا ہوا تھا
سلگ جمع سکہ و بمعنی کو جہاکا کارد چھری وغیره سام نام جد رستم و زر سُرخ زر طلا و ذہب و نقره و سیم
و نقود و روپیہ نیز و بمعنی زال و پدر رستم و مخفف زرد معنے ترکیبی نثر سکاک مین سین نہین ہے
نیش دندان طمع کے تیز کیے ہوے ہی تو کوئی ہلکی پھلکی چپاتی اُسکے لب تک پہونچے اور غزال
کی غین ہزارون باندہو اور رسیان بٹتی ہی تو کسی زال جیسے کو سر رسن یعنے پھندے مین پھانسے
معنے ترکیبی قطعہ سکاک کو تو دیکھ کہ چھری کی طرح سکون مین گھسا ہوا ہی کہ معلوم نہین ہوتی
اور کام کرتی ہی تا سکہ کیطرح کوئی گوہر سام جیسے شخص سے حاصل کرے اور غزال بے جامہ
آز دل کے واسطے غل سے کاٹا ہی تو زال زر کو بشکل غزال کے دام مین پھلنسے معنے معماے
نثر سکاک کا لب سین ہی اگر کاک کو پہونچیگا سکاک ہوگا غزال کا سر غین ہی جب سر زال پر آئیگا
غزال ہوگا معنے معماے قطعہ سلگ کے درمیان مین کارد جو مشابہ الف کے ہی لائی جائیگی
سکاک ہوگا قلب آز کا زا ہی جب غل مین لائینگے غزال ہوگا غزال غزال تجنیس تام ایسے
ہی کارد کارد کہ دوسرا اصل مین کہ او آرد ہی محسنات کلام سین نیش دندان تیز لب
کاک اور غین و ہزار و رشتہ اور حبل رسن اور زال اور زر اور سام بمعنی زر اور رشتہ
اور دام اور غزال انکے سوا اور بھی سب مراعات و مناسبات ہین سکاک کاک سلگ
سکہ سب مین اشتقاق اور علاوه انکے من لہ قلب سلیم الاختلاف اس نکتہ مین شارح
نے سکاک کو بمعنی کارد گر کے لکھا ہی اور حبل کی جگہ حیل اور زال بمعنی پیر زن اس محل مین
جو مصرح نے کہا ہی تا زاے را بسر رسن افگند اور انھین لفظون اور معنے کے موافق معنے
ترکیبی جو شرح مین موجود تھی مین نے تو منتخب اور غیاث دونون مین ڈھونڈھا مجکو کہین
کارد فروش کے معنے مین سکاک نہین ملا سکہ زن اور آہنگر کے معنے لکھے ہین سو آہنگر کا ذکر
مصرح اوپر کر چکے بنام نہاد حدادنہ نکتہ بھر مین سواے لفظ کارد کے کوئی اور رعایت
کارد فروش کی ہی شاید شارح نے سکین کی لفظ سے دھوکا کھایا کہ دونون کا مادہ ملتا ہوا ہی

حبل کو جیل ٹھرایا ہی اسکے معنے واو عطف کے ساتھ جیسا کہ اصل کتاب مین رشتہ اور حبل کے درمیان مین واو ہی ٹھیک ہو جائین تو مین بھی مان لون اور زال بمعنی پیر زن بھی اُس محل پر زال فرتوت سے بھی زیادہ لچر اور پوچ ہی آگے اپنی اپنی سمجھ متن مطبوعہ مین نلبش کی جگہ پیش اور بلبش کے بجاے بلبس حبل کو جیل اور آز کو از غلط لکھا ہی۔

نکتہ خف خفاف فخ یعنے دام دل ست اما اف کہ کلمہ ملال ست در عقب دارد د کاف اسکاف کہ نگونسار کنندہ است در پایان اس نشان نگونساری بناے ناپایدار عمل اوست مثنوی چو زد خفاف نعل واژگونہ + شود از راستان لعنش نمونہ + وگر اکاف تیر از قالب راست + کشد سر قلب باشد چون کجی راست + اللغات خف بالضم موزہ وکف پاے شتر و آدمی خفاف بفتح و تشدید فا موزہ دوز فخ دام شکار اکاف بفتح و تشدید کاف پالان دوز و بہ تخفیف و بکسر و ضم پالان اسکاف بالکسر ہر صانع کہ آلات آہنی سے کام کرے آس بالفتح و تشدید سین بنیاد و بنا معنے ترکیبی نثر خف خفاف فخ ہی یعنے دام دل کہ اور ونکو اپنے دام مین پھانستا ہی لیکن اف جو کلمہ ملال کا ہی اسکے پیچھے بھی لگا ہوا ہی خود بھی ملال سے خالی نہین اور کاف اسکاف کا کہ نگونسار کرنیوالا ہی اس اعتبار سے کہ نگون بھی لکھا جاتا ہی اسکاف کے پایان اسمین واقع ہوا ہی نشان نگونساری بنیاد ناپائدار اُسکے عمل کا ہی کہ آخر کار بنیاد اُسکے عمل کی نگونسار ہوتی ہی معنے ترکیبی مثنوی اگر خفاف نے اُلٹا نعل لگایا یعنے راستبازی چھوڑی تو راست لوگونسے اُسکے حق مین لعن ایک نمونہ ہوگی اور پوری بُرائی کا تو کیا بیان اور جو اکاف کے قالب مین تیر ہی کہ وہ الف ہی مثل تیر کے راست اگر اس سے سر کھینچے گا اور راستی کو ترک کریگا قلب رہیگا جو بمعنی کھوٹے پن کے ہی اور کھوٹا پن صریح و برملا کجی ہی نہ راستی معنے معماے نثر خف کا دل فخ خفاف مین بعد خف کے اف موجود اسکاف مین کاف اس کے لفظ کی بنیاد ہی اور نگونساری کاف کی ظاہر معنے معماے مثنوی نعل کو لوٹنے سے لعن ہوتا ہی اور قالب سے اگر تیر الف کا کھینچ لیا جائیگا قلب ہوگا محسنات کلام خف خفاف فخ کیسے قلب و مقلوب باہم گر ہین قالب قلب راست وکج باہم گر مناسب الاختلاف اس نکتہ مین مصارع نے

اسکاف واکاف دونون مذکور کیے ہین نثر مین اسکاف اور نظم مین اکاف اور یہ اخیر نکتہ اسس فصل کا ہی تا عام وخاص دونون معنے کا استیعاب کرین اسواسطے کہ از روے لغت کے اسکاف کے معنے بالکسر کفش گر وصنعت گر وموزہ گر اور درودگر اور ہر صانع کہ آلات آہنی سے کام کرے سب ہین بس اس لفظ کے لانے سے گویا جملہ پیشہ ورون آلات آہنی کا مذکور فرمایا اور جو کہ جدا جدا ہر پیشہ ور کا ذکر کرتے چلے آتے ہین اسلیے نظم مین خاص اکاف ایراد فرمایا جو مخصوص پالان دوز کے معنے مین ہی بس میری دانست مین اسکاف سے مصرح کی عام معنی سے غرض ہی ورنہ درودگر وغیرہ کا ذکر تو کر چکے اور موزہ گر کا ذکر کر رہے ہین انتہی مگر شارح نے صاف صاف نہین لکھا کہ انھون نے کیا سمجھا ہی متن مطبوعہ مین بجاے خف خفاف فتح کے حف حفاف فتح اور اس کو آس بر قلب کو ہر قلب باشد کو ہا شد غلط لکھا ہی۔

حکایت یکے از سوقیہ را کہ بہ جبلت حیلت ولجاجت مشہور بود گفتند تا چند چون عیاری از پے زر قلب وقلبی ور قلب راے چشم بر راے دل داری وبازار خلق تیغ زبان چون الف بر سر بزاری کشی گفت این خوردہ ندانید کہ بازاری کہ از آز عاطل شود بیحاصل بود قطعہ بازار بود خانہ دیوان گہ دیوان + دیوانہ سودا ست ازان مردم بازار + پامال شد آنکس کہ ببازار درون رفت + بازار ببین پا بنہادہ بسر زار + **اللغات** سوقیہ مرد بازاری جبلت بکسر تین سرشت وعادت لجاجت ستیزہ کرنا عیار بالفتح وتشدید یا مرد بہت آمد رفت کرنیوالا اور بہت پھرنیوالا ماخوذ عیر سے کہ بمعنی اسپ بہر سو دوندہ کے ہی و بکسر اول چاشنی زر وسیم وترازوے زر سنج وسنجیدن قلب دل وکاسد وواژگون وہر چیز خالص دیوان جمع دیوزاد ضعیف ناتوان وحقیر **معنے** ترکیبی نثر ایک نے ایک بازاری سے کہ جبلت حیلت ولجاجت کے ساتھ مشہور تھا یعنے پیدایشی مکار اور جھگڑالو پوچھا کہ تو کہانتک مثل مرد عیار ادھر ادھر پھرنیوالے کے زر قلب یعنے خالص کے واسطے درانحالیکہ تیری راے کے قلب مین قلب ای کھوٹا پن بھرا ہی چشم راے دل پر یعنے یار پر رکھیگا یار سے مراد جو کوئی اُس سے موافق ہو اور واسطے آزار مخلوق

کی تیغ کوزاری کے سر پر کھینچیگا ای بظاہر زاری اور باطن مین تیغ زنی کہا تم اس بازی کو نہین جانتے بازاری ہوگی اگر آز سے عاطل ہوئے تو بیجا صل ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بازار کہ یہ ایک خانہ دیوانگاہ دیوون کا ہی لہذا مردم بازار دیوانے سود کے ہین کہ سودائی ہوگئے ہین ضرور ہی کہ جو بازار کے اندر گیا پامال ہوا دیکھ لو بازار کو کہ زار کے سر پہ پاؤن رکھے ہوے ہی **معنے معمائے** نثر جبلت حیلت تصحیف قلب قلب تجنیس تام رائے کا قلب یار اور رائے رائے بہی تجنیس یار پر جب چشم جو مرادف عین کے ہی آئیگی عیار ہوگا زاری پر الف آنے سے آزار ہوتا ہی بازاری سے جو آز نکل جائیگا بیحاصل ہوگا **معنے معمائے قطعہ** دیوان دیوان تجنیس تام دیوانہ تجنیس زائد بازار مین لفظ با مصحف بازار کے سر پر رکھا ہوا ہی با اور زار مین تحلیل ہی **محسنات کلام** مصرح نے یہ باب مذمت سوقیہ مین لکھا ہی اور اکثر ہر پیشہ ور اور اہل حرفہ کا ذکر کیا لیکن چونکہ یہ لوگ بہت ہین ہر ایک کا کہان تک جدا جدا بیان کرتے لہذا یہ حکایت و قطعہ اس انداز کا لکھا ہی کہ سارے بازاریون کی مذلت وخواری کو شامل ہی جیسے نعمت خان عالی نے وقائع کے قصیدہ شہر آشوب مین لکھا ہی **شعر** بہ اہل حرف باید گفت اہل حرفہ بسیار ست + بخاموشی ادا کردم سخن را نیست پایانی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بحیلت کے بعد جبلت نہین ہی حالانکہ اسمین تصحیف تھی بازی کی جگہ خوردہ آز کے بجائے آزار سودا کے ٹھکانے سود لکھا ہی۔

الباب السابع فی المستلذات والمشتہیات

وفیہ فصول

فصل فی الغناء والحسنۃ

نکتہ توانگر ہزار حساب از وجاہت خود بواسطہ جمع مال بردارد و روز آخرت نداند

که ازان ہزار یکے واصل دارد بلکه ازان یک ہیچ حاصل نباشد و لفظ غنا برین معنے
توانگرست که اولش غین ست که ہزارست و میانه نون که جمعیت را اشعارست
و آخر الف که یکے در شمار و آن الف نیز ہیچ ندارد قطعه دارد توان وروزی زاول
توانگری + و آخر گری زاشک تخامر بمفلسے + در قلب راسیست بتاے یسار
لیک + زاے آنکه گرد بر سر او صرف شد اسی + اللغات توانگر بضم اول اصل
مین صاحب قوت کے معنے مین ہی مرکب توان اور گر کلمه نسبت سے مجازاً بمعنی
مالدار یه لفظ اصل رسم خط مین بدون الف کے لکھنا خطا ہی اور پڑھنا روا ہی وجاہت
بفتح خوبروئی و روشناسی و عزت و اصل ملنے والا غنا بکسر توانگری و بے نیازی
و دولتمندی گری صیغه واحد حاضر کا گریستن سے یسار بالفتح دست چپ و طرف
چپ و توانگری راستی ثابت و استوار اسی بفتح ہمزه و کسر سین و تشدید یا محزون
و اثر و نشانه معنے ترکیبی نثر توانگر ہزار حساب اپنی وجاہت و عزت سے بسبب
جمع ہونے مال کے دل مین لگاتا ہی اور یه نہین جانتا که آخرت کے دن اُن ہزار سے
ایک اُس سے واصل ہوگا جو اُسکی ذات ہی اور سب سے قطع پیوند ہو جائیگا
بلکه وہ ایک جو واصل ہوگا اُس سے بھی کچھ حاصل نہوگا لفظ غنا کا اس معنی سے خوب
توانگر یعنے بھرا پُرا ہی دیکھو تو اُسکے اول غین ہی که ہزار عدد والی ہی اور میانه اُسکا
نون که جمعیت کی خبر دیتا ہی اسلیے که نون جمع کے واسطے آتا ہی اب رہ گیا آخر مین الف
که شمار مین یکے ہی سو وہ بھی کچھ نہین رکھتا یعنے نه اعراب نه نقطه معنے ترکیبی قطعه
ظاہر ہی که اول مین تو توانگری توان وروزی رکھتی ہی مگر آخر مین گری یعنے گریه ہی
جو مفلسی و زیانکاری سے ہوگا حشر کے دن قلب مین راستی کے اگرچه بنا یسار یعنے مالداری
کی راستی سے ہی یعنے ثابت و استوار لیکن جسنے که اُسمین صرف مالداری کی راے کری اور سمجھا
جو کچھ ہی مالداری ہی وہ انجام مین البته اسّی و محزون ہوا که افسوس صرف نه کیا معنے
معماے نثر مصرحه نے تصریح لفظ غنا کی کرکے تشریح معنے معمائی کی کردی ہی فتامل
معنے معماے قطعه توانگری کے اول توان اور آخر گری ظاہر جسکا مجموع توانگری

ہوا یسار کا قلب راسی ہی بمعنی ثابت و استوار اور جو یسار کی را صرف کردی یعنے زہی تو باقی کا قلب آسی ہی محسنات کلام ہزار و یکے اور غنا و توانگری اور مفلسی اول و آخر اور گری و اشک وغیرہ اور اور بہت خوبیان ہین الاختلاف شارح نے اسی کے معنے بریان اور مشتاق کے لکھے ہین مجکو تو لغت مین وہی سلے جو مین نے لکھے متن مطبوعہ مین درروز کے بجاے وروز اور شمار کی جگہ شمارد اور راسی کو راست ست غلط لکھا ہی۔

نکتہ در لغت زر راندن را گویند و نقرہ قفا را اشارت ست بدانکہ زر را از پیش رو نباید راند کہ زرد سے رو بد انست و نقرہ را از قفا بباید گذاشت کہ سپر دفع سیلے زیانست قطعہ بہ زر و سیم ہر کہ شد مغرور + نہ کشد جز زیان وظلم ز غم + عین برا بین نمودہ صورت غین + سیم بنگر گرفتہ نقش ستم + اللغات زر اور نقرہ دونون کے معنے مصرح نے لکھدیے سیلے بہر دو یاے معروف ضرب دستی کہ گردن پسا رین اسطور بر کہ چار انگلیان سیدھی کر کے گدی ہاتھ کی تلوار کی طرح گردن پہ مارین غبن بالفتح زیان یا ناخرید فروخت مین اور غبن بفتحتین خطارا ے اور تدبیر مین معنے ترکیبی نثر مصرح کتے ہین کہ زر اور نقرہ انکے معنے جانتے ہو لغت مین کیا ہین زر کے راندن ہین اور نقرہ کے معنے قفا واضع نے اسمین یہ نکتہ رکھا ہی کہ زر کو اپنے سامنے نہ چھوڑے کہ سبب زرد روئی کا ہی اور نقرہ کو اپنے پیچھے رکھے کہ یہ سپر دفع سیلی زمانہ کی ہی معنے ترکیبی قطعہ جو کوئی سیم و زر پر مغرور ہوا وہ سوا زیان وظلم کے غم سے اور کچھ نہین دیکھیگا دیکھو عین بمعنی زر کے ہی مگر صورت اسکی اور غین کی ایک ہی ایسے ہی سیم نقش ستم ہی معنے معماے نثر معنے نثر اور قطعہ کے سب بیان مصرح سے واضح ہین حاجت اعادت کی نہین ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین نباید کی جگہ بباید اور بجاے صورت غبن کے غین غلط ہی۔

نکتہ احوال بندہ چنان بہتر کہ در توانگری و درویشی اُفتان وخیزان باشد زیرا کہ اگر مدت توانگری دور و دراز کشد نزدیکست کہ از غفلت و غرور در لہو ولعب افتد

وبعتاب وعذاب مبتلا گرددنه بینی که چون در لفظ غنا که دامن اوالف ست ممدود شود سرود گردد
که بر لهو ولعب دلیل ست **قطعه** تمول همان مایه باشد ببسند + که لومت دهد گر شود منقلب +
وگر موی ازوی بگاهی عمد + کشی تل ونکبت ازو در عقب + **اللغات** تمول مالدار ہونا
لوم بالفتح بُرا کہنا ملامت کرنا منقلب بالضم وکسر لام واگردنده وبفتح لام جاے واگردیدن
وواگردیده شده عمد قصد کرنا اور اراده کرنا تل بالفتح وتشدید لام پشته ریگ وتوده خاک
نکبت خواری وخستگی ودردمندی **معنے ترکیبی نثر** مصرح کہتے ہین که بنده کا حال ایسا
اچھا که آسودگی ومحتاجی مین اُفتان وخیزان ہو یعنے بنتا بگڑتا کبھی بگڑجاے کبھی سنبھل جاے
کسواسطے که اگر مدت آسودگی کی دیرودراز ہوگی تو قریب ہی که غفلت وغرور سے لہو ولعب
اور واہیات مین پڑجاے اور عتاب وعذاب الٰہی مین مبتلا ہو تو نہین دیکھتا که غنا بالقصر
دولتمندی ہی اور جب یه غنا مد کے ساتھ دراز ہوگی سرود کے معنے ہوجائینگے که دلیل واہیات
کی ہی **معنے ترکیبی قطعه** اکثر ہی که جب آدمی بکثرت مالدار ہوجاتا ہی اور اُسوقت
مین جو کسی قدر بدل بگڑجاتا ہی تو کچھ پروانہین کرتا اسلیے که اور موجود ہی اور جو بقدر
کفایت کے ہو تو اُسکے بدلنے بگڑنے مین آپکو ملامت وسرزنش کرتا ہی که کیون ایسا
کیا بس تمول اِسیقدر کافی ہی که درصورت انقلاب تجکو لوم وملامت کرے اور جو
اُس مایه ببسند سے ایک موگھٹ جاے تو جانے که بعد اسکے مجکو توده خاک خواری ونکبت
کا اُٹھانا پڑیگا بس اتنا ہی تمول اچھا ہوتا ہی **معنے معماے نثر** دامن غنا کا الف ہی
مقصور جب یه الف ممدود ہوگا غنا ہوجائیگا بالمد بمعنی سرود **معنے معماے قطعه**
تمول کا قلب لومت ہی اور جب تمول سے لفظ مو کو گھٹائینگے تل رہیگا **محسنات کلام**
غنا کے ساتھ قید ذکر الف کی اسوجه سے ہی که الف ہمیشه ساکن ہوتا ہی غیر متحرک بلا لفظ
اور جو کچھ ہین ظاہر ہین —

نکته توانگری ہمان مقدار کافیست که نانے گلو را بواسطه جمع مال از لقمه پریشان
مانع باشد بنگر در لفظ غنا که پرده الفیست برروے نا **قطعه** دنی آن مایه کفاف ست
که از مال کسان + منع دارنده کند از طمع نفسانی + در قبول صله از غنین غنی لے گوید +

نہ کشد لاجرم از منت کس پژمانی + بر سر نے زغنی غین ہزار آسانیست + خود مثل ہست که یک نے و ہزار آسانی + **اللغات** وَنی بمعنی کافی و بس **کفاف** بالفتح اندازہ کسی چیز کا اور اُسقدر جو کفایت کرے غنا مالداری نا گلو و حلقوم پژمان بالفتح وزاے فارسی بیرونق و غمگین بقول بعض پژم بمعنی کوہ و الف و نون نسبت بسبب انجماد طبیعت وافسردگی کے پژمردہ اور اندوہگین پر اطلاق کرتے ہین و بہرسہ حرکت نیز نے بالنسلی وغیرہ وحلقوم **معنے ترکیبی نثر** یعنے آسودگی اُتنی ہی کافی ہی کہ نا ے گلو کو بسبب جمع ہونے مال کے لقمہ پریشان سے باز رکھے لقمہ پریشان وہ کہ کچھ کہی کا لیا کچھ کسی کا اور اپنا کام کیا حرام حلال ننگ و عار کی پروانہ کی دیکھ کہ لفظ غنا مین ایک پردہ ہی روے نا پر ای حلقوم اور پردہ غین ہی اسواسطے کہ غین ابر و تیرگی کو کہتے ہین اور یہ دونون بمنزلہ پردہ کے ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** وافی کافی وہ مایہ کفاف ہی کہ لوگون کے مال سے مانع ہو اور جو دارندہ اُسکے ہین اُنکو اسکی طمع نفسانی سے بچاے اور باز رکھے اور جو کسی کا عطا وصلہ ہوا ور اُسکے قبول مین جو غین غنی کی نی کہے اور انکار کرے تو اس صورت مین بیشبہ کسی کے احسان سے بیرونقی و غمگینی نہ اُٹھائیگا دیکھو لفظ غنی مین کہ نی کے سر پر غین ہی جسمین ہزار آسانیان ہین اور خود مثل مشہور ہی کہ ایک نہین مین ہزار آسانیان ہین جیسے کہتے ہین ایک چپ ہزار کو ہراتی ہی **معنے معماے نثر** بس یہی کہ غنا کا غین پردہ روے نا کا ہی **معنے معماے قطعہ** غین غنی کے بعد لفظ نی موجود جو نفی کا ہی اور غنی مین نی کے سر پر غین ہی جسکے ہزار عدد ہین **محسنات کلام** جمع و پریشان متضاد ناکیواسطے لفظ پردہ کا کیسا مناسب مایہ اور مال مرادف نفسانی غنی پژمانی آسانی سبب سے نی نکلتا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین وفی کی جگہ دنی اور بعد در قبول کے لفظ صلہ نہین ہی پژمانی کے بجاے تبرتانی۔

نکتہ مال از تازہ روئی اول ماینماید کہ آبیست اما اگر در آخر او نظر صافی کنی و از سر او بگذری ال یابی کہ لمعان سراب ست **قطعہ** ہر کو نہاد گنج چو برگشت از جہان + در چنگ وارثان شود آن گنج او علم + و انکس کہ کرد جمع درم جز رمد ندید + بر علیں جمعیت

زیر پریشانی درم + **اللغات** سراب وہی نمائش ریگ کی مثل آب ہندی دھوکا علم بفتحتین نشان اور بوٹہ دار کپڑا رمد درد چشم و درد گردن **معنے ترکیبی نثر** مصرع کہتے ہین کہ مال ایسی ایک تازہ روشنی ہی کہ اول تو مانند آب ہی لیکن جو صاف نظر سے دیکھو اور اسکے سر سے گذر جاؤ تب سوجھتا ہی کہ یہ تو آل ہی کہ سراب کے سے لیے دکھا رہا ہی اور آل بمعنے سراب **معنے ترکیبی قطعہ** جسنے مال جمع کیا اور چھپایا اُسکا یہ حال ہوا کہ جب وہ اس جہان سے لوٹکے اُس جہان کو گیا تو وہ مال وارثون کی لڑائی مین برملا اور علانیہ ہوکے سب پر کھل گیا اور جسنے درم جمع کیے آخر وہ درم پریشان ہوے اُسنے پریشانی درم سے اپنے جمع کرنیکی آنکھ مین سواے رمد کے کچھ ندیکھا اُسکے حق مین لوٹ کے وہ درم رمد ہوگئے **معنے معماے نثر** مال کا اول لفظ ماظاہر اور سر مال میم ہی جب اس سے گذر جائینگے ال رہیگا کہ مجموع مال ہوگا **معنے معماے قطعہ** جنگ کا قلب گنج اور درم پریشان رمد **محسنات کلام** از سراو بگذری کیسا ابلغ ہی کہ مال کا سر میم ہی نہونے سے آل رہیگا اور نیز یہ کہ ترک کرے رمد ندید تینون لفظ ایک مشابہ ہین آب سراب ما تازہ روصافی سر سب مناسب یکدیگر جمع پریشان متضاد در رمد عین باہم مناسب۔

نکتہ در لفظ مال دو رمیم چون غل واقع شد علامت امساک و اغلال ید ست و الف علامت بسط و ایثار بیچ ولام کہ در سطح دور او واقع ست نشان قبض و بسط و علامت توسط دارد و ہر کہ الف بسط و اسراف را بمیم امساک و لام توسط از اطراف نگہدارد نشان صحت ترکیب مال یا بد بالام کہ ہم بر جمعیت دال باشد و اگر در ابتدا بہ الف اسراف الفت گیرد و در آخر خواہد کہ بہ میم امساک متمسک جوید جز الم افلاس نہ بیند و اگر در اول امساک نماید و در آخر دست با سراف کشاید زود باشد کہ ستر فاقہ اش برملا فتد **رباعی** خواہی کہ از تو صرف شود رنج روزگار + در صرف مال راے توسط نگاہ دار + کانکس کہ نقد راش در اسراف خرچ کرد + غیر از اسف ندید ز افلاس و افتقار + **اللغات** غل بالضم و تشدید لام بندیکہ بر گردن نہند اغلال جمع غل بسط بالفتح فراخی و وسعت ایثار برگزیدن قبض پکڑنا پنجہ سے اور روکنا ضد بسط اسراف

بے اندازہ خرچ کرنا تمسک چنگ وررزدن اسف نفعتین سخت اندوہگین اور خشمناک ہونا افلاس تنگدست ہونا
معنے ترکیبی نثر مصورح لفظ مال مین تصرف کر کے کہتے ہین کہ مال مین دور میم کا تو ایسا
واقع ہوا ہی جیسے دورہ غل کا جو علامت امساک اور بند کرنے ہاتھ کے ہی اور الف
علامت بسط و ایثار بیجد کی کہ الف کی طرح کچھ اپنے پاس نہ رکھے مجرد ہو جاے نہ نقطہ
نہ اعراب اور لام جو سطح مین دور میم کے واقع ہوا اور یہ سطح الف ہی کہ عمق نہین رکھتا
میم کا جو غل و بند ہی یہ نشان قبض و بسط کا ہی اور علامت توسط کی یعنے میانہ روی کے
نہ قبض نہ بسط اب اس کلام کا ماحصل بتاتے ہین کہ جو کوئی الف بسط و اسراف کو میم امساک
اور لام توسط کے ساتھ دونون طرف سے نگاہ رکھیگا نشان صحت ترکیب مال کی پائیگا
اور جانیگا کہ بیشک مال کی یہ ترکیب اس طور پر صحیح ہی اور ٹھیک اس لفظ کو وضع
کیا ہی لام کے ساتھ کہ جمعیت مال پر دال ہی یعنے مال جمع رہیگا اور اگر ابتدا مین صرف
الف اسراف سے الفت کی اور آخر مین چاہے کہ میم کے ساتھ قبض کرے یعنے بند
وہ شخص سواے الم افلاس کے نہ دیکھیگا اور اگر اول مین امساک کرے اور آخر
مین ہاتھ اسراف کا کھولدے اسکے فاقہ کا بھید بہت جلدی برملا ہو جائیگا **معنے**
ترکیبی رباعی یعنے اگر چاہتا ہی کہ رنج زمانہ کا مجھسے صرف ہو جاے اور بدلجاے
تو صرف مال مین راے توسط کا لحاظ رکھو نہ امساک کر نہ اسراف کسواسطے کہ جسنے
اپنے نقد را یعنے فکر کو اسراف مین خرچ کیا اسنے سواے اسف کے افلاس و محتاجی
نسے اور کچھ نہین دیکھا **معنے** معماے نثر لفظ مال مین مصورح نے میم سے امساک
الف سے اسراف لام سے توسط نکال کے مال قرار دیا ہی پھر اسمین تین صورتین صرف
کی قرار دیکر توسط کے حال مین مال کا مال اور ابتدا مین اسراف آخر مین امساک
اسمین الم ٹھرایا ہی کہ اول الف ہی آخر مین میم اور اول مین امساک آخر مین اسراف
اس سے ملا قائم کیا ہی کہ اول میم ہی آخر الف اشارہ یہ کہ وہی مال مال بھی رہی
الم بھی ملا بھی مال کا صرف لوٹ پوٹ کر نیسے ملا کے معنے ظاہر و آشکار **معنے** معماے
قطعہ صرف صرف تجنیس تام اسراف مین جو را خرچ ہو جائیگی اسف رہے گا

محسنات کلام قبض وبسط متضاد اُلفت مین الف نکلتا ہی راے توسط درصرف مال کیسا خوب ہی کہ صرف کی رے وسط مین ہی بھی ایسے ہی نقدرا کا اسراف مین خرچ کرنا افلاس مین بھی اسف موجود ہی **الاختلاف** شارح نے ملا کے معنے پُری کے لکھے ہین اور ضد خلا وہ ملاٗ اس صورت کا بالکسر لغت مین لکھا ہی جو پر کے معنے مین ہی اور ملاء بفتحتین ومد ہمزہ صحرا وآشکارا کے معنے مین ہی جو یہان ہر پری کے معنے یہان لفظ سر کے ہوتے چسپان کب ہین اور اصلی معنے ہوتے مرادی معنے کیا معنے آسف کے معنے تاسف کے لکھے یہ بھی خلاف لغت کہ خشمناک وغمناک ہونے کے ہین شاید اسف اور تاسف کا ایک مادہ سمجھ لیا۔

نکتہ ایدرویش جاہ دنیا بصورت چاہیست درتک اوجز آہ نہ بینی ومن منصب او نعمتے ست کہ جز صب یعنے ریختن آبروے عزاز عقبش نیابی **رباعی** مہر بیست ز میم بر سر منصب کل + چون برداری نصب ملا بینی وذل + ہر چند کہ شغل دنیوی تاج سرست + کم گیر بگردن کہ بود آخر غل + **اللغات** ذل بالفتح وتشدید خواری اور خوار ہونا عز بالکسر وتشدید زا ارجمندی ضد ذل غل بالضم وتشدید لام وہ بند جو گردن مین ڈالتے ہین یعنے طوق + **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش دنیا کے جاہ کی اور چاہ کی ایک صورت ہی جسکے قعر مین سوائے آہ کے اور کچھ نہین ہی اور من اسکے منصب کی ایک ایسی نعمت ہی کہ اسکے پیچھے صب یعنے آبرو وعزت کی ہٹو نا لگا ہوا ہی **معنے ترکیبی رباعی** منصب کے سر پر مہر میم کی لگی ہی جب اس مُہر کو توڑکے دیکھیگا نصب بلا وذل کا ہی پائیگا یعنے اس سے بلا وذلت قائم ہوتی ہی اور ہر چند شغل دنیوی تاج سر ہی لیکن اپنی گردن پر اسکو کم لے کہ آخر اسکا غل ہی **معنے معماے نثر** جاہ وچاہ تصحیف یکدیگر اور دونون کے قعر مین آہ منصب مین من کا عقب صب ہی بمعنی ریختن ادعاءٓ آبرو **معنے معماے رباعی** منصب مین مہر میم کے اُٹھانے سے نصب رہتا ہی لفظ شغل کے آخر غل موجود شین اسکا تاج جسکے نقطے گویا مروارید تاج کے **محسنات کلام** چاہ وتک ومن ونعمت آبرو وعز باہمد گر مناسب مہر میم منصب سر کلمہ میم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے صب کے

جیب غلط ہی۔

حکایت نابینائی راکہ چون نرگس ناتوانی عین راواسطہ جمعیت کردہ بود وچون لفظ جمع بسیار زر کرد آوردہ گفتندش اگرچہ ترکیب نظر از روشنائی بصورت بصرست تنگ چشمی مکن کہ بہر نوع کہ باشد آفتاب عمر درگذارست گفت عجب کہ این خوردہ نمی بینید کہ چون عمر از عین عاری بود حاصلش مر دناخوشگواری بود **قطعہ** عین ست درلغت زروخورچشم وچشمہ نیز + درہر چہار نسبت معنی معین ست + یعنے کہ بے زر آب رخ ونورچشم نیست + کس راا گر بمرتبہ خورشید روشن ست + **اللغات** گرد آوردن جمع کرنا نضر بالفتح زر بصر بفتحتین بینائی تنگ چشم بخیل وممسک مر بالضم وتشدید را بمعنی تلخی معین بضم میم وتشدید یا مخصوص ومقرر کردہ شدہ

معنے ترکیبی نثر ایک نابینا سے جسنے کہ نرگس کیطرح ناتوانی چشم کو واسطہ اپنی جمعیت کا کیا تھا تشبیہ نرگس سے ناتوانی بصر اور جمع کرنے زر دونون مین ہی کہ اسمین بھی زر ہوتا ہی اور لفظ جمع کے مانند بہت زر جمع کیا لوگون نے کہا اگرچہ ترکیب نضر یعنے زر کی روشنائی سے بصورت بصر کے ہی اور زر آنکھون کا نور وروشنی ہی لیکن تو تنگ چشمی اور بخل کیون کرتا ہی اسواسطے کہ آفتاب عمر کا ہر طرح اور ہر وقت گذار مین ہی اے روان اور دوان یعنے مفلس اور آسودہ دونونکی عمر تیر ہوئی چلی جاتی ہی پھر بخل سے تکلیف کیون اٹھاتا ہی کہا تعجب ہی کہ تم اس باریکی کو نہین دیکھتے اور سب کچھ تو دیکھتے ہو کہ جب عمر عین یعنے زر سے عاری ہوگی حاصلش اسکا مر اور ناخوشگواری ہوگی مطلب یہ کہ بے زر کے عمر تلخ وناگوار ہوجاتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** عین کے لغت مین چار معنے ہین زر اور خور اور چشم اور چشمہ اور چارون مین نسبت معنے کے معین ہی یعنے بے زر کے کسیکو نہ آب ورونق رخ کی ہی نہ نورچشم کا ہی اگرچہ خورشید روشن کا سا رتبہ رکھتا ہی اسلیے کہ آخر وہ بھی عین ہی ہی **معنے معمائے نثر** لفظ جمع کے دو جز ہین ایک جم جسکے معنے ہین چیز بسیار دوسرا عین بمعنی زر کہ مرکب ہوکے بمعنے زر بسیار کے ہوا نضر بصر تصحیف ہمدگر عمر مین عین آفتاب اور مر بمعنی گذشتن کہ یہ عین مر پر رکھا ہوا ہی جسکا اشارہ آفتاب عمر درگذارست ہی اگر لفظ عمر مین عین نہوگا مر رہیگا بمعنی تلخی **معنے معمائے قطعہ** اس

قطعہ کے معنے سوا اسکے اور کچھ معلوم نہین ہوتے کہ چارون عین ہین اور معین یعنے عین کردہ شدہ
محسنات کلام چشم نابینا کی نرگس سے کیسی الطف تشبیہ کی ہی کہ صورت آنکھ کی رکھتا ہی
اور بینا نہین تنگ چشمی اندھے کی نسبت کیسی خوب ہی نوع عمر عجب عین عاری
سب مین عین معین کیسا خوب لفظ ہی کہ مقرر و مخصوص اور عین کردہ شدہ دونون
معنے مین ہی اور انکے سوا —

فصل فی الاثواب والدواب والحواشی والمواشی والخدم

نکتہ ثیاب فاخرہ کہ در نقش بنات فاجرہ است اگر بر طریق صورت و رسم در پوشند
عمامہ غمامہ غم و قبا فنائے نعم و پیراہن تیر آہن و ازار آزار بدن باشد مثنوی کلاہے
کہ بر سر کشی شد گوا + دلت زو ست ہالک ترک وفا + کمر جز بطاعت مبند ای جوان + کہ
تشویش مرگ آیدت درمیان + لباسی کہ بر تفرقہ محتوی ست + بلا سیست گر جامۂ
خسروی ست + اللغات ثیاب جمع ثوب جامہ فاخرہ گرانمایہ و نیکو بنات بفتح خز و
صوف و طیلسان و رخت فاجرہ بد و ناچیز غمامہ ابر سپید ازار بکسر دستار و شلوار
و تنبان و لنگی گوا مخفف گواہ محتوی گھیر نیوالا اور محیط ہو نیوالا پلاس بفتح ٹاٹ اور کپڑا
کم قیمت و پشمینہ سطبر معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جسکو لوگ ثیاب فاخرہ جانتے
ہین یعنے گرانمایہ اور خوب وہ بنات فاجرہ ہی ای خز و صوف بدکاری اگر موافق رسم
اور بطریق ظاہر پہنتے ہین یعنے بنظر خودنمائی و زیبائش کے بس اس صورت مین عمامہ
غمامہ غم کا ہی جو سر سے لپٹا ہوا ہی اور قبا فنائے نعم ای نعم آخرت کے کھونے والے
اور پیراہن تیر آہن دل کے پار ہو نیوالا اور ازار آزار بدن حاصل یہ کہ خود تن کے
کپڑے جنکو پہن کے نمایش و زیبایش اپنی دکھاتا ہی اور بخلاف اہل معنے مثل اہل صورت
کے رسم اور ظاہرداری کر رہا ہی یہی اُسکے حق مین وبال و آفت ایک وقت مین ہو جاتا ہی

معنے ترکیبی مثنوی یعنے اگر کلاہ فقر کی سر پر رکھے یا سوائے فقر کے اور پورا حق اسکا ادا نہین کیا تو وہ کلاہ ہی اس بات پر گواہی دے رہی ہی کہ تیرا دل ہالک ہی یعنے ہلاک عقبے مین پڑنیوالا اور اگر پٹکا کمر پر باندھے تو سوائے طاعت حق کے مت باندھ کہ تشویش مرگ کی تیرے درمیان مین آنیوالی ہی اسلیے جو لباس کہ تفرقہ پر محتوی ہی یعنے تفرقہ اُسکو گھیرے ہوے ہی اگر وہ جامہ خسروی بھی ہی تو پلاس سے بدتر ہی اور تفرقہ یہ کہ مرگ کے وقت تجھ مین اور اسمین ضرور ضرور جدائی ہو جائیگی یہ کلاہ و کمر کچھ نہین ہوگا **معنے معماے نثر** ثیاب فاخرہ بتات فاجرہ عمامہ غمامہ قبا و فنا پیراہن تیر آہن ازار آزار یہ سب تصحیف و نقش ایکدوسرے کے ہین **معنے معماے مثنوی** کلاہ کا دل ہلاک ہی اور کمر پریشان مرگ کاف گاف معما مین ایک ہی لباس مین تفرقہ ہونے سے پلاس ہوتا ہی **محسنات کلام** ثیاب اور نقش اور صورت اور رسم کہ بمعنی نشان کے ہی اور بدن اور سر اور کلاہ اور دل ترک کمر میان پلاس لباس جامہ سب مراعات و مناسبات یکدیگر سے ہین **الاختلاف** شارح نے نبات بمعنی گیاہ کے لکھا ہی مین نے بتات بمعنے صوف و خزاب سمجھنے والے نبات اور بتات مین چاہیے جسکو مناسب محل سمجھین اور غمامہ کے معنے بینی و چشم بند شتر و سر بند اور یہ کہ یہان اول مستعمل ہین کہ وہ بینی ہی اور مین نے موافق لغت کے ابر سفید کے اور پلاس بمعنی کلیم کے یہ تو ہو سکتے ہین متن مطبوعہ مین بتات کی جگہ ثبات اور تیر آہن کو پیراہن لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش از اثواب زینت دنیوی کنارہ گیر کہ تشریف ثواب آخرت یابی سراپاے عین وجود خود را بخلت حق بیارای تا خلعت وصول قربت بینی **قطعہ** تا شود رایت مجرد از عنا ہچون مسیح + جامۂ آرایش و رعنائی کن از تن برون + بر تن درویش نیلی پوش در یا دل کلیم + شد چو نیلوفر گلے بالاے بحر نیلگون + ہر کہ با تاج نمد سلطان والا شد گرفت + پیش نامش اطلس چرخ نگون بالاے نون + **اللغات** اثواب جمع ثوب بمعنی جامہ خلت بالضم و تشدید لام دوستی و دوست خلعت کپڑے سیئے ہوے جو کسی کو پہنائین و مال گزیدہ مسیح دوست اور بہت پھرنے والا اور دروغ گو و لقب

حضرت عیسی اور دجال کا بقول بعض لقب دجال کا بر وزن مسکین کے ہی اور لقب حضرت
عیسیٰ کا بر وزن صحیح کے نیلوفر ہندی کنول اور پھول کلیم کمل بحر نیلگون آسمان اور نیلوفر
مراد آفتاب سے ہی **معنے ترکیبی نثر** مصرحہ کہتے ہین ایدر وکیش اثواب یعنے لباس
زینت دنیا سے کنارہ کر تو خلعت ثواب آخرت کا پائیگا اور سراپا ہین اپنے وجود کو خلعت
حق سے آراستہ کر تو خلعت وصول قربت الٰہی کا دیکھیگا **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے یہ جامہ
آرایش ورعنائی دنیا کا اپنے تن سے اُتار تب رائے تیری مجبر درنج وعنا سے مثل مسیح
کے ہو جاے جو ہمیشہ خرقہ دوزی کرتے رہتے تھے اور کبھی ثابت کپڑے سے بھی رغبت نکی
اور جو فقیر نیلی پوش دریا دل ہی اُسکے جسم پر کلیم ایسا خوشنما معلوم ہوتا ہی جیسے بحر نیلگون
مین کنول کا پھول اور آسمان کبود مین آفتاب پھر اس سے زیادہ زیب وزینت کونسی
ہی اور جو کوئی تاج نمد کا رکھکے سلطان والا ہوا اُسکے نام کے آگے چرخ نگون نے بالاے نون
پکڑا تعظیماً یعنے خمیدہ ہو گیا جیسا کہ خمیدہ ہی **معنے معماے نثر** اثواب کے اول الف ہی
جب اس سے کنارہ پکڑے گا ثواب رہیگا اور جو عین کو خلت مین لائینگے خلعت ہو گا
معنے معماے قطعہ آرایش کا جامہ کہ مراد اول آخر سے الف وشین ہی جب اُتار ڈالا
جائیگا راے رہیگا اور رعنائی کا جامہ را اور یا ہی اسکے نکال ڈالنے سے عنا رہتا ہی کلیم مین لفظ
کل بالاے یم واقع اطلس کو چرخ دینے سے سلطا ہوتا ہی اور جب نون نام کا اسکے
سامنے آئیگا سلطان ہو گا **محسنات کلام** عین وجود مرادف کلیم کا یہ لفظ ایسا ایراد
کیا ہی کہ بصورت کلیم بکاف عربی کے ہی جو مناسب مسیح کے ہی نیلی پوش نیلوفر نیلگون
تینون مین لفظ نیل نکلتا ہی چرخ واطلس کیسا ابلغ ہی کہ اطلس چرخی بھی ہوتا ہی بالا نون
کیسے خوب ہین **الاختلاف** آخر شعر مین جو نون ہی شارح نے اسکو ماہی کے معنے مین
لکھا ہی اور معنے شعر کے یہ ہر کہ قناعت بہ کلاہ نمدی کرد واکمال رضا بآن داد درحق او
تاج سلطانی شمرد و درپیش رو نام خود چرخ نگون میگیرد ہمراہی ماہی کہ در زمین ست
یا ہمراہ برج حوت ذکر خصوص برج حوت تاکید است یعنے آسمان وزمین پیش رو
نام او میگردند انتہی یہ معنے شارح کے ہین انسے معلوم ہوتا ہی کہ بالا مین جو با ہی اسکو

معیت کے معنے مین لیا ہی اور نہین معلوم لا کو کہان میٹ دیا نفی کر دیا اب سمجھنے والے آپ سمجھ لینگے۔

نکتہ مفلس محتاج کہ چون الف ہیچ ندارد چون درمیان جامہ فاخر آید از اطراف فخرے و نازشے باخویش بیند و خیل کہ سیمائے خیر بعید در ناصیہ دارد ہر کہ بر میخ طویلہ کہ ہیأت الف دارد بہ بندد شک نیست کہ خیلاو تکبر حاصل کند قطعہ ولی کز زی نو یا بد نوائے + طمع دارد زہر کس دلنوازی + غلام ترک بر تازی چو بہ نشست + نخیزد زو بغیر از ترکتازی + اللغات خیل اسپان و سواران سیما بالکسر علامت طویلہ وہ رسی جس سے چار پایون کے پانون باندھتے ہین اور رسی طویل جسمین پانون چار پایے کا باندھکر چھوڑ دین تو چرتا پھرے مجازاً اصطبل خیلا بالضم و فتح یا تکبر کرنا اور گمان کرنا زی بالفتح و تشدید یا جامہ و لباس نوا بفتحتین سامان و اسباب ترکتازی بالضم مطلق تاختن و غارتگری اور مثل ترکون کے دوڑنا ترک بالضم نام قوم منسوب بہ ترک کہ فرزندان نوح علیہ السلام سے تھا معنے ترکیبی نثر مفلس محتاج کہ الف کی طرح کچھ نہین رکھتا جب لباس فاخر پہنتا ہی اطراف سے نہایت ہی فخر و نازش اپنے بیچ مین سمجھتا ہی اور خیل یعنے گھوڑا کہ علامت خیر بعید کی اپنی پیشانی مین رکھتا ہی لیکن جو کوئی میخ طویلہ پر کہ بہیئت الف کے ہی باندھ لیتا ہی کچھ شک نہین ہی کہ وہ خیلا اور تکبر حاصل کرتا ہی معنے ترکیبی قطعہ جو دل کہ زی نو یعنے لباس نوسے کچھ سامان و نوا حاصل کرتا ہی وہ ہر کسی سے اُمید دلنوازیکی رکھتا ہی کہ ہر کوئی میری دلنوازی کرے مثلاً غلام ترکی جہان تازی پر سوار ہوا اُس سے سوا ترکتازی اور لوٹ کے اور کوئی بات نہین پیدا ہوتی معنے معمائے نثر لفظ فاخر مین فخر ہی جسمین الف آگیا ہی خیل اور خیر بعید یعنے بدو نراد و نونکی پیشانی خے ہی اور جب خیل کو میخ الف پر باندھینگے خیلا ہو گا معنے معمائے قطعہ لفظ دل جوزے اور نوا کے مقارن ہو گا دلنوازی حاصل ہو گی اور ترک جب تازی پر سوار ہو گا ترک تازی ہو جائیگا محسنات کلام الف سے تشبیہ وہی بے نقطہ اور بے اعراب ہونے مین ہی نو نوا دلنوازی کہ دلنوازی مین بھی نوا اور نوا موجود ہی ایسے ہی ترکتازی کہ تازی اور ترک اس سے نکلتا ہی کیسے خوب لفظ ہین الاختلاف نسخ مطبوعہ مین پہلے ہی مفلس کی جگہ مفلسے اور خیر بعید کو خیز بعید خیلا و تکبر کی جگہ خیل او تکبر غلط ہے

ایسی ہی بہت غلطیان ہین —
نکتہ اسپ گوہری آنست کہ دندانہای پہلویش از لاغری چون سین ظاہر شود ہنوز از روانی سر و پایش آب ہا شد و مرکب بے بنیاد آنست کہ چون میم و رے نامش تلخی و بدعنانی نماید از تک او جز کب و در سر آمدن نیاید قطعہ نون سمند اگر قدمش رہبر نکوست از حسن و تازگی سمن چار پا بود + وان بارہ کہ پای برہ مستقیم نیست + نے بارگیر بار سوار از عنا بود + اللغات کب سرنگون کرنا ایسے ہی در سر آمدن چار پا چار پایہ بارہ اسپ بارگیر گھوڑا اور ہر شی سواری ولانے کی معنے ترکیبی نثر اسپ اصیل وہ ہی کہ دندان اُسکے پہلو کے لاغری سے تو سین کی طرح ظاہر ہون یعنے لاغری سے تو ایک ایک پسلی دکھاتی ہو پھر بھی روانی سے سر و پا اُسکا آب ہوا ہی نہایت نرم رفتار اور مرکب بے بنیاد وہ ہی کہ جب میم و رے اُسکے نام کی تلخی و بدعنانی ظاہر کرے تو اُسکی چال و تک سے سوا اوندھا گرنے اور در سر آمدن کے اور کچھ ظاہر نہو معنے ترکیبی قطعہ نون اُس سمند کا کہ جسکا قدم رہبر خوبی کا ہی حسن و تازگی سے ایسا ہی جیسے ایک سمن چار پا چار پا باعتبار چار پنکھڑیون کے یعنے محظوظ و مسرور کرنیوالا اور وہ بارہ جسکا پانون راہ پر مستقیم نہین ہی وہ بارگیر نہین ہی بلکہ رنج و دقت سے بار خاطر سوار کا ہی معنے معمائے نثر اسپ مین حرف سین گویا اُسکی پسلیان ہین بلحاظ دندانون کے اور سر و پا اُسکا اب جب سین اُس آب کا پہلو ہوگا اسپ ہوگا مرکب بے بنیاد مرگ ہی کاف عربی فارسی کا معما مین ایک ہی اور یہی مرکب میم و رے مر بمعنے تلخی اور آخر اسکے کب بمعنی سرنگون کرنے کے دونون کی ترکیب سے مرکب ہوجائیگا اور نیز با کو اگر کاف کے سر پر لائینگے جیسا کہ اشارہ در سر آمدن کا ہی تک ہوگا کہ با و تا و کاف و گاف معما مین ایک ہین معنے معمائے قطعہ سمند کے اول لفظ سمن ہی اور جب یہ چار پا ہوگا یعنے دال چار عدد والی ملحق ہوگی سمند ہوجائیگا بارہ مین لفظ پا اور رہ دونون موجود جب بارہ کا پانون جو ہا ہی مستقیم نرہیگا بار ہوجائیگا محسنات کلام پہلو کو سین کے دندانونسے تشبیہ کرنا باعتبار برابر ہونے دونون کے ہی لفظ چار پا کیسا ابلغ ہی کہ اسپ بھی چار پا ہی اور سمن بھی

چارپا اور دال بھی جو قدم سمند کا ہی وہ بھی چار عدد والی اور تیز و چالاک چیز کو بھی کہتے ہین کہ اسکے
چار پانون ہین بارہ برہ تجنیس زائد بار گیر مین بھی لفظ بار ہی الاختلاف فی متون مطبوعہ مین
گوہری آنست کی جگہ گوہری ست بدعنانی کے بجاے دہد غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش اگرچہ سیر فرس را بر سر علامت فر ست امارہ رو را موجب تفرقہ سفر ست
دل ببغل مدہ کہ سبب لعل یعنے فساد دل ست ابل را جع مکن کہ پریشانی بال و بلا را
شامل ست سر بقرہ ببر کہ موسی وار قرہ عین ابرار گردی و از حمیر کنارہ گیر کہ چون عیسے میر لشکر
احرار شوی از پوست اغنام بگذر تا مغز غنا یابی دل از احشام بردار تا ام یعنے نیت
تجرید خالص گردانی مثنوی اسپ بچاہت فگند از ہوس + چاہ ببین در تک پای فرس +
ہر کہ کشد از سر استر عنان + ستر امان باشدش از کودنان + مایہ ترکیب شتر شت و راست +
زو نشود جمعیت راے راست + ہر کہ دہد دل زجہالت بشور + جز دل ثورش ندہد جور دور +
وز غنم آنکس کہ دلش خرم ست + قامت نونش بمیان غم ست + اللغات فرس بفتحتین
اسپ فر بالفتح وتشدید را زیبائی بغل بفتحتین ہندی خچر ابل بکسرتین شتر بال دل و تن
بقرہ بفتحتین گاؤ قرہ عین روشنی و خنکی چشم ابرار بالفتح نیکوکاران حمیر خر احرار آزادگان
اغنام جمع غنم گوسفند وغیرہ احشام بالفتح چاکر و غلام ام بالفتح وتشدید میم آہنگ کرنا
استر بالفتح خچر ثور بالفتح گاؤ روث بالفتح ہندی گوبر غنم بفتحتین گوسپند وغیرہ معنے ترکیبی نثر
مصرحہ کہتے ہین ایدرویش اگرچہ سیر فرس کے سر پر علامت فر کے ہی ای خوبی و بزرگی لیکن
مسافر کو سفر مین بڑے تفرقہ اور پریشانی کا موجب ہی جس سے پیادہ چلنا بہتر دل بغل
یعنے خچر سے بھی مت لگا کہ سبب لعب اور خرابی دل کا ہی اور شتر بھی جمع مت کر کہ پریشانی
بال و بلا کو شامل ہی سر بقرہ یعنے گاے کا کاٹ کہ موسی کی طرح قرۃ العین ابرار و نیکون کا
بنے اور حمیر سے بھی کنارہ کر کہ عیسی کے مثل میر لشکر احرار کا ہوئے اغنام کے پوست
سے علحدہ ہو تو مغز غنا کا حاصل کرے احشام سے دل اٹھا لے تو ام یعنی نیت تجرید کی خالص
ہو جاے معنے ترکیبی مثنوی اگر تجکو ہوس فرس یعنے اسپ کی ہی تو جان لے کہ یہ تجکو چاہ
مین ڈالیگی کسواسطے کہ اسکے قدم کے نیچے چاہ ہی اور وہ رس بمعنی چاہ کے ہی اور جو کوئی

استر کے سر سے باگ اُتار لیگا اور ترک کریگا اسکے لیے کو دنون سے پردہ پوشی امان کی ہی اور
کودن اہل دنیا جوان چیزون مین مبتلا ہین شتر کی ترکیب شت اور رے سے ہی اور شت
پریشانی پھر راے راست کو جمیعت اُس سے کیسے حاصل ہووے اور جو جاہل جہالت سے
ثور مین دل لگاتا ہی اسکو دل ثور کا جو روث یعنے سرگین ہی زمانہ ظالم دیتا ہی اسکے سوا کچھ نہین
اور جسکا دل غنم سے خوش ہی اُسکا قامت خمیدہ ہچو نون غم کے درمیان مین ہی ہمیشہ غم مین
رہتا ہی چنانچہ مشہور ہی غم نداری بز بخر معنے معماے نثر سیر کا سر سین ہی جب لفظ فر اسکے سر پر
آئیگا فرس ہوگا اور سفر پریشان فرس بغل کا قلب لعب علین غین معما مین یکسان ہین ابل
کے پریشان ہونے سے بال وبلا حاصل ہوتا ہی سر بقرہ کا با ہی جب کاٹا جائیگا قرہ رہیگا جمیر
کا کنارہ حا ہی جب اس سے کنارہ کرینگے میر رہیگا پوست اغنام کا الف ومیم ہی جب
اس سے علحدہ ہونگے غنا رہیگا جو اس لفظ کا مغز ہی احشام ہرگاہ اس سے دل اُٹھا لینگے
بوحشا ہی ام رہیگا معنے معماے مثنوی فرس کا تنگ رس ہی یعنی چاہ استر مین الف بمنزلہ
عنان کے ہی جب اسکے سر سے اُتار لیا جائیگا ستر رہیگا شتر کے لفظ مین شت ورا دونون موجود
ثور کا قلب روث ہی غنم کا دل نون ہی اور اطراف سے اُسکے غم نکلتا ہی محسنات کلام
سیر وسر راہ رو اور سفر دل اور بغل کہ بغل مین بنظر لفظ دل کے ایہام بھی ہی ابل کے ساتھ
لفظ جمع کا کہ واحد اسکا نہین ہی یہی واحد یہی جمع بھی ہی بقرہ کے ساتھ حضرت موسیٰ کا ذکر کہ
انکو ایک گاے کے ذبح کرنیکا جو سامری نے ڈھالی تھی حکم ہوا تھا ایسے ہی حضرت عیسیٰ کے
ساتھ ذکر حمیر کا کہ انکی بار برداری کا تھا نہ سواری کا اور موسیٰ کی رعایت سے لفظ قرہ کا
کہ قرہ عین کی ولک انکی نسبت حضرت آسیہ زوجہ فرعون نے کہا تھا بدرخواست ارادہ
انکی پرورش کی اور استر وستر کہ ستر مخفف استر کا بھی ہی اور ثور وجور اور دور اور استر
کے ساتھ کودن کہ اسپ کم رفتار اور پالان کے معنے مین بھی ہی اور راے راست کہ
فکر کے معنے مین بھی ہی اور شتر مین را موجود ہی اور سوا انکے سب صنایع بدایع سے ہین اور
قصہ حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کا پورا پورا تفسیرون مین لکھا ہی اگر کوئی طالب کل کا ہووے
فلیرجع الی التفسیر الاختلاف شارح نے کودن کے معنے مین لکھا ہی کہ مزاج حیوان کے

اُسکے چرواہے مین اثر کرتے ہین اور اسکو لکھا کہ حدیث سے ثابت ہی کہ شتر کے مزاج مین تکبر ہی لہذا شتربان بھی متکبر ہوتا ہی اور گوسفند کے مزاج مین فقر کہ فقر شبان کا اسی سے ہی اور خچر اسپ و خر سے مرکب ہی اُسمین حماقت وکودنی بہت ہی بس جو اس سے آمیزش کریگا اُسمین بھی حماقت بہت ہوگی بس جو خچر سے الگ رہیگا وہ کودونپنے خلاص پا لیگا انتہی اور مین نے مراد اہل دنیا سے لی ہی جیسا کہ کہا ہی شعر دنیا ہیچ ست وکار دنیا ہمہ ہیچ + اے ہیچ زبہر ہیچ در ہیچ مپیچ + الاختلاف متن مطبوعہ مین پہلا فقرہ یون شروع کیا ہی (ایدروشِ اگر فرس را بر سر علامت فراست اماراہ روا را) اور اصل کتاب مین یون ہی مع بعض غلطی کے جو نسخہ ہذا مین لکھا گیا تھا دل ببغل کو دل بیغل اور بجاے لعب کے تعب اہل کو اہل بجاے ستر شر غلط لکھا ہی —

نکتہ مرکب کہ تک ندارد مرگ بے پایان ست وچاکر کہ ثبات رایش نبود چاک جان قطعہ آفت بے کرانہ اند افراس + چون ندارند سر زخوی وغل + ور گذشتند از سر خدمت + تن خدام ہست دام حیل + اللغات تک قدم جنان جان آفراس جمع فرس حیل جمع حیلہ معنے ترکیبی نثر جس مرگ مین کہ چال وقدم نہین ہی وہ مرگ بے پایان ہی اور جس نوکر کی راے مین ثبات نہین ہی وہ چاک داغ جان کا ہی ای زخم معنے ترکیبی قطعہ جو افراس کہ کھوٹی عادت نہین چھوڑتے آفت بیکرانہ ہین یعنے اُف کہ کلمہ افسوس کا ہی اور جو خدام سر خدمت مین کنارہ کرین تو اُنکا تن دام حیلون کا ہی یعنے بہانے بناتے ہین معنے معماے نثر مرکب کا تک بے ہی بے تک ہونے سے مرگ رہیگا اور چاکر کی را اگر ثابت نرہے گی چاک رہیگا معنے ترکیبی قطعہ آفت بیکرانہ اُف ہی خدام کا سر خا ہی اگر اس سے در گذر ینگے دام رہیگا افراس مین لفظ راس بمعنی سر کے ہی اگر سر نرکھینگے تب بھی اُف ہوگا محسنات کلام ثبات رایش کیسا خوب ہی ایک یہ کہ را اُسکی ساقط کیجاے دوسرے یہ کہ راے اُسکی متزلزل ہو الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین ایک معما خدمت مین بھی نکالا ہی کہ بعد اسقاط خا کے ذمت رہیگا جو مقابل مدح کے ہی اول تو ذمت نکلتا نہین دمت بدال مہملہ نکلتا ہی اور مانا دال ذال معما مین یکسان ہین تاہم مصرح سے

کوئی اشارہ اسکا نہین ہی پھر کیسے صحیح جانا جاے لبس محسنات کلام سے ہی نہ معما۔

نکتہ در لفظ خدم خدرو ئیست و میم ہیئت دہن خدم آنست کہ روے از دہن مخدوم نگرداند یعنے پشت بر سخن او نکند و تب در تبع ہلاک ست و عین چشم یعنے تبع باید کہ ہلاک خود پیش چشم متبوع معین بیند یعنے جان خود فداے نظر او کند **قطعہ** خواجہ را آنز مان ولا گردد + کز سر خویش بگذرد مولا + بندہ اندم چو شمع زندہ شود + کہ کند رُخ ز بندگی زیبا + **اللغات** خدم بفتحتین چاکران و غلامان خد بالفتح و تشدید دال رخسار تبع بمعنی پیروان جمع و واحد ہر دو ولا بکسر دوستی و محبت مولا بفتح میم و لام غلام آزاد کردہ شدہ

معنے ترکیبی نثر لفظ خدم مین خد بمعنی رو کے ہی اور میم بہیئت دہن بس خدم وہ ہی کہ منھ دہن مخدوم سے نہ پھیرے یعنے اُسکی بات پر پشت نہ کرے اور پیچھے نڈالدے اور تبع مین تب ہلاکت ہی اور عین چشم ہی یعنے تابع کو چاہیے کہ ہلاک اپنا پیش چشم متبوع کے معین دیکھے یعنے جان اپنی اُسکی نظر پر فدا کرے **معنے ترکیبی قطعہ** خواجہ کو مولا سے اُسوقت ولا و محبت ہوتی ہی کہ مولا اُسکی رفاقت مین اپنے سر سے گذر جاے اور بندہ اُسوقت شمع کی طرح زندہ ہوگا کہ رُخ اپنا بندگی سے زیبا کرے **معنے معماے نثر** خدم مین خد بمعنی رو اور میم بمعنی دہن دونون موجود ہین ایسے ہی تبع مین تب ہلاک اور عین بمعنی چشم **معنے معماے قطعہ** مولا کا سر میم جب اس سے گذر جائیگا ولا حاصل ہوگا بندہ کا رُخ باہی اگر اس با کو زے کریگا زندہ ہوگا جسکا اشارہ زیبا ہی یعنے بے کو زے کرے **محسنات کلام** خد رو ہیئت دہن پشت مناسب یکدیگر شمع سے تشبیہ شگفتہ رو مین ہی یعنے خوش خوش خدمت بجالاے **الاختلاف** متن مطبوعہ مین (در لفظ خدم خد است) بجاے اسکے جو نسخہ ہذا مین ہی اور بجاے تبع تیغ اور دوسری جگہ بھی تبع کو تیغ ولا کو ولی غلط لکھا ہی۔

نکتہ غلام بغیم لاے سیاہ باشد و شاگرد پاک دامن شاکر و نیک خواہ **قطعہ** آنکو غم غلام شناسد بلاے دل + صافی شدہ ز لاے غم آزاد یا بیش + و آنرا کہ اوستاد فنون فراغت ست + شاگرد گر ندارد از ان شاد یا بیش + **اللغات** شاگرد اصل معنے

اسکے خادم کے ہین مجازاً تلمیذ شاکر شکر گذار لاے کیچڑ اوستاد مین واو اشباع کی ہی **معنے**
ترکیبی نثر غلام بے غم جو پروا مالک کی نہین کرتا اور غمخوار اُسکا نہین وہ لاے سیاہ ہی یعنے کالی
کیچ جسمین مالک اندھا ہوا ہی اور شاگرد پاکدامن شاکر اور نیک خواہ **معنے ترکیبی قطعہ**
جو شخص کہ غم غلام کا بلاے دل جانتا ہی اور اس بلا مین نہین پڑتا وہ صاف و بے کدورت
ہی تو اسکو لاے غم سے آزاد پائیگا اور جو کوئی کہ فنون فراغت کا استاد ہی یعنے فراغت کے
فن مین فراغ حاصل کیے ہوے ہی اگر شاگرد نہین رکھتا تو اُسکو خوب شاد و شادان پائیگا
معنے معماے نثر غلام کے اول آخر غم ہی بیچ مین لاے شاگرد کا دامن دال ہی جب
پاکدامن ہوگا شاکر رہیگا **معنے معماے قطعہ** جب غلام سے لاے غم جاتی رہیگی صفا و آزادی
حاصل ہوگی جو مستلزم رفع لاے غم کو ہی لفظ شاگرد مین شاد اسکے اول آخر ہی بیچ مین گر اگر
گر ندارد ہوگا شاد رہیگا جیسا کہ ایما گر ندارد سے کیا ہی **محسنات کلام** لاے سیاہ غلام جو
اکثر حبشی ہوتے ہین اور کالی کیچ دونون کے واسطے کیسا مناسب ہی آزاد و صافی غلام کے
لیے اور کیچڑ کے واسطے خوب اُبلغ ہی اُستاد شاگرد فنون فراغت دونون مناسب اور
نیز یہ امر بھی کہ شعر آخر مین شاگرد تلمیذ اور خادم دونون معنے مین ہو سکتا ہی دونون کی
رعایتین موجود **الاختلاف** اصل کتاب مین غلام بے غم بلاے سیاہ باشد غلط معلوم
ہوتا ہی اسلیے کہ مخل معنے معمائی کا ہی اور لاے سیاہ صحیح کسواسطے کہ غلام مین لا نکلتا ہی
نہ بلا عجب کہ شارح نے اپنے معنے ترکیبی مین بلاے سیاہ لکھا ہی اور معنے معمائی مین لاے
سیاہ اور اسکے ساتھ یہ کہ بلا سیاہ گفتن بملاحظہ مقارنت باست یہان تو سواے باشد
کی باکے اور کوئی با ہی نہین سو اُس سے کیا ہوتا ہی خدایا لاے سیاہ کیا بُرا ہی جو خواہی نخواہی
بلاے سیاہ ٹھہرائین اور تسویلین تاویلین کرین اور ادعا ٹھہرائین لاے سیاہ بھی
تو متعارف ہی—

حکایت سرداری گرفتہ خوے بود کہ گردن خدم از احتمال اغلال او چون دال خم
گرفتہ و تن عبید زیر آفتاب چشم خنجر گذارش چون بید لرزان شدہ گفتندش دامن خدم
بخون میالاے کہ روی خوف بردم فرمان تو نہادہ اند و عبید زیر دست را میازار کہ چشم رجا

بر قدم طلب احسان تو دارند گفت بندہ را چون بند نباشد ہا کہ بر قصد بزرگی شامل ست
بادی بماند و غلام را کہ غل بردارند دام کہ تہیہ پیشوائی ست ازو ظاہر شود **قطعہ** بردہ ہر کرو
کہ کم کند رہ خویش + بد بود نزد اہل فوز و فلاح + زان بود غین و لام نام غلام + کہ غل آرد
غلام را بہ صلاح + **اللغات** گرفتہ خو تند و درشت خو خدام بالضم خادمان احتمال بر داشتن
عبید بفتح جمع عبد دم بالفتح خون و نفس و سخن و ہنگام رجا بفتح امید فوز خوبی مقصد کو پہونچنا
فلاح بفتح رستگاری و پیروزی و بقا اور خیر و نیکی مین رہنا غل بالضم و تشدید لام بند گردن
معنے ترکیبی نثر ایک سردار تند خو و پر غضب تھا کہ گردن خادمون کی اُسکے اغلال کا بوجھ
اُٹھاتے اُٹھاتے دال کی طرح خم ہو گئی تھی اور تن عبید یعنے غلامونکے نیچے اُسکے آفتاب چشم
خنجر گذار کے بید کیطرح لرزان ہو رہی تھی مطلب یہ کہ جب جسکی طرف دیکھتا تھا تو ایسا دیکھتا تھا
کہ گویا خنجر مارا لوگون نے اُس سے کہا کہ دامن خدم کا خون سے کیون بھرتا ہی یہ تو خوف کا
منھ تیرے دم فرمان پر رکھے ہوے ہین اور عبید زیر دست کو کسلیے ستاتا ہی کہ انکو تو چشم
اُمید کے قدم پر تیرے طلب احسان کے ہی یعنے اُمیدوار و طالب تیرے احسان کے ہین
کہا بندہ مین جو بند نہو گی تو اُسکے ساتھ ہار ہیگی جو قصد بزرگی پر شامل ہی یعنے پھر وہ ارادہ
بزرگی کا کرتا ہی اور غلام سے جو غل اُٹھا لین تو ام کہ تہیہ پیشوائی کا ہی اُس سے ظاہر ہوتا ہی
معنے ترکیبی قطعہ بندہ جب اپنی راہ بھول جاے اور دوسری راہ اختیار کرے تو
وہ اہل فوز و فلاح کے نزدیک نہایت ہی بد ہی غین و لام سے جو غلام کا نام رکھا ہوا ہی
یہ اسی واسطے ہی کہ غلام کو غل ہی ٹھیک بناتا ہی **معنے معماے نثر** لفظ خدم مین دال
گردن ہی جسکو ادھر اُدھر سے خم پکڑے ہوے ہی عبید کا آفتاب عین ہی اور اسکے نیچے
لفظ بید دامن خدم کا دم ہی بمعنی خون روے خوف خا ہی جب اسکو دم پر رکھینگے خدم
ہوگا عبید مین عین چشم ہی اور قدم طلب کا با اور بعد انکے ید جو مجموع عبید ہی بندہ مین
جو لفظ بند نہوگا ہا رہیگا غلام مین اگر لفظ غل نہوگا ام رہیگا **معنے معماے قطعہ** بردہ سے
جو لفظ رہ کم ہوگا بد رہیگا غلام کی ترکیب غین و لام سے ہی جسکا مجموع غل ہی اور یہ غین
مسمائی اور لام اسمی مراد ہی **محسنات کلام** آفتاب چشم باعتبار حرارت غضب

ونیز برعایت چشم کہ اسمین بھی آفتاب ہی باقی خوبیان ظاہر ہین۔

فصل فی الاماکن والدور والمساکن والقصور

نکتہ رت یعنے رئیس را چون عماے غفلت و غرور پیش آید زر خلقان بر سر عمارت کند نمی بیند کہ تا چشم بکشاید آن عمارت از پا در آید و مار مظلمہ در گردن او بماند قطعہ بردار پردہ از سر آباد روزگار + تا بنگری کہ حاصل او غیر باد نیست + ہر کو درین سراے مجازی مدار و دار + زیر و زبر نساخت تحقیق را دنیست + اللغات رت کے معنے نمود مصور ہرنے لکھدیے عما بفتح و تخفیف گمراہی و نابینائی عمارت بالکسر آبادی اور آباد کرنا مظلمہ بالفتح و کسر لام ظلم کرنا اور دادخواہی کرنا راد بفتح جوانمرد وسخی اماکن جمع الجمع امکنہ کہ جمع مکان کی ہی دور جمع دار مساکن جمع مسکن قصور جمع قصر معنے ترکیبی نثر رت یعنے رئیس کو جب غفلت و غرور کی عما کوری پیش آجاتی ہی تو مخلوق کا زر سر عمارت کا بناتا ہی اور اسمین خرچ کرتا ہی اور نہین دیکھتا کہ جبتک پلک مار کے آنکھ کھولے اتنی ہی دیر مین وہ عمارت از پا در آمدہ ہو جاتی ہی اور مار ظلم و ستم کا اسکی گردن مین رہتا ہی معنے ترکیبی قطعہ یہ جو آبادی زمانہ کی ہی اسواسطے کہ آباد بمعنی آبادی کے بھی آتا ہی اس سے پردہ اٹھا پھر دیکھ کہ باد ہی باد رہتا ہی اے بیہودہ اور بیکار جس سے کچھ حاصل نہین پس جسنے اس سراے مجازی مین اپنے دار مدار کو زیر و زبر نہ کیا بیشک وہ شخص راد نہین ہی معنے معماے نثر لفظ عما جب کلمہ رت کو پیش آئیگا عمارت ہوگا اور لفظ عمارت سے جب چشم کہ وہ عین ہی کھولینگے اور پانون اسکا کہ تا ہی گرادینگے مار رہیگا معنے معماے قطعہ لفظ آباد کا پردہ الف ہی جب اٹھا لیا جائیگا باد رہ جائیگا لفظ دار کا جب زیر زبر ہوگا راد حاصل ہوگا محسنات کلام زر بر سر عمارت کیا خوب ہی کہ عمارت کے سر پر عین بمعنی زر کے ہی مظلمہ کے معنے سیاہی کے بھی ہین بس مار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی بردار مداران مین بھی دار موجود ہی۔

نکتہ ایدرویش اگر گنج زر بر سر عمارت دنیا خرچ کنی عاقبت مارت در نظر آید و اگر درو

گردن کشی کنی عارت پیش آید و اگر ستون الف التفات از وی کوتاہ کنی بحیات طیبہ عمرت
دراز شو **مثنوی** ہر کرا رایش زعمران شد نفور + یافت عمانی ز دریاے سرور + وانکہ ویران
کرد بنیاد سرا + سر شود از ترک و قطع ماسوا + شرفہ ایوان بیفگن از سراے + تا شرفہا
بینی از پاکی راے + **اللغات** عارت در نظر ایماز در نظرت عمران بالکسر آبادی نفور
بفتح اول گریزندہ و رمندہ ماسوا جملہ مخلوقات سواے خداے تعالی **معنے ترکیبی نثر**
مصورحہ کہتے ہین اگر گنج زر سر عمارت دنیا پر صرف کریگا انجام یہ ہوگا کہ عارت تجکو نظر آئیگا
یعنے تیرے حق مین مار اور اگر اس عمارت مین گردنکشی اور غرور کریگا غارت جسکا
ترجمہ عار تو ہی پیش آئیگا اور جو ستون الف التفات کا اس سے گھٹا دیگا حیات طیبہ
جاودانی سے عمر تیری دراز ہوگی **معنے ترکیبی مثنوی** جسکی راے آبادی سے بھاگی
اور نفور ہوئی اسنے عمانی دریاے سرور سے پائی یعنے ایک عمان دریاے سرور کا ہوگیا
اور جسنے بنیاد اپنی سرا کی ویران کی وہی سرا اور سردار ہوا کہ اس ماسوا سے قطع
کیا اور الگ ہوگیا شرفے جو علامت رفعت و عظمت کے ہین اپنے گھر سے دور کر تو راے
تیری پاکی و پاکیزگی سے شرف حاصل کرے **معنے معماے نثر** عمارت مین عین بمعنی زر کے
ہی جب عین خرچ ہوجائیگی عارت رہیگا اور گردن اسکی میم ہی جب یہ گردن کھینچ لینگے
عارت ہوگا اور الف عمارت مین جو الف التفات کا بمنزلہ ستون کے ہی اسکو کوتاہ
کرنے سے عمرت رہیگا **معنے معماے مثنوی** عمران سے جو را بھاگے گی عمان ہوگا سرا
کی بنیاد الف جب یہ بنیاد ویران ہوگی سر رہیگا شرفہ کی ہا گرنے سے شرف رہتا ہی
محسنات کلام ستون الف التفات کیسا خوب کہا ہی کہ التفات کا سر کلمہ الف
بھی ہی اور التفات ہی باعث عمارت اور بصورت ستون نیز کوتاہ و دراز متضاد
سر او ماسوا دونونکی بنیاد الف پر ہی۔
نکتہ بقاع را چون بقا بر عین عدل باشد بعد از انکہ بانی چشم از زندگانی پوشد
بقاع را بقا یابند و اگر باب بقاع از باے بغی باشد چون بانی از وی روے پوشد
قاع صفصف شود **قطعہ** از رہ محکمی ارقاف شود رکن قصور + آہ مظلوم شود در عقبش نفخہ

ہمہ

صور + شد زحق دور بظلم آنکہ سر اگرد آورد + لاجرم در عربی جمع سرا آمد دور + **اللغات** بقاع بکسر
جمع بقعہ پارہ زمین کہ اور زمینون سے جدا ہو بانی بنا کنندہ قاع زمین ہموار وصحرا جمع قیعہ
صفصف زمین ہموار رکن ستون نفخہ بالفتح ایک بار پھونکنا **معنے ترکیبی نثر** جن بقاع
کی بنیاد عین عدل پر ہو اور پھر اسکی بنا کرنے والے کی آنکھین مچ جائین تب بھی اس بقاع
کی بقا پائینگے اور اگر باب بقاع کا بارے بغی وگمراہی سے ہی جب بانی اسکا منھ چھپالے گا
وہ قاع صفصف ہوجائیگی یعنے زمین ہموار کہ کبھی یہان کوئی بنا ہی نہ تھی **معنے ترکیبی قطعہ**
بالفرض محکمی کی راہ سے ستون قصر کے قاف سے ہون لیکن اگر بنا اسکی ظلم سے ہی تو آہ مظلوم
کی اسکے پیچھے مثل نفخہ صور کے لگی ہوئی ہی کہ بنا کسکی زمین آسمان کو بھی پھاڑ دیگی اور وہ
شخص جسنے گھر اپنا ظلم سے جمع کیا اور ترتیب دیا وہ خدا سے دور پڑا اسی واسطے عربی مین جمع
سرا کی دور آیا ہی **معنے معماے نثر** لفظ بقاع مین عین بمعنی چشم کے ہی جب اس سے آنکھ
چھپائینگے بقا رہیگا اور باب بقاع با ہی اگر اس سے رو چھپایا جائے گا کہ مراد سقوط سے ہی
قاع رہیگا **معنے معماے قطعہ** اگر قاف کے پیچھے لفظ صور کا آئیگا قصور ہوگا صور قصور تجنیس زائد
بھی ہی دور دور تجنیس تام **محسنات کلام** عین عدل کیسا بلیغ ہی کہ ذات عدل اور حرف
عین دونونکو شامل بقاع بقا قاع تینون تجنیس زائد وناقص بانی زندگانی ہموزن قاف
رکن قصور کا ظاہر **الاختلاف** بانی کی جگہ باقی صور کے بجاے سور متن مطبوعہ مین
غلط لکھا ہی۔

نکتہ مدارس را کہ حلقہ میم موقوفات در پیش نباشد زود بنا یش دارس شود و
خوانق را کہ خوان اوزار مہد نباشد صوفی را در وی ہر موی از برای قاف قوت تیغ
کشندہ است و مساجد را کہ جمعیت حضور ساجد نباشد دور میم حرمیش دائرہ دیر باشد
وحمام را کہ عذوبت آب درمیان نبود جز حم یعنے گداختن بدن از وی نیاید **قطعہ**
سر آدم بگردد از تعلیم + در مدارس کہ بینوا باشد + خانقاہیکہ خانق ست از جوع + آہ
درویش در قفا باشد + وز مساجد چو جد طاعت رفت + صبح آبادیش مسا باشد + ما حمام
چون فتد بے اصل + آب صافی در وحما باشد + **اللغات** مدارس جمع مدرسہ جاے درس

موقوفات وقف کی ہوئی چیزین دارس ناپدید شوندہ خوانق جمع خانقاہ ادرار ہمیشہ
بخشش کرنا ممہد گسترده مساجد جمع مسجد ساجد سجدہ کنندہ دیر بالفتح عبادتخانہ ترسایان
حم گداختن بدن نوا توشہ وبرگ وساز خانق گلا گھوٹنے والا جد بالکسر وتشدید دال
درشتی وکوشش کسی کام مین مسا شام حما بفتحتین کل سیاہ متغیر شدہ **معنے ترکیبی**
نثر مدارس مین اگر حلقہ میم وقف کی ہوئی چیزون کا جس سے گذران مدرس اور طلبہ
کی ہو سامنے نہو جلدی بنیاد اُسکی دارس ای ناپدید وبے نشان ہو جائیگی اور خوانق
کہ خوان ادرار وظیفہ کا اُسمین بچھا نہو صوفی کو ہر مو واسطے قاف قوت کے تیغ کشندہ ہی
یعنے بال بال اُسکا فکر قوت مین ایسا ہی جیسے تیغ کشندہ کہ وہان کا رہنا اُسکو دشوار
ہوگا اور مساجد کہ جمعیت حضور ساجد سے خالی ہی یعنے ساجد فکر معیشت مین پریشان
ہی اُس مسجد کے حریم کا دور میم دائرہ دیر کا ہی یعنے مسجد مین اگر سجدہ بے حضور کا ہی
تو دیر و مسجد اُسکے لیے یکسان ہی اور جس حمام کے درمیان مین کہ عذوبت آب کی
نہین ہی سوائے حم یعنے بدن گلانے کے اُس سے اور کیا حاصل ہوگا عذوبت آب شیرین
مراد آمدنی سے کہ اگر آمدنی نہو گی آب شیرین اُسکا تلخ ہو جائیگا اور رہنا مشکل پڑیگا
معنے ترکیبی قطعہ یعنے جو مدارس کہ بے برگ و نوا ہین وہان کی تعلیم سے سر آدم کا
پھرتا ہی اور تعلیم ناگوار ہوتی ہی اور جو خانقاہ کہ خانق یعنے بھوک سے گلا گھوٹ رہی ہی
اُسکے پیچھے آہ فقیر کی لگی ہوئی ہی اور مساجد سے اگر جد طاعت کی جاتی رہے تو صبح
اُسکی آبادی کی مسا ہو جائیگی ای شام تیرہ رنگ اور ما حمام کا اگر بے اصل ہوگا تو صاف
آب اُسکا حما ہو جائیگا یعنے کالی کیچ **معنے معماے** نثر مدارس مین اگر میم نہوگا دارس
ہوگا خوان اور قاف جمع ہونے سے خوانق ہوتا ہی مساجد مین اگر حضور ساجد سے خالی
ہوگا فقط دور میم رہ جائیگا جسکو دائرہ دیر کہا ہی حمام مین اگر ما مرادف آب کا نہوگا
حم رہیگا **معنے معماے قطعہ** مدارس کو گھمانے یعنے قلب سے سر آدم حاصل ہوتا ہی
خانقاہ کے اول خانق ہی اور پیچھے اسکے آہ مساجد سے جو لفظ جد جاتا رہیگا مسا ہوگا
حمام مین ماے حمام کی اصل میم ہی جب بے اصل ہوگا حمارہ جائیگا **محسنات کلام**
لفظ

حلقہ وربنادارس مین دارسب مناسب یکدیگرخوانق خوان قاف قوت دور دائرہ دیرب مین سرکلمہ حروف واحد آب وصافی حماسب مراعات ہین اور علاوہ برین الاختلاف متن مطبوعہ مین نیاید کی جگہ نباید اور ماء حمام کے بجاے بار حمام غلط ہی۔

نکتہ ہر عمارتیکہ نہ درخور داستعداد خود بنیاد نہد آن عمارت تمام نشود وعمروی در رنج تحسر وافلاس تمام شود یعنی بنارا کہ بے زر باشد حاصلش عنا وضرر باشد **قطعہ** بیرون کن از ضمیر چو معدن زرای پسر تا در مدن عمارت عالی بری بسر + باعین در بروج شود حاصلت عروج + بے زر معینت نشود اصل در ضرر + **اللغات** تحسر حسرت کھانا مدن بفتح وضم دال جمع مدینہ معدن بفتح وکسر دال کان زر وجواہر واصل ہر چیز **مغنے ترکیبی نثر** جو عمارت کہ اپنی بنیاد کے لایق نہین ہوتی وہ عمارت تمام نہین ہوتی اور عمر اُسکی رنج وتحسر وافلاس مین تمام ہوجاتی ہی نہین دیکھتا ہی جو بنا کہ بے زر ہوتی ہی حاصل اُسکا عنا وضرر ہوتا ہی **مغنے ترکیبی قطعہ** یعنے ای پسر تیرے دل مین جو زر جگہ پکڑ رہا ہی معدن کی طرح اُسکو دل سے نکال ڈال تو مدن مین عمارت عالی کو تمام کرے عمارت کے بروج مین جب ہی تجکو عروج ہوگا کہ تیرے پاس عین ہو یعنے زر اور بے زر معین کے تیری کچھ اصل ضرر مین نہوگی **مغنے معماے نثر** کلمہ بنا مین جب بے زر ہوگی یعنے بے کی جگہ عین ہوگا جو زر ہی تو عنا ہوگا **مغنے معماے قطعہ** معدن مین زر عین ہی جب نکالا جائیگا مدن ہوگا بروج جب عین کے ساتھ ہوگا جیسا باعین ہی اس اشارہ سے ظاہر تو بروج عروج ہوجائیگا معین مین عین زر ہی جب بے زر ہوگا مین رہیگا بمعنی کذب جسکو ضرر کہا ہی موافق دلالت التزامی کے بسر بسر تصحیف یکدیگر **محسنات کلام** تشبیہ دل کی معدن سے زر نکالنے مین موافق مغنے ترکیبی ومعمائی کے کیسے راست ہی عمارت بنیاد بنا تمام نشود وتمام شود نوع متضاد۔

حکایت یکے از ارکان دولت چند کرت درمرمت سیل قصری عالی ساخت وآبش بینداخت پرسیدندش کہ بنا برچیست کہ ارکان این صرح ہر چند باب تیرہ خراب میشود نیت تو در عمارت صافی ترست گفت ندانید کہ صرح چندانکہ زیر وزبر شود

حرص بانی در بنایش زیادت گردد **قطعه** حریص را ز ارس رود گردد آید سیل + نگردد از دل او کم نشان دور سرا + دگر جهان ہمہ دریا شود ز غایت حب + بروی آب نہد چون حباب خانہ بنا + **اللغات** کرت بفتح و تشدید را نوبت و بار **تمر** بفتحتین و رای مشدد راہ و جای گذشتن مجازاً بمعنی سبب نیز ارس رود ایک رود ہی کنارہ آذربیجان کے حب بمعنی محبت **معنے ترکیبی نثر** ایک نے ارکان دولت سے چند مرتبہ ہمر یعنے راہ سیل مین ایک قصر عالی بنایا اور پانی نے اُسکو گرا دیا اُس سے پوچھا اسکی کیا بنیاد ہی کہ ارکان اس بنیاد کے ہرچند آب تیرہ سے خراب ہوجاتے ہین اور نیت تیری عمارت مین صافی تر ہوتی ہی کہا تم نہین جانتے صرح کتنی ہی زیر و زبر ہو حرص بانی کی اُسکی بنا مین زیادہ ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے حریص کا یہ حال ہی چاہے کتنا ہی اہلا ارس رود سے آئے لیکن اُسکے دل سے نشان دور سرا کا کم نہین ہوگا بلکہ اگر تمام جہان دریا ہوجاے اُسکو جو محبت عمارت کی ہی وہ روے آب پر ہی حباب کی طرح بنا خانہ کی رکھیگا **معنے معماے نثر** صرح جو بمعنی قصر کے ہی اگر بنیاد اسکی زیر و زبر ہوگی حرص ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** ارس رود کا قلب دور سرا ہی حب کو آب پر رکھنے سے حباب ہوتا ہی **محسنات کلام** ارکان بنظر تعمیر مکان کے کیسا خوب ہی سیل و آب لفظ بنا بر اور تیرہ اور صافی ارس رود دریا حباب سب مناسبات سے ہین خراب و عمارت متضاد ایسے ہی ساخت و بینداخت چون حباب خانہ بر آب کیسی ابلغ تشبیہ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے آبش والبس بانی کی جگہ مانی ارس رود کو ارش رود غلط لکھا ہی۔

فصل فی الحدائق والانوار والشقائق والازہار

نکتہ اطراف حدائق حق واقع شدہ و میانش یاد قلب پس باید کہ ہر کہ بگشت و نظارہ حدائق مشغول شود از اطراف صنع حق مشاہدہ نمودہ دلش از یاد حق بلہو و لعب مائل نشود **مثنوی** سین بستان سرای مومن دان + ارہ قطع بر گلوے بتان +

غاب قلبست باغ شیران را + مرزا ورزم دل دلیرانرا + ہرکہ در بوستان گذشت از پوست + مغز آن دیدہ از تجلی دوست + اللغات حدائق باغ پر درخت انوار شگوفہا ازہار بالفتح شگوفہا شقائق نوعی از لالہ جسکو شقائق النعمان کہتے ہین کہ اُسنے اسکو پسند کرکے اسکی محافظت کا حکم دیا تھا گشت سیر غاب بیشہ شیر آن وہ ادا محبوب کی جو بیان مین نہ آئے معنے ترکیبی نثر اطراف حدائق کے حق واقع ہوا اور میانہ اُسکا یاد قلب ہی بس چاہیئے کہ جو کوئی سیر ونظارہ حدائق مین مشغول ہو اطراف سے اُسکے صنع حق کو مشاہدہ کرے اور دل اُسکا یاد حق سے لہو ولعب کیطرف مائل نہوئے معنے ترکیبی مثنوی سین جو بستانسرا مین ہی مومن کے واسطے ایک ارہ قطع کا ہی جس سے تعلق بتون کا قطع کرتا ہی جو کام وغیرہ ہین غیر حق کے اور حق کی طرف رجوع ہوتا ہی باغ کا قلب غاب ہی یعنے بیشہ سو یہ بیشہ شیر مردون کا ہی اور باغ کی مرز مین رزم دل ہی دلیرون کے واسطے کہ وہ اسمین دل ونفس سے رزم کرکے طرف حق کے مائل ہوتے ہین اور انکے مقید نہین ہوتے اور جو کوئی بوستان مین پوست سے گذرا یعنے ظاہر سے الگ ہوا اُسنے مغز آن کا دیکھا کہ وہ تجلی دوست کی ہی جو بوستان مین ہو رہی ہی معنے معماے نثر حدائق ادھر اُدھر سے حق ہی اور درمیان مین واے جسکا قلب یا دہی معنے معماے مثنوی بستان مین سواے سین کے جسکو ارہ کہا ہی بلحاظ دندانون کے بتان بھی نکلتا ہی باغ کا قلب غاب مرز کا قلب رزم پہلا مستوی دوسرا غیر مستوی بوستان کے اول پوست ہی بعد اسکے آن بمعنی اداے محبوب باو پا معما مین ایک ہی محسنات کلام یاد قلب کیسا ابلغ ہی کہ معنے ترکیبی ومعمائی دونون کو شامل ایسے ہی گلوے بتان کہ سین حرف تا پر جو گلو بتان کا ہی رکھا ہوا ہی مغز آن کیسا الطف ہی کہ گلون کی جو آن و ادا ہی اُسکا مغز اُسکی تجلی ہی الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے یاد قلب کے بعد قلب رزم کی جگہ زرم غلط ہی۔

نکتہ ریاحین از ریاح لطف حق رسے وتازگی ودل زندہ در روی دارد وورادا از دراد فیض اودا روی جگر پارہ در دل قطعہ ورود انار ای مہر ش حاصل ست + از سراپا

دو محبوب دل ست + آن ریحان گرنہ از بوی خدا ست + حاصل ترکیب او باد و ہوا ست +
اللغات ریاحین جمع ریحان ایک گیاہ خوشبودار جسکو شاہ سپرغم کہتے ہین اور ہر گیاہ
خوشبودار اور ہر گل سوائے گلاب ریاح جمع ریح زبی بالفتح و الکسر و التشدید سیراب ہونا
وراد جمع ورد و بتشدید را جمع وارد ورد بالفتح گلاب ود بالفتح و تشدید دال دوستی آن
ادائے محبوب معنے ترکیبی نثر یعنے ریاحین پر کیسی ریاح لطف حق کی چل رہی ہی
جیسے رے یعنے سیرابی اور تازگی اور زندہ دلی درر ورکھتا ہی ای ظاہرا ور وراد یعنے گلاب
نہایت واردات فیض سے دار و جگر پارہ کی اپنے دل مین پاتا ہی معنے ترکیبی قطعہ
ورد کو جو را اُسکے مہر کی حاصل ہوئی ہی کہ سراپا ود دوستی ہو گیا ہی اسی سبب سے
محبوب دلونکا ہی اور ریحان مین جو ایک آن جداگانہ ہی یہ خدائے تعالی کی بو سے ہی
اُسی سے یہ بو پائی ہی اگر اُس سے نہو تو اُسکی بالکل ترکیب ہی باد و ہوا ہی ای لغو و بیہودہ
معنے معماے نثر ریاحین مین لفظ ریاح اول جز ہی اور رے اسکا رو بمعنی تازگی اور
دل اسکا حی اور حی نکلجا نیسے ریان بھی حاصل ہوتا ہی قلب وراد کا دار و ورا دو راد
تجنیس تام معنے معماے قطعہ ورد کا سراپا ود رای مہر آنیسے ورد ہو گا ریحان مین
اگر آن نہو گا ریح رہیگا محسنات کلام ریاحین ریاح رے رو سر کلمہ راجگر پارہ دل
مناسب یکدیگر اور وطاے این الاختلاف متن مطبوعہ مین وراد کی جگہ درآ و از
اور آن ریحان کے بجائے آن نہ ریحان اور باد و ہوا کے بجائے باد ہوا باضافت غلط ہی
نکتہ غنچ غنچہ از فیض چشمہاے ہاے ہبت حق ست ازان ہر سر ہزار عاشق دار دو
شق سینہ شقائق از داغ الف اُلفت احدیت ست ازان در عقب صد تابع دارد
قطعہ گر نقاب غنچہ بکشاے ز شوق + نہج او آشفتہ بینی از وصال + ور دل لالہ بجوی
بنگری + در شفق از خون دل جام ہلال + اللغات غنج بالضم و ضمتین کرشمہ و ناز
کردن و مرد پیر ہبت بکسر اول و فتح ثانی بخشیدن شق بالفتح و التشدید شگاف شقائق
نوعی از لالہ نہج راہ پیدا و کشادہ معنے ترکیبی نثر ناز و کرشمہ غنچہ کا فیض چشمہاے ہاے
ہبت حق سے ہی اسی سبب سے ہزار عاشق اسکے سر پر ہین اور شق یعنے

شگاف سینہ شقائق کا داغ الف اُلفت احدیت سے ہی اسوجہ سے سو تابع اسکے پیچھے ہین ہزار اور سو دونون سے کثرت مراد ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر نقاب غنچہ کا کھولے یعنے اُسکے بھید سے واقف ہوئے تو دیکھے کہ اسکی نہج وراہ اُسکے شوق وصال مین کیسی آشفتہ ہورہی ہی اور جو لالہ کے دل کو ڈھونڈھے اور اسکے ساز کی جستجو کرے تو یہ جانے کہ شفق مین جو اُسکی رنگینی ہی خون دل سے ایک جام ہلال کا ہی اور جام ہلال باعتبار رنگینی وخوبی لالہ کے ایسا اُسکے عشق مین خون دل سے جام بھرے ہوے ہی **معنے معماے نثر** لفظ غنچ کا جو ہاے ہبت پر آئیگا غنچہ ہوگا اور سر پر اسکے نگین جسکے ہزار عدد ہین شقائق کا شق یعنے شگاف سینہ شقائق کا الف ہی اور آخر مین اسکے قاف جسکے سو عدد ہین الف سینہ اس لحاظ سے کہ تیسرا حرف ہی اور شق اسکے اوپر **معنے معماے قطعہ** غنچہ کا نقاب غین ہی اگر کھول ڈالا جائیگا نجہ رہیگا جسکا قلب آشفتہ نہج ہی اور دل لالہ کا ہلال ہی **محسنات کلام** ہزار عاشق دارداے بکثرت ونیز بلبل وعدد غین ایسے ہی صد تابع کہ قاف ہی سو عدد والا ونیز حرف الف اُلفت احدیت شفق لالہ خون ہلال ہر یک مناسب یکدیگر ہلال مین ابہام بھی ہی کہ بمعنی پیالہ کے بھی آتا ہی سرا ورعقب متضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے ہبت کے ہیئت اور ور دل لالہ کی جگہ وردل غلط ہی—

نکتہ لب لالہ لال بہاے ہیبت جلال وسر سبزہ سبز بہاے ہبت جمال **شعر** لالہ سرسوختہ است مشعل نورالہ + سبزہ بے پاو سر از کرمش جامہ خواہ + **اللغات** لال گنگ ہیبت ترس وخوف جلال بزرگی ہبت بخشش جمال خوبصورتی وخوش سیرتی سبز بالفتح وتشدید زاجامہ **معنے ترکیبی نثر** لب لالہ کے گنگ ہین جب سے ہی اُسکی ہبت جلال کی دیکھی ہی اور سر سبزہ کا سبز ہی کہ اُسکی ہاے ہبت کو پہونچا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لالہ سرسوختہ مشعل نورالہ ہی اور سبزہ بیسر وپا اُسی کے کرم سے جامہ خواہ ہے **معنے معماے نثر** لفظ لال جب ہے سے مقارن ہوگا لالہ ہوگا اور کلمہ سبز جو ہے کے نزدیک آئیگا سبزہ ہو جائیگا **معنے معماے شعر** لالہ کا سر لام ہی جب سوختہ ہوگا الہ حاصل ہوگا اور سبزہ کا سر

سین اور پا ہاہی جب بسیرو پا ہوگا بزرہیگا بمعنی جامہ **محسنات کلام** لب لالہ لال جلال
کہ لال اسمین بھی ہی اور سر سبزہ سبز کیسے خوب لفظ ایراد کیے ہین خوشنویسونکو ایسے لفظ مین
تو کیسے موتی پروئین سوخت کا لفظ ذکر لالہ مین کیسا ابلغ ہی کہ ایک لالہ دل سوخت بھی
ہوتا ہی ایسے ہی ہاے ہیبت اور ہاے ہبت اور جلال وجمال مناسب باہمدگر اور مشعل
کا سر سوختہ ہونا ظاہر **الاختلاف** ہیبت کے بجاے ہیئت اور دوسرا ہبت کی جگہ ہیبت
متن مطبوعہ مین غلط ہی۔

نکتہ نفس بنفسج را سروپاے برجم فلک نیلوفری کبود است وبج براطراف آن نشان
شگاف آن وتن ارجوان بہ تیغ خونچکان مہر آلہی جو السنت وارہ برفرقش علامت آن
قطعہ شدہ است بہ سروپاے بنفشہ بیمار + زنفش ورعی وی اندر ریاض لطف خدا +
درارجوان بنگر مست وسرخروے شدہ + زرج وجنبش اودراوان نشو ونما + **اللغات**
نفس بالفتح ذات ہر چیز بنفسج معرب بنفشہ بفتح اول وضم نون نام ایک دوا کا ہی قسم گیاہ
سے گل اسکا کبود ہوتا ہی بج بالفتح شگافتن ریش ارجوان معرب ارغوان بالفتح وغین
مفتوح ایک درخت ہی کہ موسم بہار مین پھولون سے سُرخ ہوجاتا ہی اور مطلق برگ
نہین رکھتا اور اور موسم مین پربرگ ہوتا ہی رعی بالفتح چریدن وچرانیدن ونگاہبانی کردن
نفش بے شبان کے چرنا رج بالفتح وتشدید جیم جنبیدن وجنبانیدن وبازداشتن نشو
بالفتح پیدا ہونا جمنا بڑھنا نما بفتح بڑھنا زیادہ ہونا **معنے ترکیبی نثر** نفس بنفسج ای ذات
بنفشہ کا سروپا بسبب رجم فلک نیلوفری کے کبود ہی یعنے بالکل فلک کی سنگ زنی سے
کبود چنانچہ بنفشہ کا پھول کبود ہوتا بھی ہی اور اسکے اطراف مین جو بج ہی یہ علامت اُسکے
شگاف کی ہی اور تن ارجوان کا تیغ خونچکان محبت آلہی سے جوان ہی ای ہمہ تن سُرخ کہ
خاصیت جوانی کی ہی جیساکہ ارجوان کا درخت ہمہ تن پھولون سے سُرخ ہوجاتا ہی اور آرہ
اسکے سر پر علامت اُس مہر کی **معنے ترکیبی قطعہ** سروپا بنفشہ بیمار کا بہ ہورہا ہی ای بھی
وبہتری اس سبب سے کہ اسنے ریاض لطف خدا مین نفش ورعی حاصل کی ہی یعنے
بے شبان اور محافظ کے بخوبی من مانتا چرنا اور اُسی لطف کی محافظت مین رہنا اور

ارجوان کو تو دیکھ کیسا مست و سرخرو ہوتا ہی اُسکی رج وجنبش سے اوان نشو و نما
یعنے موسم بہار مین **معنے معماے** نثر بنفسج کا سر و پا بج ہی اور اسکے بیچ مین نفس بنفشہ
ارجوان مین لفظ جوان موجود اور اسکے سر پر ار یعنی اره **معنے معماے قطعہ** بنفشہ کے
اول آخر لفظ به ہی اور درمیان مین نقش ارجوان کے بیچ مین رج ہی ادھر اُدھر سے اوان
محسنات کلام بنفشے کے واسطے لفظ بیمار کیسا مناسب ہی کہ بیمارون کا علاج بھی ہی
علی ہذا لفظ به جو صحت و تندرستی پر دلالت کرتا ہی رجم او رنج اور نشان اور شگاف
اور تیغ اور اره سب مراعات و مناسبات سے ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین برجم کی
جگہ برخم کہ زخم سے کبود نہین ہوتا اور نج کے بجاے ذبح اور به تیغ کی جگہ صرف تیغ اور
نفش کے ٹھکانے نقش اور رعی کے بجاے ورع اور رج و جنبش کی جگہ رُخ و خنش
غلط لکھا ہی۔

نکتہ روی یاسمن بعد از یاس بہمن لطف ذو المنن بمن و طراوت چمن میرساند و
ورق نسترن بعد از نس یعنے خشکی بدن بسرمایہ نم نماے ندی دل تر میگرداند **قطعہ**
یاسمن را بنا نگر در یمن + کہ اساسش ز من رحمت اوست + نسترن را نگر کہ ستر درون +
دائم از پردہاے عصمت اوست + **اللغات** یاسمن یاسمین ہندی چنبیلی یاس
بفتح و سکون عذاب و سختی یاس ناامیدی بہمن نام ماه سرما کہ سخت خزان کا وقت
ہی من بالفتح و تشدید میم نعمت و احسان نسترن ہندی سیوتی نس بالفتح و التشدید
خشک ہونا نما افزایش کرنا اور زیادہ ہونا ندی بخشش یمن بالضم خجستہ ہونا **معنے**
ترکیبی نثر رو یاسمن کو بعد یاس و عذاب ماه بہمن کے کہ مہینہ خزان کا ہی لطف ذو المنن
کا من و طراوت چمن کو پہونچاتا ہی اور ورق نسترن کو بعد نس اور خشک ہوجانے
کے سرمایہ نم نماے ندی سے دل تر کرتا ہی اسکا فاعل بھی لطف ذو المنن کا ہی یعنے
اپنے لطف سے نم افزایش و بالیدگی بخشتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** یاسمن کی بنا تو دیکھ
کیسی یمن مین واقع ہوئی ہی کہ اساس اُسکی من رحمت خدا سے ہی اور نسترن کو
دیکھ کہ اُسکے درون مین جو ستر ہی اور ہمیشہ یہ اُسکے پردون عصمت کا ہی یعنے اُسکی

عصمتونکا جز ہی **معنے معماے نثر** یاسمن کا رو یاس ہی اور باو یا معما مین یکسان یا یاس ہی
جب یاس یا باس من کو پہونچیگا یاسمن ہوگا اور نسترن مین نس وتر دونون موجود
معنے معماے قطعہ یاسمن کا اول آخر یمن اور جب اسکے بیچ مین لفظ اس آئیگا
یاسمن ہوجائیگا نسترن کے درون مین ستر موجود اور جب اسکے اطراف مین نون
کے پردے ادھر اُدھر ہونگے نسترن ہوگا **محسنات کلام** اس نکتہ مین کیسے لفظ
جمع ہین یاسمن بہمن ذوالمنن من چمن نسترن بدن نم نماندی سر کلمہ نون اور انکے سوا
الاختلاف متن مطبوعہ مین بعد یاس کے بجاے بہمن کے یمن ہی اور بعد ذوالمنن کے
بجاے بن یمن اور نس کی جگہ النس غلط ہی۔
نکتہ نرگس سر افگندہ را سکر دل از جام تخمیر اوست لاجرم سکرانست کہ با عصا سرنگون
میگردد و گلنار گردن کشیدہ در کنار نار از اثار تنویر اوست ازان حرف نفی در کار خود
خود کشیدہ **قطعہ** اگر راے نرجس منور ز حق + نبا شد بود عین نامش نجس + شدے
جل او نار اگر جلنار + نبودی ز نور خدا مقتبس + **اللغات** سکر بالضم مستی اور مست ہونا
تخمیر سرشتن سکران بالضم مست گلنار ایک قسم گل ہی صد برگ مثل گل انار کے لیکن
اس سے غیر تنویر روشن ہونا اور روشن کرنا نرجس بکسر جیم معرب نرگس جلنار معرب
گل نار جل بضم وتشدید لام ہندی جھول مقتبس نور چننے والا **معنے ترکیبی نثر**
نرگس سر افگندہ مین جیسا کہ وہ سر افگندہ ہوتا ہی مستی و سکر اُسکا خمیر ہی چنانچہ نرگس
قدح خوار کہتے ہین اور یہ مستی اُسکی اُسیکے جام دل سے ہی یعنے ذاتی اور سرشتی
اسی واسطے اُسکے عشق مین سکران ہی کہ با وصف عصا کے سرنگون ہوتا ہی اور عصا ڈنڈی
اُسکی جسپر گل سرنگون ہوتا ہی اور گلنار گردن کشیدہ کہ اسکی گردن اونچی ہوتی ہے
اسکی بغل و کنار مین نار ہی جو اُسی کی تنویر سے ہی اور اُسی نے روشن کردی ہے
اس سبب سے خود یہ حرف نفی کو اپنے کام مین لایا ہی اور آپکو نفی کیے ہوے ہی
معنے ترکیبی قطعہ اگر راے نرگس کی حق تعالی شانہ سے منور نہو تو عین نام اُسکا
نجس ہوا ای خاص نجس اور جلنار کی جل اگر نور خدا سے نور چنے ہوے نہوئے تو نار ہی ہوئے

اور اسکو سوختہ برشتہ کردے **معنے معماے** نثر نرگس کا سر نون ہی افگندہ ہونے اور مقلوب ہونیسے
سکر ہوتا ہی سکران مین الف عصا ہی جب یہ سرنگون ہوگا تو مقلوب باقی کا نرگس ہوگا گردن
گلنار کی لام جو کھینچ لیا جائیگا گنار رہیگا اور گلنار مین لن حرف نفی کا بھی موجود جب کا رکے
درمیان مین پڑیگا گلنار ہوجائیگا **معنے معماے قطعہ** نرجس مین را نہونے سے نجس
رہتا ہی جل اور نار جمع ہونے سے جلنار ہوتا ہی **الاختلاف** خلاصہ تحریر شارح کا یہ ہی کہ
کاف فارسی منجملہ حروف عربی کے نہین ہی اسوجہ سے مصرح نے نرگس وگلنار کو نرجس
اور جلنار کہا ہی اس خصوصیت کے بیان کی توجب ضرورت ہوتی کہ کتاب عربی زبان
مین ہوتی اور عربی مین ابدال کاف وجیم مین کچھ کلام بھی ہوتا اور مصرح ہی نے
بدل لیا ہوتا جبکہ یہ ابدال ذائع اور شائع ہی تو اس توضیح وخصوصیت کی ضرورت کیا
آخر عربی مین تو ان گلون کو اس ابدال کے ساتھ اپنے محاورہ مین لاتے ہونگے مصرح نے
جس موقع پر اپنا کام نکلتا سمجھا وہ مذکور کیا اسی لیے کبھی نرگس وگلنار کہا کبھی نرجس وجلنار
مستعمل کیا کہ صحیح دونون ہین متن مطبوعہ مین سکران کی جگہ شکران غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش نون نیش خار بر سرین نسرین نشان تیزی توسن عمر نافرجام ست
وداغ منیم یعنے جور بر ران ضیمران سمت سمت ابلق ایام **رباعی** نسرین کہ بہ نسرین
فلک دارد رنگ + بنمودہ ز خار مخلب صید بچنگ + آوردہ سپر غم سپرے بر سر غم +
کز خار خزان ہی رسد ناوک جنگ + **اللغات** نسرین بضم ویاے معروف ہندی چوتر
اور طرف پائین انسان نسترن ہندی سیوتی نافرجام بدانجام ضیمران بالفتح ویاے
تحتانی نازبو سمت بالفتح راہ راست وقصد وروش وبکسر وفتح میم داغ ونشان ونقش
سمات جمع نسرین تثنیہ نسر طایر اور نسر واقع کا کہ وہ شکلین ہین بصورت گدھ کے ایک
اوڑتا ہوا ایک پڑا ہوا مخلب بالکسر میم چنگل مرغ شکاری سپر غم نازبو **معنے ترکیبی نثر**
مصرح کہتے ہین کہ ایدرویش نسرین کے سرین پر جو نون نیش خار کا رکھا ہوا ہی نشان
تیزی توسن عمر نافرجام کا ہی کہ عمر اسکی بہت جلدی گذران ہی بقا وقیام نہین رکھتی بلکہ
نیش خار کا اسکے سرین پر اسی غرض سے لگا ہوا ہی اور خار وگل کا ساتھ ہوتا ہی ہی

اور داغ ضنیم یعنے جور کا جو ضیمران کی ران پر رکھا ہی نشان چال چلن ابلق ایام کا ہی کہ
بہت جلدی موافق اپنی روش کے اسپر ظلم کریگا اور اکثر گھوڑون کی ران و سرین پر
داغ ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے نسرین اور نسرین فلک دونون کا ایکرنگ
وایک حال ہی جیسے اُس نسرین فلک کے جنگل مین مخلب سے خار ہین اس نسرین
مین بھی خار اور سپر غم نے غم کے سر پر سپر لگائی ہی کہ خار خزان سے ناوک جنگ کے آتے
رہتے ہین **معنے معماے نثر** نسرین کے سرین پر نون نیش خار کا موجود اور داغ ضنیم کا
ران ضیمران پر سمت سمت تجنیس تام **معنے معماے قطعہ** نسرین نسرین تجنیس تام غم کے
سر پر سپر لانے سے سپر غم ہوتا ہی **محسنات کلام** نون نیش نسرین نشان نافرجام سرکلہ
نون توسن ابلق مرادف اور ران و سرین مناسب یکدیگر اور علاوہ اسکے **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین بجاے خار چار نسرین کی جگہ نسترین ضنیم کے بجاے صنم ضیمران کے ٹھکانے
ضمیران سمت سمت مین دوسرا سمت و صمت آخر مصرعہ مین بجاے جنگ چنگ۔

نکتہ اے درویش سرسرو بارہ غیرت شاخ شاخ ست کہ رو در جانب خود دارد و بید
ازان نام خلاف برآوردہ کہ دست در پاے بید یعنے غیر زدہ **مثنوی** ناروان را نار
وحدت بر سرست + زان دلش از نور آن نام آورست + یافتہ شمشاد شم از لطف
دوست + عاقبت شاد از نسیم لطف اوست + **اللغات** شاخ شاخ پارہ پارہ
خلاف بکسر بید بید نام دیو ماثر ندران و بیہودہ و نام کرم کہ پشمینہ کو خراب کرتا ہی
ناروں و ناربن بضم چہارم درخت انار کا شمشاد بالکسر نام درخت کہ خوشنما ہوتا ہی
اسواسطے اُسکو سروسے کہتے ہین شم بالفتح و تشدید میم بو **معنے ترکیبی نثر** سر سرو کا
ارہ غیرت سے شاخ شاخ ہی اسلیے روا اپنی طرف کو کیے ہی جیسا کہ خجل اور شرمندہ کا حال
ہوتا ہی کہ اوروں سے مُنہ چُراتا ہی اور بید کا نام اس سبب سے خلاف کے ساتھ مشہور
ہوا کہ اسنے ہاتھ پاے بید مین رکھا ہی یعنے پاے غیر مین **معنے ترکیبی قطعہ** ناروں
کے سر پر نار وحدت کی ہی اس سبب سے دل اُسکا اُسکے نور سے نام آور ہی اور شمشاد
نے بو لطف دوست کی پائی ہی آخر اُس لطف کی نسیم سے شاد ہی **معنے معماے نثر**

سر سرو سے ارادہ سین کا ہی جسکو ارہ کہا ہی باعتبار دندانون کے اور رو اسکی جانب مین پڑا ہی
بید مین بعد با کے لفظ ید بمعنی دست کے ہی اور با سے مقصود یا کہ معما مین دونون ایک ہین
بید بید تجنیس تام معنے معماے قطعہ نارون کو تحلیل کرکے نار کو الگ کیا ہی جو نارون
کے سر پہ ہی پھر نار سے رے کو لیکر جسکا نور آن ایا ہی یعنے نور جو ہی اسکی رے جس سے
رون کرکے پھر رون کو قلب کیا کہ نور ہوا اور نیز نارون قلب نور آن کا ہی شمشاد مین
شم اور شاد اول آخر مین موجود محسنات کلام رو درجانب خود دارد دکیسا خوب ہی
کہ سر سرو کا اسکی جانب یعنے رو کی جانب ہی بر آوردہ بید کے لیے کیا ہی ابلغ ہی کہ بر
پھل کے معنے مین بھی ہی اور بید بے پھل مشہور مگر بقول بعض بید مین بھی پھل پھول
ہوتا ہی نارون نار نور نام سر کلمہ نون اور نار نور متضاد –

حکایت یکی از دوستان در طرف بوستان ہمچو نون زبان وربستہ بود وچون دال خمیدہ
در دامن وروی نشستہ غنچہ وار سر نیاز در جیب وعبہر صفت چشم با رہب دل در
مراقبہ غیر یکی گفتش سر نظارہ برز بر کن تا نور اشجار مطالعہ کنی گفت تو نیز سر نظر در پیش دار
تا نور اسرار مشاہدہ نمائی **قطعہ** تن سالک روان در گلستان ست + بگشت گلستان
زان رغبتش نیست + دل راہب بہار ست از معانی + ازان عزم چمن در خلوتش
نیست + **اللغات** عبہر بالفتح کلغی ونرگس وچنبیلی وبزرگ واکندہ گوشت ونازک
ودراز ہر چیز رہب بالفتح ترسیدن نظارہ بالفتح دیکھنا کسی چیز کو راہب پارسا وعابد
ترسایان مراقبہ کوئی چیز کسی سے اُمید رکھنا اور کسی سے ڈرنا **معنے ترکیبی نثر** ایک نے
دوستو نسے طرف بوستان مین مانند نون کے جیسا کہ بوستان کی طرف مین واقع ہی
زبان بند کی تھی اور دال کی طرح خمیدہ کنارہ ایک ورد یعنے گلاب کے بیٹھا تھا
غنچے کے مانند سر نیاز کا گریبان مین جھکائے اور عبہر کے مانند چشم با رہب وخوف دل
چشم داشت غیب مین لگائے یعنے وہ واردات کہ اُسکے دل پہ نازل ہقین اُسپر آنکھ
لگائے تھا ایک نے اُس سے کہا سر نظارہ کا اُٹھا تا نور اشجار کا مطالعہ کرے یعنے گلون کا
تماشا کرے کہا تو کیون نہین سر نظر کا درپیش رکھتا تو نور اسرار کا مشاہدہ کرے

معنے ترکیبی قطعہ تن سالک کا ہر وقت گلستان مین روان ہی اسی سبب سے اُسکو رغبت سیر و گلگشت گلستان کی نہین ہی یعنے سیر گلستان مقامات عالیہ کو پہونچا ہوا ہی وہ اس سیر کو کیا کرتا ہی دل راہب خلوت نشین کا معانی سے بہار ہی اسی سبب سے اُسکو خلوت مین عزم سیر چمن کا نہین ہی یعنے خلوت ہی اُسکو بہار ہو رہی ہی اور خلوت ہی مین چمن ڈھونڈھتا ہی معنے معمائے نثر دوستان اور بوستان دونون کی طرف مین نون ہی اور نون ماہی جو خاموش ہی دامن ورد کا حرف دال کہ خمیدگی اُسکی ظاہر ہی نیاز کا نون ہی جیب غنچہ مین واقع رہب کا قلب ہی جب چشم کہ عین ہی بہر پر آئیگی عبہر ہوگا نظارہ کا نون ہی جب نور مین اسکا زبر کرینگے نور ہوگا بمعنی کلیون کے اور سر نظر کا بھی نون جو نور مین ہی اگر اسکو پیش کرینگے نور ہوگا بمعنی روشنی نور بالفتح و نور بالضم تجنیس تام سے معنے معمائے قطعہ گلستان کے کشتہ سے تن سالک حاصل ہوتا ہی راہب کا قلب بہار لیکن یہ مستوی ہی پہلا غیر مستوی محسنات کلام دوستان بوستان نوعے از تجنیس دال دامن ورد سب مین دال رہب دل معنے ترکیبی و معمائی دونون مین کیسا خوب ہی نظارہ نظر زبر پیش کیا ہی بیش الفاظ ہین و مثل خلک الاختلاف متن مطبوعہ مین عبہر کو بہر۔

فصل فی المثمرات الاشجار وطیبات الاثمار

نکتہ الف خرما دار مستوی اوست کہ سرو برگش خرم ست و کاف انگور فرع کجی اوست کہ اطراف و اغصانش انور ست قطعہ تمر از ان رو بود نقش ثمر + کوست اصل و میوہا فرعش دگر + عین عنقود از ہمہ میوہ کہ بود + برسر آمد چون زرعین از نقود + اللغات مستوی راست و مستقیم اغصان بالفتح شاخہا جمع غصن انور بالفتح روشن تر تمر بالفتح خرما تمرہ واحد ثمر بفتحتین ہر درخت کا پھل عنقود بالضم خوشہ انگور نقود جمع نقد کہ بمعنی ذات کے بھی ہی دار درخت معنے ترکیبی نثر خرما کا الف گویا سیدھا درخت اسکا ہی کہ سرو برگ اُسکے خرم ہین اور کاف انگور کا فرع کج جیسے کہ ہوتے ہین جسکے

اطراف و اغصان انور ہین **معنے ترکیبی قطعہ** تمر و ثمر جو ایک نقش رکھتے ہین یہ وجہ ہی
کہ تمر جملہ ثمر کی اصل ہی اور سب فرع عنقود کی عین ہر میوہ کی ہی سب کی سر آمد ہی مثل
زر عین و خالص کے جیسے نقود مین زر عین سر آمد ہوتا ہی **معنے معماے نثر** خرما کا الف
گویا درخت اور سرو برگ اسکا لفظ خرم عیان انگور کے درمیان مین کاف اور اطراف
سے اُسکے انور حاصل **معنے معماے قطعہ** تمر ثمر تصحیف یکدگر نقود کے سر پر عین آنے سے
عنقود ہوتا ہی **محسنات کلام** لفظ سرو برگ کیسا ابلغ ہی کہ خرم سر خرما کا بھی ہی اور
نیز بمعنی ساماں بر سر آمد کیا ہی بلیغ کہ عنقود کے سر پر عین ہی اور بمعنی غالب نیز اور من
وراے ذلک **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے خرما د ار خرما وار بجاے کجی منحنی
اغصان کی جگہ اعضا غلط ہی -

نکتہ تین بہ نیت دل آگاہست ازان بحلاوت ایمان محلاست و انار را صورت اثار
رحمۃ اللہ ست لاجرم جرم او ہئیت انا ئیست کہ راے ہمگنان درپے دارد **مثنوی**
انجیر دل ار بجی زغم تافت + زان بود کہ از خدا قسم یافت + بیجد زحق ست رنگ رمان +
زان در دل اوست آب حیوان + **اللغات** تین بیاے معروف انجیر محلا بالضم و تشدید
لام حلاوت کردہ شدنا ے بالتسلی ار بجی اسکا ترجمہ جو نجات پاے از خدا قسم یافت
اشارہ بہ والتین یعنے قسم ہی انجیر کی رمان بالضم و تشدید میم انار **معنے ترکیبی نثر**
تین خود نیت دل آگاہ کی ہی اسی سبب سے ایمان کیسی حلاوت رکھتا ہی کہ ایمان کیواسطے
جان شیرین کھو دیتے ہین اور انار مین صورت اثار رحمۃ اللہ کے ہین بس ضرور جرم
اُسکا ایک انا ہی کہ راے سب کی اُسکے پیچھے ہی انا بمعنی ظرف مطلب یہ کہ ہر ایک اُسکا
خواہان اور خواستگار ہی اور سب کی نیت اُسمین لگی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** انجیر کے
دل نے جو نجات غم سے پائی اس سبب سے ہی کہ خداے تعالیٰ نے اُسکی قرآن شریف
مین قسم کھائی ہی اور فرمایا والتین یعنے قسم ہی انجیر کی ایسی عزت اسکو بخشی ہی اور
رمان حق تعالیٰ سے اسکو رنگ بیحد ملا ہی یعنے قوت و توانائی یا خوبی یا رونق و لطافت
یا شیرین کاری کہ یہ سب معنے رنگ کے ہین اسی سبب سے اُسکے دل مین آب حیوان ہی

ای مایہ حیات اسواسطے کہ متقوی دل وجگر ہی معنے معماے نشترتین کا دل نیت ہے
انار انثار تصحیف انار کا ایک جزانا ہی بمعنی ظرف اور را پیچھے اسکے معنے معماے قطعہ
انجیر کا دل ار بخی ہی حد رمان کی رن مخفف رنج جب لفظ ما اسمین آئیگا رمان ہوجائیگا محسنات
کلام لاجرم جرم تجنیس زائد انار وپے مرادف حلاوت ومحلا اشتقاق الاختلاف
شارح لکھتے ہین کہ تیسرے مصرعہ مین یعنے بحید زحق ست رنگ رمان + بعض نے زحق بزاے
معجمہ بعض نے رحق براے حطلہ بمعنی سراب بنغیش کے لکھا ہی اور کہا کہ رنگ رمان کا مثل
شراب کے ہی اسوجہ سے کہ ما اسکے دل مین واقع ہوا کہ آب ہی اور مانند دل شراب
اورجنھون نے زحق تجویز کیا اُسکے یہ معنے کہ خداے تعالی نے انار کو جو رنگ سُرخ غالب
عطا فرمایا اسوجہ سے ہی کہ دل مین اُسکے آب مخلوق ہوا اس سبب سے کہ جس چیز کا
رنگ اُسکے پارہ اجزا سے غالب ہو اُسکے ہمراہ اب کرتا ہی تا کم ہوجاے انتہی یہ معنے
حضرت شارح کے ہین اور بعینہ ترجمہ اُنکی عبارت کا مجکو تو رحق براے حطلہ شراب کے معنے
مین ملا نہین البتہ رحیق بہر خلاف لغت کیا اعتبار اسکے سوا دوسرے مصرعہ مین ازان
علت کے واسطے ہی بس مصرعہ اول مین جب تک وجہ علت کی قایم نہوگی علت کیسے
صحیح ہوگی شاید شارحین نے رنگ کے معنے پر نظر نہین کی الغرض مین نے بھی اپنے معنے
لکھدیے اُسکے بھی وللناظرین خیار متن مطبوعہ مین تین کو تبن محلا کو مجلا ار بخی کا ازبخی
خدا قسم کی جگہ حد قسم غلط ہی۔

نکتہ امرود طنبور شکل کوی رودیست کہ بر رویش از الف تا میم پردہ بستہ اند اما بسلوک
سفرجل صوفی لباس بہ از السنت کہ زردہ آبے نقش را براے سف رجل مید ہد قطعہ
امرود ہین کدوے عسل از شراب حق + از شاخ سرنگون شدہ یعنے کہ دور ماست +
سجلیست آبے از فیضان الہ ازان + فریست درمیان وی وبہ زمیو ہاست +
اللغات امرود ایک قسم بہی طنبور وطنبورہ بالضم نام ساز معرب تونبرہ بمعنے کدوے تلخ
اورطنبورہ بھی کدو سے ہوتا ہی بقول بعض تنبورہ در اصل دنب برہ جسکو دنبہ کہتے ہین
بس اسکی شکل کے موافق یہ نام رکھا گیا رود نہر اور باجہ سفرجل میوہ بہی کہ اسکو بہ اور

آبی بھی کہتے ہین زردہ بھی واسپ زردرنگ آبی بھی وسرکش سف بالفتح وتشدید فار فتن
مرغ برزمین رجل بالکسر پا سجل بکسرتین وتشدید لام چک یا جھرونامہ کہ بمہرودستخط قاضی
کے ہو بہ بمعنی بہی وبہتر معنے ترکیبی نثر امرود جو بشکل طنبور کے ہی گویا ایک رود ہی جس پر
الف سے میم تک پردے باندھے ہین یعنے اکتالیس جیسے کہ طنبور مین ہوتے ہین لیکن چلن
مین سفرجل صوفی لباس اُس سے بہ ہی اور بہتر کہ زردہ آبی نقش کو واسطے سف کے رجل
دیتی ہی یعنے زمین پر چلنے پھرنے کو معنے ترکیبی قطعہ امرود کو تو دیکھ ایک کدو عسل کا
بھرا شراب حق سے ہی اور شراب ہر شی پینے کی یعنے شیرین شربت حق سے گویا کدو شہد کا
بھرا ہوا ہی اور آبی فیض آلہی سے ایک سجل اور سند ہی اس سبب سے اُسمین ایک
فر ہی اور سب میوون سے بہ اور بہتر ہی معنے معماے نثر لفظ رود کے مُنھ پر جب الف
ومیم سے پردہ باندھا جائیگا امرود ہوگا سفرجل کی تحلیل سے سف اور رجل حاصل
ہوتا ہی آبی آبی تجنیس تام معنے معماے قطعہ امرود سرنگون دور ماہی سجل کے
درمیان مین فرلانے سے سفرجل ہوتا ہی محسنات کلام تا میم کیا اچھا کہکے الف ومیم
الگ کردیا ہی اور رود کو الگ رود وطنبور اور پردہ مناسب یکدیگر سفرجل آبی بہ
زردہ مراعات ونیز زردہ بمعنی اسپ اسکے مناسب سف اور رجل آبی بمعنی سرکش
وبہی اور رجل بمعنے پا اور زردہ بمعنی اسپ وبہی انمین بنظر معنے ایک دوسرے کے
ایہام بہ از انست بہی ایسے ہی کدو اور طنبور اور شراب اور سرنگون کہ طنبور ورود
بھی سرنگون ہوتے ہین اور بہی اکثر سرنگون ہوتی ہی اور علی ہذا فتامل **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین سلوک کی جگہ سکوک لکھا ہی مخفی نرہے اصل کتاب اور متن مطبوعہ
دونون مین براے سفرجل میدہد اس صورت پر لکھا ہی اور شارح نے ہنگام تحلیل اُسکو
سفر اور جل لکھا جسکے معنے ترکیبی سفر اور جھول کے کچھ سمجھ مین نہین آتے تھے اور زردہ
اور سلوک اور آبی کی رعایت سے اور نیز تحلیل کی رو سے سف ورجل مناسب
معلوم ہوا اسواسطے مین نے تو یہی بنادیا آیندہ ناظرین جو اچھا جانین وہ اچھا ہی
نکتہ عذار سیب از لف روے آتشین ومہر سیمین ذقنان گلگون ست ولب

شفتالو را تا دل بولاے لعل شیرین دہنان دادہ رونق افزودہ **قطعہ** سیب را صورت سیب ست بہ بستان جمال + زین سبب ہست بسے بیسر و پا مائل او + خوخ را با لب خوبان شکر خا خو نیست ٭ آتش سینہ ازان خوست بخوی دل او + **اللغات** عذار بکسر رخسار تف بالفتح گرمی شفتالو میوہ معروف و بوسہ ولا بکسر محبت و دوستی سیب بالفتح بخشش و احسان و بیاے مجہول میوہ معروف خوخ بالفتح و ہر دو خاے معجمہ شفتالو **معنے ترکیبی نثر** یعنے سیب کے رخسار جو سرخ و گلگون ہو رہے ہین یہ سب اثر گرمی محبت روے آتشین اور مہر سیمین ذقنون کا ہی جن مین جلوہ جمال شاہد حقیقی کا ہی اور لب شفتالو نے جب سے دل دوستی لب شیرین دہنو نمین دیا رونق اُسکے کام کی بڑھ گئی **معنے ترکیبی قطعہ** سیب کی صورت سیب کی ہی باغ جمال مین اسی سبب سے بہت بے سر و پا اُسکی طرف مائل ہین کہ اُسمین عطا و بخشش ہی خوخ کو لب شکر خا خوبون سے ایک خو ہی یعنے عادت و خوگری کہ اُسی خوگری کے سبب سے آگ سینہ کی اسکے خوے دل مین ہی **معنے معماے نثر** سیب کو تفاح کہتے ہین اور تفاح کا رخسار تف ہی شفتالو مین شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کا دل آلو جب آلو دل شفت کو دے گا شفتالو ہوگا **معنے معماے قطعہ** سیب سیب تجنیس تام سبب ان کا تصحیف بلیسر و پا کے اول جز سے جو بیس ہی جھکانے سے سیب نکلتا ہی جسکا اشارہ مائل ہی خوخ کا دل بھی خوخ ہی **محسنات کلام** الف اور تفاح اور لب اور شفتالو کہ اسمین شفت بمعنی لب کے ہی اور ولا کہ اسکا قلب آلو ہی اور لعل کہ مراد لب سے ہی اور لب کے لیے دہنان کیسی خوبی رکھتے ہین اور لفظ تا یا لفظ شفتالو کہ اسمین بھی تا ہی۔

نکتہ درون مشمش از رنگ عاشقانہ شمے یافتہ کہ دل او از تکراران با نوا ست و روے فرصاد از خون جگر فرے دارد ازان چوب اصلش از صاد صفیر عشاق با صدا ست **قطعہ** درون دارد دل خستہ ز درد + روے زرد آلو ازین رو ہست زرد + تو دیکتا برگ دارد از بہشت + و دازان دیدست دراصل سرشت + **اللغات** مشمش بکسر ہر دو میم زرد آلو جسے خوبانی بھی کہتے ہین شم بو نوا آواز و نام پردہ و توشہ و سامان فرصاد بالکسر توت عشاق جمع عاشق و نام پردہ صدا آواز خستہ

کوٹھری تود مبدل توت برگ معروف وساماں نود بالفتح والتشدید دوستی ومحبت **معنے** ترکیبی نشتر مشمش اندرسے زرد ہوتی ہی وجہ اسکی یہ کہ رنگ عاشقانہ سے ایک ادنیٰ شمہ و بوا سنے پائی ہی کہ دل اسکا اسی تکرار شم سے یا تو اوپر ساماں ہی اور زرد فرصاد کا خون جگر سے ایک فر عظیم رکھتا ہی اسی سبب سے اُسکی اصل لکڑی صفیر عشاق سے باصدا ہی اور توت کی لکڑی سے اکثر ستار وطنبورہ وغیرہ کی ڈانڈ بناتے ہین خون جگر سرخی فرصاد سے ظاہر **معنے ترکیبی قطعہ** زرد آلو کا روجو زرد ہو رہا ہی اس سبب سے ہی کہ اپنے درون مین دل خستہ رکھتا ہی درد عشق سے تود کہ اپنی صفت مین یکتا ہی اور برگ بہشت سے ہا برگ اسنے اپنی اصل سرشت مین وداد سے وددسے دیکھی ہی جو اس برگ و ساز کو پہونچا ہی تود یکتا اس سبب سے کہ اسکا گچھا نہین ہوتا ایک ایک ہوتا ہی برگ بہشت بسبب شیرینی میوہ وگنجائی برگ درخت کے **معنے معماے** نشتر مشمش مین دومش ہین دونون کا مقلوب دوشم اور دونون شم مقلوب کے دومش کہ دومش کا مجموع مشمش ہی اور پہلا شین دوسرا میم ملانے سے شم اور پہلا میم اور دوسرا شین ملانے سے مش کہ دونون شم کے مقلوب سے مش اور دونون مش کے مقلوب سے شم حاصل ہوتا ہی موافق ایما تکرار کے فرصاد کا روفر اور لفظ صاد جب اسکی اصل ہوگا فرصاد ہو جائیگا اور یہ بھی متبادر ہی کہ فرصاد مین الف بمنزلہ چوب کے ہی جب یہ اصل اس لفظ کا ہوگا صدا ہو جائیگا جیسا کہ اشارہ چوب اصلش اور باصدا کا ہی **معنے معماے قطعہ** روزرد آلو کا لفظ زرد ہی تود کے اول مین ایک تا ہی اور نیچے اسکے لفظ ود **محسنات کلام** بانوا کیسا بلیغ ہی جسکے **معنے** راگ وساماں دونون کے ہین نوا و عشاق کہ نام پردون کا ہی اور نوا وصدا بمعنی آواز باہم مناسب فرصاد اصل صاد صفیر صدا سر کلمہ صاد خستہ مین ایہام ہی کہ زخمی وکٹھرے دونون معنے کو شامل **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بانوا کو بانوا زبہشت کی جگہ در بہشت غلط ہی۔

نکتہ نہال جوز الفیست کہ چون قامت اہل ہمت کف بدامن جوزا میرساند و مین

بادام دانہ ایست کہ چون چشم اہل حسن پاے ہمگنان را بدام می آرد **قطعہ** الجوزا مثل الحور من جمعہ + وکم للفیف مولف بین الورای + واللوز یحکی من طرائف عینہ + فوجدتہ فی القلب زعلا اذتری + **اللغات** نہال بکسر درخت نو تر و تازہ جوز معرب کوز ہندی اخروٹ و وسط چیزے جوزا بالفتح ایک برج ہی جسکو دو پیکر کہتے ہین اور نیز نام ایک شکل کا اشکال فلکی سے کہ یہ بھی فلک ہشتم پر ہی حور بالفتح قعر اور تگ کسی چیز کا لفیف بروزن فعیل پیچیدہ و درہم شدہ مولف بضم میم و فتح ہمزہ کہ بصورت واو کے ہی الفت دینے والا اور جمع کنندہ چیزہاے متفرق با ہمدگر لوز بالفتح بادام یحکی ای حکایت میکند طرائف جمع طریف مال نو اور میوہ وغیرہ نادر و غریب زول بالفتح شگفت اور مرد سبک ظریف و مرد دلیر اذتری یعنے جب وقت دیکھے گا تو **معنے ترکیبی نثر** یعنے درخت تر و تازہ جوز کا ایک الف ہی راست و مستقیم کہ مثل قامت اہل ہمت کے کف دامن جوزا مین پہونچاتا ہی یعنے ایسا بزرگ و بلند ہی کہ دامن جوزا کا پکڑا ہی جو فلک ہشتم پر ہی اور عین بادام ای ذات بادام ایک دانہ ہی کہ مثل چشم حسینون کے سب کے پانون جال مین پھانستا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جوز مثل حور کے ہی اپنے جمع ہونے سے یعنے جیسے کہ حور قعر و تنگ کو کہتے ہین اور اسمین ہر چیز جمع رہتی ہی اور مثل لفیف کے ہی جو شی پیچیدہ درہم شدہ کو کہتے ہین یعنے مثل لفیف کے مولف پیچیدہ اور مجتمع کا جمع کرنے والا درمیان مخلوقی کے کہ یہ سب صفتین اسکی ظاہر و باطن سے ظاہر اور لوز جو بصورت عین کے ہی اسنے جو طرائف نادر غریب دیکھے ہین بزبان حال نقل کرتا ہی جسوقت تو اسکو دیکھیگا تو اسکے قلب کو زول پائیگا یعنے دل اسکا شگفت و عجائبات سے بھرا ہی یہ خیالات انکی صورت اور مغز و پوست سے پیدا کیے ہین **معنے معماے نثر** الف نہال جوز جو جوز کا دامن پکڑیگا جوزا ہو جائیگا اور دامن جوزا کا الف ہی بادام کے اول با ہی تصحیف با اور پا کے نیچے دام **معنے معماے قطعہ** جوز و حور تصحیف لفیف و مولف اشتقاق لوز کا قلب زول **محسنات کلام** نہال و قامت اور عین و بادام اور بادام مین دام

جسکے لیئے دانہ اور مثل انکے الاختلاف اس نکتہ مین میرا اور شارح اور اصل کتاب کا
بڑا اختلاف ہی شارح نے الجوز مثل الجور بمعنی ظلم کے لیا ہی اور مین نے جور بمعنی قعر و تنگ
بجاے جور شارح نے من موصولہ مین سے من جارہ شارح نے لبیب بمعنی عاقل کے
مین نے لفیف بمعنی شی پیچیدہ برعایت مولف کہ لبیب کے کچھ معنے نہین ہوتے نہ مولف
سے اسکو کچھ مناسبت اور بجاے کذا اللبیب کے کا اللفیف اور خود شارح نے بعد
اتخاذ کے کذا اللبیب پر تقاعد بھی کیا ہی اور بجاے من طرایف عینہ کے عمینہ اور عمین
بمعنی کور کہ مجکو لغت مین نہ یہ لفظ ملا نہ معنے طے طریف کے معنے وہ مال جو دزدی او
نابکاری سے ہاتھ آئے زول وہ چیز جو مجرمون کی گردن مین ڈالتے ہین اور مین نے
طریف اور زول کے معنے لغت سے لکھے ہین یہ جانے کونسی لغت سے لکھتے ہین اب دل مین
ہی کہ بجنسہ خلاصہ تقریر شارح کا بھی لکھدون اگرچہ تطویل لاطائل ہی لکھتے ہین جو کوئی
کہ عاقل ہی ملاحظہ جمیع احوال مخلوقات کا کرکے قوت متخیلہ مین سبکو جمع کرتا ہی اور مراد
تالیف سے بھی اجتماع ہی بعد اسکے نیک و بد مین اشیا کے امتیاز کرتا ہی جو اچھی ہی اختیار
کرتا ہی اور بد سے احتراز لیکن لفظ کذا اللبیب اس معنے سے چندان مناسبت نہین رکھتا
بادام مشابہ چشم کورون کے ہی اور اسکے اور مغز جو اسکے درون مین ہی اسکو چھپایا
اس سے مال دزدی کا معلوم ہوتا ہی جسکی حفاظت مین نہایت احتیاط عمل مین لایا ہی
یہی سبب ہی کہ اسکے نام مین یہ بات پیدا ہوئی کہ اگر قلب کرین زول ہوتا ہی کہ
بمعنی غل کے ہی بس معنے بیت کے یہ ہین کہ جوز مانند جور کے ہی جو کوئی جمع کرتا ہی اسکو
یعنے جمع کرنا اسکا سبب جور و ظلم کا ہی کہ وہ شخص اپنے اوپر کرتا ہی اور ایسا خرد مند
جمع اشیا کا اپنی خاطر کے خزانہ مین کرتا ہی اور اس سے امتیاز کرتا ہی خوب ظاہر ہی
کہ جب کسی چیز کے ذخیرہ کرنیکو ملاحظہ کرتا ہی خصوصًا مثل جوز کے امور ذہنیہ سے
معلوم کرتا ہی کہ یہ کام حہم اطفال کے ہین اور اپنے نفس پر ظلم کرتا ہی بادام کو دیکھتا ہی
کہ بزبان حال حکایت کرتا ہی کہ مال دزدیدہ شدہ سے کہ اسکی کوری و کوردلی سے
منسوب ہی بس پاتا ہی تو اس مال کو بند کردن چنانچہ طور اس معنی کو اسکے اسم مین

دیکھتا ہی انتہی یہ معنے حضرت نے قطعہ کے لکھے ہین اور متن مطبوعہ مین بجاے جوز جور اور پہلے مصرعہ مین الجوزا اور اللبیب ظرایف لکھے ہین موافق شرح کے۔

نکتہ صف خربزہاے ملون قطعہای بز بہشت ست در خرہ چیدہ وصورت قتا قبای سبز جنت در خیار امت پوشیدہ **قطعہ** اگر بیخ بطیخ را بنگری + بیابی برو نشر طیب بہشت + وگر پردہ اندازد از رخ خیار + بہ بینی تن یار نازک سرشت + **اللغات** خربزہ بضم با خر بمعنی کلان وبزہ میوہ خوشبودار جوکہ میوے خوشبودار ہین اُسکے برابر کلان میوہ خوشبودار نہین ہی لہذا یہ نام رکھا گیا ملون رنگارنگ قطعہ پارہ از ہر چیز بز بالفتح والتشدید جامہ خرہ بفتحتین تودہ خاک وگل تیرہ وبضمتین خرابہ وویرانہ قتا بفتح وبکسر وتشدید تا خیار دراز کہ درازی وباریکی سے کبھی خم ہوجاتی ہی قبا جامہ دُگلائی بطیخ بالکسر وتشدید طا خربزہ خیار بالکسر بادرنگ ونیکان وبرگزیدن **معنے ترکیبی نثر** صف خربزون ملون کی ایسی ہی جیسے قطعے بز یعنے جامہ بہشت کی خرہ مین جو بمعنی ویرانہ کے ہی لگائے ہوے اور صورت قتا کی ایسی جیسے کوئی قباے سبز جنت کی خیار اُمت یعنے نکوکاران اُمت مین پہنے ہوے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** اگر تو بیخ بطیخ کو دیکھے تو یہی معلوم کرے کہ اس بیخ پر طیب بہشتی پھیلی ہوئی ہی اور جو رُخ خیار سے پردہ اُٹھادے تو تن یار نازک سرشت کا اُسکے نیچے پائے **معنے معماے نثر** کلمہ خرہ مین جو لفظ بز واقع ہوگا خربزہ ہوجائیگا قتا وقبا تصحیف **معنے معماے قطعہ** بیخ بطیخ کی حرف خا ہی اور اسپر بطی جسکا نشر طیب ہی خیار کا روخا اسکا پردہ اُٹھانے سے یار رہتا ہے **محسنات کلام** صف خربزون کی مراد فالیزون سے ہی جو برابر ہوتے ہین. بطیخ مین طا الگ کرنے سے بھی بیخ رہتا ہی لفظ خیار مین ایہام ہی کہ بمعنی لگڑی کے بھی ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بز بہشت کی جگہ بر بہشت اور بجاے جنت خیت یار نازک سرشت کو تار تارک سرشت غلط لکھا ہی۔

حکایت یکے از ظرفا چون آب در عین کشت بر کنار فالیز میگذشت دید کہ خیار کشتہ اند واطراف اورا انجار نگہداشتہ اند ساعتے فرود آمد وبراے راحت وامن

استراحت گرفت ناگاه دراز گوشے کہ مرکوب وے بود چون کدو بخیار آن فالیز گردن دراز کرد دہقان از روی قہر دہان بکشاد کہ ندانی کہ چون خررا بر کنار خربزہ بندی خربزہ عاقبت بینی مرد بادرنگ و وقار چون الف خیار زبان در حیز گفتار بکشاد و گفت کہ خیاررا پا درمیان خار میباید گذاشت یا از گلوی خر دریغ نباید داشت **قطعہ** خیار بے مزہ خررا است درخور + خراو ابستہ زان بر ہر کنار ست + بود نا خوردن و خوردن برابر + ازان در ہر دو نام او خیار ست + **اللغات** ظرفا بفتح ثانی وضم اول جمع ظریف بمعنے دانشمند و لطیفہ گو خیار ہندی لگڑی بزہ بفتحتین گناہ و خطا خر بمعنی کلان با درنگ متحمل و کہیرہ وقار ہندی بوجہل خیار بمعنی چھاٹنے کے بھی ہی **معنے ترکیبی نثر** ایک ظریفون سے مثل آب ور عین کشت کے کنارہ فالیز کے چلا جاتا تھا آب در عین کشت سے مراد تازہ و خرم دیکھا کہ خیار بوئے ہین اور اطراف اُسکے خار سے بند کیئے ہین ذرا دیر کو اُترا اور راحت و آرام کرنیکو دامن استراحت کا پکڑا ناگاہ اُس دراز گوش نے جو اُسکی سواری مین تھا کدو کیطرح گردن اُس فالیز کی خیار پر بڑھائی دہقان نے قہر کی رو سے دہان کھولا اور کہا کہ تو نہین جانتا کہ خر کو جو خربزہ پر باندھے گا لوٹ کے خربزہ یعنے گناہ عظیم دیکھیگا مرد بادرنگ و وقار نے مانند الف خیار کے زبان حیز گفتار مین کھولی اور کہا کہ خیار کا پانون خار مین رکھنا چاہیئے یا خر کے گلو سے دریغ نرکھنا چاہیئے **شنے ترکیبی قطعہ** خیار بے مزہ لایق گدھے کے ہی اسی سبب سے اُسکے ہر کنارہ پر خر بستہ ہی اُسکا کھانا نہ کھانا برابر ہی اور یہی باعث ہی کہ ان دونون یعنے خوردن ناخوردن مین نام اُسکا خیار ہی ای اختیار خوردن و ناخوردن لگڑی ظاہر بے مزہ چیز ہی پھیکی کھٹی نہ میٹھی اپنے مزہ مین نمک کی محتاج فی نفسہ سوائے کرکراہٹ کے کچھ مزہ نہین رکھتی **معنے معمائے نثر** منجملہ حروف ظرفا کے فا ہی جو کنار لفظ فالیز ہی خیار کے اطراف مین ایک طرف خا ہی اور یہی خا مع الف مقصود اور دوسری طرف را کہ دونون کی ترکیب سے خار ہوتا ہی دامن استراحت کا راحت ہی دہقان مین رو لفظ قہر کا قاف ہی اور باقی وہان حب دہان قاف قہر سے کھولا جائیگا دہقان ہوگا خربزہ خربزہ تجنیس تام

زبان بصورت الف جب خیر کے درمیان مین الف آئیگا خیار ہوگا پھر کہتے ہین کہ خار مین یا آجانے سے کہ مشابہ پا کے ہی یار نکلتا ہی خیار کا اول آخر خر ہی یا کو اسکا گلو بنانے سے خیار ہوگا **محسنات کلام** چون آب در عین کشت کیسا لطیف ہی یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت مین کھیت کو پانی دیا جاتا ہو اور تشبیہ طبیعت ظریف کی بھی کشت سے ہی مرد بادرنگ لفظ خیار کے ساتھ کیسا ابلغ ہی کہ بادرنگ کھیرے کو بھی کہتے ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین فالیز کے بجاے پالیز لکھا ہی اگرچہ دونون لفظ واحد ہین لیکن ظرفا کی مناسبت کنار کی قوت ہوتی ہی اور خیار کو چنار دوسرے مصرعہ مین خر در البتہ بجاے خر اور ابستہ غلط لکھا ہی۔

فصل فی الاضیاف واصناف الطعام

نکتہ در آخر طعام عام واقع شدہ و در پایان اکل کل آمدہ یعنے شرط تناول طعام آنست کہ دامن مائدہ انعام او عام بود و اصل اکل آنست کہ ہمہ را از طرف او طرفے رسد **قطعہ** مائدہ آمد مرکب ما وده + سر این ترکیب دانی از کجاست + یعنے ار بر خوان بود آبی و لبس + گر نشانی بر کنارش ده رواست + **اللغات** اکل بالفتح خوردن تناول بضم واو فرا گرفتن طرف بفتحین کنارہ و بالفتح نفع و فائدہ مائدہ خوان پر طعام یہ لفظ خاص ہی خوان عام ہی خواہ خالی ہو خواہ پر طعام **معنے ترکیبی** نثر آخر مین لفظ طعام کے عام واقع ہوا اور پایان اکل مین کل آیا ہی یعنے شرط تناول طعام کی یہ ہی کہ دامن مائدہ انعام کا اُسکے عام ہو اور اصل اکل کی وہ ہی کہ ہر ایک کو اُسکے کنارہ سے نفع اور فائدہ پہونچے **معنے ترکیبی قطعہ** مائدہ مرکب ہی ما اور دہ سے تو اس ترکیب کے بھید کو جانتا ہی کہان سے ہی یہ ہی کہ خوان پر اگر کچھ نہو پانی ہی ہو اور تو اسکے کنارہ پردس کو بٹھالے اور اُنکے ساتھ اسکو شرب مین لائے تو روا ہی **معنے معماے** نثر آخر طعام مین عام اور پایان اکل مین کل ظاہر موجود انعام عام تجنیس مطرف اور طرف طرف تجنیس تام **معنے معماے قطعہ** مائدہ ظاہر

ماے اور دہ سے مرکب اور ما کے کنارہ پر دہ موجود **محسنات کلام** ملعام عام انعام اکل کل کیسے خوب الفاظ جمع کیئے ہین لفظ آبی کیسا خوب ایراد کیا ہی کہ بہ بھی بحقیقہ مایدہ ہی اسلیئے کہ اسکے اول مین اب ہی ترجمہ ما کا اور آخر مین یا دہ عدد والی۔

نکتہ ہر کہ چون الف بر سر خوان بخدمت مہمان قیام نماید از اجتماع یاران و براوران جمعیت عام یابد این معنی از لفظ جمع اخوان بخوان کہ الف ست بر سر خوان **رباعی** ہر سفرہ کہ راہی سود زایثارش + از نعمت حق دان و سفہ انکارش + ضیف ست دلیل فیض خیر و برکت + چون برگرد و فیض بہ بین ز آثارش + **اللغات** قیام بکسر کھڑا ہونا اخوان بالکسر براوران ایثار بالکسر برگزیدن سفہ بفتحتین نادانی و سبکی عقل ضیف بالفتح مہمان **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی سر اخوان پر الف کیطرح خدمت مہمانی مین کھڑا رہے یاروں اور بھائیون کے اجتماع سے جمعیت پائے اس بات کو لفظ اخوان سے سیکھ کہ خوان کے سر پہ الف ہی **معنے ترکیبی رباعی** جو سفرہ کہ اسمین راے ایثار یعنے برگزیدگی سے نہو اسکو تو نعمت حق سے تو جان لیکن سفرہ والے کے سفہ کو پہچان اسی نادانی و سبکی عقل کو ضیف کو ناگوار اور حقیر مت سمجھ اسواسطے کہ ضیف راہ خیر و برکت کی بتاتا ہی دیکھ لے جب اسکو لوٹیگا آثار فیض کے اُس سے دیکھیگا **معنے معماے نثر** خوان کے سر پر الف قایم ہونے سے اخوان ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** سفرہ سے اگر راے ایثار کی نکل جائیگی سفہ رہیگا **محسنات کلام** اجتماع و جمعیت مین اشتقاق اخوان بخوان خوان کیسے فصیح لفظ جمع کیے ہین ایسے ہی ایثار انکار آثار مہمان یاران براوران اخوان خوان سفرہ نعمت خیر برکت فیض سب مراعات و مناسبات **الاختلاف** متن مطبوعہ مین در نعمت بجاے از نعمت اور سفہ کے قبل بلا حرف عطف غلط ہی۔

نکتہ در لفظ نان الف صورت تیغ دارد و نون کنارہ تیغ را گویند یعنے الف نان تیغ دو روی است کہ از یکروے سر ناز دشمنان را قطع کند و از روی دیگر سر نیاز دوستان را

اقطاع میدہد رباعی یک نون بکنار آسمان شد واصل + یک نون دگر زیر زمینش منزل + آزاده میان این دو نون ہمچو الف + آنست کہ نانی بود از وی حاصل + اللغات تیغ دوروبہ جسکے دونون طرف دھار ہو اقطاع بالفتح کسی چیز کو آپ سے جدا کرکے اور کو دینا و اطراف زمین معنے ترکیبی نثر لفظ نان مین الف بصورت تیغ کے ہی اور نون تیغ کے کنارہ کو کہتے ہین یعنے دھار نبس الف نان کا تیغ دورویہ ہی کہ ایک رو سے سرناز و غرور دشمنون کو قطع کرے اور دوسرے رو سے سرنیاز دوستون کو اقطاع دے یعنے کوئی چیز ہو آپ سے اُسکو الگ کرے اور اُنکو دے معنے ترکیبی رباعی یعنے دراصل دو نون ہین ایک نون تو کنار آسمان سے ملا ہوا ہی اور دوسرا ایک جو ہی اُسکا زمین کے نیچے ٹھکانا ہی چنانچہ آسمان و زمین دونون مین نون ہین نبس دونون نون کے درمیان مین آزادہ الف کی طرح وہ ہی جس سے نان حاصل ہو معنے معماے نثر نون کے درمیان مین الف لانے سے نان ہوتا ہی معنے معماے رباعی آسمان کے آخر بھی نون ہی اور زمین کے آخر بھی نون جب الف آزادی کا اسمین یعنے دونون نون مین داخل ہوگا نان حاصل ہوگا محسنات کلام ناز اور دشمن اور نیاز اور دوست باہم متضاد نانی بود از وے حاصل مع معنے چارون مصرعون کے کیسے مذکور کیے ہین قابل غور ہین وللّٰہ درہ الاختلاف متن مطبوعہ مین کنارہ و تیغ بعطف و بجاے نانی نامی غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ نمک کسے خورد و اسرار معاش او بسخن چینی فاش کند آخر میرد تا چشم شور نجتش را آن نمک نہ گیرد و این معنی ملیح در لفظ نمک معین ست کہ اولش نم آمدہ یعنے سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف ربایندہ بہر قطعہ نمک آنکس کہ بہ قلبی خورد آخر روزی تحلب اور انمک دیدہ کند ریش و تبہ + نمک قلب کما نیست عجب تیر افگن + کردہ از نور بسے خانہ نار ست سیہ + اللغات تلمیح نمک سود و نمکین نم کی تفسیر خود مصرع نے فرمادی اور کاف کی بھی قلبی کھوٹا ین از آخر مصرعہ مین ترجبہ عن بعد و مجاوزت کا ہی نار است کہ معنے ترکیبی نثر جو کوئی کسی کا نمک کھاے کے

اور اُسکی معاش کے بھید سخن چینی کر کر کے فاش کرے جب تک کہ اُسکے بخت شور کے چشم کو وہ نمک ماخوذ نہ کریگا وہ کور نمک ہرگز نہ مرے گا اور یہ ایسی نمکین بات ہی کہ لفظ نمک ہی مین معین ہی کہ اول اسکے نم آیا ہی یعنے سخن چینی اور عیب بینی اور آخر کاف جو ریابندہ بصر ہی خلاصہ یہ کہ کور نمک کور ہوکے مرتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص کہ نمک کسی کا قلبی یعنے کھوٹ پن سے کھاتا ہی آخر دیکھ لوگے کہ ایکدن ایسا ہوگا کہ اُسکے قلب کو نمک شور یعنے اشک شور ریش و تباہ کر دینگے نمک قلب ایک کمان عجب تیر افگن ہی جسنے ناراست یعنے کج شعاروں کے گھروں کو نور سے الگ کر کے خالی سیاہ بنا دیے ہین اکثر ایسا ہوا ہی **معنے معماے نثر** نمک کے اول نم ہی بمعنے سخن چینی اور آخر کاف کہ مرکب ہوکے نک ہوگا **معنے معماے قطعہ** نمک کا قلب کمن ہی اور تیر الف اسکا جیسا کہ ایما تیر افگن کا ہی یعنے تیر افگندہ بس کمان ہوجائیگا **محسنات کلام** نمک اور شور اور ملیح و چشم اور بصر دیدہ اور نور اور سیاہ سب مناسب باہمدگر اور یون بھی کہ قلب نام منزل کا منازل ماہ سے ہی اور کمان برج قوس تیر عطارد خانہ خانۂ کمان ناراست کج اور نور و سیاہ نور اور ناراست مین نار اور مثل ذلک سب صنایع بدایع سے ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اتنی عبارت نہین ہے یعنے (سخن چینی و بردن خبر و آخر کاف) اور نور کے بجاے تو زغلط ہی۔

نکتہ ہر قوت کہ بشدت سعی و کد عمل حاصل شود لذت و قوت از و بیشتر و اصل گردد و لفظ قوت مقوی این معنے ست کہ چون تشدید یا بد قوت گردد **شعر** لقمۂ کز خون دل آید بکف مقبول دان + زو بود خوردن گرا و را خون نباشد بر کران + **اللغات** کد بفتح و تشدید دال رنج و سختی کار خوردن خورش زد بالفتح و تشدید دال لوٹنا نا لوٹنا اور کوئی چیز زبون و فاسد **معنے ترکیبی نثر** جو قوت کہ شدت کوشش اور رنج محنت سے حاصل ہوتا ہی لذت و قوت اُس سے زیادہ ملتی ہی چنانچہ لفظ قوت مقوی اسبات کا ہی کہ جب تشدید پاتا ہی قوّت ہو جاتا ہی **معنے ترکیبی شعر** جو لقمہ کہ خون دل یعنے بڑی مشقت سے ہاتھ آتا ہی اُسکو مقبول جان اور جس خوردن کے کنارہ پر خون نہو اُسکو رد سمجھ یعنے بے محنت و رنج کا **معنے معماے نثر** قوت و قوت تجنیس تام

پہلا بتخفیف واؤ دوسرا بتشدید واؤ معنے معماے شعر خوردن کے اول جزسے خو اور آخر سے نون حاصل ہوکے خون ہوتا ہی اور درمیان سے لفظ رد کا نکلتا ہی محسنات کلام مقبول ورد متضاد اور ردقی کو بھی کہتے ہین۔

نکتہ حاے حلوا کمان ہلال ست برلواے حلاوت ایمان وبناے لحم رتیب محل دلست درزینت مائدہ خوان نظم صوفی ازنیست حل حلوالیش + دردہان زبان بود والیش + رمزے ازگوشت ہم نکوشں بگوش + ازسر نقش تا بگیر دگوش + اللغات حلوا مونث حلی ہر چیز شیرین لوا بکسر علم فوج ونشان لشکر لحم بالفتح گوشت کمان معروف وبرج قوس جسکی علامت نجوم مین ہی رتیب زمین بلند وبرآمدہ صوفی منسوب بہ صوف وپشمینہ پوش اور وہ شخص کہ دلکو غیر حق سے بچاے اور ایام جاہلیت مین ایک قوم تھی اہل تجرد سے کہ کعبہ کی خدمت کرتی تھی اور مخلوق کی خدمت لعد کرتی تھی وبمعنی مخلص نیز واے اشارت بو اویلا وجدا ونارسیدہ معنے ترکیبی نثر حاے حلوا کمان ہلال کی ہی لواے حلاوت ایمان پر اور حلاوت ایمان کی یُرظاہر کہ اہل ایمان جان شیرین کو اسپر قربان کرتے ہین کمان ہلال اور حلاوت ایمان کہنے سے مبالغہ شیرینی اور علو رتبگی حلوا کا دیگر طعام سے مقصود ہی اور بنا لحم کی جسوقت لحم زینت مائدہ خوان کا ہوتا ہی رتیب محل دل کی ہی یعنے زمین بلند حاصل یہ کہ دل کو بہت عزیز ہی اور بڑا عالی قدر اسکو جانتا ہی معنے ترکیبی نظم یعنے حلوا ایسی چیز ہی کہ صوفی اگر اُسکو حل حلوا کی نہین ہی تو اُسکی زبان کے دہن مین واے ہی جو کلمہ افسوس کا ہی مطلب یہ کہ حل بمعنی حلال کے ہی اور صوفی لوگ اکثر لذیذ ومزہ دار چیزونکو اپنے اوپر حرام کرلیتے ہین اگر اُسنے حل حلوا کو بھی حرام کرلیا ہی تو اُسکی زبان کے دہن مین سواے واے کے کچھ نہین ہی کہ کیون ایسی پُرمزہ شی کو ترک کیا اور مجکو اس لذت سے محروم رکھا اور حل حلوا مین جزسے ارادہ کل کا کیا ہی اور ایک رمز نیک اور اچھے گوشت سے بھی اُسکو کہ تو سر نقش سے صوفی اسکو اپنے کان مین جگہ دے یعنے قبول کرلے اور مان لے پہلا نکوش ہی بمعنی نکوا ورشین ضمیر مفعول راجع بصوفی اور دوسرا بکو بصیغہ امر اور شین بصفت مذکور اور بالعکس بھی ہوسکتا ہے تیسرا بگوش ای درگوش

معنی معمای نثر حرف حا لو اپر آنے سے حلوا ہوجاتا ہی لحم کا دل محل رتیب وزینت تصحیف یکدیگر **معنی معمای نظم** حلوا اگر حل اسمین نہو تو وای ہی نکوش بکوش دونون نقش گوش کے ہین تا بگیرد گوش کے ایما کے موافق گوش جو تا کو پکڑے گا گوشت ہوجائیگا صوفی کی واو جو درمیان مین ہی گویا زبان ہی اور فی دہان اور مثل باتا کے واو کو وا کہتے ہین بس یہی وا اسکے دہان مین ہی **محسنات کلام** حاکہ علامت برج قوس کی ہی اور نیز بصورت کمان اور خود کمان اور ہلال بکمان کی شکل اور برعایت او اکے مثل ماہیچہ سب مناسب ایکدوسرے کے ہین حلاوت کی لفظ مین بدون تا اور قلب الف اور واو کے حلوا نکلتا ہی از سر نقش کیسا خوب ہی کہ اسکا سر نون ہی اور نکو کا بھی سر نون **الاختلاف** اصل کتاب مین ربیب لکھا ہی جسکے یہان معنے نہین ہوتے مگر شارح نے زمین بلند کے معنے لکھے کہ وہ بحقیقت رتیب ہی مین نے اسی کو اختیار کیا بدلیل اسکے کہ مصحف زینت کا بھی یہی ہی نہ ربیب اور دوسرے مصرعہ مین در دہان در زبان میرے نزدیک دوسرا در ٹھیک نہین بلکہ دہان زبان باضافت ابلغ و بے تکلف ہی دوسرے مصرعہ مین نہ تعین نکوش بکوش کا کیا نہ صراحت کہ اصل لفظ یہ کیا کیا ہین اور تقریر معنے ترکیبی کی جو کچھ ہی وہ ہی مین کیسے مہمل کہون نہ معما صوفی کا شاید اُنکے نزدیک نہو بجاے رتیب رتبت اور بگوش بگوش پہلے مصرعہ مین متن مطبوعہ مین لکھے ہین۔

نکتہ دانہاے بر بخ بر صحن طبق لاجوردی کوی کہ خوشہ پروینست بر روی چرخ مطبق ازرق وگلبرگ بورق پنداری ورق سمن ونسترن ست از فرع بنان نسرین طبعان معلق

قطعہ فر بزیر مزعفر از مرغ ست + شکل مرغش از انست بر بالا + رای بغراز کف مدہ کامد درحوالی آن حروف بغا + **اللغات** صحن طبق بزرگ ومیان خانہ وسنج یعنے جھانجھ طبق بفتحتین موافق وبرابر یعنے جو شی کہ برابر اُسکے دوسری شی ہو وطریق ودستور مطبق بالضم وفتح با تو بر تو کردہ شدہ ازرق نیلگون بورق بواو مجہول ایک قسم آتش کہ شیر وجغرات سے پکاتے ہین یہ ترکی ہی بنان بفتح سرہاے انگشتان معلق بضم میم وفتح لام آویختہ شدہ مزعفر ایک قسم پلاؤ و شیرین زعفرانی مرغ بالفتح انبوہے گیاہ ہندی دوب وسبزہ بغرا لفتح

نام آش ایجاد بغراخان کہ آرد نخود سے مثل لیمو کے غلولہ بنا کے آش مین پکاتے ہین بغا
بفتح خواستن **معنے ترکیبی نثر** دانے برنج کے درمیان طبق لاجوردی کے گویا خوشے پروین
کے ہین روے چرخ مطبق تو بر تو نیلگون پر یعنے نہایت خوبی خوشنمائی کے ساتھ اور گلبرگ
بورق کے گویا ورق سمن ونسترن کے ہین شاخ پوروُن نسرین طبعون سے لٹکے ہوے
معلوم ہوتا ہی کہ انکو پوروُن مین پکڑکے کھاتے ہونگے کہ یہی صورت تعلیق کی ہی **معنے**
ترکیبی قطعہ مزعفر کے نیچے فر مرغ کی ہی اور اس فر کو وہ دبائے ہوے ہی اسی سبب
سے شکل مرغ کی اسکے بالا پر ہی کہ مرغ پر مرغ بیٹھتے ہین اور رائے کو بغرا چھوڑے مت
نہ اسکے خیال سے گذر کہ اسکی حوالی مین بغا ہی یعنے خواہش **معنے معماے نثر** لفظ ورق کا
جب بنان کی باسے تعلیق پائے گا تو بورق ہو جائیگا **معنے معماے قطعہ** مزعفر کے نیچے
فر ہی اور اوپر اسکے مرغ شکل مرغ کہ باہم گر تصحیف ہی بغا مین رائے بغرا ر کہنے سے بغرا ہوگا
محسنات کلام طبق مطبق ازرق بورق معلق کیسے لفظ ایراد فرمائے ہین طبق لاجوردی
اور چرخ مطبق ازرق باہم مناسب ایسے ہی گلبرگ ورق سمن نسترن نسرین اور زیر بالا
متضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین اندق کو ازرق بنان کی جگہ بتان اور بغا کا لغا
غلط لکھا ہی۔

نکتہ پالودہ عسلی نوش کہ حلاوت بال بررودہ مشتہی از عقب دارد و رشتہ جلاب پوش
چنان آغشتہ عطرست کہ اگر درتہ آن بنگری جز رش گلاب بر رونیابی **قطعہ** زعطرست
پالودہ آلودہ دائم + ببوے وصال لب بیدہائے + کشد شت تفریق ہم رشتہ دررہ +
کہ جمع آردش دست نازک میانی + **اللغات** بال بازوے مرغان و دل وجان تر کی
عسل مشتہی صاحب اشتہار رشتہ نام آشے وحلواے ہندی سویان کہ میدہ کی بناتے ہین
اور شیر و شکر سے کھاتے ہین اور یہ کئی قسم ہی رشتہ خطائی کہ قسم ماہچہ کی نخ ابریشم کی طرح
ہوتی ہین نبات وگلاب ملاکے کھاتے ہین اور رشتہ کاجی یہ بھی مثل ماہچہ کے ہوتا ہے
جلاب بالضم والتشدید معرب گلاب اور شربت کہ گلاب قسم اول مین جوش دے کے
شیشون مین بھر رکھتے ہین کہ نہایت مفرح ہی آغشتہ آلودہ عطر خوشبو عام رش بالفتح

چکیدگی آب واشک وباران اندک شت پریشانی تفریق جدائی **معنے ترکیبی نثر** مصرح
کہتے ہین کہ پالودہ عسلی نوش کر کہ شیرینی شہد کی بررو اور دس مشتہی اسکے پیچھے ہین دس سے
مراد کثرت ہی نہ عدد معین یعنے بکثرت اسکے خواستگار ہین اور رشتہ جلاب پوش ایسا عطر
آلودہ ہی کہ اگر اُسکے تہ کار مین نظر کرے توسوائے رش گلاب کے کچھ اُسکے روپر نہ پائے
جلاب پوش اس سبب سے کہ جلاب مین چھپا ہوا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** پالودہ عطر سے
ہمیشہ آلودہ ہی اس اُمید و بو پر کہ کسی بیدہان کے لب تک پہونچون اور رشتہ بھی شست
تفریق وانتظار مین اُٹھا رہا ہی اس بات کی کہ اُسکو ہاتھ کسی نازک میان کا جمع کرے یعنے
جلاب وغیرہ مین جیسا کہ کھاتے وقت ملاتے ہین **معنے معمائے نثر** جب بال کے عقب
مین لفظ دہ آئیگا پالودہ ہوجائیگا اور تہ کی روپر جو رش ہوگا رشتہ ہوجائیگا **معنے معمائے**
قطعہ بیدہان کا لب بے ہی جب آلودہ سے بے ملیگی پالودہ ہوگا با و پا یکسان اور
کلمہ رہ مین جو شت داخل ہوگا رشتہ ہوجائیگا **محسنات کلام** لفظ بال مین ایہام ہے
بمعنی دل کے اور شہد کے جلاب عطر گلاب بو باہم مناسب پالودہ آلودہ **نوع تجنیس**
بیدہانی کھلکے کیسی با پالودہ کی نکالی ہی رو اور عقب اور تہ اور تفریق و جمع سب متضاد
آرد کا لفظ کیسا ابلغ ہی کہ آٹہ کے معنے مین بھی ہی بلحاظ رشتہ کے اور علی ہذا القیاس
فتامل **الاختلاف** نوش کی جگہ پوش دوسری جگہ نوش بجائے پوش متن مطبوعہ
مین غلط ہی—

نکتہ سنبوسہ سہ گوشہ بن لب و دندان میکشاید تا از دہان تنگ دلجوئی بوسہ
رباید و حلقچی برخودمی پیچد تا بحلقہ وچین بے پایان زنجیر موی بتان نسبتے یابد **قطعہ**
سنبوسئہ سہ گوشہ از طیب شد مثلث + کز سن خوبرویان در دل نہفتہ بوے + با حلق
حلقچی بین پیوند زلف خوبان + بیدازا انست دروی پیچیدہ ہر گلوے + **اللغات**
سہ گوشہ ہندی تکونہ کہ اکثر زبان زد بھی ہی بن دندان کشادن کنایہ نہایت الحاح و رغبت
ومنت سے اور ظاہر کہ ایسی حالت مین بن دندان ظاہر ہوتے ہین جسکی ہندی دانت
کجراتا ہی دندان سنبوسہ کی اُسکی پیچیدگی لب ورق حلقچی جلیبی شیرینی معروف نسبت

ہندی لگاؤ مثلث سہ کردہ شدہ و سہ تا و سہ گوشہ و قرص خوشبو سہ گوشہ مشک و صندل و کافور سے ہوتے ہین سن بکسر و تشدید نون دندان **معنے ترکیبی نثر** سنبوسہ سہ گوشہ کیسے بن لب و دندان کے کھولے ہوے ہی اور عجز و الحاح ظاہر کر رہا ہی اسواسطے کہ کسی ماہرو دلجو کے لب سے بوسہ لے اور ظاہر کہ کھاتے وقت بوسے لیوے ہیگا اور حلقچی کیسی اپنے اوپر بل کھا رہی ہی اس تمنا مین کہ کسی حلقہ اور چین زنجیر موے معشوق سے کچھ نسبت و لگاؤ دیا جائے **معنے ترکیبی قطعہ** سنبوسہ سہ گوشہ کہ خوشبو سے قرص مثلث بن رہا ہی اسنے خوبرویون کے دندان سے کچھ بو اپنے دل مین چھپائی ہی یعنے اسکو کچھ اُمید اُنکی ہی اور حلقچی کے حلقون کے ساتھ پیوند زلف خوبون کا ہی اسی سبب سے بیحد گلو اُسمین لپٹے ہین اور گلے کے ہار ہو گئے ہین **معنے معماے نثر** جب سن لفظ بوسہ کو لیجائیگا سنبوسہ ہو جائیگا حلقہ اور چین جب بے پایان یعنے حلقہ کی ہا اور چین کا نون ساقط ہونگے حلقچی حاصل ہوگا **معنے معماے قطعہ** سنبوسہ کے اول سن ہی اور آخر مین سہ اور دل مین اسکے بو کہ مجموع سنبوسہ ہوا بیچیدہ کی دو حدین ہین ایک پی دوسری دہ جب بیحد ہوگا چی رہیگا اور چی کا پیوند جب حلق سے ہوگا حلقچی حاصل ہوگا **محسنات کلام** سنبوسہ سہ گوشہ بوسہ تینون مین لفظ سہ براسہ و بہ تصحیف نکلتا ہی لب اور دندان اور دہان اور تنگ اور دل زلف گلو مناسب یکدیگر ایسے ہی حلقہ اور چین اور زنجیر اور موے سہ گوشہ اور طیب و مثلث اور بو مراعات ہمدگر و مع ذلک ایضا **الاختلاف** شارح نے اخیر شعر مین معما حلقچی اس طور سے نکالا ہی کہ زلف خوبان سے بعمل تشبیہ جیم مسمائی پھر اُس سے جیم اسمی اور جیم بیحد جی جب حلق سے پیوند پائیگا حلقچی ہوگا انتہی اور مین نے لفظ بیچیدہ اور حلق سے اول تو مصرح کیطرف سے صاف اشارہ جیم کا نہین اور مسمائی و اسمی کا جھگڑا اسکے سوا جیم تازی نکلتا ہی نہ جیم فارسی آخر یہ کہنا پڑیگا کہ معما مین جیم چیم ایک ہین اور وہ جو مین نے لکھا موافق ایا کے اور بے تکلف و بے تغیر اور دندان سنبوسہ قیمہ کو ٹھرایا ہی اور جو سنبوسہ کسی قسم شیرینی کا بھرا ہو جیسا کہ ہوتا ہی تو وہان دندان شکست نہو جائینگے مین تو دندان اسکے اوپر کی پیچیدگی کو جانتا ہون جو خوبصورتی کے لیے بناتے ہین کہ سب نے

دیکھے ہونگے اور سوا اسکے اور تقریر انکی جو کتاب مین موجود متن مطبوعہ مین بجاے سنبوسہ سہ گوشہ بن لب آگن کے سنبوسہ سہ برلب اور تا از دہان تنگ دلجوئی کی جگہ تنگ تو کہ تر کی سن ست اور بید کو بپد غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش نخود آب رقم نیستی برسر خود زدہ تا عاقبتش آب حیاتی دادند و کباب نیش کاف کربت برسر کشیدہ تا از عیش باب نجاتی کشادند **قطعہ** کردہ پنہان بمیان ہستی خود را از انروی پاک وخالص سروپای نخود آب سنت ازناب + گشت بابک دلش از ضربت تیغ غیرت + ہست درکب نگونساری ازان پای کباب + **اللغات** نخود آب نوعی از شوربا ے گوشت کربت بالضم اندوہ باب در بابک نام پادشاہ فارس کہ نانا اردشیر ساسان کا ہی اور کاف بنابر تعظیم کب بفتح وتشدید کاف نگونساری **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش نخود آب نے جو رقم نیستی کی اپنے سرپر لگائی ہی تو انجام اسکا یہ ہوا کہ آب حیات اسکو دیا اول تو نخود آب کے ساتھ لفظ آب ہی دوسرے نخود آب خود نہایت مقوی گویا مایہ حیات ہی اور کباب نے نیش کاف کربت کا سرپر اٹھایا تو عیش سے ایک باب یعنے دروازہ نجات کا اسپر کھولا دادند و کشادند کے فاعل قضا وقدر ہین **معنے ترکیبی قطعہ** نخود آب نے اپنی ہستی کو اپنے بیچ مین چھپایا ہی اس سبب سے نخود آب پاک وخالص ہی اور سروپا اسکا ناب ای بیغش وبے آمیزش اور واقعی نخود آب خالص اور صاف ٹپکایا ہوا گوشت کا ہوتا ہی اور کباب کا پانوان کب نگونساری مین اس سبب سے ہی کہ دل اسکا بابک ہی ضرب تیغ غیرت سے **معنے معماے نثر** نخود آب مین نون نفی کا لفظ خود کے سرپر ہی اور آب بعد اسکے اور کباب کے سرپر کاف بمنزلہ نیش اور باب آخر اسکے **معنے معماے قطعہ** نخود اب مین اول آخر سے ناب حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین خود پنہان بابک قلب کباب کا کباب کے اول آخر کب اور کب کے درمیان مین پا کہ مجموع کباب ہوا **محسنات کلام** کاف کربت کشیدہ کشادند سر کلمہ کاف اور کباب کے کاف کو نیش باعتبار کجی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین عیش کی جگہ عیبش باب کے بجاے بآب غلط ہی۔

نکتہ صوفی معدہ پرست چون دل از لوت بردارد لت خورد وچون دست از سمید بکشد

سم نوشد وچون از سر برنج بگذرد رنج بیند وچون دامن از ثرید بکشد برخاک نشیند **نظم** وجه
المقل مقلب شطر النعم + ماکان حاصل قلبه الا اللقم + لم یبق الا السم من ترکیبه +
لم یقدم دالا نعوذ الله سمه **اللغات** لوت بواو معروف اقسام طعامہاے لذیذ سمید بفتح
وذال معجمه نان سفید میده ثرید ہندی ستو وجه صورت مقل بالضم وکسر قاف وتشدید لام
درویش شطر سمت وقصد طرف وجہت نعم جمع نعمت لقم بفتحتین جمع لقمه ومیانه راه دسم چربی اور
چرب ہونا دال دلالت کننده لم یقدم مضارع منفی ماخوذ قدم بمعنی پیش آمدن سے
وکہنگی وپارینگی سے **معنے ترکیبی نثر** صوفی معده پرست ای بسیار خوار لوت یعنے لذیذ طعاموںنے
دل اٹھالینے کو نہایت سخت جانتا ہی جیسے کسی نے لت کھائی اور سمید سے ہاتھ کھینچا اُسکو ایسا
ہی جیسے سم کا کھانا اور برنج سے اگر کنارہ کرے رنج دیکھے اور جو دامن ثرید سے کھینچے خاک پر
بیٹھے غرض ان لذائذ سے **الگ** ہونے مین ہر طرح کے رنج ومصیبت اُٹھائے اور معدہ کا
کہنا نہ ماننے سے خود معدہ ہی کی یہ آفتین اُٹھائے **معنے ترکیبی نظم** معنے یہ کہ روے توجه
درویش مفلس ومحتاج کا ہر وقت نعمتون کی طرف پھرا ہوا ہی بس اُسکے دل کا حاصل
سواے لقمون کے نہین ہوتا اور نہین باقی رہتا ہی مگر سم اُسکی ترکیب سے اگر پیش
نہو جاے کوئی دال وراہ بتانیوالا طرف چکنی چیزون کے یعنے اگر چکنی چیزین نہ ملین تو ہمتین
زہر وسم ہو جاے **معنے معماے نثر** لوت کا دل واو اگر اس سے دل اُٹھا لیا جائے گا
لت رہیگا اور سمید سے جب ہاتھ جو لفظ ید ہی کھینچیگا سم رہیگا دال ذال معما مین ایک ہین
برنج کا سر بے ہی اسکو بیسر کرنے سے رنج رہیگا ثرید کا دامن دال ہی اگر اس سے دامن
کھینچیگا ثری رہیگا جو بمعنی خاک کے ہی **معنے معماے نظم** وجه مقل کی میم ہی اور نعم کے
جانب مین میم واقع ہی مقل کا قلب لقم دسم کے کنارہ پر دال ہی اگر باقی نرہیگی سم ہوگا
محسنات کلام خورد نوشد بیند نشیند چارون لفظ کیسے مناسب چارون لفظون کے
ہین لات کے لیے کھانا سم کے واسطے پینا برنج کے لیے رنج دیکھنا خاک کی رعایت سے بیٹھنا
معدہ دل دست سر دامن سب مراعات النظیر۔

حکایت خرقه داری شکم خواری بود که مقیم دہانش نش از قاف قوت پر بودی ومدام بے

دام معدہ اش از میم مرغ وماقوت فارغ نبودی باری یاری گفتش تاچند پوشیدن ولق رانبوشیدن
حلق آلودہ کنی وتاکے چشمہ نائے گلورا ازعنا فرسودہ سازی گفت این خوردہ ندانستہ اید
کہ صاحب مرقع ست کہ دایم مرق پیش چشم داردچنانچہ اگر کسے دران مرق بیک نقطہ
تصرف نماید اوراجای مزق خرقہ باشد قطعہ شیخ وصوفی بگذرد از کنج خلوت بہر لوت +
پیر شہوت سوی نسوان بنگرد از بہر نان + بر نیا وردی سر انگشتِ شہادت تن پرست +
گر حروف نان نبودی در تہ پاے بنان + اللغات مقیم بضم میم مداومت کرنے والا ماقوت
ایک قسم حلوا مرقع کتاب تصاویر اور خرقہ اور دلق اسواسطے کہ اسمین بھی ٹکڑے ٹکڑے
جمع کیے ہوتے ہین رنگ برنگ مثل کتاب تصاویر کے مرق بفتحتین شوربا مزق بالفتح پارہ کرنا
بنان بفتح سر انگشتان معنے ترکیبی نثر ایک خرقہ دار گودڑی پوش شکم خوار یعنے پیٹ کا
ذلیل کیا ہوا تھا کہ ہمیشہ میم اسکے دہن کا قاف قوت سے بھرا رہتا تھا اور مدام اسکے معدہ
کا دام مرغ وماقوت سے خالی نرہتا ایک بار ایک یار نے اُس سے کہا کہ کب تک دلق پوشی
کو نوش حلق کے واسطے آلودہ کریگا اور کب تک نائے گلو کو عنا سے فرسودہ کریگا کہا تم نے
یہ باریکی نہین جانی ہی کہ صاحب مرقع وہ شخص ہی کہ ہمیشہ مرق یعنے شوربا پر آنکھ رکھے رہے
اگر کوئی اُسکے مرق مین نکتہ بھر تصرف مدخل کرے تو اُس سے فرق یعنے پھاڑ ڈالنا خرقہ کا ظہور
مین آئے ایسا مرقع ہوجائے معنے ترکیبی قطعہ شیخ وصوفی واسطے لوت یعنے طعامون لذیذ
کے کنج خلوت چھوڑ دیتے ہین اور پیر شہوت کا کہ شہوت اسکی مرید بیہودہ بھی نسوان سے یعنے
عورتون کی طرف واسطے نان ہی کے دیکھتا ہی کہ اسمین نان ہی اور اگر بنان کے تحت یا مین
لفظ نان کا نہوتا تن پرست ہرگز سر انگشت شہادت کا نہین اُٹھاتا اب تو اشارہ اُسکا
اُسی نان کیطرف ہی اور سے اُسکو کیا غرض ہی معنے معمائے نثر میم کے دہن مین قاف
قوت کا بھرنے سے مقیم ہوتا ہی ایسے ہی دام جو میم مرغ سے خالی نرہیگا مدام ہوگا پوشیدن
نوشیدن تصحیف چشمہ مرادف عین جب عین نا پر آئیگا عنا ہوگا لفظ مرق جب سامنے
عین کے جسکی مرادف چشم ہی آئیگا مرقع ہوگا اور ایک نقطہ سے مرق مزق ہوتا ہی باری
یاری اور مرق مزق بھی تصحیف معنے معمائے قطعہ کنج خلوت کا خا ہی جب اس سے گذر جائیگا

لوٹ رہیگا نسوان کے اول آخر نان ہی بیچ مین سو با اور پا معما مین واحد ہین بس بنان مین با کے نیچے نقط نان ہی **محسنات کلام** داری خواری کی موازنت سے یاری مدام مین بھی دام موجود اور دوام کے لیے مرغ خوردہ ندانستہ آید بنظر شکم خواری کے خرقہ کی رعایت سے شیخ وصوفی اور خلوت کنج و پیر سر انگشت تن پا بنان سب مناسب یکدیگر ہین **الاختلاف** شارح نے ماقوت کے معنے نگاہدارندہ کے لکھے ہین لغت مین تو یہ معنے نہین ہین متن مطبوعہ مین بجاے پیر پیر غلط ہی۔

فصل فی الاغذیہ والاشربہ

نکتہ لفظ شربت از شروبت کہ قطع ست ممزوج شدہ یعنے شربت ہمان مقدار کافی ست کہ شر تشنگی از بدن قطع کند **شعر** شربت الماء فرحۃ بفرات + زاد زائد تصیر ہا زفرات + **اللغات** فرات بالضم نام دریا زفرات جمع زفر با زر کھنا سانس روکنا اور پانی پلانا **معنے ترکیبی نثر** لفظ شربت کا شروبت سے جسکے معنے قطع کے ہین نکالا گیا ہی یعنے شربت اسقدر ہی کافی ہی کہ شر تشنگی کا بدن سے قطع کرے **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے ایک بار تو پانی فرات سے پینا فرحت ہی جو اس سے زیادہ نیا دہ کیا تو وہ پانی زفرات ہو جائیگا یعنے گلوگیر **معنے معماے نثر** نثر کا معما تو خود مصرح ہی نے جتا دیا ہی کہ شربت شروبت سے نکالا ہی **معنے معماے قطعہ** فرات مین زا زائد کرنے سے زفرات ہوتا ہی **الاختلاف** اصل کتاب مین تصیر ہا فرات لکھا ہی اور صحیح یون ہی تصیر ہا زفرات متن مطبوعہ مین بجاے شروبت کے سروبت اور شر تشنگی کی جگہ سر لکھا ہی۔

نکتہ اید روئش عرب آب خالص را قراح گویند و خمر را راح اشارت ست بآنکہ آب پاک را صد فضیلت ست بر شراب ناپاک **مثنوی** اصل ما آبست از روے نسب + آب را زان ماہی خواند عرب + عرش را بر آب اگر نبود بنا + از چہ رو بر ماست بنیاد سما + خاک را اصلی باہم ما نگر + ز آب در سر ابر را سودا نگر + چون ز نعمتہا سبق بر دست آب + شد سبق اول الف با در کتاب + **اللغات** قراح وراح دونون کے معنے مصرح نے جتا دئے

صد فضیلت سے عدد قاف کے مقصود ہین کہ صد ہین پہلے شعر مین پہلا ما ضمیر متکلم کی ہی دوسرا بمعنی آب **معنے ترکیبی نثر** یعنے ایدرویش عرب آب خالص کو قراح کہتے ہین اور شراب کو راح اس سے اشارہ اُنکا یہ ہی کہ آب پاک کو سو فضیلتین ہین شراب ناپاک پر اور موافق استعمال فارسی کے سو سے مقصود کثرت ہی نہ عدد معین **معنے ترکیبی قطعہ** اس قطعہ مین منجملہ فضیلتون آب کے بعض کا بیان ہی چنانچہ فرمایا کہ خود ہماری اصل بھی از روے نسب کے جو آدم تک ہی آب ہی جیسا کہ کلام پاک مین ہی خلق من ماء دافق اسی سبب سے عرب آب کو ما کہتے ہین جو ضمیر جمع متکلم کی ہی عرش کی بنا بھی بموجب کان عرشہ علی الماء کے آب ہی پر ہی جب تو اصل وبنیاد سما کی ما پر ہی جو عرش کے تحت مین ہی اور اسی کی حرکت سے متحرک خاک کی اصل وبنیاد بھی آب پر ہی بس اسکو بھی آب ہی سمجھنا چاہیے کہ وہ تراب جیسے سعدی رح نے فرمایا **شعر** چنان گسترانید فرش تراب + چو سجادۂ نیک مردان بر آب + اور ابر کے سر پر بھی آب ہی وہ بھی اس سودا مین ہی غرض بڑی صفت آب کی یہ ہی کہ سب نعمتون پر یہ غالب ہی اسلیے کہ کتاب الٰہی کا پہلا سبق الف با ہی جسکا مرکب بھی آب ہوا **معنے معماے نثر** راح کے سر پر قاف لانے سے جسکے صد عدد ہین قراح ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** اس قطعہ کے معمائی معنے ظاہر ہین ما اور ما سبق اور سبق تجنیس تام سما کی بنیاد ما پر ظاہر اور خاک کی اصل بھی آب پر جیسے تراب ابر کے سر پر آب الف با کا مجموع آب اور علاوہ اسکے اور بھی کہ واضح اور عیان ہین معنے ترکیبی سے **محسنات کلام** بنا اور رو اور بنیاد اور اصل اور سر اور سودا اور نیز سودا بمعنے سیاہی برعایت ابر سبق الف با کتاب سب مراعات النظیر **الاختلاف** متن مطبوعہ مین قراح کے بجاے فراح غلط لکھا ہے۔

حکایت حکیمی باندیمی گفت کہ معاشر باید کہ روز روے بتحصیل وجہ معاش آورد ودر شب راے مجلس عیش ونشاط روشن دارد این معنی را باخود تخمر کن کہ راے شراب در دل شب کہ حاصل ست از بہر آن واقع شدہ کہ بشب مرتکب آن کردی ندیم گفت رند صاحب مشرب آنست کہ روز وشب اوقات او صرف عشرت وطرب باشد در لفظ

مل تامل کن کہ بروز و شب مشتمل ست شعر در شرب رے علامت از روز شد مرکب + یعنی برائے عشرت پیوند روز با شب + اللغات ندیم ہمنشین و مصاحب و امرا و پشیمان معاشر بفتح میم و کسر شین گروہ ہائے دوستان و مطلق گروہ جمع معشر بضم میم و کسر شین کسیکے ساتھ زندگی کرنے والا خمر کن جسکی ہندی ہوئی پکا اور پختہ گر مرتکب بالضم و کسر کاف اختیار کنندہ مشرب آشامیدن و جائے آشامیدن مل شراب ملوین بفتح روز و شب **معنے ترکیبی** نثر ایک حکیم نے ایک ندیم سے کہا کہ معاشر کو چاہیئے کہ دن کو روطرف تحصیل معاش کے لائے یعنے دن کو تحصیل معاش مین متوجہ ہوئے اور رات کو راے مجلس عیش و نشاط کی روشن کرے تو اس بات کو اپنے دل مین پکا کہ راے شراب کے دل شب مین ہی کہ یہ دل شب ہی اسکا لطف و حاصل ہی اسیواسطے واقع ہوئی کہ رات مین مرتکب اسکا ہوئے ندیم نے کہا کہ رند صاحب مشرب وہی ہی کہ رات دن اوقات اسکی عیش و طرب مین صرف ہون ذرا لفظ مل کو تو سوچو کہ روز و شب پر مشتمل ہی **معنے ترکیبی** شعر شرب مین کہ یہان مراد شرب شراب سے ہی رے کہ علامت روز سے ہی مرکب ہوئی ہی اور مشعر ہی اس بات پر کہ عشرت کے واسطے دن کو شب کے ساتھ ملا دے **معنے معمائے** نثر معاش کا لفظ اگر را پر آئیگا معاشر ہوگا کسواسطے کہ معاشر کار و معاش ہی شراب کے اول آخر شب ہی بیچ مین دل اسکا را مل مین میم علامت یوم کے اور لام رقم لیل کے **معنے معمائے** شعر شرب کا اول آخر شب اور را علامت روز جسکا پیوند شب کے ساتھ ہے **محسنات کلام** روز روز روشن تینون مشتمل رو وجہ و راے و روشن مناسب انکے خمر کا لفظ ذکر شراب مین کیسا پختہ ہی ایسے ہی مشرب رند و شراب دونون کے واسطے مل تامل تجنیس زائد۔

نکتہ در لفظ عقار عین آفتاب ست و قار تبرکی برف و سردی را گویند یعنے عقار را اگر آفتاب پیشیر و نباشد قار و خنک نماید **قطعہ** صاد صہبا در نظر گر بنگرے + پیکرے از چشم خوبان خطاست + یعنے اندر مجلس صہبا اگر + صاد چشمی نیست بنیادش ہباست + **اللغات** عقار شراب عین اور قار دونون کے معنے مصرع نے کھولدیے صہبا شراب

ہبا بفتح گرد و غبار **معنے ترکیبی** **نثر** لفظ عقار مین عین بمعنی آفتاب کے ہی اور قار بمعنی برف وسردی کے جو از بس ناگوار و تکلیف دہ ہی بس عقار کے واسطے یعنے مے نوشی کیوقت اگر کوئی آفتاب صورت صاحب جمال پیشرو نہو تو وہ عقار قار و خنک ہی ای نہایت بے مزہ و ناگوار **معنے ترکیبی** **قطعہ** صاد صہبا کی طرف اگر غور کرکے نظر کریگا تو یہی کہیگا کہ یہ صاد ایک پیکر چشم خوبان خطا سے ہی بس کوئی صاد چشم بھی اسکے مقابل ہو تو مجلس صہبا کی خوش آیندہ ہی اور اگر کوئی صاد چشم نہین ہی تو صہبا بالکل ہبا ہی ای غبار کدورت و ملال جیسا کہ کہا ہی ع عیش بے یار مہیا نشود یار کجا ست + **معنے معمائے** **نثر** عقار مین اگر عین جو آفتاب ہی پیش رو نہوگا قار رہیگا **معنے معمائے** **قطعہ** بنگرے پیکرے تصحیف صہبا مین صاد اگر نہوگا ہبا رہیگا **محسنات کلام** صنایع اس نکتہ کے متامل پر پوشیدہ نہین ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین قار خنک بعطف کے اور پیکری کو بنگری غلط لکھا ہے۔

نکتہ اطبا گفتہ اند کہ شراب را در ابتدا تا چہل روز بروے نگذرد خام بلکہ دام امراض و اسقام باشد در لفظ مدام نظر کن کہ چون چہل از ابتدائش کم آید باقیش دام مے ماند **قطعہ** مدام تا کہ برو نگذرد دو چلہ ز سال + ز خامیش ہمہ درد و غم و عنا باشد + دلیل این طلبے در نگر بلفظ مدام + کہ حاصلش چو نباشد دو میم و ابا شد + **اللغات** اطبا جمع طبیب امراض جمع مرض اسقام جمع سقم بمعنی بیماری مدام شراب **معنے ترکیبی** **نثر** طبیبون نے کہا ہی کہ شراب پر ابتدا مین جب تک چالیس دن نہ گذر جائین تب تک وہ خام ہی بلکہ دام امراض و اسقام کے تو لفظ شراب مین نظر کر کہ جب چالیس اسکی ابتدا سے کم ہوتے ہین یعنے میم تو دام رہتا ہی **معنے ترکیبی** **قطعہ** مدام جب تک اسپر دو چلے سال سے نہ گذر جائین تو مدام اپنی خامی سے درد و غم و عنا ہوئی اور اگر اسکی دلیل ڈھونڈھتا ہی تو لفظ مدام کو دیکھ کہ جب دو میم اسمین نہونگے تو حاصل اسکا دا ہوگا **معنے معمائے** **نثر** خود مصرحہ نے ظاہر کردیے ہین **معنے معمائے** **قطعہ** مدام سے جو دونون میم جدا ہونگے دام رہے گا بمعنی درد **محسنات کلام** خام دام اسقام مدام کیسے الفاظ جمع ہین سوا انکے

جو ہین متفطن پر مخفی نہین ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین نگذرد کی جگہ بگذرد اور چلہ و سال بجاے رسال غلط ہی۔

نکتہ فائدہ آتش شراب آنست کہ اہل مجلس را دل بمحبت ہم گرم گرداند و لفظ راح برین معنی مشتملست کہ قلب حار از وی حاصل ست **شعر** چو نور گرمی مہر از عقار شد زائل + نمود سردی وظلمت زقار او حاصل + **اللغات** راح شراب و شب مجبت ہم ای یکدیگر **معنے ترکیبی نثر** فائدہ آتش شراب کا یہ ہی کہ جو اہل مجلس ہون سب کے دل کو ایک دوسرے کی محبت مین گرم کرے چنانچہ لفظ راح کا اس بات پر شامل ہی کہ اُس سے قلب حار حاصل ہی **معنے ترکیبی شعر** جب نور گرم مہری کا آفتاب عقار سے زائل ہوا فوراً سردی وظلمت نے اُسکے قار سے اپنا حاصل دکھایا **معنے معماے نثر** راح کا قلب حار ہی **معنے معماے شعر** عقار سے جو عین آفتاب کے معنے مین ہی جاتا رہیگا قار رہے گا **محسنات کلام** قلب راح کا حار کہنا برعایت آتش اور دل گرمی کے کیسا برمحل ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے قلب حار حارا غلط ہی۔

نکتہ ہر کہ آب را بجا ماند و مدام را بجاے آب شرب نماید حاصلش جز خون خوردن در دنیا و آخرت نباشد و این معنے از مدام روشن ست کہ چون از آب دروے دامن برچینی باخون دل ہمدم نشینی **قطعہ** رحیق اگرچہ زروی نشاط زندہ دلیست + ببین کہ بندگی نفس برگران دارد + رحیق را چو شود ریش دل ازان بنگر + کہ از عقوبت قیح سقر نشان دارد + **اللغات** رحیق شراب خالص صافی و بہتر و خوشبو دم بمعنی خون قیح زرد آب اور ریم ہو جانا زخم مین سقر بفتحتین دوزخ **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی میخواری مین اس حد کو پہونچے کہ پانی چھوڑدے اور بجاے پانی کے شراب پیے اُسکو سواے خونخواری دنیا و آخرت کے کچھ حاصل نہو گا دنیا کی خونخواری یہی کہ شراب پیتا ہی اور شراب سُرخ مثل خون کے ہوتی ہی اور آخرت کو تو معلوم اور یہ معنے لفظ مدام سے روشن ہی کہ جب آب سے مدام مین دامن سمیٹ لیگا خون دل کا ہمدم ہو کے بیٹھیگا **معنے ترکیبی قطعہ** رحیق اگرچہ ازروے نشاط کے زندہ دلی ہی لیکن یہ بھی تو ہی کہ اسکے کنارہ پر بندگی وطاعت نفس کی

لگی ہوئی ہی یعنے بندہ نفس کا بناتی ہی اور جب رحیق کا دل ریش ہوگا تو اُس ریش سے
سے دکھیگا کہ عذاب قبیح سقر کے اُسمین نشان موجود ہین **معنے معماے** نثر مدام مین لفظ
ما موجود ہی یعنے میم والف لینے سے ما ہوتا ہی جب ما سے دامن سمٹینگے دم قلب رہیگا یعنی
خون **معنے معماے قطعہ** رحیق سے لفظ حی نکلتا ہی کہ دل اسکا ہی اور اول آخر اسکے
رق یعنی بندگی اور رحیق جو رہے اسکی جاتی رہی جیسا کہ اشارہ ہی شود ریش اور باقی کو
قلب کرین جیسا کہ اشارہ لفظ طسے ہی قبیح ہوگا یعنی ریم **محسنات کلام** حاصلش جز
خون الخ جو کہا ہی کیسا بلیغ ہی اسواسطے کہ سیدھے طور پر بھی مدام سے ما ورم نکلتا ہی اور
قلب کرنے سے بھی جیسے میم والف ما ہی اور دال و میم دم دونون طرح وہی حاصل ہوتا
ہی بس لوٹ پوٹ کے وہی بات ہی **الاختلاف** شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا ہی کہ اگر
دردل کلمہ رحیق را ریش سازی یعنے پریشان گردانی میدانی کہ پارہ زرد آبیست کہ باطراف
متلاشی شدہ است اسکے سوا اور تو ٹھیک ہی متن مطبوعہ مین بجاے قبیح سقر قبیح سفر
غلط لکھا ہے۔

نکتہ حلقہ مجلس شراب چون دائرہ میم خمرست کہ از حوالی بجوالی او جز خر نیابے رباعی
خمار کہ صورت حمار ست اورا + از روے لغت سہ جزو یار ست اورا + شد زاب عنب
در شکم اور اسر و پاے + ترکیب خری کہ خمر بار ست اورا + **اللغات** خمار بالفتح و تشدید
میم خمر فروش + حمار بکسر خر عنب بکسر اول و فتح ثانی انگور **معنے ترکیبی** نثر مجلس شرابکی
حلقہ وار ایسی ہی جیسے دائرہ میم خمر کا کہ گرد اگرد اُسکے خر ہی سواے خر کے کچھ نہین **معنے
ترکیبی رباعی** خمار جو بصورت حمار کے ہی تین جز اُسکے یار ہین آب انگور تو اُسکے شکم مین
ہی اور سر و پا سے ترکیب خری ظاہر اور خمر اُسپر بار یعنے لدی ہوئی یہ تینون جز
اُس سے ظاہر ہین **معنے معماے** نثر خمر کے اِدھر اُدھر سے خر حاصل ہوتا ہی اور میم مدور
بصورت حلقہ جز خر تصحیف **معنے معماے رباعی** خمار حمار تصحیف خمار کا شکم ما اور سر
و پا اسکا خر اور نیز خمر بار اُسکی ہی **محسنات کلام** حوالی بجوالی کیسا خوب کہا ہی حلقہ
دائرہ میم شکم سر و پا وغیرہ فافہم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے یار ست کے مار ست

اور خمر بارست کی جگہ آب بارست ہے۔

نکتہ قاف عقار کو ہیست در پائداری عار و عیب و خواری اشارت ست ہر کہ در مجلس عقار از قاف کہ علامت تمکین و وقارست عاری نشیند جز عار و خواری نہ بیند شعر گر نباشد شاہ را در دورے تمکین قاف + باشدش از دور قرقف فقر و خواری بے خلاف + اللغات عاری برہنہ قرقف بفتح ہر دو قاف شراب و نام سہ کتاب ترسایان معنے ترکیبی نثر عقار کا قاف عار اور عیب و خواری مین ایسا ہی جیسے ایک پہاڑ اس سے اشارہ یہ ہی کہ جو کوئی مجلس عقار مین قاف سے کہ علامت تمکین و وقار کی ہی عاری ہو کر یعنے ننگا اور علیحدہ ہو کے بیٹھتا ہی سوا عار و خواری کے نہین دیکھتا معنے ترکیبی شعر اکثر بادشاہ لوگ میخوار ضرور ہوتے ہین لہذا مصرح کہتے ہین اگر دورے مین بادشاہ کو تمکین قاف کی نہوگی تو دور قرقف مین بے شبہہ اسکو فقر و خواری حاصل ہوگی اسمین کسی کو خلاف نہین ہی معنے معمائے نثر عقار مین قاف نہونے سے عار رہتا ہی معنے معمائے شعر قرقف سے اگر قاف تمکین کا جو اول قاف ہی جاتا رہیگا اور باقی کو دور کیا جائیگا فقر ہوگا محسنات کلام عار و عیب و خواری تینون مرادف ایسے ہی تمکین و وقار الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین کچھ نہین لکھا متن مطبوعہ مین کو ہے کے آگے است نہین لکھا ہی۔

نکتہ ہر کہ نقد عین خود سرمایہ ضیاع و املاک کند فتح نظر و کشاد بصر بیند و ہر کہ در دل وجہ خمر ناپاک نہد غیر کوری بخت و انضمام دیدہ دولت نہ بیند چشم بکشا کہ عین عقار کہ ضیاع ست بافتح ہمدم یابی و عقار کہ خمر ست باضم منضم بینی شعر قاف عقار بنگر در عارش آشیانہ + یعنے عقار دارد صد عار در میانہ + اللغات ضیاع بفتح ہلاک و عیال املاک بکسر زن دادن و خداوند چیزے کردن ضم بالفتح پیش اور پیش کرنا کلمہ مین و بالکسر بلائے سخت انضمام فراہم آمدن عقار بالضم شراب و نوعے از جامہ سرخ و رنگین معنے ترکیبی نثر جو کوئی اپنے نقد عین کو سرمایہ اپنے زن و فرزند کا کرتا ہی یعنے انکے معاملہ مین صرف کرتا ہی کشود نظر اور کشاد بصر کی دیکھتا ہی مطلب یہ کہ چشم و نظر

اُسکی روشن ہوتی ہی اور جو کوئی دل مین صورت خم نحس کی رکھتا ہی اور اُسکے شوق و دہیان مین رہتا ہی سوائے کوری بخت اور بند ہوجانے دیدہ دولت کے کچھ نہین دیکھتا تو زرا آنکھ کھول کے دیکھ وہ عقار کہ ضیاع کے معنے مین ہی اسکو تو فتح کا ہمدم پائیگا اور عقار جو خمر ہی ضم سے منضم دیکھیگا **معنے ترکیبی شعر** دیکھ تو قاف عقار کو کیسا عار مین آشیانہ کیا ہی اور جتاتا ہی کہ عقار سوا عار کے اپنے درمیان مین نہین رکھتی ہی **معنے معماے نثر** عقار جو ضیاع کے معنے مین ہی اُسکی عین بفتح ہی کشادہ اور روشن اور جو عقار کہ شراب کے معنے مین ہی اُسکی عین بضم ہی ای بند و کور و در بلاے سخت **معنے معماے شعر** قاف کا آشیانہ عقار مین درمیان عار کے ہی اشعار اس بات پر کہ سو عار عقار مین ہین اسواسطے کہ قاف کے سو عدد ہین اور سو سے مراد دہی کثرت نہ معنے معین **محسنات کلام** فتح نظر کشاد بصر کوری بخت انضمام دیدہ دولت اور بافتح ہمدم و باضم منضم سب بایکدگر متضاد **الاختلاف** شارح نے اس نکتہ مین بھی کچھ نہین لکھا متن مطبوعہ مین ضیاع ست کی جگہ ضیاعت اور ہمدم یابی کے بجاے یا درپے غلط ہی۔

نکتہ بے خبریکہ درمیان خم چون الف خمار خودرا دراز میکشد درخواب ست و نمی داندکہ زیر پردہ خمار مارے خفتہ کہ افاعی معطشہ را بیدار میکند **مثنوی** صاد صہبا بچشم عقل ہباست + بادہ بادیکہ پاے پند بہاست + قہوہ بیکران کمند دل ست + زان سبب بر خناق مشتمل ست + خر کشد آب درمیان خمار + کہ دہانش گرفتہ باد بخار + **اللغات** خودرا دراز کشیدن پانون پھیلا کے سونا درخواب ست ای در غفلت خمار بضم اُتار شراب کا و بالکسر اوڑھنی عورتونکی افاعی جمع افعی مار نہایت زہرناک معطشہ چیز تشنگی آور ہبا بفتح گرد و غبار قہوہ بالفتح ایک تخم ہی جسکو بن کہتے ہین بعض ملک مین اسکو جوش کر کے پیتے ہین و بقول بعض شراب دہیق بفتحتین کمند خناق بالضم بیماری خفہ و گرفتگی گلو **معنے ترکیبی نثر** جو بیخبر کہ درمیان خم گویا نشہ خم کے الف خمار کیطرح آپکو دراز کھینچتا ہی یعنے پانون لنبے کر کے سوتا ہی بڑا غافل ہی اور نہین جانتا کہ پردہ خمار کے نیچے ایک سانپ سوتا ہی جو افاعی تشنگی کو بیدار کر رہا ہی معمول ہی کہ خمار کے وقت میخوار کو پیاس مفرط

ہوتی ہی اور وہ پانی پینا اُسوقت کا شب مین نہایت مضر جیسا کہ کہا ہی ع کشند مرد را آب شب
خواب روز **معنے ترکیبی قطعہ** اگر چشم عقل سے دیکھو تو صاد صہبا کا ہبا ہی ای گرد و غبار رمایۂ کدورت
اور بادہ جسکو کہتے ہین وہ پاے بند بہا ہی یعنے متضمن بگرفتاری اسواسطے کہ با بمعنی بگیر کے
ہی اور نیز تنبیہ کے اور قہوہ بیکران کمند و پھانسی دل کی ہی اسی سبب سے تو میخوارون کو
خفہ اور گلو گرفتگی ہوتی ہی جو مُنھ بگاڑتے ہین اور نیز خناق عارض ہوتا ہی اور جو خمار مین پانی
پیتا ہی وہ گدھا ہی کسواسطے کہ آب کشی گدھون کا کام ہی اور یہ پانی پینا اس سبب سے
ہی کہ اُسکے دہن مین بادنے خار سے روکا ہی گویا جھانکڑ اُسکے مُنھ کو لگا دیے ہین **معنے معماے**
نثر خمر مین الف آنے سے خمار ہوتا ہی خمار مین حرف خا پردہ ہی اور پردہ کے نیچے مار
معنے معماے مثنوی صہبا مین صاد کے نیچے ہبا باد بادہ تجنیس زائد اور جب باد کے
پاے بند ہا ہوگی بادہ ہوجائیگا قہوہ بیکران قہو وہتی مقلوب اسکا ہی بمعنی بکمند خمار کے
درمیان ما بمعنی آب اور اول آخر خر دہن خمار کا میم ہی جسکو خار روکے ہوے ہی **محسنات**
کلام تشبیہ الف کی دراز کشیدن سے کیسی بلیغ ہی معہذا دراز مین بھی الف ایسے ہی لفظ
خواب برعایت غفلت و خمار پردہ اور خمار مناسب یکدیگر کہ خمار اوڑھنی کو بھی کہتے ہین
خفتہ بیدار متضاد پاے بند بہا کا لطف فہم سلیم پر عیان ہی کہ بادہ خود پا بند بہا ہی
اور اورون کے بھی بند پا علے ہذا حرف ہا کہ حرف بھی ہی اور اسم فعل بھی بمعنے بگیر
ومن دون ذلک ۔

نکتہ صراحی کہ راح در درون دارد مرحیست کہ از ہیئت چون الف ہزار فتنہ مختلف
درمیانش قایم ست و ساقی کہ پا ئمرد بادہ است سیماے ساق می نماید و دہ پاے
لغزے در عقب اوست **مثنوی** ہر کہ بکشاد در ملام دہن + دید دام ملام در گردن +
وانکہ افگند در عذار عقار + دید خسار بخت بد را قار + **اللغات** راح شراب صرح بالفتح
محل بلند و زیبا و نام قصر بخت نصر پا ئمرد و پا مرد مدد گار کہ مُرانہ کسی کام مین گھسے سیما علامت
ونشان و پیشانی ساق پا و تنہ درخت پاے لغز ڈگ جانا عذار بکسر رخسار **معنے**
ترکیبی نثر صراحی کہ راح یعنے شراب اپنے درون مین رکھتی ہی ایک صرح یعنے محل

راست و مستقیم ہی کہ اُسکی ہیئت چون الف سے ہزار فتنے مختلف اُسکے درمیان مین قائم ہین اور ساقی کہ پا مرد بادہ کا ہی صورت ساق کی دکھاتا ہی کہ دس پا لغز جسکے پیچھے ہین دس سے وہی مراد کثرت اور وہ یا ساقی کی ہی **معنے ترکیبی مثنوی** جسنے دہن مدام مین کھول دیا اور ہر وقت پیتا ہی اُسنے دام ملام اپنی گردن مین دیکھا اور اس جال مین پھنسا اور جسنے رخسارون مین عقار ڈالے اُسنے بخت بد کے رخسارون کی سیاہی دیکھی یعنے بخت بد اُسکے سامنے آیا اور عذار مین عقار ڈالنا یہ کہ جھلک سُرخی شراب کی رخسار شراب خوار سے عیان ہوجاتی ہی **معنے معماے نثر** صراحی کے درون مین راح موجود اور نیز صرح کہ شکل صراحی کی قصر کیسی ہی اور بھی الف کہ بصورت الف کے ہی بمعنی ہزار اور لفظ ساق ہر گاہ یا دس عدد والی اسکے پیچھے ہوگی ساقی ہوگا **معنے معماے مثنوی** مدام کا دہن میم ہی جب کھولدیا جائیگا دام رہیگا عذار لفظ عقار کا عین ہی جب گرا دیا جائیگا قار رہیگا **محسنات کلام** پا مُرد بادہ کیسا لطف ہی کہ شراب کے معنے اور نیز دہ کے ساتھ جو بادہ مین ہی رعایت یا ساقی کی کہ دس عدد والی ہی ایسے ہی راح در درون کہ لفظا اور معنا دونون طرح صحیح ساق مین ایہام کہ بمعنی ساقی کے بھی ہی اور اور سوا انکے **الاختلاف** شارح نے جانے یہ کیا لکھا ہی اور کیسی گرفت مصرح پہ کی ہی کہ در کلمہ صراحی حرف الف در مرتبہ سوم واقع شدہ اگر در بدل صد میگفت بحساب مناسب تر می بود کہ چون الف ہر گاہ در مرتبہ سوم افتد صد محسوب ست انتہی مصرح کی تو یہ غرض ہی نہین بلکہ الف سے تشبیہ کر کے ہیأت الف یعنے ہزار کی نکالی ہی چنانچہ ذہن سلیم پر بعد ملاحظہ اور مطابقت متن و معنے کے پوشیدہ نرہیگا مصرح ایسے نہین ہین کہ اُنسے کوئی بات بچ جاے بلکہ ہزار کہنا منظور تھا اُسکی یہ صورت پیدا کی ہی متن مطبوعہ مین صرحیست کی جگہ صراحیست اور پا مُرد کے بجاے پائمزد غلط ہی۔

نکتہ تواضعی کہ مستان کنند آخر تلخی کشد چون لفظ خم کہ اگر در جزو اول او بینی خم بینی و اگر در آخر او نظر کنی مر یابی **نظم** شراب آنرا کہ آمد خوشگوارش + چو اورا داد دل زو ہست بارش + شراب آرد بدیہا بر سر آب + بناے او ز شر بر آب دریاب + **اللغات**

مرۃ بالضم وتشدید را تلخی بر سر آب آوردن ظاہر کرنا **معنے ترکیبی نثر** مصور رحم کہتے ہین وہ تو اضح جو مست کرتے ہین آخر اسکا تلخی ہی جیسے لفظ خمر کہ اگر اسکے اول جز کو دیکھو تو خم ہی اور آخر کو نظر کرو تو مر ہی **معنے ترکیبی نظم** جس شخص کو کہ شراب خوشگوار معلوم ہوئے جو اُسنے اُسکو دل دیا یعنے فریفتہ ہوا وہ اُسکے لیے بار ہو گئی شراب ایسی چیز ہی کہ جو بُرائیان چھپی چھپائی دل مین ہوتی ہین سب کو ظاہر کر دیتی ہی اسی واسطے بنا اُسکی شر سے بر سر آب ہی تو اس بات کو اسکی لفظ سے دریافت کرلے کہ ظاہر ہی **معنے معمائے نثر** لفظ خمر اول اسکا خم ہی اور پھر آخر اسکا مر کہ دو جز ہین جب دونون مرکب ہونگے خمر ہو گا میم دو دفعہ لیا جائے گا کہ معما مین جائز ہی **معنے معمائے نظم** شراب کا دل بارش ہی لفظ شر جب بر سر آب آئیگا شراب ہو گا شراب و سراب تصحیف **محسنات کلام** شراب آب دریاب اور دریاب مین لفظ دریا بھی اور آب بھی بر سر آب کیسا با آب و تاب ہی کہ آب شراب کو بھی کہتے ہین جیسے عالم آب بمعنی نشہ شراب۔

نکتہ ایدرویش اگرچہ ظاہر اجام شراب از عذوبت مواج مینماید اما ہر کہ او را بگردا ند ماج بیند کہ اجاج ست و باآنکہ پری ساغر از نقصان مال و دین خبر میدہد ہر کہ نگونسار کند رغاس شود کہ برافزونی و برکت دلیل ست **قطعہ** ہر کہ بردارد ز کاس و جام دل + کس شود در دین وجم در سروری + وانکہ رائیش رفت در دنبال خمر + ہمچو خم بیند بدن از بیسرے + **اللغات** اجاج تلخ و شور رغاس کے معنے مصور رحم نے لکھدیے کاس بالفتح پیالہ **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش اگرچہ ظاہر جام شراب کا عذوبت سے مواج معلوم ہوتا ہی لیکن اگر گردش مین لائیگا ماج دیکھیگا یعنے تلخ و شور اور باوصف اسکے کہ پری ساغر کی نقصان مال و دین سے خبر دیتی ہی مگر جو نگونسار اُسکو کیا جاتا ہی رغاس ہوتا ہی جو افزونی و برکت کو بتاتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو شخص کاس و جام سے دل اُٹھالیگا دین مین وہی کس ہو گا اور سروری مین وہی جم ہو گا اور جسکی رائے خمر کے پیچھے گئی اور در پے خمر کے ہوا وہ اپنے تن کو خم بے سر دیکھیگا جیسے خم کا سر نہین ہوتا ای محض بے عقل و ہوش **معنے معمائے نثر** جام کو گردش دینے سے ماج ہوتا ہی اور ساغر کو

نگونسار کرنے سے رغاس رہتا ہی **معنے معماے قطعہ** کاس کا دل الف ہی اورجام کا دل بھی الف جب دل انسے اُٹھالیا جائیگا کس اور جم ہو گا خم کا دنبال رہا ہی جب جاتی رہیگی خم بیسر ہو گا **محسنات کلام** مواج ماج اجاج بردارد دل کیسا خوب ہی کہ دل نہ لگانے اور ان لفظون سے درمیانی لفظ اُٹھا لینے دونونسے مراد ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے مواج مقراح اور بجاے ماج باج غلط ہی -

نکتہ بنج راکہ بنک ست چون قلب کنی جنب شود ومزر راکہ بوزہ است چون بگردانی رزم میشود اشارت بدانست کہ ہرکہ دل بہ بنک دہد جنبئی بود کہ جز بہ آتش پاک نشود وہرکہ بوزہ را درگردش آرد آتش رزمے می انگیزد کہ جز باب تیغ نہ نشیند **قطعہ** بنک کش پا وسر از بک کوفتہ است + دردرون دارد جنون بیکران + بوزہ را ہاے زہائی ہاویہ است + دربزہ از روی ویلش بین فغان + **اللغات** جنب مرد بے غسل بک بالفتح کوفتن ہاویہ نام دوزخ بزہ بفتحتین گناہ وخطا **معنے ترکیبی نثر** اس نکتہ مین مذمت بنک بوزہ کی ہی بنج جسکو بنک ہندی بھنگ کہتے ہین ایسی نجس شی ہی کہ اسکو قلب کرنے سے جنب ہوتا ہی اور مزر کو جو بوزہ ہی اگر لوٹا ؤ تو رزم ہی اس سے اشارہ اسبات کا ہی کہ جو کوئی بنک پر فریفتہ ہوتا ہی وہ ایسا جنبی ہی کہ اور جنبی تو پانیسے پاک ہوتے ہین یہ آگ سے پاک ہوتا ہی اسلیے کہ ظاہر نجاست پانیسے پاک ہوتی ہی اسکا باطن نجس بس اسکی طہارت آتش دوزخسے ہی اور جو بوزہ کو گردش مین لاتا ہی وہ ایسی آگ لڑائی کی پیدا کرتا ہی کہ آب تیغ ہی سے دبتی ہی یعنے لایق قتل کے ہی **معنے ترکیبی قطعہ** بنک جسکا سر وپا بک سے کچلا ہوا ہی اور خود یہ کوفت اسکی اسمین موجود وہ چیز ہی کہ انسکے سر مین جنون بیکران ہی اور بوزہ کی ہا خاص ہاویہ کی ہی اور دوسرے مصرعہ مین دیکھ لے بزہ جو بمعنے گناہ کے ہی اسمین ہی اور ویل کا رو جو واو ہی اسمین موجود اور نیز ہا کلمہ تنبیہ کا بس جتاتا ہی کہ اسکا پینے والا ویل اور ہاویہ مین پڑے اور واویلا کرے **معنے معماے نثر** بنج کا قلب جنب اور مزر کا قلب رزم خود مصرح نے بیان کردیا **معنے معماے قطعہ** سر وپا بنگ کا بک جنون کا کنارہ جیم ہی باقی نون جو بنک کے درون مین ہی بزہ مین واو لانے سے جو روے ویل ہی بوزہ

ہوتا ہی یا ہا تجنیس تام کہ ایک حرف ہی دوسرا کلمہ تنبیہ کا **محسنات کلام** پہلے فقرہ مین جز باآتش پاک نشود دوسرے فقرہ مین باآب نہ نشیند کیسا لطف تقابل ہی **الاختلاف** ایک نسخہ بوزہ رابوے بھی ہی اور شارح نے اسی لفظ بوسے معما نکالا ہی فرماتے ہین کلمہ بورا تحلیل کردہ بدو جز یکے بو و دیگرے وی و لفظ وے را تبدیل نمودہ بحرف زے پس بوز میشود و حرف ہا ہرگاہ باین محصول گردد بوزہ میشود انتہی اس معما کے اشارات اور لفظ بو کے مراعات سواے ایک لفظ بوزہ کے جسمین لفظ بو ہی اور بھی ہون توانا اول العابدین وا ذلیس فلیس متن مطبوعہ مین بھی بجاے ہاے کے بوے لکھا ہی نہ معلوم ہا کی بو کیسی اور ہا اور بوسے کیا مناسبت اور ہاے زہاے ہا و یہ اسکی خوبی کو دیکھین۔

حکایت رندے بود بہ بدمستی مشہور چون لفظ سروپایش بلفظ رو مستور ہر چہ پیش چشم وے آمدے چون بناے عہدش از غایت بدبشکستی و ہر کرا دیدے درونش از فعل نامرضے چون مرضی نجستی درمی بواسطہ رضی نجستی حکایت شکایت او پیش یکے از اہل درایت گفتند گفت ندانستہ اید کہ چون سکر پریشانی نماید کسر ازوی درست آید و چون مست آشفتہ گردد جز ستم ننماید **رباعی** سکران کہ ز روی سگ بود چہرہ کشای + زین روی بہ آتش دلش ہست بناے + سے کار بدل شود سکاری راٰ لیک + راے ایشان چو شد سگے ماند جاے + **اللغات** ہد بالفتح و تشدید دال شکستن و ویران کردن نامرضی ناپسند مرضی بالفتح بیمار رضی خوشنودی درآیت بکسر دانستن سکر بالضم مستی اور مست ہونا کسر بالفتح شکستن سکران بالضم مست سکاری بالضم و الفتح مستان **معنی ترکیبی نثر** ایک رند تھا بدمستی مین مشہور اور مانند لفظ رند کے سر و پا اسکا لفظ رد مین مستور یعنے سر سے پانون تک رد تھا جو کچھ اسکے سامنے آتا تھا مثل اپنی بناے عہد کے اسکو توڑ ڈالتا تھا اسمین اسکے عہد شکن ہونے کا بھی بیان ہی اور جسکو دیکھتا اسکے دل کو فعل ناپسندیدہ سے مثل دل بیمار کے زخمی کرتا ایک درم کسی کی خوشنودی کا نہ ڈھونڈھتا اسکی شکایت کی حکایت ایک عالم سے کی کہا تم نہین جانتے ہو کہ جب سکر پریشانی دکھاتا ہی کسر اس سے درست ہو جاتی ہی یعنے کسر و شکست ہو جاتی ہی

اور مست جب آشفتہ و مست ہوجاتا ہی سوائے ستم کے ظاہر نہین کرتا ہی **معنے ترکیبی** **رباعی** یعنے سکران کہ روے سک سے چہرہ کشائی کرتا ہی یعنے جسکے سامنے جاتا ہی سکی ظاہر کرتا ہی اسی سبب سے کہ آتش دل سے اسکی بنا ہی اور اگر تیس کام سکاری کے دل مین ہون جو مراد کثرت کا رسے ہی جب راے اسکی جاتی رہے یعنے مست و مدہوش ہوئے پھر کچھ نہین وہی سکی بدستور **معنے معماے نثر** رند کے اول را آخر دال ہی جسکا مجموع رد ہوا بنا لفظ عہد کی ہد ہی اور پیش چشم اسکے عین جب عین کو توڑا جائیگا ہد رہیگا مرضی مرضی تجنیس بخستی بجستی تصحیف سکر پریشان کسر ہی اور مست آشفتہ ستم **معنے معماے رباعی** سکران کا رو سک ہی باقی رہا ران جسکا مقلوب نار سکاری کے اول آخر سی ہی درمیان مین کا را اور پھر ار جسکا مقلوب راے اور جب یہ را نہوگی تو سگی رہیگا کاف گاف معما مین یکسان ہین **محسنات کلام** سر و پا مین بھی صورت رد کی ہی مرضی مین لفظ رد کا جسکے معنے کو فتن کے ہین مناسب مقام حکایت شکایت درایت ایسے ہی سکر سکران سکاری سب الفاظ سنجیدہ اور سر کلمہ حرف حرف واحد اور سوا اسکے **الاختلاف** شرح مین لکھا ہی بناے کلمہ جہد گفتہ غیر حرف اول اورا قصد کردہ و چشم کہ حرف عین ست چون بلفظ ہد ہمراہ شود کہ بناے کلمہ عہد ست عہد حاصل میشود انتہی قطع نظر اور باتون کے میری دانست مین مناسب موقع کے یہ ہی کہ معما ہد کا نکالا جاے جو مقصود ہی نہ عہد آگے اپنی اپنی فکر وراے متن مطبوعہ مین بعد دل مرضی کے بخستی نہین لکھا ہی ضرور ہونا چاہیئے اور بجاے سکران بصورت سکرانکہ اور ایشان کی جگہ دلسان غلط ہی ۔

فصل فی الالحان والاغانی والاوتار والمثانی

نکتہ لحن نخل دل ست کہ در ادوار ہم عسل وہم لسع از گردش او حاصل ست **مثنوی** نغمہ نعمت نمود در پیکر + نہ کہ غم در میان اوست زشر + ہر کہ چون بلبلش ز شرع غناست + بر سر ناے او ہزار نواست + وانکہ نالد ز عشق چون طنبور + رسد آخر ز طن

خویش ہوبر + **اللغات** الحان بالکسر خوش خواندن قران وبالفتح آواز آغانی تبشدید یا جمع اغنیہ نوعی از سرود اوتار جمع وتر تار ساز مثانی بفتح دوتا ہا نحل بالفتح مگس عسل لسع گزیدن مار وکژدم طن بالفتح والتشدید آواز مگس وطشت وکوس تور ہلاک ہونا اور ہلاک شدگان **معنے ترکیبی** نثر لحن کا قلب نحل ہی جس سے عسل بھی اور لسع بھی اپنے وقت مین حاصل ہی لسع گزیدگی جس سے ایذا اور تکلیف مراد ہی **معنے ترکیبی مثنوی** نغمہ کی نعمۃ کی ایکصورت ہی پھر کہتے ہین نہ کسواسطے کہ اسمین شر کا غم لگا ہی مگر جسکی بلبل کیطرح شرع سے غنا ہی اسکی نائے گلو پر ہزارون راگ ہین اور جو کوئی طنبور کیطرح عشق سے نالہ کرتا ہی یعنے عشق مجازی سے وہ آخر اپنے طن و آواز سے ہلاکی کو پہونچتا ہی **معنے معمائے** نثر قلب لحن کا نحل ہی لسع کا عسل **معنے معمائے مثنوی** نغمہ کے اول آخر نہ ہی بیچ مین غم غنا مین حرف غین جسکے ہزار عدد ہین لفظ نا پر واقع لفظ طنبور کے دو جز ہین ایک طن دوسرا بور مجموع دونون کا طنبور **محسنات کلام** دوسرے شعر مین بلبل ہزار غین غنا سب مرادف نائے نوا نغمہ نعمہ نمود نہ اور نالہ سب کا سر کلمہ نون نغمہ نعمۃ **تصحیف الاختلاف** متن مطبوعہ مین ز شرع کی جگہ ز سوغ اور طن کی جگہ ظن غلط ہی اور سوغ کے معنے کوئی یہان چسپان نہین ہوتے۔

نکتہ سرود سد بیست روے رہائی وعمل را نہفتہ گردانیدہ ورود رویست میان خانہ قول راست را مبرقع ساختہ **نظم** رود دل را افگند دور از صفا + رود را بنگر دل دوراہی فتا + شکل سین دارد خرک بر روے رود + تا چو خر راند سوے آب از فرود + **اللغات** سد بالفتح والتشدید مانع وحامل میان دو چیز قول بالفتح نیز سرود اسی سبب سے گویے کو قوال کہتے ہین مبرقع بضم میم برقعہ کردہ شدہ ونوعی از سرود رود نام ساز ونہر خرک ہندی گھرچ کہ ستار وطنبورہ مین ہڈی یا عاج کے لگاتے ہین کہ اسمین تار ہوتے ہین **معنے ترکیبی** نثر سرود ایک سد ومانع ہی جو روے رہائی اور عمل کو چھپائے ہوے ہی اور رود ایک رد ہی میان خانہ قول راست کو مبرقع کیے ہوے ای برقع ڈالے ہوے **معنے ترکیبی نظم** رود دل کو صفا سے دور پھینک دیتا ہی دیکھ لے رود کا دل دور ہی

اور جو خرک بصورت سین کے روے رود پر ہوتی ہی اسواسطے ہی کہ سرود والے کو سرود اسکا گدھے کیطرح آب کیطرف فرود سے ہانکے فرود بدینوجہ کہ خرک فرود مین ہوتی ہی اور آب وہی ذات رود کہ بمعنی نہر کے بھی ہی تو لغز شین اسکی پیش ہون جیسے گدھے کو پانی مین ہوتی ہین **معنے معماے نثر** سرود کے اول آخر سد ہی بیچ مین رو رہائی وعمل کا جسکو یہ سد چھپائے ہوے ہی رود کا اول آخر رد ہی اور میان خانہ قول کا واو اور یہ واو رد پر جو برقع ڈالیگا رود ہوگا **معنے معماے نظم** رود کا قلب دور ہی سین خرک کا رود پر لانے سے سرود ہوتا ہی **محسنات کلام** میان خانہ کہ موسیقی مین آواز متوسط کو کہتے ہین اور قول اور راست اور مبرقع سب اصطلاحات موسیقی برعایت رود و سرود کے ہین اور نیز سب مین ایہام فرود مین بھی رود موجود ہی۔

نکتہ ایدر ویش اگرچہ کاسہ عود برکنار عودے پنداری جام زرین آفتاب ست برکنار بتی نہادہ واز واو میان تہی حرف علت بین واجزایش درہم شکن کہ عدوی حق ست وہر چند چنگ منحنی گوے کہ شکل کافی ست در دامن پری نہادہ میانش را بناخن فکر چون نون دو نیمہ کن کہ سر و پایش کج و قلب ست **مثنوی** بط بربط بط شکم خوار ست + لقمۂ بازرا سزاوار ست + بر بربط شکن بربط امور + تا زرب وارسی بصد طہور + جاے چنگ نگون کنار مدار + خالی اولی ز گنج قلب کنار + چنگ نارد صلاح وصلح بہ چنگ + صلح معنے مجوز صورت جنگ + **اللغات** عود بالضم ساز مشہور جسکو بربط کہتے ہین عودی عود بجانیوالا کنار بکسر آغوش و بغل عدو دشمن بربط نام ساز کہ مشابہ سینہ بط کے ہوتا ہی اسیواسطے بربط کہتے ہین طہور پاک ہونا اور وہ چیز جس سے پاک کیا جاے صلاح نکوئی منحنی گبڑا **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش اگرچہ کاسہ عود کا بغل مین عود بجانیوالیکے ایسا ہی کہ گویا ایک جام زرین آفتاب کا ہی بغل مین کسی معشوق بت صورت کیے رکھا ہوا اور جام زرین سے تشبیہ بدین وجہ کہ اکثر کاسہ طنبور کا منقش بہ نقش زر ہوتا ہی اور حال یہ ہی کہ واو اسکا میان تہی ہی اور وہ حرف علت اسکو بھی بہ غور دیکھ کہ پیٹ مین اسکے علت بھری ہی صحت وصلاح سے خالی بس اسکے اجزا کو توڑ

کہ عدوکو حق ہی اور دشمن خدا کا میان تہی اسوجہ سے کہ اصطلاح صرفیون مین ایسے کلمہ کو جسکا
عین کلمہ واو یا یا ہو اجوف کہتے ہین اس سبب سے کہ جوف اسکا حرف صحیح سے خالی ہی اور
عود کا جوف بہی خالی ہوتا ہی اور ہرچند چنگ مغنی کا کوزہ پشت گویا بشکل ایک کاف
کے ہی دامن پری مین رکھا ہوا لیکن تو اسکے میان کو ناخن فکر سے دو ٹکڑے کرکہ سر و پا
اسکا کج اور قلب ہی **معنے ترکیبی مثنوی** بط بربط کی ایک بط شکم خوار ہی اور لائق لقمہ باز
کے یعنے نیست و نابود کرنے کے بنا برین بربط کو توڑ تا ربط امور حق سے تجکو حاصل ہو
اور رب کریم کے فضل سے بالانشینی طہور کو پہونچے اور ان نجاستون سے پاک ہوئے اور
اپنی کنار مین جگہ چنگ نگون کو مت دے اسلیے کہ یہ چنگ کنج قلب ہی اس سے کنار اپنی
خالی اچھی یہ چنگ وہ ہی کہ صلاح و صلح اسمین ہرگز نہین اسکا چنگ اس سے خالی ہی
اور خود جنگ کی صورت پھر اس سے صلح معنی کی کیسے ڈھونڈھتا ہی **معنے معماے نثر**
جام زرین آفتاب سے ارادہ عین کا ہی اور بت سے مراد ودّ کہ نام بت کا ہی جب ودّ
عین کو کنار مین لیگا عود ہوگا اور جو عود کو درہم توڑینگے عدو ہوجائیگا چنگ کا دامن کاف
اور چے نون جسکا مجموع جن اسلیے کہ جیم چے معما مین ایک ہی پس کاف دامن پری مین
رکھا ہوا ہی وجن بمعنی پری اور نیز سر و پا چنگ کا قلب کج ہی **معنے معماے مثنوی**
لفظ بربط پر لیجانے سے بربط ہوتا ہی جیسا کہ اشارہ بربربط بط کا ہی بربط مین را ساکن
ہی جب سکون توڑ کے متحرک کرینگے اور بط پر لائینگے بربط ہوگا صدر کلمہ طہور کا طا ہی لفظ
رب جب طا کو پہونچیگا ربط ہوگا چنگ نگون گنج ہی صورت چنگ اور جنگ کی ایک ہی
محسنات کلام کاسہ جام مرادف آفتاب مین ایہام کہ شراب کے معنے مین بھی ہی
برعایت جام ایسے ہی بط اور باز اور چنگ و ناخن صلح و صلاح سب مناسب یکدیگر
الاختلاف شارح نے لکھا پوشیدہ نماند کہ کاف حرفیست کہ اول کلمہ کریم ست کہ یکے
از نامہاے باریست و این حرف را ہرگاہ جن و پری درکنار گیرد و ساز چنگ باین ہیئت
مشابہ باشد پس غایت خوبی این ساز خواہد داشت اگرچہ ہمچنین ست لیکن ادا
بحسب ظاہر ست بجہتہ آنکہ اگر در احوال او خوب تامل نمائی بینی کہ نقش قلب ست

وانچہ گمان بردہ خلاف ست انتہی نہین معلوم اوپر کی عبارت سے جو کاف کریم کہا ہی
اور سوا اسکے اس سے کیا مطلب ہی کریم کے علاوہ اور بہت الفاظ بڑے اشیا کے
ایسے ہین کہ جن مین کاف ہی موجود اور دوسرے شعر مین بر بمعنی افگندن بار گران از
پشت پس معنے کلام بار گران بر بط را اشکن یعنے از پشت بر زمین افگن چنانچہ بار اشکن
میگویند فقط یہ معنے بر کے بھی کہین دیکھے ہونگے مجکو تو لغت مین نہین ملے متن مطبوعہ
مین واو میان تہی کو واو در ہم کو دہم چنگ منحنی کو جنگ اور بط بر بط کو بربط آخر شعر
مین پھر چنگ اول کو جنگ غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ از سر مغنی بگذرد غنی گردد و ہر کہ رباب را نگون سار کند بابر گردد و ہر کہ پردہ
از روی مزہر کہ عود ست بگشاید داند کہ زہر در کاسہ دارد و ہر کہ بنائے لہو برہم زند دریابد
کہ حاصلش جز ہول نیست شعر چونے بزن سر زامر بدانکہ امر بدانست + چو رگ بر پے
سرمہ زدین کہ شرع بدین ست + اللغات بر بکسر و تشدید نیکی و حج وطاعت رباب
بفتح نام ساز و رعد وابر سفید و نام معشوقہ رعد مزہر بکسر ساز عود زامر نے نواز معنے
ترکیبی نثر ایدرویش جو کوئی مغنی کے سر سے گذرے اور کنارہ کرے غنی ہوجاے
اور جو رباب کو نگونسار کرے بابرو نکوئی ہولے اگر پردہ روے مزہر سے اُٹھالے
جان لے کہ اُسکے پیالہ مین زہر بھرا ہی اور جو بنائے لہو کی بگاڑے اُسپر واضح ہو کہ حاصل
اُسکا صرف ہول ہی اور خوف معنے ترکیبی شعر نی کیطرح سر زامر کا مار دے اور جان لے
کہ خاص حکم یہی ہی اور مثل رگ کے پی شرعہ نے کاٹ ڈال کہ شرع اسی طور پر ہی اور شرعہ
رود و ساز معنے معماے نثر مغنی کا سر میم ہی جب اس سے در گذریگا غنی رہیگا
رباب کو سرنگون کرنے سے بابہ ہوجائیگا مزہر کا پردہ بھی میم ہی اسکے اُٹھالینے سے
زہر ظاہر ہوگا لہو کی بنا برہم کرنے سے ہول پائیگا معنے معماے شعر زامر کا سر زا ہی
جب یہ سر مار دیا جائیگا امر ہوگا شرعہ کی پے ہا ہی اسکے کاٹ ڈالنے سے شرع رہیگا
دین بدین تجنیس تام محسنات کلام پردہ کا لفظ مزہر کے لیے کیسا خوب ہے
بدان اور بدین متضاد ایسے ہی بدان بدان کہ پہلا امر ہی دانستن سے دوسرا حرف

اشارت اور رگ و پے سب مناسبات و مراعات **الاختلاف** شارح بعد تحریر معنے شعر کے لکھتے ہین کہ ہول از شیطان ست العجلۃ من الشیطان والتانی من الرحمن انتہی میری دانست مین اس سے یہان کیا غرض ہی اور اس قول سے کیا مطابقت یہ ہول و ترس تو ہول قیامت اور خوف محاسبہ پر مشتمل ہی نہ دنیا کے معاملہ مین متن مطبوعہ مین بجاے با بر کے بر گردد اور کاسہ دارد کی جگہ آرد لکھا ہی بدالنست کے قبل امر کا لفظ رہگیا اور بر پے کے بجاے بر بی غلط ہی۔

نکتہ گوینده گفتہ کہ خواننده را باید کہ حرارت عشقے در درون باشد تا بدم تحریر او آتش دلہا مشتعل گردد والا آواز او ہر چند تیز و راست باشد ہمچو تیر دلہا را در ہیچ مقام نہ خراشد و لفظ تحریر پرده کشاے این تقریر ست کہ چون از حر یعنے گرمی دل عاطل بماند جز تیر از باقی او حاصل نیاید **شعر** خنیاگرے کہ سینہ زیارش تہی بود + ترکیب او خنک بود از سردے سرود + **اللغات** گوئنده قائل و نیز سرائنده خوانندہ گانیوالا اور پڑھنے والا تحریر باصطلاح موسیقی ہندی گٹکری اور نقش خط اور کرم کرنا عاطل بیکار خنیاگر گویہ یار مراد شاہد حقیقی سے سرود نصیحتین ساز و راگ **معنے ترکیبی نثر** ایک کہنے والے نے کہا ہی کہ گویہ کے درون مین حرارت عشق کی ضرور ہو تو اسکی تحریر و گٹکری سے آگ دلون کی بھڑکے نہین تو آواز اسکی کیسی ہی تیز و راست مثل تیر کے ہوگی کسی مقام مین جو راگ کے مقرر ہین دل کے پار نہو گی خود پرده کشا اس تقریر کا لفظ تحریر کا ہی کہ جب حر سے جس یعنی گرمی کے ہی تحریر کا دل خالی ہوگا تیر رہیگا سواے تیر کے کچھ حاصل نہوگا **معنے ترکیبی شعر** جو خنیاگر کہ سینہ اسکا عشق یار سے خالی ہو ترکیب خنک ہی بسبب سردی سرود کے یعنے اسکا راگ ایسا سرد ہی کہ اسکو خنک بنا رکھا ہی **معنے معماے نثر** دل تحریر کا لفظ حر ہی جب خالی کیا جائیگا تیر رہیگا **معنے معماے شعر** خنیاگر سے جو لفظ یار نکل جائیگا خنک رہ جائیگا کاف فارسی و عربی معما مین ایک ہین **محسنات کلام** گوینده گفتہ اشتقاق خواننده مناسب اسکے دم درون بھی ایسے ہی دم کا لفظ اشتعال آتش کیواسطے کیسا خوب ہی کہ پھونکنے سے آتش مشتعل ہوتی ہی

اور سرود کے لیے بھی گوئندہ خوانندہ دم تحریر راست مقام خنیاگر سرود پردہ سب اصطلاحات موسیقی سے ہین سرود مین بھی سر دنکلتا ہی تحریر و تقریر اور باقی وحاصل اور سوا اسکے **الاختلاف** شرح مین لکھا ہی خنیاگرے راکہ دل از یا خالی باشد کلمہ خنک می ماند اول تو اسمین را رہی جاتی ہی شاید کہ یہ غلطی کاتب سے را رہگئی ہو کہ یا رہوا البتہ اس صورت مین خنک باقی رہیگا اور معما صحیح ہوگا نہ حرف یا نکل جانے سے متن مطبوعہ مین بجاے بماند نماید اور یا رش یا دش غلط ہی۔

حکایت یکے از غزل خوانان کہ راستی لہجہ اش چون الف در سواد عراق وحجاز نانهفتہ بود روے سیر بطرف نیشاپور از جانب سپاہان آورد و در سراے یکی از بزرگان مقام ساخت چون الف نای دراشنای راہش بے ہمدمان سینہ چاک کردہ وچون طاے بربط با شکم خشک وخالی از گرسنگی رودہ اش تاب خوردہ گوشہ بگرفت و دور بہ نشست وچون چنگ مقلوب کنج اختیار نمود گفتندش چرا الف زبان از کام نکشائے تا وحشت ما کم شود و پردہ از روے نغم نہ کشی تا غم زما منقطع گردد گفت تقسیم این نقش ندانید کہ خوانندہ را تا خوانی در پیش و دہ مددگار از پی نباشد چون نون جز بے زبانی عمل وے نبود **قطعہ** مغنے را نغم مقلوب یابی + زبے گر نیست دہ یاری دہندہ + وگر خوانندہ افتد پریشان + نوا باشد ز قولش جاے خندہ + **اللغات** غزل خوان گویہ لہجہ آواز عراق حجاز اصفہان نیشاپور یہ سب نام مقامات موسیقی کے ہین اور شہرون کے بھی زودہ جسکی ہندی آنت ہی تقسیم حصہ کرنا پراگندہ کرنا اور نام ایک صنعت کا کہ شاعر ایک مصرعہ مین چند چیز جمع کرے بعد اسکے چند چیز ذکر کرے کہ انسے متعلق ہون نقش ایک سرود موضوع خراسانیان نون ماہی کہ بے زبان ہوتی ہی قول نوحے سرود کہ جسمین عبارت عربی کی بھی ہو **معنے ترکیبی نثر** ایک گویہ تھا کہ راستی ودرستی اسکے لہجہ کی سواد عراق وحجاز مین چھپی نہ تھی خوب ظاہر ومشہور تھی سیر کے واسطے نیشاپور سے سپاہان کی طرف متوجہ ہوا اور گھر مین ایک کے بزرگان نیشاپور سے مقام کیا اس حال سے کہ مثل الف نامے دراشنامے کی راہ اسکی بے ہمدمون کی سینہ چاک کیے ہوے اور مانند طاء بربط کے رودہ اسکا بسبب

خالی وخشک ہونے شکم کے بھوک سے بل کھائے ہوے لہذا ایک گوشہ مین جگہ اختیار
کی اور سب سے دور بیٹھا اور چنگ مقلوب کیطرح کنج اختیار کیا لوگون نے اُس سے کہا
کیون الف زبان کو کام مین بند کیا ہی اور کسواسطے نہین کھولتا تو وحشت ہماری کم ہو
اور کیون نہین پردہ روے نغم سے اُٹھاتا ہی تو غم ہمارا منقطع ہو کہا تمنے اس نقش کی
تقسیم نہین جانی ہی کہ خوانندہ کے جبتک ایک خوان سامنے اور دس مددگار پیچھے
نہون مثل نون یعنے ماہی کے سوا بے زبانی کے کچھ عمل اُسکا نہوگا **معنے ترکیبی قطعہ**
مغنی کے نغم کو مقلوب پائیگا یعنے سب اُلٹے ہونگے اگر اُسکے پیچھے دس یاری دہندہ
نہین ہین اور اگر خوانندہ پریشان ہو تو اُسکی نوا محل خندہ ہوگی دہ یاری دہندہ بنظر
معنے ترکیبی دس حواس ہین جو پانچ ظاہری اور پانچ باطنی ہین کہ بدون انکی جمعیت کے
پریشانی مین راگ ٹھیک نہین ہوتا ہی **معنے معماے** نثر عراق وحجاز مین الف کا ہونا
ظاہر روے سیر سین اور جانب سفاہان کے بھی سین لفظ راہ کا الف سے سینہ چاک
ظاہر ایسے ہی الف نے لفظ نامے کو دو پارہ کیا ہی کہ نی تھا رودہ کا گوشہ ہا ہی جب
گرفتہ ہوگا رود رہیگا اور رود جو تاب کھائیگا دور ہوگا چنگ کا مقلوب کنج اور حرف الف
جو کام سے کشادہ ہوگا کم رہیگا پردہ روے نغم کا نون ہی جب کھینچ لینگے غم رہیگا لفظ
خوانندہ کا مرکب ہی خوان اور نون جسکو ماہی کہا ہی اور دہ سے جسکا مجموع خوانندہ
ہی **معنے معماے قطعہ** نغم کا مقلوب مغن اور جب دہ جو یا ہی اسکے پیچھے ہونگے
مغنی ہوجائیگا خوانندہ مین لفظ پریشان نوا کا ہی جب نوا پریشان نکالا جائیگا خندہ ہوگا
محسنات کلام اس نکتہ مین غزل خوان اور راستی مین راست لہجہ عراق حجاز
نیشاپور سپاہان بزرگان مین بزرگ مقام ہمدم خوانندہ نوا یہ سب اصطلاحات
موسیقی سے ہین نابے اور اثناے کہ اُسمین بھی نامے ہی اور بربط اور رودہ اور تاب
کہ ساز کی کھونٹی بھی اُمیٹھتے ہین اور چنگ اور پردہ اور نقش وقول سب برعایت
ساز وراگ کے ہین اور جو کچھ ہین متامل پر مخفی نہین ہین **الاختلاف** شارح نے معما
مغنّی کا جو پہلے شعر بمن ہی نہین لکھا متن مطبوعہ مین بے ہمدمان کی جگہ بی نکشاے

بکشاے اور نغم نکشی کا بکشی کعب کے ماقبل او عطف غلط ہی اور سرخی بھی غلط ہی یعنے فصل فی الحسن و اصحاب و العشق و ارباب خلاف سرخی مرقومہ نسخہ ہذا کے۔

فصل فی الحسن و اصحابہ و العشق و اربابہ

نکتہ ح در رقم کمانست و نون در ہیئت ہمان و سین شست را نشان کہ سین حسن شست تیر تسخیر دلہاست کہ در کمین قاب قوسین نشان میدارد قطعہ نون حسن آمد کمانے در قفاے صید حس + ساختہ در قبضہ تقدیر حی لایموت + خانہاے مشتری را تا کند روشن بمہر + حسن را بین آفتابی درمیان قوس و حوت + اللغات ح نجوم مین رقم برج قوس کی ہی اور نون بہ ہیئت قوس جیسا کہ خط نسخ مین کشش کے ساتھ لکھا جاتا ہی اور سین شست کا نشان ہی تسخیر گھیرنا کمین چھپنے کی جگہ قاب قوسین مقدار دو کمان حی لایموت خداوند تعالی کہ زندہ ہی مرنیوالا نہین قوس اور حوت ہر دو نام بروج معنے ترکیبی نثر حسن مین ح رقم کمان کی ہی اور نون اپنی ہیئت مین بصورت کمان اور سین نشان شست کا بس یہ سامان مشعر بر آن ہی کہ سین حسن کا تیر تسخیر دلون کا ہی کہ نہان خانہ قاب قوسین مین اسکا نشان ہی یعنے یہ تیر و کمان اسکو وہین سے ملا ہی جیسا کہ صائب کا قول ہی شعر دلبرے نیست بہ ابروے کج و قامت راست بے کماندار چہ از تیر و کمان برخیزد + معنے ترکیبی قطعہ نون حسن کا ایک کمان ہی کہ صید حس کے پیچھے لگا ہی اور حواس کو شکار کرتا ہی کہ یہ امر واقعی ہی اور یہ صفت اس مین قبضہ قدرت خداے تعالے سے ہی جو ہمیشہ زندہ ہی کبھی اسکو موت نہین مشتری مراد خریداران حسن سے جو عاشق لوگ ہین اور قدرت خداے تعالے نے اسلیے اسکو شکار حس کے پیچھے لگایا ہی کہ مشتری کے خانہ دل کو اپنے آفتاب سے روشن و نورانی کرے اسواسطے کہ حسن ایک آفتاب ہی جو درمیان قوس و حوت کے کہ یہ دونون خانے مشتری کے ہین واقع ہوا ہی معنے معماے نثر معمائی معنے بھی اسکے معنے ترکیبی مین مذکور ہو گئے کہ مصور ح نے خود تشریح کر دی ہی معنے معماے قطعہ نون حسن کا

پیچھے حس کے ظاہر حسن مین سین رقم شمس کی اور ایک طرف ح کہ رقم قوس کی ہی اور ایک طرف نون بمعنی ماہی کہ وہ برج حوت ہی **محسنات کلام** کمان اور شست اور نشان تیر اور قوسین اور قبضہ سب مناسبات یکدیگر ایسے ہی مشتری خانہار روشن مہر آفتاب قوس حوت اور حسن حس **تصحیف الاختلاف** متن مطبوعہ مین نیز بجاے تیر صید حس کی جگہ صید حسن غلط ہی۔

نکتہ قلب الانسان آفتابیست کہ بنور احسن تقویم سر و پاے ظاہر شش پر تو آن حسن گرفتہ و مطلع و مقطع آدمی ماہیست در اوج خوبی کہ درونش از دم نفخت فیہ من روحی صبح اشراق انوار جمالی یافتہ **شعر** تا ز نقش شبہ آدم یافت صورت در سجود + یافت بر روے فرشتہ فر زیباے وجود + **اللغات** قلب دل احسن تقویم بہت اچھی صورت مطلع بر آمدن آن کوکب وغیرہ وجاے بر آمدن و بکسر لام نیز مقطع بالفتح جاے بریدن نفخت فیہ من روحی پھونکا مین نے اُسمین اپنی روح سے اشراق روشن ہونا اور چمکنا شبہ بکسر اول و فتح ثانی مانند و نظیر سجود بضمتین سجدہ کرنا **معنے ترکیبی نثر** قلب انسان کا ایک آفتاب ہی کہ نور احسن تقویم سے اُسکے سر و پاے ظاہری نے پر تو آن حسن کا حاصل کیا ہی یعنے خالق بے نیاز نے اُسکو اپنے دست قدرت سے بنایا ہی اور بعد بنانے قالب کے ایک شمہ اپنے جلوہ نور کا اُس قالب پر ڈالا کہ نورانی ہوگیا چنانچہ ایسے ہی منقول ہی اسیواسطے مصنف رح نے سر و پاے ظاہر ش تا آخر فقرہ فرمایا ہی اور مطلع مقطع انی ابتدا و انتہا آدمی کی ایک ماہ ہی اوج خوبی مین کہ اُسکے درون نے دم نفخت فیہ من روحی سے صبح روشنی انوار جمال کی پائی **معنے ترکیبی شعر** یعنے جب خداے تعالے نے فرشتون کو آدم ؑ کے سجدہ کا حکم دیا اور فرشتون نے اُس نقش شبہ آدم سے صورت سجدہ کی پائی اور سجدہ کیا تو فرشتون کے فر زیبائی نے وجود پایا یعنے اُنمین بھی فر و زیبائی پیدا ہوئی غرض یہ انسان وہ ہی جسکے قالب ظاہر کو خداے تعالے نے اپنے ہاتھ سے بنایا اور باطن اپنی روح سے سنوارا اور فرشتون کو اُسکے سجدہ سے فر و زیبائی بخشی پھر اُس سے زیادہ حسن و جمال و فرخی اور زیبائی مین کون ہو سکتا ہی نقش شبہ آدم اس سبب سے

کہ گو بصورت آدم کے ہی لیکن اسکو ایک لطیفہ آلہی کہا ہی **معنے معماے نثر** دل آلنسان کا حرف
سین ہی جو علامت شمس کی ہی اور ایا جسکا آفتاب اور لفظ آن جب سر اور پا اسکا ہوگا النسان
ہوگا اور اول و آخر آدمی سے ای حاصل ہوتا ہی کہ لغت ترکی مین بمعنی ماہ کے ہی اور اسکے
درمیان مین لفظ دم موجود جسکے مجموع سے آدمی ہوتا ہی **معنے معماے شعر** فرشتہ کے
روپ پر ظاہر اور شتہ شبہ شبہ کا کہ مرکب ہوکے فرشتہ ہوا سجود وجود **نوع تجنیس**
محسنات کلام آفتاب نور بر تو حسن ماہ اوج اشراق انوار جمال اور دونون فقرون
مین صنعت تلمیح بلحاظ آیات قرآنی مطلع مقطع متضاد نقش شبہ صورت رو وجود
باہم مناسب و مرادف **الاختلاف** متن کے پہلے مصرعہ مین بجاے شبہ سینہ
آدم غلط ہی -

نکتہ عین عارض نیکوآن آفتابیست کہ پرتو آن روے زمین را گرفتہ و وجنہ خوبان
ہیئت جنہ است در وجہ حسن رونمودہ **شعر** زندہ در آب روے بود روی خوب ازان + جی درمیان
ماست محیای نیکوان + **اللغات** عارض کنارہ رخسار یعنے جگہ داڑھی نکلنے کی وجنہ بہر سہ
حرکت واو وضع بالاے رخ آدمی کے کہ اونچی اٹھی ہو وجہ بالفتح صورت محیا بالضم اول و فتح
حاے مہملہ و تشدید یا چہرہ انسان وغیرہ کا نیکوان ای خوبان **معنے ترکیبی نثر** عین عارض خوبون
کی وہ آفتاب عالمتاب ہی جسکا پرتو روے زمین کو گھیرے ہی اور وجنہ خوبون کی بصورت
جنہ کے ہین شگفتہ اور باآب و تاب وجہ حسن مین رونمایان کیے ہوے **معنے ترکیبی شعر**
روے خواب اپنی آب رو مین زندہ اور تروتازہ ہی اسی سبب سے محیا یعنے چہرہ معشوقونکا
زندہ در آب ہی **معنے معماے نثر** حرف عین جب پرتو اپنا ارض پر جو زمین ہی ڈالیگا
عارض ہوگا وجنہ مین ہیئت جنہ کی موجود اور لفظ وجہ وجنہ مین بھی رونما ہی **معنے**
معماے شعر محیا مین اول آخر سے ما حاصل ہوتا ہی اور بیچ مین اسکے حی ہی بمعنی زندہ
محسنات کلام پہلے مصرعہ مین روے خوب صفت موصوف مضاف مضاف الیہ
دونون ہو سکتا ہی اور پہلے مصرعہ مین رو اور وجہ حسن تکرار **الاختلاف** شرح مین محیا
کی جگہ بحیا لکھا ہی متن مطبوعہ مین وجنہ کی جگہ جبہہ اور نمودہ کے بجاے تنمودہ غلط ہی کے

نقطے نہین لگائے معمیا مین بے بے فائدہ لگادی ہی کہ مشدد مخفف بیوجہ پڑھنے مین آتا ہی۔
نکتہ ابرورا کہ آبرو از سواد آن مرکب ست کوی قلم صنع باریک بین در زیر لوح جبین نونے
کشیدہ کہ پیکر آن کمان پے نگار خانہ چین کہ طاقست بسر درمی آورد و گوشہ ابرو کمانیست
کہ تیر تدبیر گوشہ گیرانرا چپ می افگند و سر زلف عقربیست کہ ماہ تمام چہرہ خوبانرا بشرف میرساند
رباعی آن موے کہ روز تیرہ زو گردد فاش + شامیست کہ خوانند سواد دل ماش + وان ابروے
تر کانہ کہ نون آمد و قاش + پیوستہ مگر بر ورق مہ نقاش + اللغات سواد سیاہی و تحریر
مرکب ترکیب دادہ شدہ و سیاہی دوات طاق فرد صد جفت چپ می افگند یعنے اوندھا
گراتا ہی اور چپ افگندن ایک قسم فن تیر اندازی سے بھی ہی اور تیر باز گشتی لگانا عقرب کژدم
و نام برج بصورت کژدم خانہ شرف ماہ قاش ظاہر یعنی ابرو یہ ترکی ہی اور ہندی
پھانک کسی میوہ کی نقاش نقش کنندہ معنے ترکیبی نثر ابرو کو کہ جسکی سیاہی سے آب رو
یعنے رونق و خوبی صورت کی مرکب ہی ایسا کہ کہ قلم صنع باریک بین نے نیچے تختی جبین کے ایک
نون کھینچ دیا ہی قوسی کہ پیکر اُس کمان کی پڑ ای بنیاد نگار خانہ چین کو کہ خوبی مین طاق ہی سر کے
بل لاتی ہی یعنے سر کے بل گراتی ہی اور گوشہ ابرو کا ایک کمان ہی کہ تیر تدبیر گوشہ گیرونکو چپ
گراتا ہی اور تیر باز گشتی لگاتا ہی یعنے ہر چند وہ بچتے ہین بچ نہین سکتے بلکہ اُلٹے گرتے ہین
اور سر زلف کا ایک عقرب ہی کہ ماہ تمام خوبون کو درجہ شرف کو پہونچاتا ہی یعنے خوبی و رونق بڑھاتا
ہی خانہ شرف ماہ کا عقرب ہی معنے ترکیبی قطعہ وہ مو کہ جنسے روز تیرہ فاش ہوتا ہی اور
سمجھا جاتا ہی کہ روز تیرہ ایسا ہی تار و تاریک ہوتا ہی ایک شام ہی کہ اُسکو سیاہی ہمارے
دل کی بتاتے ہین اور وہ ابرو ترکون کے سے کہ بصورت نون اور قاش کے ہی اور پیوستہ
مگر ورق ماہ پر نقاش ہی معنے معماے نثر ابرو ابرو تجنیس جبین کے نیچے نون موجود ابرو
سے بعمل ترادف حاجب مراد ہی اسکا گوشہ حاجب گر جائیگا جب رہیگا نقش چپ ماہ تمام
مراد اُس ماہ سے جو اپنے ایام کہ تیس دن ہوتے ہین پورے کر چکا ہو مراد اس سے لام
اور سر زلف حرف زا اور فا علامت شرف کی جب زا اور لام اور فا جمع ہونگے زلف حاصل
ہوگا معنے معماے قطعہ ماش کا دل شام ہی نون اور قاش جمع ہونے سے نقاش ہوتا ہی

محسنات کلام سواد دو مرکب کہ مرکب دوات کی سیاہی کو بھی کہتے ہین بایکدگر مناسب ہین پوشیدہ اور باریک ہین لفظ ابرو کے واسطے کیسا خوب ہی جیسا کہ غنیمت نے کہا ہی **شعر** ہزاران معنی باریک چون مو + شدی مذکور در ہر بیت ابرو + اور انکے سوا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین نگارخانہ چین کے بجاے جبین گوشہ ابرو کو گوشہ ابروے کہ مضاف سمجھا جاتا ہی شامی کو شاہی اور قاش کو فاش غلط لکھا ہی۔

نکتہ در سواد چشم کہ جیم کنج و شین صورت شرہ و دور میم مثال مردم دارد اگرچہ غمزہ تیر غم بر زہ کمان ستم می نہد اما ہر کہ بنظر صفا در سہم آن نگرد ہزار مزہ یابد و الف الف کہ از نون ابرو تا فاے فم در حیطہ آن بینی تیغیست بر سر دم بیکران کہ دل آلف از وی فنا بیند قطعہ عین را صورت غین ست و مزہ نقش مزہ + لاجرم غمزہ ازین ہر دو مصور باشد + روضہ دان الف از گلشن جان صورت الف + کہ بدو کلبہ انفاس معطر باشد + **اللغات** سواد بفتح سیاہی رنگ و سویدا اور گرد نواح شہر غمز بالفتح بچشم و ابرو اشارہ کرنا سہم بالفتح تیر آنف بالفتح بینی و سخت ترین چیز و اول ہر چیز و پیشواے قوم مصور صورت کردہ شدہ کلبہ بالضم گروہ و ابر ترین ابر ہا کلبہ خانہ کوچک و دکان و گوشہ انفاس جمع نفس **معنے ترکیبی نثر** سواد چشم کہ جسمین جیم شکل کنج یعنے گوشے اور شین صورت شرہ باعتبار برابر ہونے دندانون اور دور میم کا مثال مردم چشم کے کہ دونون مدور ہین رکھتی ہی اگرچہ غمزہ تیر غم کا زہ کمان ستم پر رکھے ہوے ہی یعنے غمزہ ستم کا بھرا ہوا بھی اسمین رہتا ہی لیکن جو کوئی نظر صفا سے تیر غمزہ کو دیکھے ہزار مزے کہ مقصود ہزارون سے ہی پاے الحق **شعر** در چمن حسن و ناز ہست بسے خوشنما + غمزہ بطرز ستم عشوہ برنگ جفا + اور الف الف کا کہ بینی ہی اگر تو غور کرے تو نون ابرو سے فاے فم تک اسکے حیطہ مین دیکھیگا ایک تیغ ہی کہ جسکے سر پر دم بیکران ہی یعنے نہایت دھار پر چڑھی ہوئی ہی کہ دل آلف کا اس سے فنا دیکھتا ہی آلف الفت و خوگیرندہ **معنے ترکیبی قطعہ** عین کی صورت غین کی ہی اور شرہ نقش مزہ کا کہ معما مین سب ایک ہین بس ضرور ہی کہ غمزہ انھین دونون سے بنتا ہی اور صورت پکڑتا ہی اور صورت الف کی جو بصورت الف کے ہی ایک روضہ گلشن جان کا ہی کہ اس سے کلبہ انفاس کا معطر ہونا ہی او ظاہر ہی کہ کلبہ سانس کا بھی ناک ہی اور محل شم بھی یہی ہی **معنے معماے نثر** سر غمزہ کا غم ہی

زه پر آنے سے غمزه ہو جائیگا اور غمزه کے اول غین ہی جسکے ہزار عدد ہین اور بعد غین کے مزه کہ یون بھی غمزه حاصل ہوتا ہی الف الف آلف تصحیف اور نون آبرو اور فاے فم کے موافق نون و فا بھی الف مین بترتیب مذکور موجود الف کا قلب فنا **معنے معماے قطعہ** عین صورت غین اور ثمرہ نقش مزه جب غین ثمره پر آیگا غمزه ہوگا الف الف تصحیف انفاس مین بھی الف موجود **محسنات کلام** سواد کنج ثمره مردم چشم کے مناسبات سے اور شکل اور صورت اور مثال مرادفات علی ہذا جیم شین میم مراعات یکدگر بینی مین ایہام بلحاظ الف بینی کے تشبیہ الف و تیغ سے اکثر ہی جیسا کہ قول شاعر شعر بینی اسکی میرے حق مین الف اقتل ہی + حضرت عشق سے کہدو کہ اب اپنا قل ہی + **الاختلاف** شارح نے پہلے شعر مین لکھا کہ غین مسماۓ کی ترکیب سے مزه کے ساتھ غمزه حاصل ہوتا ہی انتہی یہ صورت تو اماہر کہ بنظر صفا سے تا ہزار مزه یا بدتک جو عبارت ہی اسمین مذکور ہو چکی پھر مکرر کیون اور اسکے ذکر سے کہ عین صورت غین اور ثمرہ نقش مزه کیا فائدہ بلکہ دونون نقشون سے دوسری صورت پر معما نکالا ہی اور طرفہ یہ کہ شارح نے اُس عبارت سے جو مذکور ہوئی یعنے اماہر کہ الخ الیسا صاف معما چھوڑ دیا ہی اور بیان نہین کیا نہ معلوم کیا سبب متن مطبوعہ کنج کے بعد لفظ اوا اور بجاے مزه ثمره اور نقش کی جگہ نفس تیسرے مصرعہ مین روضہ دان الف بجاے روضۂ دان الف اور کلبہ کے بجاے کلمہ غلط ہی۔

نکتہ نقطہ دہان آفتاب رویان از پرتو ستارہاے دندان کوے قلب ناہیدست کہ مشتری ازمیانش بر آمده ولام لب پاکیزه گوہران جامع دقائق لبست و باتصال بے دو قسمت یافتہ گویا العلیست کہ عین ہمکنان درمیان آن دو لام انقلاب بل یعنے تر ہی دیدہ **قطعہ** دہنت چشمۂ عین ست و بزیرش دم روح + لاجرم در نظر عقل وجودش عدم ست + آن دولب ہر گ گل خلد برین اند بران + زان دو لب بلبل دل نعرہ زنان دمبدم ست + راے محراب نہان گشت محب را از دل + کز تواش برابر و دہان صنم ست + لب بدندان چو گرفتی بربودی دل خلق + سین چو بر لب بہ نہی سلب زروی رقم ست + **اللغات** ناہید ستارہ زہرہ اور قصہ اسکا ہاروت ماروت کے ساتھ معلوم و مشہور مشتری نیز نام ستارہ کہ نجوم مین علامت اسکی یا لام بحسب لغت فراہم آمدن لب بالضم عاقل ہونا

وخالص ہر چیز ومغز بادام وعقل ودل قسمت حصہ بل کی تفسیر مصرعہ نے کردی محراب بالکسر طاق درون مسجد و بالاخانہ سلب ربودن **معنے ترکیبی نثر** مصرعہ کہتے ہین نقطہ دہان آفتاب رویون کا یعنے جنکی صورتین کہ آفتاب سے روشن اور تابان ہین اُسمین چو ندان ستارون کیطرح ہین اُنکے پرتو سے ایسا روشن ہورہا ہی گویا قلب ناہید کا ہی جس مین سے مشتری نکلا ہی قلب سے مراد بیچون بیچ جو محل کمال ہر شی کا ہی اور لام لب پاکیزہ گوہرونکا جنکی اصل ونژاد پاکیزگی سے ہی جامع باریکیون عقل ومغز کا ہی کہ بسبب اتصال حرف بے کے دو حصے ہوا بس گویا ایک لعل ہی کہ سب کی عین یعنے چشم نے اُن دونون لامون کے درمیان مین جو دولب ہین انقلاب بل یعنے تری کا دیکھا کہ سب کی آنکھ اُنکے عشق مین زار وگریان ہی جامع دقائق لب اس سبب سے کہا ہی کہ جو دقت وباریکیان اور مغز وخلاصہ عقل کا ہی ان مین جمع ہی عرفی شعر بخشد ہزار کشتۂ چشم تراحیات + لعلت لطیفہ کہ برون آرد از عدم + اور باتصال بے بدین نظر کہ بے کے دو عدد ہین اور لب بھی دو ہوتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** یعنے دہن تیرا چشمہ آفتاب کا ہی اور اُسکے تحت مین دم روح ہی دم جان بخش حضرت روح اللہ بس ضرور ہی کہ عقل کی نظر مین وجود اُسکا عدم ہی اسلیے کہ عین اور دم دونون کے ملنے سے عدم ہوتا ہی اور اسبات کو جان لے کہ وہ لب جو دو گلبرگ خلد برین کے ہین اپنی رنگینی ولطافت مین بس اُنھین دولب پر بلبل دل کی دمبدم نعرہ زن ہی راے محراب کی جو مقام طاعت کا اور سجدہ گاہ ہی تیرے محب کے دل مین چھپ گئی اسواسطے کہ تیرے شوق مین اب چشم اُسکی ابرو اور دہان صنم پر ہی جب تو نے لب اپنے دندان سے پکڑے خلق سے دل خلق کا چھین ہی لیا ظاہر ہی کہ لب پر سین رکھنے سے سلب ہوتا ہی چنانچہ تحریر رقم سلب سے عیان جسکے معنے ربودن ہین اور دانتون سے لب دبانا یہ بھی ایک ادا معشوقون کی ہی اور نیز اشارہ قصد ومستعدی کسی امر کا **معنے معماے نثر** ناہید مین یا علامت مشتری کی ہی جب یہ نکل جائیگی ناہد رہیگا جسکا قلب دہان ہی لب لب تجنیس تام لام سے جو بے متصل ہوگی لب ہوجائیگا لعل قلب کی رو سے بھی لعل ہی اور دو لام اور عین اسکے درمیان مین لب منقلب بل ہی بمعنی تری

معنے معماے قطعہ لفظ دم کا جب کلمہ عین کے نیچے آئیگا عدم ہوگا بلبل کا دل دو لب ظاہر ہین محراب کا لفظ اسمین رامحب کے دل مین نہان ہی لب پر سین آنے سے رقم سلب کی حاصل ہوتی ہی **محسنات کلام** نقطہ جسکو اعتدال ربیعی وخریفی کہتے ہین اور نیز مراد بدہن اور آفتاب اور پرتو اور ستارے اور ناہید و مشتری سب مناسب یکدیگر دہن کو چشمہ جو عین ہی اور اسکے نیچے دم روح ثابت کرکے کیسا عدم دہن کا نکالا ہی اور لام ولب اور بے اور لعل اور عین اور دیدہ تری باعتبار دیدہ اور لعل علی ہذا القیاس ایسے ہی چشمہ عین دم روح اور وجود و عدم متضاد علی ہذا برین اور بران بلبل اور دم مبدم کیسے خوب ہین آن دو لب زان دو لب کیسی لطیف تکرار ہی مثل انکے برگ گل اور لب بلبل غرض کہانتک لکھون **الاختلاف** اصل کتاب مین خلد برین بدان لکھا ہی مین نے بران لکھا برعایت برین وحفظ درستی معنے متن مطبوعہ مین بجاے بے پے اور دہنت دہنش ہی بر کی جگہ پر لکھا ہی—

نکتہ ایدرویش از سر عشق مجازی بگذر کہ عاقبتش شق یعنے چاک دامان ست سیمرغ وار عش یعنے آشیان بر قاف عشق حقیقی گیر قشغ یعنے خانہ پوست را سرنگون ساز کہ مغز معرفت آنست **قطعہ** سریکہ فکرت خوبان بجان درون دارد + معین ست کہ پا در میان خون دارد + بہ جیم زلف چو زنجیر و نون ابروے شوخ + کسیکہ شد متعشق سر جنون دارد + **اللغات** قشغ بالفتح خانہ کہ از چرم سازند فکرت مثل نصرت کے مصدر ہی پا در میان خون معرض ہلاک مین ہونا متعشق عشق گیرندہ **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش سر عشق مجازی سے کنارہ کر کہ عاقبت اسکی شق یعنے چاک دامان ہی اور فضیحت و رسوائی سیمرغ کی طرح عش یعنے آشیان قاف عشق حقیقی پر رکھو یہ عشق مجازی قشغ یعنے خانہ پوست ہی اسکو نگون کر کہ سرنگون کرنے سے سواے قلب کے یہ مراد ہی کہ اسکو چھوڑکے اسکے مقابل کو جو عشق حقیقی ہی اختیار کر یہی مغز معرفت کا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جو سر کہ فکر خوبون کی اسکے سر مین گھسی ہی مقرری بات ہی کہ وہ قدم ہلاک و خون مین رکھے ہوے ہی اور جو شخص جیم زلف ہمچو زنجیر اور نون ابروے شوخ پر عشق پذیرندہ ہوا بیشک اسکا سر جنون کا سر ہی یا خیال سودا جنون کا

رکھتا ہی **معنے معمائے** **نثر** سر عشق کا عین ہی اور انجام اسکا شق اگر عشق کے سر سے
نہ گذرے گا شق پائیگا پہلا جز عشق کا عش ہی دوسرا قاف جب عش قاف پر رکھا جائیگا
عشق ہوگا قشع کو سرنگون کرنے سے بھی عشق حاصل ہوتا ہی **معنے معمائے** **قطعہ** خوبان
کے اول آخر خون ہی بیچ مین با بمنزلہ پا جو معما مین ایک ہین جیم ولون جمع ہونے سے جنون
ہوتا ہی **محسنات کلام** شق اور قاف دونون مین ایہام چاک و دامن چاک مین ایہام
کہ دامن مین ویسے بھی چاک ہوتا ہی پوست مغز متضاد زنجیر مین جیم اور نیز جنون مین جیم
کیسی مناسبت ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین عش کے بجائے رش شوخ کی جگہ شوق
غلط لکھا ہی-

نکتہ ایدرویش اگرچہ نون ابروے خوبان چون کمان بر بالاے عین فتان ومیم دہان
خندان والف قامت روان نشان نعماے منانست چشم ازان بردار کہ امن دل حاصل
ازانست وہر چند نقطہ خال بر دیدہ ہزار حال مینماید دل ازوے خالی دار تا خل وحبیب
حضرت ذوالجلال گردی **مثنوی** خال چون شد بروے عین عیان + غین یعنے نشان
پوشش دان + ز ابرویت نقش حاجت ارچہ اداست + حاجتت حاجب جمال صفاست
دل مدہ چشم راکہ غمزہ تیز + دہدت مشج دل بخون آمیز + ہست میم دہان ملام و ملال + خود
ملامت نہند میم بہ فال + از درازی قد ببر امید + کہ قد از قطع طول داد نوید + **اللغات**
فتان بروزن منان دزد و شیطان وزرگر و فتنہ انگیز روان یعنے روندہ وصاحب رفتار
نعما جمع نعمت منان بڑا احسان کرنے والا خل بالکسر والضم دوست غین بالفتح ابرو پوشش
حاجب ابرو ودربان مشج بالفتح آمیختن قد بالفتح وتشدید دال دراز شگافتن ودراز بریدن و
بالا وقامت **معنے ترکیبی** **نثر** ایدرویش اگرچہ نون ابرو خوبون کا کمان کیطرح بالاے عین فتان
فتنہ انگیز اور میم دہان خندان اور الف قامت روان نعماے حضرت منان سے ہی اسلیئے
کہ حسن اور طیب خلق بڑی دولت ونعمت ہی لیکن تو آنکھ اپنی اس سے اٹھا ہی لے
اسواسطے کہ امن دل کی اسی مین ہی اور ہر چند نقطہ خال کا جو دیدہ محبوب پہ ہی ہزار
حال گوناگون تجکو دکھاتا ہی لیکن تو دل کو اسکے خیال سے ضرور خالی کر تو خل یعنے دوست

اور محبوب حضرت ذوالجلال کا ہوئے **معنے ترکیبی مثنوی** خال جو روے عین پر عیان ہی تو اُسکو
نعین جان جو ابرو نشان پوشش کا ہی یعنے باعث غفلت اور غشاوہ کا اور ابرو سے اگرچہ
نقش تیری حاجت کا ادا ہی یعنے حاجت پوری ہوتی ہی اسی حاجت کو تو حاجب اور مانع جمال
صفا کا جان کہ جمال صفا کا تجھے دیکھنے کو نہین ملیگا حاجب کے معنے مانع اور دربان دونون کے
ہین چشم معشوق پر فریفتہ مت ہو کہ اپنے غمزہ تند و تیز سے تجکو مشبج دل بخون آمیز و بکی ای
چشم خون آمیختہ جو ہندی محاورہ مین لال لال آنسوون سے رُلانا کہتے ہین اور میم دہن تنگ
کا جو بظاہر خوب و خوشنما ہی یہ سراسر ملام و ملال ہی دیکھ لے فال دیکھنے کے وقت جو سر صفحہ میم
ہوتا ہی تو اسکو ملالت و ملامت کا نشان جانتے ہین اور دراز قد محبوب پر بھی مت جا اس سے
بھی اُمید قطع کر اسواسطے کہ قد خود قطع درازی کی خوشخبری سنا رہا ہی پھر ایسی شی سے کیا اُمید
معنے معماے نثر نون ابرو اور عین فتان اور میم دہان اور الف قامت سے نعما حاصل
ہوتا ہی اور جب اس سے چشم یعنے عین اُٹھا لینگے تو امن قلب حاصل ہوگا دیدہ سے
ارادہ عین کا ہی اور جب خال کہ مراد نقطہ سے ہی اسپر رکھا جائیگا غین ہوگا جسکے ہزار عدد
ہین خال کا دل الف جب خالی کیا جائیگا خل رہیگا **معنے معماے مثنوی** عین پر جو خال
عیان ہوگا غین ہوگا بمعنی ابر حاجت حاجب تصحیف یکدیگر مشبج مقلوب چشم کا جیم جیم معماءین
ایک ہی قد قد تجنیس **محسنات کلام** نون کمان عین میم الف سب مناسب باہمدگر اور
انھین کے مناسب ابرو عین دہان قامت ملال ملام ملامت میم سب مین سر کلمہ میم
الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے نعما یغما بردار کی جگہ بردار ذحبیب کی جگہ جیب صفا ست
کے بجاے صفات تیز کے بجاے تیر مشبج کی جگہ شیخ لفال کو بقال غلط لکھا ہی۔

نکتہ دامن زلف لف یعنے ہیچ ہیچ ست کہ جز فل یعنے شکستن و رخنہ دل از وے حاصل
نیاید و فرقِ گیسوے داغیست کہ جز بہ شکلِ سوے پریان سوختہ نگرداند **نظم** زلف
را از زن بود ثوب زفاف + لیک در قلبش زرہ بہر مصاف + طرہ بر رہ روی طرار ی نہاد
ہر طرہ یعنے طعن دل زو مستفاد + از کلالہ بر رُخ لالہ ست کاف + از پے چشم بدان ستر عفاف +
صدغ بین از بعد صد غین آشکار + یعنے آمد فتنہ او صد ہزار + **اللغات** لف کے معنے

خود مصرع جرنے لکھدیے ایسے ہی فل کے فرق بالفتح ہندی مانگ زرف فرستادن عروس بخانہ شوہر اور یہی معنے زفاف بالکسر کے ہین کلالہ بضم وکاف موی مجعد وپیچیدہ وقمیص وبکاف عربی نیز صدغ بالضم وغین معجمہ ہندی کنپٹی اور وہ بال پیچیدہ جو اسی جگہ لٹکتے ہون صد غین بالضم دونون کنپٹیان اور نیز صد وغین کہ سو ہزار ہوے معنے ترکیبی نثر دامن زلف کا لف ہی یعنے پیچ در پیچ جیسی کہ ہوتی ہی بس اس سے سوا‌ے فل یعنے شکست اور رخنہ دل کے کچھ حاصل نہین اور مانگ گیسو کی ایک داغ ہی کہ بصورت بریان کے سوختہ کرتی ہی یعنے جیسے کوئی چیز بریان ہوتی ہی ویسے ہی دل عاشق کو یہ بریان کردیتی ہی اسکے سوا اور کچھ اسکا حاصل نہین ہی معنے ترکیبی نظم یعنے اگرچہ زلف کا زف سے لباس زفاف کا ہی یعنے لباس وغیرہ سے آراستہ ہی جیسے عروس کو آراستہ کرکے شوہر کے گھر بھیجتے ہین گویا دُلھن بنی ہوئی ہی لیکن سامان جنگ کا بھی جو زرہ ہی اُسکے قلب مین موجود کہ وہ لام ہی بمعنی زرہ مطلب یہ کہ ہروقت مصاف پر آمادہ ہی بس ایسے سے ڈرنا بچنا چاہیئے طرہ کو دیکھ کہ اُسنے کیسے علانیہ راہ پرطراری کی صورت ظاہر کی ہی جس سے ہرط یعنے طعن دل مستفاد ہوتی ہی کہ جو کوئی اسکا مبتلا ہوگا طعن وتشنیع مین پڑیگا اور کلالہ سے رُخ لالہ پر کاف ہی جو بمعنی باز دارندہ کے ہی مشعر اس بات پر کہ چشم بد ون کے واسطے یہ پردہ پاکدامنی کا ہی اور اکثر زلف چہرہ پر آجانے سے چہرہ چھپ جاتا ہی صدغ کو دیکھ جو صدغ سے لٹکی ہوئی ہی یعنے کنپٹی سے کہ وہ زلف ہی جس مین صد کے بعد غین ہی جسکے ہزار عدد ہین بس سو ہزار کے لاکھ ہوے یعنے اس صدغ مین لاکھون فتنے ہین کچھ ایسے ویسے نہین ہین معنے معماے نثر دامن زلف کا لف ظاہر اور لف کا قلب فل لفظ گیسو کے دو جز ہین ایک گے تصحیف کی بمعنی داغ کہ کاف گاف معما مین ایک ہی جسکا اشارہ داغیست ہی دوسرا سوے مصحف شوی بمعنے بریان جسکا اشارہ سوختہ ہی اور بریان جو کہ کے اور سو دونون مین تصحیف اور نقش ہی اسیواسطے لفظ فرق وشکل مذکور فرماے ہین معنے معماے نظم زلف کے اول آخر زف اور قلب اسکا لام بمعنی زرہ روے طرازی طا ہی اور طرہ مین رہ پر رکھا ہوا اور طرہ کا قلب ہرط لالہ کے رُخ پر کاف لانے سے کلالہ ہوتا ہی صد کا لفظ غین پر آنیسے صد غین

ہوتا ہی صد کے معنے سو اور غین کے عدد ہزار جو صد ہزار ہوا جسکی ہندی لاکھ **محسنات**
کلام صد غ اور صد غین کیسے خوب ہین صد کے معنے سو غین کے ہزار یون بھی صد ہزار ہوا
اور اگر صد غین تثنیہ ٹھہرائین تو دو صد غ ہوگا یعنے دو لاکھ اور جو سو غین کہین تب بھی لاکھ ہوگا
زلف زف زفاف مصاف کاف عفاف طرہ طرار ہر طعن لالہ کلالہ صد غ صد غین صد ہزار
کیسے پاکیزہ الفاظ ہین جن مین ہر کلمہ حرف واحد بھی ہی اور اشتقاق اور تجنیس اور
موازنہ بھی **الاختلاف** اصل کتاب مین بجاے بر یان پر پر و یان لکھا ہی فافہم
متن مطبوعہ مین بر یان کی جگہ پر پر و یان نگرداند کے بجاے نگزاید غلط ہی۔
نکتہ نون چاہ زنخ را گویند و نخ دفع را یعنے از نون در میان زنخ کہ چاہ خطر ست از
اطراف او چشم را دفع باید کرد کہ محل پاے لغز نظر ست **رباعی** از باغ جمال آن مہ مہر
فریب + گفتم کہ برم بری بس از بار شکیب + انگشت نہادم بزنخدانش گفت + بر سیب
الف منہ کہ باشد آسیب + **اللغات** نون چاہ کو بھی کہتے ہین زنخ بالفتح و تشدید خا پائمال
کرنا اور دور پھینکنا کسی چیز کا بر بمعنی پھل بار بوجھ اور پھل **معنے ترکیبی نثر** مصرجہ کہتے ہین
نون چاہ زنخ کو کہتے ہین اور نخ دفع اور دور کو بس نس نخ سے یہ اشارہ ہی کہ یہ نون چاہ ذزنخ
نہایت محل خطر ہی اسکے اطراف سے چشم کو دور رکھنا چاہیے کس واسطے کہ یہ ٹھکانا نظر کے
پائون پھسلنے کا ہی ایسا نہو پھسلکے کنوے مین گر جاے جس سے نکلنا دشوار **معنے ترکیبی**
رباعی مین نے کہا کہ اُس ماہ مہر فریب کے باغ جمال سے پھل اُٹھاؤن صبر تو بہت ہو چکا اسکا
بوجھ کب تک اُٹھاؤن یہ خیال کرکے مین نے انگشت اُسکے سیب زنخدان پر رکھی تو اُسنے
کہا کہ سیب پر الف رکھتا ہی کیا نہین جانتا کہ سیب پر الف رکھنے سے آسیب ہوتا ہے
معنے معماے نثر زنخ کے اطراف سے زخ حاصل ہوتا ہی نون داخل ہونے سے
زنخ ہو جائیگا **معنے معماے رباعی** سیب پر الف لانے سے آسیب ہوتا ہے
محسنات کلام بر ادر بار نوعے از تجنیس اور برم مین بر بزنخدان مین صورت
بر کی اور بر جو بمعنی استعلا کے ہی لفظ مہر و ماہ کا برعایت بر کے کیسا پختہ رسیدہ ہی کہ
رنگت اور پختگی میوہ کی انھین سے ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے زنخ کے

رخ غلط ہی-

نکتہ الف قامت ناز پرورده نازنینان میلیست در قمہ منار طول امل و رشتہ میان نازکان الفیست در مین یعنے خیال دروغ وحیل **مثنوی** قامت چون الف بزیر قبا + بسکہ برہم زند بنای بقا + از میان دردل کمر سر مو + رگ جان بسکہ پیچد از ہر سو + **اللغات** میل بالکسر میل سرمہ و میل آہنین جراح و کحال قمہ بالضم و تشدید میم سر ہر چیز و گروه منار بالفتح علامت و نشانہای منارہ واحد برہم زدن لوٹ پوٹ کرنا **معنے ترکیبی نثر** الف قامت ناز پرورده نازنینون کا ایک میل ہی قمہ منار طول امل مین جس سے کچھ حاصل نہین اور رشتہ میان نازکون کا ایک الف ہی مین یعنے خیال دروغ وحیل مین **معنے ترکیبی مثنوی** قامت حسینون کا جو مثل الف کے راست و مستقیم نیچے قبا کے ہی خوب بنای بقا کا برہم کرنیوالا ہی اور کمر کا بیان یہ ہی کہ دل کمر کا سر مو ہی جو رگ جان عاشقون کو ہر طرف سے پیچتاب مین ڈالتا ہی سر مو کہنے سے نہایت ہی انعدامی کمر کی ظاہر **معنے معمای نثر** لفظ قمہ مین الف آنے سے قامت ہوتا ہی اور معمول کہ تا وقف مین ہا ہو جاتی ہی اور مین مین الف داخل ہونے سے میان ہوتا ہی **معنے معمای مثنوی** بقا کے درہم ہونے سے قبا ہوتا ہی سر لفظ مو کا میم ہی اور دل کمر کا اور اطراف کمر کے رگ مقلوب جو اسکو لپیٹے ہوے ہی **محسنات کلام** قامت کے لیئے لفظ ناز کیسا پرورده ہی نازنینان مین بھی ناز موجود میان اور کمر مرادف کمر مین ایہام باعتبار معنے ٹپکنے کے **الاختلاف** شارح نے لکھا قلب لفظ کمر کا رمک اور جب لفظ رمک کا پیچ کھایگا کہ مراد تقدم تاخر سے ہی مکر ہوگا انتہی شارح نے جانے کہان سے یہ لوٹا پوٹی بے معنے پیدا کی عبارت مصورح مین تو ہی نہین شاید دردل کمر و از ہر سو سے پیدا کی ہی سو دل کمر مصورح نے اسلیئے کہا ہی کہ کمر کا دل سر مو ہی یعنے بیچون بیچ اسکا نہ یہ کہ قلب اسکا جو بے معنی الفاظ نکلتے ہین جن سے معنے ترکیبی سے ربط نہین اور ہر سو سے وہی اول آخر کہ دونون طرف ہین مع قلب مقصود ہی جو رگ حاصل ہوتا ہی اور یون تو مرگ مکر مکر کرم رکم گرم رمک بہت لفظ نکلتے ہین با معنی و بے معنی خلاف ربط معنے ترکیبی کے اور حالانکہ مصورح نے

اپنی تقریر مین میم کو الگ رکھا ہی سر مو کہکر اور کاف ورے کے قلب سے رگ الگ رکھا ہی اور
یہ میم سمیت اپنی کاریگری گر رہے ہین مین تو مصورح کے کلام اور ایما و اشارات کا پیرو ہون
وبس متن مطبوعہ مین طول امل کے بجاے طوال اور رہین کی جگہ بین غلط ہی۔
نکتہ ایدرویش اگرچہ سرین سمن بران نون یعنے ماہی ساق سیمین دردامن دارد
اگر پردہ ازروی وے برداری رین کہ اندیشہ غلبہ گناہست دامنگیر گردد و دندان طمع
ازوی برکن تاری یعنے سیرابی نم فیض بے پایان یابی **قطعہ** گرچہ سرین خوبان بنسرین
بیکرانست + ہر کو سر سرے داشت پا در کشید ازوے + بالاے دلبران را درزیر پا
دو ساقست + چون لام الف کہ ہر کس پا پیچ دید ازوے + **اللغات** نسرین ہندی
سیوتی رین مہر کرنا او دنگ وچرک اور غالب ہونا گناہ کا کسی پر اور خبیث فرشت
نفس ہونا و بالکسر ایسی چیز مین پڑنا جس سے نکلنا میسر نہو سرسری سرداری پاپیچ جیسے کہ
بعض آدمی اور جانور کے پانون مین پانون پڑ جاتا ہی جسکو لچھ کہتے ہین اور اکثر گرجاتا
ہی جیسے شکل لام الف کی خط نسخ مین ہوتی ہی وہو ہذا لا **معنے ترکیبی** نثر ایدرویش
اگرچہ سرین سمن بر ون کا نون یعنے ماہی ساق سیمین کی دامن مین رکھتا ہی یعنے سرین
کے ذیل مین ساق بھی ہی اگر تو اسکی روسے پردہ اٹھائیگا رین کہ کسی چیز مین پھنس جانا
اور اندیشہ غلبہ گناہ کا ہی ضرور تیرا دامنگیر ہو جائیگا اور تجکو روک لیگا اور دندان طمع کے
اُسپر مت جمائے بلکہ اٹھا لے توڑے یعنے سیرابی نم فیض بے پایان کی پائے **معنے ترکیبی**
قطعہ اگرچہ سرین خوبون کے نسرین بیکران ہین لیکن جس نے سرسری و سرداری کا
رکھا اُسنے قدم اس سے ہٹایا ہرگز اسپر نہین بڑھایا اور یہ جو بالا او قد دلبرون کا ہی اسکے
نیچے دو ساق بھی ہین مثل لام الف کہ جنسے ہر کسی نے پاپیچ دیکھا اور منھ کے بل گرا بس
ان دو ساق کی تشبیہ اُس لام الف مقراضی سے نہین ہی بلکہ سیدھے لام الف سے
جسکی یہ صورت ہی لا **معنے معماے نثر** دامن سرین کا نون اور نون ماہی جو اسکے
دامن مین ہی پردہ لفظ سرین کا سین ہی جب سین اٹھا لیا جائیگا رین رہیگا جسکے
معنے لغات مین مرقوم ہوے اور جو دندان طمع کے جو سین ہی اس مین موجود ہین

اٹھا لیے جائینگے رے رہیگا اور رے بمعنی سیرابی سے **معنے معماے قطعہ** بسترین جو بے کنارہ ہو کے سرین ہوگا اور جب سرین سے پانون نکال لینگے جو نون ہی سری رہیگا بالا مین با پا ہی اور اسکے یعنے پا کے نیچے لا کہ مثل دو ساق کے ہی **محسنات کلام** در دامن دارد اور دامنگیر کیسا ابلغ ہی بسترین بیکران مین کیا ہی لطف ہی بمعنی بے کنارہ اور بیحد ایسے ہی سرے داشت اور پا در کشید بالا کیسا لطیف ہی یعنے بالا کے ساتھ ہی مطلب یہ کہ با پا ہی اور اسکے ساتھ لا دو ساق اور اسی کی رعایت سے پا ہیچ اور ہذا القیاس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بے پایان کی جگہ پایان اور دلبران کے بجاے دلیران غلط ہی -

نکتہ امرد را کہ تیر نظر ہاے مختلف چون الف از پیش رو دور افتد مرد بر آید و اگر میم چشمش الیف آن الف شود نعوذ باللہ اول نظر بازان بوی اُم یعنے قصد نمایند و در آخرش رد کنند **قطعہ** امر امرد را نباشد ہیچ اصل + گر نباشد از دلیلے پاے بست + جمع امرد مرد شد یعنے چو شمع + مرد آن امرد کہ با جمعی نشست + **اللغات** امرد جوان بے ریش و شاخ بے برگ امارد و مرد جمع آلیف یار و دوست و ہمخو نظر بازان عاشقان جسکی ہندی گھور نیوالا دلیل دال مرادف پاے بست پشتہ دیوار اور بناے دیوار مرد کی ہندی مرا یعنے صیغہ واحد غائب **معنے ترکیبی نثر** امرد اگر تیر مختلف نظرون کے مانند الف کے اسکے پیش رو سے دور پڑینگے مزود مرد نکلے گا کہ نظر بازون سے بچا رہیگا اور اگر میم اسکی چشم کا الیف الف کا ہو گیا اور دو نون مل گئے پھر تو خدا کی پناہ اول تو نظر باز ام یعنے قصد اسکا کرتے ہین اور آخر مین رد کر دیتے ہین **معنے ترکیبی قطعہ** امرد کے کسی کام کی کچھ اصل نہین ہوتی جب تک کہ کوئی دال و دلیل اسکی بنیاد اور پشتہ کیطرح اسکا مددگار نہو اسواسطے کہ وہ نیک و بد کو خوب نہین جانتا جمع امرد کی مرد ہی اس سے یہ ایما ہی کہ جو امرد شمع کیطرح جماعت مین بیٹھا بس وہ مردہ ہوا کسی کام کا نرہا **معنے معماے نثر** امرد کے پیش رو سے جب الف تیر نظر کا دور پڑے گا مرد ہوگا اور جو میم اسکا الیف الف کا ہوگا ام حاصل ہوگا اول مین آخر مین رد ہوگا کہ یہ دو جز امرد کے ہین **معنے معماے قطعہ** امر مین دال کو پا بست کرنے سے امرد ہوتا ہی

امرد کی جمع مرد ہی بس اگر امرد شمع جمع کی بنیگا تو مرد ہی ای مردہ نہ زندہ بس مرد بفتح میم و مرد بضم میم جمع اور مرد بضم میم بصیغہ ماضی تجنیس تام امرد تجنیس زائد **محسنات کلام** تشبیہ الف کی دوری رہنے مین کیسی ظاہر ہی کہ الف کسی سے ملتا نہین ہی ابتدا مین جمع اور شمع اور اصل اور پاے بست اور الیف والف سب مراعات ومناسبات ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین مرد کی جگہ مرا اور بوسے کے بعد لفظ ام نہین لکھا۔

نکتہ اہل صباحت ازین روکہ باوجوانی وکودکی در سر دارند از صب کہ عاشق ست روی پوشند وسر در نیاورند اما بجہت حت کہ در آخر ست بر تعجیل وتراشیدن برگ دلیل ست کہ عاشق بعد از تمامی صبا کہ میلست بزودی میل برگ وصال از گلبن جمال ایشان تراش کنند **باعی** گفتم بہ مہی بگیر جان وبنمارد + گفتا نہ بچشم عاقبت گفتا کو + با دل گفتم چہ حالتست این دل گفت + نیکوے وکوست اول وآخر او + **اللغات** صباحت بفتح خوبی وجمال صبا بفتح باد شرقی صبا بکسر کودکے وبفتح وہمزہ بازی کرنا لڑکون کے ساتھ صب بالفتح و تشدید باعاشق ہونا تراش طمع وامید وافتخار وآرایش حت بالفتح وتشدید ریختن برگ از درخت واسپ تیز رفتار وشتر مرغ وتیز رو **معنے ترکیبی نثر** اہل صباحت کہ حسین لوگ ہین اس سبب سے کہ باجوانی اور کودکی کی ای غرور وناز سر مین رکھتے ہین صب سے کہ عاشق ہی منھ چھپاتے ہین اور انکو خیال مین نہین لاتے لیکن حت جو آخر مین ہی اور تعجیل اور تراشیدن برگ پر دلیل یہ بتاتا ہی کہ عاشق بعد تمام ہونے صب یعنے عشق کامل کے جلدی خواہش برگ وصال کی انکے گلبن جمال سے آراستہ کرتا ہی اور لذت وصال کو پاتا ہی پھر وہ نفرت اور بیزاری انکی نہین رہتی **معنے ترکیبی رباعی** اس رباعی مین غلطی الفاظ کی معلوم ہوتی ہی نہ کوئی معما معلوم ہوتا ہی بعد تحقیق لکھونگا شرح کے معنے نہ مجکو کبھی پسند ہوے نہ ہین لہذا ویسے ہی چھوڑتا ہون **معنے معماے نثر** صباحت مین صبا بمعنی باد اور کودکی اور عشق بازی سب معنے مین ہی جیسا کہ باد اور جوانی اور کودکی مصورع نے کہا ہی اور حت اسکے آخر موجود کہ مجموع دونون کا صباحت ہوتا ہی **معنے معماے رباعی** اسکا عذر معنے ترکیبی مین جو لکھا وہی یہان بھی ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ

مین بجاے صبا صبیا غلط ہی۔

نکتہ صاحب حسن ملیمی چون ملتحی شود اندروی خوب خود ملالت بیند اما بہ بیند کہ جمعیت محاسن عاقبت وحیات عافیت اکنون دست مید ہد و لفظ ملتحی رو نماے این معنی ست یعنے اولش بر ملت یعنے ملالستی و آخرش بر حی یعنے جمع کردن حیات دلالت دارد

رباعی امرد کہ میان فتنہ و خوف خطر + مردست بزیر الف تیز نظر + با نام نکو چو ملتحی شد نامش + با ملت حسن خلق شد زندہ سیر + **اللغات** ملیح نمک سود و نمکین و چاہ شور ملتحی صاحب لحیہ محاسن نکوئیہا جمع حسن بر خلاف قیاس و ریش ملت بالکسر دین و بالفتح خاکستر گرم و خاک گرم **معنے ترکیبی نثر** کوئی صاحب حسن ملیح جب ملتحی یعنے صاحب ریش ہوتا ہی تو وہ اپنی صورت دیکھ کے آپ ملالت دیکھتا ہی کہ وہ صفا و نزاکت صورت مین نہین پاتا جسکو دیکھ کے خوش ہوتا تھا لیکن اُسکو یہ دیکھنا چاہیئے کہ جمعیت محاسن عاقبت اور زندگی عافیت کی اُسیوقت مین حاصل ہوتی ہی خود لفظ ملتحی اسکی صورت دکھا رہا ہی کہ اسکے اول مین ملت یعنے ملالت ہی اور آخر مین حی یعنے جمع کرنے حیات پر دلالت رکھتا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** امرد کہ درمیان فتنہ اور خوف خطر کے مرد ہی نیچے الف تیر نظر کے کہ ہر کسی کی نظر اُسپر پڑتی ہی جس سے ہر قسم کے فتنہ کا خوف ہی اگر نیک نامی کے ساتھ اس دقت سے نکل کے ملتحی کے نام کو پہونچا اور داڑھی والا کہلایا تو وہ ملت حسن خلق کے ساتھ زندہ سیر ہوا اسواسطے کہ امرد مین مرد ہی اور ملتحی مین حی **معنے معماے نثر** لفظ ملت کو حی پر لانے سے ملتحی ہوتا ہی عاقبت عافیت تصحیف **معنے معماے رباعی** لفظ امرد مین مرد نیچے الف کے ہی لفظ زندہ مرادف حی کا ہی جب حی لفظ ملت سے ملیگا ملتحی ہوگا **محسنات کلام** محاسن مین ایہام ہے باعتبار معنے ریش ملیمی ملتحی نوع تجنیس **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ملتحی کو ملتجی عافیت کی جگہ بھی عاقبت پھر ملتجی کو ملتحی ویسے ہی تیسرے مصرعہ مین غلط لکھا ہی۔

نکتہ لام زلف در ابتداے لحیہ اگرچہ نشان تمامی دور ماہ حسن رخسار ست از روے معنے زرہے در پیش حیہ جثہ فتنہ انظار ست **شعر بیدل** آمد جبے ز سہم نظر + شیر دل شد

چو گشتت ریش آورد + **اللغات** لحیہ بالکسر موے ریش لام زرہ حیہ بالفتح وتشدید یا مار گزندہ جثہ بالضم وتشدید تن مردم وغیرہ وبالکسر بلا صبے بفتح وتشدید یا طفل **معنے ترکیبی نثر** لام زلف کا اسوقت مین کہ ابتدا لحیہ یعنے داڑھی کی ہوتی ہی اگرچہ اس بات کا نشان ہی کہ دورہ ماہ حسن رخسار کا تمام ہوا اسواسطے کہ دورہ ماہ کا تیس دنمین تمام ہوتا ہی اور لام کے بھی تیس عدد ہین لیکن ازروے معنی کے یہ لام ایک زرہ ہی سامنے حیہ اے مار بلا فتنہ نظرونکی یا مار مجسم فتنہ نظرونکی یعنے نظرونکی بلا اور اُنکے فتنہ سے محفوظ ہوجاتا ہی **معنے ترکیبی شعر** صبی تیر نظر سے بے دل ہوتا ہی اور اسپر تیر نظر کے پڑتے ہین اور جب ریش نکال لاتا ہی تو شیر دل ہوجاتا ہے **معنے معماے نثر** لام کے تیس عدد ہین جب سامنے حیہ کے آئیگا لحیہ ہوگا حیہ جثہ تصحیف ہی گر **معنے معماے شعر** صبی بیدل ہی یعنے بے اسکا دل ہی اور ظاہر ریش کا قلب شیر **محسنات کلام** لفظ تمام کیسا مناسب ماہ کے ہی ایسے ہی ازروے مناسب رخسار آمد اور آور بھی علی ہذا **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے لام نام اور زرہ کی جگہ زر ماہی اور بجاے گشتت گت غلط ہی نہ بعد حیہ کے لفظ جثہ کا ہی۔

نکتہ رقیبان حسن بہشت طمعی کہ دارند اول اظہار رق وعبودیت نمایند و آخر بسبب سنگ سیرتے ازان معنی رجوع نمودہ خصم دامنگیر شوند و لفظ رقبا نگہبان این معنی ست کہ رق درا اول تحریر دارد و با کہ راجع ست دامنگیر نیز **قطعہ** در لغت جمع گرد نست رقب + بہ سنان نیز شد الف مانند + یعنے آن بہ کہ گردن رقبا + بہ سنان عاقبت شود پیوند + **اللغات** رقیب نگہبان اور ایک معشوق کے دو عاشق کہ ایک دوسرے کے نگہبان ہوتے ہین رجوع بفتحتین باز گشتن رقبا جمع رقیب رقب گردنہا **معنے ترکیبی نثر** رقیب حسن کے جو اپنی اپنی طمع شخص حسین مین رکھتے ہین اول تو بڑے رق وبندگی ظاہر کرتے ہین آخر بسبب سنگ سیرتی کے اُس بندگی وعبودیت سے پھر کر دشمن دامنگیر ہوجاتے ہین چنانچہ لفظ رقبا ہی نگہبان اس بات کا ہی کہ جب اسکو لکھو تو پہلے رق تحریر مین آتا ہی اور با کہ بمعنی راجع کے ہی اس رق کی دامنگیر بھی ہوتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** لغت کی رو سے رقبہ بمعنی گردن کے جمع رقب ہی اور الف بصورت سنان کے مطلب یہ کہ

بہتر یہی ہی کہ گردن رقبا کی انجام کار سنان کی ہم پیوند ہوتی رہے ورنہ گردن بڑھا بڑھا کے کیسے بجالے
طعن وتشنیع کے مارتے ہین اور جھگڑے نکالتے ہین **معنے معمائے نثر** رقبا کے اول مین رق
اور آخر مین با موجود **معنے معمائے قطعہ** رقبا مین رقب بمعنے گردن کے ہی جب سنان
الف سے ہم پیوند ہوگی رقبا ہوگا **محسنات کلام** خصم دامنگیر برعایت سگ سیرتی
کیسا خوب ہی ایسے ہی لفظ رقبا ونگہبان این معنی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے
رق زرق غلط ہی۔

حکایت یکے از نظربازان راچشم بر روی بدخوی اُفتادہ بود وبندہ خوی بلاجوی اوشدہ ہردم
از منع رقیبان نم دل بر دیدہ ظاہر کردی وہر زمان از جمع عاشقان جم یعنے پری پیمانہ عمر پیش چشم
آوردی روزی قصہ غصہ حال را بایکی از اہل کمال باز نمود گفت ندانی کہ ہر کہ متعشق شود صد
صورت منغص پیش آید وہر کہ شاہد را دل دہد دہ دل از دنبالہ اش مشاہدہ نماید **قطعہ** بسر
جمیل راست کمندی ز جیم زلف + زان میل خلق در عقب او مجدد ست + مشتاق را کہ صد ہوس ست
از پے یکے + از مشت رو نہ پیچد اگر یک دگر صد ست + **اللغات** نظرباز عشقباز منع بالفتح
باز داشتن غصہ اندوہ گلوگیر متعشق عشق ورزندہ منغص مکدر وتیرہ مجدد از سر نو کوئی کام کرنیوالا
معنے ترکیبی نثر ایک نظرباز کی آنکھ ایک بدخو کی صورت پر پڑی تھی اور اُسکی خو بلاجو کا بندہ
ہوگیا تھا ہر دم رقیبون کے منع کرنے سے نم دل کو دیدہ پر ظاہر کرتا تھا کہ میرے دل مین یہ غم بھری
ہی مطلب یہ کہ روتا تھا اور ہر وقت جمع عاشقون سے جم یعنے پیمانہ عمر کو پیش چشم بھرا ہوا دیکھتا تھا
کہ اب کوئی مارے ڈالتا ہی ایکدن قصہ غصہ حال کا ایک اہل کمال سے ظاہر کیا کہ روز تو جو کچھ ہوتا تھا
وہ ہوتا تھا آج یہ ہوا اُسنے کہا کہ تو نہین جانتا جو کوئی عشق اختیار کرتا ہی اور متعشق ہوتا ہی سو صورتین
منغص اُسکو پیش آتی ہین اور جو کوئی شاہد کو دل دیتا ہی وہ دل پیچھے اُسکے مشاہدہ کرتا ہی **معنے
ترکیبی قطعہ** جمیل کے سر پر ایک کمند جیم زلف سے ہی اس سبب سے میل خلق کا اُسکے
پیچھے مجدد اور ہر دم تازہ ہی اور اُس کمند کے کشش مین کھنچا جاتا ہی مشتاق کسی کا جو سیکڑون
ہوسین ایک کی خاطر دل مین رکھتا ہی وہ کسی کی مشت سے منہ نہین پھیرتا اگر ایک ہو جب گیا
اور سو ہون تب کیا **معنے معمائے نثر** چشم مرادف عین جب عین لفظ بد پر آئیگا عبید ہوگا

جو اشارہ لفظ بندہ سے ہی یا با معما مین یکسان ہین نم کا دل من جب دیدہ پر جو مرادف عین کا ہی آئیگا منع ہوگا لفظ جم جب پیش چشم آئیگا جو عین ہی جمع ہوجائیگا متعشق مین صد سے مقصود قاف ہی جسکے سو عدد ہین باقی صورت اسکی صورت منغس جو پیش قاف ہی صورت سے مراد نقش ہی اش کا دل شا اور دہ کا دل ہہ جس سے شاہد ہوتا ہی خوجو تصحیف قصہ غصہ تجنیس مفروق **معنے معماے قطعہ** میل کے سر پر جیم ہونے سے جمیل ہوتا ہی مشتاق کے اول مشت ہی اور پھر الف مفہوم یک کا بعد اسکے قاف سو عدد والا **محسنات کلام** نظر چشم رو دل دیدہ صورت سب مناسبات شاہد مشاہدہ اشتقاق دل دہ ہردہ دنبالہ سر کلمہ دال ایسے ہی صد صورت اور جمع اور جم وغیرہم **الاختلاف** متن مطبوعہ مین دیدہ کی جگہ بریدہ اور جمع کو جمیع اور جم کو حم منغس کو منغش صد کو صند وگر کو اگر غلط لکھا ہی۔

فصل المباشرة

نکتہ کثرت مباشرت بیدی احوال منتہی شود و لفظ مباشرت مباشر این معنی ست کہ ما قبتش شر ست و دوام وطی بنور دیدن بسباط نشاط متمادی میشود و لفظ وطی برین معنی منطویست کہ آخرش طی ست **شعر** نفی ریاست ار نبود در مباشرت + لفظ مباشرت زچہ گوید مباش رت + **اللغات** مباشرت جماع کرنا مباشر بضم میم وکسر شین اختیار کنندہ اور کسی کام مین گھُسنے والا اشرت بالکسر والتشدید حرص ونشاط جوانی و بدشدن وطی جماع اور پائمال کرنا متمادی بضم میم و فتح فوقانی وکسر دال دراز منطوی بالضم نوردیدہ شوندہ ودرہم پیچیدہ شوندہ طی بتشدید یا پیچیدن ونوردونیست اور وہ موضع جہان کا قصد ہو رَت بالفتح جہت **معنے ترکیبی نثر** مباشرت کی کثرت بداحوالی پر منتہی ہوتی ہی اس بات مین خود لفظ مباشرت کا گھسا ہی اسواسطے کہ اسکا انجام شرۃ ہی اور اُسکے معنے بد ہونے کے اور ہمیشہ کی وطی یہ بسباط نشاط لیٹنے پر درازی کرنیوالی ہی کہ یہ امر لفظ وطی مین لپٹا اور پیچیدہ ہی یعنے طی جسکے معنے پیچیدن کے ہین یعنے دوام وطی سے قوت باہ اور وطی کی طی ہوجاتی ہی باقی نہین رہتی **معنے ترکیبی شعر** اگر مباشرت مین معنے ریاست کے نہوتے تو لفظ مباشرت کا جو کہہ رہا ہی مباش رت یہ کیسے کہتا بس

معلوم ہوا کہ کثرت مباشرت سے ریاست و معاشرت مین بھی خلل عظیم پیدا ہوتا ہی مباشرت ای سرداری مباش **معنے معماے نثر** مباشرت کے آخر شرت اور وطی کے آخر طی ظاہر بساط نشاط تصحیف **معنے معماے شعر** مباشرت کو تحلیل کرنے سے مباش ورت ہو **محسنات کلام** مباشرت اور مباشر اور وطی منطوی دونون مین صنعت اشتقاق ایسے ہی شرت مباشرت سے اور طی وطی سے **الاختلاف** متن مطبوعہ مین ببدی کو ببیدی غلط ہی

نکتہ الف جماع علم آلت تناسل و عین علامت سرچشمہ توالد ست ہر کہ این عین و الف از جماع دور دارد جم یعنے پادشاہ وقت خود باشد **قطعہ** میان لفظ جماع ست جمع آبحیات + بعج نالہ دل ہر کہ آب ریخت رسید + جماع را عربان گفتہ اندار یعنے + بوی ہر انکہ بہ پیچید بیخ خود بہ برید + **اللغات** تناسل از یکدیگر زادن توالد ہم بدین معنے و مجموع آلت تناسل یا توالد ذکر مرد + **معنے ترکیبی نثر** الف جماع کا علم آلت تناسل کا ہی اور عین علامت سرچشمہ توالد کی ہی جو کوئی اس عین و الف کو جماع سے دور رکھیگا پادشاہ اور جم وقت کا ہی یعنے جماع کرنے مین توالد تناسل ضرور ہی اور توالد تناسل مین بہت جھگڑے اور آفتین اسلیے کہ عیال داری جگر خواری ہی اور مجرد و تنہا اپنے وقت کا پادشاہ **شعر** ای گرفتار پاے بند عیال + دگر آسودگی مبند خیال + **معنے ترکیبی قطعہ** لفظ جماع کے درمیان مین آبحیات جمع ہی بس جسنے اس آبحیات کو ٹٹو یا وہ عج دل کو پہونچا یعنے نالہ دل کو عرب کے لوگ جماع کو ار کہتے ہین لاجرم جو اسمین لپٹا اور بکثرت اسکا شائق ہوا اُسنے اپنی جڑ کاٹی **معنے معماے نثر** لفظ جماع سے جب الف و عین دور ہو گا جم رہیگا **معنے معماے قطعہ** جماع کا اول آخر جمع ہی جسکا قلب عج اور درمیان مین اسکے ما جسکو آب حیات کہا ہی اور جماع کو عرب ار یعنے ارہ کے بھی کہتے ہین جو جڑ کاٹنے والا ہی **محسنات کلام** جماع جمع عج تینون مین عین ایسے ہی علامت عربان **الاختلاف** متن مطبوعہ مین عج کی جگہ غنج غلط ہی۔

نکتہ جم پری پیمانہ است و عاجم سریع السیر را گویند اشارت ست بدانکہ جماع کہ اولش پری پیمانہ عمر ست و فوت صحت چون بگردانی نشان نگو لساری اوانی زندگانی

وسرعت سیر عمر وجوانی باشد وبضع نازک پوست وعاصب قاطع باشد دلیل قاطع ست که
چون بضاع را اعادہ کنی پوست نازک خود را بسبب سیلان آب تیغ شہوت عاصب گردی
قطعہ صورت نیک ارچہ نیک آید بچشم + لیک کین قلبی ازو حاصل شود + وضع بضع
از جمع بضع آمدہ است + لیک از تفریق عصب دل شود + اللغات جم اور عامج کے
معنے خود مصرح نے لکھدیے اَوَانی بفتح جمع اناظر فہا بضع اور عاصب انکے معنے بھی مصرح
نے تحریر فرما دیے بضاع بالکسر وضاد معجمہ جماع کرنا و فرج زن و نکاح و کابین و طلاق
صبب بفتحتین نیچے کرنا پانی نہر و دریا کا نیک بالفتح جماع اور نام حقیقی جماع کا عربی میں بھی ہی
بضع بالفتح جمع کرنا اور روان ہونا پانی کا اور سوراخ مشک بضع بالفتح جماع کرنا اور فرج
زن و گوشت پارہا عصب بالفتح وصاد مہملہ بریدن معنے ترکیبی نثر مصرح کہتے ہین جم کے
معنے بڑی پیمانہ اور عامج سریع السیر انہ دونون لفظون سے اشارہ اسبات کا ہی کہ جماع
کا اول جم ہی جس سے بڑی پیمانہ عمر اور فوت صحت کی ہی یعنے عمر گھٹتی ہی اور صحت فوت
ہوتی ہی اور جو جماع کو لوٹو تو اس سے نگو نساری ظرف زندگانی اور سرعت سیر عمر و
جوانی کی ہی کہ عمر و جوانی دونون بہت جلدی گذر جاتی ہین مطلب یہ کہ تکرار و کثرت جماع
بڑے نقصان کی چیز ہی دوسری صورت پر کہتے ہین کہ بضع نازک پوست ہی اور عاصب
قاطع بس بضاع کو جو بمعنی جماع کے ہی اگر لوٹ لوٹ کے کرتا ہی اپنے پوست نازک کو جیساکہ
جوانی میں پر بہار ہوتا ہی گرتے پانی سیلان آب تیغ سے قطع کرتا ہی گرتے پانی کی قید اسلیے ہی
کہ اسمین شدت اور قوت بہا دینے کی بہت ہوتی ہی بلکہ جو شی اسکے نیچے ہوا اُکھیڑ کے پھینک دیتا
ہی معنے ترکیبی قطعہ صورت نیک کی جو بمعنی جماع کے ہی اگرچہ بصورت نیک بمعنی
خوب کے نظر میں آتی ہی لیکن کین قلبی اُس سے حاصل ہوتا ہی یعنے اول جوش جوانی
میں تو کثرت اچھی معلوم ہوتی ہی پھر جب دل بھر جاتا ہی تو اُس سے نفرت اور کینہ دلی
پیدا ہوتا ہی اور وضع بضع کی جو بمعنی فرج کے ہی جمع بضع یعنے گوشت پارون سے ہوتی ہی
لیکن جو تفریق کرو اُن گوشت پارون میں اور اسمین تو یہ عصب دل کی ہی جس سے دل
قطع ہوتا ہی اور تفرقہ پڑتا ہی معنے معما سے نثر جماع کے اول جم موجود اور جماع کا

قلب عامج بضع کے اول بفں ظاہر اور جو بضاع کا اعادہ کرینگے عاضب ہوگا ساد ضاد معامیل یکی
ہین معنے معماے قطعہ نیک نیک تجنیس تام اور نیک کا قلب کین بضع بضع تجنیس اور
قلب اسکا عصب ضاصاد معمامین ایک ہین محسنات کلام وضع بضع جمع کیسے لفظ جمع کیے
ہین جمع تفریق باہم مناسب صب سیلان آب تیغ برعایت یکدیگر سیلان مین ایہام ہی
کہ جریان آب ومنی دونون کو کہتے ہین الاختلاف متن مطبوعہ مین فوت کو قوت عاصب
کو عاضیت صبب کو ضب پھر غاصب کو عاصب از جمع کی جگہ از جمعیت بضع کے بجاے
دل غلط ہی۔

نکتہ لوطی بہ پیشوائی لام لوط بمعنی حب شہوت ست وطی در عقب دارد واگر ازین عمل
منصرف ومنقلب شود دہ طول وفضل از حق پیش او آید وزانی واضع الف آلت ست
در درون زنی اگر ازین شغل باز گردد دہ ناز ونعمتش از عقب بیرون آید قطعہ مزن تواے
لواطت بروی حد طہارت + کہ بنگری زنگونسار ریش نشان تطاول + الف بدامن زن
نیز در زنانہ رسانی + کہ ماندت دل نزذ زکا بخار تحمل + اللغات لوط کے معنے مصرع رہنے
لکھدیے طی بالفتح نوردیدن ونوردمنصرف بضم میم وکسر را از حالی بحالی گردندہ منقلب
واژون شوندہ طول بالضم درازی ودراز ہونا بالفتح احسان رکھنا اور بڑھنا زانی حرام
جماع کرنیوالا تطاول گردنکشی وتکبر کرنا اور گردن اٹھانا دیکھنے کے وقت نز بالفتح وتشدید زا
مرد تیز فہم وزیرک وچست زکا بالفتح بڑھنا زیادہ ہونا معنے ترکیبی نثر لوطی جسکا پیشوا لام
لوط کا ہی اور یہ پیرو اسکا بمعنی حب شہوت کے ہی وطی عقب مین رکھتا ہی بس اگر اپنے
عمل سے پھر جاوے اور منقلب ہوجائے تو دس احسان وفضل حق تعالیٰ سے اسکے سامنے
آئین اور زانی کہ وہ آلت اپنا کسی عورت غیر کے درون مین رکھتا ہی اگر اس شغل سے
پلٹ جائے اسکے پیچھے دس ناز ونعمت ظاہر ہون معنے ترکیبی قطعہ مصرع کہتے ہین
خبردار لوالواطت کا روے حد طہارت پر قایم مت کر اور طہارت کو لواطت مت بنا کہ
لواطت کو نگونسار کرنے سے تطاول دیکھیگا اور زنا کے واسطے دامن زن مین الف
بھی مت لگا کہ دل نزوزکا کا تیرے واسطے بسبب خار تحمل کے یعنے جب خار تحمل کے کھائیگا

اور باز رہنے کی سختی اُٹھائیگا تو تیرا دل نزوز کا پائیگا اور ضرور ہی زنا و جماع کے باز رہنے سے نزوز کا کو ترقی ہوتی ہی **مغنے معمائے نثر** جب لام پیشوا وطی کا ہوگا لوطی ہو جائیگا لوطی مین لوط کے قلب سے طول ہوتا ہی اور یا دس عدد والی اسکے ساتھ جسکا ایما ہی وہ طول پیش او آید زانی مین الف دردرون زنی واضح اور یا دس عدد والی اور زنا کے لوٹنے سے ناز ہوتا ہی اور زانی سے بھی لفظ ناز نکلتا ہی **مغنے معمائے قطعہ** طہارت کی لفظ کی ایک حد مین طا ہی دوسرے مین تا جسکا مجموع طت ہوا جب لوالطت کا لوا اسپر آئیگا لواطت ہو جائیگا اور لواطت سرنگون تطاول دامن لفظ زن کا نون ہی جب الف اسکے دامن مین آئیگا زنا ہوگا اور زن کو قلب کرنے سے نز ہوتا ہی **محسنات کلام** لام لوط کی پیشوائی لوطی مین ظاہر اور انصراف وانقلاب ونگونساری انکے مناسب
کہ موجب وجعلنا عالیہا سافلہا کے انکی زمین کا تختہ لوٹ دیا گیا تھا **الاختلاف** شارح لکھتے ہین زانی کے منقلب ہونے سے نیاز ہوتا ہی اور جو یا مسمائی ساقط ہو ناز ہوتا ہی اسپی مصرح نے نہ کوئی اشارہ لفظ نیاز کا کیا ہی نہ اسقاط یا کا بلکہ چون ازین شغل باز گردد کہا ہی کہ وہ شغل زنا ہی جو لوٹانے سے ناز ہوتا ہی بے تکلف نہ اسقاط کی ضرورت نہ خلاف ایما مصرح کے اور لکھا ہی لفظ زن کا جب خارسے کہ بصورت الف کے ہی مقارن ہوگا زنا ہوگا یہ صورت بھی بے ایما و اشارہ مصرح کے ہی البتہ محسنات کلام سے ہی نہ معما متن مطبوعہ مین پیشوائی کی جگہ پیش والی منصرف کو متصرف بخار کے بجاے بجار لکھا ہی۔

نکتہ اجزاے زنا دلیلیست بر انکہ از وے حقن بر حبس نفس باید کرد زیراکہ زنا حقن را گویند و زام زوجہ نشان آنست کہ با وی صلت قلب و تخفیف وعاے شہوت جائز ست ازانکہ چون زوجہ را دل دہی ہجور و تخفیف ازوی حاصل آید **قطعہ** باز گردان نقطہ را از حرام + با تفعن گر دلت ہست آشنا + در دلیلے بایدت انزال را + باز گردان تا تو بینی لا زنا + **اللغات** حقن بالفتح باز رکھنا اور روکنا بول اور اسکے مثل کا اور خون کسی کا نگاہ رکھنا اور زنا بمعنی حقن بمعنی کوتاہ و تنگ و باندارندہ بول و خون صلت بالکسر پیوستن و عطا دادن تخفیف سبک کردن وعا بالکسر و مد ہمزہ باران و ظروف ہجور خو و عادت

وحوض فراخ تفطن زیرکی ودانائی کے **معنے ترکیبی نثر** مصورح کہتے ہین کہ خود اجزاے زناکی دلیل
اس بات پر ہی کہ زنا سے حقن حبس نفس پر کرنا چاہیے اسواسطے کہ زنا خود حقن کو کہتے
ہین یعنے باز داشتن اور نام زوجہ کا نشان اسکا ہی کہ اسکے ساتھ پیوستگی اور سبک کرنا
ظرف شہوت کا جائز ہی اس سبب سے کہ جب زوجہ سے دل لگائیگا ہجورا ور تخفیف اُس سے
حاصل ہوگی یعنے خوگری اور عادت پذیری **معنے ترکیبی قطعہ** ای مخاطب اپنے نطفہ کو
حرام سے باز رکھ اگر تفطن اور زیرکی سے تیرادل آشنا ہی اور جو اسپر تو دلیل چاہتا ہی تو
انزال کو لوٹا اور دیکھ تو لا زنا ہوتا ہی یا نہین **معنے معماے نثر** حقن حقن تجنیس تام
زوجہ کا قلب ہجور ہی **معنے معماے قطعہ** نطفہ کو لوٹانے سے تفطن حاصل ہوتا ہی
اور انزال کو لوٹانے سے لا زنا **محسنات کلام** دل دہی کیا ہی خوب ہی کہ قلب کرنے
اوردل لگانے دونون کو شامل ایسے ہی صلت قلب پیوستگی دلی اور قلب کو
الاختلاف متن مطبوعہ مین حقن کو جقن دو جگہ غلط لکھا ہی ایسے ہی دغا کو دعا ہجور کو
ہچور دلت کو لب۔

حکایت یکے از غراب راکہ طراوت غروجاہت از رویش بمتابعت صیانت آب
پشت ظاہر بود گفتندش بدین صورت کہ از میان نسوان کنارہ گرفتہ نشان بر رجلیت
تو چون صورت بندد و بدین صفت کہ از زنان در زمان شہوت شباب آب اصلاب را
باز داشتہ فرق میان تو و زن چگونہ توان کرد گفت ندانید کہ مردی را مرد میتوان گفت
کہ پاک دامن بود بلکہ ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنار جوید زن بود **قطعہ** چون الف ہر کو
مجرد شد زباہ + بہ بود از جمع شہوت راندگان + ہست شہوت بردل تو شہ از ان + بندہ
گردد بندگی بندگان ح + **اللغات** غراب جمع غرب بزاے معجمہ مرد بے زن و غربہ زن بے مرد
غو بالفتح والکسر ارجمندی ضد ذل وجاہت خوبصورتی صیانت نگہداشت آب پشت
آب منی نسوان بالکسر زنان رجلیت مردی اصلاب جمع صلب بالضم سخت و استخوان
پشت باہ جماع **معنے ترکیبی نثر** ایک کو غراب سے جو بے زن تھا اور طراوت آب و غ
وجاہت کی اُسکے منھ سے بوجہ پیروی نگہداشت آب پشت کے ظاہر تھی یعنے آب پشت کو

بہاتا نہ تھا سب اُسمین جمع تھا لوگون نے کہا کہ بحالت ایسی صورت کے جو عورتین خود
تیری خواہان ہین اور تو نے اُسنے کنارہ پکڑا ہی تیری مردی اور رجلیت کا نشان کیسے صورت
پکڑے اور کیسے تجکو مرد جانین اور اسکے ساتھ کہ تو نے زمان شہوت شباب مین آب اصلاب
عورتون سے باز رکھا ہی تجھمین اور عورت مین کیسے فرق کرین کہا تم نہین جانتے مرد اُس
مرد کو کہنا چاہیئے کہ پاک دامن ہو بلکہ جو کوئی زنان یعنے عورتون سے کنارہ نہ ڈھونڈھے
اور کنار اختیار کرے وہ زن ہی معنے ترکیبی قطعہ الف کی طرح جو کوئی مجرد باہ سے ہو اور
جملہ شہوت راندون سے بہتر ہی اور یہ شہوت جو تیرے دل پر شاہ ہو رہی ہی اس سبب
سے ہی کہ تو بندہ بندگی بندون کا ہو جاے یعنے غلام عورتون کا معنے معماے نثر عز
وجاہت اور آب پشت جمع ہونے سے خراب ہوتا ہی نسوان کا میان واو ہی جب واو
کنارہ کریگا نسان رہیگا بصورت نشان شباب سے جو آب باز رکھا جائیگا شب رہیگا بمعنی
مرد جوان مردی کا دامن پایا ہی جب پاک ہوگا مرد رہیگا زنان کا کنارہ الف نون ہی جب
اس کنارہ سے کنارہ نہ کریگا بلکہ اسکی کنار ڈھونڈھے گا زن ہوگا چنانچہ لفظ زن
کا اسکے کنار مین رکھا ہی معنے معماے قطعہ باہ کا لفظ جو الف سے مجرد ہوگا بہ
رہیگا لفظ شہوت مین و ت قلب لفظ تو کا ہی جب و ت پر لفظ شہ آئیگا شہوت
ہوگا محسنات کلام رعایت طراوت اور آب اور پشت ورو کا تضاد ظاہر بلکہ
ظاہر کہ مشتق ظہر سے ہی بمعنے پشت مناسب اسکے زنان زمان نوعے تجنیس
شباب اصلاب سے بھی آب نکلتا ہی بندہ بندگی بندگان نیز نوعے تجنیس زائد
الاختلاف شارح اس فقرہ کے معامین یعنے ہر کہ از زنان کنارہ نگیرد و کنار
جوید زن بود انتہی کلمہ نگیرد تحلیل یافتہ بدو جزیکے کرد و یکے نہ چون نون کہ جز
اول نکردست از زنان گرفتہ شود زنامی ماند و کنارہ کلمہ زنا لفظ زن ست
فقرہ کی عبارت اور اسکو غور و مطابق کرنا چاہیئے پھر جو کچھ ہو متن مطبوعہ مین بجاے
زنان زنا راندگان کو رندگان گردد کو کردہ غلط لکھا ہی۔

الباب الثامن فی فوائد المتفرقہ وفیہ فصول

فصل فی اسنان العمر وفصل فی الحیات والممات

شگفتہ دہان طفل گویا غنچہ ایست در شبنم نشر لطف پرورده شده گو این خورده یاب کہ فا ہی طفل در میان طل واقع شده و بدنِ کودک گو ہی کو ئیست کہ از نشاط بازی پاکوب کو بنگر کہ دک کو فتن ست در پایش ظاہر رباعی ایام صبا کہ موسم عیش وصفا ست + در سرعت وطیب تازگی شکل صباست + گویا کہ چشمہ نہم برقدمش + خود لفظ صبا ز صاد چشمے برپاست + اللغات طل بالفتح وتشدید شبنم وباران آہستہ صبا بالکسر کودکے وبالفتح باد شرقی

معنے ترکیبی نثر دہان طفل کا گویا ایک غنچہ ہی شبنم نشر لطف مین پلا ہوا کہ یا بار یکی معلوم کر کہ فا طفل کی طل کے درمیان مین واقع ہوئی اور بدن کودک کا گویا ایک کو ہی یعنے گیند کہ نشاط بازی سے پاکوب ہی کہ دیکھ لے دک کہ بمعنی کو فتن کے ہی اسکے پانون مین ظاہر معنے ترکیبی رباعی ایام صبا کے کہ موسم عیش وصفا کا ہی سرعت اور طیب اور تازگی مین مثل صبا کے ہین اب کہتے ہین کہ مین اُن یارون عزیز یعنے ایام صبا کو ڈھونڈھتا ہون وہ کہان ہین اگر ملین تو آنکھین اُنکے قدمون پر رکھون لیکن جو دیکھتا ہون تو خود صبا صاد سے چشم برپا ہی یعنے خود صبا اُس زمان صبا کی عزت و تعظیم کر رہی ہی معنے معماے نثر طل کے درمیان مین فا لانے سے طفل ہوتا ہی اور فا بمعنی دہن کے بھی ہی اور لفظ کو جب لفظ دک کا پانون بنے گا کودک ہوگا معنے معماے رباعی صبا بکسر صبا بفتح تجنیس تام صبا مین صاد بصورت چشم ہا بہ شکل پا جسکا ایما چشم برپاست ہی محسنات کلام لفظ فا مین ایہام ہی کہ بمعنی دہن کے بھی ہی اور علی ہذا پاکوب صبا صفا بھی تجنیس کی قسم ہین لفظ گو یا دہان کے ساتھ کیسا خوب ہی الاختلاف متن

مطبوعہ مین بجاے نشر بسر بجاے طیب طینت غلط ہی-

نکتہ ایدر ویش صفا وعذوبت سرچشمہ آبحیات در اول عمر ست چون ازان بگذشت تلخی مرگ ست در لفظ عمر بنگر کہ اولش عین معین ست و آخرش مرکہ ثلثان مرگ ست ہمین رباعی دردل شر فیست طفل را از دولت + وندردل شیخ وشاب حرف علت + امردامرش بدال دولت عالیست + سبلت چو کشید سب کشد و آنکہ لت + اللغات عذوبت شیرینی معین بالفتح آب روان ونام چشمہ بہشت ثلثان دو حصے مبین بالضم آشکار فا علامت شرف کی ہی نجوم مین سبلت بفتحتین بروت سب بالفتح وتشدید باد شنام دادن وبریدن ونیرہ زدن معنے ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین اول عمر یعنے طفلی مین تو ایسی شیرینی وصفا ہی جیسی آبحیات مین اور جب اس سے گذرا اور تجاوز کیا تو تلخی مرگ کی ہی دیکھ لے لفظ عمر مین عین کہ چشمہ ہی اسکے اول مین مار معین موجود ہی اور آخر مین مر ہی جو دو حصے مرگ کے ہین یعنے منجملہ تین حرف مرگ کے دو حرف ظاہر و آشکار معنے ترکیبی رباعی دیکھ لے طفل کے دل مین فا شرف دولت واقبال کی موجود ہی اور شیخ وشاب کہ بعد طفولیت کے یہ دو درجے ہین دونون مین حرف علت کہ شیخ مین یا اور شاب مین الف ہی گویا دونون کے پیچھے علت لگی ہی ہان جسوقت مین کہ طفل امرد ہی ای بے ریش اسوقت مین حکم اسکا بسبب دال دولت کے کہ وہ حسن وخوبی ہی امر اسکا عالی ہی کہ ہر کوئی بجان ودل مانتا ہی اور جب اسنے مونچھین تانین تو پھر گالیان اور لاتین کھاتا ہی معنے معماے نثر عمر کے اول مین عین اور آخر مین مر عیان معنے معماے رباعی طفل کے دل مین فا شرف دولت کی موجود اور شیخ وشاب کے دل مین یا والف حروف علت امرد مین لفظ امر کا ظاہر سبلت کے اول سے سب اور آخر سے لت حاصل ہی محسنات کلام صفا عذوبت چشمہ آبحیات معین مر تلخی مرگ سب مناسب یکدیگر ونیز بعض متضاد ادام تجنیس ناقص خواہ زائد الاختلاف متن مطبوعہ مین لت کی جگہ لب غلط ہی-

نکتہ جوان بیخ نہال شادمانی در آب زندگانی دارد در لفظ شاب بنگر کہ اصلش آب ست وپیر قدم بغزان عمر بردوی افسردگی مشرب عیش دارد در ترکیب شیخ تامل کن کہ زیر قدمش

بخ ست **قطعہ** جوانرا سرآمد چو راے جوان + بود آنکہ سرہا بہ پیشش جو بیست + سرپیر پے بین کہ
رالیش ز ضعف + بزیر پے پاے ہر رہرو بیست + **اللغات** شاب بہ تشدید با جوان شیخ
بالفتح پیر **معنے ترکیبی نثر** جوان کے نہال شادمانی کی جڑ آب زندگانی مین ہی جس سے
وہ ہردم تروتازہ اور شاداب ہی دیکھ لفظ شاب کی اصل آب ہی اور پیر کی عمر کا قدم
ڈگمگاتا کانپتا ہوا روے افسردگی مشرب پہ ہی ذرا شیخ کی ترکیب مین تامل کرکہ اسکے
قدم کے نیچے بخ ہی **معنے ترکیبی قطعہ** جوان کا سر ایسا ہی جیسے راے جوان جس سے
ہزارون خوبیان پیدا ہوتی ہین اور ہر راے پہ بالا اور فائق اور آن جو اسمین ہی یہ کہتا ہی
کہ جملہ سر اسکے سامنے جو ہین ای ناچیز و حقیر اور پیر کے سر کو دیکھ کہ پے ہی اسکی راے
بسبب ضعف کے نیچے قدم پانون ہر رہرو کے ہی یعنے خوار و پامال **معنے معماے**
نثر شاب کی جڑ آب پر ظاہر اور شیخ کا قدم بخ پر خود عیان **معنے معماے قطعہ**
جوان مین لفظ جو آن کے سامنے پیر کا سر پے اور رے نیچے پے کے **محسنات کلام**
آب زندگانی کیسا ابلغ ہی کہ آب حیات اور کل شی حی من الماء دونون کو شامل
بخ کی رعایت سے کانپنا اور افسردگی اور مشرب ایراد کیا ہی جوان کے سر کو راے
جوان کہنا موافق زید عدل کے کیا ہی بلیغ ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین پیر کی جگہ وبیر لغزان
کو نفران راے کو آدمی غلط لکھا ہی۔
نکتہ شباب را کہ شب افروختن آتش ہو است در رویست آثار ان در شمع عذارش
روشن ست و شیخوخت را شے کہ بریانی سود است در سر ست علامت آن از مکاسر
جلد رویش ظاہر **نظم** شباب ایام خوبی راست اسباب + ز موے چون شب و رخسار
چون آب + چون شمع و گل در آتش آب اندوخت + ز شب بر آب از انرو آتش افروخت
ز مستی آتشے واند اطفال + کہ اطفا کرد باید تا بسی سال + جوان را بعد ازان باید بعمد
آہ + جواد سوز حسرت تا بہ پنجاہ چو شیخ از صورت سین ماند در شست + بدل سردے
چو بخ گردید پابست + دل پیر از وجودش در کما نست + وجود پیر ریب دل از انست
کمان پشت پیران را بسے کشت + بیا بین لفظ پیر را کمان پشت + کمان در پشت

پیرے رازیابین + بہ پیشش صورت تیر از عصا بین + بدین تیر و کمان چرخ کشندہ + بسے
خاکے کہ در خاک او فگندہ + اللغات شباب بفتح جوانی شیخوخت پیرے سودا خلط معلوم
مکا سر بفتح جہریان جہرہ اور بدن کی آطفا بالکسر بوجھانا آگ کا جو الفتحتین سوز دل و اندوہ
و درد سینہ یا آہی کمان ریب بالفتح شک و گمان معنے ترکیبی نثر شباب کی لفظ مین جو شب ہی
بمعنی برافروختن آتش در شب از ہوا کہ وہ شباب کی صورت مین عیان اور آثار اسکے اسکی
شمع عذار سے روشن دیکھو جوانی کے رخسار مثل شمع کے کیسے چمکتے دمکتے ہوتے ہین
اور شیخوخت کے سر مین شی جسکے معنے بریانی ہین اور بریانی بھی سودا کی کہ اسوقت مین
محترق ہو جاتا ہی اور اسکی علامتین جہریان و شکنین جلد چہرہ سے ظاہر جو سردی و یبس
سے ہوجاتی ہین معنے ترکیبی نظم شباب ایام خوبی کا سامان و اسباب ہی کہ مو چون شب
سیاہ اور رخسار چون آب رخشندہ اور پرتاب ہوتے ہین اور شباب نے شمع او گل
کیطرح آگ مین آب جمع کیا ہی آگ شمع کی ظاہر اور گل کی سرخ رنگی آب جمع کرنا رونق
اور رخشندگی پانا جیسی شباب مین ہوتی ہی بس اسی سبب سے شباب نے شب
سے روے آب پر آگ بھڑکائی ہی اور لڑکے مستی سے ایسی ایک آگ یعنے حرارت اور
تیزی تندی اپنے بیچ مین رکھتے ہین کہ جبکا اطفا تیس برس کو پہونچکر ہوتا ہی جو کہ طفلی سے
اس مدت تک ایام ترقی کے ہین اسواسطے قید تیس برس کی لگائی ہی بعد تیس برس کے
ترقی نہین ہوتی ایام قیام و تنزل کے ہین لہذا جوان کو اس ترقی کے جانے اور تنزل کے
آنے پر سیکڑون آہون کے ساتھ پچاس برس تک جو سوز و اندوہ کرنا چاہیئے اس
حسرت مین کہ کیسا عزیز وقت گذر گیا اور اس ناچیز وقت سے کام پڑا بعد اس پچاس
برس کے جب شیخ ہوا اور صورت شین سے بیلین کی سی ہی شصت مین پہنسا یعنے ساٹھ
برس کا ہوا تو دل سردی سے یخ کی طرح جمگیا کہ چلنا پھرنا حرکت کرنا دشوار ہوا اسوقت
مین دل پیر کا اپنے وجود سے شک و گمان مین ہوتا ہی کہ دیکھئے رہتا ہون یا نہین اسی
سبب سے وجود پیر کا ریب دل ہی اور بھی پشت پیر کی کمان کیطرح ہوجاتی ہی کہ اس
کمان نے بہت سے بوڑھون کو مارا ہی یعنے اسوقت مین بہت مرجاتے ہین اور وہ

کمان آنجکو بتاؤن تا معلوم ہو کہ پیری کمان پر پشت ہی اور وہ حرف یا ہی ہی پیر مین کہ ترکی مین یا ہی
کمان کو کہتے ہین پھر کہتے ہین کہ پیری مین حرف یا تو کمان ہی اور یا کے سامنے جو صورت تیر کی ہی
وہ پیر کا عصا ہی پس اس تیر و کمان سے چرخ کشندہ نے بہت خاکی خاک زاد خاک مین ملائے
ہین مطلب یہ کہ جب پیر تیر و کمان ہو جاتا ہی تو پھر خاک ہی مین ملتا ہی **معنے معمامے نثر**
شباب کا روشب ہی اور شیخوخت کا شی شب کے معنے آتش افروختن اور شی کے معنے
بریان کردن **معنے معمامے نظم** آب پر شب آنے سے شباب ہوتا ہی پھر شباب آب
و آتش مین جمع ہی شب آتش آب آب لفظ اطفا جب لام سے ملحق ہو گا اطفال حاصل
ہو گا اور لام کے تیس عدد ہین جسکا اشارہ سی سال ہی لفظ جوا جو نون پر آئیگا کہ پنجاہ سے
ایما ہی جوان حاصل ہو گا لفظ یخ جو حرف شین کا پابست ہو گا شیخ ہو گا اور نیز سین شین
معما مین ایک ہین اور سین کے ساٹھ عدد اسیواسطے صورت سین کا اشارہ ہی اور جب
لفظ پیر کا قلب ہو گا ریب ہو جائیگا با و پا بھی معما مین واحد ہین لفظ پیری مین یا کمان ہی
پھر کہا یا کمان ہی موافق معنے ترکی کے اور سامنے یا کے الف تیر **محسنات کلام** آتش ہوا
رو عذار شمع روشن آثار افروختن بریانی سواد سر شمع گل آتش آب وغیرہ سب
مراعات و مناسبات چرخ کے لفظ مین ایہام ہی بمعنی چرخ کمان **الاختلاف** متن مطبوعہ
مین بجائے سودا سود جلد کا جدل خوبی کی جگہ جوانی دل پیر کے بجائے پر بیابین کے ٹھکانے
بیپاکین غلط ہی۔

نکتہ اجزاے طفلی طلی لطیف ست کہ بہ تنعم خو گرفتہ و صورت جوانی از نمو غفلت خوابیست
آشفتہ و اثناے کہولت ہو لیست در تنگِ دل نہفتہ و ہیئت پیری تیر لیست از شست
رفتہ **مثنوی** طفل زپاکی و صفا دان طفل + قطرہ از فیض سحاب ازل + از شب و از
آب شود در شباب + مشرب او تیرہ و عذبش عذاب + کہل شود چشمہ ہاے ہواش +
بستہ درون گل و لاے بلاش + مشرب شیخ از اثر شین شین + یخ شدہ ز افسردگی
مرگ بین + **اللغات** تنعم خوش عیش ہونا خو گرفتن عادت پکڑنا نمو بضمتین بالیدگی
و افزایش کہولت بضمتین دو مو ہونا ہندی ادھیڑ بیسی طفل بفتحتین ہنگام چاشت

معنے ترکیبی نثر اجزا طفلی کے ایک طل لطیف ہین تنعم وخوش عیشی سے عادت پذیر اور صورت
جوانی کی کہ اسمین بالیدگی اور افزایش غفلت کی ہوتی ہی ایک خواب پریشان ہی اور اثنا
کہولت کا جسمین دو موبہ ہوتا ہی ایک ہول ہی تک دل مین چھپا ہوا اور ہیئت پیری
کی ایک تیر ہی از شست رفتہ **معنے ترکیبی** مثنوی طفل کو بسبب پاکی وصفا کے طفل جان
یعنے وقت چاشت جو زمان ترقی آفتاب کا ہی اور یہ جان کہ یہ طفل ایک قطرہ فیض سحاب
ازل کا ہی اور جب طفل شباب کو پہونچتا ہی تو مشرب اُسکا شب اور آب جنسے شباب
کو پہونچا ہی تیرہ اور عذاب ہو جاتا ہی بسبب فکر اور تردد دنیا کے اور جب کہل اور دو موبہ
ہوا کہ چشمہ اُسکے ہاے ہوا کا کھل جاتا ہی وہ کل ولاے بلا مین اُسکو ڈالتا پہانستا ہی اور جب
شیخ ہوا تو اثر زشتی وشین شین سے یخ ہو جاتا ہی اسی افسردہ اور سرد پھر آگے سوا مرگ
کے اور کیا ہی مرگ ہی کو دیکھتا ہی **معنے معماے** نثر طفلی مین لفظ طل ظاہر اور یہ جو کہا ہے
طلی ست لطیف اس سے یہ اشارہ بھی ہی کہ طفلی کا لطیف بھی ہو سکتا ہی جوانی وخوابی
تصحیف کہولت کا میانہ ہول ہی اور کاف و تا مقلوب تگ پیری و تیری کی ایک ہیئت ہی
معنے معماے مثنوی طفل و طفل تجنیس شب و آب مل کے شباب کہل کا اول آخر گل
ہوا ہا اسکے درون مین ہونے سے کہل ہوگا اور شین جو کلمہ یخ سے ملیگا شیخ ہوگا **محسنات**
کلام طفلی اور طلی اور لطیف کیسے الطف ہین ایسے ہی ہاے ہوا اور لاے بلا اور شین
شین بلکہ یہ دونون تجنیس تام تیر از شست رفتہ کیسا خوب ہی کہ شست وہ اصل
سباٹھ کو بھی کہتے ہین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے تنعم تنعیم اور بنو کو نمونہ غلط لکھا ہی
تیرہ عذب مین واو عطف نہین۔

نکتہ ایدر ویش آفتاب عمر مردم از سال یکم تا دہم کہ در حساب الف تا یا باشد ای
یعنے ما ہیست کہ ہر سال نورش روز افزون ست ودل او یا یعنے کما نیست کہ بسہام
مشتری سعادت مقرون ست واز یا تا کاف یکتا و یگانہ ایست در قوت وبلاغت
وقلب او کے ست یعنے پادشا ہست بر سریر فراغت واز کاف تا لام گلیست
در چمن نشو ونما کہ از دل او جز لک یعنے ضرب شوکت خار وتیزی جفا نیاید واز لام

تامیم چون لم برسر نفی دیگران بلم مصالح دنیوی مشغول ست امادلش ازمل شہوت
مل یعنے ملول ست وازمیم تانون اگرچہ گرفتار من وماست اما دردلش نمی از آب
زندگانی نخاست ست وازنون تاسین سن یعنے خشکی وبرگ خستگی بروبار عمرش ورحین مبین ست
ودلش میگوید کہ سن تو ہمین ست مثنوی طفل از اندیشہاے مختلف + پاک آمد سال
اول چون الف + مرغ طبعش چون بسال دہ رسد + آشیان درعیش ہمچون یا نہد + بست سالہ
داد داز دعوی ولاف + امتناع وسرکشی مانند کاف + سال سی پوشد زرہ مانند لام +
از جدال وجہل پابند مرام + ہمچو میمش از جہالت درجہل + بسکہ باشد درمعیشت
تنگدل + چون بہ پنجہ در رسد مانند نون + زیر شست غم شود زار وزبون + چون ز شست
افتاد صد دام خطر + ہمچو سینش رخنہ گشت از غم جگر + در شد از ہفتاد چشمش بہرہ بین +
علم مردن شد بر دعین الیقین + بعد ہفتاد از ہشتادی رسید + حد اقلیم فنا را فاش دید
وز نود گر چشم او بیند کشاد + تنگ بیند عالمش چون چشم صاد + کرد از صد در بدن سیمرغ
جان + قاف قبر اول منازل زانجہان + درلغت صد منع باشد ای پسر + یعنے از صد عمر را
نبود گذر + برصد از عمر انکہ یک نقطہ فزود + ضد عمرش از ہلاکت رو نمود + اللغات
عیش بالفتح زندگی عش بالضم وتشدید شین آشیان امتناع بالکسر وا ایستادن وقوی
واستوار گشتن فاش ظاہر وآشکار اور اکثر لغات کے معنے کی مصرح نے تفسیر وتفریح
کردی ہی حاجت تکرار کی نہین معنے ترکیبی نثر اید رویش آفتاب عمر لوگون کا یہ حال
ہی کہ یکم سال سے دہم تک کہ حساب ابجد مین الف سے یا تک ہوا ای ہی یعنے چاند
کہ ہر سال نور اسکا بڑھتا ہی اور روز افزون اور اسی ای کا قلب یا ہی یعنے کمان کہ سہام
مشتری سعادت سے مقرون یہان سہام سے مراد سہم السعادت ہی کہ منشا دولت
واقبال صاحب طالع کا ہی اور یا سے کاف تک کہ دس برس سے بیس برس تک ہوے
یک ہی یعنے قوت وبلاغت مین یکتا ویگانہ اور یک کا قلب کے ای بادشاہ تخت
فراغت کا اور کاف سے لام تک جو بیس سے تیس برس ہوے ایک گل ہی چمن نشو ونما
مین اسواسطے کہ یہ ایام افزایش وبالیدگی کے ہین اور گل کا قلب لگ کہ سو اضرب

نوک خار اور تیزی جفا کی اس سے ظاہر نہین ہوتا اسلیے کہ ایام جوانی کے ہین اسوقت ہین
تیزی وتندی وظلم وجفا ہی سوجھتی ہی من بعد لام سے میم تک کہ تیس سے چالیس ہوے
لم کیطرح اور وسکے سر نفی پر بعلت ولم مصالح دنیوی کے مشغول ہی لیکن دل اسکا مل کہ
مل شہوت سے ملول ہی یعنے خواہشین کما ینبغی جو حاصل نہین ہوتین ملول ہوتا ہی دوسرا
مل بالفتح وتشدید لام ہی پھر میم سے نون تک کہ چالیس برس سے پچاس برس ہوے
من ہی اسوقت مین اگرچہ گرفتار من وما کا ہی مگر اسکے دل سے کوئی نم وتازگی زندگی کی پیدا
نہین ہوتی اور نون سے سین تک کہ پچاس سے ساٹھ برس ہوے لس ہی یعنے خشکی
ور برگ خستگی کی اُٹھاتا ہی اور بار عمر کا قسم اسکو حین مبین ہی یعنے ظاہر مرنے کے وقت کو نزدیک
جانتا ہی حین بالفتح نزدیک آنا اور نزدیک ہونا وقت ہلاک کا اور لس کا قلب سن
یعنے ناامیدی سے کہتا ہی کہ سن تیرا یہی ہی جو ختم ہوا معنے ترکیبی مثنوی طفل کہ لا یعقل
اور بے شعور ہوتا ہی اول سال مین تو اندیشون مختلف سے پاک صاف مثل الف
کے رہتا ہی اور جب مرغ اسکی طبیعت کا دس برس کو پہونچتا ہی تو یا کیطرح آشیان عیش
مین رکھتا ہی یعنے مثل حرف یا کے جو عیش مین موجود ہی اور دس عدد اسکے اور آشیان
اس سبب سے کہ عیش بدون یا کے عش ہی بمعنے آشیانہ اور جو بیس برس کا ہوا تو دعوے
ولاف سے بڑی قوت واستواری اسکو مانند کاف کے جسکے بیس عدد ہین پیدا ہوتی ہی
اور سرکشیدہ ہونا کاف کا پیدا وہویدا ہی اور ظاہر کہ یہ وقت جوانی زمان غرور وسرکشی کا
ہوتا ہی اور ہرگاہ تیسوان سال ہوا تو لام کیطرح جو تیس عدد رکھتا ہی زرہ پوش ہوتا ہی
اور جدال اور جبل سے پابند اپنے مقصد ومرام کا بنتا ہی جیسے حاصل ہو لام دمرام
دونون کے آخر رام بمعنی قصدہ میت کے ہی اور چالیسوین برس مین یہ کیفیت کہ میم کیطرح
جو چالیس عدد والا ہی وجہ معیشت مین جہالت سے تنگدل رہتا ہی اور تنگدلی میم کی
اس سے زیادہ اور کیا کہ مشبہ بہ دہان تنگ معشوق کا ہی اور جب پنجاہ کو پہونچتا ہی تو
مانند نون جسکے پچاس عدد ہین یعنے ماہی کی شست غم خواہ جال خواہ کانٹے مین پھنسکے
زار وزبون ہوتا ہی زبون مین زا موافق خط نسخ کے بصورت خار شکار ہی کہ ہی یکذا صورتہ

بعد اسکے نون اور نون حرف نفی کا بھی ہی بسبب غم ضعف قوت یا غم عیالداری کے اور جب سال شست سے دام خطر مین پڑا تو سین کی طرح جسکے ساٹھ عدد ہین جگر پر رخنہ ہوگیا اور رخنے سین کے اُسکے دندانے اور پھر جو ہفتاد سے چشم اُسکی کہ چشم سے عین مراد ہی جسکے ستر عدد ہین بہرہ ہین ہوے بس علم مردنکا اُسکو عین الیقین ہوا گویا اب آپکو مردہ ہی جاننے لگا علم مین بھی بعد عین کے لم حرف نفی کا موجود ہی بعد ہفتاد کے بر تقدیر اگر ہشتاد کو پہونچا پھر تو حد اقلیم فنا کو جو فا ہی اسّی عدد والی فاش اور ظاہر دیکھتا ہی جسمین کچھ خفا ہی نہین اسواسطے کہ فنا مین بعد فا کے حرف نا نفی کا ہی مشعر بمردن اور اس سے بڑھکے اگر نود سے اُسکی چشم نے جس سے صاد مراد ہی نوّے عدد والا کشادہ دیکھی پھر وہ مثل چشم صاد کے عالم پر تنگ ہوجاتا ہی اور سب پر ناگوار ہوتا ہی اور اگر صد کو پہونچا تو سیمرغ جان نے اپنے بدن کو قاف قبر پہلی منزل اُس جہان کا جانا یعنے خود اپنا بدن قبر ہوجاتا ہی اور قاف کے سو عدد ہین اب کہتے ہین کہ یہ صد حد عمر کی ہی اسواسطے کہ لغت مین صد کے معنے منع کے ہین آگے عمر کا گذر نہین ہی بر تقدیر اگر کسی نے صد پر ایک نقطہ بڑھایا تو وہ صد ضد عمر کی ہی یعنے ہلاکت جو ضد زندگی کی ہی معنے معماے نثر و مثنوی اس نکتہ کی نثر و مثنوی مین جو معنے معمائی تھے خود مصارح نے اور نیز مین نے جہان ضرورت سمجھی لکھدیے بس معنے ترکیبی کے شامل معنے معمائی بھی تحریر ہین تامل فرمائین اور اخذ کرلین محسنات کلام آفتاب عمر برعایت ماہ و نیز نور و روز اور برعایت کمان سہام و مشتری جسکا خانہ قوس ہی اور سعادت اور برعایت کے پادشاہ و سریر گل کی رعایت سے چمن چمن کے مناسب نشو و نما اور علی ہذا الم و رلم تجنیس تام ایسے ہی مل و مل بمناسبت من و ما کے لفظ اما اور برو مین لفظ برا و دبار مرادف اور برگ انکے مناسب مع لفظ بر کے جو اسمین ہی اور نظم مین ترتیب حروف اور اُنکے اعداد نون مین ایہام بمعنی ماہی و حرف جدال و جہالت و جہل وجہل سر کلمہ جیم اور بعض تصحیف فاش مین لفظ فا اور انکے سوا جو ڈھونڈھیگا سو پائیگا الاختلاف اصل کتاب مین اور نیز شارح کے معنے مین علم مردن شد الخ اس مصرعہ کے آخر مین علم الیقین ہی مین نے علم الیقین کی جگہ عین الیقین اختیار کیا ہی بنظر لفظ عین کے

جو چشم کی لفظ سے برعایت ستر کے مصرح نے لکھا ہی سوا اسکے مرنیکا علم یقینی تو سب کو حاصل ہی لیکن بحالت ہفتاد وسالگی کہ وہ علم الیقین عین الیقین ہوجاتا ہی گویا اُسحالت کو اپنے بچشم دیکھتا ہی کہ مردہ ہون اور شارح نے لکھا جسکا خلاصہ یہ ہی کہ قبر کو اول منزل آخرت تو سب ہی جانتے ہین پھر مرتبہ صد کے ساتھ کیسا خصوصیت رکھتا ہی اور اسکے جواب لکھے ہین انتہی مین کہتا ہون مصرح کے کلام سے یہ سوال جواب ہی مندفع ہین اسواسطے کہ شعر مین لفظ بدن کا داخل ہی یعنے بدن کو رنج و محن سے قبر اور اول منزل اُس جہان کی جاننے لگتا ہی ایسی مصیبت مین مبتلا ہوجاتا ہی اور کرد بمعنی جعل کے نہ فعل کے متن مطبوعہ مین نخاست کی جگہ بجاست اور بجاے حین جبین اور سن کے ٹھکانے شین بنید کی جگہ بنیی غلط لکھا ہی

حکایت پیرے مسن را کہ چون لفظ مسن زیر دہانش بہ سہ دندان سہ رخنہ چون سین پیدا بود و بناے قامتش چون نون از انخنا پرسیدند کہ سراپاے طول عمرت چندست گفت سی و نہ سال گفتند با قامت چون دال ناراست از دروغ میل روغت چراست گفت میدانید کہ معمر ہمانرا داند کہ زیر جہل گذراند **شعر** از خرافت شد خرد خرطبع آفت دیدزان + فرخ انکو چون خرف گردید برگشت از جہان + **اللغات** مسن بالضم وکسر سین مشدد پیر سال خوردہ انخنا خمیدہ ہونا روغ بہانہ ڈھونڈھنا خرافت بالضم کلام پریشان و بیہودہ اور بحقیقہ نام ایک شخص کا ہی کہ اُسپر پریان عاشق تھین اور وہ اس قسم کی باتین کرتا تھا کہ لوگ تعجب کرتے تھے اور جھوٹ جانتے تھے اسیواسطے جو بات کہ قابل اعتبار نہو عرب اُسکو کہتے ہین ھذا حدیث الخرافہ خرف بفتحتین تباہ ہونا عقل کا کلان سالی سے و بفتح نما وکسر را مرد تباہ عقل کلان سال **معنے ترکیبی نثر** ایک بوڑھے مسن سے کہ مثل لفظ مسن کے اُسکے دہن کے نیچے تین دانتون سے تین رخنے مثل سین کے ظاہر تھے اور بنا اُسکے قامت کی انخنا و خمیدگی سی مثل نون کے تھی پوچھا کہ سراپا تیرے طول عمر کا کتنا ہی یعنے ابتدا اور انتہا تیرے عمر کی کسقدر ہی کہا اُنتیس برس کہا قد تو تیرا دال کی طرح کبڑا ناراست ہی پھر دروغ سے رغبت روغ کی تجکو کیون ہی جو جھوٹ حیلے کرتا ہی اور اپنی حالت پر غور نہین کرتا کہا جانتے ہو معمر جسنے کیفیت عمر کی اُٹھائی ہی عمر اُسی کو جانتا ہی

جو چالیس سے نیچے ہی معنے ترکیبی شعر خرافت کے سبب سے جب خرد خر ہو گئی اور آفت اُسکی دیکھی تو ایسے وقت مین فرخ و مبارک وہی شخص ہی کہ جو خرف یعنے تباہ عقل ہوتی ہے جہان سے لوٹ گیا معنے معماے نثر مسن مین میم مشابہ بدہان سہ دندان سین بسہ رخنہ دندانہ سین اور خود حرف سین اسمین موجود قامت خمیدہ کی تشبیہ نون سے ہی بس میم اور سین اور نون مجموع تینون کا بھی مسن ہو الفظ روغ پر جو دال میل کرگئی دروغ ہوگا اور جب لفظ عمر کا زیر چہل ہوگا جو میم ہی عمر حاصل ہوگا معنے معماے شعر خرد آفت کی ترکیب سے خرآفت حاصل ہوتا ہی اور لفظ خرن کا جو برگشتہ ہوگا فرخ ہو جائیگا محسنات کلام سن بمعنی دندان جو مسن مین ہی اور دہان اور دندان اور سہ رخنہ اور سین سب برعایت ایک دوسرے کے ہین ایسے ہی بنا اور انحنا مین نا نار است برعایت دال کے کج اور برعایت دروغ کے بمعنی جھوٹ کیسا ابلغ ہی خرد مین بھی خر موجود اور فرخ مین بہ قلب اور خرف مین بغیر قلب الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے مسن من طبع کے بدواو عطف شعر مین فرخ کی جگہ فرح غلط ہی ایسے ہی گذراند کا گذارند۔

فصل فی الحیات والممات والدنیا والعقبی

نکتہ ایدرویش اگرچہ حیوۃ را صورت حیوۃ یعنے عطاست درسرو پایش نظر کن کہ برحت یعنے توسن سریع السیر گذاراست واگرچہ موت صورت موث دارد کہ اوانت آغشتگی حیرت وبلاست دراطرافش بنگر کہ مت یعنے نزع از چاہ جاہ دنیاست قطعہ زندگی زندیست کے اوراز پے + زندگی بیداغ باشد حال او + مردہ را یک تلخی آمد پیش رو + لیک ده شادی ست در دنبال او + اللغات حیوۃ زندگی حیوۃ کی تفسیر مصرحرنے کردی موث بالفتح کسی چیز کا پانی مین گھسنا اور بھگونا آدانت قرض دینا اور وعدہ پر کوئی چیز بیچنا اول بدلہ دینا نزع بالفتح کھینچنا کسی چیز کا اپنی جگہ سے زند بالفتح اوپر کی لکڑی اُن دو لکڑیونسے جنکو باہم رگڑکے آگ نکالتے ہین اور نیچے والی کو زندہ کہتے ہین اور یہی نام اوپر نیچے کے سنگ چقماق کے ہین معنے ترکیبی نثر ایدرویش اگرچہ حیوۃ کی صورت حیوۃ یعنے

عطا کی ہی لیکن تو اسکے سروپا مین نظر کر کہ حت یعنے توسن سریع السیر گذارا پر ہی اور موت اگرچہ صورت موث کی رکھتی ہی جو ادانت یعنے دام داری آغشتگی اور آلودگی حیرت و بلا کی ہی اسکے اطراف کو دیکھ کہ مت یعنے نزع جو اپنی جگہہ سے کھینچتا ہی اسکے اطراف مین موجود اور اسکا کھینچنا چاہ جاہ دنیا سے ہی اور واقعی اس چاہ کے ڈوبے ہوؤنکو موت ہی کھینچتی نکالتی ہی **معنے ترکیبی قطعہ** زندگی ایک زند ہی اور اسکے پیچھے گی یعنے داغ پھر بھلا زند کا حال بیداغ کب ہوتا ہی دیکھو مردہ کو تو ایک ہی تلخی اسکے پیش رو ہوتی ہی لیکن دس شادیان اسکے پیچھے ہین اور زندہ کسی وقت داغ سے خالی نہین **معنے معماے نثر** حیوۃ و حیوۃ موت و موث تجنیس حیوۃ کے اول آخر حت موت کا اول آخر مت **معنے معماے قطعہ** زند کا پی اگر کی ہوگا زندگی ہوگا لفظ مردہ مین دہ کے پیش رو مر ہی **محسنات کلام** چاہ و جاہ تصحیف یکدیگر پی اور پیش اور دنبال مرادف و متضاد **الاختلاف** متن مطبوعہ مین حیوۃ بصورت حیات کے لکھا ہی اگرچہ معنے ترکیبی مین کچھ قباحت نہین لیکن معنے معمائی مین نقص ہوتا ہی کہ تجنیس فوت ہوتی ہی اسیواسطے مصرحرنے صورت حیوۃ کہا ہی اور گذارا کی جگہ کو اا اور چاہ جاہ دنیا کی جگہ از چاہ و کیات اور زندگی کی جگہ زندگی غلط لکھا ہی ۔

نکتہ از اول معیشت اگرچہ کلمہ مصاحبت و اجتماع مبین ست آخرش بنگر کہ باشت و تفرقہ قرین ست و اگرچہ سراپاے اجل ال یعنے ارحربہ زدنست بنظر قلب دروی بنگر کہ لجاے دل از آفت زمن ست **قطعہ** ہر کہ در دنیا جلیل ست از عمل + پیش حق بعد از اجل باشد اجل + و انکہ او برظلم و ظلمت بود میر + در لحد گردد چراغش زود میر + **اللغات** معیشت بالفتح زندگی و اسباب گذران دنیا مع بمعنی ہمراہ شت بالفتح و تشدید پریشانی و پراگندگی ال کی تفسیر مصرحرنے کردی لجا پناہ بردن اجل بفتحتین آخر وقت زندگانی و بہ تشدید لام بزرگ ترجلیل بمعنی بزرگ میر سردار و پادشاہ و امر از مردن **معنے ترکیبی** نثر لفظ معیشت گے اول سے اگرچہ مع کلمہ مصاحبت و اجتماع کا مبین اور ظاہر ہی لیکن اسکے آخر کو تو دیکھ کہ شت اور تفرقہ کا مصاحب اور قرین ہی اور اگرچہ سراپا اجل کا ال

یعنے حربہ سے کسی کو مارنا لیکن جب اسکو قلب کرو تو قلب اسکا لحا ہی جو پناہ دل کی آفت
آفت زمانہ سے ہی حاصل یہ کہ زندگی مین پریشانیان ہین اور مرنے مین پناہ آفت زمانہ
سے **معنے ترکیبی قطعہ** جو کوئی اپنے عمل صالح سے دنیا مین بزرگ وجلیل ہی وہ بعد اجل
اور مرنے کے خدا کے سامنے نہایت بزرگ ہوگا اور جو ظلم وظلمت کا سردار بنے گا اور ظلم
کریگا جو کہ الظلم ظلمۃ فی القبر فرمایا ہی اسکی قبر کا چراغ جو ایمان ہی بہت جلدی بجھ جائیگا
معنے معماے نثر اول معیشت کا مع ہی جب باشت ہو گا معیشت ہو گا مصرحہ نے
جو باشت وتفرقہ کہا ہی مع با کے بنظر ایما یا معیشت کی ہی ورنہ یا رہی جاتی ہی اور باویا
معما مین ایک ہی اور اول آخر اجل کا ال اور قلب اجل کا لجا **معنے معماے قطعہ** اجل اجل
اور میر میر تجنیس تام محسنات **کلام** جلیل واجل اور ظلم وظلمت مشتقات سے ہین اجل
اور لحد اور میر مناسب یکدیگر اور علی ہذا **الاختلاف** شارح نے لکھا لفظ معیشت ترکیب
یافتہ است از معی کہ مرکب ست از مع کہ بمعنی ہمراہ است ویاے متکلم وشت کہ بمعنی
پریشانی ست انتہی اور مین نے وہ صورت جو صدر مین مرقوم ہی میری سمجھ مین یا گویا
متکلم ٹھرانا خلاف ایما مصرحہ کے ہی جو باشت وتفرقہ کہا ہی آگے اختیار ہی اور اصل
کتاب مین پہلا مصرعہ بلفظ خلیل ہی مین نے اسکو جلیل بنایا ہی برعایت اجل کے متن مطبوعہ
مین شت کو شب زمن کی جگہ زمین غلط لکھا ہی۔

نکتہ ایدرویش ولادت رسول موت ست دریاب کہ مولود راکہ اولش موت بیحد ست
وآخرش حد لحد **شعر** شاب المنی لموتنا من عدۃ + ان المنی منیۃ لاحداۃ +
اللغات ولادت بکسر زادن رسول پیک مولود بصیغہ اسم مفعول زائیدہ شدہ
منی بالضم امیدہا جمع منیۃ عدۃ بالکسر مدت وطیاری وآمادگی کسی چیز کی وساخت وساز
منیت بالضم وتحتانی مفتوح آرزو ومقصود وبفتح میم وکسر نون وتحتانی مشدد مفتوح
موت ومرگ **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش ولادت یعنے پیدائیش پیک موت کی ہی
یعنے پیدا ہوتے ہی پیک موت پیغام اجل سنا دیتا ہی دیکھ مولود کو کہ اول اسکے
موت بیحد ہی کہ وہ لفظ مو ہی اور آخر اسکے حد لحد کی کہ وہ دال ہی **معنے ترکیبی شعر**

جوان ہوئین آرزوئین واسطے ہماری موت کے سامان اور طیاری سے بیشک منی خود منیہ ہی
بیجد یعنے دونون ایک شکل کے جب کہ منیہ کو بیجد کیا جاے **معنے معماے نثر** موت کی حد
تا ہی بیجد ہونے سے مور ہیگا ایسے ہی مولود کے اول مو ہی اور حد لحد کی دال جو آخر مولود
کے ہی **معنے معماے شعر** منیہ بیجد منی ہی بہ تصحیف اور مشدد مخفف معماین ایک ہین
الاختلاف اصل کتاب شرح اور زیر متن مطبوعہ دونون مین من عدلہ اور لاحدلہ لکھا ہے
اور شارح نے عد کے معنے آمادہ شدہ کے لکھے لیکن لغت مین یہ معنے عدۃ کے ہین نہ عد کے
اور لہ سے کوئی فائدہ ظاہر معلوم نہین ہوتا بس میرے نزدیک من عدۃ اور لاحدۃ ہی آگے
اپنی راے کاتب غلط نویس ہیئت لفظ کی مسخ کردیتے ہین —

نکتہ دنیا کہ دنی پر زہر دارد خمیست کہ در وعلت بر علت ست و سراپاے عقبے اگرچہ عمی
و آرزو کیست اما بواسطہ قاف وبے سر بلندی درمیان دارد **قطعہ** اگرچہ عین حیوۃ
ست مطلع عاجل + ز عین او نگسل دیدہ کش اجل ز قفاست + بصورت ار الف
آجل ست تیغ فراق + ولی ز تفرقہ او جلاے جان پیداست + **اللغات** دن بالفتح
و تشدید نون خم عمی بالکسر درماندگی اور درماندہ ہونا قب بالفتح و تشدید با رئیس و
پادشاہ و خلیفہ و شیخ و میان دوالیہ و دو سرین جلا بالفتح والمد گھر چھوڑنا اور گھر سے نکال دینا
اور نکل جانا آجل بالمد و کسر جیم جہان اور جس چیز مین مہلت ہو اور ضد اسکی عاجل
معنے ترکیبی نثر دنیا کہ ایک دن پر زہر رکھتی ہی ایک خم ہی علت بر علت یعنے اول
علت تو یہ کہ خم ہی جو اکثر شراب کا کہلاتا ہی اُسکے بعد دو حرف علت ایک یا دوسرا
الف بس سراسر علت ہی علت ہی اور عقبیٰ اگرچہ سراپا اسکا عمی و آزردگی ہی لیکن
قاف وبے جسکا مجموع قب ہی اسکے واسطہ سے سر بلندی بھی اسکو حاصل ہی **معنے
ترکیبی قطعہ** اگرچہ عین حیات کی مطلع عاجل کی ہی کہ جہان حیات شروع ہوئی ساتھ ہی
شتاب و بے مہلتی بھی نمود ہوئی اسواسطے تو اسکی عین سے آنکھین اُٹھالے کہ اسکے
پیچھے اجل لگی ہی اور ظاہر مین اگرچہ الف اجل کا بصورت تیغ فراق کے ہی جس سے
جدائی عزیز و اقارب کی ہوجاتی ہی لیکن جو اسمین تفرقہ کرو تو جلا جان کی اس سے ظاہر ہی

کہ دنیا کی جملہ آلودگیون سے چھٹ جاتا ہی **معنے معماے نثر** دنیا کے اول لفظ دن اور آخر مین یا و الف دو حرف علت موجود ہی سراپا عقبی کا ہی اسکے درمیان مین قاف و بے جو قب ہوا لانے سے عقبی ہوتا ہی **معنے معماے قطعہ** مطلع عاجل کا عین جب اس سے آنکھ اٹھا لینگے اجل رہیگا اور اجل کا قلب جلا ہ **محسنات کلام** علت بر علت باعتبار حروف علت اور نیز بمعنی سقم و بیماری کے کیسا خوب ہی دنیا کو خم کہنا کیسی بلاغت ہی کہ دنیا بصورت خم کے ہے بھی علت بر علت حسن تکرار **الاختلاف** اصل کتاب مین اور متن مطبوعہ مین دنیا کہ دنی بر زیر دارد لکھا ہی مین نے اسکو پر زہر سمجھا بنایا ہی اسواسطے کہ خلاف معنے معمائی کے ہی یعنے دنیا بر زیر دن کہان ہی بلکہ محض بے معنی اور خمی کی جگہ حمی تیسرے مصرع مین از بجاے ار اجل بجاے آجل غلط ہی۔

نکتہ ایدرویش شادی دنیا چیزی ست کہ درد دلش درمیان ست و غم آخرت را ہزار من ہیکران برگران ست پا بر سر دنیا نہ کہ حاصل باد و ہوا ست دست درداں عقبی بزن کہ نتیجہ اش دیدار خدا ست **قطعہ** میوہ کام دلت خام کند مہر جہان + لفظ دنیا بنگر در دل او آمد خام + آخرت اولش از نالہ آخ ست ز مرگ + آخرت رت کند از فضل حق و نعمت عام + **اللغات** نتیجہ نکالا ہوا اور تراشا ہوا مشتق تیج سے بمعنے تراشیدن رنے بکسر و تشدید یا ناپختہ و خام آخ افسوس و غم رت بالفتح و تشدید عطری **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش شادی دنیا کی ایک ایسی شی ہی جسکے درمیان مین درد دل ہی اور غم آخرت کا البتہ اسمین ہزار من ہیکران اسکے گران پر ہین حاصل یہ کہ دنیا کی کیسی ہی شادی ہو درد دل سے خالی نہین اور غم آخرت کا ہزارون من و احسان سے بھرا ہی دنیا کے سر پہ پانؤن رکھ کہ بالکل باد و ہوا ہی اور دار عقبی مین ہاتھ ڈال کہ اسکا نتیجہ اور حاصل دیدار خدا کا ہی **معنے ترکیبی قطعہ** تیرے مقصد دل کا جو میوہ ہی اسکو مہر و محبت جہان کی خام کر دیگی اگرچہ مہر جہان کی خام میوون کو پکاتا ہی تو دنیا کے لفظ کو تو دیکھ کہ اسکے دل مین خام موجود ہی پھر اسکے مہر سے کیسے پختہ ہوگا بقول سعدی ع خفتہ را خفتہ کے کند بیدار + اور لفظ آخرت کو دیکھ اگرچہ اسکے اول مین لفظ آخ

یعنے افسوس وغم کاہرگ کے سبب سے لگا ہوا ہی لیکن آخر مین جہتری ورت موجود ہی خدا کے
فضل اور اسکی نعمت عام کے وسیلہ سے بس تو اسی کی طرف رجوع ہو **معنے معماے نثر**
لفظ شادی کے ادھر ادھر سے شی نکلتا ہی اور بیچ مین لفظ اد جسکا مقلوب دا بمعنی درد لفظ غم
مین عین جسکے ہزار عدد ہین اور میم من کا کنارہ پر دنیا کا سر دال ہی جب پا جو بصورت
ہا کے ہی اسپر آئیگا باد ہوگا رہا نون اسکا اشارہ نہ ہی امر نہادن کا دست مراد ف ید کا ہی
جب دار مین داخل ہوگا دیدار ہوگا **معنے معماے قطعہ** دنیا کا دل نی ہی بمعنے خام
آخرت کے اول آخ ہی اور آخر مین رت آخرت آخرت تجنیس **محسنات کلام** بیکران
اور برکران کیسے متضاد ہین جہر کی لفظ مین ایہام ہی۔

نکتہ ہرکہ بدل شمار آخرت را اعتقاد کند سکینہ دل بیند و آنکہ حساب قیامت را راست داند
از ہمہ زبانہا ثناے کامل شنو و دریاب کہ اصل شمار رامش دل ست و از حساب قیامت
ثنا حاصل **قطعہ** از حق بیدن آمدن جان حق ست + امروز بروز حشر ایمان حق ست +
حق ساخت زبہر خلق میزان حساب + دریاب کہ در حساب میزان حق ست + **اللغات**
سکینہ بالفتح آرام و آہستگی اور اس معنے مین بکسر و تشدید کاف بھی آیا ہی شمار آخرت
جو حشر کے دن ذرہ ذرہ نیکی بدی کا ہوگا **معنے ترکیبی نثر** جو کوئی بدل شمار آخرت کا
اعتقاد کریگا سکینہ و آرام دل کا دیکھیگا اور جو کوئی حساب قیامت کو سچ جانے گا کل زبانون
سے ثناے کامل سنے گا دیکھ لو اصل شمار کا رامش دل ہی اور حساب قیامت سے ثنا حاصل
معنے ترکیبی قطعہ قیامت کے دن جان کا دوبارہ بدن مین آنا حکم حق تعالی سے حق ہی
اور آج حشر کے دن پر ایمان لانا حق ہی اور حق تعالی نے واسطے وزن اعمال مخلوق
کے میزان بنائی ہی وہ بھی حق ہی اسواسطے کہ حق و میزان دونون ایک حساب مین
ہین **معنے معماے نثر** لفظ شمار کا قلب رامش ہی اور قیامت و ثنا ایک حساب
مین یعنے مساوی العدد کہ پانسو اکیاون ہین **معنے معماے رباعی** حق و حق تجنیس تام
اور میزان اور حق ہم عدد یعنے دونون کے ایک سو آٹھ **محسنات کلام** تکرار لفظ حق کی
کیسی مستحسن ہی آخرت اور قیامت اور حساب و شمار اور حشر جان و ایمان میزان سب

مراعات ومناسبات **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے سکینہ شکستہ ثنا کو شا غلط لکھاہے۔

نکتہ ایدرویش اصل شجرہ دارفنا از الف نہالیست از بار و برگ راحت مصئون وفنن او فن ست وفسون دبارا و دار یست از عذاب مذلت وہون ولدار الاخرۃ خیر للذین یتقون **قطعہ** چو مطلع ملاء باقیست ملاقی نیست + مفر قانی دنیا ترا ممر نبود + بعین مہر علوم آنکہ دید لوم جہان + بناے خانہ خاکیش غیر کینہ نبود + **اللغات** شجرہ درخت فنن شاخہا فن بالفتح وتشدید نون حال وگونہ ہون بالفتح آرام و بضم خواری ملاء باقی عالم باقی مفر بفتحتین وتشدید راجاے فرار گریختن ممر بفتحتین وتشدید راہگذر وجاے گذشتن معنے ترکیبی نثر ایدرویش جر شجرہ دار فنا کی کہ الف سے ہی اور یہ الف ایک ایسا نہال ہی جو برگ وبار راحت سے محفوظ ہی چنانچہ ظاہر کہ الف نقطے اور اعراب نہین رکھتا اور حروف کے یہی برگ وبار ہین اور شاخین اس شجرہ فنا کی فن و فسون اور بار اسکا ایک دار ہی عذاب ذلت وخواری سے اور دار آخرت بہتر ہی واسطے اُن لوگون کے جو پرہیز گار ہین **معنے ترکیبی قطعہ** جو مطلع ملاء باقی کا تجکو ملاقی نہین ہی یعنے جو لوگ کہ شریف اور بزرگ عالم باقی کے ہین اُنکا دروازہ تیرے سامنے کشادہ نہین اس سبب سے یہ قرارگاہ فانی دنیا کا تیرے نزدیک ازبس بزرگ و عزیز ہی اور ممر اور رہ گذر اور جسنے عین مہر علوم سے لوم جہان کو دیکھا یعنے جسپر آفتاب علوم کا جسمین مذمت اس جہان کی لکھی ہی چمکا اور اُس آنکھ سے اُسنے اس جہان کو دیکھا اُسکے سامنے بنا خاکی اسکے سواے کینہ کی نہوئی یعنے اُسنے اسکی بنا سے ہمیشہ کینہ ہی رکھا کبھی محبت نکی **معنے معماے نثر** دار فنا کی اصل الف کا ہونا ظاہر اور فن کہ بمعنی شاخ کے ہی وہ بھی موجود اور بار اسکا دار مذلت وہون اور موافق اشارہ دار الاخرۃ خیر کے یعنے آخرت خیر ہی یہ کہ خیر صیغہ تفضیل کا ہی اصل اسکی اخیر اور اشارہ یتقون کے بموجب کہ یے تے ہی اخیر کی یے کو تے سے بدل کر کے قلب مکانی کیا جائیگا آخرت ہوگا اور ممدودہ مقصورہ معماٰ مین واحد ہین **معنے معماے قطعہ** لفظ ملا کو قی کا ملاقی کرنے سے ملاقی ہوتا ہی جیساکہ ایما باقی کا ہی اور جب لوم کو عین کے ساتھ دیکھا جائیگا

علوم ہوگا جب خانہ کی خاکی ہوگی اور بنا اسکی جو نہ ہی اسپر کی آئیگا کینہ ہوجائیگا جیسے کہ بنائے
خانہ خاکیش سے ایاہی محسنات کلام دار کی لفظ مین ایہام ہی کہ بمعنی درخت کے بھی ہی
اصل شجرہ دار فنا از الف کیسا بدیع ہی کہ لفظ اصل مین بھی الف ہی اور اصل فنا کی بھی الف
ایسے ہی فنن اور فن و فسون اور باردار بمعنی درخت باہم مناسب سوا اسکے اور مناسبات
و مراعات فتامل الاختلاف اصل کتاب اور ایک اور متن مین دوسرا مصرعہ یون لکھا ہی ع
مقر فانی دنیا ترا میر نمود + اور مین نے مقر کو مفر اور میر کو مر لکھا تا موافق اشارہ مفر فانی کے
یعنے مفر فانہین ہی مر ہوجاے اور فا کی جگہ دوسرا میم آجاے اور میر لغت مین نہین
اب معنی ترکیبی اور معمائی سے مطابق کرکے غلط صحیح دریافت کرلین اپنے ذہن سلیم کو کام فرمائین نہ
کاتب کی کتابت غلط پر کاربند ہون۔

نکتہ ایدرویش ہر کہ دار فنارا زیروزبر ساز دلذت انفراد بداند وہر کہ در دنیا باقل کفاف
بسازند عاقبت دلش از لقاے خدا بناز د قطعہ ز فن بگذر دچون الف باش یکتا + کہ این ست
درہ علامت فنارا + بہ پرکار لاگرد قاف وجودت + خطے کش کہ از حق بیابے لقارا + اللغات
انفراد تنہا ہونا لقا بکسر بمعنے دیدار فن بالفتح و تشدید نون ہنر دداؤ معنے ترکیبی نثر
ایدرویش جو کوئی دار فنا کو زیر زبر اور لوٹ پوٹ کریگا یعنے اسکو بگاڑ کے مجرد اور بے تعلق
ہوگا وہ لذت انفراد کی جانیگا اور جو کوئی دنیا کے اقل کفاف پر قناعت کریگا آخر دل
اسکا لقاے الٰہی سے فاخر اور نازان ہوگا معنے ترکیبی قطعہ مصرح کہتے ہین داؤ پیچ
تو چھوڑدے اور فن فریب سے علٰحدہ ہو کے الف کیطرح یکتا ہوجا کہ راہ فنا کی علامت
یہی ہی اور پرکار لا سے گرد اپنے قاف وجود کے ایک خط کھینچ تو حق سے بقا تجکو حاصل ہووے
لا کی تشبیہ پرکار سے کیا ہی خوب ہی اور نیز یہ مطلب بھی ہی کہ فقرا ذکر کے وقت اپنے قلب
سے حروف لا کو کھینچ کر اور گرد اپنے کھنچتے ہوے لا کے ایک حلقہ سا گرد اپنے نفی کا بنالیتے ہین
اور آپکو اور جملہ عالم کو نیست و منفی سمجھ لیتے ہین اور پھر الا اللہ کے ساتھ ضرب قلب پر
لگا کے اثبات ذات پاک خداے تعالیٰ کا کرتے ہین اسیطرح پرکار کی طرح گھومتے ہین اور
نفی غیر کی اور اثبات حق کا کرتے ہین معنے معماے نثر دار فنا کو زیر زبر کرنے سے

انفراد ہوتا ہو اور افل کا قلب لقا **معنے معمائے قطعہ** فنا سے جب فن چھوڑ دیا جائیگا الف رہیگا
جو یکتا ہو اور گرد حرف قاف کے جو خط لا سے کھینچیں گے لقا حاصل ہوگا **محسنات کلام**
زیر و زبر کیسا خوب ہی پوٹ پوٹ کرنا بھی اور زیر و زبر مکان ہی بناتے ہین اور سوا اسکے
الاختلاف شارح نے جانے یہ کیا لکھدیا کہ دل و قلب کلمہ افل قاف ست انتہی یہ تو معما
ہی پورا ہی جسکا قلب لقا ہی جیسا کہ تحریر ہوا۔
نکتہ ایدرویش از الف ازل تا دال ابد نشان درد دل ست و بر چہرہ دنیا و آخرت
گرد این درد ظاہر و حاصل حضور دل خود را از دست مدہ کہ علت نمائے ازل و ابد حروف
دل تست **مثنوی** نقدی ز دل تو اے مکرم + بردامن عالم ست و آدم + وز تائے
تراب و نون گردون + مقصود تن تو بود مضمون + از دال معاد و میم مبدا + حاصل دم
آدم ست پیدا + از اول و آخر آدمی وار + بگذر نفسے و دم نگہدار + **اللغات** ازل
بفتحتین وہ زمانہ جسکی ابتدا نہین ہی آبد بفتحتین وہ زمانہ جسکی انتہا نہین اور ہمیشہ
علت غائی مراد اُس امر سے جو مقصود کسی کام کرنے سے اور سبب بدینوجہ کہ اُس سے
مقصود کیطرف توسل کرتے ہین اور یہ چار قسم ہی یا تو سبب مسبب مین داخل ہی یا
خارج اگر داخل بقوت ہی اُسکو علت مادی کہتے ہین جیسے چوب یا سریر اور اگر داخل ہی
بالفعل اُسکو علت صوری جیسے صورت تخت کی اور اگر خارج ہو اور سبب موجد ہی
اُسکو فاعلی جیسے نجار و اگر ایجاد کسی کے واسطے ہی علت غائی جیسے جلوس تخت لیکن
علت غائی ظہور مین سب سے موخر ہی لیکن ذہن و تعقل مین سب سے مقدم
ہی نقد بالفتح کھرا کرنا درم و دینار کا اور دینا اور زر و سیم مسکوک مجازاً دل و ذات و
فی الحال و پیسر مضمون درمیان کیا ہوا ماخوذ ضمن بالکسر سے **معنے ترکیبی نثر** ایدرویش
الف ازل سے جسکی ابتدا نہین دال ابد تک جسکی انتہا نہین نشان درد دل کا ہی
یعنے سب درد ہی درد ہی اور دنیا و آخرت کے چہرہ پر گرد اس درد کی ظاہر ہی بس
تو اپنے حضور دل کے حاصل کو مت کھو اسواسطے کہ علت غائی جو اصل مقصود سب
علتون مین ہی وہ حروف تیرے ہی دل کے ہین بس تو اپنے دل کو ہر وقت حضور

حق مین حاضر رکھ نہ معلومات کی طرف اسواسطے کہ جملہ معلول تیرے ہی واسطے ہین اور سب
مین تو ہی مقصود اصلی ہی **معنے ترکیبی مثنوی** مصرح کہتے ہین کہ ای مخاطب تو آپکو
سمجھتا نہین مین کون ہون تو تو بفحوائے **ولقد کرمنا بنی آدم** کے وہ مکرم ہی کہ تیرے
خزانہ دل سے ذرا سا نقد دامن عالم اور آدم پر پڑا ہی جنکی ماہیت و حقیقت کوئی
پا نہین سکتا ع کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معمارا + خیال تو کرتا ہے تراب سے یعنے
روے خاک سے نون گردون تک جو منتہا گردون کی ہی سارے مخلوق تیرے ہی تن اور ذات
کے واسطے ہی اصل مقصود انکی خلقت سے تو ہی تھا کہ انمین چھپا ہوا تھا مثل مضمون کے
الفاظ مین اور دال معاد سے میم مبدا تک جو ابتدا و انتہا ہی دم آدم ہی کا ظاہر ظہور حاصل
اور مقصود ہی جو تو ہی ہی بس تجکو لازم کہ تو اپنی ابتدا و انتہا کا غور و خیال کر کے دم بھر تو ادھر
متوجہ ہو اور اپنے دم کا خیال رکھ بیکار و ضایع نہونے دے کہ آدمیت کی یہی بات ہی **معنے**
معماے مثنوی اول ازل کا الف اور آخر ابد کا دال جسکا مجموع اد ہی اور قلب دکا ذ البعنی در دچرہ دنیا کا دال
اور آخر کا الف جسکا مجموعہ ہی دا البعنی وردا بد کی غایت دال اور ازل کی حد لام جس کی ترکیب سے
دل حاصل ہوتا ہی **معنے معماے مثنوی** یک نقد ایا ایک حرف مکرم سے ہی کہ میم ہی جو دامن
عالم و آدم پر موجود تاے تراب و نون گردون سے تن حاصل ہوتا ہی اور دال معاد اور میم مبدا سے
دم لفظ آدمی کا اول الف آخر یا ہی جب انسے درگذر کرینگے دم رہیگا **محسنات کلام** ازل اور
ابد اور دنیا و آخرۃ اور تراب و گردون اور معاد و مبدا النفس دم اور انکے سوا سب مراعات
و مناسبات ہین اور قابل لحاظ **الاختلاف** متن مطبوعہ مین عالم کو عام غلط لکھا ہی۔
نکتہ ایدرویش بہشت را کہ پایانش ست و تفرقہ بود چون پا از وے در گشتی بہ بود و جحیم را
کہ درمیانش حی یعنے جمعیت باشد اگر پیرامون او گردی جم یعنے آسایش بینی **قطعہ** بہشتے
کہ در آخرش شت بود + بت راہ باشد سراپاے او + جہنم کہ در گردش آسایش ست +
کشا منہج دل ز اجزاے او + **اللغات** شت پریشانی تفرقہ جدائی با در کشیدن پیچھے کو ہٹنا
منہج بالفتح راہ **معنے ترکیبی نثر** بہشت سے مقصود جنت ہی نہین ہی بلکہ دنیا کے آرام و آسایش
کی چیزین ایسے ہی جحیم سے مکروہات دنیوی بس مصرح کہتے ہین ایدرویش بہشت سے

جسکا پایان شت وتفرقہ ہی قدم ہٹالے تو بہتر وبہ ہی اورجحیم سے کہ اسکے درمیان مین حی ہی یعنے جمعیت اگر اسکے آس پاس پھریگا تو آسایش دیکھیگا اور ظاہر ہی بہت سے حرص آرام وآسایش دنیا کی پریشانی وجدائی مین ڈالتی ہی مارا مارا پھرتا ہی اور قناعت مین جو بقدر پسند کے ہو اختیار کرکے بخاطر جمع بیٹھا رہتا ہی اور اسکے سبب سے جو مکروہات تنگی اور تنگ عیشی کے پیش آتے ہین گوارا کرتا ہی اور خوش رہتا ہی چنانچہ حفّت الجنۃ بالمکارہ اسی سے مقصود ہی معنے ترکیبی **قطعہ** جس بہشت کے کہ آخر مین شت ہی وہ ایک بُت ہی سراپا کہ تیری راہ مارتا ہی اور راہ سے بیراہ کرتا ہی اور جہنم کہ گرد اُسکے جم یعنے آسایش ہی آہستگی اجزا سے اپنی منہج وراہ دل کو کھول اور اسی راہ پر چل کہ بہشت اسی مین ہی اسواسطے کہ آخر آسایش ہی تو بہشت ہی **معنے معماے نثر** بہشت کا سر بہ ہی اور پانون شت جب پانون اس سے نکال لینگے بہ رہیگا جحیم کے آس پاس سے جم حاصل ہوتا ہی اور درمیان مین حی ہی **معنے معماے قطعہ** بہشت کا سراپا بت ہی اور جہنم کا قلب منہج **محسنات کلام** پایانش درمیانش آسایش کیسے الفاظ ہموزن ہین پایان مین بھی پا موجود پایان ودرمیان متضاد جمعیت وحی مرادف اور علاوہ ازین **الاختلاف** متن مطبوعہ مین شت کی جگہ شب دونون ٹھکانے اجزا کے بجاے اجرا غلط ہی۔

حکایت صاحبدلے را پرسیدند کہ نظیر بہشت نضیر از عالم کبیر در عالم صغیر کہ انسان ست چیست گفت دل کامل درویشان ست کہ از بہشت نشان ست بلکہ ایوان بہشت گوشۂ از قلب ایشان دریاب کہ چون جیم درجنا نرا بہ کلید ہدایت مفتوح کنی جنان شود کہ دل ست وچون جیم گوشۂ جنان را بکسر ریاضت گوشمال دہی جنان شود کہ بہشتہاے با فضا ست **قطعہ** دل عارف چہ گر پریشان ست + ارفع از جنت وکشادہ تر ست + لاجرم شرفہ جنان زیر ست + وز شرف گوشہ جنان زبر ست + **اللغات** نضیر تازہ وآبدار وبمعنی زر عالم کبیر تمامی جہان عالم صغیر جسم انسان والنسان اسواسطے کہ جو کچھ عالم کبیر مین موجود ہی نظیر اسکا انسان اور جسم انسان مین بھی موجود چنانچہ روح بادشاہ عقل وزیر وحسد وبغض وقہر ورحم اور حیا وعلم نیک وبد لوگ ملک کے دماغ آسمان اور چشم وگوش ومنخرین اور دہان

سبعه سیارے استخوان کوه مونبات رگین نهرین آں رفع بلند ترجنان بکسر جنت و بفتح دل معنے
ترکیبی نثر ایک صاحبدل سے پوچھا که نظیر بهشت نفیر کا عالم صغیر مین که انسان ہی ہی کیا ہی
کها دل کامل درویشون کا که نشان بهشت کا ہی بلکه سارا ایوان بهشت کا ایک گوشه انکے
قلب کا ہی جو کیفیت که اس ایک گوشه مین ہی وه سارے بهشت مین نهین ہی دیکھ تو جب
جیم در جنان کو کلید ہدایت سے مفتوح کریگا جنان ہوگا که دل ہی اور جو کسر ریاضت سے
گوشمالی دیگا جنان ہوگا جو بهشت بافضا ہی **معنے ترکیبی قطعه** دل عارف کا درانحالیکه پریشان
ہی تو کیا ہی اور کیسا ہی بلند تر اور کشاده تر جنت سے ہی اور جمعیت مین جانے کیا کچھ ہی
اسی سبب سے دیکھ تو شرفه جنت کو که جنان ہی زیر ہی اور شرف سے گوشه جنان کا که دل
ہی زبر ہی **معنے معماے نثر** نظیر نضیر تصحیف لفظ جنان اگر بفتح جیم کے ہوگا دل ہی اور بکسر
جیم جنت دونون تجنیس تام **معنے معماے قطعه** عارف پریشان ارفع ہی شرفه شرف
تجنیس زائد باقی وہی جنان مفتوح دل اور جنان مکسور جنت **محسنات کلام** نظیر نضیر
صغیر ہمونان درویشان نشان ایشان سب مین کلمه شان بکسر ریاضت اس سبب سے
که کسر بمعنی شکستن کے ہی اور شکستگی ریاضت کو لازم علی ہذا مفتوح **الاختلاف** متن مطبوعه
مین بافضا کی جگه بافضائل اور ارفع کے بجاے رفع غلط ہی۔

فصل فی النصیحة

نکته ای درویش سر تسلیم بر قدم نه تا سلیمت دانند گردن مناہی بزن تا در سر منازل
ماہی شوی تاج کبر از سر بنه تا برو احسان الٰہی یابی دیده از اعمال خود بردار تا بآمال نامتناہی
رسی چشم رعایت از کسے مدار تا رایت بلند یابی دندان مسالت از غیر برکن تا مالت
از غیب برسد روی فاجر مبین تا اجر یابی دہان در محامد خلق مکشای تا حامد حق باشی
سینه ملک به تیغ وقت به شگاف تا مالک شوی دل از مصالح دنیوی بردار تا مصلح
شوی پہلو از جہال تہی کن تا با جل عقل ہم پہلو شوی پشت از خلق باز گیر تا خلوت حبیب
حق گردی قدم ریاضت بردار تا بر ریاض رضوان برسی کمیت ترکتازی را پے کن

تا کمی میدان فراست گردی پا دسر مادمن را در ہم شکن تا ہمام سپاہ ہمت شوی گوشہ ملت
مگذار تا زلت نہ بینی جامہ مفاخرت بیرون کن تا خلعت فاخر تصوف یابی جیب تمرد پارہ ساز تا
مرد گردی سر تواضع بر قدم ہمگنان دار کہ تقدم آنست تاج ترک بر سر صدر ریاست نہ کہ تصدر
را این نشانہ است **معنے ترکیبی و معمائی مع معنے لغات** اس نکتہ کے آخر کوئی نظم
نہین ہی اور معنے بھی اسکے ترکیبی معمائی اکھٹے لکھون اور اسی مین معنے ضروری لغات کے
مصرحہ کرتے ہین ایدرویش سر تسلیم کا جو تا ہی سب کے قدم پر رکھ تو سلیم تجکو جانین اور تسلیم
کی تا سلیم کے قدم پر آنے سے کہ میم ہی سلیمت ہوتا ہی تسلیم کے معنے اطاعت و انقیاد مناہی کی گردن مار
تو اپنے منازل کا ایک ماہ بنے مناہی کی گردن نون ہی جب اسکو گرادینگے ماہی رہیگا اور
تیری منزلین بھی شل ماہ کے ہین چنانچہ اول منزل قبر دوسری بعد بعث کے میدان حشر اور
پھر حساب گاہ اور صراط وغیرہم تاج کبر و غرور کا سر سے اُتار تو بر و احسان پائے کبر کا تاج کاف
اسکو اُتار لینے سے بر رہتا ہی جو بمعنی نکوئی و احسان کے ہی دیدہ اپنے اعمال سے اُٹھالے
تو امال بعید کو پہونچے دیدہ اعمال کا عین ہی جب اسکو اُٹھالینگے امال رہ جائیگا بمعنی اُمید ہا
چشم رعایت کی کسی سے مت رکھ تو رایت بلند پائیگا چشم رعایت کی بھی عین ہی جب عین
نہ رکھینگے رایت رہیگا رایت بلند ہونا عالی رتبہ ہونا دندان مسالت کے غیر سے اکھیڑ یعنے سوا
خدا کے غیر کے سامنے مت گڑگڑا اور سوال نہ کر کہ غیب سے تجکو مال ملے دندان مسالت کی
سین ہی جب یہ دندان نہ رہینگے مالت رہیگا گویا مال تیرے لیے موجود ہی اور تیرا ہی ہے
مسالت سوال کرنا رو فاجر بد کار کا مت دیکھ تو خدا سے اجر پائے فاجر کا منھ فا ہی جب
اسکو نہ دیکھینگے اجر رہیگا اجر بدلا اور مزدوری دہان محامد یعنے مخلوق کی تعریفون مین دہن
مت کھول تو حامد حق کا ہوئے دہن محامد کا میم ہی جب میم نہو گا حامد رہیگا محامد تعریفین
حامد تعریف کرنے والا سینہ ملک کا تیغ وقت سے کہ الوقت سیف فرمایا ہی پھاڑ تو مالک
بنجاے ملک کا سینہ لام ہی جب اسکے اور میم کے درمیان مین تیغ الف کی لائینگے مالک
ہو جائیگا دل دنیا کے مصالح سے اُٹھالے تو تو خود مصلح ہو جائیگا دل مصالح کا الف ہی اسکو
اُٹھا لینے سے مصلح ہوتا ہی بمعنی اصلاح کنندہ پہلو جہال سے خالی کر یعنے انکے پاس مت بیٹھ

تو جل عقل کا ہم پہلو ہوگا پہلو جہال کا ہا ہی جب اس سے پہلو تہی کرینگے جل رہیگا جو معرب
گل کا ہی بمعنے گل یاسمین و گل سُرخ وجامہا و پوششہا پلٹت خلق سے پھیر لے تو خل وجیب
حق کا ہوئے پشت خلق کی قاف ہی جب اسکو پھیر لینگے خل رہیگا بمعنی دوست قدم ریاضت
کا اٹھا تو ریاض رضوان کو پہونچے معنے ترکیبی کی روسے قدم اُٹھانے سے مقصود تیز رو ہونا
اور معنے معمائی کی روسے گرانا تار ریاضت کی جو اسکا قدم ہی جب نہ رہیگی ریاض رہ جائیگا
ریاض جمع روضہ کمیت ترکتازی کے کو نچین مار یعنے ظلم و غارت مت کر تو کمی سب یعنے دلاور
میدان فراست کا ہوئے کمیت جب بے پے ہوگا کہ وہ تے ہی کمی رہیگا فراست بفتح گھوڑدن
کے معاملہ اور پہچاننے مین ہوشیار ہونا بس ایہام ہی برعایت لفظ کمیت کے پا و سر لفظ
من و ما کا درہم توڑ تو ہمام و سردار سپاہ ہمت کا ہوئے پا لفظ من کا نون ہی اور سر لفظ ما کا میم
جب اس پا و سر کو لفظ ہم مین توڑینگے ہمام ہوگا جیسا کہ اشارہ درہم شکن کا ہی ہمام بمعنی
سردار گوشہ عزلت کو مت چھوڑ تو زلت نہ کھیے زلت کے معنے ڈگ جانا گوشہ عزلت کا عین
ہی اگر اسکو چھوڑ دیگا زلت رہیگا جامہ مفاخرت کا اُتار تو خلعت فاخر تصوف کا پائے مفاخرت
کا اول آخر مت ہی بیچ مین فاخر معلوم ہوتا ہی کہ مت بمعنی کسی جامہ کے ہی جیب تمرد و
سرکشی کے ٹکڑے کرتا فرد ہوئے جیب تمرد کی تا ہی جب پارہ ہو جائیگی مرد رہیگا سر
تواضع کا سب کے قدم پر رکھ کہ تقدم یہی ہی تواضع کا سر تا ہی قدم پر آنے سے تقدم ہوگا تقدم
کے معنے پیش ہونا تاج ترک کا سر پر صدر ریاست کے رکھ یعنے ریاست مین جو بالاسے بالا
شی ہی اُسکو ترک کر کہ تصدر کا نشان یہی ہی تاج ترک کا تا ہی صدر کے سر پر رکھنے سے تصدر
ہوتا ہی تصدر پیشگاہ مین بیٹھنا جیسا کہ معمول امرا و سلاطین کا ہی **الاختلاف** متن
مطبوعہ مین بجاے ماہی ناہی اور بجاے حبیب جیب اور مگذار کو نگذار غلط لکھا ہی۔
نکتہ اے درویش دستار لام الف لاف از سر بنید از کہ علامت شرف یابی شیرازہ
الف و دال از اطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم بکشاے کہ در جریدہ عنقا ثبت گردی پای
کراع توسن نفس را بعین اربعین عبادت منغل دار تا چشم برکرا یعنے خواب غفلت
بستہ باشی چقماق جیم جہاد بر مرہ یعنے قوت نفس سنگین دل زن کہ جمرہ شوق حق افروختہ گردد

حماق میم والف ماو من از گردن حماقت بنه تا حقت قوت و نصرت بخشد با ستره صاد صلح
سر جفا تراش که صفای قلندری از روے پاکے یابی بہ چوگان لام حال کوی سموات میم
مدور را بر بائے تا سلوات میدان توحید یعنی موزہ طای طلب از پاے اختلاط نا کسان
بیرون کن اگر اختلا روضہ جنان از جنّان میجوئی بنائے عین فم الثعبان انتفاع گنج دنیا از پادر افگن
اگر انتفاع خرابی بقاع دین میطلبی گرہ ہای ہمیان ہمت از سر ہبت بکشاے تا نامت
میان خلق ظاہر شود نہال دندان سین فسحت امل بہ تیر لا بر کن تا فلاحت تخم حسن عمل حاصل کنی
اللغات علامت شرف کی فا ہی سقیم بیمار کراع بالضم گروہ اسپان اربعین چلہ متعل نغل کوفتہ
کرا بفتحتین آغاز خواب کردن مرہ بالکسر صفرا و قوت و کمال عقل جمرہ بالفتح اخگر و آتش
حماق بالضم و بالفتح وہ آبلے کہ آدمی کے بدن پر نکل آتے ہین پاکی معروف و استرہ سلوت
بالفتح خرسندی و تسلی توحید ایک کرنا اور خداء عز و جل کو ایک جاننا اختلاط آمیختن اور شوریدہ
اور تباہ ہونا جنان بکسر جنت جنان بفتح و تشدید نون بخشایندہ و آرزو کنندہ کسی چیز کا اور
نام خداے تعالے فم بفتح و تخفیف و تشدید میم و بہر سہ حرکت نیز دہن ثعبان بالضم اژدہا و جمر آبھاے
بیابان انتفا نیست ہونا ہبت بکسر ہا و فتح با بخشیدن فلاحت نکوئی و کشتکاری معنے
ترکیبی نثر دستار لام الف کی جولاف کے سر پر بندھی ہی گرا دے تو علامت شرف کی
پائے شیرازہ الف و دال کا اطراف صفحہ نسخہ اعتقاد سقیم سے کھول تا تو دفتر عنقا مین لکھا جاے
یعنے سب کہین کہ ایسے آدمی عنقا ہین پا نون کراع توسن سرکش نفس کا عین اربعین
یعنے چلوں عبادت سے نغل دار کر تو چشم کرا یعنے خواب غفلت پر باندھے جیسے کہ عامل لوگ
افسون پڑھکے خواب کسی کے باندھتے ہین چقماق جیم جہاد کی مرہ یعنے قوت نفس سنگین دل
پر لگا تا جمرہ شوق حق کا افروختہ ہوئے یعنے شوق حق کا تیرے دل مین پیدا ہوئے حماق میم
والف ما و من کا گردن حماقت سے الگ کر تو حق تجکو قوت و نصرت بخشے یہ پھوڑا تیرے گردن کا ہی
ما و من نہین ہی استرہ صاد صلح سے سر جفا کا تراش کہ صفا قلندری روے پاکی سے پائے پاکی
کے معنے استرہ کے بھی ہین اور قلندر چار ابرو کا صفایا بھی کرتے ہین چوگان لام حال سے کہ
گوی بصورت چوگان کے ہی گیند مدور سموات کو جو بصورت میم کے ہی لیجا تو سلوات یعنے خرسندی

وتسلی میدان توحید کی دیکھی جسکے سامنے یہ سموات کیا چیز ہین موزہ طاے طلب کا پانون اختلاط ناکسون سے نکال ڈال اگر جنان سے اختلار وضہ جنان کا طالب ہی بناعین فم الثعبان یعنے دہن اژدہا انتفاع کاخ دنیا کو گرادے اگر چاہتا ہی کہ خرابی ور استقابقاے دین کی نہونے پائے گرہ ہی ہمت کے سرہمیان بخشش سے کھول تو نام تیرا میان خلق ظاہر ہو اور نہال دندان سین فسحت امل کا تیر لاسے اوکھیڑ تو فلاحت اے نکوئی تخم حسن عمل کی تجکو حاصل ہو تیر بیان قوت اور قدرت کے معنے مین ہی اور لاسے لا الہ الا اللہ اور نیز اس بات سے بھی اشارہ ہی کہ تشہد کے وقت انگشت شہادت اٹھاتے ہین کہ تیر دیدۂ شیطان کو ہوتی ہی معنے معماے نثر لاف کے سر سے جو دستار لا کی گرا دینگے ف علامت شرف کی رہجائیگی شیرازہ کتاب کا دو طرف ہوتا ہی اعتقاد کے بھی ایک طرف الف ایک طرف دال ہی جب یہ شیرازہ کھول دینگے بصورت عنقا کے رہیگا لفظ کرا کو جو عین سے منعل کرینگے کراع ہوگا لفظ مرہ پہ جیم آنے سے جمرہ ہوتا ہی لفظ حماقت سے جب لفظ ما الگ کیا جائیگا حقت رہیگا بتاے خطاب کلمہ جفا کو اگر صاد صلح سے تراشینگے صفا حاصل ہوگا سموات کے میم کو جو بصورت گیند کے ہی چوگان لام سے لیجائینگے سلوات ہو جائیگا اختلاط کی طا نکال ڈالنے سے اختلار رہتا ہی جنان جنان تصحیف انتفاع کی عین گرانے سے انتفار رہتا ہی لفظ ہمیان مین ہے موجود ہی یعنے اول مین ہا پھر میم بعد میم کے یا جسکا مجموع ہی ہوا باقی مانده کے قلب سے نام ہاتھ آتا ہی فسحت کے دندان سین جو لاسے توڑے جائینگے فلاحت ہوگا محسنات کلام لام الف لاف کا لا ایسی ہی صورت رابعین کہ را ما قبل کو بعین کے ملانے سے ہوتی ہی اور اربعین کیسے خوب الفاظ ہین علی ہذا حماق وحماقت تجنیس زائد پا کی کا لفظ مناسب استرہ کے موزہ کو طا ٹھہرانا کیسا خوب ہی ہمیان سے ہے کیا ہی خوب نکالی ہی فلاحت مین ایہام بمعنی نکوئی وکشتکاری اسی رعایت سے لفظ تخم اور حاصل سے ہے

الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے کراع کراغ اور منعل مشعل اور حماق چماق اور بنا بہ بنا غلط ہی ۔

نکتہ اے درویش دامن دواج تجرید بدست آر تا جید باشی سر از بستر غفلت بردار

تابت شہوت برزمین ماند مغز از سر مخالفت بیرون آر تا سر الفت ترا بسروری برساند روی
دل از درخلائق بگردان تاروی وری آن برتو تجلی کند دم از قدم صدق دور مدار تا دعوی
قدم داری از تو راست آید پشت مطامع بشکن تا معیار آئینہ صفا معائنہ بینی لبب از
عین لعب بپرداز و باب چشمہ شریعت ترساز تا لباب طریقت دریابی پا از میان محبان
بیرون منہ تا اسیر محن نگردی دست از لفظ سدید باز مگیر تا سد طریق نہ بینی آستین برسر
سراب قیعہ دنیا افشان کہ کمال این ست ارہ مسکنت بکش کہ مکنت و ثبات نہال
اقبال آنست نیزہ خلاف بیند از کہ خلعت خلیفہ بحق باشی کمان حنق را قربان ساز کہ لائق
قرب حق شوی دندان توسن نفس برکن تا دامنگیر تو نگردد یعنے تولا بحق کن پشت تو ہما
بشکن تا ہمہ زیر دست تو شوند یعنے توکل برخدا کن حلقہ از سر متابعت در گوش نفس کن
تا منفس و عزیز گردی مہر از روی مہر بر جبین روح نہ تا مروح شوی ارہ از سین سکینت
برنای کینت نہ تا نایت ستاے سجانی شود پردہ از دال درایت بر روے ریا نہ تا رایت
دریاے عرفان شود **اللغات** دواج بالضم پا لاپوش و بتشدید واو نیز تجرید برہنہ کرنا
زمین کا گیاہ سے اور تلوار میان سے کھینچنا اور آراستہ کرنا درخت کا اور پوست نکالنا
جید بالفتح و تشدید یاے مکسورہ نیکو و سرہ مطامع جمع مطمع جاے طمع لباب بالضم خالص
ہر چیز محن بکسر میم و فتح حا جمع محنت سدید راست و درست و محکم و استوار سد بفتح و تشدید
دال مانع و حائل ید دست سراب بفتحتین دھوکا قیعہ بیابانہا کم آستین آل سراب مسکنت
خواری مکنت بضم میم بمعنی قدرت و توانگری ہا بالفتح خطا خلاف بکسر جھگڑا و مخالفت خلف بفتحتین
فرزند صالح حنق بفتحتین خشم و خشم گرفتن تولا بفتح اول و ثانی و لام مشدد محبت و امید و
برگشتن مروح بالفتح شادمان رایت ای رائے تو درایت بکسر دانستن **معنے ترکیبی نثر**
اے درویش دامن دراج یعنے لباس تجرید کا ہاتھ مین لا تو جید ہوئے سر بستر غفلت سے
اُٹھالے تو بُت شہوت کا زمین پر رہ جاے مغز سر مخالفت سے نکال تو سر اُلفت تجکو سروری
کو پہونچاے روے دل کو درخلائق سے پھیر تو وری اُسکی جو فر بھی ہی مراد خوبی سے تجپر جلوہ
کرے دم قدم صدق سے دور مت رکھ صادق بنا رہ تو دعوی تیرے قدم داریکا راست و درست

ٹھرے پشت مطامع کی توڑ تو معیار آئینہ صفا کی دیکھے لب عین لعب سے خالی کر اور آب
چشمہ شریعت سے ترکر تو لباب طریقت پائے پانون درمیان محبان دلی سے مت نکال تو اسیر
محن کا نہوئے ہاتھ لفظ سدید سے مت لوٹا تو سد طریق سامنے آئے یعنے محکم استوار کا رکے
ہاتھ مین ہاتھ دے کہ وہ مرشد راہبر ہی تا سد راہ و مانع سے تجکو بچائے رہے آستین سر سراب
قیعہ دنیا پر جھاڑ یعنے اس دنیا کو جو ایک دھوکا ہی کہ ہی کچھ اور نظر آتی ہی کچھ اور دراصل کچھ نہین
ترک کر کہ یہی کمال ہی ارہ مسکنت کا کھینچ کہ مکنت اور ثبات نہال اقبال کی یہی ہی جھنڈا خلاف
کا گرا دے تا خلف خلیفہ بحق کا ہوئے کمان حنق کو قربان کر کہ لائق قرب حق کے ہوئے یعنے
خشم غضب سے باز آ کہ اس سے قرب حق حاصل ہو دندان توسن نفس کے اکھیڑ تو تیرا
دامن گیر نہو یعنے خدا سے محبت کر پشت جملہ توہمات کی توڑ تو سب تیرے زیر دست ہوئین
یعنے خدا پر توکل کر اور یہ توہم چھوڑ دے کہ اس سے نفع ہوگا اُس سے فائدہ پہونچیگا حلقہ سر
متابعت سے نفس کے کان مین ڈال تو منفس اور عزیز ہو یعنے نفس کو اپنا مطیع کر نہ آپ
اُسکا مطیع ہو جائے مہر روے مہر و محبت سے روح کی پیشانی پر لگا تو مروح اور شادمان ہوئے
ارہ سین سکینت کا نارے کینت پر رکھ تو نارے تیری سنارے سبحانی ہو جاے اے روشنی سبحانی
پردہ دال درایت کا روے ریا پر رکھ تو راے تیری دریا عرفان کی ہو جاے معنے معماے
نثر وامن لفظ دواج کا حرف جیم ہی اور دست مرادف ید جب ید دواج کے دامن کو پکڑیگا
جید ہوگا بستر سے جو لفظ سر کا کہ بستر مین موجود ہی اُٹھا لیا جائیگا بت رہ جائیگا لفظ مخالفت
کا سر مخ ہی بمعنی مغز جب اسکو نکال ڈالینگے بس اُلفت باقی رہیگا روی کا مقلوب وری ہی
جسکے معنے فربہی ہین اور خوبی لفظ قدم کا قدم دم ہی جب معیار کی مع یار آئینہ کی ہوگی معائنہ
حاصل ہوگا لعب کو جو عین سے خالی کرینگے لب رہیگا اور لب کو آب شریعت سے ترکرینگے
لباب ہوگا پا محبان مین با ہی جب محبان سے یہ پا نکال لینگے محن ہوگا سدید مین ید مراد دست
پس ید کھینچ لینے سے سد رہیگا آستین کا مرادف کم اور سر دنیا کا دال جب آستین
سر دنیا پر جھاڑینگے دال جاتا رہیگا ال رہیگا پھر کم وال ملکے کمال ہو جائیگا سکنت مین
ارہ سین ہی جب سین کھینچ لیا جائیگا مکنت ہو جائیگا خلاف مین نیزہ الف ہی جب اسکو

خلف رہیگا نون حنق کا کمان ہی اسکو قربان یعنے دور کرنے سے حق رہتا ہی کلمہ توسن مین لفظ سن بمعنی دندان کہ دامن تومین واقع ہوا جب اسکو توڑدینگے تو باقی رہیگا اور اس تو کو موفق اشارہ تونگر دد کے یعنے تو نہ ہو جاے اور نہ حرف نفی جس سے مراد لا ہی جب یہ لا تو باقی ماندہ توسن سے ملحق ہوگا تو لا ہوگا پشت تو ہمہا کی الف ہی جب اسکو توڑ دینگے تو ہمہ رہیگا جو عبارت مین موجود ہی اور تو ہمہ بضمیر خطاب و ہمہ حرف سود مرادف توکل جو بصورت توکل ہی جسکو کہا ہی توکل بر خدا کن توکل ہو جائیگا متابعت کا سر میم ہی بصورت حلقہ بس نفس کے کا نین ڈالنے سے منفس ہو جائیگا بمعنے عزیز مہر روے مہر کی حسب صورت میم ہی جب جبین روح پہ رکھینگے مروح ہوگی بمعنی شادمان مہر مہر تجنیس لفظ نا پر جب سین رکھا جائیگا سنا ہوگا روے ریا پر جب دال درایت کا پردہ رکھینگے دریا ہوگا **محسنات کلام** تجرید مین بھی یہ موجود ایسے ہی بستر مین بر مغز اور سرا اور سروری باہم مناسب شریعت مین ایہام ہی کہ بمعنی جوے بزرگ کے بھی ہی خلاف اور خلف اور خلیفہ بحق مین کیسی بلاغت ہی کہ خلیفہ بحق مین درمیان روافض اور نواصب اور اہل سنت کے خلاف بھی ہی اسیواسطے لفظ خلاف اور خلیفہ بحق ایراد فرمایا ہی **الاختلاف** متن مطبوعہ مین بجاے جید چند اور سروری سردی اور وری وراے اور سکینت سکنت اور ثابت نابت اور سناے ثناے غلط لکھا ہی اور دعوی قدم داری کے بعد از تو راست آید یہ عبارت بھی متن مین نہین ہی —

نکتہ اید رویش دراری در اشک را دریا ساز کہ از یاری باری گوہر باری ابرو بینی عین عناصر را بنور روحانیت بینا گردان کہ بینندہ عصر گردی بنیش جنان را پیدا کن کہ دانش عرفان رسی ناز آز رزائل کن تا نائل فضائل جاودان یابی مخازی خلق را مخفی کن کہ درازی عمرت آشکار گردد بناے قوی شہوتے را ویران کن تا جوار کعبہ حقیقی قرآن بینی ابنیہ دنیوی را بنیاد مکن تا از آیت عمارت اخروی نشان یابی مجاز عقل را مجنون عشق کن تا در ناز و نعیم حقیقت رسی ترسانندہ دہم رار سواے بلا ساز تا تواند دعوی محبت شوی بناے محابا را با نفس محکم کن تا ابا نماید عین خرد را بخود بینی خورم مکن تا رمد نہ بیند مخیم عشاق را خانہ ساز کہ این مقام ملائم بزرگا نست از کوی جاہ جوی گوشہ گیر

کہ منصب شہی اینست **مثنوی** فقر جوی کوہ غم بردل بکمار + پس ببین فر شہی از ہر کنار +
ترک جوے در تنگ بحر فنا + ہمچو رے کن نقطہ ہستی رہا + توبہ خواہی توبہی کن در خصال +
صورت توبہ توبہ دان در مثال + صبر جوی چشم بر احسان رب + روی ساز و آرزو در بر طلب +
گر توکل بایدت توکل حال + باحق افگن جوے این صورت کمال + ور رجا داری امید اندر
بلا + اجر دل دان فیض دیدار خدا + خوف خواہی از جلال ذوالجلال + خو طلب بافای فرقت
در وصال + شوق خواہی شق کن از غم سینہ را + پس ببین زو باب وحدت دل کشا +
صدق جوی صد کہ در تفصیل بود + ہمچو قاف اور دز اجمال از وجود + عشق جوی حاجی آسا بیقرار +
در طلب بر شق النفس چشم دار + عقل خواہی چشم نہ بر امر قل + تا بر د فیض از ضمیرت عقل کل +
علم جوے نفی علمت از یقین + عین بین بر حرف نفی از علم دین + وقت خواہی تقوی دل بیکران +
جوی تا وقت تو گردد خوش ازان + حال جوی چون الف بگذر ز خم + تا شوے در حل مشکلہا علم +
بسط خواہی چون بط از بحر خطر + مہر سلوت بر دل آور بر گذر + فیض جوی محو ساز از ضیق دل +
نقطہ لوح وجود آب و گل + قرب جوی ہمچو عنقا در طلب + در پس قاف قناعت جوے رب +
جذبہ خواہی در چہ درد و بلا + قربت ذب جو چو یوسف از خطا + واروت باید ز حضرت بر دوام +
چون الف در ورد شبہا جو قیام + سکر خواہی صافی کاس ادب + در سرادر تا ز حق یابی طرب +
صحو جوی صحبت از بت دور دار + تا زوجہ وے شود طرفیت یار + کشف خواہی شین شہوت
راعنان + در کف آور تا شوی ز اہل عیان + وجد خواہی واو وحدت رو نمود + محو کن واو
دوئی را از وجود + چشم یک بین شق عاشق شد ز دوست + دیدہ کو دو ہمی بیند عدوست +

اللغات دراری جمع دری بالضم و بالکسر و تشدید یا کوکب رخشندہ باری پیدا کنندہ از خاک
عصر بہر سہ حرکت و بضمتین آخر روز سرخ ہونے آفتاب تک و گرد و غبار جنان بالفتح جان و دل
عرفان بالکسر شناختن نائل عطا و صواب مخازی جاہائے رسوائی ماخوذ خزی سے جوار
بالکسر ہمسائگی قران بالکسر نزدیک ہونا کسی چیز کا کسی چیز سے ابنیہ جمع بنا مجاری بفتح
جاہاے جاری شدن و راہہاے روان شدن مجنون جنون زدہ محا بالضم اول مروت
و اعانت و صلح اور چھوڑ دینا رمد بفتحتین درد چشم مخیم بفتح جاے خیمہ زدن بسط بالفتح فراخی

وگستردن سکوت خرسندی وتسلی صحو ہوشیاری اور ہشیار ہونا عیان بکسر دیدن بچشم وجد بالفتح
اندوہگین ہونا و بالکسر تونگر ہونا شق بالفتح وتشدید قاف رنج مین ڈالنا کسی کو اور مشکل ہونا
کام کا **معنے ترکیبی نثر** اید رویش دراری در اشک کو دریا بنا یعنے نہایت کثرت سے برسا اور
بہا کہ باری یعنے خداے تعالی سے یاری ومدد گوہر باری ابر و کی دیکھے یعنے جیسی گریہ وزاری
کریگا ویسی ہی آبرو پائیگا اپنے عناصر کی آنکھ نور روحانیت یعنے باطنی سے روشن وبینا کر کہ بینندہ
عصر کا ہوئے یعنے ہمعصر تیرے تجکو بینندہ جانین بصیرت دلکی پیدا کر کہ علم عرفان کو پہونچے اور خدا کا
پہچاننے والا ہوجاے ناز آز کی زا کو کل کر یعنے کل بنا تب نائل عطاے فضائل کو پائے اور وہ
فضائل جو جاودان ہین مخازی یعنے جو موقعے کہ رسوائی خلق کے ہون اُنکو مخفی کر اور چھپا کہ دراذی
تیری عمر کی تجکو ظاہر ہو اے حیات طیبہ سرمدی بنا قوی شہوتی کو ویران کر تو ہمسائگی کعبہ حقیقی کا
قران دیکھے اور اُس سے نزدیک ہوجاے اور مقربون کے مقام کو پہونچے دنیا کی بنا کُن کی بنیاد
متکر تو آیت عمارت اُخروی سے نشان پائے اور اُنکو فائز ہوئے جو مجاز و بے اصل
باتین عقل کی ہین اُنکو عشق کا مجنون بنا تو ناز و نعیم حقیقت کو پہونچے یعنے اُسکی لذت
وخوش عیشی سے محظوظ ہو تیرا وہم تجکو ڈراتا اور مصیبت عشق سے بچاتا ہی تو اسکو بلا
مین ڈال کے خوب رسوا کر تو دعوی محبت مین قوی اور توانا ہوجاے بنا محابا کے نفس سے
محکم ومضبوط کر یعنے مروت وصلح جیسی مصلحتا دشمن سے کر لیتے ہین تا سختی نرمی مین ابا وانکار
نہ کرنے پائے عین خرد کو خود بینی سے خوش مت کر تار مدا اور درد چشم نہ دیکھے کہ خود بینی ہی رمد
ہوجائیگی جس جگہ کہ عشاق نے اپنا خیمہ کھڑا کیا ہی وہان تو اپنا گھر بنا کہ مناسب بزرگون
کے یہی مقام ہی جاہ جوئی کے کوچہ مین قدم مت رکھ اس سے گوشہ پکڑ کہ منصب شہی یہی ہی
معنے ترکیبی مثنوی اگر طالب فقر کا ہی تو غم کے قاف یعنے پہاڑ دل پر تعینات کر کہ کسیوقت
علیحدہ نہون جیسے متعین لوگ پیچھا نہین چھوڑتے پھر فرشہی کو دیکھ کہ تیرے ہی گرد رہیگی
کبھی جدا نہوگی اور اگر طلب ترک دنیا کی ہی تو بجز فنا کے تک و قعر مین رے کیطرح اپنے
نقطہ ہستی کو چھوڑ دے یعنے جیسے کہ رے مین نقطہ نہین ہی تو بھی اپنے نقطہ ہستی کو محو کر دے
اور اگر تو یہ چاہتا ہی کہ مجکو مقام توبہ کا روزی ہو جو گناہون کو میٹ دیتی ہی تو بھی وخوبی

اپنی خصلتون مین پیدا کر اور خوش خصال ہو اسواسطے کہ صورت توبہ کی مثال مین توبہ ہی
دیکھ لے اور جو صبر ڈھونڈھتا ہی تو احسان رب پر آنکھ لگائے رہ اور صورت سامان اور
آرزو کی بر مین ڈھونڈھ یعنے نکوئی اور احسان مین اور اگر توکل کا طلبگار ہی تو توکل حال اپنے
خدا پر ڈالدے اور اُسی کے بھروسہ پر چھوڑدے اور اسی صورت کو ڈھونڈھ یہی توکل کا کمال ہی
اور اگر صفت رجا کی چاہتا ہی اور اُمید رجا کی رکھتا ہی تو کیسی ہی بلا ہو یہی جانے رہ کہ انجام اسکا
فیض دیدار خدا کا ہی اپنی اُمید سے برگشتہ نہو اور جو خواہان ہی کہ جلال حضرت ذو الجلال سے
خوف کی صفت کے ساتھ موصوف ہون تو اگرچہ وصال مین ہو لیکن خوفائے فرقت کی
ڈھونڈھ یعنے جیسے فرقت مین آہ و نالے کیا کرتا تھا ویسے ہی وصال مین کر کہ مبادا اُسکے
استغناسے جو صفت معشوقون کی ہی محروم نکردیا جاؤن اور اگر اُسکے شوق کا شائق ہی
تو غم سے سینہ کو شق کر اور غم سینہ مین بھرکے بس اُسی شق کو سمجھ لے کہ گویا باب دل کشا
وحدت کا کھل گیا ہی صدق اگر چاہتا ہی تو لفظ صدق کی صفت اختیار کر کہ اسکی اجمال و تفصیل
دونون یکسان ہین یعنے مفصل بھی صد ہی اور مجمل بھی صد کہ وہ قاف ہی صد عدد و الا بس
تو بھی اپنی اجمال و تفصیل مین تخلف مت کر جو مجملاً کہے وہی مفصلاً کہہ اور اسی لفظ صدق سے
صفت صدق کی سیکھ لے اور اگر مرتبہ عشق کو ڈھونڈھتا ہی تو حاجی کی طرح بے قرار رہ اور
اُسکی جستجو مین شق الفنس پر یعنے وہ ایذا و سختیان جنکا تحمل لوگون کو دشوار ہو اُسپر آنکھ لگا
اور منتظر رہ حاجی سے تشبیہ بنظر احتمال و برداشت تکالیف شاقہ کے ہی کہ جسکے وہ متحمل
ہوتے ہین اور اگر عقل کی خواہش ہی تو امر قل پر چشم رکھ تب تو اس رتبہ کو پہونچیگا کہ
عقل کل جسکا وہ امر قل لایا ہوا ہی تیرے دل سے فیض حاصل کرے اور قل سے مطلب
یہ کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قل کے ساتھ امر ہوا ہی ہم لوگون سے کہدینے کو
علم ڈھونڈھتا ہی وہ یہی علم تو ہی کہ تیرے علم کی نفی ہی یقین سے اسکو حاصل کر اور اپنے
علم کی نفی کر دیکھ لے علم مین عین حرف نفی پر جو لم ہی رکھی ہوئی ہی بس یہ اشارت ہی کہ
سوائے علم دین کے سب کی نفی کر اور اگر وقت کا طالب ہی کہ مجکو وہ وقت حاصل ہو
جو وقت مین محسوب ہوتا ہی نہ بیکار و ضایع تو تقوی بیکران ڈھونڈھ کہ اس سے

وقت تیرا خوش ہوگا قابل حساب وشمار کے اور اگر حال کی طلب ہی کہ کاملین کا سا حال
مجکو نصیب ہو تو الف کی طرح راست ومستقیم بے پیچ وخم ہو جا تو اونکی حل مشکلات
مین علم اور مشہور ہو جائیگا اور جو بسط کا خواستگار ہی تو بے فکر وخطر بحر پرخطر سے دہر
خرسندی کی دل پر لگا اور گذر جا پھر بسط ہی بسط پیش آئیگی ع در پس ہر گریہ آخر خندہ
ایست + فیض چاہتا ہی تو یہ جو تختے وجود آب وگل کا ایک نقطہ ہی یعنے دل تیرا اس سے
ضیق کو مٹا ڈال پھر اُسکا فیض دیکھ کہ کیسی فتوح وکشود حاصل ہوتی ہی ساری ضیق
اسی کی ہی اور جو قرب حق کا ڈھونڈھتا ہی تو عنقا کی طرح قاف قناعت کے پیچھے اپنے
رب کو ڈھونڈھ لے کہ موجود ہی جذبہ چاہتا ہی تو یوسف کے مثل چاہ درد وبلا مین قرب
رب کا ڈھونڈھ یعنے رنج وتردد اور محنت تعب اور خطا سے دوری وتجاوز اختیار کر پھر
جذبہ کے جذب کو دیکھ کیا نہین جانتا یوسف کو کیسا اُس چاہ سے نکالا اور کیسے جاہ ومرتبہ
ظاہر وباطن کو پہونچایا اور اگر وارد غیبی کی جو دل پر عاشقان حقیقی کے وارد ہوتے ہین تجکو
خواہش ہی کہ حضرت ذوالجلال سے ہمیشہ تیرے دل پر وارد ہون تو الف کی طرح ورد
شب مین جو مراد پچھلی راتون سے ہی قیام ڈھونڈھ اور کھڑا رہ کہ وہ وقت نزول
واردات کا ہی اور اگر مستی ڈھونڈھتا ہی جیسے مست جام الست کے مست وبیخود ہو جاتے ہین
تو صاف صاف پیالے ادب کے جن سے مراد احکام شریعت کے ہین پی اور سر مین اپنے
اُنکا کیف وسرور جما تو دیکھ کیسا لطف وطرب خداے تعالی سے پاتا ہی صحو یعنے ہوشیاری
چاہتا ہی تو صحبت بُت سے جو غیر خداے تعالے کا ہی آپکو دور رکھ اور کنارہ کش رہ تو وجہ
اُسکی ہر طرف سے تیری یار رہو جیسا کہ فرمایا اینما تولوا فثم وجہ اللہ یعنے جدھر مُنہ پھیروگے
اُدھر ذات خدا کی ہی پس ہوشیاری یہی ہی کہ کسی وقت اُس سے غافل نہو ے اور جو
کشف چاہتا ہی تو شین شہوت کی عنان اپنے کف مین لا تو تو اہل عیان سے ہو جائیگا جو
ہر چیز کو بچشم دیکھتے ہین اور اُنکے سامنے بیحجاب وحائل عیان ہی اور اگر طلب وجد کی ہی اور
واو وحدت نے جو مقدمہ وجد کا ہی مُنہ دکھایا تو فوراً واو دوئی کو جو وجود مین ہی محو کر دے
اور یکتائی ویک بینی اختیار کر پھر وجد ہر طرف سے حاصل ہوگا عاشق کی شق چشم یک بین ہی

کہ وہ اپنے دوست کے سوا غیر کو نہ دیکھتا ہی نہ جانتا ہی اور جو دیدہ کہ دو دیکھتا ہی وہ عدو ہی
معنے معماے نثر اگر درداری سے لفظ در کو اگر دریا کرینگے یعنے یا سے بدل لینگے یاری ہو جائیگا
اور یاری و باری تصحیف یکدیگر اور جب عین عناصر کی بینا ہوگی یعنے بے لفظ نا کے عصر رہیگا
لفظ پیدا کے دو جز ہین پے اور دا جب پے دا سے بدل جائیگا یعنے بجاے بے بینش کے دا
تو دانش ہو جائیگا بے پے معما مین ایک ہین اور کلمہ ناز کے بھی دو جز ایک نا دوسرا زا
جب زائل سے بدل جائیگا نائل ہوگا مخازی کے بھی دو جز ایک مخ دوسرا ازی جب مخ کو
فے کرینگے اور فے سے باعتبار ترادف در مراد ہی بس در کو ازی پر لانے سے درازی ہوگا جیساکہ
ایما ہی مخازی خلق را مخفی کن یعنے مخازی کی مخ کو فے کر لفظ قوی کے بھی دو جز ایک قاف
دوسرا وی جب وی موافق اشارہ ویران کے جو بتاتا ہی کہ وی ران ہی ران سے بدلجائیگا
قران ہو جائیگا انبیہ کی بن با و نون ہین جب اسکی بنیاد نہ رکھینگے آیت رہیگا جو بحالت
وقف آیہ ہو جاتا ہی جیساکہ انبیہ سے باقی رہیگا مجاز کے بھی دو جز مج اور از جب مج کو نون
کر لینگے ناز ہوگا جیساکہ کہا ہی مجاز عقل را مجنون کن یعنے مجاز عقل کی مج کو نون کر ترسا نندہ
مین لفظ رس موجود ہی جب اسکو وا سے بدل لینگے تو انندہ ہو جائیگا اسکا ایما لفظ رسوا ہی
یعنے رس وا ہی محابا سے جو مح محکم کا کم کرینگے ابار ہیگا اسکا اشارہ یہی لفظ محکم ہی یعنے مح کم کر
مخیم کی خے کو جب نہ کرینگے یعنے لا کہ نہ اسکا ترجمہ ہی اور میم باقی ماندہ مین لائینگے ملایم ہوگا
جسکا اشارہ خانہ ساز ہی یعنے خا کو نہ ای لا بنا کوے مین جب کو کوشہ فرض کرینگے شہی ہوگا
موافق رمز گوشہ گیر یعنے کو کوشہ فرض کر اور کاف گاف تو معما مین ایک ہین **معنے معماے**
مثنوی فقر مین دل فقر کا قاف بمعنی کوہ ہی اور گرد اسکے فر ترک کے دو نون کنارون سے
تنگ حاصل ہوتا ہی اور قعر مین اسکے جو بیچا بیچ ہی رے بے نقطہ والی موجود توبہ اور توبہ
یعنے تو ضمیر اور بہ بمعنی بہتر دونون تجنیس تام چشم سے مراد صاد جب لفظ بر پہ آئیگا صبر ہوگا
توکل اور توکل تصحیف ہمدگر اسمین بھی تو ضمیر اور کل بمعنی ہمہ رجا کا قلب اجر ہی لفظ خوجب
حرف فا کو طلب کریگا خوف ہوگا شوق کا اول آخر شق ہی اور وحدت کا باب یعنے اول حرف
واو جب شق مین دروازہ واو کا ہوگا شوق ہو جائیگا صدا جمالی قاف ہی صد عدد و الا

اور صد تفصیلی لفظ صد جب صد تفصیلی کے بعد صد اجمالی آئیگا صدق ہوگا چشم مرادف عین کی ہی
لفظ شق پر رکھنے سے عشق ہوتا ہی عقل مین چشم جو ارادہ عین سے ہی قل پر رکھا ہوا ہی جب
عین کو کلمہ نفی پر کہ یہان لم مقصود ہی رکھینگے علم حاصل ہوگا تقوی کا کنارہ یا ہی جب بیکران
کر کے مقلوب کرینگے جیسا کہ ایما لفظ گرد دسے ہی وقت ہوگا اور حرف الف کو حل مین
لانے سے حال ہوتا ہی مہر سلوت ای آفتاب سلوت مین جو سین ہی کہ نجوم مین علامت
شمس کی ہی جب بط کے دل مین لائینگے بسط ہوگا ضیق قلب فیض کا مگر ضیق سے ایک
نقطہ محو کرنے کے ساتھ جیسا کہ اشارہ محو ساز کا ہی اور نقطہ از ضیق دل کا لفظ رب کا جو
پیچھے قاف کے آئیگا قرب ہو جائیگا لفظ چہ مین جو قربت ذب کی ہوگی جذبہ حاصل ہوگا اور
ذب بمعنی تردد و خشک لبی ورد مین الف آنے سے وارد ہوتا ہی کاس صاف حرف کاف
بلا سین کہ با تا کی طرح کا بھی کہتے ہین جب لفظ سر مین آئیگا سکر ہو جائیگا صحبت مین لفظ بت
کا موجود اسکو دور کرنے سے صح رہتا ہی اور جو واو وجہ کی اسکی یار ہوگی صحو حاصل ہوگا شین
شہوت کا کف مین لانے سے کشف ہوتا ہی واو دوئی دوسرے واو وجود سے اشعار ہی کہ
اسکو محو کرنے سے وجد ہوتا ہی چشم سے ارادہ عین کا ہی جب یہ عین یک بین ہوگا کہ وہ
یک بھی الف ہی لبس عا ہوگا اور یہ عا جو شق پہ آئیگا عاشق حاصل ہوگا ایسے ہی دیدہ سے
بھی مراد عین ہی جب یہ عین دو کو دیکھیگا عدو ہو جائیگا **محسنات کلام** درویش مین در
اور دراری اور درا شک اور دریا اور گوہر اور مناسب انکے آبرو زائل نائل فضائل
ہوزن اور برعایت کعبہ قران کہ حج و عمرہ ملانے کو بھی کہتے ہین مجاز و حقیقت متضاد کمار
وکنار تجنیس مفروق تو بھی لفظ تو بہ کے ساتھ کیسا بہتر ہی صبر مین صورت بر بر احسان مین
بر رب مقلوب بر بر طلب مین بر اور انکے سوا اور بہت سب صنایع بدایع سے ہین
الاختلاف شارح نے لفظ داری کو درازی ٹھہرایا ہی یاری کو بازی پھر بازی تصحیف باری
قران کا معما انھون نے یون نکالا ہی کہ ویران کا لفظ تحلیل ہوا دو جز سے ایک وی دوسرا
ران ولفظ وی کہ در قوی ست چون تبدیل یابد بلفظ ران قران میشود انتہی یعنے اس
معما کو قوی سے نکالا ہی اور قوی کی وی کو بمعنی ران کے لیکر قران کیا ہی اب خیال کیجئے

کہ جب بنیاد اسکی ویران سے ہوگی تو ویران مین وی بھی موجود ران بھی اور وی بجاے
ران کے ہوا دو لفظ ران کے جمع ہوے اور کاف کا ٹھکانا نہین پس ضرور ہی کہ توی مین وی
بمعنی ران اور قاف موجود ہی ہر ایسے ہی انبیہ کا سما بنیاد سے اس کے بھی دو جز کیے ہین
بن دیاد پھر لکھا انبیہ مین اگر با و نون ہوگا ا یہ رہیگا تم کلامہ مین سے نے اس کو بھی انبیہ سے
لیا ہی ان کا لفظ بنیاد کو تحلیل کرنا بیکار ہی یا نعمیین اور لفظ مجنون کہ بھی دو جز
کئے مج و نون جب مجاز کا لفظ مج اسکے نون سے تبدیل ہوگا ناز رہیگا انتہی عجب تر یہ کہ مجنون
مین نون موجود اور مج بھی نون سے بدلا جاے پھر ناز کے لیے آز کا لفظ کہان سے آئیگا آخر یہی کہ
مجاز کی مج کو موافق ایما مجنو لنست کے نا سے بدل کے ناز کیا ہی علی ہذا لفظ رسوا کے دو ٹکڑے
رس اور وا جب ترسندہ کا لفظ رس وا ہوگا بھرا ہی لا کہ اُس سے نون مفتوح مراد ہی
بمعنی نہ تو انندہ ہوجائیگا یہ بھی ناک کے سے پھیر ہین انتہی مین نے تو ترسانندہ کے لفظ
رس کو وا سے بدل کے توانندہ کیا ہی کہ سیدھی بات ہی اور یہ کہ گوشہ کے لفظ کے دو ٹکڑے
ایک کو دوسرا شہ جو کلمہ کوی مین کلمہ کو منقلب بہ شہ ہوگا شہی ہوگا لیکن جب گوشہ کی کو
کو شہ سے منقلب کیا ہی تو شہی کی یا کہان سے آئی انتہی مین نے کوی جا وہ جوی سے کوے
کے کو کو شہ سے بدلا ہی تا یا حاصل ہو الاختلاف متن مطبوعہ مین بجاے دراری در مخازی کو مخازی
مجاز کو مجازی ابا کو اما اجمال کو احمال بین کی جگہ بہ بین ضیق کے بجاے ضیف ذب کو ہمت
قیام کا مقام بت کو تب عنان بجاے عیان غلط لکھا ہی۔

فصل فی خاتمۃ الکتاب

نکتہ بندہ فتاحی اگرچہ در افتتاح این نسخہ فت و تفرقہ بسیار کشید اما بواسطہ الف
قلم امیدوار است کہ عاقبت نامش زندہ ماند رباعی نقش بتان معنی پید است از
بیانم + ہر بیت من نظر کن بت درمیان ادوہ + در دودہ قلم ماند چون شمع زندہ نامم +
بنگر کہ ہست یعنی زندہ میان دودہ + اللغات فتاحی تخلص شاعر افتتاح کھولنا
شروع کرنا فت بالفتح و تشدید تا ریزہ ریزہ کرنا روٹی کا تفرقہ پریشانی ذدہ یعنے دس

دودہ ہوا معروف بمعنی خاندان وخویش وتبار و دود چراغ یحیی نام مصرح **معنے**
ترکیبی نثر مصرحہ کہتے ہین اگرچہ مین نے کہ تخلص میرا فتاحی ہی اس کتاب کی افتتاح
مین فت اور تفرقہ بہت اُٹھایا یعنے اس طرز و انداز پر جو اسکو شروع کیا اسکی نباہنے
اور انجام کو پہونچانے مین بڑی دقت وپریشانی مجکو پڑی لیکن کچھ پروا نہین یہ اُمید
تو مجکو قوی ہی کہ بواسطہ الف قلم کے آخر مین میرا نام زندہ رہے **معنے ترکیبی رباعی**
نقش بتان معنی کے میرے بیان سے ظاہر ہین ہر بیت کو میری دیکھو ایک بُت ہی اور
ایسے بت کہ اُسکے درمیان مین غور کرو تو دس اور ہین یعنے اگرچہ حسن وخوبی مین ہر بیت
ایک معشوق پُرادا ہی مگر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اس بت مین سوا اسکی
خوبیون کے دس خوبیان اور جو مراد کثرت سے ہی نہ عدد معین بھرے ہوے ہین دودہ قلم
یعنے خاندان قلم مین کہ مراد تالیفات و تصنیفات سابق وحال سے ہی نام میرا شمع کیطرح
زندہ اور روشن رہے دیکھ لے نام میرا یحیی ہی جسکے **معنے** زندہ اور وہ درمیان دودہ کے
اس سے یہ بھی سمجھا جاتا ہی کہ مصرحہ کی عمر اُسوقت مین بیس برس کی تھی **معنے معمائے نثر**
فتاحی کا اول جز فت ہی بمعنی پریشانی وتفرقہ اور آخر حی بمعنی زندہ اور الف دونون مین
واسطہ چنانچہ ظاہر ہی **معنے معمائے** رباعی بیان اور بتان تصحیف بیت کا اول آخر بت ہی
اور بیچ مین اسکے یا دس عدد والی جسکا اشارہ ہی میان او دہ دودہ اور دودہ تجنیس تام
یحیی مین دودہ اول آخر کی دو نون یا ہین جو حساب ابجد مین دودہ ہین **محسنات کلام**
فتاحی افتتاح صنعت اشتقاق عاقبت نامش کیسا خوب ہی کہ عاقبت بمعنی آخر کے
ہی اور حی بھی آخر مین واقع ہوا ہی لفظ دودہ برعایت شمع کے اور زندہ بمناسبت
یحیی کے کیسے ابلغ ہین اور باعتبار معنی خاندان کے دودہ مین ایہام بھی ہی **الاختلاف**
متن مطبوعہ مین یحیی کی جگہ یہ صورت یحیی لکھی ہی—

نکتہ سواد این شبستان شبے ست عنبر افشان کہ در سایہ اش مخدرات معانی ستان
حفتہ اند شعر شبستانی چنان زیباست نزد ہر سخندانی + کہ تاریخ تمام او شدہ زیبا
شبستانی + **اللغات** شبستان وہ گھر جس مین رات کو رہین مخدرات بضم میم وفتح خا

وتشدید دال مهمله زنان پرده نشین ستان بکسر وه شخص جو پشت پر یعنے چت سوتا هو
معنے ترکیبی نثر سواد اس شبستان کی ایک شب عنبر فشان هی جسکے سایه مین پرده نشینین
معانی کی آرام سے ستان یعنے چت پڑی سوتی هین عنبر سے یهان عنبر حبشی مراد هی که سیاه
هوتا هی اور رات کو عنبر وغیره کی بتیان جلتی بهی هین **معنے ترکیبی شعر** یه شبستان ایسا زیبا هی
هر سخندان کے نزدیک که تاریخ تمام بهی زیبا شبستان هی نکلی تفاولاً معلوم هوتا هی که اسم بامسمی
هی هو **معنے معماے نثر** شب کے سایه مین جب لفظ ستان سوئیگا شبستان هو جائیگا
معنے معماے شعر صرف تاریخ اسمین هی یعنے زیبا شبستان جسکے عدد شارح نے
آٹھ سو تینتالیس لکھے هین **محسنات کلام** سواد[۱] شب[۲] عنبر[۳] سایه سب مناسب یکدیگر
نکته ایدرویش باوے وسابق دراختراع واجتماع این نکات ودقایق جرات این اقل
خلائق ست هرگاه عقل متقدم بیان باوے وسابق این شبستان راچشم خیانت وراے تصرف در امانت
مبنی دماحق شود عادی وسارق باشد **قطعه** فضل جو دستار سبق بر سر صد کس نهد + بر سر این عاشق ست
از قصب فضل جبکا اهر کر بروایتی قصیب در گهدش صد هزار + کرده بود آن قصب غصب بزور وخرو + **اللغات** بادی
آغاز کننده وآفریننده سابق پیشی وپیشدستی کرنیوالا اختراع نئی چیز نکالنا اور پهاڑنا اجتماع
جمع کرنا موافقت کرنا اقل کمتر تقدم پیش هونا مبنی خبر دهنده ماحق سخت گرم عادے
دشمن او حد سے گذرنے والا سارق ذرد سبق بالفتح پیش هونا قصب بفتحتین جامه نازک
از کتان غصب بالفتح کوئی چیز کسی سے چهین لینا **معنے ترکیبی نثر** مصورح کهتے هین ایدرویش
ان نکات ودقائق کے جمع کرنے اور نئی طرز نکالنے مین ابتدا وپیشی اور جرأت وهمت اس
اقل وکمتر خلائق کی هی یعنے یه طرز نئی مین هی نے نکالی هی اور ابتدا اسکی مجهی سے هوئی هی مین هی
اسکا مخترع اور مین هی اسکا بادی هون اب اگر کسی وقت مین عقل جو هر بات مین پیش
هو جاتی هی اس شبستان کے بیان مین جو اس بادی وسابق نے لکها هی چشم خیانت سے
دیکهے یا راے تصرف در امانت سے خبر دینے والی اور سخت گرم جوش هوئی تو وه عادی اور
سارق هی یعنے اگر کوئی خیانت اور تصرف کی میری طرف نسبت کرے تو میرا دشمن اور
چور هی مین نے کسی کی امانت مین اپنے تصرف کو نهین چهوڑا هی نه کسی کے تصرف کا محتاج هون

بلکہ خود ایسا جیسا کہ قطعہ مین لکھتے ہین معنے ترکیبی قطعہ مصارح فخریہ کہتے ہین کہ فضل جو دستار
پیشی کے سیکڑون آدمیون کے سر پر رکھتا ہی یعنے جب کوئی پیشی وسبقت اورون پر پاتا ہی
تو فضل اُسکے سر پر ایک دستار فضیلت کی رکھتا ہی مین وہ شخص ہون کہ قصب فضل سے
میرے سر پر سو دستار ہین یعنے سیکڑون پھر میرے حق مین کوئی نسبت تصرف کی کب کر سکتا ہی
اگر کوئی میرے اس قصب کو لیجائے اور چرالے اور سو گونہ اور ہزار گونہ تصرف اُسمین کرے
اور بنائے تاہم خرد کے نزدیک وہ قصب غصب ہی ٹھہریگا اُسکا نہوگا معنے معمائے نثر
چشم سے ارادہ عین کا ہی جب عین خیانت سے بادی کو دیکھا جائیگا عادی ہوگا اور سابق کو اگر
رائے تصرف سے سارق ہوگا معنے معمائے قطعہ دستار مرادف سب کے ہی جب اسکو
صد کے سر پر جو مراد قاف سے ہی رکھینگے سبق ہوجائیگا عاشق مرادف صب جب لفظ صد
کہ اس سے بھی قاف مقصود ہی صب کے سر پر آئیگا قصب حاصل ہوگا اور جب صد کہ
حرف قاف ہی غین سے تبدیل ہوگا قصب غصب ہوجائیگا یعنے سو کے ہزار الاختلاف
متن مطبوعہ مین بجائے عقل فصل ہینی کی جگہ منی اور ماحق کو مارحق اور صد کس کے بجائے
صدق کس غلط ہی —
نکتہ ای درویش سواد شعر و شاعری شبستانی ست کہ در شان او جز پست منزل نہ سازد
و سرچشمہ خیال او در دل لائیست کہ جز یخ و افسردگی عیش در تہ ندارد قلم از خیال دروغ
بردار کہ در خیل صدیقان رسی قدم از سودائے سواد بیفروغ درکش تا سود صدیقان
بینی رباعی خواہی کہ شود سالک کلامت منتظم + بر نظم دہان بند بہ بست محکم + دانی کہ
گرفت سود علم از عالم + انکو ز سواد شعر برداشت قلم + اللغات سواد گرد نواح شہر
شان بالفتح کارد حال اور وہ زمین پہاڑ مین جہان درخت وغیرہ لگائے جائین لائے
گل سیاہ کہ گرفت کاف کدامیہ ہی معنے ترکیبی نثر اے درویش سواد شعر و شاعری کا
ایسا ایک شبستان ہی جسکی زمین مین سوائے پست اور فرومایہ کے کوئی گھر نہین بناتا
جیسا کہ کہا ہی الشعرا سفل العلوم اور وہ سرچشمہ کہ اُسکے خیال کا ہی اُسکے دل مین ایسی
لائے ہی کہ جسکی تہ مین سوائے یخ اور افسردگی عیش کے اور کچھ نہین ہی تو اپنے قلم کو

دروغ سے اُٹھالے تو صدیقون کے خیل مین پہونچے اور قدم سودا سواد بیفروغ سے ہٹالے تو وہ سود جو صدیقون کو حاصل ہوتا ہی وہی تو بھی دیکھے گا جیساکہ فرمایا ہی یوم ینفع الصادقین صدقھم معنے ترکیبی رباعی اگر چاہتا ہی کہ سلک تیرے کلام کے آراستہ اور منتظم ہوئے تو نظم پر ایسا دہان بند لگا جسکی بندش محکم و استوار ہو کہ وہ راستی ہی تو جانتا ہی کہ عالم مین سے کسی نے سود و فائدہ علم کا حاصل کیا جسنے کہ سواد شعر سے قدم اُٹھالیا یعنے نشعر لکھا نہ جھوٹ کی شامت سے جیساکہ کہا ہی احسنہا اکذبہا سواد کو پہونچا معنے معماے نثر شبستان کے اول آخر شان ہی اور اسی شان مین پست کہ باو پا معما مین واحد ہی خیال کے دو جز ہین ایک نخ دوسرا ال پہلے کا قلب بخ جو خیال کی تہ مین چھپا ہوا ہی دوسرے کا قلب لاے خیال مین الف بمنزلہ قلم کے ہی جب اُٹھالیا جائیگا خیل ہوگا سودا کا قدم الف ہی جب اسکو کھینچ لینگے سود رہیگا معنے معماے قطعہ میم کہ ازروے تشبیہ کے دہن ہی نظم پر لگانے سے منتظم ہوتا ہی سواد کا الف بصورت قلم کے ہی جب یہ قلم اُٹھالینگے سود رہیگا محسنات کلام شعر و شاعری شبستان اور شان سر کلمہ شین سواد مناسب شب سودا سواد سود مین سر کلمہ سود دہان بند ایک قسم عمل بھی ہوتا ہی مثل زبان بند و چشم بند کے علم عالم اشتقاق الاختلاف شارح نے اس نکتہ مین سواے ایک معما شبستان کے اور کوئی معما نہین لکھا متن مطبوعہ مین شان کے بعد او نہین لکھا چاہیئے تھا پست کو پشت اور صدیقان کے بعد رسی چھوڑ دیا یہ بھی ضروری تھا بہ پستی مین یا یہ سب غلط ہین۔

مناجات الٰہی در اندم کہ خاتمہ شبستان حیات ما بہ دیباچہ مطلع صبح ممات رسد دنم حسرت بدیدہ ما جلوہ دہد شین شربت شہادت ایمان از لب ہای بیان و سین سیماے سعادت جاودان از تای تن عریان و الف اُلفت احسان از نون نفس بے سامان ما دور مدار **قطعہ** اگرچہ شبستان دیوان ما + نماید سر شینش از شین شر + شب ظلمت از روی او دور دار + ستان انگہش از قبول نظر + **اللغات** مناجات بضم میم کسی سے راز کہنا الٰہی منادی ہی بحذف حرف ندا و یاے متکلم یعنے ای معبود من شین شر سے مراد سخت ظلمت شب جسکی نسبت فرمایا ومن شر غاسق اذا وقب یعنے پناہ مانگتا ہون سخت تاریکی شب سے جسوقت کہ گھر آتی ہی

معنے ترکیبی نثر مصرع اپنے حق مین دعا کرکے کہتے ہین کہ ای معبود میرے جسوقت مین کہ میرے شبستانِ حیات کا خاتمہ دیباچۂ مطلعِ صبح ممات کو پہونچے یعنے شب حیات میری ختم ہوئے اور صبح ممات کی شروع ہوئے حیات کو شب بلحاظ خواب غفلت کے کہا ہی اور ممات کو صبح بخیال بیدار ہو جانے اور چونک جانے کے اور اُسوقت مین نمِ حسرت میری آنکھو نمین جلوہ نما ہو تو اُسوقت مین شین شربت شہادت ایمان کا میرے بیان کی بے کے لب سے اور سین سراپا سعادت جاودان کا تن عریان سے اور الف الفتِ احسان کا ہمارے نون نفس بے سامان سے دور مت رکھنا اور محروم و مہجور مت کرنا معنے ترکیبی قطعہ یعنے اگرچہ دیوان یعنے دفتر ہماری ذات کا بسبب گناہون کے ایک شبستان تیرہ و تاریک ہی کہ جسکا سر شین ہی شین شر کو جتا رہا ہی کہ اسمین شر ہی شر بھرا ہی لیکن تو شب ظلمت کو اس سے علٰحدہ اور دور رکھ اور پھر نظر قبول سے اسکی خریداری کرکے مقبول فرما اور اپنی بارگاہِ عالی سے مردود مت کر معنے معماے نثر شین شہادت اور باے بیان اور سین سعادت اور تاے تن اور الف احسان اور نون نفس سب کا مجموع شبستان ہی معنے معماے قطعہ شبستان کا سر شین اور شر کا سر بھی شین سر اور شر تصحیف شبستان سے جب لفظ شب کو دور رکھینگے ستان رہیگا حسب ایماے مصرع۔

خاتمۃ الشرح

مین فدا ہون مین فدا ہو نمین فدا
جس سے ہر اک شان نے پایا نشان
شان تیری دیکھکر ہر دم خرد
سب خدائی کی خدائی ہی تجھے
تو بھی رحمت وہ بھی رحمت بیلگے
تو ہی نے دی عقل اور طبع رسا

تیری شان پاک پر رب العلا
شان تیری شان پر قربان ہی
کہتی ہی دل سے کہ اللہ الصمد
تو نے رحمت سے کیا پیدا اُنھین
ہمکو ہین رحمت پہ رحمت کے وسطے
پھر بتائی طبع کو اک راہ راست

کیسی ہی اللہ اکبر تیری شان
جسکو کہیئے شان تیری شان ہی
کبریائی اور بڑائی ہی تجھے
رحمت عالم ہی فرمایا جنھین
تو ہی نے مجکو دلِ دانا دیا
تا کرے مسکہ جدا اور دوغ و ست

طبع جسکی ہی کمی سے شیر خوار
ہو گئی یہ شرح مجھسے بے تعب
وہ شبستان جسکا اک گوشہ کہو
تیرہ شب اور روشنا کی روشنی
گو شبستان پر ہی اک روشن چراغ
اور اولوالالباب کو لب لباب
کہتے ہین روح القدس یہ طبع زاد
آشنا آب در یک دانہ کے
ہی ہر اک فن مین اُسیکو یک فنی
کسکی ایسی فکر کسکی ایسی عقل
ایک حضرت بول اُٹھے بیساختہ
ملک نظم و نثر کے اُنکو سرے
خاتمہ مین طبع کے مین نے ادا
ایسے مہمل لغو کی تقریر سے
ہین جو عالم مین سخنور نا مجو
وہ سخن جز لغو و ہذیان نہین
کھول گوش ہوش اِی باطل نیوش
ماہ کو مت خاک سے اپنی چھپا
عبد فتاح اور ہی یکی مین فرق
مفت تو نے باندھ لی ہی یہ ہوا
ایسی بے تحقیق باتین خوش نہین
لوٹ لے ہر شخص جسکو بے تعب
کیسے چل سکتا ہی یہ کذب و دغل

نان اُسکی کب ہو روغن سے دوچار
متن اسکی ہی شبستانِ نکات
مشرقستان کو تو اُسکا فخر ہو
شاہدان معنوی جلوہ نما
جسکے روغن کو سمجھ پیہ دماغ
ہین معما با اشارات مبین
میری القا سے ہین سب عالی نژاد
کون ہی اسکا سخنور کون ہی
یون کوئی کرتا رہے ما و منی
ید بیضا غیر موسیٰؑ ہے یہی
ہی یہ نسخہ ساختہ پرداختہ
اور فتاحی تخلص بے کلام
کر دیا اسکو بصد حسن و ادا
بولے کیا تو نے نجانا ای فتا
میرے ہی القا سے پائی آبرو
تھا تجاہل عارفانہ وہ مرا
بیہدہ اتنا نکر جوش و خروش
تو نے بے تحقیق لکھا خاتمہ
کیسا بین جیسا بین غرب و شرق
ہین علم عالم مین دونونکے علم
دلپذیر و دلنشین دلکش نہین
مائدۂ عیسیٰؑ کا عیسیٰؑ ہی کو تھا
گا نوٗن تیرا نام مَن میرزا فی المثل

تیری ہی توفیق سے ایمیرے رب
اور گلستان بر گلستان لغات
ہی شبستان اور نکات مُنجلی
زلف شب کے رُخ پہ رُخ مثل ضحا
مغز ہی مخ سخن ہی یہ کتاب
مثل ماہ عید و مثل ماہ بین
ہین یگانہ معنی بیگانہ کے
عون ایزد سے کسے یہ عون ہی
کسکا مُنھ اور کسکی صورت کسکی شکل
باد عیسیٰؑ غیر عیسیٰؑ ہے یہی
عبد فتاح ایک فاضل کا کہتھے
خاص مسکن اور موطن بلگرام
چونکے روح القدس اِس تقریر سے
حسن و قبح سب کا ہی مجھپر کھُلا
جسپہ میرے فیض کا جریان نہین
ورنہ مین مجھسے سخنور ہو چھپا
مہر کو ابر و کے نیچے مت دبا
اور مصنف کا نہ دیکھا خاتمہ
گر تخلص ایک ہی تو کیا ہوا
اپنی اپنی ذات سے ای کج رقم
خوان یغما تو نہین یہ ایعجب
اور کسپر یہ درِ نعمت کھُلا
اُسل دان مین ہون ہر اک کا اور گواہ

واہ واہ ایسے غلط پر واہ واہ
یا الٰہی مین نے لکھی ہی یہ شرح

شرح میری اُسکی ہو شمعِ بیان
وہ عیان ہو جائین سب جو ہین نہان

یکسر ناخن نہ پیچھے کو ہٹے
حرف گیری سے اسے یارب بچا

کیونکہ متن اسکی ہی عرفا کی اصول
منزل اول کی پیش آئے جو سیر

اُسکا فدیہ مرتے دم کہلاؤنمین
چین سے ہوئے وہ میری ہمکنار

بہرِ حضرت بہر حسنینِ رضؓ و بتول رضؓ

بس تجید اس رد وکد سے ہاتھ اُٹھا
شوق ہو ہر دل ہوا اور ہوا سکی طرح

متن کے جو ہین مفا مین نکو
جیسے شب مین شمع سے رخت مکان

سیر ہو ہرگز نہ اسکی سیر سے
حرف گیری کا نہ حرف اسپر لگا

ہی مُبرا کذب سے اور لہو سے
بس دلیل راہ ایمان ہو نہ غیر

گو رہو ایسی عروس دلنواز
اور مین ہو جاؤن اُسکا یار غار

بس کر اب اطناب سے بس ایجید
ورد رکھ ہر دم یہی ذکر جلیل

انت ربی انت حسبی والوکیل

اپنے حق مین مانگ لے حق سے دعا
ہی شبستان ایک قصرِ دلستان

نازک و باریک از بس ہمچو مو
شوق کا ہر دم قدم بڑھتا رہے

یہ نظر بندِ نظر ہو غیر سے
اہلِ دل کو بھی یہ ہو دلسے قبول

پاک لا یعنی و جملہ لغو سے
نام پر تیرے فدا ہو جاؤنمین

مین کرون اک ناز اور وہ سو نیاز
ہو الٰہی التجا میری قبول

چھوڑ دے باقی لدُنیا پر مزید

تمت بالخیر والظفر نسخہ ہذا المسمی بہ چراغ ایمان کہ اسم تاریخی ہی در شرح شبستان نکات
وگلستان لغات مصنفہ حضرت محمد یحییٰ فتاحی غفراللہ لنا ولہ بتاریخ بست و پنجم ذی الحجہ شنبہ ۱۲۰ ھ
دفعہ دوم بدست عبد المجید خان ولد عبد الرحیم خان ساکن حافظ آباد عرف پیلی بھیت

قصیدہ در مدح شارح و تقریظ شرح از جانب معز اللہ خان شاگرد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بلبلِ طبع ہی کیون آج سحر سے نازان ۔ کس گلستان کی ہوا سے ہی تو ایسا شادان
کس بہارِ چمن فیض پہ شیدا ہی تو ۔ پھول جھڑتے ہین ترے نغمہ سے بستان بستان
کس نسیمِ چمن روحِ فزا نے تیرے ۔ غنچۂ دل کو بنایا گلِ باغِ رضوان
کیا کسی گل سے تری ہوگئی ہی سرگوشی ۔ شاخِ گلبن پہ ہوا یا کہ نشیمن اس آن
وجہ کیا ہی کہ ترا آج فلک پر ہی دماغ ۔ کیا سبب ہی کہ ہی نخوت تری صورت سے عیان
کیون ہی اور کس لیے یہ نغمہ سرائی تیری ۔ چہچہانا یہ نئے رنگ سے خندان خندان
قمری و فاختہ و طوطی و ہر مرغِ چمن ۔ تیری گل بانگ کو سنکر ہوا اِک اِک حیران
سرو و شمشاد و صنوبر ہین چمن مین جتنے ۔ سبھی سکتے مین ہوے جسنے سُنی تیری فغان
سب کے سب ہوگئے سُن سُنکے ترانہ تیرا ۔ لالہ و یاسمن و سوسن و وردو ریحان
سنبل و سبزہ و نسرین بھی ہوے ہین بیخود ۔ چشم حیران کی طرح رہ گئی نرگس حیران
تیرے انداز و روش سے ہوا مجکو معلوم ۔ قصد مدحت مین کسی کے ہی ترا یہ سامان
کسکا مداح تو ہی کون ہی تیرا ممدوح ۔ مدح مین کسکے تو اسدرجہ ہوا ہی حیران
کسکی تعریف مین ہی ایسی ترانہ سنجی ۔ جسکے سننے سے ہوا پیر فلک بھی رقصان
مین بھی سنکر ہوا مشتاق یہ نغمہ تیرا ۔ صبر کی تاب نہین کچھ تو بتا اُسکا نشان
نام ہی لے کہ تسلی مری خاطر کی ہو ۔ اور ہو دور مرے دل سے یہ سارا خلجان
بولا نام اُنکا تو لینا ہی بڑی بے ادبی ۔ پر مین توشیح کی صنعت مین کرونگا اعلان
اور کہا اتنی خبر تجکو نہین ہی افسوس ۔ وہ تو مشہور زمانہ مین ہین مثل سحبان
وہی ممدوح ہین میرے جو ہین تیرے اُستاد ۔ مصدرِ فیض و کرم موردِ فضلِ رحمان
کیسے اُستاد کہ ہین جتنے یہان کے اُستاد ۔ بن کے شاگرد سبق پڑھکے ہوے فخر کنان
کیسے شارح ہین کہ ہین جتنے جہانکے شراح ۔ اِن ہی کا شرح و بیان اُنکا ہوا ورد زبان

کیسے ناثر کہ برابر نہین ہی اُنکے ظہیر
کیسے ناظم کہ مقابل نہین اُنکے حسّان

کیسے ممدوح کہ مداح ہی ادنے اعلےٰ
کیسے موصوف کہ وصّاف ہین سب خرد وکلان

جنکا اقلیم سخن مین ہی لقب سیف اللہ
اور حریفونکو بھی ثابت ہی کہ ہین سیف زبان

فتح حاصل ہوئی ہی ملک سخن پر اُنکو
ہاتھ مین اُنکے قلم ہی کہ ہی تیغ بران

ادنے اوصاف یہ شارح کے بتاؤن تجکو
حافظِ وقت ہین سعدی ہین کہ سحبان زمان

اُنکی تعریف مین تحریر سے قاصر ہی قلم
اُنکی توصیف مین تقریر سے عاجز ہی زبان

مدح مین اُنکے پڑھون مطلع ثانی ایسا
منشیِ چرخ بھی سُنکر رہے جسکو حیران

مطلع

جسکی تحریر سے نادم ہی عرب کا حسان
جسکی تقریر سے ہی بند زبانِ سلمان

جسکا شاگرد ہی ادنے سا عطارد سا دبیر
اور اُستاد اس اُستاد کا پیکِ یزدان

نام بھی اب کرون توشیح مین اُسکا ظاہر
تاکہ ہوجائے خبردار ہر اک پیر و جوان

توشیح

عین معنی سے معمے وہ کیے ہین روشن
بحر حیرت مین ہوے غرق سبھی خرد وکلان

دیکھا جس اہل ہنر نے یہ دلآویز بیان
اُسنے سو جان سے کیا جو ہر دل کو قربان

لکھے جب شرح کوئی ایسی تو ہو کیون نہ قبول
مثل ہو اُنکا تو ہو بارے کوئی مثل کہان

جان کسکی ہی بھلا کسمین یہ دم کس بل ہی
یون تو کہنے کو ہر اک جانتا ہی ہون سحبان

ق
داب کر انگلیان دانتون مین کہا سب نے یہ
خام کار ہین ہماری نہین کچھ شک و گمان

اُنکے مانند کوئی ہو تو لکھے ایسے رموز
نہ کہ دعوی ہو فقط اور نہ ہو اُسپر برہان

نام نامی کا تو اظہار کیا حرف بحرف
ایک دو کلمۂ تقریظ کرون اور بیان

ق
جتنے شاعر ہین یہان اور ہین کامل جتنے
ہین سوا اُنکے سخن فہم و سخن سنج جہان

دیکھکر شرح کو سب بولے کہ معنی ایسے
لائے شارح یہ کہان سے کہ رہے ہم حیران

نکتے حل کرکے کیے کیسے معانی تحریر
معنے لکھکر کے کیے کیسے معمے آسان

غنچے نکتون کے تھے مُنھ بند سراپا خاموش
شرح سے اُنکی ہوے گل کی طرح سب خندان

شرح لکھی ہی کہ اعجاز دکھائے جسپر
خوب و احسنت کے گویا ہوے سعدی

کیسی یہ شرح لکھی جسکے ہر اک نکتہ پر
شایق اس فن کے ہوے جانسے دلسے فدا

ایسا ناظم و ناظر نہین ہو گا کوئی
جو بات ہی انکی وہ ہی قاطع برہان

سخت مشکل تھے معمے جو کیے حل یکسر
جملہ اردو مین کہ آسان ہی اردو کی زبان

آب معنی کے حسد سے ہی گہر آب مین غرق
آتش رشک سے جلکر ہوا اخگر مرجان

بحر موّاج سخن کے یہ گہر ہین جنکو
دیکھکر چرخ پہ ہین دیدۂ انجم حیران

ہوگا اک ذرہ جسے فن معمّا سے مذاق
سو دل و جانسے وہ اس شرح کا ہوگا خواہان

جان و دل دیکے اگر لے کوئی اسکو طالب
تو بھی بدلہ مین ہی دونونکے یہ مفت و ارزان

ق

دامن چرخ اگر صفحۂ کاغذ بن جاے
خامہ بھی ہو پئے تحریر اگر کاہکشان

اور سیاہی شب یلدا کی بہم ہو تب بھی
وصف لکھنے کے لیے ہوئے نہ کافی سامان

ق

جس گھڑی شارح علّام نے کی ختم یہ شرح
جسکے ہر حرف پہ سب اہل سخن ہین قربان

شور تحسین کا یہ اوٹھا کہ فلک تک پہونچا
بولے قدسی بھی کہ کہتے ہین اسے سحر بیان

دیکھکر حسن معانی و جمال الفاظ
واہ وا کرتے ہین فردوس مین حور و غلمان

نام شارح نے بھی ماتن کیطرح دور رکھّے
شرح کے شمع شبستان و چراغ ایمان

اسکی توصیف کی توضیح ہی تحریر عبث
کیونکہ مشہور مثل ہی کہ عیانرا چہ بیان

خامہ و دست کو اب روک لے ای خام خیال
تو کہان مدح کہان شرح کی تقریظ کہان

بس دعا کے لیے ہاتھ اپنے معزّ اللہ اوٹھا
کہ اجابت ہی ترے جنبش لب کی نگران

اپنے محبوب کے صدقے مین الٰہی فردا
دینا مداح کو ممدوح کو فردوس مکان

اور باقی رہے یہ شرح بھی انوار قبول
مہر اور ماہ رہین چرخ پہ جبتک تابان

خاتمۃ الطبع - الحمد للہ کہ کتاب چراغ ایمان شرح اردو شبستان نکات مصنفہ حضرت محمد یحیی فتاحی از تصانیف تازہ جناب عبد المجید خان صاحب مرحوم ساکن پیلی بھیت مطبع منشی نولکشور لکھنؤ مین بسرپرستی منشی پراگ نرائن صاحب مالک مطبع باہتمام بابو منوہر لال صاحب بھارگو سپرنٹنڈنٹ مطبع بار اول ماہ جون ۱۹۰۹ء مطابق ماہ جمادی الاول ۱۳۲۷ھ طبع ہو کر شایع ہوئی

نام کتاب	قیمت
کیمیاے حکمت۔ حصہ اول بیان شرائف علم وادب۔	۲ر
تہذیب الاخلاق۔ مولفہ مولوی نجم الحق۔	ار
پیراہن یوسفی۔ اُردو ترجمہ مثنوی مولانا روم کا منظوم شعر بہ شعر اور حاشیہ پر اُردو مین حاصل مطلب ہر شعر کا مع فوائد تصوف کامل ۲ جلد مین بتفصیل ذیل۔	عہ ب ۸ر
جلد اول۔ ترجمہ دفتر ا و ۲ و ۳۔	للعہ ب
جلد دوم۔ ترجمہ دفتر ۴ و ۵ و ۶۔	للعہ ب ۸ر
بوستان معرفت شرح اُردو مثنوی مولوی روم۔ جدید الطبع وجدید التصنیف مصنفہ حضرت مولوی عبد المجید خان مولف ریاض التحقیق شرح اُردو سکندر نامہ دفتر اول۔	عہ ب
ایضاً۔ دفتر دوم۔	۱۲ر ب
ایضاً۔ دفتر سوم۔	عہ ب ۲ر
ایضاً۔ دفتر چہارم۔	۱۴ر ب
ایضاً۔ دفتر پنجم۔	عہ ب
ایضاً۔ دفتر ششم۔	عہ ب ۲ر
اخلاق رضی۔ مصنفہ قاضی محمد رضی	۴ر

نام کتاب	قیمت
شجرہ معرفت محشی منتخبات مثنوی مولانا روم مترجمہ سید غلام حیدر صاحب	عہ ۳ر
شان رحمت منظوم عبرت انگیز و دلچسپ مضمون ہے۔	۹ پائی
رسالہ شرافت مولفہ منشی نادر حسین عزیز نگرامی۔	۵ر ب
کنز الاسرار۔ ترجمہ اُردو نظم مثنوی شاہ بو علی قلندر قدس سرہ ہموزن مثنوی از مولوی سید غلام حیدر خان	ار
چشمہ فیض۔ نظم ترجمہ اُردو پند نامہ عطار کلام عارف کامل حضرت شیخ فرید الدین قدس سرہ از مولوی عبد الغفور خان بہادر۔	ار ۶ پا
مثنوی الکلام۔ معروف بہ جواہر بینظیر مصنفہ حضرت محمد بینظیر صاحب قادری۔	ہر ب
کشف الاسرار۔ اُردو ترجمہ پیا بید شنید مترجمہ راجہ راجیسور راو صاحب اصغر۔	ار ب
مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء علوم الدین عربی ہر چہار جلد کامل در دو جلد کاغذ سفید ولایتی۔	للعہ
ایضاً [illegible] کورہ کاغذ معمولی ہر چہار جلد مجلد	عہ ب

نام کتاب	قیمت
گلشن سروری۔ نظم مین تہذیب و اخلاق کا بیان مؤلفہ مفتی غلام سرور لاہوری۔	۲ر۶ تا ۹
اکسیر ہدایت۔ ترجمہ اُردو کیمیاء سعادت جامع شریعت و حقیقت مترجمہ مولوی فخرالدین احمد۔	عکہ ر ب
نصیحت نامہ۔ اسم بامسمی مترجمہ منشی دیبی پرشاد صاحب۔	۵ر ب
ترجمہ رشحات۔ مترجمہ مولانا ابوالحسن فریدآبادی کاغذ سفید۔	عہ ب
تہذیب احسانی۔ مولفہ حکیم احسان علی	
مجموعۂ توحید۔ از شاہ عبدالصمد عرف ربی مست خان شامل چار رسالہ (۱) الف بے وجہن (۲) بھجن (۳) مثنوی اللہ نام جپو رے (۴) پریم نامہ شاہ ولی۔	۱ر۳ تا ۹
تحفۃ العاشقین۔ رموز تصوف از شاہ عبدالصمد قدس سرہ۔	۱ر۶ تا ۹
اسرار الحروف ہندی۔ از فتح علی شاہ قادری بطور تصوف۔	۳ر
رہبر راہ حق۔ مجموعہ فراہم کردہ حاجی زردار خان صاحب سیزدہ	

نام کتاب	قیمت
رسالہ (۱) رہبر راہ حق (۲) رسالہ مرغوب القلوب از حضرت شمس تبریز (۳) مثنوی شاہ بوعلی قلندر (۴) مثنوی بے سر نامہ عطار (۵) مثنوی چشم بکشا (۶) پریم نامہ شاہ ولی (۷) مثنوی اللہ نام جپو رے (۸) بھجن از حضرت شاہ عبدالصمد (۹) الف بے وجہن (۱۰) تحفۃ العاشقین (۱۱) مثنوی حضرت شیخ بہلول (۱۲) رموز الحقیقت (۱۳) ترجیع بند عارف۔	۹ر
اُردو ترجمہ ریاض رضوان شرح گلستان فارسی بہ شرح مشہور و معروف از تصنیفات مولانا ریاض علی مروج درس و تدریس طلبہ ہے کہ جسکا ترجمہ مولانا ابوالحسن صاحب فریدآبادی نے بعبارت فصیح اُردو فرمایا۔	۹ر
پند نامۂ وحید۔ مصنفہ منشی واحد علی وحید۔	۲ پائی
مجموعۂ تصوف تصنیف حقائق آگاہ شیخ برہان صاحب۔	۲ر
مخزن الانوار۔ ترجمہ گنج الاسرار از مولوی محمد یوسف علی شاہ۔	۸ر
بودھ پرکاش۔ مصنفہ منشی شیو دیال سنگھ	۵ر